itsurdu.blogspot.com

شبِ آرزو تیری چاہ میں

(مکمل ناول)

نائلہ طارق

بوسیدہ اور قدیم عمارتوں کا یہ عقبی حصہ تھا جہاں ایک چوڑی طویل سڑک موجود تھی سڑک کے دوسری جانب کھینچی باؤنڈری سے دور کافی ہٹ کر کچی مگر محدود آبادی تھی اور اس وقت وہاں تاریکی میں چند ہی ٹمٹماتی روشنیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ سڑک کے کنارے موجود پول پر ایک اسٹریٹ لائٹ روشن تھی اور اس کی تیز زرد روشنی میں وہ موجود تھا۔ وہ انسانی وجود واقعی نظر بھر کر دیکھنے اور پھر دیکھتے ہی رہ جانے کے قابل تھا۔ کوئی عجیب سی کشش تھی اس میں چونکا دینے والی' عجیب مگر انوکھی ہیئت کے سیاہ لانگ شوز کے ساتھ بلیک لیدر کی چمکتی چست پینٹ میں اس کی شخصیت انتہائی پرکشش دکھائی دے رہی تھی۔ خون کو رگوں میں منجمد کردینے والی سردی میں اس کے جسم سے چپکی بغیر آستینوں کی سرخ رنگ کی شرٹ دور سے ہی جھلملاتی دکھائی دے رہی تھی برہنہ بازوؤں پر رنگین نقش و نگار نمایاں تھے اس کے ہاتھوں اور گردن میں مختلف وضع طرز کی زنجیریں موجود تھیں اس کے سرخ و سپید چہرے کے نقوش بے حد جاذب نظر اور چبھتے ہوئے تھے جن میں نوخیزی اور معصومیت کی چمک تھی مگر اس کی آنکھیں معصومیت کی چمک سے عاری تھیں۔ بے شک ان بڑی بڑی شہد رنگ آنکھوں میں مد مقابل کو مبہوت کر دینے والی صلاحیت موجود تھی مگر ان میں عقاب جیسی تیزی اور عیاری بھی موجود تھی اسے دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ اس کا شمار ایسی مخلوقات میں ہوتا ہے جو آدھی رات میں سڑکوں پر پائی جاتی ہیں وہ مخلوقات جو بہت مخصوص جگہوں پر باآسانی دکھائی دے جاتی ہیں مگر وہ ان سب سے الگ تھا۔ شہر کے مہنگے ترین کال بوائز میں اس کا نام ٹاپ پر تھا... باوجود اس کے کہ وہ کسی کے ماتحت نہیں... نہ ہی اس کی بیک پر کوئی مخصوص سپورٹ تھی دوسرے کئی اسٹریٹ ورکرز کی طرح

itsurdu.blogspot.com

سڑکوں پر گھوم پھر کر اس نے کبھی کسٹمرز کو تلاش نہیں کیا تھا۔ شاید وہ اس بات پر زیادہ یقین رکھتا تھا کہ پیاسا ہمیشہ خود چل کر کنویں کے پاس آتا ہے ویسے بھی وہ کافی نفیس اور نازک مزاج طبیعت رکھتا تھا۔ سڑکوں پر کسٹمرز کی تلاش میں خوار ہونے کے بعد تھکن کے باعث وہ یقیناً بہتر سروس مہیا کرنے کے قابل نہیں رہ سکتا تھا اور پھر یہ بھی کہ اس طرح بھٹکنے کے دوران اسے غیر مہذب لوگ بھی ٹکرا سکتے تھے جب کہ ایسے لوگوں کی طرف دیکھنا بھی اس کی برداشت سے باہر تھا جب مہذب اور ہائی کلاس کے افراد خود اس تک اسے ڈھونڈتے ہوئے آتے تھے تو اسے ضرورت ہی کیا تھی خواری اٹھانے کی حالانکہ اس کے کسٹمرز اس کے ریٹ سن کر تذبذب میں ضرور پڑ جاتے تھے مگر اس کی مقناطیسی شخصیت ان کو سب کچھ بھلانے پر مجبور کر دیتی تھی ہر بار وہ ڈیلنگ کے دوران ہی اپنی منہ مانگی قیمت طلب کرتا جو کیش کی صورت میں ملتی تھی۔ رقم کے معاملے میں کوئی کمپرومائز نہیں۔ اس کی بے نیازی اس کی شخصیت کا اہم خاصہ تھی ڈیلنگ میں وہ اپنی شرائط پہلے رکھتا تھا سب سے اہم تو یہ کہ وہ کسی بھی قسم کی ڈرگز اور رقص وغیرہ سے اجتناب کرتا ہے۔ کسی بھی قسم کے وائی لینس کے خلاف وہ اپنی کارروائی کا حق رکھتا تھا ہر چیز میں پہلے اس کی رضامندی ضروری ہوتی تھی۔ اس کے پاس ایسے کسٹمرز بھی آتے تھے جن کو صرف ایک اچھے سامع کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ساتھ وہ اچھے ماحول میں ڈنر کر سکیں۔ اپنی پرابلمز اور پرسنلز شیئر کر سکیں اور اس سب کے لیے وہ ایک آئیڈیل سامع تھا۔

اسٹریٹ لائٹ کی زرد روشنی میں وہ سلنگ کرتے ہوئے چہل قدمی کر رہا تھا مہکتے بھڑکتے لباس میں اس کی چال مکمل اور خالص مردانہ تھی مگر کچھ لاابالی اور لاپروائی کا عنصر بھی موجود تھا ایک دم ہی چونک کر رکتے ہوئے اس نے ایک طائرانہ نگاہ اپنے اطراف میں دوڑائی تھی ایک بار پھر اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ مسلسل کسی کی نظروں کے حصار میں ہے اور آج یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا حالانکہ اس وقت دور دور تک اس کے علاوہ کوئی آدم زاد نہیں دکھائی دے رہا تھا سڑک سے کبھی کوئی گاڑی گزرتی تو سناٹا چند لمحوں کے لیے ٹوٹ جاتا۔ ویسے بھی اس کڑاکے کی سردی میں کوئی اسے تکنے کے لیے وہاں نہیں رک سکتا تھا۔ سر جھٹکتے ہوئے اس نے سفید پول سے پشت ٹکائی اور سینے پر بازو باندھ کر آسمان پر چھائی دھند کو دیکھنے لگا۔ اس جگہ کا انتخاب اس نے ہفتے بھر پہلے ہی کیا تھا ورنہ اس سے پہلے وہ کسی اور اسٹریٹ پر ہوتا تھا جس پروفیشن میں وہ تھا جیلسی اور رقابت اس میں بھی موجود تھی پولیس کا چھاپہ اچانک پڑا تھا بر وقت اگر وہ منظر سے غائب نہ ہوتا تو یقیناً کسی لاک اپ میں ہوتا۔ کچھ دن پوشیدہ رہنے کے بعد منظر پر آنے کے لیے اس نے یہ اسٹریٹ تلاش کرلی

itsurdu.blogspot.com

تھی اور کافی مطمئن تھا کہ یہاں بہت خاموشی اور سکون تھا اور اس کا واسطہ بھی یہاں کافی مہذب اور ہائی کلاس کسٹمرز سے پڑ رہا تھا جو کام وہ کر رہا تھا اس سے متعلق وہ کسی مخصوص یا خفیہ ایجنسی سے منسلک نہیں ہوا تھا بلکہ اپنے طور پر اپنی مرضی سے یہ کام کر رہا تھا اس کے لیے اپنے تحفظ اور حفاظتی اقدامات بھی اسے خود ہی کرنے پڑتے تھے اور اس میں وہ کامیاب بھی رہا تھا۔

خوب صورت تراش خراش کے ہلکے سنہری بالوں میں انگلیاں پھیرتا وہ ایک بار پھر چونکا...اس بار چونکتی نظروں سے اس نے کچی آبادی کی جھونپڑیوں پر نظر ڈالی اور پھر اپنے دوسری جانب سڑک کے اس پار بوسیدہ عمارتوں کو بغور دیکھنا شروع کر دیا تب ہی اس کی تیز نگاہ اس ایک عمارت پر رک گئی تھی دھند اتنی بھی نہ تھی کہ کچھ دکھائی نہ دیتا اس فلیٹس کی سب کھڑکیاں بند تھیں سوائے اس ایک کھڑکی کے جہاں اس کی عقابی نظریں جم گئی تھیں وہ بلب کی مدھم روشنی تھی اس کے کھلے پٹ کے درمیان ایک انسان کا سر دکھائی دے رہا تھا مگر یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ سر کسی عورت کا یا مرد کا ہے۔وہ سر سیاہ ہیولے کی طرح ہی ساکت نظر آ رہا تھا کچھ دیر تک وہ بھی اس سیاہ ہیولے کو دیکھتا رہا مگر پھر بھی ہیولا اس کے دیکھنے کے باوجود وہاں موجود رہا تھا یول سے دور ہٹتا وہ دوبارہ چہل قدمی شروع کر چکا تھا مگر کن آنکھیوں سے اس کھڑکی کی جانب بھی وقتاً فوقتاً دیکھتا جا رہا تھا کھڑکی میں ہیولا اب بھی ساکت تھا۔

پھر زیادہ وقت نہیں گزرا تھا جب سڑک پر ایک چمچاتی کار آ کر رکی تھی جس کے شیشے بالکل سیاہ تھے کار سے ایک شوفر اتر کر اس کی طرف آیا جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ کار کے اندر اس کا کوئی پرانا کسٹمر موجود ہے۔شوفر اور اس کے درمیان کچھ جملوں کے تبادلے ہوئے اس کے بعد شوفر نے ایک خاکی رنگ کا بھاری لفافہ اسے دے دیا تھا لفافہ کھول کر اس نے رقم کو دیکھا اور مطمئن ہو کر اسے اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ لیا اور ازلی بے نیازی کے ساتھ وہ شوفر کی تقلید میں کار تک آیا...

شوفر نے پہلے ہی اس کے لیے بیک سیٹ کا دروازہ کھول دیا تھا کار میں بیٹھنے سے پہلے اس نے ایک آخری نگاہ سامنے اس کھڑکی پر ڈالی تھی جہاں سیاہ ہیولا اب تک موجود ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔چند لمحوں بعد ہی کار تیزی سے طویل سڑک پر بھاگتی جا رہی تھی۔

جہاں تک اس کی نظریں کار کا تعاقب کر سکتی تھیں وہ اس جانب دیکھتی رہی پھر گہری سانس لے کر وہ دوبارہ سامنے اس پول کی جانب دیکھنے لگی جہاں اب کوئی نہیں تھا اس کے جانے کے بعد پول کی روشنی بھی پھیکی دکھائی دے رہی تھی

itsurdu.blogspot.com

اس سنسان سڑک کو رات گئے تک تکتے رہنا اس کی عادت تھی۔ سڑک سے گزرتی اکادکا گاڑی کی آواز اسے اپنے زندہ ہونے کا احساس دلا جاتی تھی اس کے بعد پھر وہی موت جیسا ہولناک سناٹا گہرا سکوت اور کسی دوسری گاڑی کا انتظار۔ تقریباً ایک ہفتہ پہلے وہ اس کی نظروں میں آیا تھا رات بارہ بجے سے ایک بجے کے درمیان وہ جانے کہاں سے اسٹریٹ لائٹ کے نیچے نمودار ہو جاتا تھا۔ اس سے زیادہ اس کی حرکتیں چونکا دینے والی تھیں دو راتیں گزرنے کے بعد ہی اسے مکمل یقین ہو گیا کہ وہ کس مقصد سے وہاں موجود ہوتا ہے۔

اس کی اپنی زندگی بہت محدود تھی کبھی کبھی اسے لگتا تھا کہ وہ اپنی ویران زندگی میں سانس لیتے لیتے دنیا سے کٹ کر بالکل الگ تھلگ ہو چکی ہو اور پچھلے ایک ہفتے میں وہ یہ سوچنے پر مجبور تھی کہ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہے اس کے ساتھ چلنے والی اشرف المخلوقات کہلائے جانے والے انسان کیسے کیسے راستوں سے گزر جانے کا عزم رکھتے ہیں غلاظتوں سے اٹے پڑے سیاہ راستے... گھناؤنے راستے بوجھل دل کے ساتھ اس نے آہستہ سے کھڑکی کے پٹ بند کر دیئے تھے۔

PakDigestNovels.Com

فرش پر بچھی سفید چادر پر ہلکی سلوٹیں پڑی ہوئی تھیں دیوار سے پشت لگائے بیٹھی وہ ان سلوٹوں کو تک رہی تھی۔ کمرے میں پھیلی بلب کی بیمار زرد روشنی میں اور کوئی چیز تھی بھی نہیں دیکھنے کے لیے۔ اگربتی اور لوبان کی دھیمی مہک اب تک فضا میں بسی ہوئی تھی اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا اسے اپنی ڈھٹائی پر حیرت تھی اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ سر سے آخری سائبان بھی چھن جانے کے بعد وہ اب تک زندہ کیسے ہے؟ اس کی نظریں کمرے میں رکھے واحد تخت تک گئی تھیں جو خالی تھا اس تخت کو اب خالی ہی رہنا تھا کیونکہ جسے وہ اس تخت پر دیکھتی تھی جو اس کی ڈھارس تھیں وہ اب منوں مٹی تلے ابدی نیند جا سوئی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں تخت دھندلانے لگا۔ اس کا دل بند ہونے لگا تھا کراہیں بلند ہونے لگیں باپ کے جانے پر اس نے کسی نہ کسی طرح صبر کر لیا تھا مگر ماں کے لیے اس کی روح تک تڑپ رہی تھی۔ اس کے دل سے ان سب کے لیے بددعائیں نکل رہی تھیں جو اس کی ماں کو اذیت میں دیکھ کر بھی انجان بنے رہے۔ انہیں تو بھی اپنی بیٹیوں کے گھر آباد کرنا تھے ان کی خوشیاں دیکھنی تھیں مگر اپنے ہی دشمن نکلے۔ ننھیال ودھیال دونوں طرف سے سب دامن بچاتے رہے۔ زکوٰۃ وخیرات کے قابل بھی نہ سمجھا کہ کم از کم ایک عورت کو علاج تو میسر آ جاتا۔ گرم سیال اس کے چہرے سے بہتا اس کے گریبان تک آ پہنچا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کی ماں قبر میں بھی سکون سے نہیں ہو گی اس

itsurdu.blogspot.com

ظالم دنیا میں اپنی ناتواں بیٹیوں کو بے آسرا چھوڑ کر کس کس طرح نہ ان کی روح تڑپی ہو گی۔ آج تین دن گزر چکے تھے مگر اس کا دل اس وقت بھی ماتم کدہ بنا ہوا تھا اس کی سسکیاں دیواروں سے ٹکرانے لگی تھیں۔

دراج۔۔ "رائمہ کمرے میں بھاگی آئی تھی۔ سرعت سے اس نے روتی بلکتی دراج کو اپنے ساتھ لپٹا لیا تھا۔ ماں کی جدائی" کا غم تو آخری سانس تک تازہ رہنا تھا مگر رائمہ کا دل چھوٹی بہن کے لیے پھٹا جا رہا تھا۔ اتنی چھوٹی سی عمر میں کتنی مشقتیں کتنی اذیتیں اٹھا رہی تھیں اس کا بچپن شوخیاں شرارتیں سب حالات کی تلخیوں کی نذر ہو گئی تھیں یہ ایک ستم جو ہر اذیت پر بھاری تھا تین دن سے وہ دونوں بہنیں ماں کی جدائی بوجھ دل پر لیے کیسے زندہ تھیں یہ ان کا رب ہی جانتا تھا۔ کوئی ان کے آنسو پونچھنے والا نہ تھا۔ کوئی سر پہ ہاتھ رکھنے والا نہیں تھا کہنے کو سب رشتے ناتے اس زمین پر تھے مگر کوئی قریب اس ڈر سے نہیں آتا تھا کہ کہیں دنیا دکھاوے کی ہمدردی بھی گلے نہ پڑ جائے۔ جانے کتنی دیر دونوں بہنوں کی سسکیاں کمرے میں گونجتی رہی تھیں ضبط کا دامن کسی طرح تھام کر رائمہ نے اس کے آنسو بھی صاف کیے اور پھر اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا تھا۔

دراج۔۔ اب ہم دونوں کو ہی ایک دوسرے کو سہارا دینا ہے ورنہ ہمارے آنسو ہمارے ماں باپ کو سکون نصیب نہیں" ہونے دیں گے۔۔۔ ہمیں اس سچ کو قبول کرنا ہی ہو گا کہ اللہ کے سوا کوئی ہمارا مددگار نہیں۔۔ زندہ رہنے کے لیے ہمیں خود کو مضبوط کرنا ہو گا۔ تم اکیلی نہیں ہو میں ہوں تمہارا خیال رکھنے کے لیے تمہاری فکر کرنے کے لیے۔ بڑی بہن ماں کی جگہ ہوتی ہے تمہاری ماں ابھی زندہ ہے۔ ہمت رکھو ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتی وہ نم لہجے میں اسے سمجھا رہی تھی۔ "کھانا لے آؤں تمہارے لیے؟" رائمہ کے سوال پر اس نے بس نفی میں سر ہلایا تھا۔

سو جاؤ کچھ دیر تم تین دن سے ٹھیک طرح سوئی بھی نہیں ہو۔" رائمہ کے محبت بھرے اصرار پر اس نے آنکھیں بند" کر لی تھیں۔ رائمہ نم آنکھوں سے اس کے سوجے پپوٹوں اور چہرے پر پھیلے درد کے سائے دیکھتی رہی تھی تب ہی باہر سے آتی آواز پر رائمہ نے دروازے کی طرف دیکھا۔

رائمہ باجی اوپر آجائیں زرکاش بھائی کا فون آیا ہے آپ سے بات کرنا چاہ رہے ہیں۔" دہلیز پر رکی اس کی تایازاد شزا نے" اطلاع دی اور وہیں سے واپس چلی گئی تھی جب کہ دراج ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔

"آپ اوپر نہیں جائیں گی نفرت ہے مجھے ان سب کی شکلوں سے 'کھا گئے میری ماں کو یہ لوگ۔"

itsurdu.blogspot.com

دراج مجھے جانا پڑے گا زرکاش بھائی اتنی دور بیٹھے ہیں ان کا کیا قصور؟ امی کے لیے ہی بات کرنا چاہ رہے ہوں گے نہیں جاؤں گی تو بری بات ہوگی۔ آتی ہوں ابھی میں۔" رائمہ اس کی بات کاٹتے ہوئے اٹھ گئی۔

"یہ ماں' بیٹے بیٹیاں سب کے سب شاطر ہیں خدا غارت بھی نہیں کرتا ان لوگوں کو۔" زہر خند لہجے میں وہ غرائی تھی جب کہ رائمہ خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

کوئی آدھے گھنٹے بعد رائمہ کی واپسی ہوئی تھی اس کے چہرے پر پہلے سے زیادہ حزن پھیلا تھا۔ خاموشی سے وہ دراج کے پاس آبیٹھی تھی۔

"تمہارا پوچھ رہے تھے میں نے بہانا بنا دیا کہ دراج ابھی سوئی ہے۔"

"کیوں؟ سچ بتا دیتیں اسے کہ دراج ان سے بات تو کیا ان پر تھوکنا بھی گوارا نہیں کرتی۔" وہ شدید نفرت سے بولی۔

"امی ابو اور تایا کو یاد کر کے رو رہے تھے بہت۔" رائمہ کا لہجہ سوگوار تھا۔

"ان کے گھر والے کم ہیں ناٹک کرنے کے لیے جواب وہ فون پر ڈرامے کر رہے ہیں۔ اس سے کہنا تھا کہ میرے ماں باپ کو نہیں اپنے باپ کو روئیں بیٹھ کر۔ جن کا آخری دیدار بھی کرنا نصیب نہیں ہوا ان کو۔ یورپ میں بیٹھ کر عیاشیاں کر رہے ہیں گھر والے اس کے نوٹوں پر خواب اچھل رہے ہیں ویسے تو کبھی خبر تک نہیں لیتے جنازے اٹھتے ہیں تو ہمدردی دکھانے کے لیے فون کر لیتا ہے۔"

"مت کرو ایسی باتیں۔" رائمہ نے ہول کر اسے روکا۔

"ہمیں ان سب نے مل کر ڈسا ہے۔ میں جو بولوں کم ہے ان کے ہی بل بوتے پر اس گھر کو بیچنا چاہتے ہیں۔ ہم دونوں کو دربدر کرنا چاہتے ہیں اور خود جائیں گے بنگلے میں۔ آئینہ دکھا دوں گی ان سب کو پوری دنیا کے سامنے اس گھر کی زمین میرے باپ کی ملکیت ہے ہماری ہے۔ میرا باپ ان لوگوں کو پیر رکھنے کے لیے یہ زمین نہ دیتا تو اوپر والا پورشن کیا یہ لوگ ہوا میں بناتے؟ ابو کے لیے ڈیڑھ لاکھ علاج کی مد میں اگر ان لوگوں نے خرچ کیا تو صرف اس لیے کہ اس وقت تایا ابو زندہ تھے اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ڈیڑھ لاکھ دے کر انہوں نے اس زمین کی قیمت ادا کر دی ہے۔ میری ماں کو تڑپتا دیکھتے رہے ہیں یہ لوگ۔ اذیت ہم نے اٹھائی عیش کرتے ہیں یہ لوگ ہماری بے بسی کا تماشا دیکھتے رہے ہیں اگر آج ہم قانونی کارروائی کرنے کے قابل ہو جائیں تو اس زمین کی قیمت کروڑوں میں ہے۔ ان لوگوں کے ہاتھوں سے طوطے اڑ

itsurdu.blogspot.com

جائیں گے پچھلی بار تو مجھے آپ نے روک لیا تھا مگر اب اگر تائی یا شیراز نے گھر کے معاملے کو اٹھایا تو دن میں ماں بیٹے کو تارے دکھادوں گی۔ بہت سن لیے ان کے طعنے بہت دیکھ لیے ان کے رنگ رشتوں کے نام پر سیاہ دھبہ ہیں یہ لوگ بے شرم خود غرض آستین کے سانپ۔"

"بس کرو مت دل جلاؤ اپنا۔ اچھا ہوا پتا چل گیا کہ زرکاش بھائی آرہے ہیں میں موقع دیکھ کر ان سے تمام معاملات پر بات کروں گی وہ ضرور کوئی حل نکالیں گے وہ ان سب کی طرح نہیں ہیں۔"

"خوش فہمی ہے آپ کی ان کی رگوں میں بھی اپنی ماں اور بھائی جیسا سیاہ خون دوڑ رہا ہے۔" اس کے زہر خند لہجے پر رائمہ سر جھکائے خاموش ہی رہی تھی۔

PakDigestNovels.Com

رات کی رانی کی مخصوص پر اسرار سی مہک ہوا کے مدھم جھونکوں کے ساتھ ہر سمت پھیلتی جا رہی تھی کیاری میں بے تحاشہ کھلے نازک سفید پھولوں کے قریب گہری سانس لیتی وہ سر اٹھائے آسمان پر ٹمٹماتے لاتعداد ستاروں کو دیکھ رہی تھی پورے چاند کے گرد روشنی کا ایک ہالا سا بنا ہوا تھا اس ہالے کے گرد پہرہ دیتے ستاروں پر اس کے قدم تھے۔ ایک ہی جست میں وہ ایک ستارے سے دوسرے ستارے پر قدم رکھتی چاند کا طواف کر رہی تھی اس کے لبوں پر مسکراہٹ جھلملا رہی تھی۔ چاند کے گرد اس کا دوسرا پھیرا شروع ہو رہا تھا جب ایک آواز اسے زمین پر کھینچ لائی تھی۔ سرعت سے آسمان سے نگاہ ہٹاتی وہ پلٹ کر برآمدے کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"رجاب وہاں کیا کر رہی ہو... سب کھانے پر تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔" ندا بیگم واپس اندر جاتی بولیں۔

"آتی ہوں بھابی۔" آواز لگا کر اس نے دوبارہ آسمان کی جانب دیکھا اور پھر تیز قدموں سے برآمدے کی سمت بڑھ گئی۔

"آج خاص آپ کے لیے آپ کی فیورٹ سبزی پکائی ہے۔" ندا بیگم نے مسکراتے ہوئے اطلاع دی۔

"واقعی...!" راسب نے حیرت سے اسے دیکھا جو مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔

"کہیں تم نے اپنا ہاتھ تو نہیں جلایا؟ دکھاؤ ذرا مجھے۔" راسب کی تشویش پر اس نے اپنے ہاتھ ان کو چیک کروائے۔

"فکر مت کریں میں اس کے ساتھ کچن میں تھی اب آپ رجاب کو زیادہ انتظار نہ کروائیں۔ یہ آپ کی تعریف سننے کے لیے بے چین ہے۔" ندا بیگم نے کہا۔

itsurdu.blogspot.com

اتنی اچھی خوشبو آ رہی ہے یقیناً یہ سبزی بہت ذائقے دار ہے۔" ڈش میں سے سبزی پلیٹ میں نکالتے ہوئے راسب نے" تعریفی نظروں سے بہن کو دیکھا۔

زبردست۔" پہلا لقمہ لیتے ہی وہ بے ساختہ بولے جب کہ رجاب کی کانچ جیسی سبز آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔"

ندا اس نے پہلی ڈش ہی اتنی ذائقہ دار پکائی ہے اس کے ہاتھ میں تم سے زیادہ ذائقہ ہے۔" وہ ندا بیگم سے مخاطب تھے" جب کہ رجاب کے لبوں پر مسکراہٹ کھل اٹھی تھی۔

شاباش... اب کل تمہاری فیورٹ آئس کریم پکی ہے۔" اس کا سر تھپتھپا کر راسب نے مزید اسے خوش کر دیا تھا۔"

لیکن بیٹا... ابھی اپنی پوری توجہ پڑھائی پر دو۔ تمہیں یاد ہے ناں مجھے اس گھر میں ایک ڈاکٹر چاہیے؟" راسب کے تنبیہی" لہجے پر اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔" مجھے اس دن کا انتظار ہے جب میرے سامنے تم ڈاکٹر رجاب خان بن کر آؤ گی۔" راسب نے شفقت بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

اور اپنی پڑھائی کے ساتھ ذرا اس نالائق پر بھی توجہ دو آج بھی اس کا سارا ہوم ورک غلط تھا۔" راسب نے ناگوار" نظروں سے بیٹے کو دیکھا جو منہ لٹکائے اپنی پلیٹ پر جھکا ہوا تھا۔" کھانے کے بعد اپنا سارا ہوم ورک دوبارہ کرو کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے میں چیک کروں گا سمجھے۔" ان کی ہدایت پر رومیل نے بس خفت زدہ نگاہ ان پر ڈالی تھی۔

آغا جان... یہ آج بھی اسکول نہیں جا رہا تھا بھابی نے زبردستی اسے تیار کر کے وین میں بٹھایا تھا۔" رجاب کے باپ کو" شکایت لگانے پر رومیل نے منہ بگاڑ کر دیکھا۔

بری بات کھانا کھاؤ۔" ندا بیگم نے اس کے سر پر چپت لگائی جب کہ رجاب ہنسی روکتی کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی" تھی۔

PakDigestNovels.Com

بارہ بج چکے تھے جب اسٹریٹ لائٹ کے حصار میں ایک ٹیکسی آ کر رکی تھی۔ سیاہ ہینڈ بیگ پکڑے وہ ٹیکسی سے اترا اور پھر ٹیکسی آگے بڑھ گئی تھی۔ بیگ سے پانی کی بوتل نکال کر اس نے بیگ پول کے قریب ہی رکھا اور پول سے پشت ٹکا کر بوتل سے پانی کے گھونٹ بھرتا ارد گرد کا جائزہ بھی لیتا رہا تھا۔ بوتل کا کیپ لگا کر وہ اسے بیگ میں رکھنے کے لیے جھکا اور جھکتے ہی اس نے کچھ فاصلے پر موجود برگد کے پرانے درخت کی جانب نگاہ ڈالی تھی۔ درخت کی گھنی شاخوں تلے نیم

itsurdu.blogspot.com

تاریکی کا راج تھا گہری خنک خاموشی میں اسے ایک سے دو بار کسی کے لباس کی سرسراہٹیں سنائی دی تھیں بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے اس نے اپنی عقابی نظریں چاروں سمت دوڑائی اور پھر دبے قدموں اس درخت کی جانب بڑھا تھا۔ احتیاطاً دو چار قدم کے فاصلے پر رک کر اس نے دوسری جانب سے کسی حرکت کا انتظار کیا اور اس سے پہلے کہ وہ تنے تک پہنچتا چادر میں چھپا کوئی دوسری جانب سے نکلتا برق رفتاری سے بھاگا تھا۔ اتنی ہی برق رفتاری سے اس چادر میں چھپے وجود کے پیچھے جاتا وہ عقب سے اس کے بھاگتے پیروں پر ایک زوردار ٹھوکر لگا گیا تھا جس کے بعد وہ وجود بری طرح لڑکھڑاتا دھڑام سے زمین پر گرا تھا اس کے ساتھ ہی فضا میں نسوانی چیخ بلند ہوئی تھی۔ وہ بھونچکا رہ گیا تھا ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو گرنے کے بعد فوراً ہی سر سے اترتی چادر سنبھالتی سرعت سے اٹھی اور پلٹ کر دیکھے بنا گرتی پڑتی وہاں سے بھاگتی چلی گئی تھی۔ ہک دک کھڑا وہ تب تک اسے دیکھتا رہا جب تک وہ سڑک کے دوسری جانب عمارت کے زنگ آلود گیٹ کے اندر غائب نہ ہو گئی۔ چند لمحوں بعد پول کی سمت الٹے قدموں جاتے ہوئے اس نے اسی عمارت کی اس مخصوص کھڑکی کی جانب دیکھا جو کھلی ہوئی تھی مگر وہاں آج کوئی موجود نہ تھا۔ الجھی نظروں سے وہ کبھی زنگ آلود گیٹ کو اور کبھی خالی کھڑکی کو دیکھتا رہا تھا۔ اس وقت تک جب تک کوئی گاڑی اس کے لیے سڑک پر نہ رکی۔

PakDigestNovels.Com

چند لمحوں تک وہ بڑی سی دیگچی میں ابلتی تھوڑی سی دال کو دیکھتی رہی پھر پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑے کچن سے نکل آئی تھی تھکے تھکے انداز میں وہ باہر ہی تخت کے کنارے بیٹھ گئی تھی کمرے سے مشین کی تیز آواز گھر رگھر راس کے دماغ میں ہتھوڑے برسا رہی تھی پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لیے رائمہ کو پھر سے مشین سنبھالنی پڑی تھی۔ رائمہ کا یہی ہنر تو گھر کی دال روٹی چلاتا رہا تھا۔ باپ کی طویل بیماری کے دوران حالات بہت دگرگوں نہیں تھے کیونکہ تایا کا ہاتھ ان کے سر پر تھا مگر دو سال پہلے ان کی وفات نے صحیح معنوں میں دنیا کی پہچان کروا دی تھی اور پھر ماں کی بیماریوں کی شروعات ان کی مہنگی دوائیں تائی اور ان کی اولادوں نے ہاتھ جھاڑ دیے ان ماں بیٹیوں کی طرف سے مکمل غافل ہو گئے نوبت یہاں تک آ گئی کہ تائی نے فرمان جاری کر دیا کہ اس کی ماں اب اپنی بیٹیوں کو لے کر بھائی کے پاس جائے۔ وہ اب ان تینوں پر اپنے بیٹے کی کمائی خرچ نہیں کر سکتی تھیں۔ رائمہ نے ان کے آگے ہاتھ پھیلانا چھوڑ دیا محلے سے کی کچھ عورتیں اپنے کپڑے اس سے سلوانے لگی تھیں مگر سلائی سے ملنے والی اجرت ماں کے علاج کے لیے ناکافی تھی۔ دراج نے دو سال پہلے

itsurdu.blogspot.com

میٹرک پاس کرکے کالج میں ایڈمیشن لیا تو صرف تایا کی وجہ سے مگر ان کا اچانک ہارٹ اٹیک اور وفات ؑ اعلیٰ تعلیم کا اس کا خواب ادھورا رہ گیا تھا۔ وہ فرسٹ ائیر کے پیپرز بھی نہ دے سکی گھر کی حالت اور ماں کی بیماری نے اسے ایک گارمنٹس فیکٹری تک پہنچا دیا۔ رائمہ بہت روئی مگر کڑے وقت کے طویل سلسلے نے دراج کے دل کو سخت کر دیا تھا اس نے رائمہ کی ایک نہ سنی۔ رائمہ اس کی جگہ جاب کرنا چاہتی تھی مگر دراج کو معلوم تھا کہ یہ رائمہ کے لیے بہت مشکل ہوگا۔ ماں باپ کی خدمت میں رائمہ ہمیشہ چار دیواری میں ہی رہی تھی وہ میٹرک بھی مکمل نہ کر سکی تھی گھر کے اندر وہ اپنی بہن کو اتنے کڑے حالات کا مقابلہ کرتے دیکھتی رہی تھی کہ اب وہ اسے گھر کے باہر دوسرے دوزخ میں جھلستا برداشت نہیں کر سکتی تھی رائمہ اس سے عمر میں سات سال بڑی تھی مگر کسی سات سال کے بچے کی طرح معصوم۔ اس میں اور دراج میں بہت فرق تھا رائمہ کی نظر میں وہ بہت چھوٹی تھی مگر دراج جانتی تھی کہ اس کا بچپن کہیں دفن ہو گیا تھا وہ رائمہ سے کئی گنا زیادہ گہری سوچ اور گہری نظر رکھتی تھی۔

پانی کے گھونٹ لیتے ہوئے اس نے جھانک کر مین گیٹ کی طرف دیکھا تھا دونوں ہاتھوں میں شاپر اٹھائے شیراز اندر داخل ہوا تھا۔ اس کی شکل دیکھتے ہی دراج کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا شیراز کے تاثرات بھی اس پر نظر پڑتے ہی بگڑ گئے تھے دھڑ دھڑ سیڑھیاں پھلانگتا وہ اوپر چلا گیا تھا جب کہ دراج تو پہلے ہی نفرت سے رخ پھیر چکی تھی زیادہ دن نہیں ہوئے تھے اس بات کو جب گھر کو فروخت کرنے کے معاملے کو لے کر بات اتنی بڑھی کہ اپنی ماں اور دراج کے درمیان ہوتی بحث میں شیراز بھی کود پڑا تھا اور اتنا کھل کر سامنے آیا کہ دراج نے بھی سارے لحاظ بالائے طاق رکھ دیے تھے اپنی ماں بہنوں کی حوصلہ افزائی پر شیراز نے کیا کچھ ان بہنوں کو نہیں کہا تھا۔ الزام دھرتے طعنے دیتے ذلت بھرے جملے داغتے ہوئے جب شیراز نے اس کی بیمار ماں اور خاموش کھڑی رائمہ کے لیے بھی زہر اگلنا شروع کیا تو دراج کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اس کے جو منہ میں آیا وہ جوابی کارروائی میں بولتی چلی گئی۔ اس سے پہلے کہ بات مزید آگے بڑھتی رائمہ نے کسی طرح کھینچ کھانچ کر زبردستی اسے کمرے میں دھکیلا اور باہر سے لاک کر دیا تھا۔ اس وقت وہ اپنی تائی اور ان کی اولادوں سے زیادہ دراج کے تیوروں پر خوف زدہ تھی اگر وہ اسے کمرے میں بند نہ کرتی تو شیراز اسے مارتا یا پھر وہ شیراز پر ہاتھ اٹھا لیتی اور اس کے بعد رائمہ کو یقین تھا کہ دونوں صورتوں میں ان ماں بیٹیوں کو ہاتھ پکڑ کر گھر سے بے دخل کر دیا جاتا۔ اس سے بہتر تھا کہ وہ صبر و تحمل کے ساتھ سر جھکا کر تائی اور ان کی اولادوں کی چیخ و پکار اور بھڑاس

itsurdu.blogspot.com

کوستی رہتی ان کے گنوائے جانے والے احسانات پر ان سے ہاتھ جوڑ کر معافی بھی مانگتی اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ تخت سے اٹھ کر وہ کمرے میں رائمہ کے پاس آبیٹھی تھی مشین روک کر رائمہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

آپ نے ٹھیک کہا تھا آ گئی ہے سونے کا انڈا دینے والی مرغی... جب ہی تو وہ آوارہ کسی کام نہ کاج کا اندر باہر کے چکر لگا رہا ہے بھائی کی سیوا کے لیے۔ آخری بھائی کے ٹکڑوں پر ہی تو پل رہا ہے اتنا تو کرنا ہی پڑے گا۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔

وہ فجر کی نماز پڑھ رہی تھی جب باہر شور ہوا تھا شاید اچانک آئے تھے یا پھر تائی کو ان کی آمد سے بے خبر رکھا گیا تھا آوازوں سے تو کچھ ایسا ہی لگ رہا تھا۔

"فجر میں آئے تھے مگر اب تو دن چڑھ آیا ہے فون پر تو بہت مگر مچھ کے آنسو بہا رہے تھے ملنے نہیں آئے آپ کے زرکاش بھائی؟ یا سب کی سن کر ان کی زبانیں اپنے منہ میں ڈال کر آئیں گے ویسے اگر ہمارے خلاف کان بھرے بھی جا رہے ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ اگلے ایک ہفتے تک بھی وہ سیڑھیاں اتر کر ہم تک آسکیں گے۔

خاموش رہو بہت بڑے ہیں وہ تم سے۔ ان کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کرنا کہ وہ ہم سے بدظن ہو جائیں۔" رائمہ نے ٹوکا۔

"مجھے کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں اس کی ماں بہنیں اور بھائی بخوبی یہ کام کر رہے ہوں گے مگر آپ غور سے سن لیں اگر آپ سیڑھیاں چڑھ کر اس سے ملنے خود گئیں تو میں آپ سے بات نہیں کروں گی اور آپ جانتی ہیں میں جو کہتی ہوں وہ کرتی بھی ہوں۔" اس کی دھمکی پر رائمہ خاموش رہی۔

"میں کل سے فیکٹری جا رہی ہوں۔" اس کی اطلاع پر کپڑے کو تہہ لگاتی رائمہ چونکی۔

"اب کس کے لیے کام کرنے باہر جاؤ گی؟ ڈاکٹر کی فیس نہ دوائیوں کی اب ضرورت ہے۔" رائمہ کا لہجہ نم ہوا۔

"بجلی اور گیس کے آدھے بل جو اوپر بیٹھے فرعونوں کو دیتے ہیں ہر مہینے۔ کہاں سے آئیں گے اس کے لیے روپے؟"

"فکر مت کرو اللہ کا شکر ہے سلائی کے کپڑوں سے اتنے پیسے ہر ماہ ہو جائیں گے۔ دو وقت کی روٹی بھی کسی نہ کسی طرح اس میں پوری ہو رہی ہے اور کیا چاہیے۔" رائمہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

"مگر میں صرف دو وقت کی روٹی کھانے کے لیے زندہ نہیں ہوں۔ حال تباہ ہو گیا مگر مستقبل کسی قیمت پر تباہ نہیں ہو گا اپنے لیے مجھے سب کچھ چاہیے۔ وہ سب کچھ جو میں حاصل کرنا چاہتی ہوں۔" اس کے مضبوط لہجے میں چھپے عزم اور

itsurdu.blogspot.com

چہرے کے تاثرات نے رائمہ کو ساکت کر دیا تھا۔اس وقت دراج اپنی عمر سے کئی سال بڑی نظر آرہی تھی اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی اور یہی چمک رائمہ کو اس سے خوف زدہ کر دیا کرتی تھی۔

PakDigestNovels.Com

چند ونوں کی نرمل کو گود میں اٹھائے وہ ندا کے قریب آبیٹھی تھی۔

بھابی... یہ اتنی پیاری ہے کہ میرا دل ہی نہیں کرتا اسے گود سے اتارنے کے لیے۔کالج میں بھی دل نہیں لگتا میرا۔میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے کروں۔" بچی کے چہرے کو چومتی وہ معصومیت سے بولی۔

اب یہ مت کہنا کہ میں تمہارے آغا جان سے سفارش کروں کہ تم کل کالج نہیں جانا چاہتیں۔بہت غصہ کریں گے وہ" پہلے ہی میری وجہ سے تمہاری دو چھٹیاں ہو چکی ہیں تم کالج سے آکر سارا وقت اسے اپنے ساتھ لگائے رکھو کوئی تمہیں منع نہیں کر رہا۔" ندا نے نرم لہجے میں اسے سمجھایا۔

ٹھیک ہے۔" دل پر جبر کرتی وہ چونک کر کمرے میں داخل ہوتے راسب کی طرف متوجہ ہوئی۔"

بس تمہیں یہ ایک کھلونا مل گیا ہے سارا وقت اسی میں لگی رہتی ہو کتابوں کو بھی بھلا دیا ہے۔" راسب کے ناراض انداز" پر وہ چور سی بن گئی۔

حاذق کا فون آیا تھا کل آرہا ہے وہ۔" کرسی پر براجمان ہوتے وہ ندا سے مخاطب ہوئے۔"

یہ تو اچھی بات ہے پانچ سال بعد وہ یہاں آرہا ہے۔" ندا بولیں۔"

"کل شام کو تایا جان کی طرف جاؤں گا تم تو جا نہیں سکتیں میں رجاب کو ساتھ لے جاؤں گا۔"

"...آغا جان... آپ چلے جائیے گا۔میں چلی جاؤں گی تو بھابی اکیلی یہاں"

تم سے کسی نے کچھ پوچھا ہے؟" راسب کے سخت لہجے پر اس کا چہرہ اتر گیا تھا۔"

یہ بعد میں میرے ساتھ چلی جائے گی وہاں کوئی اس کا ہم عمر نہیں اس لیے جانے سے کتراتی ہے۔" ندا نے اس کی" طرف داری میں کہا۔

وہاں اس کا کوئی ہم عمر نہیں ہے تو کیا ہوا۔وہاں سب جان چھڑکتے ہیں اس پر۔پانچ سال بعد حاذق آرہا ہے اس سے" ملنے صرف میں جاؤں۔یہ اچھا لگے گا؟" وہ ندا پر برس پڑے جب کہ رجاب چپکے سے کمرے سے نکل گئی راسب کے

itsurdu.blogspot.com

غصے سے اس کی جان جاتی تھی۔

ہزار بار تم سے کہا ہے کہ جتنی بات اس کے سامنے کرنی ہو اتنی ہی کیا کرو۔ ٹھیک ہے کوئی نہ جائے میں تنہا ہی چلا جاؤں گا۔" ان کا خاندانی جلال بیدار ہو چکا تھا کچھ کہنا اب بے کار تھا سو ندا نہ چاہتے ہوئے بھی خاموش رہی تھیں شوہر کی ایک یہی عادت ان کو کھٹکتی تھی کہ اپنے سامنے وہ کسی کی نہیں سنتے تھے۔

PakDigestNovels.Com

پول سے پشت ٹکا کر وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے رک کر اس کی طرف متوجہ ہوا تھا جو دھیرے دھیرے اسی کی جانب آ رہی تھی۔ لائٹر جھٹک کر بجھاتا وہ اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا جو بالکل سامنے آ رکی تھی۔ بلا خوف و خطر اس لڑکی کی نظریں اس کی گردن میں سجی زنجیروں سے گزر کر اس کے بازوؤں سے پھسلتیں ہاتھوں میں چمکتی آرائشی چیزوں پر آ کر ٹھہر گئی تھیں۔ دوسری جانب بظاہر وہ بڑے صبر اور خاموشی سے کھڑا بے نیاز نظر آ رہا تھا۔ لڑکی اس کے گرد ایک چکر کاٹ کر دوبارہ سامنے آ رکی اور پھر عجیب نگاہوں سے اس کے شوخ بھڑکتے لباس کا جائزہ لینے لگی۔ دوسری طرف سگریٹ کے گہرے کش لیتا وہ بغور اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے کے علاوہ سب کچھ گرم چادر میں قید تھا۔

دور سے نظارے کر کے دل نہیں بھرتا جو دوبارہ یہاں آ گئی ہو؟" ذو معنی بات کرتے وہ ناگوار لہجے میں اس سے مخاطب ہوا جو پلکیں جھپکتی اس کے چہرے کو ہی تک رہی تھی۔ "سیدھی طرح نو دو گیارہ ہو جا پیاری۔" کڑی نظروں سے اسے دیکھتا اب کی بار وہ غرایا۔

سنو..." وہ بے خوفی سے دو قدم اس کی جانب بڑھی۔"

کیا تم وہ ہو؟" اس کے پر تجسس لہجے سے زیادہ وہ اس کے سوال پر چونکا۔"

وہ کون؟" اس کے جھڑکنے والے انداز پر جواباً لڑکی کچھ کہتے کہتے رکی تھی شاید زبان سے وضاحت کرنے میں وہ" تذبذب کا شکار تھی اس لیے اپنے چادر میں چھپے ہاتھ باہر نکال کر اس نے یک لخت اپنی دونوں ہتھیلیاں دوبارہ آپس میں ٹکرائی تھیں۔ دوسری جانب وہ ایک پل کے لیے دنگ ہوا مگر دوسرے ہی پل ایک جھٹکے سے سگریٹ پھینکتے ہوئے وہ جارحانہ انداز میں اس لڑکی کی طرف بڑھا مگر لڑکی ہوشیار تھی۔ بروقت سرپٹ وہاں سے بھاگتی چلی گئی تھی۔ بمشکل ضبط کے ساتھ اپنی جگہ رکا وہ خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا جو اب زنگ آلود گیٹ کے اندر سے جھانک رہی تھی۔ وہ

itsurdu.blogspot.com

چاہتا تو باآسانی اسے یہیں قابو کر لیتا مگر اسے ضبط کا مظاہرہ کرنا پڑا تھا کیونکہ وہ لڑکی تو اس کا ایک ہاتھ بھی برداشت کرنے کے قابل دکھائی نہیں دیتی تھی اور پھر وہ اپنے آپ کو بھی کسی مصیبت میں گرفتار نہیں کرنا چاہتا تھا۔

PakDigestNovels.Com

سلائی مشین ایک طرف کرتی وہ تھکے تھکے انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ شام کے چھ بج رہے تھے۔ دراج کے واپس آنے کا وقت ہو رہا تھا۔ آتے ہی اسے پہلے کھانا چاہیے ہوتا صبح فیکٹری جاتے ہوئے اس نے رائمہ سے وعدہ لیا تھا کہ وہ ہرگز زرکاش سے ملنے اوپر والے پورشن میں نہیں جائے گی۔ زرکاش سے ملنے کے لیے کوئی نہ کوئی آ رہا تھا۔ یہ سلسلہ کل شام سے ہی جاری تھا۔ آخر دس سال کے طویل عرصے کے بعد وہ وطن واپس آیا تھا۔ رائمہ سارا دن کمرے میں سلائی میں مصروف رہی تھی۔ لاشعوری طور پر وہ منتظر ہی رہی تھی کہ اوپر سے اسے کوئی بلانے آ جائے یا زرکاش خود ہی تعزیت کے بہانے نیچے آ جائے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ رائمہ کو کسی سے اب اچھائی کی امید نہیں رہی تھی۔ کل کی دال ایسے ہی رکھی تھی اس میں تھوڑا پانی ڈال کر اس نے ہلکی آنچ پر گرم کرنے کے لیے رکھ دی تھی۔ ابھی وہ آٹا گوندھنے کا ارادہ ہی کر رہی تھی جب اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی ایک مرتبہ تو اسے اپنی سماعتوں پر شک ہوا مگر دوبارہ نامانوس آواز کے ساتھ ہی اسے کچن سے باہر دیکھنا پڑا تھا۔ فوری طور پر وہ صحن میں کھڑے شخص کو واقعی نہیں پہچان سکی تھی۔

رائمہ کیا پہچانا نہیں مجھے؟'' بھاری گھمبیر لہجے نے رائمہ کے ہاتھ پیر پھلا دیئے تھے۔ بمشکل چہرے پر مسکراہٹ لاتی وہ'' اس کی جانب بڑھی تھی۔ رائمہ کے سلام کا جواب دیتے ہوئے زرکاش نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ رائمہ کا دل بھر آیا وہ نظر نہیں اٹھا سکی تھی۔

کیسی ہو تم اور دراج کہاں ہے؟'' اس کے سوال پر وہ کچھ بول نہیں سکی تھی۔ سر جھکائے وہ بمشکل اپنے آنسو روکنے کی'' کوشش میں تھی کیونکہ اسے ڈر تھا کہ اگر اوپر سے کسی نے زرکاش کے سامنے اسے آنسو بہاتے دیکھ لیا تو سو باتیں سوچی جائیں گی جن میں سے ایک بھی اچھی نہ ہو گی۔

حوصلہ رکھو تم اور دراج میری ذمہ داری ہو... میں ہوں یہاں تم دونوں کے ساتھ۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں کسی'' بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں یہ مت سوچنا کہ تم تنہا ہو۔ چچا چچی اور ابو کی جدائی کا غم ہم سب کا مشترکہ ہے ہم مل کر یہ سارے غم بانٹیں گے۔ یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں ان تینوں کا آخری دیدار تک نہ کر سکا شاید میں ہی بہت زیادہ

itsurdu.blogspot.com

گناہ گار ہوں کہ اپنی اتنی پیاری ہستیوں سے دور رہا۔'' شدید مضطرب اور افسردہ لہجے میں وہ بول رہا تھا۔ رائمہ کے کان ترس رہے تھے اپنائیت بھرے چند لفظوں کو سننے کے لیے۔ زرکاش نے سر پر ہاتھ رکھا تو دل کو ایک ڈھارس سی ملی تھی۔

بھائی آپ بیٹھ جایئے۔'' خود کو سنبھالتے ہوئے رائمہ نے تخت کی جانب اشارہ کیا۔ ''

''میں آپ کے لیے پہلے چائے لے آتی ہوں۔''

نہیں رائمہ... اپنا ہی گھر ہے بعد میں چائے ہی نہیں کھانا بھی کھاؤں گا تم بیٹھ جاؤ۔'' زرکاش نے اسے بیٹھنے کا اشارہ بھی '' کیا.. ایک پل کو وہ کچھ تذبذب کا شکار ہوئی مگر پھر تخت کے دوسرے کنارے پر سنبھل کر بیٹھ گئی۔

رائمہ... یہ وقت ان باتوں کے لیے مناسب تو نہیں ہے مگر بہت ساری باتیں مجھ تک پہنچی ہیں لیکن میں نے بس ایک '' طرف کی باتیں سنی ہیں اس لیے میں صحیح غلط کے بارے میں نہیں جانتا۔'' زرکاش نے چند لمحوں کا توقف کیا۔ ''کیا یہ سچ ہے کہ دراج نے امی اور شیراز سے بدتمیزی کی تھی؟'' زرکاش نے اس کے جھکے سر کو دیکھا۔

جی ہاں اس نے ایسا کیا تھا جس کے لیے میں نے تائی امی اور شیراز سے معافی مانگی تھی لیکن شاید آپ ان وجوہات سے '' بھی بے خبر ہوں جن کی بنا پر دراج زبان کھولنے پر مجبور ہوئی تھی۔''

''میں تم سے ان وجوہات کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔''

میں زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتی۔ یہ سچ ہے کہ آپ سب کے بہت احسانات ہیں ہم پر جب تک تایا ابو رہے سب کچھ '' ٹھیک رہا۔ ان کے بعد سب نے ہی قدم پیچھے ہٹا لیے۔ امی دن بدن بیمار ہوتیں بستر سے جا لگیں۔ ان کے علاج معالجے کے لیے مجھے گھر کی ایک ایک چیز فروخت کرنی پڑی تھی۔ یہ تائی امی کا احسان تھا کہ امی کے لیے انہوں نے میرے ہاتھ پر پانچ ہزار روپے رکھے تھے امی دو سال تک بیماری کی حالت میں رہیں۔ پانچ ہزار تو چند دن میں ہی ختم ہو گئے تھے۔ سب کچھ برداشت ہو جاتا ہے مگر اپنوں کی نفرت اور بیزاری نہیں۔ امی کی زندگی میں ہی ہمیں بوجھ قرار دے دیا گیا۔ ہم سے کہہ دیا گیا کہ اس گھر میں اب ہمارا کوئی حصہ نہیں۔ یہ گھر فروخت ہو گیا تو ہمارا ٹھکانا کہاں ہو گا یہ پروا کسی کو نہیں۔ دراج سے یہی سب برداشت نہیں ہوا تھا اس گھر میں امی ابو کی خوشبو ہے۔ یہاں سے ہمیں نکل جانے کا حکم دیا جائے گا تو کیا گزرے گی دل پر یہ محسوس کرنے کا کسی کے پاس وقت نہیں۔'' سر جھکائے وہ لرزتے لہجے میں بولتی چلی گئی تھی

itsurdu.blogspot.com

دوسری جانب زرکاش بالکل خاموش تھا کیونکہ وہ اپنی ماں کو بہتر جانتا تھا۔ اسے پتا تھا کہ وہ اپنے دیور کے بیوی بچوں سے شروع سے ہی خار کھاتی تھیں۔

"یہ ٹھیک ہے کہ میرا ارادہ تھا اس جگہ سے نکل کر سب کسی اچھے علاقے میں شفٹ ہو جائیں' مجھے یہاں ایک گھر خریدنا ہی تھا مگر میری نیت یہ بالکل نہیں تھی کہ تم لوگوں کو الگ کر دیا جائے۔ ہر کوئی یہاں الگ الگ باتیں کر رہا ہے مجھے سمجھ نہیں آتا یہاں حالات اتنے کیوں بگڑ گئے ہیں۔ مجھے معلوم ہے ان حالات میں میرے گھر والوں کا اہم کردار رہا ہو گا۔ تم شاید یقین نہ کرو مگر چچا کے گزر جانے کے بعد میں نے سب سے ہر بار یہی کہا کہ چچی کا خیال رکھیں۔ مجھے ان کی بیماری کی اطلاع ملی تو میں نے امی کو بار بار یہی تاکید کی تھی کہ چچی کے علاج میں کوئی کمی نہ چھوڑیں۔ روپوں کی فکر نہ کریں جس وقت جتنی رقم چاہیے مجھے بتائیں۔"

"بھائی آپ ان الجھنوں میں خود کو پریشان نہ کریں۔ میری ماں اتنی ہی زندگی لے کر آئی تھیں۔ تائی امی نے جتنا کچھ ہمارے لیے کیا وہ بہت ہے۔ ان کے بس میں جتنا تھا انہوں نے کیا۔" رائمہ نے مدھم لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ تو نظر آ رہا ہے۔" زرکاش کا لہجہ سپاٹ تھا رائمہ چپ رہی۔

"بہر حال اس گھر کو فروخت کرنے کا ارادہ میں پہلے ہی ترک کر چکا تھا تمہارے اور میرے باپ نے مل کر اس گھر کو بنایا تھا۔ ہمارے پاس یہ گھر ان کی نشانی ہے۔" زرکاش کے قطعی لہجے پر وہ شدید بے یقینی سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

"اس گھر پر تمہارا اور دراج کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ باقی سب کا ہے۔" زرکاش نے مزید کہا۔

"دراج کہاں ہے کیا وہ مجھ سے ملنا نہیں چاہتی؟"

"وہ آپ سے کیوں نہیں ملنا چاہے گی؟ اس کے گھر آنے کا وقت ہو چکا ہے بس آتی ہی ہو گی۔"

"کہاں گئی ہے وہ؟"

"وہ جاب کرتی ہے ایک فیکٹری میں۔"

"فیکٹری میں جاب؟" وہ ششدر رہ گیا۔

"کب سے جاب کر رہی ہے وہ؟"

"تایا ابو کی وفات کے بعد سے۔"

itsurdu.blogspot.com

"مگر اس کی پڑھائی؟"

"وہ زیادہ دن کالج نہیں جا سکی۔ گھر کے حالات ایسے نہ تھے پھر اسے یا مجھے گھر سے باہر نکلنا ہی تھا۔ میری سلائی سے اخراجات پورے نہیں ہو سکتے تھے امی کی دوائیوں کے لیے زیادہ پیسوں کی ضرورت تھی پھر تائی امی نے بھی کہہ دیا تھا کہ مہنگائی بہت ہے بجلی گیس کے بل کے لیے مجھے دو ہزار روپے ان کو بھی ہر ماہ دینے ہوتے ہیں۔" رائمہ کے اس انکشاف پر وہ سناٹے میں آ گیا۔ اب اسے سمجھ آ رہا تھا کہ اس کی ماں بہنیں کیوں کل سے اب تک نیچے آنے سے روکتی رہی تھیں۔ اب وہ اپنی غفلت پر شرمسار بیٹھا تھا۔ دس سال پہلے یہاں سے جاتے ہوئے وہ بہت ذمہ دار نہیں تھا مگر پردیس میں وقت کے ساتھ ساتھ اسے رشتوں کی قدر و اہمیت بہت ہو گئی تھی۔ چچا کے بعد باپ کے بھی گزر جانے کے بعد اسے ان کے مقام مل گئے تھے۔ یہ سب اس کی ذمہ داری تھی اور وہ سب کے لیے بہت کچھ اچھا کرنے کے ارادے ساتھ لے کر آیا تھا مگر یہاں سب کچھ ویسا نہیں تھا جیسا اس نے سوچا تھا۔ کچھ بھی کہے بغیر وہ تخت سے اٹھ کر کمرے کی جانب چلا گیا۔ دونوں کمروں کا جائزہ لینے کے بعد اس کی آنکھیں پوری طرح کھل گئی تھیں۔ رائمہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی جو نظر نہیں ملا پا رہا تھا۔

"کیا آپ دوبارہ واپس چلے جائیں گے؟" رائمہ کے سوال پر زرکاش نے اسے دیکھا۔

"نہیں... ابھی یہاں بہت سے کام کرنے ہیں بہت سی ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں۔ مزید غفلت برت کر میں کیا چہرہ دکھاؤں گا روز آخرت اپنے باپ اور چچا کو..." بوجھل لہجے میں بولتا وہ رکا... اس کی نظروں کے تعاقب میں پلٹ کر رائمہ نے صحن میں آتی دراج کو دیکھا۔

"یہ دراج ہے آپ تو اسے پہچان بھی نہیں پا رہے ہوں گے۔" زرکاش کی حیران نظروں پر رائمہ مسکرائی اور پھر دراج کی طرف بڑھی۔

"بھائی تمہارا پوچھ رہے تھے اور پتا ہے بھائی کہہ رہے ہیں وہ اس گھر کو بالکل فروخت نہیں کریں گے۔ ہمیں اس گھر سے کوئی بے دخل نہیں کر سکتا۔" رائمہ کے دبے دبے لہجے میں خوشی نمایاں تھی اس کی نم آنکھوں سے نظر ہٹا کر دراج نے پھر اسے دیکھا جو قریب آ گیا تھا۔

"تم اب فیکٹری نہیں جاؤ گی۔ تمہیں پڑھنا ہے۔" دراج کے چہرے کی معصومیت اور سنجیدگی نے زرکاش کے دل کو

itsurdu.blogspot.com

جھنجھوڑ دیا تھا۔ ”جو کچھ ہو چکا ہے اور جو غفلت برتی گئی ہے اس کے لیے میں تم دونوں سے معافی مانگتا ہوں میں اب تم دونوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا۔“ غمزدہ لہجے میں زرکاش نے کہا اور خاموشی سے ایک ٹک اپنی جانب دیکھتی دراج کو اس نے سینے سے لگا لیا تھا۔

جب تک میں زندہ ہوں خود کو یتیم مت سمجھنا' تم دونوں سے میرا خون کا رشتہ ہے۔ شزا اور شندرا سے کسی طور پر تم دونوں کی اہمیت کم نہیں۔“ بھاری لہجے میں وہ بول رہا تھا مگر دراج کا سارا دھیان اس کے لباس سے پھوٹتی مسحور کن قیمتی پرفیوم کی مہک پر تھا۔ رخسار کے نیچے دبا اس کے گریبان کے نفیس کپڑے کی قیمت کا اندازہ لگانا اس کے لیے مشکل تھا۔ دھیرے سے پیچھے ہٹتے ہوئے اس کی نگاہیں زرکاش کے ہاتھ میں موجود رسٹ واچ کا برانڈ پہچان گئی تھی۔ وہ خواب و خیال میں بھی اس برانڈڈ واچ کو چھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ زرکاش رائمہ سے کیا کہہ رہا تھا اس نے نہیں سنا تھا' سر جھکائے وہ کمرے میں چلی گئی تھی۔

دراج شاید مجھ سے بھی ناراض ہے۔“ اس کا خاموشی سے چلے جانا زرکاش نے بہت محسوس کیا تھا۔ ”

ایسا نہیں ہے دراصل وہ پہلی بار آپ سے اس طرح ملی ہے تو بات کرتے ہوئے شرما رہی ہے ورنہ بہت بولتی ہے۔“ ”

رائمہ شرمندہ ہوتی صفائی دینے لگی۔

تم اسے سمجھا دینا اسے فیکٹری بالکل نہیں جانا اب۔“ زرکاش کی تاکید پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ ”

بھائی امی بلا رہی ہیں ماموں کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“ بہن کے ناراض لہجے پر وہ رائمہ سے اجازت لیتا ” سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا۔

PakDigestNovels.Com

گیٹ کھولتے ہوئے ندا بیگم خوشگوار حیرت سے دوچار ہوئی تھیں۔

”حاذق تم اتنی اچانک یہاں۔“

بھابی... حاذق نام کی خوشی اچانک ہی آتی ہے اور قسمت والوں کے لیے آتی ہے۔“ شوخی سے بولتے ہوئے اس نے سر جھکایا تھا۔ ”

جیتے رہو۔“ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتیں ندا بیگم کھلکھلائی تھیں۔ ”

itsurdu.blogspot.com

میں نے سوچا خود ہی جا کر آپ سے دعائیں لے لوں اور بھائی جان کو ایک بار پھر ترقی مل جانے پر مبارک باد دے دوں۔" اس کے شرارتی لہجے پر ندا مزید ہنسی۔

وہ ابھی بینک سے نہیں آئے۔ تھوڑا انتظار کر لو اور یہ بتاؤ تم اکیلے آئے ہو ہم تو یہی سمجھے تھے کسی انگریز دلہن کو ساتھ لاؤ گے۔"

فکر مت کریں، تنہا آیا ہوں مگر تنہا جاؤں گا نہیں۔" ان کے ہمراہ گھر کے اندر جاتا وہ بولا۔"

یہ تو بہت اچھی بات ہے تمہاری شادی ہو جائے گی تو تایا جان اور تائی جان اس آخری ذمہ داری سے فارغ ہو جائیں گے۔ حاذق تم ذرا جا کر بیٹھو میں بس دو منٹ میں آتی ہوں رومیل مدرسے سے آنے والا ہے اس کے لیے پراٹھا تیار کر رہی تھی زیادہ دیر نہیں لگے گی۔"

ہاں ضرور آپ اپنا کام کر لیں۔ میری فکر نہ کریں۔" حاذق نے فوراً ہی کہا جب کہ ندا تیز قدموں سے کچن کی طرف چلی گئی۔"

وہ ٹہلتا ہوا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا جہاں ملگجا اندھیرا پھیلا تھا۔ دروازے کے ساتھ ہی سوئچ بورڈ پر ہاتھ بڑھا کر اس نے لائٹس آن کر دی تھیں۔ بے خیالی میں صوفوں کی جانب بڑھتا وہ ٹھٹک کر رکا تھا۔ آنکھیں چندھیا سی گئی تھیں۔ آف وہائٹ لباس میں نمایاں ہوتا اس کا دودھیا وجود سرخ کارپٹ پر بے سدھ نظر آ رہا تھا۔ سرخ رنگ کے فلور کشن پر اس کے ریشمی چمکتے بال بکھرے ہوئے تھے کچھ شریر لٹیں اس کی گردن سے لپٹی تھیں اور کچھ شانے پر اور اس کا خوابیدہ چہرہ... حاذق پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا۔ دل کی دنیا درہم برہم ہوتی چلی جا رہی تھی۔ لانبی گھنی پلکوں پر اس کا دل ٹھہر گیا تھا۔ گلابی چہرے کی شفاف جلد پر اس خواب کا سحر چمک رہا تھا جو گھنی پلکوں تلے گزر رہا تھا نازک سی کھڑی ناک کے نیچے ترشے لب گلاب کی نازک پنکھڑیوں جیسے مخملی تھے، وہ اس حسین ساحرہ کے سحر میں قید ہوتا جا رہا تھا جو اپنے آپ سے بھی غافل تھی۔ قدم قدم پر اس نے حسین چہرے دیکھے تھے مگر یہ چہرہ اس کے جسم و جان کو اپنے طلسم میں جکڑ گیا تھا۔ اس کے نازک وجود میں پورے چاند کی چاندنی گھلی ہوئی تھی سنگ مرمر جیسے حسین تراشیدہ وجود کے پیچ و خم دنیا سے غافل کر رہے تھے اسے چھونے کی محسوس کرنے کی خواہش شدت سے دل میں جاگی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ رہے سہے ہوش بھی کھو بیٹھتا ندا بیگم کی تیز آواز نے اس پر طاری سحر کو توڑ دیا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

رجاب... اٹھو یہاں سے جہاں دل چاہتا ہے پڑ کر سو جاتی ہو... اٹھو فوراً..." غصے کو بمشکل روکنے کے باوجود انہوں نے انتہائی سخت لہجے میں رجاب کو شانوں سے پکڑ کر اٹھایا۔ حاذق کی آنکھیں اس پر ساکت تھیں۔ سوئی سوئی آنکھوں کے گلابی ڈورے حاذق کا دل سینے سے کھینچ لے گئے تھے۔ وہ ٹھیک طرح اس کے سحر سے آزاد بھی نہیں ہو پایا تھا باوجود اس کے کہ ندا بیگم اسے ڈرائنگ روم سے لے جا چکی تھیں۔ وہ اپنے حواسوں میں ہوتا تو یقیناً سمجھ جاتا کہ ندا بیگم اسے رجاب کے پاس یوں کھڑا دیکھ کر شدید ناگواری میں مبتلا ہوئی تھیں۔

"معاف کرنا حاذق مجھے پتا نہیں تھا کہ یہ بے وقوف لڑکی اپنے کمرے سے اٹھ کر ڈرائنگ روم میں آگئی ہے ورنہ میں پہلے ہی اسے جگا دیتی۔" کچھ دیر بعد ڈرائنگ روم میں آتیں ندا بیگم نے نہ چاہتے ہوئے بھی معذرت کی تھی مگر حاذق نے جیسے سنا ہی نہ تھا۔

"بھابی... یہ رجاب پانچ سال میں اتنی بڑی ہو گئی ہے میں بالکل بھی اسے پہچان نہیں سکا۔" حاذق کو اپنی ہی آواز اجنبی لگی تھی۔

"لڑکیوں کا پتا ہی کہاں چلتا ہے۔ اچانک ہی قد نکال لیتی ہیں۔" زبردستی مسکراہٹ چہرے پر لا کر وہ ٹالنے والے انداز میں بولی اور پھر فوراً ہی باتوں کا رخ بدل دیا تھا۔ کچھ دیر بعد راسب بھی آگئے تھے۔ ان سے باتیں کرتا وہ بالکل غائب دماغ تھا۔ آنکھیں بس دوبارہ اسے سامنے دیکھنے کی منتظر تھیں۔ شدت سے وہ پھر اس کے دیدار کا منتظر تھا۔ چائے کا دور چل رہا تھا جب اس کے بے چین دل کی خواہش پوری ہوئی۔ ڈرائنگ روم میں وہ جھجکتی ہوئی داخل ہوئی تھی۔ شرمیلی سی مسکان لبوں پر سجائے اس نے حاذق کو سلام کیا اور ندا بیگم کے پہلو میں جا بیٹھی تھی۔ حاذق کے تو دل پر ایک بار پھر قیامت گزر گئی تھی کچھ دیر پہلے اس کے جلوے حواس گم کر گئے تھے مگر اب ہلکے آسمانی رنگ کے لباس میں سر پر سلیقے سے دوپٹہ جمائے جھکی نظروں سے سامنے آتی وہ جنت کی حور لگ رہی تھی۔ اس کی آواز سماعتوں میں رس گھول گئی تھی حاذق کے لیے بہت مشکل تھا اس کے چہرے سے نظر ہٹانا یا اس سے لاتعلق رہنا' اس کی جھجک اور حیا کو محسوس کرنے کے باوجود وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا سو راسب اور ندا بیگم سے باتوں کے دوران وہ اسے بھی مخاطب کرتا رہا تھا۔ اس کی اسٹڈیز کے حوالے سے چھوٹے چھوٹے سے سوال' جس کے جواب وہ بہت مختصر اور جھینپے انداز میں دیتی اس کی کیفیات اور جذبات سے قطعی انجان اور بے نیاز تھی۔

itsurdu.blogspot.com

PakDigestNovels.Com

آج رات بھی سردی کڑاکے کی تھی مگر پتا نہیں وہ کس مٹی سے بنا تھا' سرد ہواؤں سے بے نیاز معمول کی طرح پول سے پشت لگائے اطمینان سے کھڑا تھا۔ سگریٹ کا آخری کش لے کر بچا سگریٹ کا ٹکڑا پھینکتے ہوئے اس کی نظر سڑک کی طرف اٹھی اور اگلے ہی پل ناگواری سے اس کی ابرو تن گئے تھے۔ دوسری جانب کچھ فاصلے پر رکتی لڑکی احتیاطاً اس کے تیوروں کا اندازہ لگاتی رہی اور پھر ہاتھ میں موجود ایک تہہ گرم چادر اس کی جانب بڑھائی تھی۔

یہ چادر لے لو' بہت سردی ہو رہی ہے۔" لڑکی کے لہجے نے اسے ایک پل کے لیے حیران کر دیا تھا۔"

مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔" اگلے ہی پل وہ اکھڑے انداز میں بولا۔"

"کیوں... کیا تم انسان نہیں ہو؟"

نہیں۔" وہ اتنا ہی بولا تھا۔"

مجھے تو پہلے ہی شک تھا۔" لڑکی بے اختیار بولی۔"

تم یہاں سے جاتی ہو یا نہیں؟" وہ بگڑے تیوروں سے بولا اور لڑکی چند لمحوں تک خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔"

"وہ کون لوگ ہوتے ہیں جو گاڑی میں آتے ہیں؟ تم ان کے ساتھ روز کہاں جاتے ہو؟"

جہنم میں جاتا ہوں۔ تم ہوتی کون ہو مجھ سے یہ پوچھنے والی؟" وہ غرایا۔"

کوئی نہیں۔" اس کے لباس کا دلچسپی سے جائزہ لیتی وہ سرسری لہجے میں بولی۔ دوسری جانب وہ کچھ کہتے کہتے رک کر" سڑک کی جانب متوجہ ہوا جہاں سے ایک مریل سا شخص اسی جانب چلا آ رہا تھا۔

آ گیا میرا خون چوسنے۔" لڑکی کے زہریلے لہجے پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا مگر لڑکی اس شخص کو ہی گھور رہی تھی جس" نے جھپٹنے والے انداز میں اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

گھر چل... پیسے نکال کر دے مجھے کہاں چھپا کر رکھے ہیں۔" سرخ آنکھوں والا مریل شخص اسے ساتھ کھینچ کر لے جانا" چاہتا تھا مگر لڑکی ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا گئی تھی۔

"نہیں ہے میرے پاس پیسے' کتنی دولت تو نے کما کر میرے ہاتھ پر رکھی ہے جسے چھپا کر رکھوں گی؟"

جھوٹ بولتی ہے... عیار..." دھاڑتے ہوئے اس شخص نے لڑکی کو ایک تھپڑ بھی رسید کیا۔"

itsurdu.blogspot.com

"میں عیار ہوں اور تو کون ہے؟ پہلے یہ تو معلوم کر، مرد ہے تو جا کر سڑکیں کھود محنت مزدوری کر۔" لڑکی حلق کے بل چیخی تھی جس پر مریل شخص شدید اشتعال میں آ گیا تھا۔ مغلظات بکتے ہوئے اس نے لڑکی پر تھپڑوں اور لاتوں کی بارش کر دی تھی۔ دوسری طرف وہ جو پول سے ٹیک لگائے کھڑا تھا بڑے اطمینان اور دلچسپی سے یہ مناظر دیکھتا نئی سگریٹ سلگا چکا تھا۔

مریل شخص اگر تابڑ توڑ تھپڑوں اور ٹھوکروں کی برسات کر رہا تھا تو لڑکی بھی مزاحمت کی پوری کوشش میں تھی مگر دوسری بار جب وہ زمین پر گری تو دوبارہ قدموں پر اٹھنے کا اسے موقع نہیں ملا تھا۔

"تو صرف یہی زبان سمجھتی ہے دیکھتا ہوں کیسے مجھے روپے نہیں دے گی۔ چل ابھی میرے ساتھ۔" مریل سے شخص کا سارا دم خم اس کی آواز میں ہی تھا سو دھاڑتے ہوئے وہ اس لڑکی کو گھسیٹ لے جانے کی کوشش میں تھا۔

"تو کون سی شرافت کی زبان سمجھتا ہے۔ مجھے بھی تیری اسی ماں نے جنم دیا ہے جسے صدمے دے دے کر تو نے کسی قابل نہیں چھوڑا اور اب بھی بھگت رہی ہوں تجھے۔ تو مر کیوں نہیں جاتا۔" لڑکی چلاتے ہوئے دوبارہ اس شخص کو بھڑکا گئی تھی۔ وہ پل پڑا تھا لڑکی پر۔ اس بار لڑکی نے اپنے بچاؤ کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ بس کراہتے ہوئے لاتیں ٹھوکریں، مکے برداشت کرتی رہی تھی کچھ دیر بعد ہی وہ شخص تھک کر رکا اور بری طرح ہانپنے لگا تھا مگر سرخ ابلتی آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا جو چہرہ گھٹنوں میں چھپائے زمین پر گٹھڑی بنی پڑی تھی۔

"میں پیسے لے کر جاؤں گا۔ چل میرے ساتھ۔" وہ شخص پھولی سانسوں کے درمیان چیخا تھا۔ "تو ایسے نہیں مانے گی۔" لڑکی کی ڈھٹائی پر اس نے تلملا کر پیر سے چپل نکالی تھی۔

"چھوڑ دے اسے۔" مداخلت کرتی اس آواز پر اس شخص نے رک کر پول کی طرف دیکھا تھا۔ "یہ مر گئی تو سیدھا جیل جائے گا، وہاں اتنی آسانی سے نشے کی پڑیا نہیں ملنے والی۔ دو دن میں ہی ایڑیاں رگڑتا مر جائے گا۔" اس تماشے سے وہ اکتا چکا تھا شاید اس لیے مداخلت کرتا اس شخص کی طرف بڑھا تھا وہ شخص سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"میں کون ہوں، سامنے پڑی ہے خود ہی پوچھ لے اس سے۔" بے نیازی سے بولتا وہ لڑکی کی طرف متوجہ ہوا اور اگلے ہی پل سرعت سے اپنی جگہ سے بروقت ہٹا تھا کہ لڑکی کا پھینکا گیا پتھر زوردار طریقے سے پول سے ٹکرایا تھا۔ وہ بری طرح دنگ رہ گیا تھا جب کہ لڑکی خونخوار نظروں سے اسے دیکھتی دوسرا پتھر اٹھا رہی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

اے رک۔" بلند آواز میں وہ اسے روک رہا تھا۔"

"یہ پتھر اپنے اس نشئی کو مار مجھے اگر مارا تو ہاتھ توڑ دوں گا۔ واپس وہیں رکھ پتھر۔" اس کی کرخت انداز پر لڑکی پتھر ایک طرف ڈالتی مریل نشئی کو گھورنے لگی تھی۔

آخری بار کہہ رہا ہوں اب روپے میرے حوالے کر دے ورنہ یہیں گڑھا کھود کر دفن کر دوں گا تجھے۔" مریل آدمی کو پھر دورہ اٹھا تھا۔ جواباً وہ کچھ بھی بولے بغیر گھٹنوں میں چہرہ چھپا گئی تھی۔

"ڈرامہ کرتی ہے میرے سامنے۔"

"ایک ایک پیسے کے لیے ترساتی ہے' دیکھنا ایک دن تجھے ہی بیچ کر اکٹھی رقم ہتھیالوں گا۔"

کس کو بیچے گا؟ دو کوڑی کا بھی نہیں چھوڑا ہے تو نے' میرے بدلے کوئی ایک دمڑی بھی نہیں دے گا تجھے۔" ایک جھٹکے سے کھڑی ہوتی وہ چلائی تھی جواباً مریل شخص بھی بھڑکتا ایک دم رکا اور مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہو گیا جو پول سے پشت ٹکائے مریل شخص کو کچھ نوٹ دکھا رہا تھا۔ سب کچھ بھول کر اس شخص نے جھپٹ کر دو نوٹ تقریباً چھین لیے تھے۔

چادر سر پر ڈالتی وہ اپنے پھٹے ہونٹ سے رستا خون صاف کرتی شدید نفرت سے مریل شخص کو گھور رہی تھی جو روپے گنتا تیزی سے وہاں سے جا رہا تھا۔

تم نے کیوں دیئے اس بے غیرت کو پیسے؟" غضیلے انداز میں وہ اس سے سوال کر رہی تھی جو بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا اور ہنستا ہی چلا گیا تھا۔ دنگ نظروں سے وہ ساکت کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی۔ عجیب سی ہنسی تھی اس کی ہنستے ہنستے وہ بے حال ہوتا ادھر ادھر جا رہا تھا۔ اسے ہی دیکھتی وہ سڑک کی جانب بڑھی اور پھر تیز قدموں سے سڑک پار کرتی زنگ آلود گیٹ تک پہنچ گئی تھی۔ اندر جانے سے پہلے اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔ اسٹریٹ لائٹ کی تیز روشنی میں وہ زمین پر گری گرم چادر اٹھا رہا تھا۔

ض...ض...ض

رات کا دوسرا پہر دھیرے دھیرے سرکتا جا رہا تھا۔ فرشی بستر پر تکیے پر سر رکھے کسی گہری سوچ میں گم تھی۔ اسے معلوم تھا ارتمہ بھی جاگ رہی ہے اس کی بدلتی کروٹوں سے وہ انجان نہیں تھی۔

itsurdu.blogspot.com

"دراج... جاگ رہی ہو؟" رائمہ کی دھیمی آواز پر اس نے خاموشی سے کروٹ اس کی جانب بدل لی تھی۔

"زرکاش بھائی کی باتوں سے بہت ڈھارس ملی ہے لیکن ان کے گھر میں سب کو ان کا ہم دونوں سے قریب ہونا برداشت نہیں ہوگا۔ ہے ناں؟" رائمہ کے لہجے میں تشویش تھی۔

"مجھ سے کیا پوچھ رہی ہیں۔ آپ کو ہی چند گھنٹوں میں ان پر اندھا اعتبار ہوگیا ہے ان کے کہنے پر آپ بھی مجھے جاب چھوڑنے پر مجبور کر رہی ہیں کل اگر وہ اپنے گھر والوں کی باتوں میں آکر ہم سے لاتعلق ہوگئے تو کیا کریں گے ہم؟ میرے لیے دوسری جاب طشتری میں لے کر کوئی دروازے پر نہیں آئے گا۔" وہ بیزاری سے بولتی چلی گئی۔

"دراج تمہارے اندیشے بجا ہیں مگر بس پتا نہیں میرا دل کیوں گواہی دے رہا ہے کہ زرکاش بھائی ہمارے ساتھ مخلص رہیں گے کوئی ان کو ہمارے خلاف کتنا ہی کیوں نہ بھڑکائے وہ ہم سے تعلق نہیں توڑیں گے ان کی باتوں سے اندازہ ہوا ہے ہمارے خلاف بہت کچھ ان کے کانوں میں ڈالا گیا ہے مگر انہوں نے ہمارے خلاف کچھ غلط نہیں سوچا بلکہ وہ مجھ سے حقیقت پوچھ رہے تھے بہت شرمندہ نظر آرہے تھے تمہارے سامنے انہوں نے معافی بھی مانگی ہم سے 'وہ ہمیں اپنا سمجھتے ہیں تب ہی تو انہوں نے تمہیں فیکٹری جانے سے روکا ہے اگر تم پھر بھی فیکٹری گئیں تو کہیں وہ ہم سے بدظن نہ ہوجائیں۔ ہم ان کی بات کو اہمیت نہیں دیں گے تو وہ بھی ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیں گے بہتر یہی ہے کہ ہم ان کی مرضی کے خلاف نہ جائیں اور پھر میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ تم فیکٹری نہ جاؤ۔ تم چلی جاتی ہو تو مجھے تمہاری فکر رہتی ہے اندیشے وسوسے پریشان کرتے ہیں آگے کا اللہ مالک ہے۔ کچھ دن گزرنے دو اس کے بعد جو بھی حالات ہوئے ہم دونوں مل کر کوئی راستہ نکال لیں گے۔"

"ٹھیک ہے آپ کے زرکاش بھائی دس سال بعد واپس آئے ہیں ان کو آزمانے کے لیے دس دن تو دیئے جاسکتے ہیں۔" وہ گہری سانس لے کر بولی۔

"ہم کون ہوتے ہیں کسی کو آزمانے والے زرکاش بھائی بالکل تایا ابو کی طرح مہربان اور محبت کرنے والے ہیں جب وہ یہاں سے گئے تھے تو تم بہت ناسمجھ تھیں مگر مجھے یاد ہے کہ وہ تب بھی ایسے ہی تھے تائی امی اور اپنے باقی بہن بھائیوں سے بالکل مختلف۔" رائمہ کے لہجے میں زرکاش کے لیے بہت اپنائیت تھی دراج کو حیرت نہیں تھی جانتی تھی کہ رائمہ کے دل میں جگہ بنانے کے لیے دو میٹھے بول ہی کافی ہیں۔

itsurdu.blogspot.com

میں تو پہلی نظر میں ان کو پہچان ہی نہیں سکی تھی۔اچھی شکل صورت کے تو وہ پہلے بھی تھے مگر اب تو اور زیادہ اچھے اور خوب صورت دکھائی دیتے ہیں۔"

"کچھ زیادہ ہی تعریفیں نہیں ہو رہی ہیں؟" نیم تاریکی میں دراج نے بغور اس کے تاثرات دیکھنے کی کوشش کی۔

"بے وقوف ساری دنیا کی بہنوں کو اپنے بھائی اچھے اور پیارے لگتے ہیں۔" اس کے مشکوک لہجے پر رائمہ نے خشمگین انداز میں گھرکا۔

"مجھے کیا پتا میرا تو کوئی بھائی نہیں ہے۔" رات دیر سے سونے کی وجہ سے وہ بیدار بھی اس وقت ہوئی جب دن چڑھ آیا تھا رائمہ تو معمول کی طرح جلدی جاگ گئی تھی واش بیسن کے ساتھ ہی کچن کی کھڑکی تھی اسے برش کرتے دیکھ کر رائمہ کھڑکی کے قریب آ گئی تھی۔

"دراج جانتی ہو صبح کیا ہوا؟" رائمہ کے سرگوشانہ لہجے پر وہ چونکی۔

"صبح زرکاش بھائی کہیں باہر جا رہے تھے میں صحن کی جھاڑو لگا رہی تھی تو سامنا ہو گیا پہلے تو انہوں نے مجھ سے یہی پوچھا کہ دراج کو فیکٹری تو نہیں جانے دیا پھر انہوں نے دبے لفظوں میں بتایا کہ وہ کسی کے ہاتھ راشن کا سامان بھیجیں گے مگر فی الحال بس اتنا کہ کسی کی نظروں میں نہ آئے۔'کسی' مطلب اوپر تائی امی وغیرہ۔مجھے بہت شرمندگی محسوس ہوئی میں ان کو منع کرنا چاہتی تھی مگر وہ رکے نہیں ایک گھنٹہ پہلے وہ دکان کا کوئی ملازم تھا مہینے بھر کا راشن اٹھا لایا۔ساتھ میں سبزی اور پھل بھی... شکر ہے کہ اوپر والوں کی صبح دوپہر میں ہوتی ہے میں احتیاطاً صحن میں ہی رہی جلدی جلدی میں نے سارا سامان کچن میں ٹھکانے لگا دیا...زرکاش بھائی کے محتاط انداز نے مجھے تو اور فکر میں مبتلا کر دیا ہے اگر تائی امی کو بھنک بھی لگ گئی تو کیا کیا باتیں بنیں گی۔" پریشان لہجے میں تفصیل بتاتی وہ اس کے فارغ ہو جانے کا انتظار کرنے لگی تھی۔

"ہم نے ان سے بھیک نہیں مانگی' وہ جو کر رہے ہیں اپنی مرضی سے کر رہے ہیں۔" چہرے پر پانی ڈالتی وہ سرد لہجے میں بولی تھی اور پھر دوپٹے سے ہاتھ خشک کرتی کچن میں ہی آ گئی۔شاپر زمیں موجود فروٹس کا جائزہ اس نے لیا اور پھر چھری اٹھا کر فروٹس کاٹنے لگی۔

"یہیں کھڑے رہ کر کھانا یہ پھل پلیٹ اٹھا کر صحن میں نہ نکل جانا۔" رائمہ کی تاکید پر اس کے تاثرات بگڑ رہے تھے۔

itsurdu.blogspot.com

اس سے تو بہتر تھا کہ آپ ان کو یہ سب بھیجنے سے منع کر دیتیں چند روپے خرچ کرنے سے وہ کنگال نہیں ہو جائیں گے۔ دس سال میں روپے بنانے کی مشین بن گئے ہیں وہ ' بہت کچھ سمیٹ کر لائے ہیں۔ ایسے ہی نہیں سب بچھے جا رہے ہیں ان کے قدموں میں ' کوئی احسان نہیں کر رہے ہم پر۔ اپنے گھر والوں کے کالے کرتوتوں کا ازالہ ہے یہ سب اور کچھ نہیں۔" اس کے تیز تلخ لہجے پر رائمہ ہک دک نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

ض... ض... ض... ض

دو دن کس وحشت میں گزرے یہ وہی جانتا تھا۔ دل بار بار اسے دیکھنے کے لیے مچل رہا تھا۔ گھر میں سب نے ہی اس کی غائب دماغی اور خاموشی کو محسوس کیا تھا۔ وہ خود اپنی حالت پر حیران تھا اب تک وہ خود کو ایک مضبوط میچور ڈ مرد سمجھتا رہا تھا مگر ایک چھوٹی سی لڑکی نے کس طرح اس کے اعصاب کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔ رات کو اس کے لیے سونا کٹھن ہو گیا تھا آنکھیں بند کرتے ہی اس کا شرمایا لجایا معصوم سا چہرہ سامنے آ جاتا... سکون جیسے رخصت ہی ہو گیا تھا بے چینی حد سے سوا ہوئی تو اس نے راسب کے گھر فون بھی کیا کہ شاید اس کی آواز سن کر بے چین دل کو کچھ قرار آ جائے مگر فون ندا بیگم نے ریسیور کیا۔ ان سے خیر خیریت دریافت کرتے ہوئے وہ رجاب کا نام بھی زبان پر لانے کی جرأت نہیں کر سکا تھا۔

تیسرے دن اس کا ضبط بالکل ختم ہو گیا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ کسی بھی طرح رجاب کو اپنے گھر لے آئے گا۔ اس کی دونوں بہنیں اپنے اپنے سسرال سے بچوں کے ہمراہ رکنے آئی ہوئی تھیں۔ ساتھ مل بیٹھنے کے بہانے وہ کم از کم اسے دیکھ تو سکے گا۔ ویسے بھی اگلا دن چھٹی کا تھا اور اسے یقین تھا کہ راسب کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ راسب سے وہ ہمیشہ بہت اٹیچڈ رہا تھا مگر ان کی رعب دار شخصیت سے وہ کافی مرعوب بھی رہتا تھا اس لیے احتیاط ضروری تھی اپنی بہن کے بچوں کے ہمراہ جب وہ رومیل اور رجاب کو ساتھ لے جانے کے ارادے سے پہنچا تو راسب نے واقعی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ حاذق کا تو دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا اس بات سے انجان کے رجاب کتنی بے دلی سے راسب کے حکم پر جانے کے لیے تیار ہوئی تھی کمرے میں وہ ندا بیگم کے سامنے تن فن کرتی پیر پٹختی رہی تھی مگر وہ بھی کیا کر سکتی تھیں سوائے اسے پیار سے سمجھانے کے اور پھر ایک ہی دن کی تو بات تھی۔

اس کی آنکھیں رجاب کو دیکھ دیکھ کر سیر ہو رہی تھیں وہ جیسے ہواؤں میں اڑ رہا تھا۔ رجاب اس کے ساتھ موجود تھی۔ اس کی قربت میں کیسا سرور اور نشہ تھا۔ اس کے ان چھوئے پھولوں جیسے پاکیزہ وجود کی خوشبو میں کیسا کیف آ گئیں

itsurdu.blogspot.com

احساس تھا.. ڈرائیونگ کے دوران وہ مستقل بیک ویو مرر سے اس کا دیدار کر رہا تھا۔ یہ فطری سی بات تھی کہ رجاب بھی اس کی نگاہوں میں چھلکتے جذبوں سے انجان نہیں تھی۔ سمٹ کر بیٹھی وہ کچھ ہراساں دکھائی دے رہی تھی اس کے حسین چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا ایک جارہا تھا ایسے میں وہ پوری کی پوری حاذق کے دل میں اترتی چلی گئی تھی۔

رجاب..." اس کی مدھم پکار میں جو کچھ تھا وہ رجاب کو مزید ہراساں کر گیا تھا۔"

کوئی بات کرو... اتنی خاموش کیوں ہو... کیا میرے ساتھ جانا تمہیں اچھا نہیں لگ رہا؟" حاذق کا لہجہ محبت سے بھرپور" تھا۔

ایسا تو نہیں..." نظر جھکائے وہ بمشکل بول سکی۔"

پھر کیا وجہ ہے خاموشی کی؟" اس کے سوال پر وہ چپ رہی۔"

جانتی ہو کوئی تمہاری آواز سننے کے لیے ترس رہا ہے؟" حاذق کا گھرا لہجہ اسے پریشان کر گیا تھا۔"

ویسے تم بڑی بے مروت کزن ہو۔ کبھی توفیق نہیں ہوئی تمہیں کہ فون پر سلام دعا ہی کر لیتیں۔ میری تو جب بھی" راسب بھائی سے بات ہوئی میں تم سمیت سب کے بارے میں ہی پوچھتا تھا۔" حاذق کا شکایتی لہجہ اسے بہت عجیب لگا۔

میں فون پر کسی سے بات نہیں کرتی۔ ہمیشہ آغا جان یا بھابی فون ریسیو کرتی ہیں۔" وہ مدھم لہجے میں بولی۔"

وہ کیوں؟" حاذق نے حیرت سے کہا۔"

"پتا نہیں... بس آغا جان کی اجازت نہیں ہے وہ غصہ کرتے ہیں رانگ کالز بھی آجاتی ہیں تو اس لیے۔"

مطلب یہ رانگ کالز کے خدشے میرے اور تمہارے درمیان رہے۔" وہ گہری سانس لے کر بولا۔"

گاڑی کی اسپیڈ بڑھ نہیں سکتی۔" بالآخر سست روی سے اکتا کر رجاب کو بولنا پڑا۔"

کیوں نہیں بڑھ سکتی بالکل بڑھ سکتی ہے۔ یہ تو اڑ بھی سکتی ہے اگر آپ بے ہوش نہ ہونے کا وعدہ کریں۔" حاذق کے" سنجیدہ لہجے پر رجاب نے حیرت سے اسے دیکھا مگر اگلے لمحے ہی بے ساختہ مسکراتی وہ اسے سرشار کر گئی تھی۔

تمہاری مسکراہٹ بہت خوبصورت ہے شاید اسی لیے کم مسکراتی ہو۔" حاذق کی پرتپش نگاہوں نے اس کی مسکراہٹ" مدہم کردی تھی پتا نہیں کیوں رجاب کو یہ تعریف بالکل اچھی نہیں لگی تھی۔

رومیل تو باقی بچوں کے ساتھ مگن تھا جب کہ وہ زبردستی سب کے درمیان موجود ماحول کا حصہ نظر آنے کی کوشش

itsurdu.blogspot.com

میں تھی مگر حاذق کی موجودگی اپنا طواف کرتی اس کی نگاہیں اور اس کا بار بار مخاطب کرنا رجاب کو گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔ جانے کیا تھا اس کی نظروں میں کہ رجاب کی ہتھیلیاں پسینے میں بھیگتی جا رہی تھیں۔ وہ واقعی اس کی نظروں سے چھپنا یا دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔ یہ سب جو بھی تھا اسے ڈسٹرب کر رہا تھا۔ بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ رجاب کا ہچکچانا اپنی جانب دیکھنے سے بھی گریز کرنا حاذق کو نظر نہیں آتا۔ وہ مکمل دل و جان سے اس کی طرف متوجہ تھا۔ وہ موقع کی تلاش میں تھا کہ کبھی تو رجاب سے تنہائی میں بات کرنے کا موقع ملے۔ یقیناً اس کی اس خواہش میں بہت شدت تھی جب ہی تو رات گئے بالآخر اسے یہ سنہری موقع مل گیا تھا۔

رجاب تم نا سمجھ نہیں ہو۔ جان چکی ہو کہ میں تمہیں بہت پسند کرتا ہوں۔ "اس کے فق چہرے کو دیکھتا وہ سنجیدگی سے" بولا۔ "تمہارا مجھ سے دور دور رہنا مجھے نظر انداز کرنا مجھے ہرٹ کر رہا ہے۔

ایسا تو نہیں... "نظر چرائے وہ بمشکل بولی... جواباً حاذق بس اسے دیکھ رہا تھا۔ رجاب کو اپنا دل حلق میں آتا محسوس ہوا" تھا۔

مجھے نیند آرہی ہے۔ "یک دم ہی وہ صوفے سے اٹھی مگر حاذق نے اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے واپس بیٹھا لیا۔"

میرا ہاتھ چھوڑ دیں۔ "حاذق کی گرفت سے ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش میں اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے" سرخ ہوتے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ حاذق کو اس لمحے وہ خوف زدہ ہرنی جیسی نظر آرہی تھی وہ اپنا غصہ بھول گیا تھا۔ اس کی دبی دبی سسکیاں اور چہرے پر پھسلتے موتی دل کو مضطرب کر گئے تھے۔

تمہارا ہاتھ پکڑا ہے اس لیے رو رہی ہو... میرا چھونا برا لگا ہے تمہیں؟ "نرم لہجے میں وہ پوچھ رہا تھا مگر وہ ہاتھ کی پشت" سے آنسو صاف کرتی سسکیاں روکنے کی کوشش کرتی رہی۔

جب تک مجھے تمہارے رونے کی وجہ پتا نہیں چلے گی میں تمہارا ہاتھ نہیں چھوڑوں گا۔ "حاذق کی دھمکی نے اس کے" آنسو بڑھا دیئے تھے۔

آپ غصے میں ہیں۔ "وہ کانپتی آواز میں بولی۔"

تو اس میں رونے والی کیا بات ہے؟ "وہ حیران ہوا۔"

مجھے ڈر لگتا ہے آغا جان غصہ کرتے ہیں تو بھی رونا آتا ہے۔ "وہ بولی۔"

itsurdu.blogspot.com

مجھے تھوڑا سا غصہ آیا تھا۔ میں یہاں تم سے بات کرنے آیا تھا اور تم نے بغیر جا رہی تھی مجھے امید نہیں تھی کہ تم پھر مجھے ہرٹ کرو گی لیکن میں اپنے رویہ کے لیے تم سے سوری کرتا ہوں۔" نرمی سے بولتے ہوئے حاذق نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"رجاب... جو لوگ ہمارے لیے اپنے دل میں اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ ہمیں ان کی قدر کرنی چاہئے ان کے ساتھ سرد مہری سے پیش نہیں آنا چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ تم میری بات کا مطلب سمجھ رہی ہو گی۔" حاذق نے سنجیدہ لہجے میں کہا.. دوسری جانب اس نے بھیگا چہرہ صاف کرتی جھکی نظروں سے سرخ مخملی باکس کو دیکھا۔

"یہ تمہارا گفٹ ہے۔"

"مگر کیوں؟" وہ تذبذب میں مبتلا ہوئی۔

"میں سب کے لیے گفٹس لایا ہوں ندا بھابی کو بھی تو تمہارے سامنے گفٹ دیا تھا۔" حاذق نے حیرت سے اسے یاد دلایا۔

"اتنا ڈری سہمی کیوں رہتی ہو تم... یا پھر مجھ سے بات کرنا اچھا نہیں لگتا تمہیں؟" اس کے سوال پر وہ سر جھکائے بس خاموش رہی... وہ اندر ہی اندر لاؤنج سے نکل جانے کے لیے پر تول رہی تھی۔

"رجاب... کیا میں اچھا انسان نہیں لگتا تمہیں؟" بغور حاذق نے اس کی جھکی ہوئی بھیگی پلکوں کو دیکھا۔

"آپ... اچھے ہیں۔" رجاب پھنسی پھنسی آواز میں بولی... جب کہ حاذق کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی تھیں۔

"اور تم بہت زیادہ اچھی ہو... اس دنیا سے بھی زیادہ۔" وارفتہ نگاہوں سے اسے حاذق نے دیکھا اور پھر باکس کھول کر خوب صورت جھلملاتا بریسلیٹ انگلیوں میں اٹھایا۔

"تمہیں جیولری پسند ہے؟" اس کے سوال پر رجاب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ بریسلٹ اچھا لگا تمہیں؟" اس بار بھی نظر جھکائے اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اسے میں تمہارے ہاتھ میں پہنا دوں؟" جواباً اس نے فوراً نفی میں سر ہلانے پر وہ بے ساختہ مسکرایا اور بریسلٹ واپس باکس میں رکھ کر اس کی حوالے کر دیا۔

"تم کیا ہمیشہ سے اتنی ہی بے وقوف ہو؟" مسکراتی نظروں سے حاذق نے اس کے جھکے سر کو دیکھا۔

"اب سر نہیں ملے گا تمہارا۔" ایک چپت اس کے سر پر لگاتا وہ صوفے سے اٹھ گیا۔

itsurdu.blogspot.com

میں جا رہا ہوں...اب تمہیں کہیں بھاگنے کی ضرورت نہیں آرام سے ٹی وی دیکھ سکتی ہو۔"اسے تاکید کرتا وہ جاتے جاتے رکا۔

اور ہاں صبح مجھے یہ بریسلٹ تمہارے ہاتھ میں نظر آنا چاہیے۔"چور نظروں سے رجاب نے اس کی پشت کو دیکھا جو وہاں سے جا رہا تھا۔شدید ناگواری کے ساتھ وہ باکس کو دیکھتی رہی تھی۔حاذق کے دوبارہ وہاں آجانے کا اسے خدشہ تھا لہٰذا اسے تائی کے پاس چلے جانا ہی ٹھیک لگا۔حالانکہ نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور بھاگ چکی تھی۔

دوسرے دن اس کی یہی کوشش تھی کہ کسی جگہ تنہا نہ بیٹھے اور اس جگہ زیادہ دیر نہ رکے جہاں حاذق موجود ہو اس نے شکر کی سانس لی تھی کہ راسب شام ہوتے ہی اسے اور روحیل کو ساتھ لے جانے آپہنچے تھے۔اس کا اپنے گھر سے جانا حاذق کو ڈسٹرب ضرور کر رہا تھا مگر دل کو اس چیز کی بہت خوشی تھی کہ اس کا گفٹ رجاب کے ہاتھ میں موجود تھا۔

ض...ض...ض

وہ کس طرح وہاں تک آئی تھی۔یہ وہی جانتی تھی ورنہ تو ایک قدم بھی چلنا محال تھا۔پول سے ٹیک لگائے وہ بغور لڑکی کے چہرے پر پھیلے تکلیف دہ تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔

یہ اپنے روپے پکڑو۔میں نہیں جانتی تم نے اسے کتنے روپے دیئے تھے مگر میرے پاس بس اتنے ہی ہیں۔"تکلیف کی لہروں کو ضبط کرتی وہ پھولی سانسوں کے درمیان بولی۔دوسری جانب وہ کچھ کہتے کہتے رکا اور پھر خاموشی سے وہ روپے لے لیے تھے۔لڑکی پلٹ کر چند قدم ہی چلی تھی اور اگلے ہی پل ہلکی سی کراہ کے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھتی چلی گئی۔

دونوں ہاتھ پہلوئوں میں باندھے وہ اس بلا کی ٹھنڈ میں پسینہ پسینہ ہوگئی تھی کل کی لاتوں اور ٹھوکروں نے کچھ اثر تو دکھانا ہی تھا۔

اس حد تک بڑھنے ہی کیوں دیتی ہو اسے؟کسی دن سر ہی پھاڑ دو اس کا تم پر ہاتھ اٹھانا بھول جائے گا۔"دو قدم آگے بڑھتا وہ مشورہ دے گیا۔

کوئی اثر نہیں ہوگا اس پر...نشہ پورا کرنے کے لیے وہ کسی حد تک بھی جاسکتا ہے۔"درد کو ضبط کرتی وہ تلخی سے بولی۔

"مگر اس طرح تو کسی دن وہ تمہیں جان سے ہی مار ڈالے گا۔"

اچھا ہے مار ڈالے روز روز مرنے سے بہتر ہے ایک ہی بار خلاصی ہو جائے۔"اپنے پیروں پر اٹھتی وہ بولی۔"

itsurdu.blogspot.com

"تمہیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے تھا۔"

مجھے مشورے نہ دو جا کر اپنا کام کرو۔" لڑکی نے سڑک پر رکتی گاڑی کو دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔"

جانے اس گاڑی کے اندر کون کتنی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا ہو۔" لڑکی کے طنزیہ تلخ لہجے پر وہ کافی ناگواری سے" چند لمحوں تک اسے دیکھ رہا تھا جو تیزی سے سڑک کراس کرتی دور جا رہی تھی۔

ض...ض...ض...ض

ٹیکسی سے اترتے ہی اس نے سامنے عمارت کی جانب دیکھا اور اسی طرف نظر جمائے پیچھے ہٹتا پول کے قریب آ گیا..

گزرے دو دن میں وہ لڑکی اسے دکھائی نہیں دی تھی۔ کھڑکی میں بھی نہیں۔ گہری سانس لیتا وہ چونک کر اس درخت کی طرف دیکھ رہا تھا جس کی گھنی شاخوں تلے تاریکی میں وہ موجود تھی۔

آج تم بارہ بجنے سے پہلے ہی آ گئے؟" درخت کے چوڑے تنے سے پشت لگائے وہ اس سے مخاطب تھی جو معمول کی" طرح آج بھی زرق برق لباس میں لشکارے مار رہا تھا۔

تم اب کیسی ہو؟" اس کی بات نظر انداز کیے اس نے پوچھا۔"

مجھے چھوڑو... عادت ہو چکی ہے اب۔" وہ استہزائیہ لہجے میں بولی۔"

"تمہارے بھائی کو نشے کی لت کب سے ہے؟"

پتا نہیں لیکن جب تک خبر ہوئی بہت دیر ہو چکی تھی نشے کے لیے اس نے جبر کر کے گھر کی جو چند چیزیں تھیں سب بیچ" دیں اور جب کچھ نہ رہا مجھ سے ہاتھا پائی کر کے روپے چھیننے شروع کر دیے۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

جب تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں تو کچھ روپے دے دیا کرو اسے۔" وہ بولا۔"

آسمان سے روپے برسیں تو اس کے حوالے کروں میرے مرحوم باپ کی پنشن اور میری سلائیوں سے فلیٹ کا کرایہ" نکلنے کے بعد بیمار ماں کی دوائوں کا بندوبست اور دو وقت کی روٹی کا انتظام بھی مشکل سے ہوتا ہے۔" اس کے جتانے پر وہ کچھ نہیں بولا خاموشی سے سگریٹ سلگا لیا۔

سنو... کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟" لڑکی نے اس کے سامنے آتے ہوئے پوچھا مگر وہ ان سنی کیے ارد گرد نظر دوڑاتا" رہا۔

itsurdu.blogspot.com

"کیا تم اپنے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتے؟"

"کیوں بتاؤں کچھ تمہیں اپنے بارے میں؟" وہ یک دم ناگواری سے بولا۔

"اپنا نام ہی بتا دو میں جاننا چاہتی ہوں۔" لڑکی نے کہا۔

"نام کیوں جاننا چاہتی ہو شادی کرنی ہے کیا؟" وہ اکھڑے انداز میں بولا۔

"...پہلے مجھے یہ تو سمجھ آئے تمہاری بارات جائے گی یا آئے گی"

"اس نشئی کے ہاتھوں سے بچ جاتی ہو مگر میرے ہاتھوں دو منٹ میں موت کے گھاٹ اترو گی۔" غصیلی نظروں سے اسے گھورتا وہ غرایا تھا جب کہ لڑکی ذرا بھی خوف زدہ ہوئے بغیر اسے دیکھتی رہی تھی۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟" وہ بھڑکا۔

"مجھے تمہارے کپڑے بہت اچھے لگتے ہیں۔"

"سیدھی طرح نکلو یہاں سے اپنے گھر میں جا کر بیٹھو، ڈر نہیں لگتا تمہیں؟" اس نے بری طرح اسے جھڑکا۔

"میری اب تک کی ساری زندگی اسی سڑک کو تکتے گزری ہے مجھے یہاں کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا۔" وہ دھیمے لہجے میں بولی اور پھر اسے دیکھا۔

"میں نے جو چادر تمہیں دی تھی وہ کہاں ہے؟" اس کے سوال پر وہ فوراً ہی اپنے ہینڈ بیگ پر جھکا اور اگلے ہی لمحے بیگ سے چادر نکال کر لڑکی کی سمت اچھال دی۔

"اب تم یہاں سے چلی جاؤ۔" سخت بگڑے لہجے میں وہ اسے جانے کا اشارہ بھی کر رہا تھا۔

"میں نے یہ چادر واپس نہیں مانگی، میں تو صرف یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ تم اسے اوڑھتے کیوں نہیں۔" لڑکی حیرت سے بولتی رکی کیونکہ وہ ان سنی کیے رخ موڑتا دوسری طرف متوجہ تھا۔ سگریٹ کے دھوئیں کے مرغولے فضا میں اڑاتے ہوئے وہ اس لمحے بری طرح چونکا جب چادر کی گرمی اس نے اپنے شانوں کے گرد محسوس کی اسے پلٹ کر لڑکی کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔

"سردی لگنے سے تم بیمار بھی ہو سکتے ہو۔" پیچھے ہٹتے ہوئے لڑکی نے کہا اور پھر اس کے سامنے سے ہٹتی ایک پل کو رکی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

مجھے تم سے یہ کہنے کا کوئی حق تو نہیں ہے مگر پھر بھی میں کہنا چاہتی ہوں کہ صرف اللہ کے لیے اس خراب راستے سے واپس پلٹنے کی کوشش کرو۔" ہلکی آواز میں بول کر لڑکی رکی نہیں تھی جب کہ اپنے وجود کے گرد چادر کی گرمی محسوس کرتا وہ اسے دیکھتا رہا تھا جو زنگ آلود گیٹ کے پیچھے غائب ہو رہی تھی۔

ض...ض...ض

کچن سے پانی کا گلاس لے کر وہ تیزی سے دراج کی طرف آئی تھی۔

تم کیوں اٹھ کر آئیں۔ میں پانی اندر ہی لا رہی تھی۔" پیار سے اسے ڈپٹتے ہوئے رائمہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا" اور گلاس اسے تھمایا۔ تشویش زدہ نظروں سے اس کے زرد چہرے کو دیکھتی وہ سیڑھیوں کی جانب متوجہ ہوئی تھی نیچے اترتے زرکاش نے اشارے سے رائمہ سے دراج کی طبیعت کے بارے میں پوچھا تھا دوسری جانب پانی کے گھونٹ لیتی دراج کی قوت شامہ تک جیسے ہی مخصوص کولون کی مہک پہنچی وہ فوراً ہی تخت سے اٹھ کر کمرے کے اندر چلی گئی۔ کچھ دیر بعد جب رائمہ کمرے میں آئی تو وہ تخت پر آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی ہوئی تھی۔

زرکاش بھائی تمہاری طبیعت کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔" اس کے قریب بیٹھتی اس نے بتایا۔ "دراج...وہ اتنی" فکر رکھتے ہیں ہماری تم کم از کم ان سے سلام دعا ہی کر لیا کرو۔ کیا سوچتے ہوں گے وہ؟" اس کے توجہ نہ دینے پر رائمہ نے مزید کہا۔

"نظر آتا ہے کہ وہ کتنی فکر رکھتے ہیں ہماری اپنے گھر والوں سے چھپ کر خیرات دیتے ہیں ہمیں۔"

"تم ایسا کیوں سوچتی ہو؟"

تو اور کیا سوچوں...ان کو اگر ہماری اتنی ہی فکر ہے تو کیوں سوال نہیں کرتے اپنے گھر والوں سے ان زیادتیوں کے لیے" جو ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کی ہیں۔" وہ بگڑے لہجے میں بولی۔ "روز اوپر ہنسی، ٹھٹھے لگائے جاتے ہیں محفلیں جمتی ہیں کیوں ان کی جرات نہیں ہوتی جھوٹے منہ ہی آپ کو اور مجھے اپنے گھر بلانے کی...ان کا دوغلا پن دکھائی نہیں دیتا آپ کو؟"

دراج...وہ بھی سب دیکھ رہے ہیں اپنے گھر والوں کو بھی جانتے ہیں اگر وہ خاموش ہیں تو اس لیے کہ وہ گھر میں کوئی" ہنگامہ...کوئی لڑائی جھگڑا نہیں چاہتے۔ وہ نہیں چاہتے کہ مزید کچھ ایسی بات ہو جو ہمارے لیے تکلیف کا باعث بنے۔"

itsurdu.blogspot.com

رائمہ نے آج پھر اسے سمجھانے کی کوشش کی... جواباً وہ ناگواری سے دوسری طرف کروٹ بدل گئی تھی۔

اچھا چھوڑو سب... یہ موبائل فون دیکھو۔" رائمہ کی آواز پر وہ فوراً ہی اس کی طرف متوجہ ہوئی اور اگلے ہی پل اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے رائمہ سے فون لے لیا۔

"ابھی دے گئے ہیں زرکاش بھائی' کہہ رہے تھے کہ کوئی بھی مسئلہ ہو میں ان کو بلا جھجک کال کر لیا کرو اور تمہاری طبیعت کے بارے میں بھی ان کو ضرور بتاتی رہوں۔ وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ فیکٹری میں دراج کی فرینڈز بھی بن گئی ہوں گی وہ روز ان سے مل نہیں سکتی مگر اس فون کی ذریعے روز ان سے بات کر سکتی ہے۔" رائمہ اسے بتا رہی تھی جو بہت توجہ سے فون سیٹ کا جائزہ لے رہی تھی فون بہت مہنگا اور خوب صورت تھا۔ رائمہ کے لیے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ دراج کو فون بہت پسند آیا ہے۔

"اب دیکھو ان کو تمہاری کتنی پرواہ ہے وہ تو اس چیز کے لیے ہی تم سے بہت خوش ہیں کہ ان کے ایک بار کہنے پر ہی تم نے فیکٹری کی جاب چھوڑ دی... اگر تم ان سے اچھے سے بات کرو گی تو ان کا یہ شک دور ہو جائے گا کہ ان کے گھر والوں کی طرح تم ان سے بھی بیزار ہو۔" رائمہ کو اچھا موقع ملا تھا اپنی بات کہنے کا۔

"تمہارے لیے کچھ کھانے کے لیے لے آؤں ٹیبلیٹ کھاؤ گی تو بخار کچھ کم ہو گا۔"

"آپ جا کر اپنا کام کریں مجھے ابھی کچھ نہیں کھانا۔" سیل فون میں مگن وہ جھلائے انداز میں بولی تھی رائمہ گہری سانس لے کر اس کے پاس سے اٹھ گئی۔

اس کی طرف سے رائمہ کی تشویش بے جا نہیں تھی۔ رات تک اس کا بخار زیادہ ہو گیا تھا التجاؤں اور ڈانٹ ڈپٹ کے باوجود وہ کچھ کھانے کے لیے راضی تھی نہ ہی رائمہ کے اصرار پر ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے راضی ہوئی تھی۔ تکیے میں منہ چھپائے وہ بس روئے جا رہی تھی باہر سے ابھرتی پکار پر رائمہ اپنے آنسو خشک کرتی دروازے کی طرف بڑھی... اس کے چہرے کو دیکھ کر زرکاش پریشان ہوا مگر خاموشی سے اس کی تقلید میں کمرے میں آ گیا۔

"صبح سے اس نے ایک نوالہ تک نہیں کھایا... پتہ نہیں کیا کرنا چاہتی ہے یہ اپنے ساتھ۔ کوئی بات نہیں کر رہی بس روئے جا رہی ہے۔" گلوگیر لہجے میں رائمہ اسے بتا رہی تھی۔

"یہ رو رہی ہے اور تم اس کا ساتھ دے رہی ہو... بہت ہی عقل مند ہو۔" زرکاش نے خشمگین لہجے میں اسے گھورا اور

itsurdu.blogspot.com

پھر تخت کے کنارے پر بیٹھ گیا جہاں وہ چادر میں چہرہ چھپائے گھٹی گھٹی سسکیاں لے رہی تھی زرکاش کی پکار پر بھی اس نے چادر نہیں ہٹائی۔

ذرا اٹھ کر بیٹھو اور مجھے بتاؤ کیا بات ہے جو رو رہی ہو دیکھو تمہاری وجہ سے رائمہ بھی کتنی پریشان ہے۔ اچھا لگتا ہے اس طرح پریشان کرنا۔" زرکاش نرم لہجے میں بولا مگر وہ چہرے تکیے میں ہی چھپائے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش میں تھی۔

پیار سے بول رہا ہوں اٹھ کر بیٹھو ورنہ میں ایک تھپڑ بھی لگا سکتا ہوں۔" زرکاش کے کچھ سخت لہجے پر بالآخر وہ اٹھ بیٹھی۔

کوئی اتنا تیز بخار نہیں ہے بدلتے موسم کا اثر ہے مگر کچھ کھاؤ گی نہیں دوا نہیں لو گی تو طبیعت تو خراب ہونی ہے۔" اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بخار کی شدت کا اندازہ لگاتا وہ بولا۔

میں صبح سے کوشش کر رہی ہوں مگر یہ کچھ کھانے پینے کے لیے تیار بھی تو ہو۔" رائمہ نے کہا۔

"آپ پوچھیں اس سے کیا بات ہے ورنہ یہ اس طرح نہیں کرتی۔"

پتہ نہیں تم کیسے کوشش کر رہی تھیں ابھی دیکھنا میں کہوں گا تو یہ کھانا بھی کھائے گی ٹیبلیٹ بھی لے گی اور مجھ سے بات بھی کرے گی۔" مصنوعی ناراضی سے وہ رائمہ سے بولا۔

تم بالکل بھی اس کا ٹھیک طرح خیال نہیں رکھتیں۔ یہ صبح سے بھوکی ہے اور تم ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی ہو۔ اب جاؤ اس کے لیے جلدی سے کچھ لے آؤ۔ ٹیبلیٹس میں اسے خود کھلاؤں گا۔ جاؤ کچن میں۔ ہم دونوں کو تمہارے سامنے کوئی بات نہیں کرنی۔" زرکاش کی ہدایت پر وہ کچھ اطمینان کی سانس لے کر کمرے سے نکل گئی۔

ہاں بھئی اب بتاؤ کیا بات ہے؟ مجھے یقین ہے کہ تم مجھ سے نہیں چھپاؤ گی مگر پہلے رونا بند کرو۔" زرکاش کے نرم لہجے پر وہ چند لمحوں تک اپنے آنسو روکنے کی کوشش کرتی رہی اور پھر سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا جو منتظر نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

سب مجھ سے نفرت کرتے ہیں اور سب کی طرح آپ بھی۔" بھرائی آواز میں بولتے ہوئے اس کی آنکھوں سے مزید آنسو ٹپکے۔

itsurdu.blogspot.com

ہرگز نہیں کوئی تم سے نفرت نہیں کرتا اور تم میری اتنی پیاری چھوٹی سی گڑیا ہو ایسا سوچا بھی کیوں تم نے ؟" اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا وہ بولا۔

"کیونکہ میں نے آپ کے گھر میں سب سے لڑائی کی تھی اس لیے آپ بجیا سے بات کرتے ہیں مجھ سے نہیں۔"

"پہلی بات تو یہ کہ میرے یہاں آنے سے پہلے اس گھر میں جو کچھ ہو چکا ہے اس کا ذکر کرنا بیکار ہے' دوسری بات یہ کہ یہ بالکل غلط ہے کہ میں تم سے بات نہیں کرتا۔ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں مگر میں ایک طویل عرصے بعد تمہارے سامنے آیا ہوں تمہاری جھجک کو محسوس کر سکتا ہوں اس لیے زبردستی تمہیں مخاطب کر کے تمہیں پریشان نہیں کرتا۔ تم اس گھر میں سب سے چھوٹی ہو' ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ سب تمہیں ہتھیلی کا چھالہ بنا کر رکھتے مگر... شاید یہ شرمندگی بھی مجھے تمہاری طرف بڑھنے سے روکتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ میرا دل تمہاری طرف سے صاف نہیں۔ مجھے اپنی دونوں بہنوں اور رائمہ سے زیادہ تمہاری پروا ہے مجھے تم چاروں سے ایک جیسی محبت ہے۔" اس کے نرم لہجے پر دراج نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"مگر مجھے آپ سے وہ محبت نہیں چاہیے جو آپ کو شندرا باجی شہزا آپی اور بجیا سے ہے۔" اس کے مدھم لہجے میں کچھ تھا جس نے زرکاش کو دنگ کر دیا۔

"میں اتنی چھوٹی بھی نہیں جتنا آپ مجھے سمجھتے ہیں۔ دو سال سے آپ کے یہاں واپس آنے کی دعائیں دن رات کرتی رہی ہوں۔ اپنے خوابوں میں ہر رات آپ کا ہی چہرہ دیکھتی رہی ہوں آپ سے باتیں کرتی رہی ہوں۔" ساکت نظروں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا جو تکیے کے نیچے سے کچھ نکال رہی تھی۔

"آپ کی اس تصویر سے میں دن میں کئی بار باتیں کرتی ہوں ہر وہ بات جو میں کسی اور سے نہیں کر سکتی۔" زرکاش کی ہی تصویر دکھاتی وہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ بولی۔

"دراج... یہ... یہ سب کیا ہے؟" زرکاش کو اپنی ہی آواز اجنبی لگی تھی۔ اس کا دماغ مکمل طور پر ماؤف ہو چکا تھا۔

"یہ وہ محبت ہے جو آپ کو مجھ سے نہیں ہے۔" سسکتے لہجے میں بول کر دراج نے تصویر واپس تکیے کے نیچے رکھ دی تھی۔

"میں اپنی حیثیت جانتی ہوں میں زمین ہوں آپ آسمان مگر آپ کو میرا یقین کرنا ہو گا۔ مجھے آپ کی تقسیم شدہ روایتی

itsurdu.blogspot.com

محبت نہیں چاہیے۔" سر جھکائے وہ قطعی لہجے میں بولی... زرکاش بالکل گنگ تھا۔ وہ یقیناً کچھ کہنے کے قابل نہیں رہا تھا رائمہ کی آمد پر بھی اس کی غائب دماغی برقرار رہی تھی مگر رائمہ کے سامنے اسے اپنے ہواس مجتمع کرنے ہی تھے دراج کی جانب دیکھے بغیر زرکاش نے اسے وہ کھانا کھانے کی تاکید کی تھی جو رائمہ لے کر آئی تھی دراج نے خاموشی سے کھانا کھانا شروع کر دیا تھا۔

ٹھیک ہے یہ ٹیبلٹس تم اسے کھلا دو صبح تک اگر بخار نہ اترے تو مجھے فون کر دینا رات میں بھی اگر ضرورت ہو تو لازمی مجھے فون کرنا۔" ٹیبلٹس چیک کرنے کے بعد رائمہ کے حوالے کرتے ہوئے اس نے تاکید کی اور کسی بھی جانب دیکھے بغیر کمرے سے نکل گیا تھا۔

اس نے آپ کو بتایا کہ بات تھی کیا؟" اس کے پیچھے باہر آتی رائمہ نے پوچھا۔ زرکاش کو سمجھ نہیں آیا کہ اسے کیا کہہ کر مطمئن کرے مگر کچھ تو کہنا ہی تھا۔

پریشان مت ہو چچی کو یاد کر کے وہ بہت زیادہ حساس ہوتی جا رہی ہے تم زیادہ سے زیادہ اس کا خیال رکھا کرو اس کی دلجوئی کرتی رہا کرو۔" زرکاش کے سنجیدہ لہجے پر رائمہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ض...ض...ض...ض

گیلے بالوں میں برش پھیر کر وہ دوپٹہ لاپرواہی سے شانے پر ڈالتی کمرے سے نکلی تھی مگر اگلے ہی پل اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا دوسری جانب دلچسپی سے اس کے تاثرات دیکھتا حاذق صوفے سے اٹھ کر بے اختیار ہی اس کی جانب بڑھا تھا۔ رجاب نے ایک نظر ردمیل کو دیکھا جو ویڈیو گیم کھیلنے میں مگن تھا قریب آتے حاذق کی گہری نظروں پر سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اس نے دوپٹہ شانوں پر درست کیا اور بمشکل ہی اسے سلام کر سکی تھی۔

پندرہ منٹ ہو چکے ہیں مجھے یہاں آئے ہوئے کتنی بے خبر ہو تم۔" لو دیتی نگاہوں سے وہ اس کی جھکی لرزتی پلکوں کو دیکھتا ہوا بولا۔

آپ بیٹھیے... آغا جان اور بھابی ڈاکٹر کے پاس گئے ہیں نرمل کا چیک اپ کروانے بس آنے والے ہیں۔" اسے بتاتے ہوئے رجاب کا حلق خشک ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے تب تک کیا ایک کپ چائے مل سکتی ہے؟"

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

جی ابھی لاتی ہوں۔" اسے تو فرار کا موقع چاہیے تھا مگر اس وقت اس کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہونے لگے تھے جب اس نے حاذق کو بھی اپنے ساتھ آتے دیکھا۔

"رجاب... میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔" کچن میں آتے ہی حاذق نے اسے شانوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا... اس کی سانس تھم گئی تھی اس کی وحشت سے پوری کھلی سبز آنکھوں نے ایک پل کے لیے حاذق کی دھڑکن بھی روک دی تھی۔

"مجھے بے سکون کر کے تم کس طرح انجان رہ سکتی ہو... میں تمہارے لیے ایک ایسی تڑپ دل میں محسوس کرتا ہوں جو زندگی میں کبھی میں نے محسوس نہیں کی میں جانتا ہوں تم بہت معصوم ہو... اوس کے قطروں کی طرح پاک ہو' میرے جذبوں کی شدت تمہیں ہراساں کرتی ہے مگر میں بے بس ہوں۔" اس کا مدھم پر تپش لہجہ رجاب کو لرزا گیا تھا اپنے شانوں پر مضبوط گرفت اسے پہاڑ کا بوجھ لگ رہی تھی۔

"آپ مجھ سے ایسی باتیں مت کیا کریں۔ آغا جان کو معلوم ہو گیا تو وہ مجھے جان..." اس کی خوف سے لرزتی آواز بند ہو گئی تھی کہ کانپتے ہونٹوں پر حاذق کا ہاتھ آ ٹھہرا تھا۔

"جب تک میں موجود ہوں تمہیں کوئی خوف نہیں ہونا چاہیے۔ میں تمہیں ہمیشہ خوش اور مسکراتے دیکھنا چاہتا ہوں تمہاری آنکھوں میں اپنا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں اپنی محبت دیکھنا چاہتا ہوں مجھے بس تمہارا ساتھ چاہیے... دو گی میرا ساتھ؟" اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے وہ پر حدت لہجے میں پوچھ رہا تھا۔ اس کی پر امید نگاہیں التجا کر رہی تھیں۔

"مجھے کیا کرنا ہوگا؟" وہ کانپتے لہجے میں سوال کرتی روح کھینچ لے گئی تھی سبز آنکھوں پر تیرتا چمکتے پانیوں کا سحر حاذق کو گنگ کر گیا تھا۔ اس کے ملبوس سے پھوٹتی پاکیزگی کی خوشبو بھیگے بالوں کی ٹھنڈی محسور کن مہک پر کیف قربت اس کا لمس جسارتیں کرنے پر مجبور کر رہا تھا مگر وہ اس کی معصومیت اور نازک دل کو اپنی محبت کی شدتوں سے کوئی گہرا دھچکہ نہیں پہنچانا چاہتا تھا مگر اپنے جذبوں کا احساس ضرور اس کے دل میں جگانا چاہتا تھا دھیرے سے اس نے لب رجاب کی پیشانی پر رکھ دیئے تھے رجاب کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی تب ہی بجتی کال بیل نے حاذق کو چونکایا تھا جب کہ وہ سرعت سے دور ہوتی کچن سے نکل بھاگی تھی۔

ض... ض... ض... ض

itsurdu.blogspot.com

پول کے قریب آ کر اس نے اپنا بیگ نیچے رکھا نظریں اس پر ہی تھیں جو درخت کے نیچے نیم تاریکی میں موجود تھی۔

میری غیر موجودگی میں بھی تم اس جگہ آ جاتی ہو یہاں اگر کسی نے تمہیں کوئی نقصان پہنچا دیا تو بلا وجہ کی مصیبت میرے گلے پڑ جائے گی۔" وہ شدید ناگواری سے بولا۔

"تمہاری وجہ سے اب مجھے کوئی اور جگہ اپنے لیے تلاش کرنی پڑے گی۔"

میں آئندہ تمہاری غیر موجودگی میں یہاں نہیں آؤں گی۔" لڑکی کی ابھرتی آواز پر وہ کچھ چونکا۔"

میری موجودگی میں بھی یہاں آنے کی ضرورت نہیں میں اب مزید تمہیں یہاں برداشت نہیں کروں گا۔" بری طرح وہ اسے جھڑک گیا اور پھر بیگ سے پانی کی بوتل نکال کر پول سے ٹیک لگالی تھی پانی کے گھونٹ لیتا وہ دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

ہوا کیا ہے؟ رونے کے لیے یہی جگہ ملی ہے تمہیں یہاں روشنی میں آؤ وہاں کسی کیڑے نے کاٹ لیا تو میں کوئی مدد نہیں کروں گا۔" اس کے ناگوار لہجے پر چند لمحوں بعد وہ اس کے سامنے تھی پول کی تیز روشنی میں اس کے چہرے پر نیل کے اور انگلیوں کے سرخ نشان چھپے واضح نظر آ رہے تھے۔

آج اس نے پیسوں کے لیے میری گردن دبانے کی بھی کوشش کی۔ نشے کی طلب میں وہ مجھے جان سے مارنا چاہتا تھا۔" دھندلائی آنکھوں سے وہ بتا رہی تھی۔

تو کیا کروں میں... مجھے یہ سب کیوں بتا رہی ہو؟ مرہم لگاؤں تمہارے زخموں پر یا سر لگا کر رونے کے لیے اپنا کندھا تمہیں پیش کروں... بتاؤ کیا کروں؟" اس کے یک دم بلند بھڑکتے لہجے نے لڑکی کو دنگ کر دیا تھا۔

جاؤ جا کر مر جاؤ اس نشئی کے ہاتھوں مجھے کیوں پریشان کرتی ہو تمہارے دکھ درد سننے کے لیے میں یہاں نہیں آتا۔" دفع ہو جاؤ یہاں سے اور دوبارہ یہاں مت آنا۔" وہ اشتعال میں دھاڑتا تھا۔ دوسری جانب لڑکی کی نظر سڑک پر رکتی گاڑی تک گئی تھی۔ اگلے ہی پل گاڑی کی سمت بھاگتے ہوئے اس نے پتھر اٹھایا اور تاک کر گاڑی کے کھلتے دروازے پر دے مارا۔ جانے اسے کیا ہوا تھا پول کے پاس ساکت کھڑا وہ ہک دک نظروں سے لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو پاگلوں کی طرح چیختی ایک کے بعد ایک پتھر گاڑی پر مار رہی تھی۔ گاڑی کا دروازہ پہلے ہی کھلتے کھلتے واپس بند ہو گیا تھا۔ پتھروں کی بارش اور لڑکی کی چیخ و پکار پر چند لمحوں میں ہی گاڑی فراٹے بھرتی سڑک پر بھاگتی چلی گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

عیاشوں تمہیں تو جانا ہی ہے جہنم میں اپنے ساتھ کسی دوسرے کو کیوں گھسیٹتے ہو شیطان کے چیلوں..." سڑک پر کھڑی وہ غائب ہوتی اس گاڑی کو دیکھتی حلق کے بل چیخ رہی تھی۔ ہر سمت چھائے گہرے سکوت میں وہ گہری گہری سانس لیتی اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو انتہائی خطرناک تیوروں سے اسے گھور رہا تھا اور پھر اس نے جھک کر اپنا بیگ اٹھا لیا تھا سفید پڑتے چہرے کے ساتھ وہ سرعت سے اس کے پیچھے گئی تھی۔

"تم جانتے ہو میں نے کچھ غلط نہیں کہا۔"

جان چھوڑو میری۔" وہ رکے بغیر حلق کے بل اس پر دہاڑا۔"

ہاں، میں جانتی ہوں تمہاری جان پر صرف ان کا حق ہے جو قیمتی کاروں میں اپنے دیمک زدہ جسم چھپائے رکھتے ہیں جو لمبی لمبی گاڑیوں میں تم جیسوں کے ساتھ گناہ کے راستے ناپتے ہیں۔" اس کے کاٹ دار لہجے پر وہ رکا۔

اپنی بکواس بند کرو، دوبارہ مجھے اپنا چہرہ مت دکھانا ورنہ..." شدید اشتعال کو ضبط کرتا وہ بھنچے لہجے میں بولا اور پھر سرخ بھڑکتے چہرے کے ساتھ تیز قدموں سے آگے بڑھ گیا تھا۔

ورنہ کیا کرو گے؟ تم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ تم دیکھنا تمہارا کیا حشر ہوتا ہے جن سے اپنی قیمت وصول کرتے ہو یہی جانور تمہاری قبر میں گھس کر تمہیں نوچ کھائیں گے۔ وہ اپنے گناہوں کی آگ میں تمہیں بھی اپنے ساتھ جلا کر کوئلے کا ڈھیر بنا دیں گے۔ اللہ نے تمہیں جہنم کی آگ میں جلنے کے لیے نہیں بنایا..." حلق کے بل چیختی وہ اسے سنا رہی تھی جو گہری دھند میں گم ہوتا چلا گیا تھا۔

ض... ض... ض

چھت کو تکتی گہری سوچ میں گم تھی۔ تین دن گزر چکے تھے۔ اس کی طبیعت بہتر ہوتی جا رہی تھی مگر بخار کی نقاہت اب بھی اس کے چہرے پر نمایاں تھی۔ گزرے تین دن میں زرکاش سے اس کا سامنا نہیں ہوا تھا۔ اس کی طبیعت کے بارے میں وہ باہر سے ہی رائمہ سے پوچھتا رہا تھا۔ وہ اچھی طرح سمجھ رہی تھی کہ زرکاش اس کا سامنا کیوں نہیں کرنا چاہتا۔ چھت سے نظر ہٹاتی وہ تخت سے اٹھی اور دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی کمرے سے نکل آئی۔ باہر صحن میں پھیلی گہری خاموشی میں رائمہ اسے واش بیسن کے پاس نظر آئی۔ چپ چاپ وہ تخت کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ رائمہ نے اسے بتایا کہ اوپر سب لوگ کسی تقریب میں شرکت کے لیے گئے ہوئے ہیں۔ شاید اس لیے بھی سناٹا کچھ زیادہ ہی گہرا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

دراج... اگر تمہیں باہر رہنا ہے تو پھر بیٹھو مت' لیٹ جاؤ۔" قریب آتی رائمہ بولی۔

"نہیں میں کچھ دیر یہاں بیٹھوں گی۔" چہرے سے ٹکراتیں الجھی لٹیں بے زاری سے کان کے پیچھے کرتی وہ بولی اور پھر رائمہ کو دیکھا۔

"آپ نماز پڑھنے جارہی ہیں؟"

"ہاں ابھی ذرا زرکاش بھائی چلے جائیں تو گیٹ لاک کر کے آتی ہوں۔" رائمہ کے سرسری لہجے نے اسے چونکایا۔

"وہ نہیں گئے سب کے ساتھ؟"

"وہ کسی کام سے گئے ہوئے تھے۔ دیر سے آئے باقی سب پہلے چلے گئے وہ اب جارہے ہیں۔"

"آپ جاکر نماز پڑھیں۔ میں ان کے جانے کے بعد گیٹ بند کردوں گی۔" رائمہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ ہی بول اٹھی۔

"ٹھیک ہے مگر گیٹ ٹھیک طرح سے لاک کرنا ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہیں ہے گھر میں۔" رائمہ اسے تاکید کرتی کمرے سے چلی گئی۔ چند لمحوں تک وہ تخت پر بیٹھی رہی اور پھر اٹھ کر اس نے چپکے سے کمرے میں جھانکا۔ رائمہ نماز کی ادائیگی میں مصروف ہوچکی تھی۔ اس کی طرف سے مطمئن ہوتی وہ تیز قدموں کے ساتھ سیڑھیوں کی طرف چلی آئی تھی۔

عجلت میں کمرے سے آتا وہ بری طرح ٹھٹکا۔ سامنے ہی وہ ویران آنکھوں سے ایک ٹک اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ زرکاش کے قدم زمین نے جیسے جکڑ لیے تھے۔ زرد ملگجے سے لباس میں دراج کا چہرہ بھی بے انتہا زرد نظر آرہا تھا۔ سوجی آنکھوں میں سرخی نمایاں تھی۔ بمشکل اس سے نظر ملانے کی کوشش کرتا بالآخر وہ اس کی جانب بڑھا۔ گزرے تین دن میں دراج کی ناقابل یقین باتوں نے اسے کافی ڈسٹرب کر رکھا تھا۔

"تمہاری طبیعت اب کیسی ہے؟" اس نے لہجے کو نارمل رکھتے پوچھا۔

"آپ نے یقین نہیں کیا میرا؟" ڈبڈباتی نظروں سے اسے دیکھتی وہ لرزتے لہجے میں بولی۔ "آپ کے نزدیک میری زندگی کے بیس سال کوئی اہمیت نہیں' کوئی وقعت نہیں رکھتے۔" اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"دراج... یہ سب ٹھیک نہیں... تم نہیں جانتیں تم کیا کہہ رہی ہو۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم غلط کررہی ہو۔" زرکاش

itsurdu.blogspot.com

حد درجہ پریشان ہوتا بولا۔

"کیا غلط کیا ہے میں نے؟ اگر مجھے آپ سے محبت ہے... اگر مجھے آپ کے علاوہ کوئی نظر نہیں آتا... اگر آپ میرے دل کے ہر کونے میں موجود ہیں تو اس میں کیا غلطی ہے میری... کیا گناہ ہے میرا؟" ساکت نظروں سے زرکاش اس کے چہرے پر پھیلی اذیت کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے آپ سے کچھ نہیں چاہیے آپ کا نام تک نہیں' آپ کی زندگی میں کوئی مقام بھی نہیں۔ میں آپ سے کچھ نہیں مانگتی مگر صرف میرا یقین کر لیں۔ میرے جذبوں کی سچائی پر شک مت کریں۔ بس ایک بار کہہ دیں آپ کو میری محبت پر یقین ہے۔ بس ایک بار۔" ہاتھ جوڑتی وہ اپنی محبت کا یقین بھیک میں مانگ رہی تھی۔ اس کے آنسوؤں اور تڑپ نے زرکاش کا دل مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔ سرعت سے اس کے جڑے ہاتھ کھولے۔

"مجھے میری نظروں میں شرمندہ مت کرو دراج... یہ تم اپنے ساتھ کیا کر رہی ہو۔ جس تصویر کو تم دیکھتی رہی ہو وہ بہت سال پرانی ہے۔ جذبات میں آ کر تم اپنے ساتھ غلط مت کرو۔ تم بہت کم عمر ہو' ابھی زندگی پڑی ہے تمہارے سامنے۔ تمہارے جذبے اس انسان کے لیے ہونے چاہیں جو تمہارے قابل ہو۔ میں وہ نہیں ہوں اس طرح جلد بازی میں اپنے ساتھ یہ زیادتی مت کرو۔" شدید مضطرب انداز میں زرکاش نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ آپ ہی میرے سب کچھ ہیں۔ اب بہت دیر ہو چکی ہے زرکاش... میرے دل پر ہی نہیں میری روح پر بھی آپ کا اختیار ہو چکا ہے۔ میرے دل میں' میری زندگی میں آپ کا جو مقام ہے وہ مقام میں آخری سانس تک کسی اور کو نہیں دے سکتی۔" زارو قطار روتی وہ اس کا گریبان مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی۔

"آپ اس طرح مجھ سے دامن نہ بچائیں۔ میں آپ کے لیے اپنی زندگی بھی داؤ پر لگا سکتی ہوں۔ آپ ایک بار کہہ کر تو دیکھیں۔ میں آپ کی خوشی کے لیے اپنی شہ رگ بھی کاٹ دوں گی۔ میں آپ کو چاہتی ہوں۔ اپنی زندگی سے بھی بڑھ کر میرا سب کچھ آپ کے لیے ہے۔ بس ایک بار کہہ دیں آپ کو مجھ پر یقین ہے بس ایک بار میری محبت پر ایمان لائیں۔ بس ایک بار۔" اس کا گریبان چھوڑتی وہ اس کے قدموں پر بیٹھتی چلی گئی۔ ساکت کھڑے زرکاش کو جیسے ہوش آیا۔

سرعت سے اسے شانوں سے تھام کر اٹھاتا وہ اس کے بلکتے بکھرتے وجود کو سینے سے لگا چکا تھا۔

"آپ کیوں میرا یقین نہیں کرتے؟ میں مر جاؤں گی۔ اگر آپ کو یقین نہیں تو گھونٹ دیں میرا گلا آپ اپنے ہاتھوں

itsurdu.blogspot.com

ہے۔" پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ نڈھال ہو رہی تھی۔

"اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں۔ میں سچ کہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے تمہاری محبت پر یقین مجھے آج اندھا اعتبار ہو چکا ہے تمہارے جذبوں پر۔ ہے مجھے یقین، ہے تمہارے ایک ایک لفظ پر مجھے یقین ہو گیا ہے۔" اس کے سر سے چہرہ ٹکائے وہ آنکھیں بھینچے اس طرح بول رہا تھا جیسے یہ سب کہتے ہوئے اسے بہت تکلیف پہنچی ہو۔ چند لمحے خاموشی سے دراج کی سسکیوں کے درمیان گزر گئے تھے۔ گہری سانس لے کر زرکاش نے دھیرے سے اسے خود سے الگ کیا اور اس کے آنسو اپنے پوروں میں سمیٹ لیے تھے۔ اس کی آنکھوں میں اب ویرانی نہیں تھی۔ اپنے لیے وہ اس کی آنکھوں میں چاہت اور محبت کا سمندر موجزن دیکھ رہا تھا۔

"بہت ضدی اور ظالم ہو تم... جانتی ہو کتنے کڑے امتحان سے گزارا ہے تم نے مجھے۔" اس کے گہرے سنجیدہ لہجے پر دراج خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔

"اب مجھ سے کوئی شکایت تو نہیں؟" زرکاش کے سوال پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر اب دوبارہ روتی ہوئی میرے سامنے مت آنا۔ کتنی بری لگتی ہو تم آنسو بہاتے ہوئے بے وقوف۔" اس کے خشمگین لہجے میں گھر کنے پر ہلکی سی مسکراہٹ دراج کے لبوں پر ابھری تھی۔

"رکو... میں پانی لے کر آتا ہوں تمہارے لیے۔ حالت خراب کر لی ہے اپنی رو رو کر۔" ناراضگی سے اسے دیکھتا وہ اس کے سامنے سے ہٹا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ جب واپس آیا تو دراج اسے وہاں کہیں دکھائی نہیں دی۔

ض... ض... ض

وحشت سے اس کا دل حلق میں آ رہا تھا۔ سانس روکے وہ کمرے سے ابھرتی آوازوں کو سن رہی تھی۔

"آپ ایک بار پھر سوچ لیں۔ مجھے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا... رجاب نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا ہے۔ وہ کچھ سننے سمجھنے کی حالت میں نہیں ہے۔" ندا کا لہجہ التجائی تھا۔

"بے وقوف اور ناسمجھ ہے ابھی وہ اسے نہیں معلوم اس کے لیے کیا بہتر ہے کیا نہیں۔" راسب کا لہجہ اکھڑا ہوا تھا۔

"یہی تو میں کہہ رہی ہوں کہ وہ ابھی ناسمجھ ہے۔ اسے کچھ وقت دیں ذہنی طور پر وہ حالات کو قبول نہیں کر پائے گی۔ تایا جان سے کہیں رجاب ان کی امانت رہے گی لیکن ابھی رجاب کے لیے کوئی فیصلہ نہ کریں۔ یہ قبل از وقت ہے۔ کم از کم

itsurdu.blogspot.com

"اسے اپنی پڑھائی تو مکمل کرنے دیں ابھی وہ بہت کم عمر ہے۔یہ سب کچھ سال بعد بھی تو ہو سکتا ہے۔

"ندا۔۔مجھے یہ مت بتاؤ۔مجھے پتا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔حاذق تایا جان کی آخری اولاد ہیں وہ جلد از جلد اس کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔جان چھڑکتے ہیں وہ رجاب پر۔انہوں نے اتنی محبت اور امیدوں سے رجاب کو مانگا ہے کہ انکار کے بارے میں سوچنا بھی میرے لیے گناہ ہے۔پھر بھی میں نے رجاب کے لیے اس کی خوشی کے لیے تایا جان کو صرف نکاح پر راضی رہنے کی شرط رکھی ہے۔کیونکہ میں رجاب کے خواب کو ٹوٹنے نہیں دوں گا۔وہ اپنی میڈیکل کی پڑھائی مکمل کرے گی۔ڈاکٹر بنے گی اس کے بعد میں اسے حاذق کے ساتھ رخصت کروں گا۔میں نے بہت سوچ سمجھ کر رجاب کے لیے یہ فیصلہ کیا ہے۔میرے سامنے اس کا مستقبل ہے۔حاذق گھر کا فرد ہے۔دیکھا بھالا ہے مجھے اطمینان ہے اس کی طرف سے۔اٹلی میں ہر طرح سے اس کے قدم جمے ہوئے ہیں۔تایا جان کی مرضی میں خود حاذق کی رضا بھی شامل ہے۔رجاب کو سب سر آنکھوں پر بٹھا کر رکھیں گے۔مجھے اور کیا چاہیے۔"

"بے شک آپ اپنی بہن کے لیے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کر رہے ہیں مگر اس کی زندگی کے اتنے اہم فیصلے میں خود اس کی رضامندی کا شامل ہونا بھی لازمی ہے۔حاذق میں بہت ساری اچھائیں ہیں مگر وہ پانچ سال ملک سے باہر گزار کر آیا ہے۔اتنا عرصہ کافی ہوتا ہے انسان کو بدلنے کے لیے۔" ندا دبے لہجے میں بول گئی۔

"میں حاذق کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔وہ یہاں کیسا ہے اور باہر کیسے زندگی گزار رہا ہے مجھے سب خبر ہے۔وہ ہمیشہ سے سب کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آتا ہے۔کبھی میری کسی ڈانٹ ڈپٹ پر اس نے اف تک نہیں کیا۔۔اپنے ماں باپ بہن بھائیوں کا فرماں بردار ہے۔سب کا خیال رکھنے والا ہے۔اپنی بہن کے لیے مجھے اس سے زیادہ بہتر انسان کہیں نہیں مل سکتا۔میں حاذق کے لیے انکار کرنے کا کوئی جواز نہیں رکھتا۔جہاں تک عمر کی بات ہے تیس بتیس سال کی عمر مرد کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی مگر پھر بھی رجاب کی طرف سے تمہیں فکر ہے تو اسے کافی وقت مل رہا ہے۔تایا جان کے گھر میں سب رجاب کے لیے کتنے سنجیدہ ہیں اس چیز سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ سب اس کی پڑھائی مکمل ہونے تک صبر کریں گے۔کم سے کم بھی اگر حساب لگایا جائے تو پانچ سے چھ سال رجاب کی پڑھائی کے لیے درکار ہے۔میں صاف بتا چکا ہوں حاذق کو بھی اور وہ راضی ہے صرف نکاح پر۔اب تم کہتی ہو کہ میں نکاح بھی ابھی نہ کروں۔حد ہوتی ہے۔"

"میں نکاح کے لیے اس لیے منع کر رہی ہوں کہ مجھے معلوم ہے پھر رخصتی کا مطالبہ کرنے کا بہانہ مل جائے گا۔ابھی

itsurdu.blogspot.com

سب انتظار کرنے کی حامی بھر رہے ہیں مگر بات ایک دو سال کی نہیں ہے کوئی کب تک اپنے ارمانوں کو باندھ کر رکھ سکتا ہے۔ وہ اپنا حق مانگ لیں گے اور آپ انکار نہیں کر سکیں گے۔" ندا کی مدھم آواز پر باہر رکی رجاب کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔

ندا... وہ لوگ میرا خون ہیں اور مجھے ان پر اعتبار ہے۔ یہ بالفرض اگر تمہارا خدشہ آگے جا کر سچ ثابت ہوا تو میں یقیناً کوئی ایسا راستہ نکال لوں گا جس میں کسی کی حق تلفی نہ ہو اور "کسی" میں سب سے پہلے رجاب ہے میرے لیے۔ تم اسے نرمی سے سمجھاؤ مگر کسی بھی طرح یہ نوبت مت آنے دینا کہ مجھے اس کو سمجھانا پڑے ورنہ مجھے اس الزام کی بھی پروا نہیں ہوگی کہ میں اپنی بہن پر جبر کر رہا ہوں۔ اسے بتاؤ میں جو کر رہا ہوں میں اس کا دشمن نہیں ہوں۔ اپنی اولاد سے بڑھ کر چاہتا ہوں اسے۔" راسب کیا بول رہے تھے اسے کچھ سنائی نہیں دیا تھا۔ اپنی سسکیاں روکتی وہ کمرے میں بھاگ آئی تھی۔ تکیے میں منہ چھپائے اس نے ضبط کا دامن چھوڑ دیا تھا۔ کوئی اس کے دل میں چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ یہ سب ٹھیک نہیں ہو رہا۔ حاذق کے لیے اس کے دل میں کچھ نہیں تھا۔ نہ محبت نہ نفرت بس وحشت ہی وحشت تھی۔ وہ اس کا چہرہ کبھی دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ اس کی بے باک نظروں نے اس کے لمس نے رجاب کو جس خوف میں مبتلا کیا تھا وہ خوف اس کے پورے وجود کو اپنے حصار میں لے چکا تھا۔

ض... ض... ض... ض

آج پورے تین دن گزرنے کے بعد وہ زنگ آلود گیٹ سے باہر نکلی تھی۔ چادر میں آدھا چہرہ چھپائے وہ کچھ دیر تک پر سکوت طویل چوڑی سڑک پر چھائی دھند کو دیکھتی رہی تھی۔ ایسی ہی دھند تو اس کی زندگی میں بھی چھائی ہوئی تھی۔ اس دھند کے پار کیا ہوگا۔ یہ اسے کبھی معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی وہ پول کے قریب پہنچ گئی تھی جہاں اس کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔ بوجھل دل سے اس نے پول سے ٹیک لگائی اور کسی غیر مرئی چیز کو دیکھتی کہیں اور ہی گم ہونے لگی تھی۔

"میں کیا جاننا چاہتی ہوں' کیوں جاننا چاہتی ہوں اسے' میرا اس سے تعلق ہی کیا ہے' وہ اگر تاریک راستوں کا شیدائی ہے تو میں کیوں اسے روکنا چاہتی ہوں' اور وہ کیوں رکنے لگا میرے کہنے پر؟" خود سے سوال کرتے کرتے اس کی روح بھی بوجھل ہونے لگی تھی۔ گہری سانس لے کر اس نے اپنے اطراف میں نظریں دوڑائیں اور اگلے ہی پل بری طرح چونک

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اٹھی۔ گھنے درخت کی تاریکی کے دوسرے پار کھنچی باؤنڈری پر اسے کوئی نظر آیا تھا۔ اب تک وہ اپنے اردگرد جو اس کی خوشبو کو محسوس کرتی رہی تھی۔ یہ اس کا وہم نہیں تھا حقیقتاً وہ وہاں موجود تھا۔

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی وہ باؤنڈری کی طرف چلی آئی تھی۔ اسٹریٹ لائٹ گھنے درخت کی وجہ سے بہت معمولی حد تک یہاں پہنچ رہی تھی مگر کھلے آسمان پر دودھیا روشنی بکھیرتا چاند ہر منظر کو اجاگر کررہا تھا۔ چوڑی باؤنڈری پر ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے وہ چت لیٹا آسمان کو تک رہا تھا۔ چند لمحوں تک وہ چاند کی خنک روشنی میں اس کا جائزہ لیتی رہی تھی۔

آج تم کسی کے ساتھ نہیں گئے؟" اس کے سوال پر وہ متوجہ نہیں ہوا تھا۔ "

"کیا ہوا ہے؟"

میں نے تم سے کہا تھا کہ دوبارہ مجھے اپنا چہرہ مت دکھانا۔" آسمان پر ہی نظر جمائے وہ بولا۔ "

مگر یہ تو نہیں کہا تھا کہ میں دوبارہ تمہارا چہرہ نہ دیکھوں۔" مدھم آواز پر وہ بس ایک پل کے لیے اس کی طرف متوجہ ہوا جو کچھ فاصلے پر گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ "

میں یہاں سکون سے کچھ دیر سونا چاہتا ہوں۔" بند آنکھوں کے ساتھ وہ بولا۔ "

کیا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں؟" وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی تھی جواباً وہ دوسری طرف کروٹ بدل گیا تھا۔ خاموشی سے " اس کی پشت کو دیکھتی رہی۔ ہوا کے جھونکے سرد تھے۔ گہری خاموشی میں ہلتے پتوں کی سرسراہٹوں کو سنتی وہ اب اس کے بالوں کو دیکھ رہی تھی۔ جن میں ہوا کے جھونکوں سے ہلکی ہلکی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ اس کی مخصوص بھینی بھینی خوشبو چاروں طرف فضا میں رچی بسی تھی۔

ض... ض... ض

ایک آخری نگاہ اس پر ڈال کر وہ بغیر کسی آہٹ کے اس سے دور ہوتی پول کی تیز روشنی میں آگئی تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا۔ اس نے تب تک یہاں رکنا ہے جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا۔ تاکہ کوئی اس تک جا کر اس کی نیند خراب نہ کرسکے۔ پتا نہیں کیوں مگر وہ یہ کرنا چاہتی تھی۔ پول سے کندھا لگائے وہ دائیں جانب سے آتی گاڑی کو دیکھ رہی تھی مگر وہ گاڑی رکی نہیں۔ سامنے سے گزرتی چلی گئی تھی۔ مطمئن ہوتی وہ بری طرح چونک کر دوبارہ اس گاڑی کو دیکھنے لگی تھی جو کچھ دور جا کر رکنے کے بعد واپس آرہی تھی۔ چادر میں آدھا چہرہ چھپائے وہ پوری طرح ہوشیار ہوگئی تھی۔ گاڑی سے ایک

itsurdu.blogspot.com

یحیم شحیم سا شخص برآمد ہوا۔

اب آ بھی جا... یا میں وہاں آؤں مہارانی؟'' وہ شخص اتنی بے زاری سے بولا کہ ایک پل کو تو حیرت سے اس کا منہ ہی کھل ہی گیا تھا۔

نہیں آتی... چل بھاگ جا۔'' اگلے ہی پل وہ نخوت سے بولی۔ اس کے جواب نے اس شخص کے تیور بگاڑے تھے۔ اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر وہ فق چہرے کے ساتھ تیزی سے پیچھے ہٹی یک دم کسی سے ٹکرائی تھی۔ دوسری جانب وہ شخص کسی تیسرے کو وہاں دیکھ کر ہک دک ہوا اور اگلے ہی پل تیزی سے گاڑی میں بیٹھ کر نو دو گیارہ ہو گیا تھا۔ غضیلی نظروں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا جو دونوں ہاتھ منہ پر رکھے ہنسی روکنے کی کوشش میں کھلکھلا کر ہنسے ہی جا رہی تھی۔

مذاق لگ رہا ہے یہ سب تمہیں۔'' وہ جس طرح غرایا تھا اس کی ہنسی تھم گئی تھی۔

اپنی ماں سے جا کر کہو، تمہیں زنجیروں سے باندھ کر رکھے ورنہ تم اپنے ساتھ اس کا منہ بھی کالا کر دو گی۔'' اس بار وہ دہاڑا۔

میری ماں کے حواس تو سالوں پہلے اس کا ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔ یہ بات تم جا کر اس سے کہہ دو، شاید وہ تمہاری بات سمجھ جائے۔'' وہ ہلکی آواز میں بولی۔

اس کی اسی کمزوری کا فائدہ اٹھا رہی ہو تم۔'' وہ غرایا۔

تم بھی تو اپنے ماں باپ کی غفلت کا فائدہ اٹھا رہے ہو۔ تم جو کچھ کر رہے ہو اس کے بعد تمہارے ماں باپ کا منہ ضرور کالا ہو چکا ہے۔''

بکواس بند کرو۔'' شدید اشتعال میں وہ ہاتھ اٹھاتا یک دم رکا تھا۔

بہتر ہو گا کہ یہ اٹھا ہاتھ تم اپنے ہی منہ پر مارو کیونکہ تمہیں اس کی زیادہ ضرورت ہے۔'' اس کے سرد لہجے پر وہ پیچھے ہٹا اور پھر سرخ چہرے کے ساتھ اس کے سامنے سے ہٹ گیا تھا۔ خاموشی سے وہ بغور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی جو پول سے پشت ٹکائے تھکے تھکے انداز میں زمین پر بیٹھ چکا تھا۔

ض... ض... ض... ض

تخت پر دراز چہرہ ہاتھ پر رکھے رائمہ کو دیکھ رہی تھی جو مشین کی صفائی میں مصروف تھی۔

itsurdu.blogspot.com

"کل رات میں یہ سب جانے کب واپس آئے مجھے تو پتا ہی نہیں چلا۔ آج سارا دن زرکاش بھائی کہیں آتے جاتے بھی دکھائی نہیں دیے۔ ابھی رات میں وہ کہیں جا رہے تھے کہ میں نے دیکھا چہرے سے ہی لگ رہا تھا کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں اگر میں نہ پوچھتی تو مجھے پتا ہی نہیں چلتا کہ ان کی طبیعت خراب ہے۔

"کیسے پتا چلتا؟ ان کے گھر میں کوئی ہمیں منہ لگانے کے قابل ہی کہاں سمجھتا۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔

"تم ان سب کو منہ لگانے کے قابل سمجھتی ہو؟" رائمہ نے اسے دیکھا۔

"میری جوتی بھی منہ نہ لگائے۔"

"بس... تو پھر شکایت کیسی؟"

"آپ کی منطق مجھے سمجھ نہیں آئی۔" اس نے کلس کر رائمہ کو دیکھا۔

"میری ماں یہاں اسی کمرے میں آخری سانسیں لے رہی تھی اور اوپر سب اطمینان سے میٹھی نیند سو رہے تھے۔ آپ چاہتی ہیں میں ان کو منہ لگاؤں۔ میں تھوکوں بھی نہ ان کے منہ پر۔" اس کے بھڑکتے لہجے پر رائمہ خاموشی سے اپنے کاموں میں مصروف رہی۔

"اب رکھ بھی دیں اس منحوس مشین کو، دن رات اس کی سیوا میں لگی رہتی ہیں۔" رائمہ کی خاموشی نے اسے جھلا کر رکھ دیا۔

"بس اب لائٹ بند کریں مجھے نیند آ رہی ہے۔"

"دراج... اللہ کا خوف کرو کچھ، سارا دن تم سو، سو کر گزارتی ہو، نماز کے لیے بھی آلکسی دکھاتی ہو نیند کے چکر میں، میں اب تمہاری شکایت زرکاش بھائی سے کرنے والی ہوں۔"

"شوق سے کریں۔ وہ کیا کر لیں گے۔" اس نے تلخ لہجے میں کہا۔

"وہ یہ ارادہ تو کریں، میں ہی ان کی ایسی پٹائی کروں گی کہ منہ چھپا کر یورپ بھاگ جائیں گے۔"

"توبہ ہے تم سے تو..." رائمہ خشمگین نظروں سے اسے دیکھتی دروازہ بند کرنے بڑھ گئی۔

"ویسے کیا ان کی طبیعت زیادہ خراب تھی؟" کچھ دیر بعد اس نے پوچھا۔

"ہاں مجھے تو ان کے چہرے سے یہی لگ رہا تھا مگر وہ کہہ رہے تھے کہ اب طبیعت بہتر ہے۔" فرش پر بستر لگاتی رائمہ

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

بولی۔

چلو اب آجاؤ میں لائٹ بند کر رہی ہوں۔" کچھ دیر بعد وہ کمرے میں پھیلی تاریکی میں پلکیں جھپک رہی تھی۔ رائمہ یقیناً معمول کی طرح سونے سے پہلے دعائیں پڑھنے میں مصروف تھی۔

میرا خیال ہے ان کو یہاں کی آب و ہوا راس آنے میں ابھی کافی وقت لگے گا۔" وہ رائمہ سے تائید مانگ رہی تھی۔"

ہاں... شاید۔" رائمہ کے غنودگی سے پر لہجے پر وہ کچھ مطمئن ہو گئی تھی۔ رائمہ کی نیند گہری ہونے تک اسے انتظار کرنا تھا۔ جلدی اسے تھی بھی نہیں۔

چپکے سے موبائل فون ساتھ لیتی وہ ساتھ والے کمرے میں آگئی جہاں تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ صحن میں کھلنے والی کھڑکی کو اس نے احتیاط سے کھولا۔ باہر کی ٹھنڈک چہرے پر محسوس کرتے ہوئے اس نے زرکاش کا فون نمبر دیکھا۔ دل کی دھڑکن بے تحاشہ بڑھی تھی۔ اس نے اب سے پہلے بھی رائمہ سے چھپ کر ایسا کچھ نہیں کیا تھا جو وہ اب کر رہی تھی۔

دراج... میں نے کال ریسیو کر لی ہے۔" ابھرتی بھاری آواز یک دم اس کی سماعت سے ٹکرائی کچھ گھبراہٹ میں مبتلا کر گئی تھی مگر فوراً ہی اس نے اپنا اعتماد بحال کیا۔

"آپ کو کیسے پتا چلا کہ یہ کال میں نے کی ہے؟"

کیونکہ رائمہ اتنی رات میں کال نہیں کر سکتی۔" اس کے سنجیدہ لہجے پر وہ چند لمحوں کے لیے چپ سی رہ گئی۔"

بجیا کے سامنے کال کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ میں نے صرف آپ کی طبیعت کے بارے میں پوچھنے کے لیے" "کال کی ہے۔

میری طبیعت اب بالکل ٹھیک ہے۔ تم اتنی دیر تک جاگ رہی ہو صرف کال کرنے کے لیے۔ بہت عقل مند ہو تم۔""
زرکاش نے سنجیدگی سے اسے گھر کا۔

"آپ کی طبیعت کو کیا ہوا؟"

"...پتا نہیں، بس سر درد کے ساتھ تھوڑا ٹمپریچر ہوا اور بس"

مجھے پتا ہے... میں نے آپ کو پریشان کیا ہے، اسی لیے آپ کی طبیعت خراب ہوئی۔" وہ درمیان میں بولی۔ "آپ کو
"محبت سے ڈر لگتا ہے؟

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

''ہاں شاید ایسا ہی ہے۔''

''کیا میں نے آپ کو مشکل میں ڈال دیا ہے؟''

''یہ بات تم بھی اچھی طرح جانتی ہو دراج۔'' وہ بولا۔ دراج چند لمحوں تک خاموش رہی اور پھر خاموشی سے کال منقطع کر گئی۔ واپس اپنی جگہ پر آتی وہ کافی دیر تک جاگتی رہی تھی۔ اس امید کے ساتھ کہ شاید زرکاش کال کر کے اس سے یوں خاموشی سے فون بند کر دینے کی وجہ پوچھے گا مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔

شام گہری ہو رہی تھی جب اس نے کچن کی کھڑکی سے دیکھا سامنے ہی صحن میں وہ رائمہ سے کوئی بات کر رہا تھا۔ اسے اپنی طرف متوجہ ہوتے دیکھ کر وہ فوراً ہی سبزی کی طرف متوجہ ہو گئی تھی جسے کاٹنے وہ وہاں کھڑی ہوئی تھی۔ دوسری طرف زرکاش نے کچھ محسوس کیا تھا اسی لیے وہ نہ چاہنے کے باوجود کچن کی کھڑکی کی سمت بڑھ آیا۔

''میں نے سنا ہے تم میری پٹائی کرنے والی ہو؟'' مسکراتی نظروں سے زرکاش نے اسے دیکھا... وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ سبزی کاٹتی رہی۔ نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

''اور صرف یہی نہیں تمہارا پورا ارادہ ہے مجھے یہاں سے بھاگ جانے پر مجبور کرنے کا۔'' مزید کہتے ہوئے وہ چند لمحوں تک اس کا منتظر رہا مگر دراج کان بند کیے مصروف رہی۔ زرکاش نے پلٹ کر سوالیہ نظروں سے اس کے موڈ کے بارے میں رائمہ سے جیسے پوچھا مگر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

''کیسا دور آ چکا ہے۔ انسان سے زیادہ سبزیوں کی ویلیو ہو گئی ہے۔'' واپس جاتے ہوئے وہ افسردگی سے رائمہ سے مخاطب ہوا مگر اگلے ہی پل کچن سے ابھرتی بلند کراہ پر وہ رکا اور سرعت سے رائمہ کے پیچھے ہی کچن کی طرف آیا۔

''دراج... کیا ہوا؟'' اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ کر رائمہ پریشان ہوا ٹھی جب کہ زرکاش کی نظروں میں فرش پر گری خون آلود چھری آ گئی تھی۔

''دراج... تمہارے ہاتھ پر کٹ لگا ہے۔ دکھاؤ مجھے۔'' زرکاش نے چاہا تھا کہ اس کی پشت پر چھپائے ہوئے ہاتھ دیکھے مگر وہ اس کا ارادہ بھانپتے ہی تیر کی طرح کچن سے نکلتی چلی گئی تھی۔ زرکاش سرعت سے اس کے پیچھے آیا جب کہ رائمہ دہل کر چیخ اٹھی تھی خون کے گہرے نشان فرش پر دیکھ کر جو کمرے تک جا رہے تھے۔

''دراج... یہ کیا حرکت ہے؟'' انتہائی سخت لہجے میں بولتا وہ اس تک پہنچا جو ہاتھ پشت پر کیے دیوار سے الگ ہونے کے

itsurdu.blogspot.com

لیے تیار نہیں تھی۔ ڈھٹائی سے مسلسل مزاحمت کرتی وہ اسے ایک ٹک دیکھ رہی تھی۔ جس کا ہاتھ اس کی خون آلود کلائی تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے بھل بھل بہتے خون سے زرکاش کا ہاتھ تر بتر ہو گیا تھا۔ ہوش اڑ گئے تھے۔ سرعت سے اس نے دراج کو سنبھالا جو غشی کی حالت میں اس کے سینے سے آ لگی تھی۔ اسے بازو میں سنبھالتے ہوئے زرکاش نے اسے تخت پر لٹایا اور اس کا ہی دوپٹہ تیزی سے اس کی کلائی کے زخم پر لپیٹنا شروع کر دیا۔

رائمہ... اپنی آواز بند کرو، کسی قسم کا شور نہیں ہونا چاہیے۔ اسے کچھ نہیں ہوا جلدی پانی لے کر آؤ اسے ہوش میں رکھنا ہے۔" زرکاش کی تاکید پر اپنی سسکیوں کو ضبط کرتی رائمہ بدحواسی میں پانی لینے دوڑی۔ خون کے مسلسل بہنے کی وجہ سے کمزوری کے باعث اس کی آنکھیں کھل نہیں پا رہی تھیں۔ اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو چکا تھا۔

زرکاش کی یہی کوشش تھی وہ اسے مکمل حواسوں میں اسپتال لے جائے۔ اس کی کلائی کے زخم کو صرف حادثہ قرار دیا جائے گا۔ اسے مکمل یقین نہیں تھا۔ پانی کا گلاس دراج کے لبوں سے لگاتی رائمہ شدید فکر انگیز نظروں سے زرکاش کو ہی دیکھ رہی تھی جو بہت عجلت میں فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ یہ شکر تھا کہ اپنے پیروں پر چل کر باہر گاڑی تک آئی تھی زرکاش نے سختی سے رائمہ کو تاکید کی تھی کہ کسی کو اس سب کی خبر نہیں ہونی چاہیے۔ حالانکہ رائمہ خود بہت محتاط تھی۔ دراج کی خیریت سے واپسی کے ساتھ دعا بھی کر رہی تھی کہ دراج کو زرکاش اپنی گاڑی میں اسپتال لے گیا ہے۔ یہ بات اس کے گھر میں کسی کو پتا نہ چلے۔ اس فکر کے ساتھ ساتھ وہ اس الجھن میں بھی تھی کہ چھری دراج کی کلائی تک کیسے پہنچی؟

ض... ض... ض... ض

اسے اندازہ نہیں تھا کہ کتنا وقت گزرنے کے بعد اس نے آنکھیں کھولی ہیں۔ البتہ ارد گرد جائزہ لیتے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کسی اسپتال کے روم میں ہے۔ نیم وا آنکھوں سے وہ بیڈ کے قریب اسٹینڈ پر لٹکی ڈرپ کی بوتل کو دیکھ رہی تھی۔ اسے یاد آ رہا تھا۔ وہ گاڑی کی بیک سیٹ پر تھی۔ ڈرائیو کرتا زرکاش مسلسل اس سے باتیں کرتا اسے ہوش میں رہنے اور اپنی طرف متوجہ رکھنے کی کوشش میں تھا مگر کوئی بات اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ آنکھوں کے سامنے سب کچھ دھندلا رہا تھا۔ زرکاش کی آواز آہستہ آہستہ دور جاتی سنائی دی اور اس کے بعد کیا ہوا؟ اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا۔ ہاتھ کو حرکت دیئے بغیر اس نے کلائی پر بندھی بینڈج کو دیکھا۔ اس ہاتھ میں درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ تب ہی وہ بیڈ کے قریب آتی

itsurdu.blogspot.com

اس عورت کی طرف متوجہ ہوئی۔ جو چہرے پر مہربان مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں جوس کا گلاس موجود تھا۔

زرکاش میرے شوہر کے قریبی دوست ہیں بلکہ دونوں بچپن کے دوست ہیں۔"اس کی سوالیہ نظروں پر عورت نے " بتایا۔

تمہاری ڈرپ ختم ہو جائے اور ڈاکٹر چیک کرلیں تمہیں تو میں مشرف کو فون کردوں گی وہ یہاں آجائیں گے تم تھوڑا" سا اٹھ جاؤ تاکہ یہ جوس پی سکو۔"اس کے سر کے نیچے رکھا تکیہ اونچا کرتی وہ عورت بولی۔ دراج کا حلق خشک ہو رہا تھا لہٰذا بغیر کسی توقف کے اس نے گلاس لبوں سے لگالیا۔ اس دوران وہ عورت بغور اسے دیکھتی رہی تھی۔

یہ کون سا اسپتال ہے؟"اس نے گلاس واپس اس عورت کو دیتے پوچھا۔"

یہ پرائیویٹ کلینک ہے یہاں جو ڈاکٹر ہیں وہ میری کزن ہیں' میرا گھر قریب میں ہی ہے۔ اس لیے زرکاش کے فون پر" میں پہلے ہی یہاں آگئی تھی اور زیادہ اچھا ہوا کیونکہ تم بالکل ہوش میں نہیں تھیں زرکاش تمہیں نہیں سنبھال سکتے تھے۔"عورت کے تفصیل بتانے پر وہ کچھ بول نہیں سکی۔

دوبارہ یہاں چیک اپ کے لیے تو تمہیں آنا ہوگا۔ میرے گھر لازمی آنا' میں زرکاش سے بھی کہوں گی کہ تمہیں ساتھ" لے کر گھر آئیں۔"اس کے لیے سیب کاٹتی وہ عورت مستقل بول رہی تھی جب کہ غائب دماغی سے اس عورت کو سنتی وہ رائمہ کے لیے فکر مند ہونے لگی تھی۔ سامنے دیوار پر لگی گھڑی میں رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ مزید آدھا گھنٹہ تھا ڈرپ کے ختم ہونے میں' ڈاکٹر نے چیک اپ کر کے اسے گھر جانے کی اجازت دے دی تھی۔

زرکاش کے دوست کی بیوی کے ہمراہ کلینک سے باہر آئی تو زرکاش اپنے دوست کے ساتھ ہی اس کا منتظر تھا۔ وہ تو کسی سے نظر تک نہیں ملا سکی تھی۔ اسے خدشہ تھا مگر زرکاش نے کسی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا۔ بلکہ اس کی طبیعت کے بارے میں راستے بھر سوال کرتا رہا تھا۔ گیٹ پر رائمہ منتظر ملی تھی اس کے حد درجہ پریشان چہرے نے دراج کو بے تحاشہ شرمندہ کر دیا تھا مگر وہ بھی بس اس کی طبیعت اور خیریت کے بارے میں ہی بات کر رہی تھی۔ دراج کو اس بات کی خبر نہیں تھی کہ زرکاش نے پہلے ہی رائمہ کو یہ تاکید کر دی تھی کہ دراج سے کوئی بازپرس نہ کرے۔ یہ ایک حادثہ تھا۔ دراج نے جان بوجھ کر خود کو نقصان پہنچایا تھا۔ یہ جھوٹ اسے رائمہ سے بولنا پڑا تھا کہ وہ مطمئن ہو جائے۔ حقیقت

itsurdu.blogspot.com

میں تو اس کو اندازہ ہو چکا تھا کہ یہ کوئی حادثہ نہیں تھا۔

ض...ض...ض...ض

سرخ جھلملاتے دوپٹے میں وہ گٹھڑی بنی بازوؤں میں چہرہ چھپائے سسک رہی تھی۔ اس کی زندگی کا فیصلہ ہو چکا تھا ایک تعلق میں وہ بندھ چکی تھی۔ وہ تعلق کے جس کے قائم ہونے کے باوجود اس کے دل کی دنیا میں کوئی خوش گوار دل افروز احساسات نہیں جاگے تھے۔ ہر سمت سناٹا پھیلا ہوا تھا اس کی زندگی کے کسی فیصلے میں نہ پہلے اس کا اختیار تھا اور نہ اب آگے اسے کوئی اختیار ملنے والا تھا۔ وہ ایک بے جان کٹھ پتلی تھی جسے کوئی بھی اپنی مرضی کے رخ پر لے جا سکتا تھا۔

رجاب... "راسب کی آواز پر اس کی گھٹی سسکیاں اور بلند ہونے لگی تھیں۔ دوسری جانب نم آنکھوں سے اسے دیکھتی ندا اپنے آپ کو مجرم سمجھ رہی تھی۔ وہ اس کے لیے کچھ بھی تو نہ کر سکی تھی۔

رجاب... تم میری بہن نہیں میری اولاد ہو۔ باپ اپنی اولاد کے لیے دنیا کی ہر خوشی سمیٹنا چاہتا ہے۔ اپنی اولاد کی" خوشیوں سے زیادہ اسے کچھ عزیز نہیں ہوتا۔" اس کے سر پر ہاتھ رکھے وہ بول رہے تھے۔

میں نے بھی جو کیا تمہارے مستقبل کو دیکھتے ہوئے کیا۔ تم میرے پاس میرے ماں باپ کی امانت ہو' قیمتی متاع ہو" میں جانتا ہوں کیا تمہارے قابل ہے' کون تمہارا زیادہ حق دار ہے۔ ابھی تمہیں یہ سب سمجھ نہیں آئے گا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد تمہیں احساس ہو گا کہ تمہارے لیے یہی سب بہتر تھا جو ہوا ہے تمہارے پاس ابھی بہت وقت ہے تم اسی گھر میں ہو' کوئی تمہیں یہاں سے کہیں جانے پر مجبور نہیں کر رہا' تم نے میری فرماں برداری کر کے میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ یہ میرا تم سے وعدہ ہے کہ تمہاری مرضی کے خلاف میں تمہیں اس گھر سے رخصت کرنے کے بارے میں سوچوں گا بھی نہیں۔ کسی قیمت پر بھی نہیں۔ تمہیں اپنے آغا جان پر اتنا اعتبار تو ہونا چاہیے۔ آج تم نے میرا مان رکھا ہے۔ آج کے بعد میری مرضی وہی ہو گی جو تمہاری ہو گی۔ تم جو چاہو گی وہی ہو گا بس تم اس طرح رو کر مجھے میری نظروں میں شرمندہ مت کرو۔" راسب کے التجائی لہجے پر وہ ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر چکی تھی۔

ض...ض...ض...ض

سرد ہواؤں کی سرسراہٹوں میں چند پل مزید خاموشی سے سرک گئے تھے۔ پول سے ٹیک لگائے وہ سر جھکائے بالکل

itsurdu.blogspot.com

ساکت بیٹھا تھا۔ تیز روشنی میں اس کے چمکتے بال کچھ اور زیادہ سنہری دکھائی دے رہے تھے۔

"کیا وجہ ہو سکتی ہے اس کی کہ تم زندگی گزارنے پر مجبور ہو؟" مدھم لہجے میں پوچھتی وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔

"میں سمجھتی تھی کہ مجھ سے زیادہ قابل رحم زندگی کسی کی نہیں ہو سکتی مگر تمہیں دیکھ کر احساس ہوا کہ مجھ سے زیادہ رحم کے قابل تو تم ہو۔ میری زندگی جس راستے پر چل رہی ہے میں نہیں جانتی میں کہاں پہنچوں گی مگر تم جس راہ پر چل رہے ہو صاف نظر آتا ہے کہ یہ راہ تمہیں کھائی کے دہانے پر لے جائے گی۔ پھر کیوں تم نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں؟ تم عقل و شعور سے محروم کوئی جانور نہیں' ایک سمجھ دار انسان ہو۔ مجھے پورا یقین ہے تم کسی اچھے گھرانے سے تعلق رکھتے ہو۔ تم کیوں یہ سب کچھ بھول چکے ہو؟"

"میں سب جانتا ہوں' جانتا ہوں کہ میں کس راہ پر چل رہا ہوں مگر... میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔" سر جھکائے وہ کمزور آواز میں بولا۔

"اپنی زندگی میں موجود واحد رشتے کو زندہ رکھنے کے لیے میں کسی حد تک بھی جا سکتا ہوں۔ زندگی کے سترہ سال میں نے اپنے ماں باپ کے ساتھ بہت سکون اور بے شمار خوشیوں کے درمیان گزارے تھے مگر پھر اچانک جیسے کسی نے مجھے جنت سے نکال کر زمین پر پھینک دیا۔ پاپا کے ایکسیڈنٹ نے مجھے زندگی کا ایک بھیانک رخ دکھایا۔ کئی دن تک وہ کومہ کی حالت میں رہے اور جب کومہ سے باہر نکلے تو بالکل معذور ہو چکے تھے۔ ان کے بہتر علاج کے لیے ماما نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہاں تک کہ ان کے پاس کوئی زیور تک نہیں بچا کہ جسے فروخت کر کے وہ روپے حاصل کرتیں۔ ایک ایک کر کے سب رشتے دار ساتھ چھوڑ گئے۔ پاپا کا علاج جاری رکھنے کے لیے ماما نے ہمارا گھر گروی رکھوایا۔ میں نے اپنی پڑھائی چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی نوکریاں شروع کر دیں اس امید کے ساتھ کہ ایک دن سب کچھ پھر پہلے جیسا ہو جائے گا۔ مگر..." چند لمحوں کے لیے وہ خاموش ہوا۔ ساکت بیٹھی وہ بغور اسے سن رہی تھی۔

"میں اور ماما سر توڑ کوشش کرتے رہے پاپا کو زندگی کی طرف واپس لانے کی مگر پاپا ہمت ہار چکے تھے۔ بہت اذیت برداشت کر رہے تھے وہ ایک دن پھر قیامت آ گئی۔ ان کی سانسوں نے ہی ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ اپنی خالی آنکھوں میں وہ میرا اور ماما کا چہرہ قید کیے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر گئے۔ میرے اور ماما کے لیے ہر سمت میں تاریکی رہ

itsurdu.blogspot.com

گئی تھی۔ ماما ٹوٹ چکی تھیں۔ وہ زندہ تھیں مگر زندگی نظر نہیں آتی تھی۔ سر پر قرض کا بوجھ اٹھائے مجھے ماما کے ساتھ اپنے گھر سے نکلنا پڑا تھا۔ وہ گھر جسے پاپا نے میرے اور ماما کے لیے انتھک محنت سے بنوایا تھا۔ ''نم آنکھوں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی جس کے ہونٹ لرز رہے تھے نظر جھکی ہوئی تھی آواز گھٹ رہی تھی مگر وہ بول رہا تھا۔

زندگی بہت بدصورت ہو چکی تھی مگر زندہ تو رہنا تھا' مجھے اپنی ماں کا سہارا بننا تھا ہمت جمع کر کے میں نے کام کے ساتھ '' کوئی اچھی جاب بھی تلاش کرنا شروع کر دی تا کہ قرض کا بوجھ کچھ تو کم ہو جائے مگر میرے پاس نہ کوئی ڈگری تھی نہ کوئی تجربہ... میری بھوک' پیاس' نیند سب کچھ ختم ہو چکا تھا یہی سوچ تنگ کرتی کہ کیسے قرض اتاروں گا؟ کس طرح اپنا گھر واپس حاصل کروں گا؟ ان فکروں میں 'میں یہ بھی نہیں جان سکا کہ اندر ہی اندر گھٹتیں ماما کس ناسور مرض کا شکار ہو چکی ہیں اور جب معلوم ہوا تو میرے پیروں تلے زمین بھی نہ رہی تھی۔ ایک ہی جنون سر پر سوار ہو چکا تھا کہ اپنے باپ کے بعد مجھے اپنی ماں کو کسی قیمت پر نہیں کھونا... ماما کے علاج کے لیے بھی مجھے ایک بڑی رقم کی ضرورت تھی جو میں دن رات بھی چھوٹے چھوٹے کام کر کے حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ اس وقت میرے پاس کچھ سوچنے کے لیے وقت نہیں تھا۔ میری آنکھوں کے سامنے بس میری ماں کا چہرہ تھا۔ کوئی نہیں جان سکتا تھا کہ اس راہ کو منتخب کرتے ہوئے مجھے کس اذیت سے گزرنا پڑا تھا اور اب تو اس اذیت کی عادت ہو چکی ہے۔ چند گھنٹوں میں مجھے ہزاروں روپے حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد میں انسانیت کے درجے سے گر کر کسی کھائی میں گروں یا جہنم میں' یہ چیز میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتیں' میرے لیے یہ اہم ہے کہ میری ماں ایک بہترین اسپتال میں زیر علاج ہے۔ وہ اس انتظار میں بھی ہیں کہ میں کب اپنا گھر واپس حاصل کر کے ان کو اپنے ساتھ اس گھر میں لے جاؤں گا۔ میں نے اگر یہ کام چھوڑ دیا تو جو کچھ بچا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا اور... میں بھی۔'' اس کے خاموش ہونے پر وہ فوری طور پر کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔

''تمہارا سارا قرض ادا ہو گیا؟''

ہاں... بس اب کچھ عرصے میں' میں اپنا گھر بھی واپس لے لوں گا۔ ابھی ماما کے علاج کے لیے مزید رقم کی ضرورت '' ''ہے۔ ان کے صحت یاب ہونے کے بعد میں یہ سب چھوڑ کر کوئی باعزت کام شروع کروں گا۔

میں دعا کروں گی کہ تمہاری ماں جلد از جلد ٹھیک ہو جائیں اور تم اس بھنور سے نکل آؤ۔'' وہ مدھم لہجے میں بولتی اس ''

itsurdu.blogspot.com

کے سامنے سے اٹھی۔

نام کیا ہے تمہارا؟" وہ پوچھ رہی تھی۔"

عرش..." ایک پل کو رک کر وہ بولا۔"

عرش... مجھے یقین ہے کہ تم ایک دن واپس ان ہی اونچائیوں تک جاؤ گے جس اونچائی اور بلندی پر عرش کو اللہ نے" رکھا ہے۔" پریقین لہجے میں اس نے کہا۔ جب کہ وہ خاموش نظروں سے وہاں سے جاتا دیکھتا رہا تھا۔

ض... ض... ض... ض

بے آواز قدموں سے چلتی وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔ رات کا سناٹا اور تاریکی صحن میں چھائی ہوئی تھی مگر آسمان پر ادھورے چاند کی مدھم روشنی میں یہ تاریکی گہری نہیں تھی۔ کچن کے پاس کھڑی وہ اسے دیکھ رہی تھی جو سیڑھیاں طے کرتا نیچے آرہا تھا۔ دراج کی وہاں موجودگی کی اسے خبر ہو چکی تھی۔

میرا میسج دیکھا تھا تم نے؟" اس کے سوال پر وہ خاموش رہی۔ ظاہر ہے جب ہی تو وہ رات کے اس پہر اس کے سامنے" تھی۔

میرا اس وقت یہاں آنا کس حد تک خطرناک ہے یہ تم بھی جانتی ہو مگر مجھے یہاں آنا پڑا ہے جو باتیں میں تم سے کرنا" چاہتا ہوں وہ فون پر یا رائمہ کے سامنے نہیں ہو سکتی تھیں۔" زرکاش کی آواز بہت ہلکی تھی۔

تم جانتی ہو کل کیا کر چکی ہو تم؟" اس نے سوال کیا۔"

مجھے فوراً جواب چاہیے کس وجہ سے وہ حرکت کی تم نے؟" اس کی مدھم لہجے میں سختی در آئی تھی۔"

فون پر آپ کے لہجے کی بے زاری نے میرا دل توڑ دیا تھا۔ آپ نے کہا تھا آپ کو میری محبت پر یقین نہیں ہے جو انسان" آپ کے لیے محبت میں پاگل ہو... اس کے لیے آپ کے لہجے میں ذرا سی محبت بھی نہیں گھل سکتی تھی۔" دراج کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔ تاریکی اتنی نہ تھی کہ زرکاش کو اس کے آنسو دکھائی نہ دیتے۔

صرف میری آواز سے تم نے سارے اندازے لگا لیے اور اس حد تک چلی گئیں۔" زرکاش کے لہجہ میں غصہ در آیا۔"

تم نے مجھے خوف زدہ کر دیا ہے دراج... یہ سب مت کرو اللہ کے لیے اگر تمہیں میری پروا ہے خود پر نہیں تو کم از کم" رائمہ پر رحم کرو تمہاری طرح اس کے دل میں بھی اپنی ماں کی جدائی کا زخم تازہ ہے۔ کل اگر امان اور اس کی بیوی میری

itsurdu.blogspot.com

مدد نہ کرتے تو میں کہاں لے کر بھاگتا تمہیں؟ کوئی ڈاکٹر تمہیں ہاتھ نہیں لگاتا' یہ سیدھا سیدھا سوسائیڈ کیس بن سکتا تھا۔'' غصے کو ضبط کرنے کے لیے وہ چند لمحے چپ رہا مگر دراج کی سسکیاں اسے غصہ ضبط کرنے سے روک رہی تھیں۔

''دراج... سمجھنے کی کوشش کرو' میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے تم پر یقین ہے تمہاری محبت کی میں عزت کرتا ہوں' تمہیں بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ میں تمہاری طرح ٹین ایجر نہیں ہوں پینتیس سال کا ایک میچور مرد ہوں' اس گھر میں میری پوزیشن کو سمجھنے کی کوشش کرو۔'' عاجز آجانے والے انداز میں بولتا وہ یک دم رکا۔ گھٹی گھٹی آواز میں روتے ہوئے دراج نے اپنے ہاتھ اس کے چہرے کے گرد رکھ دیئے تھے۔ زرکاش کے دل کو جیسے کچھ ہوا تھا۔

''دراج... تم نے بہت بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے مجھے' تمہارے لیے اپنی سوچ اپنی نظر کو بدلنے کے لیے چند دن بہت کم ہیں... مجھے وقت چاہیے جس سے محبت ہوتی ہے اسے پریشان نہیں کیا جاتا' مجھ سے ناراضگی کا اظہار کرو' مجھ پر غصہ کرو مگر خود کو نقصان مت پہنچاؤ۔'' وہ التجائی لہجے میں اسے سمجھا رہا تھا جو اس کے چہرے اس کی گردن کو بار بار چھوتی بس روئے جا رہی تھی' پاگلوں کی طرح اسے دیکھے جا رہی تھی۔ زرکاش جیسے ہار گیا تھا' دھیرے سے وہ اسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لے چکا تھا۔

''میں جانتا ہوں سب سمجھ رہا ہوں' تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں' تمہارے احساسات اور جذبات کی میں بہت عزت کرتا ہوں۔ میں کبھی تم سے بے زار نہیں ہو سکتا۔ کبھی ایسا مت سوچنا۔'' مدھم آواز میں وہ اس سے مخاطب تھا جو آنسوؤں سے اس کا گریبان بھگو رہی تھی۔

''اپنا خیال رکھو' خوش رہا کرو تاکہ رائمہ تمہاری طرف سے مطمئن ہو جائے۔'' دھیرے سے اسے الگ کرتے ہوئے وہ بولا۔

''کل موقع ملا تو مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے مگر رائمہ کو ابھی اس بات کی خبر نہ ہو۔ یہ بات ابھی میرے اور تمہارے درمیان رہے گی۔ میں اب جاتا ہوں تم بھی جا کر سو جاؤ شب بخیر۔'' اس کا بازو تھام کر کمرے کی سمت بڑھتا وہ خود بھی تیز قدموں سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا۔ دروازے پر رکی وہ تب تک اسے دیکھتی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

صبح بیدار ہونے کے بعد سے ہی وہ بہت سنجیدگی سے ان باتوں پر غور کرتی رہی تھی جو زرکاش نے کی تھیں۔ اسے یہ

itsurdu.blogspot.com

احساس ہو رہا تھا کہ یہ بچکانہ قسم کی حرکتیں اسے نہیں کرنی چاہئیں۔ اسے میچورڈ اور معاملہ فہم ہونا پڑے گا۔ بردباری کے ساتھ ہی وہ معاملات کو اپنے حق میں کر سکتی تھی۔ اسے زرکاش کے دل میں اس کی زندگی میں جگہ بنانی ہے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ اب ایسا کوئی کام نہیں کرنا جو زرکاش کو اس سے متنفر کر دے۔

چائے کا پہلا سپ لیتے ہوئے اس نے نیچے آتے زرکاش کو دیکھا۔ تخت کے کنارے بیٹھی وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی جو اسی جانب آتا حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

دراج... تم مسکراتے ہوئے کتنی اچھی لگتی ہو۔ پھر بارہ کیوں بجائے رکھتی ہو چہرے پر...؟" اس کے حیران لہجے پر دراج" کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"چائے لیں گے آپ؟"

بالکل لیں گے۔" بولتے ہوئے زرکاش نے اس کے ہاتھ سے مگ لی لیا۔"

"بینڈج کے لیے گئی تھیں؟"

"نہیں، کل جانا ہے بجیا کے ساتھ جاؤں گی۔"

"رائمہ نے مجھے منع کر دیا ورنہ میں تمہیں لے جاتا۔ تم رائمہ سے پوچھ لو تو چلنا میرے ساتھ ہی۔"

نہیں بجیا اور میں چلے جائیں گے۔ آپ کو کوئی بات کرنی تھی مجھ سے؟" اس نے یاد دلایا۔"

رائمہ کہاں ہے؟" پوچھتے ہوئے زرکاش نے کچن کی جانب بھی نظر ڈالی۔"

وہ پڑوس میں گئی ہیں، اپنی دوست کے پاس کچھ دیر لگے گی ان کو وہاں۔" اس نے بتایا۔"

سب کو ایک گھر پسند آ گیا ہے۔" کھڑے کھڑے ہی چائے کے سپ لیتا وہ بتا رہا تھا۔"

"بڑے ماموں کے گھر کے ساتھ ہی ہے وہ گھر۔ اس لیے امی کو اب وہیں جانا ہے۔"

آپ وہی گھر خریدیں گے؟" سنجیدہ نظروں سے دراج نے اسے دیکھا۔"

ہاں... کیونکہ سب یہی چاہتے ہیں۔" بولتے ہوئے وہ کچھ فاصلے پر تخت کے کنارے پر بیٹھ گیا۔"

"امی جلد از جلد شفٹ کرنا چاہتی ہیں۔ شرزا کی شادی وہ نئے گھر سے ہی کریں گی۔"

آپ نے کہا تھا آپ اس گھر کو فروخت نہیں کریں گے۔" دراج کا چہرہ اترا۔"

itsurdu.blogspot.com

"میں اپنی بات پر قائم ہوں۔" وہ بولا۔

"میں تمہیں اور رائمہ کو اس گھر میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے رائمہ کی شادی ہو جائے۔"

"بجیا کی شادی؟" دراج نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ہاں اور اچھی بات یہ ہے کہ ایسا ممکن ہے۔" زرکاش نے اس کی آنکھوں میں ابھرتے تجسس کو دیکھا۔

"اتفاق سے اس بارے میں، میں نے امان اور ربیعہ بھابی کے سامنے بات کی تھی پتا چلا کہ ربیعہ بھابھی امان کے بھائی کے لیے لڑکی کی تلاش میں ہیں کلینک میں وہ تمہارے ساتھ تھیں انہوں نے رائمہ کے بارے میں بات کی تم سے کوئی؟"

"ہاں... بس نارمل بات ہی کی تھی مجھے لگا وہ ایسے ہی پوچھ رہی ہیں۔"

"انہوں نے تمہیں اپنے گھر آنے کی دعوت بھی دی تھی؟" زرکاش کے سوال پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو پھر کل ایسا کرو کلینک پہنچ کر مجھے ایک کال کر دینا۔ میں وہاں آجاؤں گا اور تم دونوں کو امان کی طرف لے جاؤں گا۔ رائمہ کے وہاں جانے کا جو مقصد ہے اسے بالکل مت بتانا ورنہ وہ وہاں جانے کے لیے راضی نہیں ہو گی پھر جو بھی ہو گا میں بعد میں خود رائمہ سے بات کروں گا۔ سمجھیں تم؟"

"جی ہاں۔" وہ غائب دماغی سے بولتی رائمہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی جس کی آمد ہو گئی تھی۔ کل کے لیے وہ بہت پرجوش ہو گئی تھی۔

رات میں جب رائمہ کپڑے سینے میں مصروف تھی تو وہ چپکے سے دوسرے کمرے میں رائمہ کے لیے ایک اچھے لباس کو منتخب کرتی پریس کرنے بیٹھ گئی تھی۔

"دراج یہ تم کیا کر رہی ہو؟ پہلے ہی تمہارا ہاتھ زخمی ہے میں صبح پریس کر لوں گی اٹھو تم یہاں سے۔"

"میں فارغ بیٹھی ہوں آہستہ آہستہ کر لوں گی پریس، اب اتنا زخمی بھی نہیں میرا ہاتھ...اور آپ کل یہ ڈریس پہنیں گی۔ کاسنی رنگ بہت سوٹ کرتا ہے آپ پر...اور کل ذرا اچھے سے تیار ہو کر چلیے گا۔ گھر میں تو حال سے بے حال رہتی ہیں آپ۔"

"بات سنو زرکاش بھائی کے دوست کی بیگم تمہیں اپنے گھر آنے کی دعوت دے گئی تھیں تم ہار سنگھار کر کے جاؤں میں

itsurdu.blogspot.com

تو بن بلائی مہمان بن کر جا رہی ہوں۔" رائمہ نے اسے جتایا۔

اچھا آپ جا کر اپنا کام کریں۔ مجھے میرا کام کرنے دیں۔" دراج نے بات ہی ختم کر دی تھی ہلکی سی مسکراہٹ کے" ساتھ اس نے باہر جاتی رائمہ کو دیکھا.. زرکاش نے رائمہ کے لیے جو سوچا تھا اس کے لیے وہ بہت خوش تھی۔ ربیعہ کی خوش مزاجی اور نرم لہجہ اسے اچھا لگا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ رائمہ سے مل کر خوش ہوں گی۔ رائمہ سگھڑ تھی۔ اچھی شکل وصورت کی مالک ہے. بہت خوبیاں تھیں اس میں' اسے کوئی نظر انداز نہیں کر سکتا اور اسے اپنی بہن پر فخر تھا۔

دوسرے دن وہ بڑی بے چینی سے کلینک تک پہنچنے کے انتظار میں تھی۔ رائمہ کے ہمراہ گھر سے نکلتے ہوئے اس نے زرکاش کو اطلاع دے دی تھی۔ جس وقت وہ دونوں کلینک سے فارغ ہو کر باہر نکلیں زرکاش ان دونوں کا منتظر تھا۔ ربیعہ نے بہت گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا تھا۔ زرکاش نے ان دونوں کا تعارف امان سے بھی کروایا تھا پر کشش شخصیت کے حامل سانولے سلونے سوبر سے اسد اسے پہلی ہی نظر میں اچھے لگے تھے اگر اس معاملے کو آگے بڑھنا ہے تو وہ مطمئن تھی کہ رائمہ کے لیے اسد پرفیکٹ ہیں۔ رائمہ تو ربیعہ سے باتوں میں مگن رہی مگر وہ مستقل نظر بچا کر اسد کا جائزہ ہی لیتی رہی تھی۔

ض... ض... ض... ض

دیکھو ذرا آئینے میں کتنی پیاری لگ رہی ہو تھوڑی سی مسکراہٹ بھی چہرے پر لے آؤ تو کتنا اچھا ہو۔" ندا نے محبت" بھری نظروں سے اسے دیکھا۔ جو پیشانی پر بل ڈالے بالکل چپ تھی۔

رجاب تمہیں اب سچائی کو قبول کرنا ہوگا وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا حاذق بہت اچھا ہے بہت خوش" ہے تم سے اس تعلق پر' میں نے اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے محبت دیکھی ہے اور محبت کرنے والوں کی قدر کی جاتی ہے۔" ندا نے نرم لہجے میں سمجھایا۔

بھابی... آپ ان کو بتا دیں کہ میں ان کے ساتھ اس وقت باہر نہیں جانا چاہتی۔" وہ شدید ناگواری سے بولی۔"

"میں اسے نہیں روک سکتی۔ وہ اب تمہارا شوہر ہے۔"

تو اس کا کیا مطلب؟ رات میں ان کے ساتھ سیر سپاٹے کروں ہوٹلنگ کروں ساری دنیا کو یہ بتاؤں کہ دو دن پہلے اس" شخص سے میرا نکاح ہوا ہے اور آج اس کے ساتھ ساتھ میں بھی ساری شرم و حیا بھول چکی ہوں؟" وہ جھٹکے سے اکھڑی

itsurdu.blogspot.com

تھی۔

"اگر وہ ہم سب کی اجازت سے ایک بار تمہیں ساتھ باہر کھانے پر لے جانا چاہتا ہے تو کیا برائی ہے؟ اسے منع بھی تو نہیں کیا جاسکتا اور تمہاری ناراضگی اپنے بھائی سے ہے حاذق پر غصہ مت اتارو اسے کسی بھی بات یا حرکت سے یہ مت باور کروانا کہ تم اس کے ساتھ نکاح پر خوش نہیں تھیں۔"

"میں اب بھی خوش نہیں ہوں۔ ان کو جو بھی سوچنا ہے وہ سوچیں مگر میں ان سے نہ بات کروں گی نہ کرنا چاہتی ہوں۔" وہ ہٹ دھرمی سے فیصلہ سناگئی تھی۔

ض...ض...ض...ض

ڈرنے والے انداز میں گیٹ سے باہر نکلتی وہ اندھا دھند بھاگتی اس کی سمت آرہی تھی جو حیران نظروں سے اس کے پیچھے آتے مریل شخص کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے اس جانور سے بچاؤ۔" اس کے عقب میں آتی وہ چیخی تھی جب کہ عرش کی نظریں مریل شخص پر ہی تھیں جو موٹی سی لکڑی اٹھائے بھاگتا ہوا اس طرف آیا تھا مگر درمیان میں آتے عرش کے ایک ہی جھٹکے پر واپسی پر سے ہٹتا چلا گیا تھا۔

"اتنی فکر ہے اس کی تو لے جا اسے مگر میں پوری قیمت وصول کروں گا بتائے دیتا ہوں۔" سنبھلتے ہی وہ شخص للکارا۔

"کہاں بھیج رہا ہے اس کے ساتھ...اپنے باپ کے باغیچے میں؟" عرش کے عقب سے وہ غرائی۔

"جائیداد نہیں ہوں تیری کہ بیچ کر قیمت وصول کرے گا بے غیرت بھائی کے نام پر تو دھبہ ہے لعنت ہے تجھ پر۔ آج تو نہیں بچے گی میرے ہاتھوں سے۔" مریل شخص نے بے قابو ہو کر جھپٹنا چاہا تھا کہ عرش نے سرعت سے روک کر اس سے لکڑی چھین لی۔

"سیدھے سیدھے مطلب پر آجا بول لے کر کچھ منہ سے مدعا کیا ہے؟ یہاں اب اگر کوئی ہنگامہ کھڑا کیا تو گھما کر یہ لکڑی سر پر دے ماروں گا بغیر نشے کے مدہوش ہو جائے گا۔" عرش نے سختی سے اسے گھر کا۔

"اس سے کیا پوچھ رہے ہو؟ اس کے پاس ایک ہی مطلب ہے جس کے لیے یہ اپنی منحوس شکل لے کر میرے سامنے آجاتا ہے۔" وہ درمیان میں بھڑکی۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

زیادہ بک بک نہ کر۔ پیسے دیتی ہے یا اٹھا کر لے جاؤں تیری سلائی مشین۔" اس شخص کے دھمکانے پر وہ چیل کی طرح اس پر جھپٹی مگر مریل شخص اسے پرے دھکیل گیا تھا۔

"جانے کب میری جان تجھ سے چھوٹے گی۔ کوئی گاڑی بھی نہیں کچلتی تجھ جیسے ناکارہ بے غیرت انسان کو۔" بری طرح تلملاتی ہوئی وہ چادر کی گرہ سے روپے نکال کر اس کے منہ پر مار چکی تھی۔

"جب یہ پیسے دینے ہی تھے تو پہلے دے دیتی۔ دوڑا دوڑا کر ادھ موا کر دیا۔ اب گھر چل کر مجھے کچھ کھانے کے لیے دے۔" روپے جیب میں اڑستا مریل شخص اسے حکم دے رہا تھا۔

"ادھر آ... تجھے دوں کھانا۔" بھنا کر عرش سے لکڑی چھینی وہ اس کی طرف بڑھی تھی جو وہاں سے بھاگتا چلا گیا تھا جب کہ عرش کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

خونخوار تاثرات کے ساتھ عرش کی طرف پلٹتے ہوئے اس نے مارنے کے لیے لکڑی اٹھائی مگر وہ فوراً پیچھے ہٹا تھا۔

"ہنس لو، دل کھول کے میرے باپ کی بارات آئی ہے۔" اس کے ہنستے چہرے کو دیکھ کر وہ مزید بھڑکی اور پھر لکڑی ایک طرف پھینکتی پول کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی مگر عرش کی ہنسی اس کو دیکھ کر مزید بڑھ رہی تھی۔

"تم اگر اور مجھ پر ہنسے تو پتھر مار کر بھیجا اڑا دوں گی۔" وہ پھر بھنا اٹھی تھی جب کہ عرش بمشکل ضبط کرتا اس کے سامنے پنجوں کے بل آ بیٹھا۔

"دراصل مجھے بار بار وہ منظر یاد آ رہا ہے جب وہ ڈیڑھ پسلی کا پہلوان لکڑی اٹھائے تمہارے پیچھے بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔" عرش کے مسکراتے لہجے پر وہ ناگواری سے سر جھٹک کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔

"پتا ہے میری ماں بھی غصے میں بہت پیاری لگتی ہے۔" مسکراتی نظروں سے عرش نے اس کے لال بھبھوکا چہرے کو دیکھا۔

"اور اس وقت تو مجھے بالکل میری ماما جیسی لگ رہی ہو۔"

"تو کیا کروں؟ تمہارا سر گود میں رکھ کر تھپکیاں دوں؟ سلا دوں ابدی نیند؟" وہ کھا جانے والے انداز میں بولی۔

"ہاں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" عرش نے سرعت سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھنا چاہا مگر وہ پہلے ہی کرنٹ کھا کر اٹھتی دور ہوئی۔

itsurdu.blogspot.com

یہ غلط ہے اب تم بھاگ کیوں رہی ہو؟" عرش نے تیزی سے اس کی چادر کا کونا پکڑا۔ "

دور ہٹ سنکی کہیں کے۔" ایک جھٹکے سے چادر چھڑاتی وہ سڑک کی طرف بھاگی جب کہ اس کی بدحواسی پر عرش ایک "

بار پھر بے ساختہ ہنستا چلا گیا تھا۔

ض...ض...ض...ض

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ یہ سراسر تمہارا فیصلہ ہے تم نے مجھ پر بھروسہ کیا مجھے میری نظروں میں اونچا کر دیا میں "

کبھی تمہارے بھروسے کو ٹوٹنے نہیں دوں گا۔" سنجیدہ لہجے میں وہ رائمہ سے مخاطب تھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

دراج سے پتا چلا کہ تمہیں جلدی پر اعتراض ہے مگر وقت بڑھوانے کی کوئی وجہ بھی تو نہیں... یہ بات سب ہی جانتے ہیں "

کہ تم دونوں کو ایک گہرے صدمے سے گزرے زیادہ دن نہیں گزرے اس لیے سب کچھ سادگی سے ہی ہو رہا ہے میں

جانتا ہوں تمہیں دراج کی زیادہ فکر ہے مگر یہ میری ذمہ داری ہے اسے ابھی پڑھنا ہے دنیا دیکھنی ہے میری موجودگی میں

تم اس کی طرف سے بالکل مطمئن رہو اور بس اپنے بارے میں سوچو۔" اسے تاکید کر کے وہ خاموش ہوا اور پھر دراج کو

باہر آنے کا اشارہ دیتا کمرے سے نکل آیا۔

دراج ہمارے پاس دن بہت کم ہیں تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ کل سے ہی رائمہ کے لیے کپڑے وغیرہ جو بھی ہیں ان "

کی خریداری شروع کر دو۔ میں ابھی بینک جا رہا ہوں واپس سیدھا تمہارے پاس آؤں گا رقم لے کر اس کے علاوہ بھی

جب ضرورت ہو مجھے کال کر دینا بلا جھجک۔" زرکاش کی تاکید پر اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔

حالات اگر اس گھر کے خوشگوار ہوتے تو میں کسی چیز کی کسر نہیں چھوڑتا' تم بھی جانتی ہو کہ اگر میں منظر پر آ گیا تو کیا "

ہو گا؟ رائمہ کے اس گھر سے رخصت ہونے تک میں کوئی بدمزگی نہیں چاہتا۔" وہ کچھ افسردگی سے بولا۔

ویسے تو ربیعہ بھابی نے صاف کہہ دیا تھا کہ ان کو صرف رائمہ سے غرض ہے مگر میں صرف ان کی وجہ سے نہیں اپنے "

"گھر والوں کی وجہ سے رائمہ کو کیش دوں گا۔ بعد میں وہ اپنی مرضی سے جو چاہے خرید سکتی ہے۔

"آپ میرے اور بجیا کے لیے اتنا سب کچھ کر رہے ہیں ہم کبھی آپ کا یہ احسان نہیں اتار سکیں گے۔ "

یہ احسان نہیں میرا فرض ہے اب دوبارہ اس طرح کی بات مت کرنا۔" زرکاش نے ناراضگی سے اسے دیکھا۔ "

دراج تم جانتی ہو کہ رائمہ کے اس معاملے میں میں پس پردہ ہی رہوں گا مجھے امید ہے کہ اس چیز میں تم میری مدد کرو "

itsurdu.blogspot.com

گی۔" زرکاش کی اس بات نے اسے الجھا دیا تھا۔

اب جب کہ رائمہ نے بھی شادی کے لیے اپنی رضامندی دے دی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ امی وغیرہ کو بھی اس بات کا" علم ہو جائے اور یہ تمہیں امی کو بتانا ہوگا۔" زرکاش بغور اس کے بدلتے تاثرات دیکھتا بولا۔

میں جانتا ہوں تمہارے لیے یہ مشکل ہے مگر تمہیں یہ کرنا ہوگا۔" زرکاش کا لہجہ التجائی تھا۔"

"مجھے ان سے جا کر کیا بات کرنی ہوگی آپ بتا دیں؟"

صرف یہ کہ ربیعہ بھابی تمہاری دوست کے ریلیٹوز میں سے ہیں اور یہ کہ وہ شادی کی ڈیٹ جلد از جلد طے کرنا چاہتی" ہیں۔"

اگر آپ کو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ میری اتنی بات بھی سننے کے لیے تیار ہو جائیں گی تو ٹھیک ہے میں ان کے پاس جاؤں" گی۔" وہ سرد لہجے میں بولی۔

مجھے یقین ہے کہ تم بات کو سنبھال لو گی۔ امان کی اور میری دوستی شروع سے باہر تک ہی محدود رہی ہے وہ اور اس کی" بیوی کبھی میرے گھر میں کسی سے نہیں ملے اس لیے مجھے یقین ہے کہ امی کو شک نہیں ہو سکتا کہ میں اس معاملے میں پوری طرح شامل ہوں۔" زرکاش بات ختم کر کے گیٹ کی سمت بڑھ گیا جب کہ وہ سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتی رہی تھی۔

ض...ض...ض...ض

سیڑھیوں کے پہلے اسٹیپ پر قدم رکھنے سے پہلے اس نے دور کھڑی رائمہ کو دیکھا جس کا چہرہ بالکل اترا ہوا تھا نفی میں سر ہلاتی وہ اب بھی دراج کو اوپر جانے سے روکنا چاہتی تھی مگر وہ رکی نہیں۔ باہر چند لمحوں کے لیے وہ رکی اندر سب ہی موجود تھے آوازوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ اندر کا ماحول کافی خوشگوار ہے گہری سانس لے کر وہ اندر داخل ہوئی۔ سب سے پہلے شذا کی نظر اس پر پڑی اس کے بعد ایک ایک کر کے سوائے زرکاش کے سب کے ہی چہرے تن گئے تھے اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی شیراز جارحانہ تیوروں کے ساتھ اس کی طرف آیا۔

کس کی اجازت سے اوپر آئی ہو؟ میں نے کہا تھا اگر یہاں قدم رکھا تو ٹانگیں توڑ دوں گا نکلو یہاں سے ورنہ دھکے دے کر" نکالوں گا۔" شیراز کے لہجے میں اس کے لیے نفرت اور حقارت تھی۔

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

مجھے تائی امی سے بات کرنی ہے۔" اس کی جانب دیکھے بغیر وہ بولی۔"

"جوتا پڑے گا منہ پر اگر میری ماں سے کلام کیا۔ ان کی بے عزتی کر کے سکون نہیں ملا۔"

شیراز وہ بات کرنے آئی ہے۔ اسے بات کرنے دو۔" زرکاش نے سخت لہجے میں کہا۔"

یہ بات کرنے کے لائق نہیں... میرے سامنے اس نے امی پر آنکھیں نکالیں۔ ان کو برا بھلا کہا۔ مجھ پر چڑھ دوڑی تھی"

یہ آپ نہیں جانتے۔ یہ جتنی زمین سے باہر ہے اتنی ہی زمین کے اندر ہے۔" شیراز بھڑک کر بولا۔

دراج کیوں ہمارے گھر کا ماحول خراب کر رہی ہو؟ جو بھی بات ہے رائمہ کو بھیجو ہم تمہاری کوئی بات نہیں سنیں"

گے۔" شذا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

تمہارے اندر ذرا شرم نہیں ہے اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہاں آ گئی ہو۔" یہ شذا تھی جو تن فن کرتی اس کے"

اور شیراز کے درمیان آ گئی۔

"بھائی... آپ اس کے منہ مت لگیں۔ ورنہ ان کو تو شوق ہیں یتیم اور مظلوم بن کر تماشے کرنے کے۔"

شذا... ہوش میں رہ کر بات کرو۔" زرکاش درمیان میں بہن کو روکتا ماں کی طرف متوجہ ہوا۔"

"امی آپ اسے بلا کر تو پوچھیں۔ بات کیا ہے؟"

زرکاش تمہیں یہاں جمعہ جمعہ آٹھ دن بھی نہیں ہوئے بہتر ہے کہ تم خاموش رہو۔ میں کیا لوگوں کی باتیں سننے کے"

لیے ہی رہ گئی ہوں۔ اس چھٹانک بھر کی لڑکی کی زبان کندھے پر پڑی ہے۔ آٹھ آٹھ آنسو رلائے ہیں اس نے تمہاری ماں بہنوں کو، عمر گزر گئی ان پر اپنے شوہر اور اولاد کی کمائی خرچ کرتے کرتے مگر پھر بھی ذلیل ہو رہے ہیں۔ یہ گھر تو وبال بن گیا ہے۔ قبر میں لے جائے گی یہ اس گھر کو۔ میرا بس چلے تو آج ہی اس کا حصہ اس کے منہ پر مار کر اس گھر سے چلتا کروں مگر اس کی ماں کا خیال آڑے آ جاتا ہے۔ اس بے چاری کی جگہ اس احسان فراموش کو دنیا سے چلے جانا تھا۔"

زرکاش ماں کو روکتا ہی رہ گیا مگر وہ جو شروع ہوئیں تو رکی نہیں۔ ان کے آخری جملے دراج کا ضبط ختم کر گئے تھے۔

کسی کے کہنے سے اگر کوئی مرنے لگتا تو میں ہزاروں بار کہہ چکی ہوں میرے ماں باپ تایا کی جگہ آپ سب کو اس دنیا"

سے اٹھ جانا چاہئے تھا۔" دراج کی آواز حلق میں گھٹ گئی تھی۔ جب زوردار تھپڑ اس کے چہرے سے ٹکرایا تھا۔ اس کے بعد دوسرا... تیسرا تھپڑ زرکاش نے روک لیا مگر تب تک دراج بری طرح لڑکھڑاتی سیڑھیوں سے گرتی چلی گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

رائمہ چیختی ہوئی اس کی طرف بھاگی آئی تھی۔ جسے زرکاش نے سیڑھیوں کے وسط میں ہی پکڑ کر روک لیا تھا۔ اس کی پیشانی سے بہتے خون کو دیکھ کر زرکاش کا چہرہ تپ اٹھا تھا۔

تمہارے اندر انسانیت باقی رہی ہے یا نہیں۔" مشتعل ہو کر اس نے اوپر کے شیراز کو دیکھا۔ جواباً شیراز نے دہاڑتے " ہوئے کیا کہا رائمہ نہ خود سننے رکی تھی نہ دراج کو اس نے وہاں رکنے دیا اس کا ہاتھ کھینچتی وہ تیزی سے کمرے میں لے آئی تھی۔

کوئی آواز مت نکالنا دراج... تمہیں میری قسم ہے تم اسے ایک لفظ نہیں بولو گی۔" اس کا چہرہ اپنے شانے میں چھپائے " رائمہ نے سختی سے اسے گرفت میں جکڑ رکھا تھا خوف سے لرزتی وہ باہر سے ابھرتی آواز کو سن رہی تھی۔

تم نے دوبارہ اس کے لیے مغلظات منہ سے نکالے تو منہ توڑ دوں گا تمہارا۔" پہلی بار زرکاش کو اتنے غصے اور بلند آواز " میں بولتے وہ سن رہی تھی۔

وہ ایسی دس گالیاں دے چکی ہے مجھے۔ وہ دوبارہ میرے سامنے بھی آئی تو میں گلا گھونٹ دوں گا اس کا۔" شیراز کی آواز " اور زیادہ بلند ہوئی تھی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کے ساتھ اس نے دراج کے سپاٹ چہرے کو دیکھا اور پھر خاموشی سے اس کے زخم کو صاف کرنے لگی تھی۔ قدموں کی آہٹ پر وہ دونوں متوجہ ہوئی تھیں۔ اندر آتے زرکاش نے رک کر ان دونوں کو شرمندہ نظروں سے دیکھا۔

اندازہ ہوا کہ میری کسی بات کی یہاں کتنی اہمیت ہے؟" اس کے سوالیہ سنجیدہ لہجے پر وہ دونوں بس خاموش تھیں۔ "

"میری عزت اسی میں ہے کہ میں کسی کو یہاں کچھ غلط کرنے سے بھی نہ روکوں۔ شاید یہ دس سال گھر سے دور رہنے کی قیمت ہے جو میں ادا کر رہا ہوں۔" اس کے طنزیہ تلخ لہجے پر دراج تخت سے اٹھ کر اس کے مقابل آئی۔

مگر ہمارے دل میں آپ کی بہت عزت ہے۔ قدر ہے کیونکہ آپ اس کے لائق ہیں۔" اس کے مدھم لہجے پر زرکاش " نے ایک نظر اس کی ابرو کے اوپر زخم کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو جسے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی گرفت میں تھام رکھا تھا۔

"مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کو مایوس کیا میری وجہ سے ساری بات بگڑ گئی۔ "

نہیں... غلطی میری ہے سب کچھ جانتے ہوئے بھی میں نے تمہیں اوپر آنے کی تاکید کی۔ بہت اچھی طرح شرمندہ "

itsurdu.blogspot.com

''ہو چکا ہوں تمہاری نظروں میں۔

آپ شرمندہ مت ہوں' یہ سب کوئی پہلی بار نہیں ہوا۔'' رائمہ نے کہا۔''

اسی بات کا تو افسوس ہے کہ میری موجودگی سے بھی حالات پر کوئی فرق نہیں پڑا۔'' وہ گہری سانس لے کر دراج کی'' طرف متوجہ ہوا۔

زخم زیادہ گہرا تو نہیں؟ دکھاؤ ذرا۔'' سنجیدگی سے وہ اس کے زخم کا جائزہ لینے لگا۔''

ض...ض...ض...ض

سڑک کی ہموار سطح پر گاڑی پھسلتی جا رہی تھی۔ درختوں کی قطار دیکھتی وہ کسی اور جانب دیکھنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

میرا خیال ہے باہر ایسی کوئی چیز نہیں جو تمہارے لیے مجھ سے زیادہ اہم ہو۔'' حاذق نے ایک بار پھر اسے اپنی طرف'' متوجہ کرنے کی کوشش کی مگر بے سود نرم ہوا کے جھونکوں سے چہرے پر بکھرتیں تراشیدہ لٹیں سمیٹتی وہ مکمل بے نیاز تھی۔

تم نے کھانے کے لیے بھی انکار کر دیا... میں تمہارے رحم و کرم کا منتظر ہوں۔ کم از کم اتنا تو بتا سکتی ہو کہ تم کہاں جانا'' پسند کرو گی؟'' ایک گہری نگاہ حاذق نے اس کے سجے سنورے چہرے پر ڈالی۔

میری پسند نہ پوچھیں۔ میں تو گھر ہی جانا پسند کروں گی۔'' اس کی جانب دیکھے بغیر وہ ناگوار لہجے میں بولی۔''

اور فی الحال میں تمہاری اس پسند کو خاطر میں نہیں لانے والا۔'' وہ مسکرایا۔''

ٹھیک ہے... تم مجھ سے شاید بات بھی نہیں کرنا چاہتیں مگر تم ایک بار میری طرف دیکھ تو سکتی ہو' ایک میں ہوں جو'' تمہیں دیکھ دیکھ کر نہیں تھک رہا' میرے لیے ڈرائیونگ کرنا اتنا مشکل کبھی نہیں رہا۔ جس قدر تمہاری موجودگی میں ہو رہا ہے۔'' اس کے بے بس لہجے پر بھی وہ قطعی لاتعلق رہی۔

رجاب تمہارے ساتھ میں ان لمحوں کو اور خوب صورت بنانا چاہتا ہوں تمہاری لاتعلقی مجھے پھر ہرٹ کر رہی ہے غلطی'' تمہاری نہیں ہے بس میں ہی تمہارے لیے بہت زیادہ حساس ہوتا جا رہا ہوں کیا میں یہ سمجھ لوں کہ تم میرے ساتھ نہیں آنا چاہتی تھیں؟'' وہ بہت سنجیدہ لہجے میں بولا۔

مجھے نہیں معلوم بس اتنا پتا ہے کہ یہ اٹلی نہیں ہے یہاں لحاظ اور ادب بہت معنی رکھتے ہیں یہاں نکاح کے دو دن بعد ہی''

itsurdu.blogspot.com

اس طرح تفریح کے لیے سڑکوں پر نہیں نکلا جاتا جس طرح آپ مجھے ساتھ لے آئے ہیں۔" اس کی جانب دیکھے بغیر ہی وہ جتانے والے انداز میں بولی... جب کہ حاذق کچھ حیران ہوتا بے ساختہ مسکرایا۔

کمال ہے پانچ سال میں یہاں اتنا کچھ بدل چکا ہے مجھے تو اندازہ ہی نہیں تھا۔" وہ سنجیدہ ہونے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔" "ویسے مجھے اب مکمل یقین ہو چکا ہے کہ پانچ سال بعد یہاں آکر میری زندگی چند دن میں ہی سنور گئی ہے۔"

جی ہاں آپ کی ہی سنوری ہوگی۔" باہر دیکھتی وہ بیزاری سے بڑبڑائی۔"

مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ان دونوں نے تمہیں بھی کافی چینج کر دیا ہے میں تو خیر پہلے سے زیادہ تمہارے لیے بے قرار ہوتا جا رہا ہوں مگر اس وقت تم خراب موڈ میں بالکل ناراض بیوی دکھائی دے رہی ہو۔" اس کے شوخ لہجے پر رجاب خفت سے سرخ ہوئی مگر کچھ بولی نہیں۔

"سنو تم میرے ساتھ ڈنر نہیں کرنا چاہتیں کم از کم آئس کریم کھانے کے لیے تو تیار ہو جاؤ یا وہ بھی نہیں؟"

"مجھے آئس کریم پسند نہیں۔"

عجیب لڑکی ہو تم میری معلومات کے مطابق تو لڑکیوں کو ہر موسم میں آئس کریم کھانا پسند ہوتا ہے۔" اس کے حیران لہجے پر رجاب نے پہلی بار اسے دیکھا۔

کتنی لڑکیوں کو آئس کریم کھلانے کا تجربہ ہو چکا ہے آپ کو؟" اس کے ناراض لہجے پر حاذق نے دھیرے سے ہنستے ہوئے اس کی سبز آنکھوں میں بہت چاہت سے دیکھا۔

سچ سچ بتا دوں گا تو اور ناراض ہو جاؤ گی۔ میں تو ہو جاؤں گا تباہ۔" اس کی مسکراتی نظروں پر وہ نخوت سے دوبارہ رخ پھیر گئی۔

تم ناراضگی میں دل پر قیامت ڈھا رہی ہو جب محبت سے دیکھو گی تب جانے کیا حال ہوگا میرا۔" اس کے ٹھنڈی سانس بھرنے پر رجاب نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا مگر اگلے ہی پل چوری پکڑے جانے پر اس کا دل بے تحاشا دھڑک اٹھا تھا۔

کچھ چونک کر رجاب نے ارد گرد کا جائزہ لیا سنسان سڑک کو اسٹریٹ لائٹ نے روشن کر رکھا تھا مگر سڑک سے ہٹ کر دونوں اطراف میں دور دور تک ہر سمت تاریکی اور سناٹے کا راج تھا۔

itsurdu.blogspot.com

"ہم یہاں کیوں رکے ہیں؟" پریشان ہو کر رجاب نے اسے دیکھا جو مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ تھا۔

"اس لیے کہ میں سکون سے تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں اور فی الحال اس سے زیادہ بہتر جگہ کوئی اور نہیں۔" گہری نظروں سے اس کے گھبرائے تاثرات دیکھتا وہ بولا جب کہ رجاب کی دھڑکنیں اس کی محویت پر بے تحاشا بڑھنے لگی تھی۔

"تمہیں اپنے ساتھ باہر لانے کا یہ مقصد ہر گز نہیں تھا کہ میں صرف تمہارے ساتھ اچھا وقت گزارنا چاہتا تھا۔ میں اپنے احساسات' اپنے جذبات تمہارے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔ تمہیں بتانا تھا کہ چند دنوں میں ہی تم میرے دل کے ہر حصے میں براجمان ہو چکی ہو۔ میں نے سوچا تھا کہ تم سے بہت ساری باتیں کروں گا وہ ساری باتیں جو میں صرف تم سے ہی کرنا چاہتا ہوں۔ میں تمہاری آواز تمہارے دل کی باتیں سننا چاہتا تھا مگر...اب بتاؤ میں کیا کروں؟ جب تم ہی خوش نہیں ہو ہمارے درمیان بندھے اس بندھن سے تو..." وہ بات ادھوری چھوڑ گیا۔ اس کے بجھے تاثرات نے رجاب کے دل کی کیفیت عجیب کر دی۔

"ایسا تو نہیں ہے کہ میں خوش نہیں میں تو بس ایسے ہی..." کمزور لہجے میں بولتی وہ رک کر سر جھکا گئی۔

"تمہارے گریز کو محسوس کرنے کے بعد میں اب کس طرح یقین کر سکتا ہوں کہ تم خوش ہو؟" اس کے بے حد سنجیدہ لہجے نے رجاب کو ہراساں کر دیا تھا۔

"مجھے راسب بھائی سے بات کرنی ہو گی انہیں اس طرح زبردستی تمہیں میرے ساتھ باندھنا نہیں چاہئے تھا۔" رجاب کے فق ہوتے تاثرات کے باوجود اسی سنجیدگی سے بولتا اس وقت دنگ ہوا۔ جب کہ یک دم ہی رجاب کی آنکھوں سے موٹے موٹے قطرے برسنے لگے تھے۔

"آپ آغا جان سے میری شکایت مت کریں میں آپ کے ساتھ کھانا بھی کھاؤں گی اور آئس کریم بھی مگر آپ آغا جان سے یہ سب مت کہیے گا۔"

"رجاب تم رو کیوں رہی ہو؟ میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔ تم رو مت میں نے تمہیں تو کچھ نہیں کہا۔ تمہاری کوئی غلطی نہیں۔" اس کے بہتے آنسوؤں نے حاذق کو پریشان کر دیا تھا۔

"تم جیسا چاہتی ہو میں ویسا ہی کروں گا۔ میں واقعی راسب بھائی سے کچھ نہیں کہوں گا میرا یقین کرو۔" نرم لہجے میں تسلی

itsurdu.blogspot.com

دیتے ہوئے حاذق نے اس کے حنائی ہاتھ تھاما۔ رجاب واقعی رونا بھول گئی تھی۔ کتنی محبت سے وہ اس کے ہاتھوں کو چوم رہا تھا وہ لرز ہی تو گئی تھی۔

تمہیں منانا تو میرے لیے بہت آسان ہو گا۔ اس لیے تم مجھ سے ناراض ہو کر اپنی توانائی ضائع مت کرنا۔" مسکراتی نظروں سے اس کے چہرے پر بکھری حیا کی سرخی اور بھیگی پلکوں کو دیکھتا وہ بولا۔

اب جب تک تم نظر اٹھا کر میری طرف نہیں دیکھو گی میں یقین نہیں کروں گا کہ تم خوش ہو۔" اس کے قطعی لہجے پر رجاب نے ایک نظر اس کے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں لرزتے اپنے ہاتھوں کو دیکھا.. فرار کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اپنے آپ میں مزید سمٹتے ہوئے وہ بمشکل ہی نظر اٹھا کر وارفتہ اور محبت سے لبریز آنکھوں میں دیکھ سکی تھی۔ بس یہی ایک پل تھا جس میں سب کچھ بدلنے لگا تھا۔ جس دھڑلے سے وہ اس کی زندگی میں وارد ہوا تھا اسی طرح اب ایک لمحے میں اس کے دل میں بھی داخل ہو گیا تھا۔ دل کو یہ یقین ہونے لگا تھا کہ قریب موجود یہ شخص اس کے لیے ساری دنیا سے زیادہ پیارا اور اچھا ہے۔ دل اس کی ہی رفاقت کا تو طلب گار ہے۔ گل رنگ ہوتے چہرے کے ساتھ اس کی بھاری پلکیں جھک گئی تھیں۔ گہری نظروں کی تپش سے اس کا چہرہ پگھلتا جا رہا تھا۔

پتا نہیں میں اب تک کیسے اس جذبے سے انجان رہا جو تمہارے لیے میرے دل میں ہے۔" اس کے چہرے پر نگاہیں جمائے وہ مدھم لہجے میں بولا۔

جانتی ہو تم بہت خوب صورت ہو۔ بہت زیادہ یا پھر میری نظروں میں اب تمہارے علاوہ کوئی چہرہ نہیں جچتا۔" خواب ناک لہجے میں سرگوشی کرتا وہ اس کے صبیح چہرے کو چھونے سے رک نہیں سکا جو مزید سمٹنے لگی تھی۔

رجاب... اب میرے لیے اور زیادہ مشکل ہے تمہارے بغیر سانس لینا۔ میں تم سے دور واپس نہیں جانا چاہتا کیا تم میرے ساتھ چلو گی؟" اس کے ہاتھ اپنی گرفت میں لیے وہ التجائی لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

میں آپ کے ساتھ کیسے..." تیزی سے دھڑکتے دل اور غالب آتی حیا نے رجاب کو بات مکمل کرنے نہیں دی۔

میں سب سے بات کروں گا۔ راسب بھائی کو بھی راضی کروں گا تمہیں ڈاکٹر بننا ہے تو میں تم سے ابھی وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری اسٹڈیز کا میں تم سے زیادہ خیال رکھوں گا۔ تمہارے اس مقصد کے راستے میں بالکل نہیں آؤں گا۔ بس تم پہلے میرا اعتبار کرو... ابھی مجھے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے۔ بتاؤ تم دو گی میرا ساتھ؟" اس کے بے تاب لہجے اور پر امید

itsurdu.blogspot.com

نظروں نے رجاب کو کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں رہنے دیا تھا۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی اس کی آنکھوں کے دیپ روشن کر گئی تھی۔ وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔ چند لمحوں میں ہی یہ شخص پورا کا پورا اس کے دل میں اتر کر بے بس کر چکا تھا۔ رجاب کی ہاں نے اس کے چہرے پر روشنیاں بکھیر دی تھیں۔

مجھے وہ لفظ نہیں مل رہے جو تمہارا شکریہ ادا کرنے کے لیے کافی ہوں۔ تم نہیں جانتیں تمہارا ساتھ مجھے کتنا مضبوط کر گیا ہے۔ میں اب سب کو راضی کرنے کی ہمت کر سکتا ہوں۔ تم یہ بھی ابھی نہیں جانتیں۔ تمہاری محبت نے، تمہاری قربت نے مجھے کس طرح اپنے حصار میں جکڑا ہوا ہے۔ میرا دل تو تمہارا غلام بن چکا ہے۔" جذبوں سے بھرپور لو دیتی نگاہوں سے اس کے محبوب چہرے کو اپنے دل میں اتار رہا تھا۔ تب ہی فضا میں ابھرتے تیز بے ہنگم شور نے ان دونوں کو بری طرح چونکایا۔ وہ چار بائیکس تھیں جن میں سے دو ان کی گاڑی کے بالکل سامنے رکتیں۔ راستہ بلاک کر گئی تھیں اور اپنے خطرناک ارادوں سے آگاہ بھی۔ رجاب کا دل حلق میں آنے لگا تھا۔

بڑا سا بھاری تھیلا سنبھالے وہ تھکن سے بے حال چلی جا رہی تھی۔ ہفتے میں ایک دن لگنے والا یہ سستی اشیائے خورد و نوش پر مشتمل بازار اس کے گھر سے بہت فاصلے پر تھا، اتنی دور پیدل آنا اور پھر بازار کے ہجوم، شور، دھکے، کافی تھکا دینے والا، صبر آزما مرحلہ ہوتا تھا، یہ بھی غنیمت تھا کہ موسم سرد تھا، دوپہر کے اس وقت بھی فضا میں خنکی تھی، آسمان ابر آلود تھا، چلتے چلتے اس کے پیر شل ہو چکے تھے لیکن پھر بھی اسے چلنا تو تھا ہی، کبھی کبھی اس کا دل چاہتا کہ دل کھول کر ہنسے اتنا کہ اس کی کھلکھلاہٹیں آسمان کو چھونے لگیں اور محرومیاں جل کر کوئلہ بن جائیں، غربت اپنا سا منہ لے کر رہ جائے، چہرے کی مسکراہٹوں کے پیچھے چھپی یاسیت بھلا کون دیکھ سکتا ہے، سسک سسک کر دھڑکتے دل کی آہ و فغاں قہقہوں کے شور میں کون سن سکتا ہے؟ بھرم قائم رہ جائے اتنا بہت ہے، دنیا کے پاس وقت نہیں غربت کے تاریک غار میں جھانک کر یہ دیکھنے کا کہ اس میں کتنی خواہشیں بلبلا رہی ہیں۔ وہ جانتی تھی کہ اپنے حصے کے کانٹے اسے خود ہی چن چن کر اپنے راستے سے ہٹانے ہیں۔

سوچوں میں گم چلتے چلتے یک دم ابھرتے شور نے اسے چونکایا تھا، اگلے ہی پل وہ جہاں تھی وہیں ساکت رہ گئی اور دنگ نظروں سے اس بائیک کو دیکھ رہی تھی جو اس کے گرد چکر کاٹ رہی تھی، سیاہ ہیلمٹ میں چہرہ چھپائے اس شخص نے واقعی اسے ہراساں کر دیا تھا، گھبرا کر اس نے اپنے گرد گھومتی بائیک سے بچ کر نکلنے کی کوشش کی تھی مگر ناکام رہی، اس

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

کا غصہ یک دم گھبراہٹ پر حاوی ہو گیا تھا' زیادہ وقت نہیں لگا تھا اعتماد بحال ہونے میں' بہت اطمینان اور خاموشی سے کھڑی وہ بائیک کے رکنے کے انتظار میں تھی تاکہ اپنی چپل سے ایسا تاک کر نشانہ لے کہ وار خالی نہ جائے اور پھر اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا' بائیک کچھ فاصلے پر ہی رک گئی تھی' بھڑک کر وہ پیر سے چپل نکالتی یک دم ٹھٹک کر رکی تھی کہ ہیلمٹ بروقت اتارتا وہ بائیک سوار مکمل اس کی طرف متوجہ اس کے ارادے کو بھانپتا مسکرا بھی رہا تھا' ہک دک نظروں سے وہ بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی جو بائیک چھوڑ کر اس کے مقابل آرکا تھا۔

''کیا اب بھی مجھے نہیں پہچانا؟'' عرش نے مسکراتی نظروں سے اس کی حیرت سے پھیلی آنکھوں میں دیکھا تھا' وہ واقعی فوری طور پر اسے نہیں پہچان سکی تھی' سیاہ ہائی نیک پر سیاہ ہی لیدر کی جیکٹ زیب تن کیے وہ اس کی حیرت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

''ظاہر ہے پہلی بار تمہیں مکمل مہذب لباس میں جو دیکھ رہی ہوں۔'' اس کے خشمگیں لہجے پر عرش خجالت سے مسکرایا۔

''...ویسے بہت عرصے بعد کسی لڑکی کو اس طرح تنگ کیا ہے میں نے''

''اس کا مطلب جوتے' سینڈل کھانے کا بھی کافی تجربہ ہے تمہیں۔'' وہ درمیان میں بول اٹھی۔

''ہرگز نہیں' ایک بار بھی یہ تجربہ نہیں ہوا' میرے معصوم چہرے کو دیکھ کر تمہارا غصہ بھی تو ہوا میں اڑ گیا۔'' وہ شرارت سے بولا۔

''خوش فہمی ہے تمہاری' اجنبی ہوتے تو ہرگز نہ بچتے۔''

''اچھا لگا یہ جان کر کہ میں تمہارے لیے اجنبی نہیں۔'' عرش کے سنجیدہ سے انداز پر وہ خاموش رہی۔

''اب یہ تو بتاؤ میں کیسا لگ رہا ہوں اور میرا اسٹائل تنگ کرنے کا کیسا لگا تمہیں...؟''

''دن کی روشنی میں تمہارے لشکارے کچھ کم ہیں' تمہاری مثال اس جگنو کی سی ہے جس کی چمک' دمک رات کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے مگر افسوس یہ جگنو اپنے وجود کی روشنی میں بھی بھٹکتے رہنے پر مجبور ہے۔'' اس کے گہرے لہجے نے عرش کے تاثرات کو مزید سنجیدہ کر دیا تھا۔ ''اور رہ گیا تمہارا اسٹائل' تو وہ بالکل بکواس تھا' چکر آنے لگے تھے مجھے...اب ہٹو سامنے سے مجھے دیر ہو رہی ہے۔''

itsurdu.blogspot.com

مگر تم یہاں کیسے نظر آ رہی ہو؟'' پوچھتے ہوئے عرش نے اس کے ہاتھ سے تھیلا لیا۔''

میں یہاں بازار تک آئی تھی۔ اس میں سبزیاں ہیں بس...'' عرش کو تھیلے کا جائزہ لیتے دیکھ کر وہ شرمندگی سے بولتی''

فوراً تھیلا اس سے لینا چاہتی تھی مگر عرش نے تھیلا واپس اسے نہیں دیا۔

میرے ساتھ چلو بائیک پر' جلدی پہنچ جاؤ گی۔'' اس نے آفر کی۔''

''نہیں' تم جاؤ' مجھے تو عادت ہے پیدل یہاں آنے جانے کی۔''

کیا مطلب... تم اپنے گھر سے یہاں تک پیدل چل کر آئی ہو؟'' عرش کے حیران لہجے پر وہ مسکرائی تھی۔ ''اور اب اتنی''

دور اپنے گھر تک پیدل جاؤ گی' تھکن سے مر جاؤ گی۔'' عرش کا انداز گھرکنے والا تھا۔

میں نے تمہاری طرح اپنی زندگی کا ابتدائی دور جنت میں نہیں گزارا عرش' روز کنواں کھودنے کی عادت پڑ چکی ہے۔''

اس کی پھیکی سی مسکراہٹ دیکھتا عرش کچھ بول نہیں سکا۔

تم جانتے ہو... اس تھیلے میں وہ سبزیاں ہیں جو بہت خراب قسم کی سبزیوں میں سے میں نے چن چن کر نکالی ہیں' یہ''

سبزیاں اتنی بہتر ضرور ہیں کہ مجھے اور میری ماں کو فاقے نہیں کرنے پڑیں گے' بس یہی ایک خوشی میری تھکن پر حاوی

ہے' پورے ایک ہفتے تک چلنے والی ان سبزیوں کا بوجھ اٹھا کر میں میلوں تک چل سکتی ہوں۔'' اس کے مضبوط لہجے پر

عرش چند لمحوں تک اس کے چہرے پر بکھری عجیب سی چمک کو دیکھتا رہا اور پھر پلٹ کر اپنی بائیک کی جانب چلا گیا تھا۔

سبزیوں کا تھیلا احتیاط سے بائیک پر رکھ کر وہ بائیک کو کھینچتا ہوا اس کی طرف آیا۔

چلو پھر میں بھی تمہارے ساتھ پیدل مارچ کرتا ہوں' اب اس کے لیے انکار مت کرنا۔'' عرش کے قطعی لہجے پر وہ''

خاموش رہی۔

تمہاری ماں اب کیسی ہیں؟'' اس کے ہمقدم چلتی وہ پوچھ رہی تھی۔''

''پہلے سے کچھ بہتر ہیں' میں ابھی ہاسپٹل سے ان سے مل کر آ رہا تھا' جانتی ہو آج ماما سے میں نے تمہارا ذکر کیا تھا۔''

میرا کیا ذکر کیا تم نے؟'' وہ حیران ہوئی۔''

بس یہی کہا کہ تم میری دوست ہو اور کیا کہہ سکتا تھا...'' ایک نگاہ عرش نے اس پر ڈال کر بولا۔''

''ماما تم سے ملنا چاہتی ہیں' تم چلو گی ان سے ملنے؟''

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"پتہ نہیں... مجھے ان سے ملنا چاہیے یا نہیں؟" اس کے ہچکچائے لہجے پر عرش چپ سا ہو گیا۔

"وہ ہاسپٹل میں کب سے ہیں؟" عرش کی خاموشی پر اس نے پوچھا۔

"اس بار ہاسٹل میں ان کو کافی وقت لگ گیا ہے' طبیعت ذرا سنبھلتی ہے کہ پھر..." وہ آزردہ ہوتا بات مکمل نہیں کر سکا تھا۔

"پریشان مت ہو' یہ مشکل وقت بھی گزر جائے گا۔" وہ ترحم آمیز نظروں سے اسے دیکھتی تسلی دینے لگی۔

"تم میرا پیغام اپنی ماما کو ضرور دینا کہ وہ جلدی سے ٹھیک ہو کر گھر آ جائیں پھر میں ان سے ملنے گھر آؤں گی۔" اس کے کہنے پر عرش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بس ایک نظر اسے دیکھا۔

"ایک بات پوچھوں تم سے؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اس نے عرش کو مخاطب کیا۔

"تمہاری ماما نے کبھی تم سے یہ نہیں پوچھا کہ ان کے علاج کے لیے تم رقم کہاں سے لا رہے ہو؟"

"ماں بہت معصوم ہوتی ہے اولاد کے معاملے میں' خاص طور پر بیٹے کے۔" وہ آزردہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"اگر ان کو تمہارے کام کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا تو...؟" بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تو وہ اسی وقت مر جائیں گی اور میں خودکشی کر لوں گا۔" عرش کے سرد سپاٹ لہجے پر وہ کچھ بول نہیں سکی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

"زرکاش... میں یہ بالکل نہیں چاہتی کہ تم ان دونوں بہنوں کے معاملات میں دخل دو... پہلے ہی ان کے ساتھ اچھا کر کے کون سی عزت مل گئی ہمیں... احسان فراموشی کی زندہ مثال اگر کسی کو دیکھنی ہو تو آ کر اس نامراد' بدزبان لڑکی کو دیکھ لے۔" کھانے کے دوران زرکاش نے رائمہ کی شادی کا ذکر نکالا تھا جس پر صبغہ شدید ناگواری سے بولی تھیں۔

"...امم... یہ رائمہ کی شادی کا معاملہ ہے' دنیا کی نظر میں ہی نہیں حقیقت میں اب آپ ہی اس گھر کی بڑی ہیں"

"بھائی... ان دونوں بہنوں کو کسی بڑے بزرگ کی ضرورت نہیں' آنکھیں چار ہیں دونوں کی' جس طرح رشتے خود طے کرتی پھر رہی ہیں' شادی بھی خود ہی نبٹا لیں گی۔" شیراز درمیان میں بپھر کر بولا۔

"تم خاموش رہو' تمہیں جو کہنا اور کرنا تھا وہ تم کر چکے ہو۔" زرکاش نے حتی المقدور لہجے کو دھیما ہی رکھا تھا۔ "حالات جو بھی رہے ہیں مگر اس سچ سے نگاہ نہیں چرائی جا سکتی کہ وہ دونوں ہمارا خون ہیں' ہمارے گھر کی عزت ہیں' جو ہماری ذمہ

itsurdu.blogspot.com

"داری ہے وہ ہمیں پوری کرنی ہے۔

میں تھوکتا ہوں ایسے خون پر، میں اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا، نہ ہی کسی ذمہ داری یا دنیاداری کے نام پر اپنی ماں کو دو کوڑی کے خونی رشتوں کے آگے جھکنے دوں گا... اس کی نوبت آنے سے پہلے زمین آسمان ایک کر دوں گا۔" شیراز بھڑک کر بولا اور اگلے ہی پل پلیٹ پرے کرتا کرسی سے اٹھ گیا، باہر جاتے شیراز سے نگاہ ہٹا کر زرکاش نے خاموش نظروں سے ماں اور بہنوں کو دیکھا۔

وہ دراج کی وجہ سے آپے سے باہر ہوا ہے، ورنہ وہ تمہارے سامنے اس طرح بدلحاظی نہیں کر سکتا تھا۔" کچھ دیکھا" صبغہ نے زرکاش کی نظروں میں جو صفائی میں یہ کہنا ضروری سمجھا تھا۔

امی... مجھے بھی آپ کی عزت اور مقام عزیز ہے، یہ میرا فرض ہے کہ میں ایسی نوبت ہی نہ آنے دوں کہ دراج یا کوئی" بھی آپ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو۔" وہ اپنے لفظوں پر زور دیتا بولا۔

بھائی... آپ دراج کو اتنا نہیں جانتے جتنا کہ ہم اسے بھگت چکے ہیں، اس کا بس نہیں چلتا کہ اپنی زبان کی تلوار سے" ہمارے ٹکڑے ٹکڑے کر دے، اتنی نفرت بھری ہے اس کے دل میں ہمارے لیے... شیراز کا غصہ جائز ہے۔" شذرا نے صاف گوئی سے کہا۔

"میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ رائمہ کے نکاح والے دن ہماری طرف سے کسی کو موقع نہ ملے انگلی اٹھانے کا۔"

زرکاش... کیا یہ بہتر نہیں کہ تم اپنی بہنوں کی فکر رکھو، شذرا کے سسرال والے شادی کی تاریخ کے لیے اصرار" کر رہے ہیں، بجائے ادھر توجہ دینے کے تم نے زمانے بھر کی ذمہ داریاں سر پر اٹھالی ہیں۔" صبغہ کچھ سخت لہجے میں بولیں۔

امی... مجھ سے زیادہ شذرا اور شزا کی فکر کسے ہو سکتی ہے، اپنے بہن بھائی اور چچا کی اولادوں میں، میں ہی بڑا ہوں، رائمہ" اور دراج کی ذمہ داری اصولاً بھی مجھ پر ہی عائد ہوتی ہے، ان کی ذمہ داری سے جان چھڑا کر میں آخرت میں اللہ کو کیا "جواب دوں گا؟ ابو اور چچا کو کیا منہ دکھاؤں گا؟

بھائی... دراج اور رائمہ باجی نا سمجھ نہیں جو آپ اتنا ان کے لیے جذباتی ہو رہے ہیں، کیا آپ نے دیکھا نہیں دراج نے" امی اور شیراز سے کتنی زبان درازی کی ہے؟" خاموش بیٹھی شزا ایک دم تلخ لہجے میں بول اٹھی۔

itsurdu.blogspot.com

اگر اس دن دراج کی بات تحمل سے سن لی جاتی تو اس سب کی نوبت ہی نہیں آتی جو ہوا تھا۔" زرکاش کو کہنا ہی پڑا۔ "آپ کا مطلب یہ ہے کہ سارا قصور ہمارا ہے؟ ہم سے زیادہ آپ کو ان دونوں کی پروا ہے تو صاف کہہ دیں..." شہزا کے اکھڑے لہجے نے زرکاش کو دنگ کر دیا تھا۔

"شہزا تم چپ رہو۔ تمہیں اپنے بڑے بھائی سے اس طرح سوال وجواب کرنے کی قطعی ضرورت نہیں۔" صبغہ نے سختی سے بیٹی کو ٹوکا۔

"زرکاش... دیکھا جائے تو مجھے تمہاری کسی بات کے خلاف جانے کا حق نہیں' اس گھر کے لیے اور اپنے بہن بھائی کے لیے بہت کچھ کیا ہے تم نے' ہم پر فرض ہے کہ تمہاری ہر بات پر سر جھکا دیں۔" صبغہ سرد لہجے میں بولیں۔

"امی... آپ مجھے غلط نہ سمجھیں' یہ سب کہہ کر آپ مجھے شرمندہ ہی نہیں گناہ گار بھی کر رہی ہیں۔" زرکاش نے دزدیدہ نظروں سے ان کو دیکھا۔

"امی... آپ جانتی ہیں کہ بھائی کتنے سادہ ہیں' سب کے لیے اچھا ہی کرنا چاہتے ہیں' آپ کیوں پھر ان سے بدگمان ہو رہی ہیں' بھائی صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم رائمہ کے نکاح میں شرکت کریں' ورنہ دنیا والے ہمارے خلاف ہی باتیں بنائیں گے' ورنہ ہمارا یا بھائی کا کیا مفاد اس سب میں اور پھر رائمہ سے تو ہمیں کوئی شکایت بھی نہیں ہے' اس نے تو کبھی آپ کے سامنے نظر تک نہیں اٹھائی۔" شذرا نے بروقت درمیان میں بولتے ہوئے بات کو سنبھالا۔

"میں اس بات سے کب انکار کر رہی ہوں مگر دراج کے معاملے میں کوئی لچک میں نہیں رکھوں گی۔ بڑا دل جلایا ہے اس احسان فراموش نے میرا۔" صبغہ سلگ کر بولیں۔ "زرکاش' مجھے ہمیشہ تم سے یہی شکایت رہے گی کہ تم نے میری اجازت کے بغیر ان دونوں بہنوں کی ذمہ داری اپنے سر پر دھر لی ہے۔"

"امی میری کوئی ذمہ داری آپ سے بڑھ کر اہم نہیں' آپ یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھیے گا۔" زرکاش کے سنجیدہ لہجے پر صبغہ خاموش رہیں۔

www.PakDigestNovels.Com

ان لڑکوں کے تیوروں سے کسی سنگین صورت حال کا خدشہ دل کو مٹھی میں جکڑ رہا تھا' شدید خوف زدہ ہو کر وہ حاذق کے بازو سے لگ گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

گھبراؤمت‘میں تمہارے ساتھ ہوں‘کچھ نہیں ہوگا۔‘‘اس کا برف ہوتا ہاتھ تھپتھپا کر حاذق نے تسلی دی اور پھر دوبارہ اس لڑکے کی طرف متوجہ ہوگیا جو اسے گاڑی سے باہر آنے کا اشارہ کررہا تھا‘ہراساں نظروں سے رجاب اس جانب دیکھ رہی تھی جہاں وہ لڑکا حاذق کو لے گیا تھا‘دو لڑکے مزید ان کے پاس جاکر کھڑے ہوگئے تھے‘وہ سب گاڑی سے اتنے فاصلے پر تھے کہ رجاب کو ان کی باتیں سنائی نہیں دے سکتی تھیں‘دل ہی دل میں اس نے حاذق کے سلامتی سے واپس آجانے کی دعائیں مانگنی شروع کردی تھیں کیونکہ اسے اندازہ ہورہا تھا کہ حاذق کی ان لڑکوں سے بحث وتکرار شروع ہوچکی ہے حاذق کی پشت اس کی جانب تھی مگر ان لڑکوں کے تیور اور ارادوں کو بھانپنا مشکل نہ تھا‘وہ حاذق سے کہنا چاہتی تھی کہ وہ لڑکے جو کچھ مانگ رہے ہیں‘ان کے حوالے کردے ورنہ ان لڑکوں کے پاس ہتھیار یقیناً موجود ہوں گے‘جو کچھ ان کو چاہیے وہ ہتھیار کے زور پر بھی چھین کر رہیں گے ان سب سے الجھنا اپنی زندگی کو داؤ پر لگادینے کے مترادف تھا۔شہر میں اسٹریٹ کرائم کی سنگینی سے وہ اچھی طرح واقف تھی۔خوف اور پریشانی سے بے حال ہوتی وہ مزید گاڑی میں بیٹھی نہیں رہ سکی تھی‘خوف سے بے قابو ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ وہ لرزتی ہوئی گاڑی سے اتری تھی...

اور یہی وہ لمحہ تھا جس میں اسے کسی ناقابل تلافی اور بھیانک نقصان کا شکار ہونا تھا‘کبھی کبھی ایسا گمان ہوتا ہے کہ تقدیر اور وقت سے بڑھ کر ظالم اور سنگین کوئی اور شے اس کائنات میں نہیں‘تقدیر اور وقت کی ملی بھگت کافی ہے بے خبری میں انسان کو کھائی میں دھکیلنے کے لیے‘ان سے بڑھ کر خاموش تماشائی بھی کوئی اور نہیں ہوسکتا...انسان دعویٰ نہیں کرسکتا کہ آنے والا وقت اس کے حق میں ہے یا خلاف‘انسان نہیں جان سکتا کہ تقدیر میں اس کے لیے کیا لکھا ہے...

رجاب نے بھی بے خبری میں سڑک پر نہیں کسی رینگتے سانپ پر پیر رکھ دیا تھا جو بلبلا کر اس کے پیر سے لپٹا چلا گیا تھا مگر وہ بالکل انجان بس حاذق کی طرف متوجہ تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

کابک نما کمرے کی زرد بیمار سی روشنی میں وہ حلوے کی پلیٹ تھامے اپنی ماں کے قریب بیٹھی تھی۔

’’امی...تھوڑا سا حلوہ اور کھالو‘کتنے دن بعد کوئی میٹھی چیز پکائی ہے میں نے‘بس یہ تھوڑا سا اور...‘‘نوالہ بنائے وہ اپنی ماں سے اصرار کررہی تھی جو گم صم دیواریں تکتی منہ کھولنے کے لیے تیار نہ تھی‘ناچار تھک کر اس نے نوالہ واپس پلیٹ میں رکھ دیا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

"رہو اپنی دنیا میں گم، شوہر کی موت اور بیٹی کی بربادی کا صدمہ لے کر... میں جو اپنی ہڈیاں توڑتی پھر رہی ہوں، تمہیں اور خود کو زندہ رکھنے کے لیے، وہ نظر نہیں آتا تمہیں۔" دلگیر لہجے میں وہ اپنی ماں سے گلہ کر رہی تھی جس تک نہ اس کی آواز پہنچ سکتی تھی نہ اس کا درد۔

"ابو کی جو پینشن آج لائی تھی، اس میں سے مکان کا کرایہ بھی دے دیا اور تمہاری دوائیں بھی لے آئی ہوں، جو پیسے بچے اس میں تھوڑا راشن بھی آگیا ہے پینشن کے چند سو روپے ہی تو ملتے ہیں، وہ بھی رکھے رہتے تو تمہارا ناکارہ بیٹا وہ پیسے بھی چھین کر لے جاتا، اس لیے آج ہی سب روپے خرچ کر دیئے۔ انا تو اس کو ہے، روپے مانگنے بیٹھی ہوں میں اسے جھیلنے کے لیے، تمہارا کیا جاتا ہے۔" تلخی سے بڑبڑاتی وہ پلیٹ اٹھائے چھوٹے سے باورچی خانے میں آگئی تھی۔ کھڑکی کے پٹ سرد ہوا کے زور سے آگے پیچھے ہوتے اسے متوجہ کر گئے تھے۔ ایک ہاتھ سے کھڑکی کا پٹ تھام کر اس نے اسٹریٹ لائٹ کی روشنی میں جگمگاتے وجود کو دیکھا تھا، آج وہ اپنے مخصوص وقت سے پہلے ہی نمودار ہو گیا تھا، اسے دیکھتے ہوئے آج پھر آنکھیں خیرہ ہونے لگی تھیں، اسے دیکھ کر جانے کیوں وہ تمام فکریں، محرومیاں اور غم بھولنے لگتی تھی، یک دم دل میں شکوہ جاگا تھا کہ یہ انسان کسی اور جہان میں کسی اور آسمان تلے ملتا تو کسی کا کیا بگڑ جاتا۔ زندگی میں کچھ نہ ہوتا صرف یہ انسان ہوتا تو اس کے پاس سب کچھ ہوتا، ہر سچائی اور تمام ناممکنات سے واقف ہونے کے باوجود وہ دل میں بے اختیارانہ جاگتے شکوے پر خود حیرت زدہ سی ہوئی تھی۔ گہری سانس لے کر وہ دمکتے وجود کے سحر اور اپنی حیرت سے باہر نکلی تھی کہ بیرونی دروازہ دھڑ دھڑا اٹھا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ کس کی آمد ہوئی ہے، آستینیں چڑھاتی وہ دروازہ کھولنے لگی تھی۔

"موت کا فرشتہ دیکھ لیا جو بل پڑا دروازے پر، حالت دیکھ ذرا اپنی کتے بھی قریب نہ پھٹکیں، ہزار بار کہا ہے انسان بن کر گھر میں آیا کر... چار لوگوں میں عزت ہے میری۔" اس کے میلے کچیڑ زدہ لباس، مٹی میں اٹے الجھے بالوں اور سرخ ابلی آتی آنکھوں کو غصیلی نظروں سے دیکھتی وہ غرائی۔

"بک بک نہ کر زیادہ، آئی بڑی عزت دار، اب شرافت سے مجھے میرے حصے کے پیسے دے، مجھے پتہ ہے آج ابو کی پینشن لائی ہوگی تو۔" اس کا بھائی بھی اسی کے لہجے میں بولا۔

"ابو جو دو زندہ لاشیں چھوڑ گئے ان کو تو تیرے نشے نے تجھے بھلا دیا مگر پینشن ملنے کی تاریخ تجھے یاد ہے خود غرض، مفاد

itsurdu.blogspot.com

پرست، لعنتی، حصہ تو ایسے مانگ رہا ہے جیسے باپ زمین، جائیداد بنا کر ورثے میں چھوڑ گیا تھا۔" وہ کلس کر بولی۔ "اور پینشن کہاں کی...؟ خیرات بول خیرات ابو جس دفتر میں معمولی ملازم تھے وہ دفتر سرکاری نہیں تھا لیکن پھر بھی اس کے مالک نے امی کی حالت اور بیماری پر ترس کھا کر ان کے لیے ہر مہینے کچھ پیسے باندھے تھے، تیرے نشے کی تسکین کے لیے نہیں... دو بسوں کے دھکے کھا کر، گھنٹوں انتظار کی مشقت میں اٹھاتی ہوں تب کہیں جا کر چند سو روپے ہاتھ میں آتے ہیں بہتر یہی ہے کہ جس طرح آیا ہے اسی طرح واپس چلا جا، ایک ٹکا نہیں میرے پاس۔"

"زبان کھینچ کر ہاتھ پر رکھ دوں گا، کچر کچر بند کر اور پیسے دے، نشہ ٹوٹ رہا ہے میرا، تیری جان لے لوں گا اگر مجھے پیسے نہ دیے، تو نے۔"

"کہہ جو دیا ایک ٹکا نہیں تیرے لیے میرے پاس، کر لے جو کرنا ہے۔" وہ چیخی تھی مگر اگلے ہی پل بھاری ہاتھ اس کے منہ پر پڑا تھا، خونخوار نظروں سے اسے دیکھتا وہ کمرے کی واحد بوسیدہ الماری کی طرف بڑھا تھا۔

"زرق... کچھ نہیں اس میں، سارے پیسے مکان کے کرائے اور امی کی دوائوں میں خرچ ہو گئے ہیں۔" اسے الماری کا سامان باہر پھینکتے دیکھ کر وہ چیل کی طرح اس پر جھپٹی تھی۔

"مجھے پیسے چاہئیں، سنا تو نے، تیری گردن اتار کر پھینک دوں گا اگر مجھے پیسے نہیں ملے۔" اس کی چیخوں کی پروا کیے بغیر وہ اس کے بال مٹھی میں جکڑ کر جھٹکتا دھاڑا اور پھر اس طرح دیوار کی طرف اسے دھکیلا کہ دیوار بھی لرز اٹھی تھی، درد کی شدت سے پھٹتے سر کو تھامے وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی، زرق ایک لات الماری کو رسید کر کے بکتا جھکتا باورچی خانے میں گھس گیا تھا، سن دماغ کے ساتھ ساکت بیٹھی وہ گرتے ڈبوں اور برتنوں کا شور سنتی رہی تھی، گرم گرم سیال اسے اپنی پیشانی سے چہرے کی طرف پھیلتا محسوس ہو رہا تھا۔ ناکام ہو کر زرق غصے میں پاگل ہوتا مغلظات بکتا واپس اس کے سر پر آیا تھا۔

"سلائی مشین کہاں ہے تیری؟ آنکھیں نہ نکال ورنہ پھوڑ دوں گا، بول مشین کہاں ہے؟" اس کے بال مٹھی میں جکڑے وہ پھر دھاڑا۔

"یہ ایک کمرے کا محل کھلا پڑا ہے تیرے سامنے، اندھے... خود ڈھونڈ اور جو لے جانا ہے لے جا۔" خون سے تربتر چہرے کے ساتھ اسے گھورتی وہ غرائی جواباً وہ اسے دھکا دے کر پلٹا، خالی خالی نظروں سے اس ہنگامے کو تکتی اپنی ماں

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کے قریب ہی اسے دوائوں کی تھیلی نظر آئی تھی، جھپٹ کر وہ تھیلی اٹھالی تھی اس نے۔

اب ان دوائوں کو بیچ کر ہی روپے حاصل کروں گا' میرے حصے کے روپوں کا تو کفن اپنے لیے تیار رکھ۔" وہ اس پر چیخا" جو دوائوں کی تھیلی زرق کے قبضے میں دیکھ کر دھک سے رہ گئی تھی۔

زرق... امی کی دوائیں مجھے واپس کر... زرق..." وہ حلق کے بل چیخی مگر زرق ان سنی کیے گھر سے نکل گیا تھا۔"

ایک نظر اس نے اپنی ماں کے ویران چہرے پر ڈالی اور پھر اگلے ہی پل سرعت سے باورچی خانے کے بکھرے سامان میں چھری اٹھا کر وہ اندھادھند زرق کے تعاقب میں باہر دوڑی تھی۔

سگریٹ ہونٹوں میں دباتا وہ چونک کر زنگ آلود گیٹ کی طرف متوجہ ہوا اور جو منظر اسے دکھائی دیا' وہ سگریٹ سلگانا ہی بھول گیا تھا' دنگ نظروں سے وہ اسے دیکھتا رہ گیا تھا جو لہولہان چہرے کے ساتھ چھری اٹھائے اپنے نشئی بھائی کے پیچھے بھاگی چلی آرہی تھی۔

انتہائی تیز رفتاری سے اس نے رکے بغیر پتھر سے تاک کر زرق کی پشت کا نشانہ لیا تھا' وہ ایک کراہ کے ساتھ سڑک کے بیچوں بیچ گر گیا تھا۔ اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر وہ اس کے سر پہ پہنچتی اس کے سینے پر پیر رکھ چکی تھی۔

پاگل ہو گئی ہے کیا..." اس کے خطرناک تیوروں پر زرق کا سارا دم خم نکل گیا تھا۔"

ہاں' ہو گئی ہوں پاگل' اپنی ماں کی زندگی کے لیے میں تیری جان بھی لے سکتی ہوں' دوائیں واپس کر ورنہ دوسری" سانس نہیں لینے دوں گی تجھے۔" چھری اس پر تانے وہ حلق کے بل چیخی۔ اس کے بکھرے بالوں' غصے سے پھٹی آنکھوں میں خون اترا دیکھ کر زرق نے چپ چاپ دوائوں کی تھیلی اس کی طرف بڑھادی تھی' ایک جھٹکے سے تھیلی زرق سے لے کر اس نے تھیلی کی گرہ کھولی اور اس میں سے ایک نوٹ نکال کر زرق کے منہ پر دے مارا تھا۔

میرے باپ کی وجہ سے ملنے والی خیرات میں سے یہ تیرا حصہ ہے... جا کر خرید لے اپنے لیے زہر' میری چھری سے تو" بچ گیا مگر زہر کے بغیر مر جائے گا۔ اب غرق ہو جا کہیں جا کر..." غرا کر اسے ایک ٹھوکر رسید کرتی وہ پلٹی اور کسی بھی جانب دیکھے بغیر سیدھی زنگ آلود گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی تھی' پول کے پاس ساکت عرش دم بخود اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔

چادر اپنے گرد لپیٹ کر اس نے اپنی سوئی ہوئی ماں پر کمبل درست کیا تھا' پھر ٹفن اٹھایا اور گھر سے نکل گئی تھی۔ پول کے

itsurdu.blogspot.com

قریب ٹہلتے عرش کی نظریں اس پر ٹھہر گئی تھیں جو کچھ دیر پہلے والے حلیے سے بالکل مختلف نظر آ رہی تھی۔

''یہ لو' حلوہ دل مانے تو کھالو۔'' ٹفن اس کی طرف بڑھاتی وہ بولی' ٹفن اس سے لیتے ہوئے عرش نے بغور اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھا' پیشانی پر موجود چادر کے باجود اس کے زخم پر بندھی پٹی چھپی نہیں رہ سکی تھی۔ خاموشی سے وہ پول سے پشت ٹکا کر بیٹھ گئی تھی' عرش چند لمحوں تک اسے دیکھتا رہا پھر خود بھی کچھ فاصلے پر پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔

''حلوہ مزیدار ہے' بہت عرصے بعد کھانے کو ملا ہے۔'' حلوہ کھاتے ہوئے عرش نے خاموشی توڑی۔

''آج تم نے مجھے کچھ زیادہ ہی حیران کر دیا ہے' زخمی شیرنی بھی کچھ نہیں تمہارے جلال کے سامنے' ویسے کیا لے کر بھاگ رہا تھا وہ؟''

''بے شرم کو کچھ نہ ملا تو امی کی دوائیں بیچنے جا رہا تھا اپنے نشے کے لیے' ایسی اولاد کا تو پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ دینا چاہیے۔'' وہ زہر خند لہجے میں بولی۔

''میں بھی اب کل ہی پڑوس میں چھپا کر رکھی اپنی سلائی مشین واپس گھر میں لاتی ہوں... ایک پتھر کی ضرب سہنے کی سکت نہیں اور چلا ہے سلائی مشین اٹھا لے جانے... لوفر...''

''جو بھی ہے تمہیں اپنے بھائی سے بہت محبت ہے۔'' عرش کے مسکراتے لہجے پر وہ ناگواری سے سر جھٹک کر رہ گئی۔

''اس کی زندگی کے لیے جب تمہیں مجبور ہونا ہی پڑتا ہے تو کیوں خود کو اذیت میں ڈالتی ہو؟ تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں تمہاری ماں کو سنبھالنے والا۔''

''تو اور کیا کروں...؟ امی کی حالت وقت بے وقت بگڑ جاتی ہے ان کے لیے کچھ روپے بچا کر رکھنے پڑتے ہیں مگر...'' وہ بیزاری سے بولتی بات ادھوری چھوڑ گئی تھی۔

''تم مجھ سے کچھ روپے لے لو... بطور قرض' جب واپس کر سکو تو کر دینا۔'' عرش نے سرسری انداز میں کہا۔

''نہیں' ایک دو دن میں مجھے سلائی کے پیسے مل جائیں گے' قرض کی ضرورت نہیں پڑے گی۔'' وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

''جانتی ہو' تم اس طرح بجھی بجھی اور خاموش بالکل اچھی نہیں لگتی۔'' حلوہ کھاتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا... جواباً وہ خاموشی سے اس کے ہاتھ میں موجود مختلف انگوٹھیاں اور کلائی میں موجود زنجیریں' بریسلیٹس وغیرہ کو دیکھنے لگی تھی۔

''سنو... تمہیں یہ سب چیزیں کہاں سے مل جاتی ہیں؟ یہ سب تو لڑکیوں کے پہننے کی چیزیں ہیں۔'' اس کے تجسس زدہ

itsurdu.blogspot.com

لہجے پر عرش نے حیرت سے پہلے اسے اور پھر اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔

"بے وقوف... یہ مردوں کے پہننے کی جیولری ہے' لڑکیوں کی جیولری میں کیوں استعمال کروں گا۔" عرش کے خشمگیں لہجے پر وہ ایک پل کے لیے دنگ ہوئی۔

"مردوں کی جیولری..." وہ اپنی بے ساختہ امڈتی مسکراہٹ کو روک نہیں سکی تھی۔

"اس میں مسکرانے والی کیا بات ہے؟" عرش نے ابرو چڑھا کر اسے دیکھا۔ "کوئی فضول بات مت کرنا ورنہ یہ خالی ٹفن تمہارے سر پر ماروں گا..." عرش کے وارن کرنے پر وہ بے ساختہ ہنسی تھی۔

"اچھا' بس یہ بتادو کہ مردوں کی جیولری میں جھومر' ٹیکا' پازیب بھی ملتے ہیں؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"فی الحال تو نہیں مگر آگے کتنی جدت آجائے فیشن میں کچھ کہا نہیں جاسکتا۔" عرش کے کہنے پر وہ پھر ہنسی تھی۔

"اڑالو مذاق' مجھے برا نہیں لگے گا' اس بہانے تم ہنستی تو ہو۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"تم ایسا کیوں نہیں کرتیں کہ میری گرل فرینڈ بن جاؤ' ویسے بھی میرا وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔"

"ہاں... مجھے پتہ ہے تمہارا وقت ہی نہیں تم خود بھی بہت قیمتی ہو' لیکن میرے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ تمہیں دینے کے لیے میرے پاس بہت سارے پیسے نہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی لیکن اگلے ہی پل عرش کے بدلتے تاثرات پر اس کی مسکراہٹ غائب ہوگئی تھی۔ ٹفن اس کے سامنے رکھتا وہ تنے ہوئے چہرے کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔

"حلوہ کھلانے کا شکریہ' اب تم یہاں سے جاؤ۔" اس کے سرد لہجے پر وہ کچھ کہتے کہتے رک کر سڑک کی طرف متوجہ ہوئی' جہاں سیاہ شیشوں والی لمبی سی کار آرکی تھی۔

"سنا نہیں تم نے... جاؤ یہاں سے۔" عرش کے یک دم سخت لہجے پر وہ چونک کر گاڑی سے نظر ہٹاتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ زنگ آلود گیٹ تک پہنچ کر اس نے پلٹ کر دیکھا' وہ کار بھی اب سڑک پر آگے بڑھتی جارہی تھی' پول کے اردگرد پھیلی تیز روشنی میں ہوا سے بکھرتے خشک پتوں کے سوا کچھ نہیں تھا' جانے کتنے لمحوں تک اس کی خالی نظریں پول کی جانب مرکوز رہی تھیں۔

www.PakDigestNovels.Com

صحن میں رات کی تاریکی اور مہیب سا سناٹا پھیلا ہوا تھا' دراج کی فکر میں اسے نیچے آنا پڑا اور اب بند دروازے کے پاس رکا

itsurdu.blogspot.com

وہ اندر سے دراج کی ابھرتی بلند سسکیوں اور کراہوں کو سنتا شدید مضطرب ہو رہا تھا۔

آج رائمہ گھر سے رخصت ہو گئی تھی' امان کی طرف سے چند خاص خاص لوگ آئے تھے' بہت سادگی سے نکاح ہوا تھا' زرکاش کی وجہ سے ہی سہی' مارے باندھے صبغہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ نکاح کے وقت موجود تھیں مگر رائمہ کے رخصت ہوتے ہی وہ شنذرا' اور شزا کو ساتھ لے کر اوپر اپنے پورشن میں چلی گئی تھیں' زرکاش کے لیے یہی بہت تھا' وہ اپنے گھر والوں سے اس سے زیادہ امید رکھ بھی نہیں سکتا تھا' شیراز کی غیر موجودگی پر اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی۔

پڑوس میں رہنے والی رائمہ کی دوست اور اس کی ماں' بہنوں نے دراج کو بہت اچھی طرح سنبھالا تھا جو رو رو کر پچھلے تین دنوں سے اپنے ساتھ ساتھ رائمہ کو بھی بے حال کرتی رہی تھی۔ امان اور اس کی بیوی ربیعہ نے جاتے جاتے بھی دراج کو بہت دلاسے دیئے بہت پیار سے سمجھایا تھا مگر اسے کہاں رائمہ کے بغیر صبر آنے والا تھا۔ رائمہ کی طرف سے زرکاش بہت مطمئن تھا' یہ ایک بڑی ذمہ داری تھی جو پوری ہو چکی تھی' اللہ کے بعد وہ امان اور اس کی بیوی کا بھی شکر گزار تھا کہ ان دونوں نے رائمہ کی تعلیمی قابلیت کم ہونے پر کوئی اعتراض کیے بغیر اس کی باقی خوبیوں اور قابلیت کو پہچانا اور اسد جیسے قابل انسان کے لیے رائمہ کو فوقیت دی۔

دروازے پر دستک دے کر وہ اس کے کھلنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔ تنہا دراج کو روتا بلکتا چھوڑنا اس کے لیے ممکن نہیں تھا' دراج اب مکمل اس کی ذمہ داری تھی اور پھر بات صرف ذمہ داری کی نہیں رہی تھی' دراج وہ لڑکی تھی جو پاگل پن کی حد تک اس کے لیے حساس تھی' اپنی محبت کا مرکز اسے بتانے پر بضد تھی... اور پھر کچھ تقاضے دل کے' ضمیر کے بھی تو ہوتے ہیں' ایسے ہی تو وہ بے چین ہو کر اس کا درد بانٹنے نہیں آیا تھا۔ دروازہ کھلا تھا' اسے سامنے دیکھ کر وہ بمشکل آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

میں تمہارے درد کو محسوس کر سکتا ہوں دراج... لیکن یہ بھی یقین رکھو کہ آج چچا جان اور چچی کی روح کو کتنا سکون ملا ہوگا' ہمارے لیے یہ بہت بڑی خوشی ہے کہ رائمہ اپنے گھر میں آباد ہو چکی ہے' اپنی ایک نئی زندگی شروع کر چکی ہے' اتنے پیار کرنے والے لوگ ملے ہیں اسے' اتنا پیارا شوہر ملا ہے اسے اسد کے روپ میں... تم نے دیکھا تھا' وہ دونوں ساتھ ساتھ کتنے جچ رہے تھے۔'' زرکاش کے خوشی اور رشک سے بھرپور لہجے پر وہ آنسو صاف کرتی اثبات میں سر ہلا کر رہ گئی۔

itsurdu.blogspot.com

میں جانتا ہوں کہ یہ آنسو صرف رائمہ کی جدائی کی وجہ سے نہیں بلکہ خوشی کے بھی ہیں' اب تمہیں خود کو سنبھالنا ہوگا'' اگر تم چاہتی ہو کہ رائمہ اپنے گھر میں خوش اور مطمئن رہے تو تمہیں خود کو مضبوط کرنا پڑے گا' تمہیں بھی اب ایک نئی زندگی شروع کرنی ہے' اپنی اسٹڈی کا سلسلہ دوبارہ شروع کرو' رائمہ کے سامنے جو باتیں ہم نے طے کی تھیں وہ میں پھر دہرا رہا ہوں' میں نے جو ہاسٹل تمہارے لیے منتخب کیا ہے وہ رائمہ کے گھر سے بہت قریب ہے' ورنہ میں اس ہاسٹل سے زیادہ بہتر ہاسٹل میں تمہارے رہنے کا انتظام کر لیتا' اگر تمہیں وہاں کا ماحول پسند نہ آئے تو مجھے ضرور بتا دینا' کل شام تک اپنی ساری ضروری پیکنگ کر لینا' رائمہ کی طرف سے ہوتے ہوئے ہم سیدھا ہاسٹل جائیں گے۔''

''جی... میں جانتی ہوں کہ کل مجھے اس گھر کو چھوڑ جانا ہے۔'' وہ بھرائے لہجے میں بولی۔

''جانا ضروری بھی ہے دراج... زندگی میں بڑے بدلاؤ لانے کے لیے ایک بڑا قدم اٹھانا ہی پڑتا ہے' دل پر جبر کر کے ہی سہی' یہاں رک کر تم جس تنہائی اور اذیت کا شکار رہو گی وہ میں برداشت نہیں کر سکتا...'' وہ سمجھانے والے انداز میں بولا۔

''مگر میرے لیے خود پر جبر کرنا آسان نہیں' یہ گھر میرا ہے' یہاں کونے کونے میں امی' ابو کی خوشبو ہے' تایا ابو کی پرچھائیاں ہیں۔'' وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بولی۔

''میں جانتا ہوں تمہارے لیے یہ آسان نہیں لیکن مجھے تم پر پورا یقین ہے' تم بہت بہادر ہو' چچا جان' چچی اور ابو کو تم اپنے دل میں ساتھ لے کر یہاں سے جا رہی ہو' یہ گھر تمہارا تھا اور تمہارا ہی رہے گا' کوئی اس گھر کو تم سے نہیں چھین رہا... تمہیں میرے وعدے پر یقین نہیں؟''

''مجھے خود سے بڑھ کر آپ پر یقین ہے۔'' وہ سسکتے لہجے میں بولی۔

''میں کل ہاسٹل جانے کے لیے تیار رہوں گی' آپ جو چاہیں گے اس میں ہی میری بھلائی ہے میں جانتی ہوں' آپ جو کہیں گے اب میں وہی کروں گی' بس آپ کبھی مجھ سے دور مت جایئے گا ورنہ میں مر جاؤں گی۔''

''نہیں کرتے ایسی باتیں' بے وقوف لڑکی۔'' زرکاش نے اسے ڈپٹا۔ ''اب تم اپنا یہ روتا بسورتا چہرہ واش کرو اور پھر جلدی سے میرے اور اپنے لیے اچھی سی چائے پکا لاؤ۔''

''جی' ابھی لاتی ہوں۔'' وہ فوراً واش بیسن کی جانب بڑھ گئی جبکہ زرکاش تخت پر براجمان ہوتا کسی سوچ میں گم ہو گیا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

گاڑی سے اتر کر اس نے ڈور بند کیا اور پھر چاہا تھا کہ حاذق کو اپنی طرف متوجہ کرے مگر شدید گھبراہٹ میں اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ کس طرح حاذق کو متوجہ کرے اس بات سے قطعی انجان کہ دو آنکھیں اس پر مرکوز ہو چکی ہیں۔

گہرے سبز لباس میں اس کا نازک سراپا اسٹریٹ لائٹ کی تیز سونے جیسی روشنی میں ہوشربا تھا' پشت سے نیچے تک جاتے ریشم جیسے بالوں میں ستارے چمکتے دکھائی دے رہے تھے' بدحواسی میں شانے سے سرکتے دوپٹے کا پلو پختہ سڑک کو چھو رہا تھا' جہازی سائز لینڈ کروزر کے قریب روشنی میں بھیگے اس کے خیرہ کن جھلملاتے وجود پر وہ دو آنکھیں ساکت کی ساکت تھیں۔ خوف اور گھبراہٹ سے رجاب کے دل کی دھڑکنیں بڑھتی جا رہی تھیں' صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ حاذق کی ان لڑکوں سے تلخ کلامی ہو رہی ہے' اپنے خوف اور اضطراب کو دباتے ہوئے وہ خود کو تیار کر رہی تھی کہ حاذق تک پہنچ جائے ورنہ یہ تکرار حاذق کو ضرور نقصان پہنچا سکتی تھی' خود کو مضبوط کرتے ہوئے یک دم ایک عجیب سے احساس کے تحت وہ دائیں جانب متوجہ ہوئی تھی جہاں موجود بائیک کے پاس دو لڑکے کھڑے تھے' ان میں سے ایک کو اپنی جانب تکتا دیکھ کر رجاب کی سانس ہی رک گئی تھی اور اس وقت تو دھڑکن بھی' جب رجاب نے اس لڑکے کو اپنی جانب قدم بڑھاتے دیکھا تھا' وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکی تھی نہ ہی قریب آتے اس لڑکے سے نگاہ ہٹا سکی تھی۔

خوف اور وحشت سے رجاب کی آنکھیں پھیلنے لگی تھیں' دھیرے دھیرے اپنی طرف بڑھتے اس لڑکے کے ہاتھ میں چمکتے ریوالور نے رجاب کے اوسان خطا کر دیئے تھے' دہشت سے اس کا وجود کپکپانے لگا تھا' گاڑی کے بند دروازے سے لگی وہ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی تھی جو آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے نگلتا چہرے کے کرخت تاثرات کے ساتھ انتہائی قریب آرکا تھا' خوف سے لرزتی رجاب کو اور تو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا بس وہ یہ کر سکی تھی کہ کانپتے ہاتھوں سے اپنے ایئر رنگز' گردن سے سونے کی زنجیر اور انگلیوں سے دونوں انگوٹھیاں اتار کر اس لڑکے کی جانب بڑھا دی تھیں مگر وہ رجاب کے چہرے سے نظر ہٹا کر اس کے ہاتھ پر رکھے زیور پر ایک نگاہ بھی ڈالنے کے لیے تیار نظر نہیں آ رہا تھا۔

میرے پاس بس یہی سب ہے۔'' خوف سے گھٹی آواز میں بمشکل بولتے ہوئے رجاب کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے'' تھے مگر اگلے ہی پل دل حلق میں آگیا تھا جب اس لڑکے نے ریوالور کی نال تھوڑی سے ٹکا کر اس کے چہرے کو اوپر اٹھایا اور اسی کی ہتھیلی سے زیور اٹھانے کی بجائے اس کی کلائی انتہائی سختی سے پکڑ لی تھی' زیور کہاں گرے رجاب کو کچھ ہوش

itsurdu.blogspot.com

نہیں تھا' چیخیں حلق میں ہی گھٹ گئی تھیں' تڑپ کر اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا' سخت آہنی گرفت سے ٹوٹ کر کلائی میں چبھتی چوڑیوں نے اس کی اذیت کو بڑھا دیا تھا۔ اپنا ہاتھ آزاد کروانے کے لیے زور لگاتے ہوئے اس نے حاذق کو پکارنا چاہا تھا مگر آواز حلق تک آکر دم توڑ رہی تھی' تب ہی وہ دوسرا لڑکا جو بائیک کے پاس کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا دوڑ کر اس جانب آیا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو...؟ چھوڑو اسے۔'' ہلکی آواز میں وہ لڑکا اس پر غرایا جو ایک ٹک رجاب کو دیکھتا اسے چھوڑنے کا ارادہ'' نہیں رکھتا تھا۔

چھوڑو اسے...'' اس بار اس لڑکے نے اپنے ساتھی کو رجاب سے دور ہٹانا چاہا تھا کہ اس جنونی لڑکے نے ریوالور کی'' ضرب اسے دے ماری تھی' رجاب کی مدد کے لیے آنے والا وہ لڑکا اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا' لڑکھڑا کر وہ پیچھے کی طرف جا گرا تھا مگر رجاب کو اس کی مداخلت نے بہت ہمت دے دی تھی۔

میرے ساتھ میرا شوہر ہے' وہ تمہیں جان سے مار ڈالے گا۔'' لرزتے لہجے میں بولتی رجاب نے اسے دور کرنے کی'' کوشش کی تھی جو مزید قریب ہونا چاہتا تھا' رجاب میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ اسے خود سے دور رکھنے اور اس کی گرفت سے اپنی کلائی چھڑانے میں کامیاب ہوتی... لیکن جب اس نے رجاب کا دوسرا ہاتھ بھی پکڑنا چاہا تب نہ جانے اس میں کہاں سے ہمت آگئی' خوف پر اشتعال غالب آگیا تھا' پوری جان لگا کر رجاب نے ایک بھرپور تھپڑ اس کے گال پر دے مارا تھا' تھپڑ اتنا شدید اور غیر متوقع تھا کہ وہ لڑکا بھی چند لمحوں کے لیے سناٹے میں آگیا تھا' مگر اگلے ہی پل وہ بپھر اٹھا تھا' شدید اشتعال میں اس نے رجاب کے بال مٹھی میں جکڑے اور ایک ہی جھٹکے میں اس کا چہرہ گاڑی کی ونڈو کے شیشے سے اس قوت سے ٹکرایا تھا کہ شیشہ بھیانک آواز کے ساتھ ٹوٹا تھا' اسی جنونی انداز میں وہ واپس رجاب کا سر باہر کھینچ کر نکالتا اس لمحے ہوش میں آیا تھا جب خون کے گرم گرم چھینٹے اڑ کر اس کے چہرے اور شرٹ پر لگے تھے' رجاب کے خون آلودہ چہرے کو پھٹی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اس کا سارا جنون اور اشتعال بھک سے اڑ گیا تھا' یہ سب بس چند سیکنڈ میں ہی ہوا تھا۔

یہ کیا کر دیا تم نے...؟'' وہی دوسرا لڑکا جو رجاب کو چھڑانے آیا تھا حلق کے بل چیختا پیچھے ہٹتا چلا گیا مگر وہ بت کی طرح'' ساکت کھڑا بس پھٹی آنکھوں سے اس چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا جس کا ہر نقش بگڑ کر سرخ چیتھڑوں میں تبدیل ہو چکا تھا'

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

پانی کی طرح بہتا گاڑھا خون رجاب کی گردن اور گریبان کو بھگوتا جا رہا تھا' اس کے بالوں کو اپنی مٹھی سے آزاد کرتا وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا جبکہ رجاب کٹی شاخ کی مانند پختہ سڑک پر آ گری تھی' کوئی کراہ تک اس کے حلق سے برآمد نہ ہو سکی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

سردی کی شدت آج بلا کی تھی' گیٹ سے باہر آ کر اس نے سڑک کے دائیں بائیں دیکھا تھا ہر منظر دھند میں لپٹا تھا' وجود سے لپٹی گرم چادر میں ٹھٹھرتی وہ سڑک پار کرتی پول کے پاس آ رکی تھی' چند لمحے وہ منتظر رہی تھی مگر پھر درخت کے تاریک سائے سے گزرتی کھردری باؤنڈری کے قریب پہنچ گئی تھی' بجھے بجھے سے چاند کی مدھم روشنی میں وہ بازوؤں کا تکیہ بنائے باؤنڈری پر چت لیٹا آسمان کو ہی تک رہا تھا' قدموں کی آہٹ پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

اس درد کی دنیا سے گزر کیوں نہیں جاتے

یہ لوگ بھی کیا لوگ ہیں مر کیوں نہیں جاتے

استہزائیہ لہجے میں شعر گوئی کرتا وہ اٹھ بیٹھا تھا۔

''کیوں مریں لوگ... اللہ کی ذات بڑی' یہ درد کچھ بھی نہیں ان لوگوں کے لیے جنہیں اللہ کی رضا' راضی رکھتی ہے اور پھر دنیا میں درد نہ ہوں' سکھ ہی سکھ ہوں تو یہ جنت نہ بن جائے۔'' کچھ فاصلے پر بیٹھتی وہ بولی۔

''اللہ پر اتنا یقین ہے تو کیوں واویلا مچاتی ہو تکلیفوں پر؟'' وہ استہزائیہ لہجے میں بولا۔

''کیونکہ میں انسان ہوں' فرشتہ نہیں تکلیف پر واویلا کرتی ہوں کفر تو نہیں بکتی... ویسے واویلا مچانے کے لیے مجھے کسی بڑی وجہ کی ضرورت نہیں' بچپن کی عادت ہے' ذرا ذرا سی بات پر ہنگامہ کرنے کی' امی کہا کرتی تھیں کہ مجھے میرے باپ کے لاڈ پیار نے بگاڑا ہے۔'' وہ مسکراتے ہوئے بول بھی رہی تھی اور ساتھ ساتھ چھوٹی سی کیتلی میں سے چائے ڈسپوزیبل گلاس میں انڈیل رہی تھی۔

''تم یہ کیوں لائی ہو؟''

''اس سردی میں تمہیں زندہ رکھنے کے لیے۔ تمہاری ماما کو تمہاری بہت ضرورت ہے۔'' چائے اس کی طرف بڑھاتی وہ بولی۔

”وہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھے چائے صرف اپنی ماما کے ہاتھ کی پینے کی عادت ہے۔“ وہ صاف گوئی سے بولا۔

”صرف چند گھونٹ لے لو، اچھی نہ لگے تو چھوڑ دینا۔“ اس کے لہجے میں دبے اصرار پر عرش نے بھاپ اڑاتی چائے کا گلاس تھام لیا۔

”فکر مت کرو، میں نے اس چائے میں ایسی کوئی چیز نہیں ملائی جو تمہیں نقصان پہنچائے۔“ اپنی چائے کا گلاس اٹھاتی وہ بولی۔

”مجھے نقصان پہنچا کر تمہیں کیا مل جائے گا؟“ عرش نے اسے دیکھا۔

”تمہاری قیمتی جیولری۔“ اس کے برجستہ جواب پر وہ مسکرا کر سر جھٹکتا چائے کے سپ لینے لگا۔

”کل میں نے بس یونہی مذاق میں ایک بات کہہ دی تھی مگر تم برا مان گئے.. کیا تم ایسے ہی ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصے میں آ جاتے ہو؟“

”بات چھوٹی نہیں لگی تھی مجھے، مذاق میں تم بات کو کسی اور رخ پر لے گئی تھیں جو مجھے اچھا نہیں لگا تھا۔“ عرش کے سنجیدہ لہجے پر وہ خاموش رہی۔

”تمہاری ماں کیسی ہیں؟“ عرش نے پوچھا۔

”ٹھیک ہیں وہ... اور تمہاری ماما؟“

”وہ بھی ٹھیک ہیں۔“ عرش کے جواب پر اس نے سر ہلایا اور ہوا کے تیز ہو جانے والے جھونکوں سے لہراتی شاخوں کی سرسراہٹوں کو سننے لگی۔

”آج تم یہاں کیوں چھپے ہو؟“ یک دم یاد آنے پر وہ پوچھ بیٹھی۔

”کچھ دیر تنہائی میں آرام کرنے کا موڈ تھا اس لیے... تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں۔“ جواب کے ساتھ وہ سوال کر گیا۔

”تمہاری خوشبو سے۔“ وہ بولی۔ ”تم بہت مہنگی خوشبو استعمال کرتے ہو گے، پتہ ہے مجھے نیند میں بھی یہ خوشبو محسوس ہوتی ہے اپنے ارد گرد بری طرح چونک جاتی ہوں میں۔“ اس کے سادہ سے لہجے پر عرش نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا تھا جہاں سادگی اور حیرت کے سوا کچھ اور نہ تھا۔ ”ایک دن میں بھی ایسی ہی خوشبو خریدنے کے قابل ہو جاؤں گی،

itsurdu.blogspot.com

مجھے بہت پسند ہے عطر' پھول' پرفیوم...''اس کے لہجے میں جھلکتی حسرت پر اس کے شوق کے ساتھ اس کی غربت بھی واضح کر رہی تھی۔

ایک بات کہوں...اسے یاد رکھنا' تمہیں کسی خوشبو کی ضرورت نہیں' اپنی پاکیزگی کی خوشبو کو بس ہمیشہ بچا کر' سنبھال کر رکھنا کیونکہ یہ اتنی انمول خوشبو ہے کہ جسے مجھ جیسا انسان ساری دنیا کی دولت دے کر بھی نہیں خرید سکتا۔''عرش کے سنجیدہ لہجے میں کچھ ایسا تھا جو وہ چند لمحوں تک خاموشی سے بس اسے دیکھتی رہی۔

تم سارا دن کہاں گزارتے ہو؟''خاموشی سے گھبرا کر وہ بول اٹھی۔''

''گیراج میں' بہت بڑے گیراج میں کام کرتا ہوں میں۔''

واقعی...؟''وہ بے یقین سی ہوئی۔''

ہاں' مجھے شروع سے ہی گاڑیوں میں بہت دلچسپی رہی ہے۔گاڑی پر ہاتھ رکھ کر میں اس کی خرابی کا پتہ لگا لیتا ہوں۔''وہ فخریہ لہجے میں بولا۔

کمال ہے' تم تو بہت ہنر مند نکلے' ہاتھ لگاتے ہی گاڑی میں کیا خرابی ہے تمہیں پتہ چل جاتا ہے' جادو ہے کیا تمہارے ''ہاتھ میں؟

جادو نہیں مہارت...ویسے جادو تو تمہارے ہاتھ میں ہے' چائے زبردست تھی' دیکھو پورا گلاس خالی کر دیا میں نے۔''' اس کے گلاس لہرانے پر وہ مسکرائی۔

آج سردی بہت زیادہ ہے۔مجھے انگیٹھی جلا کر کمرے کو گرم کرنا پڑے گا' یہ ٹھنڈ امی کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں۔''کچھ تشویش سے بولتی وہ عرش کی طرف متوجہ ہوئی۔

تمہیں بھی ایسی سخت سردی میں گھر پر ٹھہرنا چاہیے تھا' آج تم نے جیکٹ پہن رکھی ہے اور مجھے لگ رہا ہے کہ تمہاری ''طبیعت بہتر نہیں۔

ہاں' کچھ ایسا ہی ہے' میں بھی یہ سوچ رہا ہوں کہ ہاسپٹل میں ماما سے ملتا ہوا گھر ہی چلا جاؤں۔''عرش کے کسلمندی سے کہنے پر وہ خوش ہو گئی تھی۔

تو پھر دیر مت کرو' فوراً اٹھو۔''اس کی عجلت پر عرش نے حیرت سے اسے دیکھا مگر پھر خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔''

itsurdu.blogspot.com

ویسے تمہاری ماما کس ہاسپٹل میں ہیں... ڈاکٹر ان کی صحت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟" عرش کے ہمراہ آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔ پول کے نزدیک وہ دونوں پہنچے ہی تھے کہ سامنے سڑک پر وہی کل والی سیاہ شیشوں کی لمبی کار آر کی تھی' عرش نے رک کر اسے دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے تھے' عرش کو ایک نگاہ دیکھ کر وہ دوبارہ اس گاڑی کو دیکھنے لگی تھی جس کا ڈور لاک ہلکی سی آواز کے ساتھ یقیناً عرش کے لیے کھلا تھا۔

مجھے جانا ہوگا' پہلے تم جاؤ۔" عرش نے اسے مخاطب کیا۔"

تمہیں ہاسپٹل جانا تھا۔" وہ سرعت سے یاد دلا گئی۔"

"ہاسپٹل صبح چلا جاؤں گا۔"

"... مگر تمہاری طبیعت"

تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں' اپنے کام سے کام رکھو' میرے لیے اس وقت پیسہ میری زندگی سے زیادہ اہم ہے۔" عرش نے غصیلے لہجے میں اسے جھڑکا تھا۔"

تو مجھے کیوں طنطنہ دکھا رہے ہو' جاؤ جہاں جانا ہے میری بلا سے۔" سرخ چہرے کے ساتھ بولتی وہ رکی نہیں' پلٹ کر" بھی اسے نہیں دیکھا تھا جو گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

اپنا سارا ضروری سامان سمیٹ کر بالآخر وہ اب اس گھر سے جانے کے لیے بظاہر بالکل تیار تھی' اپنے بیگ تخت پر رکھ کر وہ خود بھی تخت کے کنارے بیٹھی ویران نظروں سے صحن کے کونے کونے کو دیکھتی دل میں موجزن جذبات کے طوفان دبائے رکھنا چاہتی تھی' صبح سے کئی بار رائمہ اسے فون کر چکی تھی' اس کا اصرار تھا کہ وہ اسد کو گھر بھیج دیتی ہے تاکہ دراج اس کے ہمراہ آجائے مگر دراج نے اسے منع کر دیا تھا' وہ جانتی تھی کہ رائمہ اس سے ملنے کے لیے کس قدر بے چین ہوگی مگر وہ زرکاش کے ساتھ ہی رائمہ کے سسرال جانا چاہتی تھی' آج وہاں ولیمے کا اہتمام بھی سادگی سے ہو رہا تھا' زرکاش کے انتظار میں گھر کے ایک ایک حصے کو آنکھوں میں جذب کرتی وہ رونا نہیں چاہتی تھی مگر اس گھر سے جانے کا احساس اس کے دل کے درد کو بڑھائے جا رہا تھا' حالانکہ اس گھر سے اس کی کوئی خوشگوار یادیں نہیں جڑی تھیں مگر یہ وہ گھر تھا جہاں اس کا بچپن گزرا تھا' بہت کٹھنائیاں دیکھی تھیں اس گھر میں' رائمہ اور اس کے آنسوؤں کی مہک

itsurdu.blogspot.com

اس گھر کی فضا میں بسی ہوئی تھی' اس گھر سے اس کا جذباتی تعلق تھا اور وہ کبھی اس گھر کو اپنے حق سے' اپنی دسترس سے باہر نکلتا نہیں دیکھنا چاہتی تھی شاید اسی لیے وہ خود اس گھر سے جا رہی تھی۔

صحن میں گھومتیں اس کی نم آنکھیں کھلتے ہوئے بیرونی گیٹ پر جا رکی تھیں' اندر آتے شیراز کو دیکھ کر اس کی رگوں میں شرارے سے دوڑ گئے تھے' دوسری جانب ایک تیز نفرت بھری نگاہ دراج پر ڈالتا وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا مگر پھر رک کر دوبارہ تخت کی طرف دیکھا۔

اچھا... تو آج ہمارا گھر تمہارے غلیظ وجود سے پاک ہو جائے گا۔'' مضحکہ اڑانے والے انداز میں بولتا وہ تخت کی قریب آیا۔

ویسے تو تم نے بڑا شور مچا رکھا تھا' اس گھر پر صرف تم دو بہنوں کا حق ہے' ہم تم دونوں کا حق مار رہے ہیں' ناجائز قبضہ کر کے بیٹھے ہیں' تمہارے باپ کے گھر پر وغیرہ وغیرہ... اب کہاں گیا وہ سارا طنطنہ... کہاں گئی وہ کندھے پہ لٹکی زبان؟'' زبان کے تلخ طنزیہ لہجے پر وہ بس لب بھینچے اسے دیکھتی رہی۔

احسان مانو میرے بھائی کا' ایک کو عزت سے رخصت کر دیا اب تم بھی جا رہی ہو اپنا منہ کالا کر کے' جس قسم کے کرتوت ہیں تمہارے' دیکھنا ساری زندگی تمہاری ہاسٹلوں میں گزرے گی' جنازہ بھی تمہارا وہیں سے نکلے گا میں ضرور آؤں گا کاندھا دے کر تمہیں قبر میں اتارنے' تمہیں زمین میں دفن کر کے مٹی ڈالنے کی میری حسرت پوری ہو جائے گی۔ تب تک اپنی شکل نہ دکھانا۔'' زہر خند لہجے میں بولتا وہ یک دم چپ ہوا تھا جب خلاف توقع دراج بھڑکنے کے بجائے عجیب سے انداز میں مسکراتی اس کے مقابل کھڑی ہوئی تھی۔

کون پہلے قبر میں اترتا ہے یا اتارا جاتا ہے یہ تو یقین سے کوئی نہیں کہہ سکتا... لیکن یہ یقین رکھو کہ میری شکل تمہیں ساری زندگی دیکھنی بھی پڑے گی اور برداشت بھی کرنی پڑے گی۔'' تیز نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ بولی۔ ''اور یہ تو قیامت تک نہیں ہو سکتا کہ اس گھر سے میرا حق ختم ہو جائے' آگ لگا کر ہوا دینا تمہاری خصلت ہے تو میری رگوں میں بھی وہی خون دوڑ رہا ہے' مجھے تو بس پیٹرول چھڑکنے سے غرض ہے' ویسے تمہاری خوش فہمیوں پر مجھے ہنسی بھی آ رہی ہے اور ترس بھی... تمہیں اگر ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ میں کیا کچھ کر چکی ہوں اور کیا کچھ کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں تو تمہارے پیروں کے نیچے سے زمین نکل جائے۔'' اس کی چبھتی نظروں اور دل جلانے والی مسکراہٹ سے زیادہ

itsurdu.blogspot.com

اس کے ذو معنی جملوں نے شیراز کو ہتھے سے اکھاڑ دیا تھا۔

"بیکار کی بکواس سننے کا وقت نہیں میرے پاس۔ ترس خود پر کھاؤ، اتنی حق دار ہوتی تو سامان سمیٹ کر اس گھر سے نہ نکل رہی ہوتی..."

"شیراز... کیا بات ہے؟" اوپر سے آتی صبغہ کی آواز پر دراج نے بھی سر اٹھا کر ان کو دیکھا۔

"تائی امی... میں شیراز کو اللہ حافظ کہہ رہی تھی بس، آپ بھی کہا سنا معاف کرنا، زندگی اور موت کا کوئی بھروسہ نہیں۔" بولتے ہوئے اس نے شیراز کو بھی دیکھا اور لبوں میں مسکراہٹ دبائے دائیں آنکھ ایک پل کے لیے بند کرتی اسے انگاروں پر لوٹا گئی تھی۔

"شیراز... تم اوپر آؤ فوراً۔" دراج کو نظرانداز کرتی صبغہ نے غصے میں شیراز کو حکم دیا۔

"لعنت ہے تمہاری زندگی پر۔" شیراز حقارت سے اسے دیکھتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ گہری سانس لے کر واپس تخت پر بیٹھ گئی۔

زرکاش جانتا تھا کہ یہ لمحے اس پر بہت بھاری ہیں اس لیے وہ اتنی عجلت میں دراج کو لے کر گھر سے نکلا تھا کہ اسے پلٹ کر ایک نظر گھر دیکھنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا۔ بظاہر وہ پرسکون تھی، بہت کچھ حاصل کرنے کا عزم دل میں ہو تو خود پر جبر کرنا ہی پڑتا ہے اور دراج کے ساتھ کچھ ایسا ہی معاملہ تھا۔

پتہ نہیں کتنی دیر تک رائمہ نے اسے خود سے لپٹائے رکھا، دراج تو اس کے جھلملاتے چہرے اور چمکتی آنکھوں کی دلکشی کو حیرانی سے دیکھتی رہ گئی تھی، اتنی حسین رائمہ پہلے کبھی نہیں لگی تھی، ایک ہی دن کی جدائی میں وہ سر سے پیر تک بدل چکی تھی، ایسی خوشی سے بھرپور مسکراہٹ دراج نے پہلے کبھی اس کے لبوں پر کھلتی نہیں دیکھی تھی، موقع ملتے ہی دراج اپنی حیرت کا اظہار رائمہ سے کیے بغیر نہ رہ سکی تھی۔

"شادی بندھن ہی ایسا ہے دراج جو انسان میں کیا، اس کی زندگی میں بھی بڑے بڑے بدلاؤ لے آتا ہے، یہ تعلق ایسا ہی پیارا اور مقدس ہے... جب تمہاری شادی ہو جائے گی تب تم بھی میری طرح بدل جاؤ گی۔" رائمہ مسکراتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھی جس کی حیران نظریں رائمہ پر سے ہٹ نہیں پا رہی تھیں۔

"بجیا... اس سب کا مطلب یہ ہے کہ اسد بھائی بہت اچھے ہیں۔"

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

جی..." رائمہ نے ہنستے ہوئے اس کے چہرے پر پیار سے چپت لگائی۔"

اگر زرکاش بھائی نہ ہوتے تو میں کبھی تمہاری طرف سے اتنا مطمئن نہ ہو پاتی... دراج ان کو بالکل تنگ مت کرنا' کوئی ایسا کام نہ کرنا جو مجھے ان کی نظروں میں شرمندہ کردے' ہاسٹل میں اچھے سے رہنا' میں وہاں آتی رہوں گی' تم جب چاہو مجھے فون کرنا میں خود تمہیں ہاسٹل لینے آؤں گی' گھبرانا بالکل نہیں' خوب دل لگا کر پڑھو' ڈگری لینی ہے تمہیں' یاد ہے ناں...؟" رائمہ کے کہنے پر اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

زرکاش کے ہمراہ جب وہ ہاسٹل پہنچی تو ساتھ رائمہ اور اسد بھی تھے۔ ہاسٹل کی پہلی رات اس کے لیے بہت مشکل اور ہولناک ثابت ہوئی تھی۔ اتفاق سے فی الوقت کوئی روم میٹ بھی نہیں تھی' تنہا اجنبی ماحول میں اسے دیواروں سے بھی خوف محسوس ہو رہا تھا' رائمہ اور زرکاش کے سمجھانے کا فی الحال اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا' حوصلے اور مضبوطی کے سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے تھے' اس رات نہ وہ خود سوئی تھی' نہ زرکاش کو سونے دیا تھا' گھبراہٹ اتنی تھی کہ وہ بار بار اسے فون کرنے پر مجبور تھی' ہر بار زرکاش کسی بھی جھنجلاہٹ یا ناگواری کے بغیر اس کی گھبراہٹ اور خوف کو دور کرنے کی کوشش کرتا رہا تھا اور اسی میں صبح ہو گئی تھی' وعدے کے مطابق صبح جب وہ جلتی آنکھوں اور بھاری سر کے باوجود ہاسٹل پہنچا تو دراج کے دھواں دھار رونے پر وہ بالکل حیران نہیں ہوا تھا' دراج سے اسے یہی امید تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

وحشت سے پھٹی آنکھوں سے وہ اس کے بے جان' بے حس و حرکت وجود کو دیکھ رہا تھا تب ہی وہ دھونکنی کی طرح چلتی سانسوں کے ساتھ اس شخص کی طرف متوجہ ہوا جو چلاتا ہوا اسی جانب دوڑا آرہا تھا' شدید وحشت اور گھبراہٹ میں وہ دو قدم پیچھے ہٹتا ریوالور کا رخ دوڑ کر آتے حاذق کی طرف کر گیا۔

رک جاؤ وہیں..." وہ دھاڑا اور اگلے ہی پل فائر کی تیز بھیانک آواز گونج اٹھی تھی' حاذق جہاں تھا وہیں ساکت رہ گیا تھا۔

بھاگ جاؤ یہاں سے' پلٹ کر بھی مت دیکھنا ورنہ مین تم پر فائر کر دوں گا۔" ریوالور حاذق پر تانے وہ دھاڑا مگر اس کے لہجے میں لرزش اور خوف نمایاں تھا۔

itsurdu.blogspot.com

بھاگ جائو۔" حلق کے بل چلاتے ہوئے اس نے دوسرا فائر ساکت کھڑے حاذق کے ارد گرد ہی کہیں کیا تھا' اس بار ہوش میں آتا حاذق گرتا پڑتا پیچھے ہٹتا چلا گیا تھا۔

لرزتے ہاتھوں میں مضبوطی سے ریوالور پکڑے وہ پھٹی آنکھوں سے حاذق کو دیکھ رہا تھا جو اندھا دھند وہاں سے بھاگتا چلا جا رہا تھا۔

ایک ہولناک سناٹا ان سب نفوس پر طاری تھا جو اپنے ہواسوں میں آتے رجاب کے ساکت وجود کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ ریوالور ہاتھ میں پکڑے وہ ایک ہی پوزیشن میں کھڑا سبز لبادے میں بے حس و حرکت پڑے وجود کو دیکھتا پسینے میں شرابور ہو چکا تھا۔

تم نے ہم سب کو مشکل میں ڈال دیا ہے... میں نے کتنا روکا تھا تمہیں' کیا تم پاگل ہو گئے تھے؟ مجھ پر بھی حملہ کیا تم نے..." اس کا ساتھی اس پر چیخ اٹھا۔

یہ ریوالور میرے باپ کا ہے' تم نے دو فائر کر دیئے' ان کو پتہ چل گیا تو میری کھال اتار دیں گے۔" ایک لڑکا غصے سے چیختا اس سے ریوالور چھین گیا۔

میں نے منع بھی کیا تھا تم سب کو کہ اس قسم کے ایڈونچرز میں نہ پڑو' اب پڑ گئے لینے کے دینے... اس نے پھنسا دیا ہم سب کو اپنے ساتھ..." ایک اور لڑکا اس پر چیختا مگر وہ کچھ سن ہی کہاں رہا تھا۔

اس گاڑی کے لیے بحث کر رہے تھے اس آدمی سے... اب کھڑی ہے سامنے گاڑی' اس پہاڑ کو چھپاؤ گے کہاں؟" سارے اناڑی لالچ میں پھنس گئے' اب بھگتو۔" ان میں سے ایک اور بھڑک کر بولا۔

جو ہونا تھا ہو چکا' اب ایک دوسرے پر بھونکتے کیا پولیس کے یہاں پہنچنے کا انتظار کر رہے ہو۔ نکلو سب یہاں سے جلدی" ایک لڑکا ان سب کو ہوش میں لاتا اپنی بائیک کی طرف بھاگا' باقی سب بھی اس کی تقلید میں اپنی اپنی بائیک سنبھال چکے تھے۔

تم کیا اب اس پر فاتحہ پڑھ رہے ہو' جلدی کرو چلو۔" ایک لڑکے نے اسے اپنے ساتھ کھینچنا چاہا جس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد ہو چکا تھا۔

اسے یہاں چھوڑ کر مت جاؤ' یہ مر جائے گی' ہم اسے کسی ہاسپٹل تک پہنچا دیتے ہیں۔" لرزتے لہجے میں اس نے اپنے"

itsurdu.blogspot.com

ساتھیوں سے کہا۔

دماغ ٹھکانے نہیں لگا اب تک تمہارا' اسے ہاسپٹل لے جاؤ گے اور اپنے ساتھ ہم سب کو لاک اپ میں' اسے علاج کے قابل چھوڑا ہے تم نے' مرتی ہے تو مرنے دو' اب نکلو یہاں سے۔" وہ سب کے سب اس پر مشتعل ہوتے زبردستی اسے اپنے ساتھ کھینچتے لے گئے تھے۔ طویل سنسان سڑک پر وہ بائیک بہت اسپیڈ میں دور ہوتی چلی گئی تھیں اور پیچھے دیوہیکل گاڑی کے قریب چوڑی سڑک پر پڑا ایک وجود بے یار و مددگار ہی پڑا رہ گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

اک خواب دریدہ کو رگ حرف سے سینا

پھر لے کے اسے کوچہ و بازار میں رہنا

خود اپنے کو ہی دیکھ کے حیران سا ہونا

نرگس کی طرح موسم بیمار میں رہنا

بادل' کبھی پروا' کبھی پھولوں سے لپٹنا

ہر لحہ تیرے آنے کے آثار میں رہنا

کھڑکی کو اس نے دھیرے سے کھولا' باہر کی یخ بستگی نے چہرے کو برف کر دیا تھا' چوڑی سڑک کے دوسری جانب اسٹریٹ لائٹ کی تیز روشنی میں سب کچھ ساکت و جامد تھا۔ خشک پتے' ہوا یہاں تک کہ سناٹا بھی... گہری پراسرار سی خاموشی اپنے بھید کھولنے کے لیے بے تاب تھی۔ ماحول پر چھایا سکوت کسی آہٹ' کسی آواز کا شدت سے منتظر تھا' جانے کتنا وقت گزر گیا تھا اسے ایک ٹک سڑک پر رقص کرتے سکوت کو دیکھتے ہوئے کہ یک دم ہوا کے سرد جھونکے نے اس کے چہرے کو چھوا تھا۔ مٹی کی سوندھی سوندھی مہک قوت شامہ سے ٹکراتی اسے چونکا گئی تھی' آسمان گہرے بادلوں سے ڈھکا تھا' ایک تارہ بھی ٹمٹماتا دکھائی دینا ناممکن تھا' اسٹریٹ لائٹ میں نرم سی بوچھاڑیں اسے آسمان سے اترتی دکھائی دے رہی تھیں۔ سڑک کے کنارے ٹیکسی اسے چھوڑ کر آگے بڑھ گئی تھی' چند لمحوں تک وہ سڑک کے کنارے ہی رکا مخصوص عمارت کی اس کھڑکی کی جانب کچھ دیکھنے کی کوشش کرتا رہا تھا مگر کھڑکی بند تھی' گہری سانس لے کر عرش نے آسمان کی جانب دیکھا' نرم پھواریں اس کے چہرے کو نم کرنے لگی تھیں' گہرے بادلوں میں اسے

itsurdu.blogspot.com

چمکتی بجلی کے جھماکے پھیلتے دکھائی دے رہے تھے' بادلوں نے خاموشی توڑ کر گڑگڑانا شروع کر دیا تھا' نرم پھوار تیز بارش میں بدلنے لگی تھی' گھنے درخت کی شاخوں نے بھی لہرا کر برستے بادلوں کا ساتھ دینا شروع کر دیا تھا' ہوا کے بڑھتے یخ بستہ جھکڑ سڑک پر رقصاں تھے۔

موسم کے تیوروں کو بدلتے دیکھ کر عرش پہلے ہی اپنا ہینڈ بیگ سنبھالے گھنے درخت کی سمت دوڑ چکا تھا کہ رگوں میں لہو منجمد ہونے لگا تھا۔ گھن گھرج کے ساتھ دھواں دھار برستی بارش کی شدت میں اضافہ ہوتا ہی چلا جا رہا تھا۔ پول سے بکھرتی تیز روشنی میں سڑک پر پانی سونے کی طرح چمک رہا تھا' ہڈیوں میں گھسی جاتی ٹھنڈ سے کپکپاتے ہاتھوں میں چھتری اٹھائے وہ زنگ آلود گیٹ سے باہر نکلی تھی ہوا اور بارش کے تیز جھکڑوں سے بچنے کی کوشش کرتی وہ تیزی سے سڑک کراس کرنا چاہتی تھی کہ یک دم اسے رکنا پڑا تھا' گھنی شاخوں کے حصار سے باہر نکلتے عرش نے اسے رکنے کا اشارہ کیا اور خود اس کی جانب بڑھنے لگا تھا' وہ عرش کے اشارے پر واپس پیچھے ہٹنے کا ارادہ ہی کر رہی تھی جب ہوا کے ایک تیز جھونکے میں چھتری اس کے ہاتھوں سے نکلتی چلی گئی تھی' بے اختیار سڑک پر اڑتی چھتری کو پکڑنے کے لیے بھاگتے ہوئے اس نے عرش کو دیکھا جو اس سے بھی زیادہ اسپیڈ میں دوڑتا چھتری تک پہلے پہنچنے کا ارادہ رکھتا تھا' آنکھوں میں چبھتی بارش کی تیز بوچھاڑوں کے باوجود وہ رکی نہیں تھی' اس نے تہیہ کر لیا کہ وہ عرش کو خود سے پہلے چھتری تک نہیں پہنچنے دے گی' اس دوران عرش اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔

تم رک جاؤ' میں جا تو رہا ہوں چھتری پکڑنے... " عرش کی بلند آواز بارش کے شور اور بادلوں کی چنگھاڑوں میں دب گئی" تھی مگر اس سے پہلے کہ عرش آگے نکل جاتا وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنا پیر اس کے پیروں میں الجھاتی بس ایک پل کو لڑکھڑائی اور دوبارہ رفتار پکڑ گئی تھی' عرش جو کہ بالکل بھی اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا بگڑے توازن کے ساتھ منہ کے بل سڑک پر بہتے پانی میں چھپاکے سے گرا تھا' بارش کے تیز شور میں بھی اس کی کھلکھلاہٹیں عرش کی سماعتوں میں گونج اٹھی تھیں۔ ہارے انداز میں عرش اٹھنے کے بجائے وہیں گرا کہنیوں کے بل لیٹا اسے دیکھتا رہا' جو چھتری اٹھا کر واپس آتی اب بھی ہنس رہی تھی۔ خجل سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے قدموں پر کھڑا ہوتا وہ بس اسے دیکھ کر رہ گیا جو چھتری تانے اس کے مقابل آ رکی تھی۔

آج میں نے تم سے بدلہ لے ہی لیا' تم کیا سمجھتے تھے' صرف تم ہی منہ کے بل گرانے کی طاقت رکھتے ہو' تم عرش "

itsurdu.blogspot.com

زادے ہو گے، میں بھی زمین زادی ہوں۔" بادلوں کی گھن گھرج میں بہت خوشی اور فخر میں چیختی اسے بتا رہی تھی۔

سخت سردی اور بارش میں بھیگتے ہوئے اس کا نازک وجود ہی نہیں' اس کے ہونٹ' اس کی آواز تک کانپ رہی تھی' آنکھوں میں گھسی جاتی ہوا کے ساتھ تیز بوچھاڑوں کے باوجود عرش اس پر سے اپنی نگاہیں نہ ہٹا سکا تھا' کچھ تھا یقیناً عرش کی نظروں اور خاموشی میں کہ وہ بھی چپ کی چپ رہ گئی۔ جانے کیا تھا اس کی آنکھوں کے ارتکاز میں' کوئی مقناطیسی کشش کہ وہ چاہتے ہوئے بھی نہ ہی نگاہ چرا سکی' نہ اپنی جگہ سے حرکت کر سکی تھی' شور مچاتی بارش ہوا کے جھکڑوں کے ساتھ عروج پر تھی' دھیرے سے اس کے قریب ہوتے ہوئے عرش نے چھتری اس سے لے لی' دھواں دھار بارش اب نگاہوں کے ارتکاز میں حائل نہیں ہو سکتی تھی مگر دوسری جانب وہ عجیب سا خوف محسوس کرتی وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی، مگر قدم زمین نے جکڑ رکھے تھے' بے تحاشہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسے اپنے شرابور اور بے ترتیب حلیے کا احساس ہوا تھا' لرزتے ہاتھ سے اس نے شانے پر لٹکتی چادر درست کی مگر اگلے ہی پل دھڑکن تھم سی گئی تھی' آنکھیں عرش پر ساکت رہ گئی تھیں جو اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے چکا تھا' اس نے چاہا کہ اپنا ہاتھ اس کی نرم گرفت سے نکال لے' یہ مشکل نہ تھا مگر جانے کیوں وہ ایسا نہیں کر سکی تھی' رکی سانسوں سے وہ بس اسے دیکھ رہی تھی' جو دھیرے سے اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھ کر خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتا بہت کچھ کہہ رہا تھا.. اس کی پُر حدت گرفت میں اپنے یخ ہاتھ کی ہتھیلی پر وہ اس کے دل کی ایک ایک دھڑکن کو محسوس کر رہی تھی' دھڑکنوں کی آواز بڑھتی جا رہی تھی' اسے اپنی ہتھیلی جھلستی محسوس ہو رہی تھی' مضبوط ہاتھ کی گرفت میں ایسی حدت تھی کہ برف جیسی ہواؤں اور دھواں دھار بارش میں بھی وجود پگھلنے لگا تھا اور پھر دل بھی... بادلوں کی تیز گرج اسے کسی سحر سے آزاد کروا گئی تھی' جانے کتنے لمحوں بعد وہ سانس لے سکی تھی' دھیرے سے اپنا ہاتھ عرش کی گرفت سے نکالتی وہ دو قدم پیچھے ہوتی چھتری کے حصار سے نکل گئی تھی۔

عرش کی پُر تپش نگاہوں نے اس کے چہرے کو انگارہ کر دیا تھا۔ ایسی غضب ناک طوفانی بارش میں بھی اس کے وجود کو دہکا چکی تھیں' وہ شاید اب کبھی اس کی نگاہوں کے حصار سے نکلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی تھی' اسے یوں دوبارہ بارش میں بھیگتا دیکھ کر عرش چھتری کے ساتھ اس کے قریب ہوا ہی تھا کہ وہ کرنٹ کھا کر وہاں سے بھاگی تھی' چہرے سے ٹکراتی تیز بوچھاڑوں میں اب کوئی چبھن نہ تھی' سڑک پر سونے کی طرح چمکتے پانی میں بھاگتے ہوئے اسے اپنا وجود

itsurdu.blogspot.com

ہواؤں میں اڑتا محسوس ہو رہا تھا' سرد راتوں میں برستی بارشیں ہمیشہ بہت خوش کن اور خوب صورت ہوتی ہیں' دن کی بارشوں سے کہیں زیادہ۔

www.PakDigestNovels.Com

ربیعہ کیک بنانے میں ایکسپرٹ تھیں' دراج کی نگرانی میں کیک بنانے کا شوق پورا کر رہی تھی' کیک اوون میں منتقل کر کے وہ فارغ ہوئی تھی کہ ربیعہ کی بیٹی اسے بلانے آگئی کہ رائمہ نے اسے بلایا ہے۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے حیرت سے رائمہ کے بجھے چہرے کو دیکھا' کسی سوچ میں گم سیل فون ہاتھ میں پکڑے وہ دراج کی آمد سے بھی بے خبر تھی۔

"بجیا... کیا ہوا؟" سامنے بیٹھتی دراج نے اسے چونکایا۔ "کس کا فون تھا؟"

"کسی کا نہیں' میں نے کال کی تھی زرکاش بھائی کو' سوچا آج ہی ان سے بات کر لوں۔" رائمہ کے بتانے پر اب کہ وہ چونکی۔

"پھر کیا کہا انہوں نے؟"

"کیا کہنا تھا' مجھے ڈانٹ دیا انہوں نے' بہت ناراض ہو رہے تھے۔" رائمہ کے افسردہ لہجے پر اس کے تاثرات بگڑے۔

"آپ نے کہا کیا تھا ان سے؟"

"یہی کہ اسد چاہتے ہیں دراج ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہے ہاسٹل میں نہیں... مگر انہوں نے سختی سے انکار کر دیا۔"

"آپ یہ بتائیں کہ میرے لیے کوئی فیصلہ کرتے ہوئے آپ کو زرکاش بھائی کی اجازت کیوں درکار ہوئی...؟ وہ ہوتے کون ہیں انکار کرنے والے اور میری مرضی کو نظر انداز کرنے والے۔" دراج جھٹکے سے اکھڑی۔

"دراج... وہ ہمارے بڑے ہیں ان کو تمہارے ہی نہیں میرے معاملے میں بھی بولنے کا حق حاصل ہے' اگر انہوں نے اس بات کو ناپسند اور رد کیا ہے کہ تم میرے ساتھ یہاں رہو تو اس کے پیچھے وہ وجوہات ہوں گی جن میں یقیناً ہماری بہتری ہوگی۔"

"جہنم میں ڈالیں ان سب وجوہات کو... جب اسد بھائی راضی ہیں' آپ راضی ہیں اور میں بھی تو اس آدمی کو درمیان میں"

itsurdu.blogspot.com

آنے کا حق کس نے دیا' وہ میرا باپ نہیں ہے' جو میری رائے جانے بغیر میرے لیے فیصلے اور فتوے جاری کرے گا۔"

وہ مشتعل ہو کر بولی۔

دراج... اس طرح نہیں کہتے یہ بہت غلط بات ہے' زرکاش بھائی نے جو کہا اسے بھی غلط نہیں کہا جا سکتا۔" رائمہ نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی مگر وہ بات کاٹ گئی۔

مجھے اس شخص کے صحیح غلط سے کوئی سروکار نہیں... کیا آپ بھی یہی چاہتی ہیں کہ میں اس ہاسٹل میں سڑتی' مرتی رہوں...؟ ان کے گھر والے میرے راستے میں کانٹے بچھاتے رہے اور اب وہ خود کانٹا بن کر میرے حلق میں اٹک رہے ہیں... آپ کے اور میرے لیے اگر انہوں نے کچھ اچھا کر دیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری موت' زندگی کے بھی مالک بن گئے... وہ ہمارے لیے جو کر رہے ہیں' اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے کر رہے ہیں' اپنی ماں اور بھائی بہنوں کی زیادتیوں کا ازالہ کر رہے ہیں۔" وہ سرخ چہرے کے ساتھ غصے میں بولتی چلی گئی۔

دراج... اللہ کے لیے زرکاش بھائی کے خلاف ساری بدگمانی دل سے نکال دو... تم ان کو اچھا نہیں کہہ سکتی تو برا بھی نہ کہو۔" رائمہ نے سختی سے اسے ٹوکا۔ "ان کا انکار پتھر کی لکیر نہیں بن گیا جو میں چپ ہو کر بیٹھ جاؤں گی... میں تو خود یہ چاہتی ہوں کہ تم میرے قریب' میری آنکھوں کے سامنے رہو' اسد بات کریں گے زرکاش بھائی سے اور پھر امان بھائی "بھی تو ہیں مگر میں پہلے خود زرکاش بھائی کو قائل کرنا چاہتی ہوں۔

آپ کو جو کہنا تھا آپ کہہ چکی' یہ میرا معاملہ ہے اور اس میں پہلے مجھے بولنے کا حق ہے' آپ ان کی کسی بات سے "اختلاف نہیں کر سکتیں یہ میں اچھی طرح جانتی ہوں لہٰذا اب میں خود ان سے بات کر کے اپنا فیصلہ سناؤں گی۔" قطعی لہجے میں بولتی وہ اٹھ گئی تھی' رائمہ کے روکنے پر بھی رکی نہیں تھی۔ کمرے سے نکلتی چلی گئی تھی۔

رائمہ کے لاکھ سمجھانے کے باوجود ہاسٹل پہنچ کر بھی اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا' بے چینی سے اپنے روم میں ٹہلتی وہ بار بار وال کلاک کی سمت دیکھتی زرکاش کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔ رات گیارہ بجے کے بعد ہی زرکاش کی مصروفیات ختم ہوتی تھیں اور اسی وقت اس سے وہ بات کر سکتی تھی' رائمہ اور اس کی خواہش اب اس کی بھی شدید خواہش بن چکی تھی' ہاسٹل کی بھیانک تنہائی سے اسے نجات مل سکتی تھی' سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ رائمہ کے قریب رہ سکتی تھی' لیکن رائمہ اور اسد کی نظر میں سب سے پہلے زرکاش کی رضامندی اہم تھی مگر اسے زرکاش کی مداخلت اور انکار سخت گراں گزر رہا

itsurdu.blogspot.com

تھا‘لیکن یہاں وہ یہ بھی سوچنے پر مجبور ہورہی تھی کہ اس کا مستقبل اور کامیابیاں زرکاش سے وابستہ ہیں‘وہ یہ رسک لے ہی نہیں سکتی کہ اس کے کسی بھی عمل سے بدظن ہوکر زرکاش اس پر سے اپنا ہاتھ اٹھالے‘وہ رائمہ کے ساتھ رہنے کی شدت سے خواہاں ضرور تھی مگر اس کی اور اس کے شوہر کی ذمہ داری نہیں بننا چاہتی تھی... سوچنے کا وقت ملا تو غصہ ٹھنڈا بھی ہوا بلکہ دماغ نے کام کرنا شروع کیا... جذبات میں آکر وہ اپنے ہی پیر پر کلہاڑی مارنے کی غلطی نہیں کرسکتی تھی۔ فون پر آنے والی کال نے اسے سوچوں سے نکالا تھا۔

’’تم ہاسٹل واپس آگئی؟‘‘

’’جی... ایک گھنٹہ پہلے ہی‘ایم سوری آپ یہاں آئے اور میں بجیا کے گھر تھی‘مجھے جانے سے پہلے آپ کو بتادینا چاہیے تھا۔‘‘

’’اب یہ لاپروائی تو تم سے سرزد ہوچکی ہے بہرحال آئندہ خیال رکھنا مجھے پتہ ہونا چاہیے کہ تم ہاسٹل میں نہیں تو کہاں ہو۔‘‘ زرکاش کے سنجیدہ لہجے میں تاکید کی۔

’’جی‘آئندہ خیال رکھوں گی۔‘‘ بمشکل ناگواری چھپائے وہ بولی۔

’’تم جانتی ہو‘آج رائمہ نے مجھ سے تمہارے معاملے میں کیا بات کی تھی؟‘‘ وہ خود ہی موضوع پر آیا تھا۔

’’جانتی ہوں‘مگر زرکاش اس میں آخر برائی کیا ہے جو آپ منع کررہے ہیں؟‘‘ وہ بلا جھجک اسے نام سے مخاطب کرتی بول اٹھی تھی۔ ’’صرف اسد بھائی ہی نہیں‘ربیعہ بھابی بھی چاہتی ہیں کہ میں ان سب کے ساتھ رہوں... میں آپ کے کسی فیصلے سے اختلاف نہیں کرنا چاہتی مگر جب مجھے موقع مل رہا ہے دوبارہ بجیا کے قریب ہونے کا تو اسے نظرانداز کرکے ہاسٹل میں رہنا میرے لیے اور مشکل ہورہا ہے۔‘‘

’’دراج... مجھے تم سے کم ازکم اس بے وقوفی کی امید نہیں تھی‘اسد کے مخلص ہونے میں مجھے کوئی شک نہیں‘اس کا ایسا چاہنا بھی غلط نہیں کہ تم سے اب ایک رشتہ ہے اس کا مگر میری غیرت اور خودداری یہ گوارا نہیں کرسکتی اور تم بھی یہ کیسے قبول کرسکتی ہو کہ اپنی بہن کے ساتھ اس کے سسرال میں رہو... ؟میں ابھی زندہ ہوں‘نہ تم مجھ پر بوجھ ہونا ہی رائمہ تھی‘اسد جیسا اچھا انسان رائمہ کے لیے نہ ملتا تو حالات دوسرے ہوتے مگر اب رائمہ اپنے گھر میں ہے‘اس گھر کے مکین تم سے کتنے ہی مخلص کیوں نہ ہوں مگر وہ گھر تمہارا نہیں ہے‘آج سب یہ چاہتے ہیں کہ تم رائمہ کے ساتھ رہو مگر کل

itsurdu.blogspot.com

اسی وجہ سے کوئی ایشو بھی تو اٹھ سکتا ہے اور تمہارے یا رائمہ کے دل کو کوئی ٹھیس پہنچے یہ میں برداشت نہیں کر سکوں گا... حالات اور انسانی رویے ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے' کبھی کبھی زیادہ قربت بگاڑ کا سبب بن جاتی ہے۔ کچھ رشتوں کے لیے ایک حد در کھنی ضروری ہوتی ہے تاکہ آپس کے بھرم نہ ٹوٹنے پائیں' محبت اور عزت قائم رہے... میں جانتا ہوں رائمہ سے الگ ہو کر اس ہاسٹل میں رہنا تمہارے لیے مشکل ہے مگر اس کے ساتھ رہ کر ہو سکتا ہے کہ تمہیں کسی موڑ پر ایسی مشکل کا سامنا کرنا پڑ جائے جو زیادہ اذیت ناک ہو... تو پھر کیوں آج ایسا قدم اٹھایا جائے جو آنے والے کل میں سب کو ایک دوسرے کے سامنے نادم کر سکتا ہے اور جہاں تک بات ہاسٹل کی ہے تو کچھ وقت لگے گا ایڈجسٹ ہونے میں لیکن یہ تب ہی ہو گا جب تم ایڈجسٹ ہونے کی کوشش کرو گی' ہاسٹل میں بھی تم آزاد ہو' جب چاہو رائمہ کے گھر جاؤ یا اسے اپنے پاس بلاؤ... اچھا خاصا تم ذہنی طور پر ہاسٹل میں رہنے کے لیے تیار ہو چکی تھیں مگر عین وقت پر یہ معاملہ اٹھا کر رائمہ نے مجھ سے زیادہ تمہیں ڈسٹرب کر دیا ہے' میں جانتا ہوں کہ میری اس طرح دخل اندازی تمہیں اچھی نہیں لگ رہی اس لیے تم چپ ہو لیکن مجھے تم سے زیادہ تمہاری خودداری اور امیج کی پرواہ ہے۔" اس کی خاموشی کو محسوس کر کے وہ بولا۔

"میں اس لیے چپ ہوں کہ میں اپنی کیفیت آپ کو نہیں سمجھا سکتی' ہاسٹل میں ایڈجسٹ کرنے کی تلقین کرنا آپ کے لیے آسان ہے مگر میرے لیے یہ کوشش آسان نہیں... بجیا سے میں جب چاہوں مل سکتی ہوں' ان کے پاس جا سکتی ہوں مگر آپ کو صرف سوچ ہی سکتی ہوں۔ وہاں گھر پر میں جب چاہتی آپ کو دیکھ سکتی تھی' یہ سکون تھا کہ آپ اور میں ایک ہی گھر میں سانس لے رہے ہیں مگر وہ سکون بھی اب نہیں رہا' آپ کے پاس مجھے سوچنے کا وقت نہیں لیکن میرے سر پر دن رات آپ کا خیال سوار رہتا ہے لیکن آپ یہ سب نہیں سمجھیں گے... میرے جیسا دل ہوتا تو سمجھتے' نہیں ہے تو کیا سمجھیں گے؟" لہجے کی نمی چھپائے بغیر وہ بولی۔

"یہ تو ماننا پڑے گا تمہارے جیسا پیارا مگر ضدی دل میرے پاس نہیں... لیکن میں سب سمجھتا ہوں' اسی لیے صبح' شام تمہارے پاس دوڑا آتا ہوں' کچھ دن بعد تمہاری کلاسز شروع ہو جائیں گی' کالج اور کتابوں میں الجھ کر تمہیں میرے لیے بھی وقت نکالنا مشکل ہو جائے گا' پھر میں تم سے شکایت کروں گا..."

"آپ اس طرح باتوں میں میرے جذبات کو ہوا میں اڑا رہے ہیں اور کچھ نہیں۔" وہ درمیان میں بول اٹھی۔"

itsurdu.blogspot.com

"...ایسا بالکل نہیں ہے دراج"

ایسا ہی ہے، میں صرف آپ کی ذمہ داری ہوں اور کچھ نہیں، آپ کے لیے دنیاداری اہم ہے میں نہیں، اپنے گھر والوں کے راستے سے میرے نام کا کانٹا اٹھا کر آپ نے ہاسٹل میں پھینک دیا ہے کسی سڑک پر نہیں، یہ بہت بڑا احسان کیا مجھ پر۔" وہ سلگ کر بولی۔

"دراج.. اس حد تک کسی سے بدظن نہیں ہوتے، اس انسان سے تو بالکل نہیں جس سے محبت ہو، تم صرف میری ذمہ داری نہیں ہو، مجھے تمہاری بہت پروا اس لیے ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

"کوئی محبت نہیں ہے آپ کو... محبت کا دعوی کرنے میں آپ کو دشواری ہوتی ہے تو محبت کر کیسے سکتے ہیں؟"

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ مجھے تم سے محبت نہیں؟ اگر اسی بے یقینی کا اظہار میں تم سے کروں تو کیا تمہیں تکلیف نہیں ہوگی۔" وہ ناراضی سے بولا۔

"آپ بے یقینی کا اظہار کس برتے پر کریں گے؟ آپ جانتے ہیں کہ آپ سے محبت ہونے کا ثبوت دینے کے لیے میں اپنی کلائی کاٹ سکتی ہوں تو گردن بھی کاٹ سکتی ہوں۔"

"اور میں تمہارے لیے اپنی شہ رگ کاٹ سکتا ہوں، تمہارے ایک اشارے پر، اس صورت میں بھی اگر تم اسی طرح میری محبت کو ذمہ داری کا نام دے کر طعنہ دیتی رہیں تو۔" زرکاش کے گہرے سنجیدہ لہجے پر وہ خاموش رہی تھی۔

"محبت کی بنیاد یقین اور اعتبار پر قائم ہوتی ہے دراج... ثبوتوں پر نہیں... جس دن میرے عمل میں تمہیں محبت محسوس نہ ہو اس دن ضرور ثبوت مانگ لینا... اور ایسا دن میری زندگی میں تو کبھی نہیں آئے گا... تم بہت عزیز ہو مجھے، بہت پیاری ہو مجھے، ایک واحد ایسی خوشی ہو جو بغیر کسی شراکت کے صرف میری ہے تم سینے سے لگا کر رکھنے کے لائق ہو لیکن تمہیں شوپیس بنا کر محبت کے حصار میں محصور کر لینے جیسی ناانصافی میں تمہارے ساتھ نہیں کر سکتا، میں تمہیں دنیا کے ساتھ چلتا ہوا اور کامیاب ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں بہت مضبوط اور پُراعتماد دیکھنا چاہتا ہوں تمہیں... میں اپنے لیے کبھی اپنی زندگی نہیں جی سکا لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی زندگی کو کھل کر جیو، اپنے حصے کی خوشیاں حاصل کرو، تمہاری خوشی میری خوشی ہے، تمہاری کامیابی میری کامیابی ہے، تم سے ہر فکر ہر آفت کو دور رکھنے کا فرض میرا ہے۔ بہت مان سے کہہ رہا ہوں تم سے کہ میری خاطر ہاسٹل میں ایڈجسٹ کرو، دل لگا کر پڑھو، خوش رہو اور بات بے بات اس طرح آنسو بہانے

itsurdu.blogspot.com

"سے باز آجائو... کروگی میری خاطر یہ سب...؟

آپ جانتے ہیں کہ آپ کی خوشی کی خاطر میں یہ سب کر سکتی ہوں۔" وہ اتنا ہی بول سکی۔"

یہ صرف کہنے کی بات نہیں ہے دراج... کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے۔" وہ بولا۔"

مجھے جو پانا ہے اس میں سب سے اہم اور قیمتی آپ ہیں زرکاش... آپ کو پانے کے بعد کچھ کھونے پر غم نہیں ہوگا۔""

کچھ تھا اس کے مدھم لہجے میں کہ زرکاش فوری طور پر کچھ بول نہیں سکا۔

کیا سوچنے لگے؟" اس کی خاموشی پر دراج الجھی۔"

کچھ نہیں، کبھی کبھی تم لاجواب کر دیتی ہو۔" وہ گہری سانس لے کر بولا۔ "اچھا... یہ بتائو رائمہ کی طرف کب پہنچی "تھیں؟

"شام میں ہی، بجیا نے کال کی تھی، اسد بھائی مجھے پک کرتے گھر لے گئے تھے۔"

"اسد کے ساتھ رائمہ نہیں تھی...؟"

"اسد بھائی آفس سے واپسی میں یہاں آئے تھے... بجیا کا ان کے ساتھ یہاں آنا ضروری ہے کیا...؟"

ارے بابا... ایسے ہی پوچھ لیا... غصہ کیوں کرتی ہو..." اس کے جھلائے ہوئے انداز پر وہ ہنستے ہوئے بولا۔"

ایک تو بال کی کھال نہ اتارا کریں آپ، زہر لگتے ہیں ایسے لوگ مجھے۔" وہ بگڑ کر بولی۔"

اچھا دادی اماں... اب ناراض مت ہو، غم دنیا سے اب کہیں جا کر فرصت ملتی ہے تمہاری پیاری پیاری باتیں سننے کے لیے... بتائو اب سارا دن کیا کیا؟ رائمہ کی طرف وقت کیسا گزرا؟" مسکراتے لہجے میں زرکاش نے اس کا موڈ بدلنے کی کوشش کی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

تاریک آسمان تلے اس طویل سڑک پر دیوہیکل گاڑی کے قریب پڑے وجود میں حرکت ہوئی تھی، ہر سمت پھیلے موت جیسے خنک ہولناک سناٹے میں ابھرنے والی جھینگروں کی عجیب آوازیں ماحول کو مزید بھیانک بنا رہی تھیں۔ بمشکل آنکھیں کھلی رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سڑک کی کھردری سطح پر دھیرے دھیرے حرکت کرتے شاید کسی سہارے کی تلاش میں تھے مگر... اذیت کا ایک ابلتا سمندر تھا جو اسے تن تنہا ہی عبور کرنا تھا، جانے کتنے لمحوں کی

itsurdu.blogspot.com

اذیت سے بھرپور جدوجہد کے بعد وہ کھردری زمین پر اپنے بے جان وجود کو کھینچنے کے قابل ہوئی تھی۔ تیز روشن اسٹریٹ لائٹ میں تاریک آسمان بھی اس وجود کو دیکھ رہا تھا جو سنگ مرمر جیسا حسین تراش خراش کے ساتھ دمکتا اور دلکش ہوا کرتا تھا مگر...اب کسی اپاہج کی طرح کھردری سڑک پر گھسیٹتا جا رہا تھا' اذیت ناک آہوں' کراہوں کے درمیان گاڑی کے ٹائر تک پہنچنے میں اس کے اندر بچی کچھ جان بھی نکلتی چلی جا رہی تھی' گاڑی کے اونچے ٹائر سے پشت لگاتے ہی اس کا وجود بے دم ہو کر ساکت رہ گیا تھا۔ اس کے زخم ادھڑے چہرے سے بہتا لہو اب بھی اس کے لباس کو تربتر کر رہا تھا۔

بے تحاشا محبت کرنے والوں اور چاہنے والوں کے درمیان رہتے ہوئے بھی زندگی میں ایک موڑ ایسا آہی جاتا ہے جس کی تاریکی میں کچھ دکھائی نہیں دیتا' ارد گرد اذیتوں اور سناٹوں کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہتا' ہر راستہ بند ہو جاتا ہے' چہار سمت آہنی دیواریں کھڑی ہو جاتی ہیں بے بسی اور لاچاری حد سے تجاوز کر جائے تو کیا ہوتا ہے...؟ پھر یہ ہوتا ہے کہ سب کچھ قدرت کی دسترس میں چلا جاتا ہے۔ زمین پر رہ کر زمین سے سارے رابطے ختم ہو جائیں تو آسمانی وسیلے حرکت میں آتے ہیں' ان میں سے ایک وسیلہ اسے بند آنکھوں سے بھی دکھائی دے رہا تھا' وہ راسب کے علاوہ اور کیا ہو سکتا تھا... شاید ان کی وجہ سے ہی کوشش کرنے کی ہمت اس میں جاگی تھی' مگر اذیت کے شکنجے نے اسے پھر بے دم کر دیا تھا' گاڑھا خون اس کے بند پپوٹوں پر جم گیا تھا جس کی وجہ سے وہ آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی' اس نے اپنا سر پیچھے ٹائر سے ٹکا رکھا تھا جسے وہ حرکت نہیں دے سکتی تھی' اسے اپنا چہرہ گردن تک آگ میں جلتا محسوس ہو رہا تھا' نیم بے ہوشی میں بھی اس کی کراہیں حلق سے گھٹ گھٹ کر نکل رہی تھیں' کوئی چہرے کو خنجر سے ادھیڑتا اسے نیم بے ہوشی سے باہر کھینچ رہا تھا' اذیت کی لہروں سے اس کی روح تڑپ رہی تھی' کھال میں اترے کانچ کے ٹکڑوں کی کاٹ دار تکلیف سے اس کا وجود کانپ رہا تھا۔ لرزتے ہاتھ سے اس نے اپنے چہرے میں گڑے شیشے کے ٹکڑے کو بمشکل پکڑا تھا' چند لمحوں تک وہ تیز تیز سانسیں بھرتی رہی تھی اور پھر ایک جھٹکے سے کانچ کو کھینچ نکالا تھا' اگلے ہی پل اس کی فلک شگاف چیخیں گہرے سناٹے میں دور دور تک گونجتی چلی گئی تھیں' رواں رواں ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھا تھا' کسی نے جیسے تیزاب سے اس کے چہرے کو دھو ڈالا ہو۔ چیخنے سے اس کے زخم مزید کھل گئے تھے' ان سے مسلسل رستا سرخ سیال کسی لاوے کی طرح گریبان کو بھی جھلساتا جا رہا تھا' یہ ناقابل برداشت اذیت اسے نہ ہوش میں رہنے دے رہی تھی نہ بے ہوش ہونے

itsurdu.blogspot.com

دے رہی تھی، سانسیں دھونکنی کی طرح چل رہی تھیں مگر چل رہی تھیں یہ حیرت کا باعث تھا۔

سڑک پر پھیلے سناٹے میں کوئی زلزلہ سا آیا تھا' اپنے وجود سے ہی غافل بیٹھی وہ نیم وا آنکھوں سے سامنے سے گزرتے پہاڑ جیسے لوڈ ڈ ٹرالر کو دیکھتی رہی تھی' زلزلہ آہستہ آہستہ تھم گیا تھا' ایک بار پھر سڑک پر سکوت پھیل گیا تھا' سڑک سے ہٹ کر دور تاریکی میں کچھ جانوروں کے بھونکنے کی آوازیں اس کے سن حواسوں سے ٹکرائی تھی۔ چادر کی بکل مارے ایک نحیف و نزار شخص سڑک پر نمودار ہوا' چند لمحوں تک وہ جانچتی نظروں سے اس کو دیکھتا رہا' جس کا بے حس و حرکت وجود ٹائر کے سہارے ٹکا ہوا تھا' سڑک پر پھیلے اس کے پیروں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ یا تو اس میں جان باقی نہیں رہی یا جو جان بچی ہے وہ بھی نہ ہونے کے برابر ہے تب ہی آنے والے شخص کی نگاہ اسٹریٹ لائٹ میں چمکتی چیز پر جم گئی تھی' احتیاطاً رک کر اس نے پہلے دائیں بائیں دیکھا اور پھر برق رفتاری سے سڑک پر پڑی انگوٹھی کی طرف بھاگا۔ انگوٹھی ہاتھ میں لیتے ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ خالص سونا ہے۔ کوئی خزانہ تھا جو اسے مل گیا تھا مگر لالچ نے اسے ایک انگوٹھی پر صبر نہیں کرنے دیا' اس کی متلاشی نظروں نے کچھ فاصلے پر پڑی زنجیر اور جھمکیوں کو بھی ڈھونڈ نکالا تھا' مزید کی تلاش میں وہ گاڑی کے ارد گرد یہاں تک کہ گاڑی کے نیچے تک کی زمین کو کھنگال گیا تھا۔ زیور سنبھال کر اپنے میلے بدبودار لباس کی جیب میں چھپانے کے بعد وہ عجلت میں گاڑی کے اندر جا گھسا تھا مگر اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس کی مدد سے وہ اسٹیئرنگ وہیل یا کوئی اور پرزہ اکھاڑ کر ساتھ لے جاتا' سچ تو یہ تھا کہ زور آزمائی کی اس میں طاقت بھی نہیں تھی' گاڑی کی کچھ آرائشی چیزیں ہی اس کے ہاتھ لگ سکی تھیں' جن کو اس نے اپنی چادر میں لپیٹ لیا تھا' کوئی اوزار ہوتا تو وہ ایک آدھ پرزہ تو ضرور اس گاڑی کا نکال لے جاتا مگر اسے زیادہ افسوس نہیں تھا' جو زیور اسے مل گئے تھے ان کو فروخت کر کے وہ اب بہت دن تک اپنے نشے کے لیے بے فکر ہونے والا تھا۔ گاڑی کے اندر اس نے مزید وقت ضائع نہیں کیا تھا' یہاں زیادہ دیر رکنا خطرے سے خالی نہیں تھا' گاڑی سے نکلتا وہ ایک پل کو رکا' ایک بار پھر اس نے دائیں بائیں سڑک کا جائزہ لیا' دور دور تک کسی گاڑی کے آنے کے آثار نہیں تھے' گاڑی کے ٹائر سے لگے غافل وجود کے قریب جانے کی ہمت وہ خود میں نہیں پاتا تھا' مگر لالچ نے اکسایا کہ مزید کوئی زیور بھی اسے حاصل ہو سکتا ہے' جب موقع مل رہا ہے تو کیوں نہ پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے لہٰذا وہاں سے بھاگنے کا ارادہ ترک کر کے رجاب کی طرف بڑھا' اس کے لہولہان مسخ چہرے کی طرف وہ دوبارہ دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا' اس کی لالچی سرخ آنکھیں رجاب کے دائیں ہاتھ پر

itsurdu.blogspot.com

جار کی تھیں مگر ٹوٹی چوڑیوں سے زخمی کلائی میں سلامت رہ جانے والی چند کانچ کی چوڑیوں کے علاوہ کچھ نہ تھا‘ دوسرا ہاتھ کندھے سے لٹکے دوپٹے میں کہیں گم تھا‘ اس شخص نے چاہا تھا کہ دوپٹہ ہٹائے مگر کوئی انجانی سی طاقت اسے روک گئی تھی‘ اپنی لاج پر مٹی ڈالتا وہ چادر کی گٹھری سینے سے لگائے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ تیزی سے وہاں سے جا رہا تھا کہ تب ہی عقب سے ابھرتی ایک بہت مدھم آواز نے اس کے قدم روک لیے تھے‘ چند لمحوں تک وہ اپنی جگہ رکا اسے دیکھتا رہا تھا جو کراہتے لہجے میں شاید کچھ بول رہی تھی‘ دائیں بائیں سڑک پر نگاہ ڈالتا وہ شخص کچھ خوف میں مبتلا ہونے لگا تھا‘ اسے نظرانداز کرتا وہ واپس پلٹ کر بھاگ جانا چاہتا تھا مگر ایک بار پھر ابھرتی مدھم کراہوں نے اس کو دو قدم سے زیادہ آگے نہیں بڑھنے دیا کچھ سوچ کر وہ تیزی سے اس کے قریب آتا پنجوں کے بل بیٹھا تھا۔

دیکھ‘ اپنے کو اس سے کوئی غرض نہیں تیرے ساتھ کیا ہوا... جو ہونا تھا وہ ہو گیا‘ صبح تک زندہ رہی تو کوئی نہ کوئی مدد مل جائے گی‘ تب تک صبر کر سکتی ہے تو کر لے... اپنے کو تیرے چکر میں پڑ کے پولیس کے ہتھے نہیں لگنا۔‘‘ وہ عجلت میں اس سے مخاطب تھا جو سر سے پیر تک مفلوج تھی‘ اس کی نیم وا آنکھوں سے بہتا گرم پانی‘ خون میں شامل ہو رہا تھا۔

بولنے کی کوشش میں ایک بار پھر اس کے زخم چیختے اذیت بڑھا گئے تھے۔ دھونکنی کی طرح چلتی سانسوں کے درمیان وہ بمشکل دو لفظ ادا کر سکی تھی‘ اس شخص کو کان لگا کر اس کی نحیف آواز سننی پڑی تھی۔

گھر...؟‘‘ اس شخص کو جیسے کرنٹ لگا۔‘‘

میں خود اپنا بوجھ نہیں سنبھال سکتا‘ تجھے اس حالت میں اٹھا کر کہاں تک چلوں گا...‘‘ صاف انکار کرتا وہ خطرے کے پیش نظر اپنے اردگرد بھی بار بار دیکھتا رہا تھا۔ ’’میں صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ تیرے گھر فون کر کے تیرا بتا سکتا ہوں‘ تو بول نہیں سکے گی اپنے باپ‘ بھائی کا نام اور فون نمبر مجھے لکھ کر دے میں کوشش کرتا ہوں کسی دکان سے تیرے گھر فون کھڑکا دوں۔‘‘ وہ بولتا ہوا عجلت میں اٹھ کر گاڑی کے اندر گھسا اور اگلے ہی پل ٹشو پیپر کا باکس نکال لایا تھا‘ اس دوران وہ دھندلائی آنکھوں سے اسے دیکھتی اپنی کراہوں کو ضبط کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

’’اب لکھے گی کیسے...؟‘‘

گاڑی میں بھی کوئی قلم‘ پینسل نہیں۔‘‘ ٹشو پیپر اس کے قریب زمین پر پھیلاتا وہ بولا مگر پھر یک دم چپ ہو گیا‘ اپنے لرزتے ہاتھ کی انگلیوں کو اپنے لہو سے رنگتی بہت دقت کے ساتھ نمبر لکھنے کی کوشش وہ کر رہی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

جلدی کر... تیرے ساتھ میں بھی قبر میں اتار دیا جاؤں گا۔" بے چینی سے ادھر ادھر دیکھتا وہ بار بار اسے ٹوک رہا تھا۔" راسب کا نام لکھتے ہوئے اس کی کراہیں بلند ہوتی چلی گئی تھیں۔

میں یہاں سے سیدھا تیرے گھر فون کرنے جاؤں گا لیکن خبردار' میرا ذکر کسی سے نہ کرنا' پہلے ہی اپنی جان کے بڑے دشمن بڑے ہیں یہاں۔" ٹشو پیپر جیب میں ڈالتا وہ بولا اور پھر سڑک سے ہٹ کر پچھلے میدان میں سے کچھ پتھر سمیٹ کر لے آیا تھا۔

یہاں بہت کتے ہیں قریب آئیں تو پتھر مار کر بھگاتی رہنا... میں اب جاتا ہوں۔" پتھر اس کے قریب رکھ کر اس شخص" نے ہدایت دی اور پھر سڑک سے ہٹتا تاریکی میں گم ہوتا چلا گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

سفید پھول کے گرد ہاتھ رکھے وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جو ٹیکسی سے اتر رہا تھا' معمول کی طرح آج اس کا سیاہ ہینڈ بیگ اس کے ہاتھ میں نہیں تھا' بلیو جینز پر اس نے سفید لوز ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔ غور سے دیکھنے کے باوجود آج اس کے ہاتھوں میں ایک رسٹ واچ کے علاوہ کوئی آرائشی انگوٹھی تک نہ تھی' اس کے بجھے بجھے سے چہرے کو بغور دیکھتی وہ پول سے پرے ہٹ گئی تھی' جبکہ عرش ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالتا پول کے قریب آر کا تھا۔

تم میری غیر موجودگی میں پھر یہاں آگئی ہو' دور دور تک بھی کوئی انسان دکھائی دے رہا ہے تمہیں؟" ناگوار نظروں" سے اسے دیکھتا وہ بولا۔

مجھے چھوڑو' تم بتاؤ کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ آج تم بغیر کسی سنگھار کے ہی آگئے ہو۔" وہ بولے بغیر نہ رہ سکی۔"

زبان سنبھالو اپنی' مجھے بے عزت کرنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔" یک دم بلند اکھڑے لہجے میں برستا وہ اسے دنگ کر" گیا تھا۔ چپ چاپ کھڑی وہ اسے دیکھتی رہی تھی۔

معاف کرنا' مجھے اس طرح تم سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔" اس کی خاموشی پر وہ شرمندہ سا ہو کر بولا۔"

میرا مقصد تمہیں تکلیف پہنچانا نہیں تھا' میں نے آج دوسری بار تمہیں تمہارے سچے روپ میں دیکھا ہے' پہلی بار کی" طرح اس بار بھی ٹھیک طرح سے اپنی خوشی کا اظہار نہیں کر سکی۔" وہ بولی۔

میں بھی کہاں خوش ہوتا ہوں بناوٹی روپ خود پر چڑھا کر' مگر وہ بھیانک روپ میری ضرورت ہے' تم جانتی ہو۔" مجھے"

itsurdu.blogspot.com

لہجے میں وہ بولا اور پھر سگریٹ سلگانے لگا۔

"یہ اچھی چیز نہیں ہے۔" اس کے یک دم کہنے پر عرش نے رک کر اسے دیکھا۔ "یہی سگریٹ میرے بھائی کو تباہی کی طرف لے گئی تھی، تم اسے چھوڑ نہیں سکتے؟" اس کے سوال پر عرش نے لائٹر بجھا دیا تھا۔

"میں جانتا ہوں یہ اچھی چیز نہیں اور اسے چھوڑنا بھی میرے لیے مشکل نہیں۔" اپنی انگلیوں میں دبی سگریٹ کو دیکھتا وہ بولا۔

"تو پھر اسے چھوڑا کیوں نہیں؟" وہ پوچھ رہی تھی۔

"کیونکہ کبھی کسی نے مجھے اس سے روکا نہیں۔" عرش نے کہا۔

"میرے کہنے پر سگریٹ چھوڑ دو گے ہمیشہ کے لیے؟"

"ہاں..." وہ مختصراً بولا۔

"تو پھر چھوڑ دو۔" اس کے فوراً ہی کہنے پر عرش نے سگریٹ دور اچھال کر اسے دیکھا۔

"چھوڑ دی۔" عرش کی مسکراتی نظروں پر وہ اس کی شہد رنگ چمکتی آنکھوں میں دیکھتی مسکرا اٹھی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے، جب تم مسکراتی ہو تو ساتھ تمہاری آنکھیں بھی مسکراتی ہیں۔" بغور اسے دیکھتا وہ بولا۔

"پتہ نہیں، شاید ایسا ہو۔" وہ کچھ جھینپے انداز میں بولی۔

"مجھے لگ رہا ہے کہ کل بارش میں بھیگنے کے بعد تمہاری طبیعت ناساز ہو چکی ہے۔" نیلی چادر میں قید اس کے اترے چہرے اور سرخ ناک نے عرش کو پر یقین کر دیا تھا۔

"تمہارے چہرے سے بھی کچھ ایسا ہی ظاہر ہو رہا ہے، طبیعت ٹھیک نہیں تو کیوں آئے یہاں...؟"

"دیکھنے آیا تھا کہ تم زندہ ہو یا نہیں۔" عرش نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"ہو گئی تسلی تو اب واپس چلے جاؤ، بادل اب بھی برسنے کو تیار ہیں۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"برسنے دو، اب تک کی زندگی میں ہزاروں بار بارش برسی مگر کل رات کی بارش میں کبھی بھی نہیں بھول سکوں گا۔" عرش کے گہرے لہجے پر وہ نگاہ چرا گئی۔

"ویسے آج میں سوچ کر آیا تھا کہ تم سے چائے کی فرمائش کروں گا۔"

itsurdu.blogspot.com

"...ارے... تو آتے ہی کہنا تھا' اب تک میں چائے لے آتی' میں دس منٹ میں آتی ہوں تم رکو"

"اب رہنے دو' پھر کبھی سہی۔" عرش نے اسے روکا۔

"ہرگز نہیں' اب تم چائے پی کر ہی جاؤ گے ورنہ مجھے اچھا نہیں لگے گا۔" عجلت میں بولتی وہ جاتے جاتے رکی۔

"کسی بھی منحوس گاڑی کا بہانہ بنا کر فرار مت ہونا۔" اس کی تاکید پر عرش اسے دیکھ کر رہ گیا۔ کچھ دیر تک وہ سرد ماحول میں سینے پر بازو لپیٹے اپنے ارد گرد یونہی نظریں دوڑاتا رہا مگر پھر خشک پتوں کو جوتے سے ایک طرف ہٹانے لگا تاکہ پول سے ٹیک لگا کر بیٹھ سکے' تب ہی وہ چونکا' سڑک پار کرتا زرق اسی جانب آ رہا تھا' عرش حیران سا ہوا اس وقت وہ کڑی نظروں سے اسے دیکھتا چھاتی تان کر سامنے آ رکا تھا۔

"کیا بات ہے' آج تو چھب ہی نرالی ہے جگر..." استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ عرش نے اسے سر سے پیر تک دیکھا۔

"لگتا ہے آج بہن بھائی میں محبت بھری ہاتھا پائی نہیں ہوئی' ویسے آج کیا لے کر فرار ہو رہا ہے؟ اس شاپر میں کیا ہے؟" کان کی لو سہلاتے ہوئے عرش نے مسکراہٹ چھپا کر پوچھا۔

"تو کون ہوتا ہے ہمارے گھر کے معاملے میں بولنے والا۔" زرق نے مزید تن کر اسے للکارا۔

"معاملہ گھر کا کہاں رہا' اب سڑک پر تماشہ ہوگا تو بنا ٹکٹ کے دیکھنے والوں کی طرح میں بھی درمیان میں بول کر تڑکا لگاؤں گا۔"

"زیادہ بک بک نہ کر... کیوں آتا ہے یہاں تو؟ میری بہن سے دور رہ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔" زرق کی دھمکی نے اسے کوفت میں مبتلا کر دیا تھا۔

"آج کیسے غیرت جاگ گئی... کل تک تو اسی بہن کے دام کھرے کرنے کی بات کر رہا تھا۔"

"وہ میں نے غصے میں الٹا سیدھا کہہ دیا ہوگا۔" زرق ایک پل کو کچھ گڑبڑا کر بولا۔

"سلام ہے تیرے غصے کو..." عرش نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"شرم کر جانوروں کی طرح پیسوں کے لیے اسے مارتا ہے اور اس سے مار کھاتا ہے تب غیرت نہیں جاگتی' جا جا کر محنت مزدوری کر تو پتہ لگے چند روپے کمانا بھی آسان نہیں۔"

"میں تیری نصیحتیں سننے نہیں آیا' یہ کہنے آیا ہوں کہ دوبارہ مجھے یہاں نظر مت آنا۔"

itsurdu.blogspot.com

ارے بھاگ یہاں سے... یہ جگہ تیرے باپ دادا کی ملکیت ہے اس صحت پر آ گیا چوڑا ہو کر داداگیری دکھانے... ایک ہاتھ لگا دیا میں نے تو دنیا میں تو کسی کو نظر نہیں آئے گا۔" عرش نے بری طرح اسے جھڑکا۔

"... میری بلا سے تو یہاں ڈیرہ ڈال کر بیٹھ مگر تو جانتا ہے کہ تو غلط بندہ ہے اور میری بہن بہت معصوم ہاں... ایک تو معصوم رہ گیا دنیا میں اور ایک تیری بہن... اتنا خیال ہے اس کا تو اٹھا اس کی ذمہ داری' بن اس کا سہارا' دے اسے تحفظ۔" عرش کی غصیلی نظروں پر وہ کچھ رعب میں آتا ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"میں غلط بندہ ہوں اور تو بہت دودھ کا دھلا... دوبارہ میرے منہ لگا تو دو منٹ میں سارا نشہ اتار دوں گا۔"

جا جا' یہ گیدڑ بھبکیاں مجھے نہ دینا... تو کچھ غلط کر کے تو دیکھ مجھ سے پہلے میری بہن کافی ہے تیرا سر پھاڑنے کے لیے..."" زرق تیزی سے سڑک کی طرف جاتا بولا' رک کر یہ سب کہنے کی غلطی اس نے بہرحال نہیں کی تھی' جبکہ عرش ناگواری سے ناک پر سے مکھی اڑاتا پول سے پشت ٹکا کر بیٹھ گیا' کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ وہ چائے اٹھائے تیز قدموں سے وہاں آ پہنچی تھی۔

"زرق کیا کہنے آیا تھا... ؟ یقیناً کوئی بکواس کر گیا ہو گا۔"

پوچھ رہا تھا روز یہاں کیوں آتے ہو؟" اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے عرش نے بتایا۔"

"پھر تم نے کیا جواب دیا؟"

"یہی کہ روز یہاں محبتیں بانٹنے آتا ہوں۔"

آج کچھ چرا کر تو نہیں بھاگا وہ؟" ڈسپوزیبل گلاس میں بھاپ اڑاتی چائے لیتے پوچھا۔"

نہیں' میں چائے تیار کر رہی تھی کہ تب ہی گھر آیا تھا' مجھ سے کہا کھانا ٹفن میں دینے کے لیے' کھانا لے کر رکا نہیں چلا گیا۔" وہ بیزاری سے بتا رہی تھی۔"

گیا کہاں ہو گا... کسی پل کے نیچے اپنے نشئی دوستوں کے ساتھ شغل لگا رہا ہو گا... اس پر مجھے ترس بھی بہت آتا ہے تم اسے کسی دن پیار سے سمجھانے کی کوشش کرو' ایسے ادارے ہیں یہاں جہاں اس کا علاج ہو سکتا ہے اور زیادہ پیسہ بھی خرچ نہیں ہو گا۔"

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں نے کبھی اسے سمجھانے کی کوشش نہیں کی ہو گی؟" وہ تلخ لہجے میں بولی۔ "جڑواں بھائی ہے"

itsurdu.blogspot.com

''میرا'' نشے کی لت میں اسے گھلتا دیکھ کر دن رات دل کٹتا ہے میرا...ہاتھ پیر تک جوڑ لیے مگر نہیں باز آتا۔

جڑواں بھائی ہے مگر کسی کام کا نہیں' چھوڑ دو اسے اس کے حال پر۔'' عرش کے مشورے پر وہ خاموش رہی۔ ''

سنو...فرض کرو اگر تم آج بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ اپنے گھر میں خوشیوں بھری زندگی گزار رہے ہوتے تو کیا تب ''

بھی تم یہاں اس جگہ بیٹھ کر میرے ہاتھ سے بنی چائے پی رہے ہوتے؟'' اس کے عجیب سوال پر عرش ایک پل کو حیران

ہوا۔

تمہارے خیال میں اس کا جواب کیا ہو سکتا ہے؟'' وہ جواباً سوال کر گیا۔ ''

نہیں' تم اس اجاڑ جگہ پر رکنا بھی پسند نہیں کرتے' تم اس سب کو بہت حقارت سے دیکھتے...اور پھر تمہارے ماں باپ ''

اتنی رات میں ایسی جگہ جانے کی اجازت کیوں دیتے۔'' وہ بولی۔

پتہ نہیں' شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن میرا ماننا یہ ہے کہ اگر تم سے ملنا تقدیر میں لکھا ہی تھا تو حالات کیسے بھی ہوتے ''

اچھے یا برے' مجھے یہاں پہنچنا ہی تھا۔'' وہ سنجیدگی سے بولا۔

تم تقدیر پر یقین رکھتے ہو؟'' نیم تاریکی میں بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''

ہاں' یقین کرنا ہی پڑا...ورنہ اگر سب کچھ میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں زندگی کے اس عجیب و غریب دور سے نہ گزر رہا ''

ہوتا۔'' چائے کا آخری گھونٹ بھرتا وہ بولا۔

تمہارا یہاں کوئی کام نہیں تو اب گھر جا کر آرام کرو' درد یا بخار ہے تو اس کے لیے کوئی گولی ضرور کھا لینا۔'' اس نے ''

تاکید کی۔

خیر مجھے چھوڑو' اپنا اور اپنی صحت کا خیال تم بھی رکھا کرو جو دوا ڈاکٹر تجویز کرے وہی استعمال کیا کرو' صحت کے ''

معاملے میں خود سے کوئی تجربہ نہیں کرنا چاہیے' تم جانتی ہو مجھے اپنے ڈاکٹر سے ملنے کے لیے ان سے پندرہ دن پہلے ٹائم

''لینا ہوتا ہے کیونکہ وہ مہینے کے پندرہ دن ملک سے باہر ہوتے ہیں' وہاں بھی ان کے پیشنٹ ہیں بہت۔

پھر تو وہ بہت مہنگے ڈاکٹر ہوں گے' ان سے ملنے کے لیے تو ہزاروں روپے پاس ہونے چاہئیں۔'' وہ بولی۔ ''

ہاں...یہ تو ہے۔'' عرش نے کہا۔ ''

تم ضرور جانا ڈاکٹر کے پاس' تمہیں ضرورت ہے۔ مجھے بھی اب گھر جانا ہے۔'' وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ ''

itsurdu.blogspot.com

پول سے برستی روشنی میں آ کر عرش کے قدم رکے تھے۔

بات سنو...'' عرش کی پکار پر وہ رک کر متوجہ ہوئی۔''

پتہ نہیں تم یقین کرو گی یا نہیں، مگر یہ سچ ہے کہ میں تمہیں سوچنے لگا ہوں...بہت زیادہ۔'' بغور اس کے تاثرات دیکھتا'' عرش گہری سنجیدگی سے بولا' دوسری جانب وہ چند لمحوں تک ساکت نظروں سے اسے بس دیکھتی رہ گئی تھی مگر پھر اس کے چہرے سے نگاہ ہٹاتی خاموشی سے آگے بڑھ گئی' پُرسوچ نگاہوں سے عرش اسے دیکھتا وہیں کھڑا رہا' گیٹ کے نزدیک پہنچ کر وہ جانے کیوں رکی اور پلٹ کر عرش کی سمت دیکھا تھا جس کے لبوں پر بے اختیار ایک مدھم سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ کبھی کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ زندگی میں ایک غلط راستے کا انتخاب ہمیں صحیح جگہ پر پہنچا دیتا ہے' دھند میں لپٹی سڑک پر چلتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا۔

دوپہر ڈھل چکی تھی' وسیع و عریض لان میں وہ تینوں ماں بیٹیاں موجود تھیں۔

شکر ہے ہمارا گھر مکمل سیٹ ہو چکا ہے' اب بس اگلے ہفتے گھر کی خوشی میں قرآن خوانی اور دعوت کا اہتمام کرنے کی'' تیاری کرو۔'' صبغہ بولیں۔

اف امی... ابھی تو شفٹنگ اور گھر سیٹ کرنے کی تھکن بھی نہیں اتری۔'' شزا کے چہرے سے بیزاری طاری تھی۔''

تم اور شیراز تو بس اپنے اپنے کمرے ڈیکوریٹ کرنے میں لگے رہے تھے' تھکن کا اظہار تو مجھے اور زرکاش بھائی کو کرنا'' چاہیے' اپنی مصروفیت کے باوجود انہوں نے میری اتنی مدد کی ہے۔'' شزا کو خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے شذرا نے جتایا۔

آج چھٹی کے دن بھی زرکاش کے کام نہیں ختم ہوئے' ہے کہاں ذرا پتہ تو کرو فون پر۔'' صبغہ بولیں۔''

امی... زرکاش بھائی نے اپنے جن دوستوں کے ساتھ مل کر یہاں بزنس شروع کیا ہے' وہ دونوں دوست یورپ ہی میں'' ہیں مگر بزنس میٹنگ کے سلسلے میں کل ہی یہاں پہنچے ہیں' ان کا قیام ہوٹل میں ہے۔ بھائی کو آج ان کے ساتھ ہی لنچ کرنا تھا تو ظاہر ہے اس وقت تو ان کو وہاں ہونا ہے۔'' شذرا نے تفصیل بتائی۔

ہاں' مجھے بتایا تھا زرکاش نے مگر مجھے نہیں سمجھ آتیں یہ کاروباری باتیں... تم اسے فون کر کے پوچھو کہ وہ کب تک گھر'' آئے گا۔'' صبغہ کوفت سے بولیں۔

itsurdu.blogspot.com

تھوڑا انتظار کر لیتے ہیں پھر کال کرتی ہوں' ویسے آپ کو ان کے ساتھ کہیں جانا تھا کیا؟'' شنذرا نے پوچھا۔ ''

ہاں... تمہاری شادی کے لیے... بس اب زیور کی خریداری ہی باقی رہ گئی ہے' زرکاش آج ہی یہ کام کرنا چاہ رہا تھا مگر اب '' خود غائب ہے۔'' صبغہ بولیں جبکہ شنذرا گھر کی ملازمہ کی طرف متوجہ ہو گئی تھی جو چائے کی ٹرالی کے ہمراہ وہاں آ رہی تھی۔

یہ لڑکا آخر کتنے پنجرے تیار کرے گا پرندوں کے لیے۔'' صبغہ کے اشارے پر شنذرا بھی اس جانب متوجہ ہوئی تھی '' جہاں شیراز پنجرے ترتیب دینے میں مگن تھا۔

اب اس گھر میں تو اسے اپنا شوق پورا کرنے دیں یہاں جگہ کی کمی تھوڑی ہی ہے۔'' شنذرا نے مسکراتے ہوئے کہا اور '' پھر شیراز کو آواز دی' تب ہی مانوس ہارن کی آواز پر شنزا سرعت سے گیٹ کی سمت دوڑی۔

امی بھائی مجھ سے کہہ رہے تھے کہ نئے گھر کی خوشی میں جو دعوت ہو گی اس میں رائمہ کے سسرال والوں کو بھی '' شرکت کی دعوت دینی ہے' آپ کے سامنے بھی ذکر کریں تو بس خاموشی سے سن لیجیے گا۔'' پورچ کی طرف ایک نگاہ ڈال کر شنذرا نے عجلت میں ماں کو سمجھایا۔

رائمہ یا اس کے سسرال والوں سے ہمارا کیا لینا دینا' ان دونوں بہنوں میں سے کوئی قدم بھی نہ رکھے اس گھر میں ورنہ '' میں خاموش نہیں رہوں گا بھائی کے سامنے۔'' شیراز نے شدید ناگواری سے کہا۔

تو کون انہیں دعوت دینے جا رہا ہے اب خاموش رہو۔'' صبغہ اسے گھرک کر زرکاش کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں جو '' شنزا کو ساتھ لگائے اس سے کوئی بات کرتا آ رہا تھا۔

زرکاش بھائی... آپ کے لیے گڈ نیوز' آج میں نے ڈرائنگ روم بھی سیٹ کر دیا' سب کچھ کلیئر ہے' چمک رہا ہے '' گھر۔''

شکر ہے اللہ کا... اب تم بھی سکون کی سانس لو گی اور میں بھی۔'' جواباً اس نے مسکراتے ہوئے شنذرا سے کہا۔ ''

بھائی یہ لوگ اسی طرح بازاروں کے چکر میں بندے کو گھن چکر بنا دیتی ہیں' آپ کو اب اندازہ ہوا ہو گا' میں تو شروع '' سے بھگت رہا ہوں۔'' شیراز نے کہا۔

ہاں جیسے ہمیں اور کوئی کام ہی نہیں تھا تمہیں گھن چکر بنانے کے سوا۔'' شنذرا نے گھور کر کہا۔ ''

itsurdu.blogspot.com

امی... اپیا کی طرح آپ شزا کا سسرال بھی دوسرے شہر میں ڈھونڈیے گا' سکون ہی سکون ہو گا ہر طرف۔" شیراز نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

ہر گز نہیں' احمر شنذرا کو اس شہر سے ہی لے جانے میں کامیاب ہو گیا مگر شزا کو میں ہر گز' ہر گز اتنی دور نہیں جانے دوں گا۔" زرکاش نے قطعی انداز میں فیصلہ سنایا۔

اس کے نصیب میں جہاں جانا ہے یہ شادی ہو کر وہیں جائے گی' احمر بھی تو یہاں سے اچانک اسلام آباد چلا گیا' اپنی جاب کی وجہ سے ورنہ اس کے باقی گھر والے تو اسی شہر میں ہیں۔" صبغہ نے مسکراتے ہوئے یاد دلایا۔

زرکاش بھائی' آپ ابھی چائے لیں گے؟" شنذرا نے پوچھا۔"

"نہیں' فریش ہونے کے بعد تھکن محسوس ہو رہی ہے کچھ۔"

تھک گئے ہو تو اب گھر پہ ہی آرام کرو' اتنا وقت لگا کر آئے ہو تمہیں تو یاد بھی نہیں ہو گا کہ تمہارے ساتھ مجھے کہیں جانا تھا۔" صبغہ بولیں۔

مجھے بالکل یاد ہے' یہ کام تو آج ہی کرنا ہے' ورنہ آپ بلاوجہ فکر کرتی رہیں گی کہ شادی کے لیے جیولری ابھی تک نہیں آئی... گھر کے لیے بھی آپ فکر میں مبتلا رہیں' اب دیکھیں ماموں جان کے بالکل برابر میں گھر مل گیا تھوڑا صبر کرنے سے۔" زرکاش نے کہا۔

ہاں اللہ کا شکر ہے' میری تو دلی خواہش پوری ہو گئی' ماشاء اللہ سے بھرا پرا گھر ہے بھائی جان کا' بڑا سہارا ہو گا مجھے۔" صبغہ بولیں۔

"چلیں' آپ خوش ہیں' میرے لیے یہ زیادہ خوشی کی بات ہے۔"

تمہیں تو ہمیشہ سب سے زیادہ میری خوشی کا خیال رہتا ہے' میں تو دن رات تمہاری کامیابیوں اور خوشیوں کے لیے دعا کرتی ہوں۔ اللہ میرے چاروں بچوں کو شاد و آباد رکھے' آمین۔" صبغہ پُر شفقت نظروں سے ان چاروں کو دیکھتی دعا گو ہوئیں۔

زرکاش... شنذرا کے رخصت ہونے کے بعد میں بالکل دیر نہیں کروں گی تمہاری شادی کے لیے۔" صبغہ کے قطعی انداز پر وہ حیران ہوا۔

itsurdu.blogspot.com

امی بہتر تو یہ ہے کہ شنذرا کے بعد آپ شزا کی شادی کی تیاریاں شروع کریں' میرے پاس کم از کم تین چار سال تک "

شادی کے لیے سوچنے کا بھی وقت نہیں' ابھی میں نے بزنس اسٹارٹ کیا ہے' میرا سارا وقت ابھی اپنے کام کے لیے

ہے۔"

زرکاش بھائی... تین چار سال تو بہت طویل عرصہ ہے۔ آپ شیراز پر اپنی کچھ ذمہ داری ڈالیں تاکہ آپ کو اپنی زندگی "

کے لیے بھی وقت ملے۔" شنذرا بولی۔

شیراز کو ابھی اپنی اسٹڈیز مکمل کرنی ہیں' ویسے میں چاہتا ہوں یہ باہر جاکر اپنی اسٹڈیز مکمل کرے... وقت سے پہلے میں "

اس پر کام کا بوجھ نہیں ڈالوں گا۔" زرکاش فیصلہ کن لہجے میں بولا۔

امی... آپ نے میرے پاس صدقے اور خیرات کرنے کے لیے رقم رکھوائی تھی' اس کا کیا کرنا ہے؟" شنذرا نے "

اچانک یاد آنے پر پوچھا۔

کرنا کیا ہے ظاہر ہے کسی مستحق کو ہی دینا ہے۔" صبغہ بولیں۔ "

امی... وہ رقم اس مفت خور کو پہنچادیں جو آج بھائی کی بدولت ہاسٹل کی چھت تلے بیٹھی ہے' ورنہ کرتوت تو اس کے "

سڑک پر بیٹھنے والے ہیں۔" شیراز کے طنزیہ لہجے پر زرکاش کے تاثرات بدلے۔

کوئی ضرورت نہیں' وہ ہماری زکواۃ' خیرات کے بھی قابل نہیں۔" شزا ناگواری سے بولی۔ "

اس طرح نہیں کہتے' یہاں بات قابل ہونے کی نہیں مستحق ہونے کی ہے۔" زرکاش گہری سنجیدگی سے بولا۔ "

بھائی آپ اسے ہاسٹل تک پہنچا کر اسے اس کی اوقات سے زیادہ دے چکے ہیں۔ بہتر ہے کہ اب اس سے جان "

چھڑائیں۔" شیراز بولا۔

میرا خیال ہے اس بات کو یہیں ختم کردینا چاہیے' میں چینج کرکے آتا ہوں۔" زرکاش نے وہاں سے اٹھ جانے میں دیر "

نہیں لگائی۔

اچھا خاصا ماحول خراب کرنا کوئی تم سے سیکھے۔" شنذرا نے ناگواری سے شیراز کو دیکھا۔ "

شیراز نے ایسا کچھ غلط نہیں کہا ہے۔" صبغہ نے اس سے زیادہ ناگواری سے شنذرا سے کہا۔ "

ہاتھ لے کر وہ واش روم سے باہر آیا تھا کہ فون پر آنے والی کال نے متوجہ کرلیا' دوسری جانب سے جو کچھ کہا گیا وہ سن کر

itsurdu.blogspot.com

ہی زرکاش کے تاثرات بدل گئے تھے۔لاؤنج میں موجود شمزا نے حیرت سے اسے دیکھا جو سلیوز کے بٹن بند کرتا تیزی سے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

آپ پھر کہیں جا رہے ہیں؟"شمزا سوال کرتی اس کے پیچھے آئی۔"

"امی کہاں ہیں شمزا؟"

وہ نماز پڑھ رہی ہیں مگر آپ کہاں جا رہے ہیں؟"جواب دے کر شمزا نے پھر سوال دہرایا۔"

ایک دوست کی کال آئی ہے' میرا ابھی اس کے پاس جانا بہت ضروری ہے' امی سے کہنا کہ ہمیں جہاں جانا تھا وہاں کل ضرور چلیں گے۔"عجلت میں اسے ہدایت دے کر وہ تیزی سے پورچ کی سمت بڑھ گیا۔"

www.PakDigestNovels.Com

شدید نقاہت سے کراہتی وہ وہیں واش روم کے دروازے کے پاس نڈھال ہو کر بیٹھ گئی تھی۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھائے جا رہا تھا' طبیعت کل شام سے گڑ بڑ تھی' اس نے زیادہ توجہ نہیں دی مگر رات میں تیز بخار اور وومیٹنگ نے اس کی حالت بگاڑ دی تھی' پانی کے دو گھونٹ بھی معدہ قبول نہیں کر رہا تھا۔صبح تک ہلدی کی طرح زرد ہوتی وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں غافل رہی تھی' باہر سے ابھرتی زرکاش کی بلند غصیلی آواز اسے سنائی دے رہی تھی' وہ وارڈن وغیرہ کی بے خبری اور لاپروائی پر برس رہا تھا۔وارڈن نے اپنی صفائی میں کیا کہا' اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا' چکراتے سر کے ساتھ کچھ بھی سننا سمجھنا اس کے لیے ناممکن تھا' زرکاش ہاسٹل کی انتظامیہ پر برس سکتا تھا کیونکہ دراج کے یہاں قدم رکھنے سے پہلے ہی وہ ہاسٹل کو ڈونیشن کے نام پر ایک خطیر رقم دے چکا تھا اور آگے بھی دیتے رہنے کا وعدہ کیا تھا' صرف اس لیے کہ دراج کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہو اور اس کا خاص خیال رکھا جائے۔کمرے میں آ کر زرکاش نے وقت مزید ضائع نہیں کیا اور اسے ہاسٹل لے آیا تھا۔

ایک پرائیویٹ ہاسپٹل میں ملنے والے بہترین ٹریٹمنٹ کے بعد اس کا بخار اتر گیا تھا جس کے بعد اسے ڈرپ لگا دی گئی تھی اور زرکاش کی جان میں جان آئی تھی ورنہ ہاسٹل میں اس کی حالت دیکھ کر وہ خود ہل گیا تھا۔رائمہ کو اس نے کچھ دیر پہلے ہی کال کر کے ہاسپٹل پہنچنے کا کہا تھا۔فوری طور پر اس لیے اطلاع نہ دی کہ کہیں وہ زیادہ گھبراہٹ اور پریشانی کا شکار نہ ہو جائے۔روم میں وہ ارد گرد سے غافل دراج کے پاس تھا کہ امان کی کال آ گئی تھی جسے ریسیو کرتا وہ روم سے باہر آ گیا

itsurdu.blogspot.com

تھا۔

''کیسی طبیعت ہے دراج کی اب؟''

''اب تو بہتر ہے' بس ڈرپ ختم ہو جائے اور ڈاکٹر دوبارہ اسے چیک کر لیں تو پھر نکلنا ہو گا یہاں سے۔''

رائمہ اور اسد نکل چکے ہیں ہاسپٹل کے لیے' بہت پریشان تھی رائمہ۔'' امان نے بتایا۔''

''میں نے سمجھایا بھی تھا کہ پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں' اپنے ساتھ ساتھ اس نے اسد کو بھی پریشان کیا ہو گا۔''

وہ بہن ہے پریشان تو ہو گی' دراج اگر رات میں ہی رائمہ کو فون کر دیتی تو تمہیں اس طرح پریشان نہ ہونا پڑتا۔'' امان'' نے کہا۔

''اس کی اسی حرکت پر غصہ آ رہا ہے مجھے' ابھی سوئی ہوئی ہے' رائمہ کو آنے دو یہاں' اس کے سامنے ہی خبر لیتا ہوں۔''

تم اسے ڈانٹنے کا ارادہ رکھتے ہو؟'' امان کے لہجے میں حیرت تھی۔''

ظاہر ہے' اس لاپرواہی پر اسے میڈل تو نہیں دے سکتا' عجیب بے تکی بات کر رہے ہو۔'' زرکاش کے خفگی بھرے'' لہجے پر امان ہنسا۔

میں بے تکی نہیں ہانک رہا' میں بس یہ سن کر حیران ہوں کہ تم اسے ڈانٹ بھی سکتے ہو جبکہ مجھے یقین ہے کہ تم سختی'' سے کوئی باز پرس بھی اس سے نہیں کر سکو گے۔ اتنی محبت کرنے والی لڑکی کے ساتھ تم سختی سے کیسے پیش آ سکتے ہو۔'' امان مسکراتے لہجے میں بولا۔

بہت شکریہ اس نئی اطلاع کے لیے۔'' زرکاش نے کوفت سے کہا۔''

واپس روم میں آتے ہوئے اس نے بغور دراج کی بند آنکھوں کی لرزتی پلکوں کو دیکھا اور پھر گہری سانس لے کر بیڈ کے کنارے پر ہی بیٹھ گیا۔

اس طرح آنکھیں بند رکھنے سے تم میری ناراضی سے نہیں بچ سکتی' حد ہوتی ہے دراج' کم از کم مجھے تو ایک کال کرنی'' چاہیے تھی' یہ ٹریٹمنٹ اگر وقت پر تمہیں مل جاتا تو اتنی حالت نہ بگڑتی تمہاری' اب آ رہی ہے رائمہ' اسد کے ساتھ' کیا ''جواب دوں گا اسے؟ مجھے اسد کے سامنے کوتاہی نہ ہونے کے باوجود شرمندہ ہونا پڑے گا۔

مجھے معاف کر دیں' میری وجہ سے آپ کو اتنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔'' وہ مدھم لہجے میں بولی۔''

itsurdu.blogspot.com

اس سے زیادہ فضول بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔" زرکاش نے ناراضی سے اسے دیکھا مگر پھر اس کی پیشانی پر نرمی سے ہاتھ رکھ دیا۔

"تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میرے لیے اور رائمہ کے لیے تم کتنی اہم ہو... تمہاری ذرا سی تکلیف بھی ہمارے لیے کتنی پریشان کن ہو سکتی ہے' مجھے کتنی امیدیں ہیں تم سے' مجھے مایوس کرنا اچھا لگے گا تمہیں؟"

"کبھی بھی نہیں' مجھے آپ کی بہت پروا ہے' اس لیے میں آپ کی ہر بات پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔" وہ کمزور آواز میں بولی۔

"تو پھر یاد رکھو' میری پروا ہے تو آئندہ کبھی اپنی صحت کی طرف سے ایسی غفلت کا مظاہرہ مت کرنا۔" اس نے تاکید کی۔

"زرکاش... آپ میری ایک بات مانیں گے؟" دراج کا کمزور لہجہ متذبذب تھا۔

"یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے' لیکن اگر تمہاری بات تمہارے حق میں بہتر ہوئی تو ہی مانوں گا ورنہ نہیں۔" وہ صاف گوئی سے بولا۔

"مجھے یہ سب نہیں پتہ' بس آپ مجھ سے شادی کر لیں۔" اس کے قطعی انداز نے زرکاش کو دنگ کر دیا تھا' فوری طور پر وہ کچھ بول ہی نہیں سکا تھا۔

"مجھے پتہ تھا' کوئی جواب نہیں ہوگا آپ کے پاس' میں آپ کی ہر بات مانتی ہوں مگر آپ..." گہری سانس بھر کر زرکاش نے اسے دیکھا جو آنکھوں پر ہاتھ رکھے سسک رہی تھی۔

"...دراج پھر طبیعت خراب ہو جائے گی' اس طرح نہیں روتے ڈول"

"میں کوئی ڈول شول نہیں ہوں۔" وہ زرکاش کا ہاتھ جھٹک گئی' زرکاش اپنی مسکراہٹ نہیں چھپا سکا تھا۔

"چڑیل کہوں گا' تو بھی غصہ کرو گی' اچھا بات تو سنو' رونا بند کرو پہلے۔" زبردستی اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اس کے آنسو صاف کیے۔

"تمہیں کس نے کہا کہ میرے پاس کوئی جواب نہیں...؟ دراصل زندگی میں پہلی بار کسی لڑکی نے مجھے یوں پرپوز کیا ہے اسی لیے میں کچھ دیر کے لیے مسمرائز ہو گیا تھا۔"

itsurdu.blogspot.com

"زرکاش جو کام میرے اختیار میں نہیں اسے میں کوشش کے باوجود بھی نہیں کر سکتی' میں آپ کے ساتھ ایک گھر میں رہنا چاہتی ہوں۔" زرکاش کی بات کاٹتی وہ بھرائے لہجے میں بولی۔

"پہلی بات تو یہ کہ شادی ضرور ہو گی' وہ تو ایک دن ہونی ہی ہے' تب تک تم خود کو اس حد تک تو کوالیفائڈ کر لو کہ میں فخر سے سب کو بتا سکوں کہ میری بیوی میرے شانہ بشانہ چلنے کی قابلیت رکھتی ہے..."

"میں شادی کے بعد بھی تو پڑھ سکتی ہوں' آپ کو کوئی شکایت نہیں ہو گی مجھ سے..." وہ زرکاش کی بات سمجھنے کے موڈ میں ہی نہیں تھی۔

"میرے اللہ' تمہیں سمجھانا کس قدر مشکل ہے دراج' دیکھو تمہیں ابھی اسٹڈیز مکمل کرنی ہیں اور مجھے فی الحال اپنے بزنس کو وقت دینا ہے اور بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں مجھ پر' میری خاطر تمہیں صحیح وقت کا انتظار کرنا پڑے گا' بس اب اس معاملے میں کوئی بحث میں نہیں کرنا چاہتا۔" اس کے حتمی انداز پر دراج سپاٹ چہرے کے ساتھ اسے دیکھتی رہی تھی جو بیڈ سے اٹھ کر کرسی پر براجمان ہو گیا تھا۔ لب بھینچے وہ اس کی جانب سے چہرہ پھیر گئی تھی تب ہی روم میں رائمہ اور اسد کی آمد ہوئی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ ہم دراج کو یہیں سے گھر لے چلتے ہیں' وہاں تم اس کے قریب رہو گی' ایسی طبیعت میں اس کا ہاسٹل میں رہنا ٹھیک نہیں۔" اسد نے رائمہ سے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے زرکاش بھائی؟" رائمہ نے پوچھنا ضروری سمجھا۔

"ان سے کیا پوچھ رہی ہیں... طبیعت میری خراب ہے مجھ سے پوچھیں کہ میں کہاں جانا چاہتی ہوں۔" زرکاش کے کچھ کہنے سے پہلے ہی دراج بگڑ کر بولی' جبکہ رائمہ نے بری طرح گڑبڑا کر زرکاش کے سنجیدہ ہوتے تاثرات کو دیکھا تھا۔

"ٹھیک ہے جو مناسب لگے تمہیں مگر خیال رکھنا اس کی کلاسز ابھی شروع ہوئی ہیں زیادہ چھٹیاں نہ ہوں کالج کی۔" زرکاش نے تاکید کی۔

"میں یہاں مر رہی ہوں اور آپ کو کالج کی پڑی ہے۔" دراج سلگ کر بولی۔

"کس طرح بات کر رہی ہو' تمیز تہذیب سب بھول گئی ہو کیا...؟" رائمہ نے غصے میں اسے ڈانٹا۔

"کوئی بات نہیں رائمہ' کچھ مت کہو' اسے جاتے ہوئے ڈاکٹر سے اس کو ضرور چیک کروا لینا بس' ڈیوز میں نے سارے

itsurdu.blogspot.com

کلیئر کر دیئے تھے‘میں چلتا ہوں پھر‘تم گھر پہنچ کر مجھے کال کر دینا۔‘‘زرکاش نے کہا‘اسد سے الوداعی کلمات کہتے اس نے ایک نگاہ دراج پر ڈالی جو اس کی طرف شاید دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

احسان کر کے جتانے کی عادت خاندانی ہے‘بتانا ضروری تھا کہ ہاسپٹل کے ڈیوز کلیئر کر دیئے۔‘‘زرکاش کے جاتے ہی‘‘ وہ ناگواری سے بولتی اسد کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

تم بھی ان کے ہی خاندان سے ہو‘اب منہ بند رکھنا۔‘‘اسد کی موجودگی میں اس کی چلتی زبان پر رائمہ نے گھرک کر‘‘ اسے چپ کرایا۔

www.PakDigestNovels.Com

زمین آسمان تماشائی تھے‘سڑک پر راج کرتے ہولناک سکوت کو اس کی کربناک کراہیں بھی نہیں توڑ پا رہی تھیں‘اس کا چہرہ ہی نہیں آہستہ آہستہ سارا وجود چھری‘چاقو کی دھاروں سے ادھڑتا جا رہا تھا‘اذیت سے اس کی کراہیں بھی بمشکل حلق سے کبھی آزاد ہوتیں تو کبھی حلق میں ہی گھٹ رہی تھیں... مفلوج اعضاء کے ساتھ ٹائر سے سر ٹکائے نیم وا آنکھوں سے دور تاریکی میں وہ کچھ جانوروں کی حرکات و سکنات دیکھ رہی تھی‘جس اذیت میں وہ سانس لے رہی تھی اس میں وہ کسی خطرے اور خوف کو محسوس کرنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔بھیانک رات قیامت کی تھی‘ایک ایک بھاری لمحہ اس کی حسیات کو کچلتا چیونٹی کی رفتار سے گزر رہا تھا۔

کانپتی سانسوں کو کھینچتی وہ ان جانوروں کو اسٹریٹ لائٹ میں دیکھ سکتی تھی جو تاریکی سے نکل کر آگے پیچھے سڑک پر آتے جا رہے تھے‘ان کے بھونکنے کی آوازیں کریہہ تھیں‘تعداد میں وہ سات تھے‘کبھی بھونک کر کبھی دم ہلا کر وہ آگے بڑھتے پھر پیچھے ہٹ جاتے‘کبھی ادھر ادھر ہوتے اور کبھی اسے تکتے جو پیر پھیلائے بے حس و حرکت بکھرے وجود کے ساتھ بیٹھی تھی‘اس کی ساری جان بس آنکھوں تک محدود رہ گئی تھی‘ہوش و حواس مکمل ساتھ نہ ہونے کے باوجود‘اذیتوں کے جہنم میں جھلستے ہوئے بھی اسے یاد آنے لگا تھا کہ ان ناپاک جانوروں کو اپنے قریب نہیں آنے دینا...

لرزتے ہاتھ سے اس نے ٹٹولا تھا‘قریب رکھے پتھروں کے ڈھیر سے ایک پتھر اس کے ہاتھ میں آ گیا تھا‘بمشکل پتھر اٹھا کر اس نے ان جانوروں کی طرف پھینکا مگر اس میں اتنی قوت نہیں تھی کہ پتھر آگے تک جاتا‘وہ پتھر وہیں اس کے پیر کے پاس گر گیا تھا لیکن یہ ضرور ہوا تھا کہ وہ سب جانور بھونکتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے مگر وہاں سے بھاگے نہیں‘مزید

itsurdu.blogspot.com

ایک اور پتھر ٹٹولتے ہوئے اس پر غشی طاری ہونے لگی تھی‘ اس سے پہلے کہ دماغ تاریکی میں ڈوب کر اذیت کی شدت سے نجات پا لیتا‘ کہ یک لخت اس کی آنکھیں کھلی تھیں‘ وہ سب اس کے بے حد نزدیک آ چکے تھے‘ ان میں سے ایک اس کے پیروں کے قریب کچھ سونگھتا منہ مار رہا تھا‘ تڑپ کر پیر سمیٹتے ہوئے اس کے حلق سے آزاد ہوتیں فلک شگاف چیخیں آسمان تک جا پہنچی تھیں‘ وہ سب جانور ایک بار پھر بدک کر دور ہوتے چلے گئے تھے‘ چیخنے سے زخموں کی اذیت بڑھتی چلی گئی تھی‘ جیسے ان پر نمک مرچ چھڑک دیا گیا ہو‘ اس کی چیخیں تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھیں‘ جانے کب تک وہ ایڑیاں رگڑتی سرکی پشت ٹائر سے ٹکراتی رہی تھی‘ مگر کب تک... آہستہ آہستہ اس کی چیخیں معدوم ہوتیں پھر آہوں‘ کراہوں میں بدلنے لگی تھیں‘ کھلتے زخموں سے سرخ سیال دوبارہ رفتار پکڑ چکا تھا۔

گھبراؤ مت میں تمہارے ساتھ ہوں...“ دور کہیں سے ایک مانوس سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ آوازوں کی بازگشت” اسے کچھ یاد دلا رہی تھی‘ دور رکے وہ جانور بھی اب خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔ تیز تیز چلتی سانسوں کے درمیان ٹائر کا سہارا لے کر اپنے بے جان قدموں پر کھڑے ہونے کی کوشش میں وہ جانے کتنی بار ناکام ہوئی تھی۔

سڑک پر دور سے آتی ایک گاڑی کی ہیڈ لائٹس اسے دکھائی دے رہی تھیں۔ گاڑی کے سہارے وہ اپنا توازن بمشکل قائم رکھے ہوئے تھی‘ وہ ایک کار تھی جو قریب آتی جا رہی تھی‘ لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھتے ہوئے اس نے ہاتھ سے کار کو رکنے کا اشارہ دیا تھا‘ اس کار میں ایک فیملی تھی‘ کار کی اسپیڈ کم ہو گئی تھی‘ مگر پھر یک دم کار میں موجود بچوں اور عورت کی چیخیں اس کے لہولہان چہرے اور لباس کو دیکھ کر بلند ہوئی تھیں‘ ان سب کے لیے یہ ایک ہولناک منظر تھا‘ ڈرائیو کرتے مرد نے گھبرا کر کار کی اسپیڈ بڑھا کر اس طرح اندھا دھند بھگائی کہ اس کا لاغر لڑکھڑاتا وجود کار کی زد میں آتا دھپ سے منہ کے بل گرا تھا‘ کوئی چیخ‘ کوئی کراہ اس کے حلق سے برآمد نہ ہوئی تھی‘ سڑک پر دوبارہ سیاہ پر پھیلاتا سکوت آہستہ آہستہ اس کے بے جان وجود کو نگلتا جا رہا تھا‘ وہ سب جانور اس کے گرد گھیرا باندھ کر کھڑے ہو گئے تھے‘ نیم بے ہوشی میں اسے کسی گاڑی کے بریکس اور ٹائرز کی چنگھاڑ سنائی دی تھی‘ کوئی چیختا ہوا اس کی سمت آ رہا تھا‘ دو ہاتھوں نے اسے سیدھا کیا تھا‘ اگلے ہی پل وہ شخص اسے بازوؤں میں جکڑے حلق کے بل چیختا اسے پکار رہا تھا‘ اس کا نام لے رہا تھا‘ اس شخص کو‘ اس کی آواز کو وہ بند آنکھوں سے بھی پہچان سکتی تھی‘ وہ را سب تھے‘ جن کی زندگی اس کے وجود میں قید تھی‘ اب اگر ان مہربان بازوؤں میں وہ دم بھی توڑ دیتی تو کوئی غم نہ ہوتا‘ بہت پرسکون ہو کر اس نے تاریکیوں میں

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

خود کو اترنے دیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

ہاسپٹل کے یخ بستہ خاموش ماحول میں آتے ہی اسے کچھ گھبراہٹ محسوس ہونے لگی تھی' ماربل کے صاف ستھرے چمکتے ہوئے چکنے فرش پر سنبھل سنبھل کر چلتی وہ حیران بھی تھی' اس نے تو ہمیشہ سرکاری ہسپتالوں کا شور وغل اور گندگی میں لتھڑے فرش ہی دیکھے تھے' جبکہ ایسے ہسپتال میں تو کبھی اس کی رسائی نہیں ہو سکتی تھی' ڈاکٹرز' نرسز یہاں تک کہ اس ہاسپٹل میں آتے جاتے عام لوگ بھی اسے کسی اور ہی دنیا کی مخلوق لگ رہے تھے' سیڑھیاں چڑھتی وہ اوپر آئی تھی' سامنے پھیلے روشن' ہوادار کاریڈور میں اسے مطلوبہ روم نظر آ گیا تھا' دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے ایک پل کو رک کر اندر کمرے میں جھانکا تھا' خنک سی خاموشی میں وہ بیڈ پر تکیوں کے سہارے نیم دراز تھیں' اپنا اعتماد بحال کرتی وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی بیڈ کے قریب پہنچ گئی تھی' ان کی آنکھیں بند تھیں' اور ان کے گرد سیاہ حلقے نمایاں تھے ان کے چہرے کے گرد نور کا ہالہ سا تھا مگر چہرے سے ان کی بیماری کی طوالت' اس کی اذیت اور کمزوری کا اندازہ لگانا مشکل نہ تھا' روشن' روشن سے نقش میں اسے کسی کا چہرہ نظر آیا تھا' وہ اسے بالکل بھی اجنبی نہیں لگ رہی تھیں' وقت اور بیماری نے مل کر ان کے چہرے کی روشنی کو ماند ضرور کر دیا تھا مگر مٹا نہیں سکے تھے' اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ان کے جاگنے کا انتظار کرے یا پھر ان کو اپنی موجودگی کا احساس دلائے... ابھی وہ اسی تذبذب میں تھی کہ ان کی کھلتی آنکھوں نے اسے ساکت کر دیا تھا۔ شہد رنگ آنکھوں میں اسے دیکھ کر حیرانی ابھری تھی مگر پھر ان کے خشک ہونٹوں پر نرم سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"تم عرش کے ساتھ آئی ہو؟" کمزور مگر خوشی سے بھرپور لہجے میں وہ بغور اسے دیکھ رہی تھیں' نیلے رنگ کی پھولدار چادر میں اس کے سادہ سے چہرے پر شازمہ کو پاکیزگی کی چمک نظر آ رہی تھی۔

"نہیں' میں خود ہی آئی ہوں' عرش کو میرے یہاں آنے کا پتہ بھی نہیں ہے۔" وہ جھینپے ہوئے انداز میں بولی۔ جبکہ شازمہ بمشکل خود کو کھینچ کر سیدھا کرنے کی کوشش کرنے میں لگی تھیں' اس نے فوراً ان کی مدد کے لیے ہاتھ بڑھائے تھے۔

"یہاں بیٹھ جاؤ' میرے قریب۔" شازمہ کے محبت بھرے لہجے پر وہ ان کے سامنے ہی بیڈ کے کنارے ٹک گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

آرام سے بیٹھو' اتنی جلدی نہیں جانے دوں گی تمہیں... بہت دل تھا میرا کہ تم سے ملوں' تمہیں دیکھوں' تم سے باتیں کروں' عرش تمہارا بہت ذکر کرتا ہے' اس نے کبھی مجھ سے اپنے کسی دوست کے بارے میں بات نہیں کی اور لڑکی کے بارے میں تو کبھی بھی نہیں۔" شازمہ بڑی محبت سے اس کا ہاتھ پکڑے بتا رہی تھیں۔

"عرش کے پاس اپنے لیے وقت بھی تو نہیں ہوتا... پھر دوست کیسے بنا سکتا ہے' میری وجہ سے اسے دن رات بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔" شازمہ کا لہجہ بجھ سا گیا تھا۔

"وہ آپ کا بیٹا ہے' آپ کے لیے جتنا کرے کم ہے اور پھر سب ہی مرد روپے کماتے ہیں۔" وہ تسلی دینے والے انداز میں بولی۔

"مگر اس کی عمر ابھی پڑھنے لکھنے کی ہے' ذمہ داریوں کا بوجھ تو اس پر بہت کم عمری میں آن پڑا تھا' عرش نے تو تمہیں بتایا ہی ہو گا۔ اس کے پاپا کی بہت آرزو تھی کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرے مگر..." شازمہ ایک پل کو خاموش سی ہو گئی تھیں۔

"عرش نے مجھے بتایا تھا کہ تم بہت باہمت اور بہادر لڑکی ہو' اپنی ماں کے لیے بہت محنت کرتی ہو' ان کا خیال رکھتی ہو' "کیسی طبیعت ہے اب تمہاری امی کی...؟

"بہتر ہیں وہ... میرا اور عرش کی زندگی کا بھی اہم مقصد یہی ایک ہے کہ ہماری مائیں سلامت رہیں اور ہمارے قریب رہیں اسی لیے ہم ایک دوسرے کے لیے اجنبی نہیں۔" وہ سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"مائیں بھی تو ہمیشہ اپنی اولاد کو خوش اور کامیاب دیکھنا چاہتی ہیں مگر... میری وجہ سے عرش کی زندگی بہت مشکل ہو چکی ہے۔" شازمہ کے لہجے میں رنجیدگی در آئی تھی۔

"ایسا مت کہیں' آپ ہی تو اس کی زندگی ہیں' آپ ہیں تو سب کچھ ہے' اس کے لیے آپ سے بڑھ کر قیمتی کچھ بھی نہیں' بہت جلد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا' وقت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا۔" وہ بولی۔

"ہاں بہت جلد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔" شازمہ زیر لب عجیب لہجے میں بولی تھیں۔ "تم عرش سے کہاں ملی تھیں پہلی بار؟" شازمہ نے اچانک ہی پوچھا۔

"عرش نے آپ کو نہیں بتایا؟" وہ گڑبڑائی۔

"نہیں' میں اس سے زیادہ سوال نہیں کر پاتی' بس اسے دیکھتی رہتی ہوں' اسے سنتی رہتی ہوں' جب جب وہ سامنے آتا"

itsurdu.blogspot.com

”...ہے میرے دل کو دھڑکا سا لگا رہتا ہے کہ پتہ نہیں اسے دوبارہ دیکھ سکوں گی بھی یا نہیں“

”ابھی آپ کو اس کی بہت خوشیاں اور کامیابیاں دیکھنی ہیں‘ اس لیے سارے اندیشے دل سے نکال دیں۔“ اس نے حوصلہ دیا۔

”تم نے بتایا نہیں‘ عرش سے کہاں ملاقات ہوئی تھی تمہاری؟“ شازمہ نے سوال دہرایا۔

”وہ... جہاں گیراج میں عرش کام کرتا ہے‘ میرا گھر بھی وہیں قریب ہے‘ امی کو ہاسپٹل لے جانے میں عرش نے میری مدد کی تھی۔“ فوری طور پر یہی اس کے ذہن میں آیا تھا۔

”کیا ہوا تھا تمہاری امی کو‘ کیا تمہارے گھر میں اور کوئی نہیں؟“

”جی بس اچانک طبیعت بگڑ گئی تھی‘ بھائی ہے ایک میرا لیکن اس دن وہ گھر پر نہیں تھا‘ عرش جانتا ہے میرے بھائی کو۔“ وہ بولی۔

”اچھا‘ کیا کرتا ہے تمہارا بھائی... پڑھتا ہے؟“

”نہیں وہ کام کی تلاش میں ہے۔“

”تم عرش سے کہو‘ اپنے گیراج میں تمہارے بھائی کو کام دلوائے عرش اسے کام سکھا بھی دے گا‘ بہت ماہر ہے وہ گاڑیوں کے کام میں‘ اس کا خواب ہے اپنا ایک بڑا سا گیراج بنانے کا۔“ شازمہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی ضرور‘ میں اپنے بھائی سے کہوں گی وہ خود عرش سے بات کر لے گا کام کے سلسلے میں۔“

”ماں اور گھر کی ذمہ داریوں میں تم بھی پڑھائی نہیں کر سکی ہو گی۔“ شازمہ نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

”حالات ہی کچھ ایسے رہے کہ بہت مشکل سے دسویں کا امتحان دے پائی تھی۔“ وہ نادم سے انداز میں بتا رہی تھی۔

”اس میں تمہارا قصور نہیں ہے بیٹا‘ زندگی میں موقع ملے تو پڑھائی کا سلسلہ پھر سے شروع کرنا‘ عرش نے تو مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنے پاپا کا خواب پورا کرے گا۔“

”میں ضرور آپ کی اس نصیحت پر عمل کروں گی۔“ وہ بولی۔

”ایک بات کہوں تم سے؟“ شازمہ بولیں۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"جی ضرور۔"

"زندگی اور موت کا کوئی بھروسہ نہیں، میں جب تک ہوں، تب تک ہوں، اللہ تمہاری اور عرش کی عمر دراز کرے، بس تم عرش کی ہمیشہ خبر رکھنا، اسے یہ احساس رہے گا کہ کوئی ہے اس کی فکر کرنے والا، وہ تنہائی سے بہت گھبراتا ہے، وہ اپنے پاپا کے بہت قریب تھا، ان کے جانے کے بعد سے بہت حساس ہو چکا ہے، میرے بعد تو وہ بالکل..." شازمہ بات مکمل نہ کر سکی تھیں۔

"ایسا مت سوچیں کہ عرش کو آپ کے بغیر رہنا پڑے گا، آپ ٹھیک ہو کر بہت جلد اپنے گھر جائیں گی، بے فکر رہیں، نہ آپ اس سے دور جا رہی ہیں نہ میں کہیں جا رہی ہوں ہم دونوں عرش کی زندگی میں اس کے ساتھ ہیں اور رہیں گے۔ میں ہمیشہ عرش کی ہی نہیں آپ کی بھی خبر رکھوں گی، آپ سے ملنے آپ کے گھر بھی آتی رہوں گی۔" وہ مسکراتے ہوئے یقین دلا رہی تھی۔

"تم بہت اچھی ہو، اس سے کہیں زیادہ اچھی جتنا کہ عرش نے بتایا تھا۔" شازمہ کے پُر شفقت لہجے پر وہ جھینپ کر مسکرائی۔

"آپ نے مجھے پہچان کیسے لیا تھا؟" وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"میں بہت دن سے تمہاری منتظر تھی اس لیے جب تم آئیں تو پہچاننے میں کوئی دقت نہیں ہوئی... میں بہت خوش ہوں تم نے یہاں آکر میری خواہش کو پورا کر دیا ورنہ میں نے جب جب عرش سے تمہارے آنے کا پوچھا وہ ٹال دیتا تھا، اچھا ہوا جو تم عرش کے ساتھ نہیں آئیں ورنہ پھر وہی بولتا رہتا اور ہم دونوں اتنی باتیں نہیں کر پاتے۔" شازمہ کے لہجے میں عرش کے لیے محبت ہی محبت تھی۔

"میں تو بھول گئی، میں آپ کے لیے کچھ لائی تھی۔" اپنی بھول پر شرمندہ سی ہوتی وہ اپنا بیگ کھولنے لگی۔

"مجھے کچھ اور سمجھ نہیں آ رہا تھا، یہ شال مجھے اچھی لگی آپ کے لیے سو یہی لے آئی۔"

"تم نے اس کی زحمت کیوں کی، تمہارا آنا ہی میرے لیے بہت تھا، واقعی یہ شال بہت پیاری ہے، میں اسے ضرور پہنوں گی۔" شال ہاتھوں میں لے کر شازمہ نے دل سے تعریف کی تھی، شال بہت نفیس اور نرم و ملائم تھی اس پر اونی دھاگوں سے بنے نقش و نگار بھی بہت جاذب نظر تھے۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

میرے پاس اس وقت تمہیں دینے کے لیے صرف پیار اور بہت سی دعائیں ہیں۔" محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے شازمہ بولیں۔

ونڈو کے قریب رک کے عرش نے ایک بار پھر اندر جھانکا تھا' جو منظر نظر آرہا تھا وہ اس پر سے نگاہ نہیں ہٹا سکا تھا' اندر شازمہ اس کی پیشانی بہت محبت سے چوم کر اسے گلے لگا رہی تھیں' عرش کی آنکھوں میں یہ منظر جذب ہوتا ٹھہر گیا تھا' محبت اور اپنائیت کے سارے رنگ تھے اس منظر میں غم اور خوشی کے درمیان سانس لیتیں مسکراہٹیں' امیدیں تھیں' کہیں کوئی کمی نہ تھی' سب کچھ مکمل تھا اس منظر میں۔ وہ الوداعی کلمات کہتی رخصت ہونے کے لیے اٹھ چکی تھی' عرش اس کی نظروں میں نہیں آنا چاہتا تھا' لہٰذا اس کے چلے جانے کا یقین ہونے کے بعد ہی وہ کمرے میں آیا تھا۔ شازمہ اسے دیکھ کر حیران نہیں ہوئی تھیں' خوشی سے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ شازمہ نے اس کا ماتھا چوما تھا۔

"اب تمہیں اندازہ ہوا کہ مجھے اس کا کتنا انتظار تھا' میرے انتظار کی شدت اسے کھینچ لائی۔"

آپ کس کی بات کر رہی ہیں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔"

انجان مت بنو' میں جانتی ہوں کہ تم کافی دیر سے باہر ہی کھڑے تھے۔" شازمہ کے پیار سے ڈپٹنے پر اس نے گہری" سانس لی۔

"ماما... آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ میں ہاسپٹل میں قدم رکھ چکا ہوں۔"

تم میرے ہی وجود کا حصہ ہو' تمہاری خوشبو تم سے پہلے ہی مجھ تک آجاتی ہے' اس لیے مجھ سے چھپنے کی کوشش نہ کیا" کرو۔"

میں آپ کی نظروں سے چھپنے کی کوشش کروں گا بھی کیوں' میں تو اس بے وقوف لڑکی کی وجہ سے اندر نہیں آیا..." شاید وہ مجھے اچانک یہ اطلاع دینا چاہتی ہوگی کہ وہ آپ سے ملنے یہاں آئی تھی' اس لیے میں نے اس کا سرپرائز خراب کرنا ٹھیک نہیں سمجھا۔" وہ بولا۔

ہاں' ٹھیک کیا تم نے' شاید تمہاری موجودگی میں وہ مجھ سے کھل کر بات نہ کر پاتی... اور تم نے اسے بے وقوف کیوں" کہا...؟ بہت سمجھدار لڑکی ہے وہ' میں بہت خوش ہوں اس سے مل کر... دیکھو کتنی خوبصورت شال لے کر آئی ہے وہ میرے لیے۔" شازمہ نے مسکراتے ہوئے شال اسے دکھائی۔

itsurdu.blogspot.com

اچھا یہ بتائیں کیسی لگی وہ آپ کو؟'' مسکراتی نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔''

''وہ تمہاری دوست ہے' اچھی تو ہو گی اور بہت پیاری بھی۔''

جو بھی ہے آپ کے لیے وہ مجھ سے زیادہ اچھی اور پیاری نہیں ہو سکتی۔'' وہ قطعی لہجے میں بولا۔''

تمہارا کسی سے کوئی مقابلہ نہیں' تم میرے بیٹے ہو' تم سے زیادہ اچھا اور پیارا میرے لیے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔''''

شازمہ نے پیار سے اس کے چہرے کو چھوا۔

میرے لیے بھی آپ سے بڑھ کر کچھ نہیں۔'' ان کے ہاتھ چومتا وہ بولا۔''

عرش...ڈاکٹر سے بات کرو میں اب گھر جانا چاہتی ہوں بیٹا' اب برداشت نہیں ہوتا' بہت دل گھبراتا ہے یہاں میرا۔''''

شازمہ کے بے بس لہجے نے اسے سنجیدہ کر دیا تھا۔

ماما...یہاں ڈاکٹرز کی نگرانی میں جتنی دیکھ بھال ہوتی ہے' وہ گھر پر ممکن نہیں' بس کچھ دن اور ٹھہر جائیں پھر ہمیں گھر''
ہی تو جانا ہے۔'' اس کے سمجھانے والے انداز پر شازمہ غائب دماغی سے سر ہلاتیں خاموش رہی تھیں۔

www.PakDigestNovels.Com

بیڈ پر نیم دراز وہ ایک میگزین کی ورق گردانی کر رہی تھی جب رائمہ کمرے میں آئی۔

''دراج...ڈرائنگ روم میں آؤ' زرکاش بھائی آئے ہیں۔''

تو میں کیا کروں...جا کر ان کو کیس توپوں کی سلامی دوں؟ آپ کافی ہیں ان کے آگے پیچھے ہونے کے لیے' نہیں آتی''
میں۔'' وہ اکھڑ کر بولتی دوبارہ میگزین کی طرف متوجہ ہو گئی۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے...؟ پچھلے چار دن سے وہ تمہاری فکر میں صبح شام فون کرتے رہے ہیں اور آج تمہارے لیے''
یہاں آئے ہیں' اس طرح کسی کے خلوص کا جواب نہیں دیا جاتا' تم ان کو یہ سوچنے پر مجبور مت کرو کہ ان کے گھر والے
تمہارے لیے جس غلط بیانی سے کام لیتے ہیں وہ ٹھیک ہے۔'' اسے گھورتے ہوئے رائمہ نے سمجھایا۔

ٹھیک ہے وہ تمہارے بارے میں پوچھیں گے تو ان کو یہیں بھیج دوں گی۔'' اس کی ڈھٹائی پر رائمہ پیر پٹختی ہوئی چلی''
گئی۔ جبکہ وہ میگزین پٹختی ناگواری سے بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔

ہاسپٹل سے وہ رائمہ کے ساتھ گھر آ گئی تھی مگر یہاں آنے کے بعد نہ اس نے زرکاش کو کال کی تھی نہ ہی اس کی کالز

itsurdu.blogspot.com

ریسیو کی تھیں۔ اسے پوری امید تھی کہ زرکاش اس کی ناراضی پر دوسرے ہی دن رائمہ کی طرف آئے گا اور سچ تو یہ تھا کہ وہ رائمہ سے کہہ دینا چاہتی تھی کہ اسے زرکاش سے ملنا تو در کنار وہ اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔ یہ شخص چکنا گھڑا ثابت ہوا تھا جس پر کوئی چیز اثر ہی نہیں کرتی تھی' زبان اور جذبات کے ذریعے وہ جس حد تک کھل کر اظہار کر سکتی تھی اس سے اپنی محبت کا' وہ کر چکی تھی' اپنی باتوں اور عمل سے بھی تمام حربے آزما چکی تھی مگر وہ کسی طور قابو میں نہیں آ رہا تھا' وہ بیزار ضرور ہو گئی تھی مگر اس کے باوجود اپنے مقاصد میں ناکام نہیں ہونا چاہتی تھی۔ ہلکی سی دستک کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے زرکاش نے بغور اس کے تاثرات دیکھے تھے جو اسے دیکھ کر فوراً سیدھی ہو بیٹھی تھی۔

کیا بات ہے بھئی' سلام دعا کچھ نہیں...'' کچھ فاصلے پر رکتے زرکاش نے مصنوعی حیرت سے پوچھا مگر جواباً اس کے منہ پھیرنے پر وہ دھیرے سے مسکراتا اس کے سامنے براجمان ہو گیا۔

''اچھا یہ تو بتاؤ اب طبیعت کیسی ہے؟''

آپ کو اس سے کیا غرض' میں جیوں یا مروں۔'' اس کی جانب دیکھے بغیر وہ تلخی سے بولی۔''

''لگتا ہے ٹھیک ٹھاک ناراض ہو۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ زیادہ دیر تم مجھ سے ناراض نہیں رہ سکتیں۔''

آپ کو مجھ پر یہ یقین اس لیے ہے کہ یہ یقین میں نے ہی آپ کو دیا ہے... مگر آپ مجھے کوئی یقین' کوئی بھروسہ نہیں دے سکے ہیں۔'' وہ سلگ کر تیز لہجے میں بولی۔''

''دراج... جن کی عزت کی جاتی ہے ان کی ہر بات کو اہمیت دی جاتی ہے۔''

اور آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ نہ میں آپ کی عزت کرتی ہوں نہ ہی آپ کی بات کو اہمیت دیتی ہوں؟'' وہ تیزی سے'' بات کاٹ گئی۔

تم عزت کرنا اور کروانا جانتی ہو' بات کو سنتی بھی ہو مگر نہ اس پر غور کرتی ہو کہ وہ تمہارے حق میں کتنی بہتر ہے' نہ ہی'' ''اسے سمجھنے کی کوشش کرتی ہو ورنہ تمہیں یہ یقین ضرور ہوتا مجھ پر کہ مجھے تم سے زیادہ تمہارے مستقبل کی فکر ہے۔

میں اس وقت بھی آپ کی کوئی بات نہیں سمجھنا چاہتی' بہتر ہے کہ آپ مجھ سے کوئی بات نہ کریں۔'' وہ بری طرح'' جھلائے انداز میں بیڈ سے اتر رہی تھی کہ زرکاش نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا۔

کیوں اتنا غصہ کر رہی ہو' میری پوری بات تو سن لو۔'' زرکاش کا انداز صلح جو تھا۔''

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

میں کہہ چکی ہوں کہ مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی... آپ کے گھر میں اگر کوئی آپ کی نہیں سنتا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ مجھے تختہ مشق ہی بنالیں' اپنے مشاہدات اور زندگی کے سیاق و اسباق آپ اپنے تک محدود رکھیں' مجھے مت سمجھائیں۔" اس کا ہاتھ جھٹکتی وہ غصے میں جیسے پھٹ پڑی تھی' زرکاش ایک پل کو دنگ رہ گیا تھا مگر اگلے ہی پل سرخ چہرے کے ساتھ خاموشی سے اٹھتا کمرے سے نکلتا چلا گیا' بند دروازے کو سلگتی نظروں سے دیکھتی وہ سر جھٹک کر رہ گئی تھی لیکن دل کی بھڑاس نکل جانے کے بعد دماغ نے سرزنش کرنی شروع کر دی تھی۔ اس طرح کھری کھری سنا کر وہ خود اپنے پیروں پر کلہاڑی مار رہی تھی' زرکاش کو کیا پڑی ہے کہ وہ اپنی انسلٹ کروانے بار بار اس کے پاس آتا... اسے تو اپنی فرماں برداری' محبت اور جذبات سے زرکاش کو گرویدہ رکھنا تھا' وہ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی کہ اگر بدظن ہو کر زرکاش نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تو... اس کے سارے مقاصد خاک میں مل جانے ہیں' اس کا دل ہولنے لگا تھا۔

دراج... کہاں گم ہو؟" رائمہ کی آواز نے اسے چونکایا۔"

کچھ نہیں بجیا... سوچ رہی ہوں ہاسٹل چلی جاؤں کل کالج بھی جانا ہے اتنے دن سے کتابیں کھول کر بھی نہیں "
دیکھیں۔"

مگر تم اچانک جانے کی بات کیوں کر رہی ہو؟ زرکاش بھائی نے کچھ کہا ہے؟" رائمہ نے جانچتی نظروں سے اسے "
دیکھا۔

نہیں وہ کیا کہیں گے' میں کوئی ان کے حکم کی غلام تو ہوں نہیں بس اب جانا چاہتی ہوں۔" وہ بیزاری سے بولی۔ "
"... میں تمہاری طبیعت کی وجہ سے ابھی تمہیں بھیجنا نہیں چاہتی' دو چار دن اور رک جاؤ"

میں اب ٹھیک ہوں' طبیعت گڑبڑ محسوس ہوئی تو واپس آجاؤں گی مگر مجھے آج ہی ہاسٹل جانا ہے۔" وہ قطعی انداز میں "
بولی۔

ہاسٹل پہنچ کر اس نے صبح کالج جانے کے لیے اپنی تیاری مکمل کی اور پھر اپنے نوٹس مکمل کرتے ہوئے زرکاش کی کال کا انتظار بھی شروع کر دیا تھا' پچھلے چار دنوں سے وہ اس کی کالز اگنور کر رہی تھی اور اب جب اسے شدت سے انتظار تھا تو وقت تھا کہ گزر ہی نہیں رہا تھا' گیارہ بجنے میں کچھ وقت باقی تھا جب تھکن سی محسوس ہونے پر اس نے کتابیں سمیٹ کر تکیہ سنبھال لیا تھا۔ زرکاش سے بات کیے بغیر وہ سونا نہیں چاہتی تھی نہ ارادہ تھا مگر یہ دوائوں کا ہی اثر تھا کہ غنودگی کب

itsurdu.blogspot.com

طاری ہوئی اسے پتہ بھی نہیں چلا' رات کا جانے کون سا پہر تھا جب اچانک آنکھ کھلنے پر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔ اس نے فون چیک کیا مگر کوئی کال کوئی میسج تک زرکاش کا نظر نہیں آیا تھا' بلا سوچے سمجھے اس نے اسی وقت زرکاش کو کال کی۔

"دراج... سب خیریت تو ہے؟" اس کی خاموشی پر وہ تشویش میں مبتلا ہوا۔

"مجھے آپ سے معافی مانگنی تھی اس لیے کال کی۔"

"کیا...؟" زرکاش کو اپنی سماعتوں پر شبہ ہوا۔

"مجھے معاف کر دیں' مجھے آپ سے اتنے غلط طریقے سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔" وہ خفیف سے لہجے میں بولی۔

"دراج... رات کے تین بجے تم نے صرف یہ کہنے کے لیے مجھے کال کی ہے؟"

"نہیں... آپ کو یہ بھی بتانا تھا کہ میں آپ کی ناراضگی بالکل برداشت نہیں کر سکتی' غلطی میری تھی اس لیے بہت گلٹی فیل ہو رہا تھا سو اس وقت آپ کی نیند ڈسٹرب کرنے پر مجبور ہو گئی۔ آپ کے ناراض ہونے سے لگ رہا ہے ساری دنیا مجھ سے خفا ہو گئی ہے۔" وہ ندامت سے چور لہجے میں بولی۔

"میں بس تھوڑا سا ناراض ہوا تھا لیکن اب وہ تھوڑی بہت ناراضگی بھی ختم... اب تم پریشان نہ ہو۔" وہ نرم لہجے میں بولا۔

"آپ کو دوبارہ سونے کی اتنی جلدی ہے کہ دو منٹ میں راضی ہو کر جان چھڑا لی۔" وہ خفت سے بولی۔

"احمق لڑکی... ہمیشہ منفی مت سوچا کرو' تمہاری پریشانی محسوس کر کے ہی میں ساری ناراضگی بھول گیا ہوں کیونکہ میں تمہیں پریشان نہیں دیکھ سکتا... مگر اب سوچ رہا ہوں کہ تمہاری معذرت نظر انداز کر کے ناراضگی طویل کر دوں اور کال ڈسکنیکٹ کر دوں۔"

"جی نہیں' مجھے پتہ ہے آپ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔"

"اچھا اب اتنا یقین اور بھروسہ کیسے ہو گیا تمہیں مجھ پر...؟" زرکاش کا انداز جتاتا ہوا تھا۔

"آپ طعنہ دے کر مجھے مزید شرمندہ کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔

"میں ایسا کچھ بالکل نہیں کر رہا' پتہ ہے مجھے تم سے جو توقعات ہیں' جانے انجانے میں تم ان پر پانی پھیر دیتی ہو' زندگی میں آگے بڑھنے کے کچھ طریقہ کار' کچھ اصول ہوتے ہیں اندھا دھند بھاگ کر کوئی منزل کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا...

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

تمہارا بس ایک مسئلہ ہے کہ تم بہت جذباتی ہو' حد سے بڑھنے والی کوئی بھی چیز فائدہ مند نہیں ہوتی' نقصان دہ ضرور ہوسکتی ہے' زیادہ کچھ اب نہیں کہوں گا ورنہ پھر لیکچر دینے کا گلہ کرو گی۔''

آپ کے لیے جذباتی ہونے پر مجھے فخر ہے' محبت کا شمار چیزوں میں نہیں ہوتا' یہ وہ جذبہ ہے جس کی حدیں کوئی مقرر نہیں کرسکتا' میں آپ کی محبت میں کسی فائدے یا نقصان کو خاطر میں نہیں لاسکتی۔'' اس کے مدھم سنجیدہ لہجے پر وہ کچھ کہہ نہیں سکا۔

میں آپ کی ہر بات کو سمجھتی ہوں اور یہ بھی جانتی ہوں کہ آپ مجھ میں اپنی زندگی کے وہ قیمتی سال سانس لیتے دیکھنا چاہتے ہیں جو آپ نہیں جی سکے تھے اپنے لیے' وہ قیمتی سال جو آپ نے دیار غیر میں اپنوں کی خوشیاں سمیٹنے کے لیے وقف کردیے تھے۔ میں آپ کو مایوس نہیں کرنا چاہتی' آپ کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں' جذبات میں پاگل ہوکر میں غلطیاں کرجاتی ہوں' آپ مجھے ڈانٹ دیا کریں' برا بھلا کہہ دیا کریں مگر آئندہ ناراض ہوکر اتنی خاموشی سے دور مت جایئے گا جیسے آج گئے تھے۔''

تھینکس وراج... مجھے سمجھنے کے لیے اور مجھے ساتویں آسمان پر پہنچانے کے لیے بھی اور تھوڑا بہت کبھی ناراض ہونے کا حق تو دو مجھے' ڈانٹ تو ٹھیک ہے لیکن میں کیوں برا بھلا کہنے لگا تمہیں' تم تو چھوٹی سی پیاری سی ڈول ہو میری میں کوئی ڈول شول نہیں آپ کی۔'' اس کے یک دم بات کاٹنے پر وہ محظوظ ہوتا دھیرے سے ہنسا۔ ''سو جائیں آپ میری وجہ سے نیند خراب ہوگئی آپ کی' شب بخیر۔'' سپاٹ لہجے میں بولتی وہ فوراً ہی لائن ڈسکنیکٹ کرگئی تھی۔

یہ خشک انسان تو مجھے نفسیاتی بنادے گا... اسے سر کرنے سے بہتر کوئی پہاڑ سر کرلوں تو کچھ تو نام ہوگا۔'' بال سمیٹتی وہ بڑبڑاتے ہوئے بیڈ سے اتری۔ نیند تو کیا خاک آنی تھی' مزاج بھی کڑوے ہوگئے تھے' الیکٹرک کیٹل میں کافی تیار کرکے وہ وقت گزاری کے لیے ایک کتاب کھول کر بیٹھ گئی تھی تب ہی فون پر آتی کال نے سے حیران کردیا۔

''آپ سوئے نہیں۔''

''نیند تو اڑادی تم نے... کافی کی طلب ہونے لگی تو کافی بنا کر سوچا تم سے بھی پوچھ لوں' پیو گی کافی؟''

جی ہاں' میں بھی کافی بنا کر ابھی آکر بیٹھی ہوں اور آپ کی کال آگئی۔'' وہ بولی۔

شکر ہے کہ تم جاگ رہی ہو۔ ورنہ میں تو ویسے بھی تمہاری نیند ڈسٹرب کرکے بدلہ لیتا... بات بھی نہیں سنی میری اور''

itsurdu.blogspot.com

"لائن کاٹ دی' یہ بات فون پر گفتگو کے آداب کے خلاف ہے۔

زرکاش... کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ آپ نے دس سال یورپ میں نہیں لکھنو میں گزارے ہیں۔" اس کے مسکراتے" لہجے پر وہ ہنسا۔

"... میں ہاسٹل میں ہوں بجیا اور باقی سب بھی بہت روک رہے تھے مگر میں آ گئی' کالج بھی جانا تھا اس لیے"

صبح کالج جانا ہے اور تم اس وقت سونے کے بجائے کافی اور مجھ پر وقت برباد کر رہی ہو۔" زرکاش نے اسے گھر کا۔"

میرا خیال ہے اس وقت آپ بھی کچھ ایسا ہی کر رہے ہیں... اور نیند تو میری پوری ہو چکی ہے' آپ اپنی فکر کریں۔" وہ" اطمینان سے بولی۔

تم سے بات کر کے میرا وقت برباد نہیں ہوتا' اس لیے نیند کی مجھے پروا نہیں... ویسے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم" بہت اچھی ہو۔"

زرکاش... پتہ ہے کیا... آپ نے ایک طویل عرصہ رومانیہ میں گزارا ہے مگر رومانویت آپ کو چھو کر بھی نہیں گزری..." آپ کو یہ بھی نہیں پتہ کہ جو لڑکی آپ سے بے تحاشا محبت کرتی ہے اس سے فون پر بات کس طرح کرنی چاہیے۔" وہ اس کے کوفت زدہ لہجے پر دھیرے سے ہنسا۔

ایک بات بتاؤ' تمہیں سارے خطرناک کام جلدی جلدی کیوں کرنے ہیں؟ محبت' رومانس اور پھر شادی کا بھوت بھی" سوار ہو گیا..." وہ اسے تنگ کرنے والے انداز میں بولا۔

میں کیا کروں پھر؟ آپ ہیں ہی اتنے اچھے کہ محبت کو بھی آپ سے محبت ہو جائے اور رومانس والی بات تو بالکل غلط ہے" "لیکن موقع ملے گا تو آپ کی قسم پیچھے نہیں ہٹوں گی۔

بہت مار کھاؤ گی مجھ سے۔" زرکاش کے گھر کنے پر وہ ڈھٹائی سے ہنسی۔"

اور ہاں' شادی کا بھوت تو مجھ پر بچپن سے سوار ہے' یقین کریں مجھے تو بہت ہی شوق ہے شادی کا' میرا بس چلے تو گن" پوائنٹ پر بھی آپ کے ساتھ نکاح پڑھوانے سے نہ چوکوں۔" وہ اپنی بات پر خود ہی ہنستی چلی گئی۔

میرے اللہ... مجھے سمجھ نہیں آتا تمہارا ہو گا کیا؟ کیا کروں میں تمہارا بے شرم لڑکی' تم تو کوئی بھی بات کہنے سے نہیں" چوکتی۔" زرکاش کے کہنے پر وہ بے ساختہ ہنسی۔

itsurdu.blogspot.com

"مجھے تم سے کچھ کہنا تھا۔" زرکاش کے یک دم سنجیدہ لہجے پر وہ چونکی۔

"تم جانتی ہو شنذرا کی شادی قریب ہے' ایسے موقع پر میں چاہتا ہوں کہ ہم سب ایک ساتھ ہوں' ساری ناراضی اور اختلافات بھول کر۔" زرکاش کی بات سنتے ہوئے ناگواری کی ایک لہر اس کے دل و دماغ میں اٹھی تھی۔

"یہ بات آپ اپنے گھر میں سب کو سمجھائیں... شیراز نے میرے گھر سے نکلتے نکلتے بھی مجھے بے عزت کرنے کا موقع نہیں گنوایا لیکن پھر بھی میں تائی امی سے ہر چیز کے لیے معافی مانگ کر نکلی تھی یہ اور بات ہے کہ انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی' وہ گھر کی بڑی تھیں' ان کے دل میں میرے لیے یا میری بہن کے لیے کوئی جگہ ہوتی تو یوں خونی رشتوں کے چیتھڑے نہ اڑتے' ان کی ہی شہ پر ان کی اولادوں نے ہمارے ساتھ وہ سلوک کیا جو کسی جانور کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا... آپ کچھ بھی کہیں مگر یہ سچ ہے کہ آپ کے گھر والوں کی وجہ سے ہی آج میں گھر سے بے گھر بیٹھی ہوں... آپ کی خاطر میں سب کچھ بھول کر شنذرا آپی کی شادی میں پورے خلوص سے شرکت کرنے کے لیے تیار ہوں' آپ بولیں شیراز سے کہ وہ آ کر مجھ سے معافی مانگے' جہاں میری غلطی ہے میں معافی مانگوں گی' تائی امی اپنی بیٹیوں کو بھیجیں میرے پاس' میری بہن کے پاس... لیکن اس سب کے بغیر تو وہ سب نہیں ہو سکتا جو آپ چاہتے ہیں... اور اس بات کا بھی یقین رکھیں کہ آپ کے گھر میں کوئی آپ کی اس خواہش کو قبول نہیں کرے گا' تائی امی اپنی تینوں اولادوں کی مرضی کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاتیں جبکہ آپ کے بھائی بہن مجھ سے اتنی نفرت اور خار کھاتے ہیں کہ آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے' میں تو یہی کہوں گی کہ میری وجہ سے آپ اپنے گھر کی خوشی خراب مت کریں' میرے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

"لیکن مجھے فرق پڑے گا دراج۔" وہ اتنا ہی کہہ سکا تھا۔

"میرے لیے یہی بہت ہے۔" وہ بولی۔

"میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ امی سے ملنے گھر چلو۔"

"آپ یہ چاہتے ہیں کہ مجھے آپ کے گھر سے گالیاں اور دھکے دے کر نکالا جائے... شیراز کا ہاتھ پہلے روک سکے ہیں آپ؟ اپنے گھر والوں کو زہر اگلنے سے کبھی روک سکے ہیں آپ؟" اس کے سوال پر وہ خاموش رہا۔

"آپ صرف اپنی خواہش کا ذکر گھر میں سرسری طور پر کر کے دیکھ لیں... پھر آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ آپ

itsurdu.blogspot.com

کے بھائی بہن اور ماں کس حد تک آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہیں' خیر اب چھوڑیں ان سب باتوں کو مجھے نیند آرہی ہے اور آپ کل آرہے ہیں ہاسٹل؟" اس نے بات ختم کرتی ہوئے پوچھا۔

"ہاں' آتا ہوں کل۔"

ٹھیک ہے... اللہ حافظ۔" اس کو مزید کچھ کہنے کا موقع دیئے بغیر وہ لائن ڈسکنیکٹ کر گئی مگر زر کاش کو گہری سوچ میں ضرور ڈال گئی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ دراج نے جو کہا وہ غلط بھی نہیں ہے' اس کے گھر میں کوئی بھی دراج سے تعلق نہیں رکھنا چاہتا اس کا اندازہ اسے تب ہی ہو گیا تھا جب نئے گھر کی خوشی میں آج دی جانے والی دعوت میں رائمہ کو بھی نہیں پوچھا گیا حالانکہ اپنی بہنوں کو اس نے تاکید کر دی تھی کہ رائمہ کے سسرال میں دعوت ضرور دی جانی چاہیے' مگر اس کی تاکید کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی تھی' لہٰذا اس نے شنذرا سے کوئی باز پرس بھی نہیں کی دعوت میں رائمہ کی غیر موجودگی پر... جہاں بات کی اہمیت نہ ہو' وہاں بحث و تکرار یا سوال جواب سے کچھ حاصل نہیں ہوتا' اپنے گھر والوں کے لیے ہی ایک طویل عرصہ گھر سے دور رہ کر اس نے عزت اور قدر تو حاصل کر لی تھی لیکن فیصلے کرنے اور مداخلت کا حق کھو دیا تھا' یہ بات اسے کسی نے زبان سے تو نہیں البتہ اپنے عمل اور رویوں سے سمجھا دی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

آپریشن تھیٹر کے باہر ایک ایک لمحہ پل صراط پر سے گزر رہا تھا' سر جھکائے بیٹھے راسب بالکل ساکت تھے' کسی مجسمے کی طرح' زندگی کی رمق تک ان میں دکھائی نہیں دے سکتی تھی۔ ساری رات وہ ایک ہاسپٹل سے دوسرے ہاسپٹل بھاگتے رہے تھے مگر کوئی بھی ڈاکٹر پولیس کی مداخلت کے بغیر رجاب کو ہاتھ لگانے کے لیے بھی تیار نہ تھا' قیامت کی ان گھڑیوں میں راسب اور ندا کو یہ ہوش ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کسی کی مدد لیتے' دونوں کے ہی اعصاب شل ہو چکے تھے' ندا کو یہ بھی یاد نہ رہا تھا کہ ان کے تایا زاد بھائی کرائم برانچ میں آفیسر ہیں اور جب یاد آیا تو انہوں نے اپنا سر پیٹ لیا' ندا کی کال پر ان کے وہ کزن فوری طور پر مدد کے لیے آ پہنچے تھے' جس وقت رجاب کو آپریشن تھیٹر میں لے جانے کی تیاری کی جا رہی تھی صبح کا اجالا پھیل چکا تھا' ندا کے کزن نے حاذق سے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر اس کا فون آف جا رہا تھا۔

حاذق کے گھر میں جس جس سے ندا رابطہ کر سکتی تھیں انہوں نے رابطہ کیا تھا مگر کوئی بھی کال ریسیو نہیں کر رہا تھا' اس

itsurdu.blogspot.com

صورت حال میں ندا کے کزن پولیس کے ہمراہ حاذق سے بات کرنے اس کے گھر چلے گئے تب تک بھی حاذق کی طرف سے کسی کی کال نہیں آئی تھی۔ رجاب کو آپریشن تھیٹر میں گئے دو گھنٹے گزر چکے تھے' جب حاذق کے ماں باپ ہاسپٹل پہنچے تھے۔

"حاذق تو ایک عرصہ بعد یہاں واپس آیا ہے مگر تم لوگوں کو تو معلوم ہے کہ شہر کے حالات کیسے ہیں' رجاب کو اتنی رات میں اس کے ساتھ بھیجا ہی کیوں تھا' ہمیں تو کانوں کان خبر نہیں تھی ورنہ میں تو ہرگز حاذق کو اجازت نہ دیتی... اور تو اور پولیس کو گھر پر بھیج دیا' ہم آتو رہے تھے' تھوڑا صبر تو رکھنا چاہیے تھا۔" حاذق کی ماں نے آتے ہی برہمی کا اظہار کرنا شروع کر دیا تھا' ان کو رجاب کی فکر نہیں بلکہ پولیس کا خوف کھینچ لایا تھا' ان کی بے حسی پر ندا ضبط نہیں کر سکی تھیں۔

"حاذق سے رجاب کا ایک رشتہ بندھ چکا ہے تائی جان... ہم کس طرح اسے انکار کر سکتے تھے' رجاب نہیں جانا چاہتی تھی مگر ہم حاذق کو ناراض نہیں کر سکتے تھے' وہ نا سمجھ بچہ نہیں تھا ہم نے ہی غلطی کی اس پر بھروسہ کر کے' اس کے دل میں اللہ کا خوف بھی نہیں... کیا سوچ کر وہ رجاب کو مرنے کے لیے چھوڑ کر بھاگ گیا صرف اپنی جان بچانے کے لیے... رجاب لاوارث نہیں تھی' حاذق میں اتنی انسانیت تو ہونی چاہیے تھی کہ ہمیں ایک فون کر کے اطلاع ہی کر دیتا... ہم تو اب بھی اس کی لاش ہی اٹھا کر لائے ہیں سڑک سے' چند سانسوں کے سوا اس میں بچا ہی کیا ہے... ایک انجان شخص ہمیں فون پر خبر نہ دیتا تو ہمیں معلوم ہی نہ ہوتا کہ حاذق کس طرح رجاب کو موت کے منہ میں دھکیل کر ہمارا بھروسہ توڑ چکا ہے۔" ہمیشہ دھیمی آواز میں بات کرنے والی اور عزت سے پیش آنے والی ندا غم و غصے سے چیخ اٹھی تھیں' ان کو راسب کی وہاں موجودگی کی بھی پروا نہیں تھی۔

"تم بار بار کیوں حاذق کو الزام دے رہی ہو' اپنی جان بچانے کے لیے وہ کیا کرتا... میرا بیٹا کس حال میں گھر تک پہنچا یہ میں ہی جانتی ہوں' میرا تو کلیجہ منہ کو آ گیا تھا' اس کی حالت دیکھ کر... وہ اب تک اپنے حواسوں میں نہیں ہے' اوپر سے پولیس کے سوالوں نے اسے مزید حال سے بے حال کر دیا ہے جیسے حاذق نے جان بوجھ کر خود کو اور رجاب کو خطرے میں ڈالا تھا... تم چاہتی کیا ہو؟ یہی کہ حاذق بھی اسی ہاسپٹل میں لب دم پڑا ہوتا؟ وہ اپنی جان نہ بچاتا تو گولی کھا لیتا' اس کی لاش دیکھ کر تمہارے سینے میں ٹھنڈ پڑتی... یہ چاہتی ہو تم... رجاب کے لیے واویلا کر رہی ہو تم یا میرے بیٹے کی جان بچ

itsurdu.blogspot.com

جانے پر...؟شرم آنی چاہیے تمہیں۔" حاذق کی ماں بری طرح ندا پر برسی تھیں۔

"شرم حاذق کو آنی چاہیے جو منہ چھپا کر بیٹھا ہے گھر میں' شرم آپ سب کو آنی چاہیے' آپ میں سے کسی نے یہ تک جاننے کی کوشش نہیں کی کہ رجاب زندہ بھی ہے یا نہیں... حاذق کھا لیتا سینے پر گولی مگر ایسی بزدلی کا کام نہیں کرتا۔"

"بس کرو ندا' تم ہمارے خاندان کی بہو ہو' تمہیں حق نہیں ہم سے ایسے بات کرنے کا' آج تک راسب نے بھی کبھی مجھ سے اونچی آواز میں بات نہیں کی۔" راسب کے تایا اس بار سخت لہجے میں بولے۔

"رجاب کی پرورش میرے ہاتھوں میں ہوئی ہے' اس کے لیے میں نے دن رات ایک کیے ہیں' اس کے لیے بولنے اور پوچھنے کا مجھے حق ہے اور میں وہی کہوں گی جو سچ ہے' حاذق کی بزدلی اور بے حسی نے رجاب کو اس حال میں پہنچایا ہے۔" شدید غصے میں بولتے ہوئے ندا نے راسب کو دیکھا جو اپنے تایا کے مقابل آرکے تھے۔

"حاذق کہاں ہے؟ اسے یہاں ہر حال میں موجود ہونا چاہیے تھا تو پھر وہ یہاں کیوں نہیں...؟" راسب نے سوال کیا۔

"اس کی حالت یہاں آنے کے قابل ہوتی تو صرف ہم یہاں کھڑے بے عزت نہ ہو رہے ہوتے۔" شوہر کے کچھ کہنے سے پہلے ہی حاذق کی ماں ہتھے سے اکھڑ کر بولیں۔

"رجاب کو لاوارثوں کی طرح سڑک پر چھوڑ کر وہ اپنے گھر تک پہنچ سکتا ہے مگر یہ جاننے کی حالت میں نہیں ہے کہ رجاب کس حال میں ہے' اگر ایسا ہی تھا تو پولیس کو اس نے بیان کیسے دیا؟ اسے گھر پر نہیں یہاں ہونا چاہیے تھا کیونکہ یہاں جو اس وقت زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے وہ اس کی منکوحہ ہے۔" راسب کا پھر تا لہجہ بلند ہوتا چلا گیا تھا۔

"راسب... میں ہوں یہاں تم لوگوں کی ملامتیں جھیلنے کے لیے' جو الزام لگانے ہیں مجھ پر لگاؤ' میرا بیٹا موت کے منہ سے نکل کر آیا ہے اس کے خلاف پھر بھی باتیں سننے پر میں مجبور ہوں' تم اور تمہاری بیوی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حاذق مجرم ہے یہ سب کچھ اس نے جان بوجھ کر کیا ہے۔" راسب کے تایا بھی برہم ہو کر بولے۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی' مجھے اب جو بات کرنی ہے حاذق سے کرنی ہے کیونکہ وہی ہے جو دو پیروں والے کتوں سے ڈر کر بھاگا تھا میری بہن کو چار پیروں والے کتوں کے درمیان مرنے کے لیے چھوڑ کر۔" راسب کی بلند آواز کاریڈور میں گونجی۔

پانچ گھنٹوں کے طویل آپریشن کے بعد اسے آئی سی یو میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔ اجازت ملنے کے باوجود راسب اسے ایک

itsurdu.blogspot.com

نظر بھی دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکے تھے۔ لرزتے قدموں سے ندا روم میں داخل ہوئیں مگر وہاں انہیں رجاب نظر نہیں آ رہی تھی سفید پٹیوں میں جکڑا بس ایک چہرہ تھا.. ندا کی سسکیاں چیخوں میں بدلنے لگی تھیں' تیزی سے واپس پلٹتیں وہ راسب تک جا پہنچی تھیں۔

میرا فیصلہ... میری بہن' میرا خاندان' یہ ہے آپ کا فیصلہ' یہ ہے آپ کا خاندان' یہ ہیں وہ لوگ جو آپ کی بہن پر جان چھڑکتے تھے۔" راسب کا گریبان جھنجوڑتی وہ زار و قطار روتی چیخ رہی تھیں۔

www.PakDigestNovels.Com

تیز روشنی میں اس کا نظارہ آج بھی خیرہ کن اور آنکھوں کو چندھیا دینے والا تھا' رائل بلیو سلیوزلیس دمکتی شرٹ' چست پینٹ اور لیدر کے لانگ شوز' سینے پر بازو لپیٹے وہ جو کسی گہری سوچ میں گم تھا کچھ چونک کر سڑک کی جانب متوجہ ہوا تھا' گرم چادر میں چھپی وہ تیز قدموں کے ساتھ آ رہی تھی' عرش دنگ نظروں سے اسے دیکھتا رہ گیا تھا جو سامنے آ رہی تھی۔

بچ رہی ہوں کہ نہیں؟" اس کے فخریہ انداز میں پوچھنے پر عرش بے ساختہ بلند قہقہہ لگاتا ہنسا اور ہنستا ہی چلا گیا۔" دوسری جانب وہ منہ کا زاویہ بگاڑ کر اسے دیکھتی رہی تھی اور پھر چادر کے پلو سے سرخی میں رنگے ہونٹ رگڑ رگڑ کر صاف کرنے لگی تھی' جبکہ عرش مزید ابلتے قہقہوں سے بے حال ہوتا زمین پر بیٹھ گیا تھا۔

زندگی میں پہلی بار لپ اسٹک خریدی اور پہلی بار لگائی تھی' اب وہ لپ اسٹک تمہیں لا کر دے دوں گی' تم ہی لگا لینا" بس ایک اسی کی کسر ہوتی ہے تمہارے حسن میں بھی چار چاند لگ جائیں گے اور تمہارے کام میں بھی۔" غصیلی نظروں سے اسے دیکھتی وہ بولی' کوئی اور موقع ہوتا تو یقیناً عرش اپنے لیے یہ سب سن کر آگ بگولہ ہو جاتا مگر اس وقت تو اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جائے۔

تمہیں بھی کوئی حق نہیں میرا مذاق اڑانے کا۔" وہ تلملا کر اس کی طرف بڑھی مگر عرش بروقت ایک ہی جست میں" دور ہٹ گیا' ناگواری سے اسے دیکھتی وہ پول سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ زمین پر اطمینان سے بیٹھے عرش کی ہنسی بالآخر تھمنے لگی تھی۔

اس کا چہرہ سرخ ہو کر تمتما اٹھا تھا' شہد رنگ آنکھوں میں سونے جیسا پانی تیرنے لگا تھا' چند لمحوں تک وہ سڑک کی طرف

itsurdu.blogspot.com

منہ پھیرے بیٹھی رہی اور پھر اسے دیکھا تھا جو پھولی سانسوں کو سنبھالتا اس کے سامنے پنجوں کے بل آ بیٹھا تھا۔

تم مجھ سے اپنی تعریف سننا چاہتی تھیں؟" مسکراتی نظروں سے اس نے پوچھا۔"

نہیں، میں خود کو یہ یقین دلانا چاہتی تھی کہ سنگھار کا حق مجھے زیادہ ہے۔" اس کے جلے انداز پر وہ پھر بے ساختہ ہنسا۔"

تمہیں کسی سنگھار کی ضرورت نہیں۔" وہ سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا دوسری جانب وہ سر جھٹکتی دوبارہ سڑک "
کو تکنے لگی۔

ڈرتا ہے کہیں آپ نہ پڑ جائے بلا میں

کوچے میں تیرے فتنہ محشر نہیں آتا

عرش کے مسکراتے لہجے پر وہ چونک کے متوجہ ہوئی۔

"یہ کون بولتا ہے؟"

"مینائی... میرا مطلب ہے امیر مینائی کا شعر ہے یہ' بہت بڑے شاعر گزرے ہیں۔"

مجھے تو بس ان ہی شاعروں میں سے چند ایک کے نام یاد ہیں' جنہیں کورس کی کتابوں میں پڑھا تھا' شعر تو مجھے کوئی یاد "
ہی نہیں رہتا تھا بلکہ مجھے تو آج پتہ چلا ہے کہ امیر مینائی بھی کوئی شاعر تھے... تمہیں اور بھی شعر یاد ہیں؟" اس کے تجسس
پر عرش مسکرایا۔

"ہاں تھوڑے بہت۔"

تو پھر سناؤ کوئی شعر۔" اس نے فرمائش کی۔"

بار بار اس کے در پہ جاتا ہوں

حالت اب اضطراب کی سی ہے

میر ان نیم باز آنکھوں میں

ساری مستی شراب کی سی ہے

بغور سننے کے بعد وہ بے ساختہ ہنسی۔

ان شاعروں کو کوئی کام دھندا نہیں ہوتا کیا... میرے تو سر سے گزر جاتے ہیں یہ بھاری بھر کم الفاظ۔" اس کے کہنے پر "

itsurdu.blogspot.com

وہ بس مسکرا دیا۔

”تم اتنے باذوق کیسے ہوگئے‘ وقت مل جاتا ہے شاعری پڑھنے کا؟“ وہ حیرت سے بولی۔

”پاپا کو شاعری سے بہت لگاؤ تھا‘ ان کی کتابوں میں زیادہ تعداد شاعری کی کتابوں کی تھی‘ بس ان کو دیکھ کر شوق ہو گیا تھا۔“ وہ گہری سانس لے کر بولا۔

”ویسے یہ شاعری میں نے خاص تمہاری نذر کی ہے‘ یعنی شاعرانہ انداز میں تمہاری تعریف کی ہے... لیکن تم تو کوڑھ مغز ہو‘ ضائع کر دی اتنی اچھی تعریفی شاعری۔“ وہ مسکراہٹ چھپائے بولا۔

”مجھے کوئی شوق نہیں ایسی تعریف سننے کا... توبہ‘ توبہ نہ تو میں فتنہ محشر ہوں اور نہ ہی میری آنکھوں میں یہ‘ وہ وغیرہ وغیرہ ہے۔“ اس نے برا ماننے والے انداز میں جتایا۔

”یہ تو تم کہتی ہو‘ مجھ سے پوچھو میری نظر میں تم کیا‘ کیا‘ یہ‘ وہ‘ وغیرہ‘ وغیرہ ہو۔“ وہ شرارتی لہجے میں بولا۔

”کیا مطلب ہے تمہارا؟“ اس نے مشکوک نظروں سے عرش کو دیکھا۔

”ایسے تو نہیں بتاؤں گا ورنہ بہت مارو گی تم... گرل فرینڈ بن جاؤ میری پھر بتا دوں گا۔“

”مجھے نہیں کچھ جاننا... معاف کر دو مجھے۔“

”پتہ ہے‘ تم بہت اچھی لڑکی ہو... لیکن میں چاہتے ہوئے بھی تم سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ جیسے گھٹیا اور برے انسان سے دور رہو۔“ عرش کے سنجیدہ لہجے پر وہ خاموش رہی۔

”ماما بہت خوش ہیں تم سے مل کر‘ بہت تعریف کر رہی تھیں تمہاری... تمہارا شکر گزار ہوں کہ ان کی خواہش پر تم ان سے ملنے گئیں۔“

”مجھے بھی ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی‘ وہ بہت اچھی ہیں اور بہت خوب صورت بھی حوروں جیسی... تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہیں ان کا ڈھیروں پیار اور دعائیں ملتی ہیں‘ بہت فکر رکھتی ہیں وہ تمہاری... مجھے ان سے کچھ جھوٹ بولنے پڑے‘ اپنے بھائی کے بارے میں‘ تمہارے بارے میں‘ جس کے لیے مجھے بہت شرمندگی ہوئی تھی۔“

”جھوٹ کہنا تمہاری مجبوری تھی‘ تم اس بارے میں مت سوچو۔“

”کل کیوں نہیں آئے تھے تم؟“ وہ اچانک یاد آنے پر پوچھ بیٹھی۔

itsurdu.blogspot.com

"کل رات میں اچانک طبیعت بگڑ گئی تھی ان کی۔"

اب کیسی ہیں وہ؟ میں تو ان کو اچھا خاصا ٹھیک ٹھاک چھوڑ کر آئی تھی۔" وہ تشویش سے بولی۔"

ابھی قدرے سنبھل گئی ہے ان کی طبیعت' جب ہی تو یہاں آسکا ہوں۔" وہ بجھے لہجے میں بولا۔"

"تمہیں آج بھی اس وقت ان کے پاس ہونا چاہیے تھا۔"

میں جانتا ہوں مگر مجھے ان کے لیے روپے چاہئیں' روپے حاصل کرنے کے لیے مجھے خود کو بیچنا ہوتا ہے اور اس کے لیے" یہاں سڑک پر آنا ضروری ہے' مجھے اپنی ماں کی فکر تم سے زیادہ ہے' بار بار میرے زخموں پر نمک چھڑکنے والی بات مت کیا کرو۔" یک دم طیش میں بولتا وہ سرخ چہرے کے ساتھ اس کے سامنے سے اٹھ گیا۔ چند لمحوں تک وہ ادھر ادھر ٹہلتا غصے کو ضبط کرتا رہا مگر پھر دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

کیوں رو رہی ہو...؟ میں تم پر نہیں' اپنی بے بسی اور مجبوریوں پر چیخ رہا تھا۔" عرش غصے میں ہی بولا تھا جبکہ وہ آنسوؤں" سے تر آنکھوں سے اسے دیکھتی اس کے سامنے آرکی تھی۔

میں بس تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ... جو روپے تم اپنی ماما کے لیے حاصل کرتے ہو وہ... حلال نہیں' حرام کا پیسہ کسی" کے لیے فائدہ مند نہیں ہوتا۔" وہ گھٹے گھٹے لہجے میں اسے کچھ سمجھانا چاہتی تھی مگر اگلے ہی پل اس کا دل کانپ اٹھا جب عرش نے مشتعل انداز میں ایک جھٹکے سے اس کا چہرہ اپنے آہنی ہاتھ کے شکنجے میں جکڑا۔

اپنا فتویٰ تم اپنے پاس رکھو' چلی جاؤ یہاں سے..." ایک جھٹکے سے اسے دور دھکیلتا وہ دھاڑا' دوسری جانب وہ بری" طرح لڑکھڑاتی پول سے جا کر ٹکرائی تھی' ہوش میں آتا عرش اسے سنبھالنے کے لیے فوراً ہی آگے بڑھا تھا کہ سڑک پر رکتی سفید کار نے اس کے قدم روک لیے تھے' ایک نگاہ پھر عرش نے اس پر ڈالی تھی جو پول کا سہارا لیے یقیناً اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی' اگلے ہی پل عرش سپاٹ چہرے کے ساتھ تیز قدموں سے رکتی کار کی جانب بڑھ گیا تھا' پول کے پاس ساکت کھڑی وہ دور جاتی کار کو دھندلائی نظروں سے دیکھتی رہی تھی' شازمہ کا شفیق چہرہ بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا' وہ عرش کو یہ نہیں سمجھا سکتی تھی کہ اس کا حرام راستے سے کمایا گیا پیسہ اس کی ماں کو مزید اذیت میں ڈال رہا ہے یا شاید عرش خود ہی کچھ سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

گھر میں شادی کی رونقیں عروج پر تھیں‘ شذرا اور شزا لاؤنج میں اپنی کزنز کے ساتھ موجود تھیں‘ شادی کے جوڑوں کی پیکنگ جاری تھی‘ اسے دیکھ کر شزا تیزی سے قریب آئی تھی۔

زرکاش بھائی... میری فرینڈز کو اب تک شادی کا انویٹیشن نہیں پہنچا‘ آپ ہر حال میں آج ہی میرے ساتھ چلیں‘ دو ”دن رہ گئے ہیں مہندی کے فنکشن میں۔

”ٹھیک ہے‘ آج ہی چلتے ہیں لیکن پہلے یہ بتاؤ امی کہاں ہیں؟“

وہ اپنے کمرے میں کب سے شیراز سے کوئی حساب کتاب کروانے میں لگی ہیں۔“ شزا کے کوفت زدہ انداز پر وہ اس ” کے سر کو تھپتھپاتا آگے بڑھ گیا۔

آیئے بڑے بھیا میں امی سے یہ کہہ رہا تھا کہ ذرا جلدی جلدی اپنی بیٹیوں کو رخصت کریں تاکہ ہم سپوتوں کی باری بھی ” آئے۔“ شیراز اسے دیکھتے ہی شرارت سے بولا۔

اپنی فکر کرو بھائی‘ مجھے ابھی شادی کے جھمیلے میں نہیں پڑنا۔“ بیڈ کے قریب چیئر کھینچ کر بیٹھتا وہ بولا۔ ”

آپ لائن سے نکل گئے ہیں تو ٹھیک ہے پھر اپنی منزل دور نہیں۔“ کن انکھیوں سے ماں کو دیکھتا شیراز بولا۔ ”

کوئی ذمہ داری اٹھانے کے قابل تو ہو جاؤ پہلے... زرکاش سے پہلے کر ہی نہ دوں کہیں تمہاری شادی۔“ حسب توقع ” صبغہ نے اسے گھر کا۔

امی... بھائی کے انتظار میں مجھے مت لٹکایئے گا‘ یہ تو یورپ سے بھی تن تنہا چلے آئے‘ یہاں کیا خاک شادی خانہ آبادی ” ”کریں گے‘ میں تو کنوارہ ہی اٹھ جاؤں گا دنیا سے۔

اللہ نہ کرے‘ کیسی بدفال منہ سے نکال رہا ہے ایسے موقع پر۔“ صبغہ نے ہول کر شیراز کو ٹوکا۔ ”اور کیسے نہیں کرے گا” زرکاش شادی... شذرا اور شزا کے جانے کے بعد اس کی بیوی نے ہی پہلے آکر اس گھر کو سنبھالنا ہے‘ اسی سے تو میرے ”گھر میں رونق بڑھے گی۔

امی اس گھر کی رونق تو آپ ہیں۔“ زرکاش بولا۔ ”

چپ رہو تم... یہاں آکر تو ایسا سر پر سوار کر لیا ہے تم نے اپنے کام کو کہ شادی کے لیے سوچنا بھی تمہیں وبال جان لگ ” رہا ہے۔ مجھے ہی کرنا پڑے گا تمہارا کوئی بندوبست۔“ صبغہ کے ڈپٹنے پر وہ بس خشمگیں نظروں سے شیراز کے مسکراتے

itsurdu.blogspot.com

چہرے کو دیکھ کر رہ گیا۔

کارڈز سب جگہ جا چکے ہیں یا ابھی بھی رہتے ہیں۔" بیڈ پر رکھے کارڈز پر نظر ڈالتا وہ بولا۔"

ہاں بس شمزا کی کچھ دوستوں کے کارڈز رہتے ہیں۔" صبغہ بولیں۔"

اسے میں ابھی ساتھ لے جاتا ہوں' آپ یہ بتائیں رائمہ کی طرف کارڈ گیا یا نہیں؟" اس کے یک دم سوال پر صبغہ کے" تاثرات بدلے تھے' ایک نظر انہوں نے شیراز کو دیکھا جس کا چہرہ تن گیا تھا' صبغہ نے خاموشی سے ایک کارڈ اٹھا کر زرکاش کے سامنے رکھ دیا۔

دے دینا یہ کارڈ رائمہ کو۔" وہ سپاٹ لہجے میں اتنا ہی بولیں۔"

تنہا انویٹیشن لے جانا مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا... اگر آپ کہیں تو شمزا کو ساتھ لے جاؤں؟" وہ پوچھ رہا تھا کہ بروقت" شمزا کی آمد ہو گئی۔

مجھے کہاں ساتھ لے جانا ہے؟" شمزا نے پوچھا۔"

یہ رائمہ کے گھر ساتھ لے جانا چاہتے ہیں تمہیں انویٹیشن دینے کے لیے... جاؤ سر کے بل۔" بگڑے تیوروں کے" ساتھ بولتا شیراز اپنی جگہ سے اٹھا۔

بھائی... آپ یہ بات کیوں نہیں سمجھتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان دونوں بہنوں سے تعلق نہیں رکھنا چاہتا... آپ خدا" ترسی کے مظاہرے ضرور کریں کیونکہ آپ کو تو خبط ہے ہمدردی اور مہربانیاں کرنے کا مگر ہمیں بخشیں آپ۔"

شیراز... رائمہ اور دراج بھی اس گھر کی بیٹیاں ہیں' تمہیں ان دونوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا تو مت رکھو مگر ان سے" ان کا حق مت چھینو۔ اس گھر کی خوشیوں میں شامل ہونے کا حق ان دونوں کا بھی ہے۔" زرکاش سمجھانے والے انداز میں بولا۔

تو پھر ٹھیک ہے بلائیں ان دونوں کو ہی' میں ایسا کی شادی کی کسی تقریب میں شامل ہرگز نہیں ہونے والا۔" شیراز نے" غصیلے لہجے میں فیصلہ سنایا۔

شیراز..." صبغہ کے لہجے میں تنبیہہ تھی۔" بات صرف رائمہ کی ہے... ورنہ اس کے سسرال والوں کی طرف سے ہم" پر ہی انگلیاں اٹھیں گی۔"

itsurdu.blogspot.com

"... لیکن امی ... وراج"

زرکاش... تم اب دوبارہ میرے سامنے اس کا نام مت لینا... حد ہوتی ہے کسی بات کی... تم جو کچھ اپنی مرضی سے اس" احسان فراموش لڑکی کے لیے کر چکے ہو' میں اس سے بھی خوش نہیں... مگر بس اب اور اس سے زیادہ کچھ نہیں... جو مجھے اور میری اولادوں کو کوستی رہی ہے' تم چاہتے ہو کہ میں اسے اپنے گھر کی خوشیوں میں شریک کروں...؟ تم حق کی بات کر رہے ہو وہ اس گھر میں قدم بھی نہیں رکھ سکتی' کم از کم اس وقت تک تو ہرگز نہیں جب تک میں زندہ ہوں۔" صبغہ کے انتہائی سخت ناگوار لہجے پر زرکاش کچھ بول نہیں سکا تھا' جبکہ شیراز جارحانہ قدموں کے ساتھ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔

بھائی... اس ال مینرڈ جاہل لڑکی کو یہاں بلا کر ہم اپنی خوشیوں کے رنگ میں بھنگ ہرگز نہیں ڈالیں گے' وہ حسد کرتی ہے ہم سے' جلتی ہے ہماری خوشیوں سے' میں رائمہ صاحبہ کی طرف بھی آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی' نہ ہی اس کا اور اس کے سسرال والوں کا استقبال کرنے کی توقع کوئی مجھ سے رکھے۔" شمرا جو پہلے ہی غصے میں مبتلا ہو چکی تھی۔ تیز لہجے میں غصے کا اظہار کرتی وہاں سے نکل گئی۔ زرکاش نے گہرے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ صبغہ کو دیکھا' جو دوسری طرف متوجہ اس سے لاتعلق نظر آنے کی کوشش میں کامیاب تھیں' گہری خاموشی کے ساتھ ہی وہ کارڈ لیتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

www.PakDigestNovels.Com

وہی سرد ہولناک سناٹا اور وہی پل صراط تھا' وہی تلوار کی دھار پر گزرتے کڑے لمحے تھے' وہی اس کی اذیت ناک کراہیں تھیں جو سناٹے کو چیر رہی تھیں' سر سے پیر تک وہ آج بھی مفلوج تھی' سفید پٹیوں میں جکڑے چہرے پر صرف بند آنکھوں کے بے تحاشہ سوجے ہوئے پپوٹے دکھائی دے سکتے تھے' اس کے کرب میں دن' رات راسب اور ندا تڑپ رہے تھے' راسب کے لیے اس کی آہ و کراہ کو برداشت کرنا انگاروں پر ننگے پاؤں چلنے سے بھی کئی گنا زیادہ اذیت ناک تھا' جانے کتنی بار وہ اپنا ضبط کھو چکے تھے' جانے کتنی بار ہاسپٹل کے در و دیوار سے سر ٹکرا چکے تھے' رجاب کے لیے وہ روز مر رہے تھے' ایک ایک سیکنڈ میں موت کی اذیت جھیلنے کے لیے مر مر کر جی رہے تھے... اس وقت بھی کمرے کے باہر رجاب کی کراہوں کو سنتے ہوئے ان کا دل پھٹ رہا تھا۔ رجاب کے قریب ہی بے آواز آنسو بہاتیں ندا مسلسل اس کا

itsurdu.blogspot.com

...ہاتھ سہلاتیں جانے اس کی اذیت کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھیں یا اپنی بے قراری کو

جانے کتنا وقت روز کی طرح آہوں' کراہوں کے درمیان سسکتا گزرتا چلا گیا تھا' یقیناً انجیکشن کا ہی اثر تھا کہ رجاب کی کراہیں معدوم ہوتی چلی گئی تھیں۔ رجاب کے پاس سے اٹھتیں ندا نے دہلیز پر رکے راسب کو دیکھا تھا' ان کی زخمی نگاہیں رجاب کے غافل وجود پر ساکت تھیں' ندا کو ان کے چہرے پر زندگی کی ہلکی سی رمق تک دکھائی نہیں دے رہی تھی' ان کے وجود سے شاید لہو کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا تھا وقت نے' یہ وقت عجیب منطق رکھتا ہے' کبھی تو بندہ بشر کو اتنا مضبوط اور قوی کر دیتا ہے کہ چٹان بھی سرنگوں ہو جائے اور کبھی اس حد تک کمزور اور خستہ' اس دیوار کی مانند جسے ہوا کا ایک جھونکا ہی گرا کر ملبے کا ڈھیر بنا ڈالے۔ ساکت نظروں سے ان کو دیکھتے ہوئے ندا کا دل کانپ اٹھا' وہ ایک محبت کرنے والی وفادار بیوی تھیں' شوہر کی ذرا سی تکلیف پر تڑپ جانے والی' ان کے غم' پریشانیوں کو بانٹنے والی' آخر کب تک وہ غم و غصے میں ان کو نظر انداز کرتیں... آخر کب تک ان کو قصور وار گردان کر طنز کے نشتر برساتیں' وہ اگر رجاب کے لیے ماتم کر رہی تھیں تو راسب سر سے پیر تک ماتم کدہ بن چکے تھے۔ اب تک تو ندا خود سے بھی غافل تھیں لیکن اس وقت راسب کو دیکھتے ہوئے وہ لرز اٹھی تھیں... شکستہ' لڑکھڑائے قدموں سے کرسی کی جانب بڑھتے راسب کرسی پر ڈھے سے گئے تھے۔ سرخ سلگتی نگاہوں سے انہوں نے اپنی طرف آتی ندا کو دیکھا اور پھر سر ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔

تڑپ کر ان کے قریب بیٹھتے ہوئے ندا نے ان کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

آپ اس طرح ٹوٹ جائیں گے تو رجاب کا کیا ہوگا؟ آپ نے ہی تو اسے سمیٹنا ہے' اسے ہمت دینی ہے' ان حالات کا'' مقابلہ کرنے اور ان سے گزرنے میں اس کی مدد' اس کا سہارا آپ نے ہی تو بننا ہے' میں تنہا اسے نہیں سنبھال سکوں گی' بس آپ خود کو مضبوط رکھیں' پھر سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے گا... یہ کٹھن وقت بھی گزر جائے گا۔'' رندھے لہجے میں ندا ان کو ڈھارس دینے کی کوشش کر رہی تھیں۔

نہیں ندا... یہ وقت اب نہیں گزرنے والا... کم از کم میرے لیے تو نہیں' ٹھہر گیا ہے میرے لیے وقت' محیط ہو گیا ہے'' میری ساری زندگی پر' میں اس وقت کے کرب سے اب کبھی باہر نہیں نکل سکوں گا۔'' وہ لرزتے لہجے میں بول رہے تھے' دل کی اذیت سے ان کا چہرہ چیخ رہا تھا۔

اب کچھ بھی پہلے جیسا نہیں ہو سکتا... کچھ بھی نہیں... کیا بگاڑا تھا اس معصوم نے کسی کا... مسخ کر دیا درندوں نے اس کا''

itsurdu.blogspot.com

پھول سا چہرہ' جسے دیکھ دیکھ کر جیتا تھا میں... چور چور کر دیا اس کے وجود کو جس میں میری ریاضت خون بن کر دوڑ رہی تھی' بہا دیا اسے پانی کی طرح اور کوئی کچھ نہیں کر سکا... جب میں اس کا بھائی' باپ اس کی ڈھال ہو کر اس کے لیے کچھ نہیں کر سکا تو کوئی اور کیا کر سکتا تھا' مگر اللہ تو وہاں بھی تھا اور یہاں بھی ہے پھر کیوں...؟'' گھٹی آواز میں وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے چلے گئے۔

اللہ کے لیے خود کو سنبھالیں ورنہ میں بھی ہمت ہار جائوں گی' رجاب کے لیے تھوڑی سی ہمت اور کر لیں۔'' بے آواز روتی ندا کے لیے ان کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ راسب کے ساتھ دن' رات کی سختیاں جھیلتیں وہ خود ادھ موئی ہو چکی تھیں۔

سب کچھ ہاتھ سے نکل گیا بلکہ نکلتا جا رہا ہے' اب کچھ نہیں سنبھل سکتا... تم نہیں جانتیں میں نے کیا دیکھا ہے' تم نہیں جانتیں مجھے آسمان سے زمیں پر کس طرح پٹخا گیا ہے... زمانے کے سرد و گرم سے جسے ہم نے بچا کر رکھا... اسے جنگلی کتوں کے درمیان سے اٹھا کر لایا ہوں میں' وہ ناپاک جانور اسے نوچ کھانے کے لیے' اس کی ہڈیاں تک چبا جانے کے لیے اس کے مرنے کا انتظار کر رہے تھے... یہ حال کیا تھا میری بہن کا ان بے حس لوگوں نے... نہیں' کوئی ذمہ دار نہیں ہے' صرف میں ذمہ دار ہوں رجاب کی اس حالت کا' مجھے بیچ چوراہے پر کوڑے لگنے چاہئیں۔''

نہیں' آپ ایسا مت سوچیں' مت کہیں ایسا...'' ندا تڑپ اٹھیں مگر وہ سن ہی کہاں رہے تھے۔''

میں مجرم ہوں رجاب کا' میں قصوروار ہوں' میں نے کیوں نہیں سنی تمہاری بات۔ تمہارے روکنے کے باوجود اندھا اعتبار کیا ان رشتوں پر جن کے چہروں پر پڑے نقاب ایک ہی رات میں اتر گئے اور ان کی خاطر میں نے رجاب کو دھکیل دیا کانٹوں پر... حاذق کو میں نے اپنی بہن کے روپ میں اپنی قیمتی متاع' اپنی زندگی سونپی تھی' اس پر آنکھ بند کر کے یقین کیا' تایا جان کی محبت میں' میں نے رجاب کی خوشی کو کچل ڈالا تھا اور آج ان سب کی بیزاری' لاتعلقی نے بھی رجاب کو روند ڈالا ہے' حاذق سمیت وہ سب چاہتے ہیں کہ رجاب مر جائے' وہ سب اسے ایک نظر تک نہیں دیکھنا چاہتے' اس کی موت کی خبر کے انتظار میں بیٹھے ہیں' وہ سب رجاب کے قابل ہی نہیں تھے مگر میرا اندھا اعتبار' میری ''میں'' میرے فیصلے' مجھ سمیت تم سب کو بھی جہنم میں دھکیل چکے ہیں۔ حاذق کے لیے رجاب کی زندگی اہم ہے نہ اس کی موت... مگر میں اس کا گریبان پکڑوں گا' میں ان سب کا گریبان پکڑوں گا جنہوں نے میری بہن کی بے حرمتی' اس کی بے قدری کی

itsurdu.blogspot.com

ہے‘ میں کسی کو معاف نہیں کروں گا‘ میں خود کو بھی کبھی معاف نہیں کروں گا‘ اللہ مجھے غارت کرے‘ میں نے اپنی معصوم بہن پر ظلم کیا‘ یہ قیامت میری وجہ سے اس پر ٹوٹی‘ مجھ جیسے بھائی کو مر جانا چاہیے۔ ابھی اور اسی وقت مر جانا چاہیے۔“

رجاب کو آپ کی ضرورت ہے‘ آپ بس یہ یاد رکھیں اور کچھ بھی نہیں۔“ بہتے آنسوؤں کے ساتھ ندا بمشکل بول سکیں‘ راسب ان کا ہاتھ پیشانی سے لگائے گھٹ گھٹ کر رو رہے تھے۔

اس درد مسلسل میں

جو اماں ملے جو نشاں ملے

گئے دن ذرا ڈھونڈ لاؤں

وہ یقین و گماں کی منزلیں

جو عذاب ہوئیں‘ سراب ہوئیں

اس بحر کرب میں

جو بینائی ملے‘ جو گویائی ملے

اپنے مسیحاؤں سے پوچھوں

وہ مسیحائی کیا ہوئی‘ مرہم کیا ہوئے

سانسیں بوجھ ہوئیں‘ آہیں سائل ہوئیں

اس شب تیرگی میں

جو سراغ ملے‘ جو چراغ ملے

خاک وصحرا سے چن لاؤں

وہ چند خواہشیں‘ چند مسکراہٹیں

جو خواب ہوئیں‘ غرقاب ہوئیں

...اس دشت بلا میں

itsurdu.blogspot.com

جو آبلہ پا چلے' متاع جاں گنوا چکے
بے سمت بھٹکتے خاک زاروں میں
زخم زخم عبارت' منسوب تم سے صعوبتیں
تمہیں کیا خبر کہاں مر گئیں' جانے کہاں بکھر گئیں
جو حسرتیں صبح نو کی تھیں' آرزوئے نخلستان تھیں

www.PakDigestNovels.Com

کل صبح سے لے کر آج سارا دن گزر جانے کے بعد اب رات میں کہیں جا کر نلکوں میں پانی آیا تھا' پہلی فرصت میں اس نے چند کپڑے اور چادریں دھو ڈالی تھیں حالانکہ آج بھی سردی کی شدت زیادہ تھی' پانی برف کی طرح سرد ہو رہا تھا مگر اسے خدشہ تھا کہ پانی پھر طویل وقفے کے لیے غائب نہ ہو جائے اس لیے کپڑوں کی دھلائی سے فارغ ہو کر اس نے ٹھنڈے پانی سے ہی غسل لے لیا تھا... باوجود اس کے کہ پچھلے دو دن سے اس کی طبیعت ناساز تھی پھر بھی لگاتار وہ گھر کے کاموں کے ساتھ ساتھ سلائی کا کام بھی کرتی رہی تھی' دو دن سے اس نے قدم بھی گھر سے باہر نہیں نکالا تھا' عرش کے خیال کو وہ دماغ سے جھٹکتی رہی تھی' اسی لیے تھکن کا احساس کیے بغیر اس نے خود کو بے حد مصروف کر لیا تھا' باورچی خانے کی کھڑکی بھی اس نے بند رکھی تھی' وہ اس کی ایک جھلک بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی' پتہ نہیں وہ عرش سے بدظن تھی یا خود سے ناراض تھی... شاید وہ اب خود کو اپنے مسائل تک محدود رکھنا چاہتی تھی' دنیا کو بدلنے کا نہ اس نے ٹھیکہ لے رکھا تھا' نہ ہی کوئی اس کی ہدایتوں پر چلنے کا پابند تھا۔

دودھ گرم کرنے کے لیے اس نے چولہے پر رکھا' سردی کو کم کرنے کے لیے اسے ایک کپ گرم چائے کی اشد ضرورت تھی۔ تولیے سے بال خشک کرتے ہوئے اس نے دھلے کپڑوں سے بھری بالٹی اٹھائی اور گھر سے باہر آ گئی' سرد رات کا سناٹا اور تاریکی باہر موجود تھی لہٰذا دوپٹہ لینے کی زحمت کیے بغیر وہ باؤنڈری کے ساتھ بندھی رسیوں پر دھلے کپڑے پھیلانے لگی تھی' تب ہی ایک عجیب سے احساس کے تحت اس نے چونک کر تاریکیوں میں ڈوبی سیڑھیوں کی طرف دیکھا' اپنے علاوہ کسی کی وہاں موجودگی کا شاید اسے وہم ہوا تھا... سر جھٹکتی وہ دوبارہ کپڑے رسی پر پھیلانے لگی تھی اسی لمحے ابلتے دودھ کی مہک پر وہ ہاتھ میں موجود چادر واپس بالٹی میں پھینکتی گھر کے اندر بھاگی مگر پھر بھی اسے دیر

itsurdu.blogspot.com

ہو گئی، دودھ ابل ابل کر کافی ضائع ہو گیا تھا، گر جانے والا دودھ صاف کرتے ہوئے اسے پھر وہی عجیب سا احساس ہوا تھا، چونک کر پلٹتے ہی اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔ یہ غنیمت ہوا کہ چیخ حلق میں ہی گھٹ گئی تھی کہ اس کی متوقع چیخ کے پیش نظر ہی عرش نے سرعت سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

تم..." اس کا ہاتھ جھٹکتی وہ حیرت و صدمے سے اور کچھ بول ہی نہیں سکی تھی۔"

دیکھو، میں جانتا ہوں کہ مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا لیکن میں اور کیا کرتا... تم نے تو شاید قسم کھا رکھی ہے میری شکل نہ دیکھنے کی جبکہ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے..."

عرش، تم فوراً جاؤ یہاں سے... کسی نے تمہیں دیکھ لیا تو... کیوں مجھے مشکل میں ڈال رہے ہو..." شدید بدحواسی میں وہ دبی آواز میں چیخی۔

فکر نہ کرو، میں بہت محتاط رہ کر یہاں تک آیا ہوں، کسی نے مجھے نہیں دیکھا... میں صرف تمہیں بلانے آیا ہوں، تم آرہی ہو تو میں ابھی چلا جاؤں گا۔"

نہیں آؤں گی تو کیا یہیں ڈیرہ ڈال کر بیٹھ جاؤ گے؟ تم فوراً جاؤ یہاں سے..." وہ شدید ناراضی سے بولی۔

پہلی بار تمہارے گھر آیا ہوں، چائے پانی کو تو پوچھو پہلے..."

"تمہیں تو میں..." تلملا کر اس نے بیلن اٹھایا۔ "اس حلیے میں تم چھیل چھبیلے بلا بنے یہاں آگئے۔"

جارہا ہوں... جارہا ہوں۔" عرش دبی آواز میں ہنستا پیچھے ہٹا۔ "میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں، جلدی آنا۔" پلٹ کر باہر کی طرف جاتا وہ ایک پل کو رکا، دوسری جانب وہ بے یقینی سے عرش کو دیکھتی رہی تھی جو اس کی سوئی ہوئی ماں کے پیروں کے پاس پنجوں کے بل بیٹھا تھا، دھیرے سے ان کے پیروں کو پکڑتا وہ چند لمحوں تک ان کے چہرے کو دیکھتا رہا اور پھر سرعت سے اٹھتا کسی بھی جانب دیکھے بغیر کھلے دروازے سے باہر نکل گیا، تیزی سے دروازے کے باہر آتی وہ کچھ پُرسکون ہوئی تھی۔ اس کے چلے جانے کا اطمینان کرنے کے بعد نم بالوں میں جلدی جلدی دو چار بل ڈال کر سوئٹر پہنا اور گرم چادر اٹھالی تھی، دماغ اس کا مسلسل ماؤف تھا، خوف و غصہ یا کچھ اور، جو بھی تھا پر اسے عرش سے اس جرأت کی توقع نہیں تھی۔ پول سے برستی تیز روشنی میں عرش نے بغور اس کے ماتھے پر نمایاں بل اور ناگوار تاثرات دیکھے۔

کیا بات کہنی تھی تمہیں؟" حسب توقع اس کا لہجہ اکھڑا ہوا ہی تھا۔"

itsurdu.blogspot.com

"میں جانتا ہوں تمہیں میری حرکت بہت بری لگی ہے' میں اپنی وجہ سے تمہیں مزید کسی مشکل میں ڈالنے کا سوچ بھی نہیں سکتا... بے فکر رہو' میں آئندہ کبھی اس حد تک نہیں جاؤں گا۔ یہ میرے لیے شرمندگی کا باعث ہے کہ تم میری وجہ سے کسی ڈر' خوف یا پریشانی میں مبتلا ہو۔" اس کے سنجیدہ لب و لہجے پر وہ خاموش ہی رہی۔

"دو دن سے کہاں غائب تھیں؟ میں پریشان ہو گیا تھا تمہارے لیے ورنہ شاید اس حد تک نہ جاتا۔" عرش نے سنجیدگی سے کہا۔

"سنو... میں انسان ہوں کوئی جانور نہیں کہ جسے تم جب چاہو گے دھتکار دو گے' جب چاہو گے پاس بلا لو گے۔" اس کے تیز لہجے پر عرش ایک پل کو خاموش ہوا۔

"میری مجبوری سے واقف ہونے کے باوجود تم نے جانے انجانے میں میرے زخموں کو کرید ڈالا تھا... یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو سکا' لیکن میں واقعی شرمندہ ہوں اور تم سے معافی مانگتا ہوں' میری وجہ سے تمہاری دل آزاری ہوئی۔"

"جانے دو اس بات کو تم مجھے وہ بات بتاؤ جس کے لیے بلایا ہے۔" اس بار وہ تجسس زدہ لہجے میں بولی۔

"بتاتا ہوں' ایک منٹ..." وہ بولتے ہوئے نیچے جھکا۔ حیرت سے وہ عرش کو دیکھ رہی تھی جس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا سرخ مخملی کیس اور کیس میں ایک خوبصورت سی انگوٹھی جگمگا رہی تھی۔

"یہ ماما نے تمہارے لیے بھیجی ہے' ان کو اس بات کا بہت قلق تھا کہ تم پہلی بار ان سے ملنے گئیں اور وہ تمہیں کوئی تحفہ بھی نہ دے سکیں' میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ خود یہ تمہیں دیں مگر ان کو یہ خدشہ تھا کہ تم ان کے ہاتھ سے یہ تحفہ لینے میں تکلف کرو گی' ان کو جلدی بھی تھی یہ تم تک پہنچانے کی اس لیے ان کی تاکید پر میں دو دن سے یہ تحفہ ساتھ لے کر آ رہا تھا۔" اس کے حیران چہرے کو دیکھتا اس نے بتایا۔

"جانتی ہو یہ انگوٹھی ماما کو بہت عزیز ہے کیونکہ یہ پاپا نے ان کو شادی پر تحفے میں دی تھی' ماما کو پورا یقین ہے کہ تم اس کو زیادہ سنبھال کر رکھو گی۔"

"عرش...! میں ان کی محبت اور اس تحفے کے لیے دل سے مشکور ہوں لیکن میں یہ نہیں لے سکتی' یہ بہت قیمتی ہے اور میں اس کے لائق نہیں۔" وہ کچھ پریشان ہو کر تذبذب سے بولی۔

itsurdu.blogspot.com

"یہ ماما بہتر جانتی ہیں کہ تم کس لائق ہو' میں یہ تحفہ تم تک پہنچا کر ان کی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا... تم نہیں لینا چاہتی تو میں مجبور نہیں کروں گا' ماما کو دکھ تو بہت ہوگا لیکن میں ان کو سمجھا دوں گا۔" عرش کے بجھے لہجے نے اسے نادم کر دیا۔

"میں ان کو کوئی دکھ نہیں دے سکتی اور پھر اتنا پیارا تحفہ' اتنی پیاری ہستی کی طرف سے ملنا میرے لیے بہت خوشی اور فخر کی بات ہے۔" کہتے ہوئے اس نے عرش سے مخملی کیس لے کر بغور دمکتی ہوئی انگوٹھی کو دیکھا۔

"یہ بہت خوب صورت ہے' زندگی میں پہلی بار مجھے ایسا کوئی تحفہ ملا ہے۔ تم ماما سے کہنا میں بہت خوش ہوں یہ تحفہ پا کر... میں خود آؤں گی ان کا شکریہ ادا کرنے۔" اس کے خوش گوار انداز پر عرش نے سر ہلایا۔ "لیکن عرش تم اندازہ کر سکتے ہو کہ ابھی میرے لیے مشکل ہوگا اس انگوٹھی کی حفاظت کرنا' ذرق کو اگر بھنک بھی لگ گئی کہ میرے پاس زیور ہے تو وہ ہاتھ صاف کر جائے گا۔"

"پھر...؟" اس کی تشویش پر عرش نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"تم بطور امانت یہ انگوٹھی اپنے پاس رکھ لو مگر ماما کو مت بتانا کہ اسے میں نے تمہارے پاس رکھوایا ہے' اس کے لیے میں تمہارے علاوہ اور کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی۔" اس کے التجائی لہجے پر عرش نے پُر سوچ انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے' یہ میرے پاس تمہاری امانت رہے' میں ماما تک تمہارا پیغام بھی پہنچا دوں گا۔" وہ بولا اور پھر مخملی کیس کو واپس اپنے بیگ میں رکھ لیا۔

"ماما کی طبیعت اب کیسی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"کیا کہوں' تم سے جھوٹ بولوں یا خود کو دلاسہ دوں؟" اس نے بوجھل لہجے میں کہا۔

"حالات جب بدلیں گے تو پتہ بھی نہیں چلے گا' وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا' تمہیں ہمت بالکل نہیں ہارنی..." اس کی تاکید پر عرش گہری سانس لیتا آسمان پر نظریں دوڑانے لگا' چند لمحوں تک وہ اسے دیکھتی رہی' پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں آسمان کی جانب دیکھا جہاں کہیں' کہیں ستارے ٹمٹما رہے تھے۔

"تم آسمان کی طرف کیا دیکھتے رہتے ہو...؟" اس کے حیرانی سے کیے گئے سوال پر وہ دھیرے سے ہنسا۔

"شاید تم خود نہیں جانتی کہ تم نے کتنا گہرا سوال کیا ہے۔" وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔ "پتہ ہے' کبھی کبھی تم مجھے ایک گہرے راز کی طرح لگتی ہو' کبھی بالکل خاموش گہرے سمندر کی طرح اور کبھی صحرا کی چاندنی رات کی

itsurdu.blogspot.com

طرح... کبھی دل چاہتا ہے کہ ایک ایک پل تمہارے قریب گزاروں' تمہیں سمجھوں' یہ جانوں کہ تم کس قسم کی مخلوق ہو' کس طرح کٹھنائیوں کا تنہا مقابلہ کرتے ہوئے بھی اتنی زندہ دل ہو۔" بغور اسے دیکھتا وہ بولا۔

"اور میں سوچتی ہوں کہ ہم دونوں دو مختلف دنیا کی مخلوق ہیں' ہمارے درمیان بس ایک قدر مشترک ہے کہ ہم دونوں کو ہی حالات نے وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا ہے۔" وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"میں اب شدت سے انتظار کروں گا اس وقت کا جب حالات بدلیں گے اور ہم جوان ہوں گے۔" عرش مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

"آج تمہاری امی سے مل کر بہت اچھا لگا' وہ تم سے بھی زیادہ اچھی ہیں۔" عرش کے یک دم کہنے پر وہ مسکرانے کی کوشش کرتی دل میں اٹھتے درد کو چہرے پر ابھرنے سے نہیں روک سکی تھی۔ جبکہ عرش چونک کر فوراً ہی اس کے مقابل آیا تھا۔

"مجھے ہمت دیتی ہو اور خود اس طرح رو کر اپنے آپ کو کمزور ثابت کر رہی ہو... ابھی تم نے ہی تو کہا تھا کہ وقت ایک سا نہیں رہتا۔" کچھ بے چین ہوتا وہ اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا جو بے دردی سے آنکھیں رگڑتی اس کی جانب نہیں دیکھ سکی تھی۔

"میں سمجھ سکتا ہوں' دن رات تم کس اذیت کو سہہ کر زندگی گزار رہی ہو یہ مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے۔"

"پتہ نہیں...اب سمجھ نہیں آتا کہ سب کچھ ٹھیک ہونے کی امید رکھوں یا سب کچھ بدل جانے کی دعا کروں... کبھی کبھی یوں بھی تو ہوتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہوتا' بس سب کچھ بدل جاتا ہے' وقت بھی اور حالات بھی۔" وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

"ذرق سے کوئی امید رکھنا بیکار ہے' امی کے وجود کا آسرا اور سہارا ہے مگر ان کی بگڑتی صحت اور ختم ہوتی حسیں یہ دھڑکا لگائے رکھتی ہیں کہ وہ نہ رہیں تو میرا کیا ہوگا... کس طرح زندہ رہوں گی؟"

"جو معاملات ہمارے بس میں نہیں ان کے بارے میں سوچ کر بھی ان معاملات کے اختیارات ہمارے ہاتھ میں نہیں آجاتے... میں تمہیں کوئی جھوٹی تسلی تو نہیں دوں گا' ہاں یہ یقین رکھو کہ جب کبھی ایسا ہوا کہ تمہارے ارد گرد کوئی نہیں تو ایسے میں سوچ لینا کہ صرف ایک میں ہی ہوں جو کبھی تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گا۔" اس کے یقین دلانے والے انداز

itsurdu.blogspot.com

پر وہ مسکرائی۔

"... کب تک ساتھ دو گے؟ ایک صرف انسانیت کے علاوہ میرے اور تمہارے درمیان کوئی رشتہ بھی تو نہیں"

"تم کہتی ہو کہ وقت اور حالات نے ہمیں اکٹھا کر دیا.. تو وقت اور حالات جس ہستی کے تابع ہیں' اسی ہستی کی رضا سے ہمارے درمیان کوئی رشتہ بھی قائم ہو جائے گا... ہمارے ملنے میں اس کی کوئی تو مصلحت یقیناً ہے۔" عرش کے کہنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مجھے خوشی ہو رہی ہے یہ دیکھ کر کہ تمہیں اللہ پر بہت یقین ہے' گناہ گار تو ہم بہت ہیں لیکن دعا ہے کہ اللہ کو ہماری یہی ادا پسند آجائے۔" وہ سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

مجھے تجسس و تحقیق کی نہیں عادت

مجھے خدا پہ یونہی اعتبار ہے ساقی

عرش نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے شعر پڑھا۔

www.PakDigestNovels.Com

"ان ماں بیٹیوں کو طور طریقے معلوم نہیں ہیں کیا...؟ اٹھا کر کارڈ بیٹے کے ہاتھ بھیج دیا.. اور آپ نے بھی خاموشی سے لے لیا' دو چار سنائی تھیں' اپنے زرکاش بھائی کو' اب آپ اپنے سسرال والوں کے ساتھ ہیں' ذرا ناک اونچی رکھیں' آپ کو تو شرکت ہی نہیں کرنی چاہیے شندرا کی شادی میں۔" فون پر وہ رائمہ پر برہم ہو رہی تھی۔

"اب اس بات کو لے کر بیٹھی رہتی کہ انوٹیشن زرکاش بھائی کے ہاتھ بھیجا گیا تو میرے سسرال میں سب کو پتہ چل جائے گا کہ تائی امی سے ہمارے تعلقات کیسے ہیں' انہوں نے کارڈ بھیج دیا' یہی بڑی بات ہے اور جہاں تک شادی میں شرکت کرنے کی بات ہے تو ظاہر ہے میرے لیے زرکاش بھائی اور ان کی خوشی اہم ہے' میں ان کی خوشی میں شرکت کرنے جا رہی ہوں' فرض کرو اگر میں بھی تمہاری طرح ڈیڑھ انچ کی مسجد بنا کر بیٹھ جاؤں تو یہاں اسد اور باقی سب کے سوالوں کا سامنا کیسے کروں گی..."

"بس رہنے دیں' آپ کے سسرال میں بھی سب کو خبر ہے کہ تائی امی اور ان کی اولادوں کے دماغ کتنے خراب ہیں' کوئی زبان سے کچھ کہتا نہیں وہ الگ بات ہے' آپ کی شادی کے دن سے لے کر آج تک مروتاً بھی تائی امی نے آپ کی

itsurdu.blogspot.com

خیر خبر تک نہیں لی اور بڑی بن کر بیٹھی ہیں۔'' وہ ناگواری سے بولی۔

''مجھے زرکاش بھائی پوچھ لیتے ہیں میرے لیے وہی کافی ہے۔'' رائمہ فوراً بولی۔

''ان کی تو بات ہی نہ کریں' ایک نمبر کے دوغلے انسان ہیں' سیاست میں ہوتے تو اگلے پچھلے سب سیاستدانوں کو پیچھے چھوڑ چکے ہوتے۔ جب ان کو پتہ ہے کہ نہ میں ان کی بہن کی شادی میں شرکت کروں گی نہ ہی ان کے گھر والے میری شکل دیکھنا چاہتے ہیں تو کیوں کہہ گئے آپ سے کہ دراج کو بھی ساتھ لانا... جاتی ہے میری جوتی۔''

''فضول مت بولو' یہاں سب کے سامنے تو ان کو ایسا ہی کہنا تھا۔''

''اسی لیے تو کہتی ہوں' دوغلے ہیں وہ۔'' وہ درمیان میں بولی۔

''پھر وہی بات... میری فون پر ان سے تفصیلی بات ہوئی ہے' تمہارے انکار کے باوجود وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی شادی میں شرکت کرو' ان کو اپنے گھر والوں سے امید نہیں مگر ہم سے ہے کہ ہم ان کی بات کو اہمیت دیں گے' کیا یہ اہم نہیں۔'' رائمہ نے سمجھانے والے انداز میں پوچھا۔

''آپ تو چپ ہی رہیں' اپنی تائی امی کے گلے لگ کر مبارکباد دیجیے گا اور ان کی ملنساری کے مصنوعی ڈرامے دیکھیے گا سب کے سامنے۔''

''تم سے تو بحث کرنا ہی بیکار ہے' میں جا رہی ہوں اب سب تیار بیٹھے ہیں۔''

''سنیں تو... آپ نے کون سا ڈریس پہنا ہے؟''

''وہی گرین ساڑھی جو ربیعہ بھابی نے مجھے گفٹ کی تھی' تمہیں بھی بہت پسند آئی تھی۔'' رائمہ نے بتایا۔

''ہائے بجیا... اس ساڑھی میں تو آپ قیامت لگ رہی ہوں گی' اسد بھائی نے دیکھا آپ کو؟''

''ظاہر ہے' سب سے پہلے انہوں نے ہی دیکھا' اب کوئی فضول سوال مت کرنا۔'' اس کے تجسس پر ہنستے ہوئے رائمہ نے خبردار کیا۔

''میں واپس آکر تمہیں فون پر شادی کا سارا احوال بتاؤں گی' جلدی مت سو جانا۔''

''مجھے کوئی دلچسپی نہیں احوال جاننے میں لیکن پھر بھی میں انتظار کروں گی۔ اب جائیں آپ۔'' وہ کوفت سے بولی۔

کوئی پانچ منٹ ہی گزرے ہوں گے وہ کالج کا یونیفارم پریس کرنے کے لیے اٹھی تھی کہ تب ہی زرکاش کی آمد کی اطلاع

itsurdu.blogspot.com

نے اسے حیران کر دیا۔

"اللہ... آپ تو غضب ڈھا رہے ہیں آج... بہت بہت مبارک ہو..." خوش گوار انداز میں بولتے ہوئے اس نے قریب آ کر زرکاش کے گریبان سے رخسار مس کرتے ہوئے مبارک باد دی۔ "بہت خوش نظر آ رہے ہیں... نظر نہ لگے بس۔" اس کے چہکنے پر زرکاش کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"یہ خوشی اور بڑھ جاتی اگر ایک ضدی لڑکی بھی میری خوشی میں شامل ہوتی۔" زرکاش نے شکایتی لہجے میں کہا۔

"...میں آپ کے ساتھ بھی ہوں اور آپ کی خوشی میں خوش بھی"

"مگر یہ سب کو نظر بھی تو آنا چاہیے' عجیب مشکل میں پھنس گیا ہوں میں۔"

"اب چھوڑیں اس بات کو' اتنی خوشی کے موقع پر اتنا سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں اور یہ آپ تقریب چھوڑ کر یہاں کیسے پہنچ گئے؟" وہ بات بدلنے کے لیے سوال کر گئی۔

"یہاں اس لیے آ گیا کہ میں تمہاری کمی کو بہت محسوس کر رہا تھا... آج ابو' چچا جان اور چچی جان سب کو بہت بہت مس کر رہا ہوں میں... سب کے درمیان دل گھبرایا تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے یہاں آ گیا۔" اس کے تھکے تھکے لہجے پر دراج خود بھی یک دم آزردہ سی ہوتی اس کے سینے سے سر ٹکائے آنسو ضبط نہیں کر سکی۔

"دراج... ایم سوری' میں یہاں تمہیں رلانے نہیں آیا تھا' اب رونا بند کرو۔" دراج سر کو تھپتھپاتے ہوئے وہ بولا۔

"نہیں... آپ کی وجہ سے نہیں' سچ کہوں تو مجھے بھی آج ان سب کی بہت یاد آ رہی تھی۔" اپنے آنسو ضبط کرتی وہ بھرائے لہجے میں بولی۔

"ہم ان کو بھول بھی نہیں سکتے کبھی' آج ہم ان کی وجہ سے ہیں' وہ سب ہمارے دل میں زندہ ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔" زرکاش بوجھل لہجے میں بولا۔

"آپ تایا ابو کے بارے میں مجھ سے باتیں کیا کریں' آپ سے زیادہ میں ان کے قریب رہی ہوں' ایسا کوئی دن نہیں گزرتا تھا جب ان کی باتوں میں آپ کا ذکر نہ آتا ہو۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"ہاں... ویسے بھی میں تمہاری بیکار باتیں سن سن کر پک چکا ہوں' اب تم سے ابو کی ہی باتیں کروں گا۔" اس کے غیر سنجیدہ انداز پر وہ دھیرے سے ہنس دی۔

itsurdu.blogspot.com

"تم نے ٹھیک کہا تھا دراج... تمہیں سب کے قریب کرنے کی خواہش کا اظہار ہی بھاری پڑ گیا مجھے... شہزا اور شیراز ابھی تک مجھ سے کھنچے کھنچے سے ہیں... نادان ہیں دونوں اور کہا بھی کیا جا سکتا ہے۔" اپنے بہن بھائی کی طرف سے زرکاش کے لہجے میں چھپی مایوسی نے دراج کو اندر ہی اندر سرشار کر دیا تھا۔

"میں ہوں یا کوئی اور سب کے پاس آپ جیسا بڑا دل نہیں ہو سکتا... میری وجہ سے آپ کسی کو مجبور نہ کریں، میں آپ کو افسردہ نہیں دیکھ سکتی۔" لوہا گرم دیکھ کر اس نے موقع نہیں گنوایا۔

"دراج... تم مجھ سے لاکھ چھپاؤ لیکن میں جانتا ہوں تمہیں دکھ پہنچا ہے، میں وعدہ کرتا ہوں کہ ازالہ کروں گا اور کرتا رہوں گا بس میری طرف سے بدگمان مت ہونا۔" دھیرے سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتا وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

"بالکل نہیں۔" دراج نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھاما۔ "اب خوش نظر آئیں، اتنی بڑی خوشی کا وقت ہے یہ، ابھی آگے آپ کے گھر میں اور بھی شادیاں ہوں گی، ان میں، میں ضرور آؤں گی اور آپ کی شادی تو میرے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔" وہ شرارتی انداز میں بولی۔

"بخش دو مجھے، جانے کہاں سے میرے پیچھے لگ گئی یہ چڑیل... چھوڑو میرا ہاتھ۔" زرکاش کے گھرکنے پر کھلکھلاتے ہوئے اس نے اور مضبوطی سے ہاتھ پکڑ لیا تھا تب ہی زرکاش کے فون پر امان کی کال آ گئی، اس کے اشارے پر دراج نے اپنی آواز بند ہی رکھی تھی۔

"امان سب کو لے کر پہنچ رہا ہے، راستے میں ہیں ابھی۔" فون سے فارغ ہوتا وہ بتا رہا تھا۔

"تو آپ بھی جلدی پہنچیں، تقریب میں، سب ڈھونڈ رہے ہوں گے آپ کو... چلیں میں آپ کو گیٹ تک چھوڑ دوں۔" اس کے بازو کے گرد اپنا ہاتھ لپیٹے وہ چلنے کے لیے تیار تھی۔

"اس طرح۔" زرکاش نے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا۔

"تو کیا فرق پڑتا ہے، بدنام تو میں ویسے بھی پورے ہاسٹل میں کر چکی آپ کو، سب کو پتہ ہے کہ آپ میرے بوائے فرینڈ ہیں۔" وہ مسکراہٹ چھپائے بولی۔

"تمہارا دماغ خراب ہے کیا...؟" زرکاش نے دنگ ہو کر دیکھا۔

"اور نہیں تو کیا۔" وہ ڈھٹائی سے کھلکھلاتی بولی۔

itsurdu.blogspot.com

www.PakDigestNovels.Com

ہاسپٹل میں آج پھر ندا کے کزن کے ہمراہ انسپکٹر بھی موجود تھے ‘انسپکٹر کے سوال پر سوال اور رجاب کے بار بار نہیں ‘ نہیں نے راسب کے ذہنی انتشار کو عروج پر پہنچا دیا تھا۔

انسپکٹر... برائے مہربانی آپ مزید اس سے کوئی سوال نہ کریں ‘کل اس کی سرجری ہے اور میں نہیں چاہتا کہ یہ مزید کسی ذہنی دباؤ کا شکار ہو آپ اس معاملے میں کچھ کر سکیں تو ٹھیک ہے ورنہ مزید زحمت نہ کریں تو بہتر ہے۔‘‘ضبط کے باوجود راسب کا لہجہ برہم ہو گیا تھا۔

راسب صاحب ‘ہماری تفتیش کا طریقہ کار ہی کچھ ایسا ہے ‘میں آپ کی پریشانی کو سمجھ سکتا ہوں ہم جلد ہی مجرموں تک پہنچیں گے ‘ان کو کھلا نہیں گھومنے دیں گے ‘بس آپ کے تعاون کی ضرورت رہے گی۔‘‘انسپکٹر نے کہا‘ان کے جانے کے بعد ندا کے کزن راسب کو بات کرنے کے لیے اپنے ہمراہ روم سے باہر لے گئے تھے۔

اظہار اب یہ سب میری برداشت سے باہر ہو رہا ہے ‘رجاب کی حالت تمہارے سامنے ہے ‘میں اس کی اذیت میں اضافہ نہیں کر سکتا ‘ہر نئے دن نئے سوال وہی بیان... ہم سب ذہنی طور پر ٹارچر ہو رہے ہیں۔‘‘ وہ شدید مضطرب ہو کر بولے۔

راسب جانے حادثہ سے پولیس کو کوئی خاطر خواہ سراغ نہیں مل سکا‘ حاذق کسی قسم کا کوآپریٹ کرنے کے لیے تیار نہیں ‘رجاب شاید خوف اور دہشت کی وجہ سے بھی ان لڑکوں میں سے کسی کا بھی چہرہ یاد نہیں کرنا چاہتی مگر حاذق نے تو پورے ہوش و حواس میں اپنا والٹ وغیرہ ان کے حوالے کیا تھا‘ پھر بھی وہ کہتا ہے کہ اسے کسی کا چہرہ یاد نہیں ‘بار بار میرے کہنے پر بھی وہ دماغ پر زور ڈال کر اسکیچ بنوانے کے لیے تیار نہیں ‘میری کل بھی اس سے بات ہوئی ہے ‘اس نے کہہ دیا ہے کہ وہ جتنا کچھ بتا سکتا تھا بتا چکا ‘اس لیے اب اسے اس معاملے سے الگ رکھا جائے۔ ایک ‘دو دن میں وہ شمالی علاقوں کے ٹور پر جا رہا ہے ‘کہہ رہا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کو پریشان نہ کیا جائے ‘میں کہنا تو نہیں چاہتا مگر... آپ کو ایک بار حاذق سے بات کرنی چاہیے ‘رجاب کی خاطر ‘آپ اسے سمجھائیں کہ ہمارے ساتھ کوآپریٹ کرے ‘ویسے بھی جب تک تفتیش جاری ہے ‘اسے شہر سے باہر جانے کی اجازت ہماری طرف سے نہیں دی جائے گی کیونکہ اس کی اور رجاب کی نشاندہی پر ہی ہم مجرموں تک پہنچ سکتے ہیں۔‘‘اظہار کے تفصیل بتانے پر راسب

itsurdu.blogspot.com

خاموش رہے مگر ایک فیصلہ انہوں نے کر لیا تھا جس کے بعد وہ خاموشی سے ہی ہاسپٹل سے نکل گئے تھے۔ اپنے گھر میں ان کی اچانک آمد پر حاذق سمیت سب کو ہی سانپ سونگھ گیا تھا۔

مجھے صرف حاذق سے بات کرنی ہے اور کسی سے نہیں۔" سرد لہجے میں فیصلہ سنا کر وہ خود ہی ڈرائنگ روم کی جانب " بڑھ گئے۔

چند لمحوں بعد حاذق ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو راسب سامنے ہی کھڑے سخت کڑی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

پولیس کے ساتھ تعاون کیوں نہیں کر رہے تم؟" انہوں نے پوچھا۔ "

جتنا تعاون کر سکتا تھا کر چکا' اب یہی کسر رہ گئی ہے کہ سارا الزام اپنے سر لے کر ہتھکڑی لگوا لوں خود کو۔" اکھڑے " لہجے میں بولتے حاذق کو پہچاننا مشکل تھا۔

الزام سے تم بری ہو بھی نہیں سکتے... لیکن میرے لیے پہلے اپنی بہن کے گناہ گاروں کے گریبان تک پہنچنا اہم ہے جن " کی وجہ سے اس کا یہ حال ہوا کہ انسانیت بھی شرما جائے... مگر تم یہ نہیں سمجھو گے کیونکہ تمہارے اندر انسانیت باقی نہیں رہی' تم تو ان درندوں سے بھی زیادہ بھیانک اور وحشی ثابت ہوئے ہو..."

جب آپ میرے بارے میں اتنے ہی پُر یقین ہیں تو کیا لینے آئے ہیں میرے پاس؟" حاذق بگڑ کر بلند آواز میں بولا۔ "

تم کسی کو کچھ دینے کی نہیں اس کا سب کچھ چھین لینے کی قابلیت رکھتے ہو... مجھے اس سب کا حساب تم سے لینا ہے جو " تمہاری وجہ سے چلا گیا' رجاب کے گناہ گاروں میں تم سب سے آگے ہو... جب اسے تحفظ نہیں دے سکتے تھے تو کیوں اس سے تعلق جوڑا؟ کیوں تم سب نے اس کے لیے ہاتھ اور جھولیاں پھیلائیں تھیں...؟" راسب مشتعل ہو کر بولے۔

غلطی ہو گئی' گناہ ہو گیا مجھ سے اور میرے گھر والوں سے... جتنا خمیازہ ہمیں بھگتنا تھا ہم بھگت چکے' اب میرا پیچھا " چھوڑیں آپ' بیزار ہو چکا ہوں میں اس سب سے۔" حاذق ہتھے سے اکھڑا۔

بیزار تو ایک دن اپنے آپ سے اپنی زندگی سے ہو گے تم... شرم کرو بے حس انسان' جس کی وجہ سے میں اب بھی تم " جیسے گھٹیا شخص کے منہ لگنے پر مجبور ہوں' اس سے سب کے سامنے نکاح پڑھوایا تھا تم نے' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر... رجاب اور مجھے تم دغا دے کر بھاگ سکتے ہو مگر اللہ سے منہ چھپا کر کہاں تک بھاگو گے... تم

itsurdu.blogspot.com

"شمال میں چلے جاؤ یا جنوب میں مگر کان کھول کر سن لو' تمہاری گردن میرے ہاتھوں کی پہنچ سے دور نہیں۔
مگر میں آپ کو ہر مجبوری سے آزاد کر چکا ہوں۔" حاذق بھڑکتے لہجے میں ان کی بات کاٹ گیا۔ "
حاذق کی گردن اتنی سستی نہیں کہ کسی کے بھی ہاتھ اس گردن تک پہنچ جائیں... نہیں ہے میرے نزدیک اہمیت اب "
"...اس نکاح کی نہ آپ کی بہن کی... وہ میرے قابل نہیں ہو سکتی جسے استعمال کر کے سڑک پر پھینکا گیا تھا
میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا بے غیرت انسان..." راسب دھاڑ اٹھے' خنجر کی طرح سینے میں اترتے حاذق کے جملے پر "
ان کا ہاتھ بے اختیار اٹھ گیا تھا' تھپڑ کی گونجتی آواز پر حاذق کے باپ' بھائی نے ڈرائنگ روم میں قدم رکھا ہی تھا کہ
راسب پھر بلند آواز میں بولے۔
کوئی اندر نہیں آئے گا... اپنے بھائی' اپنی اولاد کا درد دل میں دبا کر دیکھو تماشہ کیونکہ میں بھی اپنی بہن کا درد دل میں چھپا"
کر تم بے حسوں کی دہلیز تک آیا ہوں۔" راسب کے اشتعال سے در و دیوار لرز گئے تھے۔
آپ جس حد تک جا سکتے تھے جا چکے ہیں مگر اب اور نہیں اس سے پہلے کہ میں بھی سارا لحاظ بھول کر آپ کا تماشہ "
بنا دوں چلیں جائیں آپ یہاں سے' ابھی اور اسی وقت۔" حاذق شدید غصے میں چیخا۔
تماشہ تو تمہاری زندگی بنے گی' تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے... اب بھی مہلت ہے' اللہ کے قہر کو آواز مت دو""
میری بہن کے پاک دامن پر کیچڑ اچھالنے کے بعد اب اگر تم نے اس کے زخموں سے چور چہرے پر مزید کوئی سیاہ زخم
لگانے کی کوشش کی تو یاد رکھنا... تمہاری دنیا ہی نہیں عاقبت بھی خراب کر ڈالوں گا۔" راسب کے بھینچے لہجے میں چٹانوں
جیسی سختی اور قیامت کی گھن گھرج تھی۔
خونخوار نگاہ حاذق سے ہٹاتے وہ پھر وہاں رکے نہیں تھے۔ رگوں میں دوڑتی غم و غصے کی لہروں کے ساتھ وہ بے مقصد
سڑکوں پر گاڑی دوڑاتے رہے تھے' ندا نے بتایا تھا کہ رجاب نے بس ایک بار حاذق کے بارے میں پوچھا تھا' شاید ندا کے
کسی جھوٹ کو سچ مان کر اس نے دوبارہ حاذق کا پوچھا نہ ہی تایا تائی کے بارے میں کوئی سوال کیا... راسب نے زندگی میں
کبھی خود کو ایسا بے بس و لاچار محسوس نہیں کیا تھا' کئی بار انہوں نے چاہا کہ گاڑی کہیں ٹکرا دیں یا کسی کھائی میں خود کو
دھکیل دیں مگر ہر بار رجاب کا چہرہ سامنے آ جاتا' رجاب کی حالت نے جو زخم ان کے دل پر لگائے تھے' وہ تو اب کبھی
بھرنے والے نہیں تھے' لیکن کچھ نام نہاد رشتوں نے زبان سے جو زخم روح پر لگائے تھے وہ ساری زندگی کا ناسور بن

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

چکے تھے، بے اعتبار کر دیا تھا ان رشتوں نے جن کی قلعی اتر گئی تھی، بھروسہ ختم کر دیا تھا ان چہروں نے جن پر سے نقاب اتر چکے تھے، آج حاذق نے رجاب کی پاک دامنی پر انگلی اٹھا کر تاحیات ایک روگ ان کو لگا دیا تھا جس کا علاج اس دنیا میں نہیں تھا، آج سارے پردے اٹھ چکے تھے، ان کی آنکھوں کے سامنے سے رشتوں کی حقیقت اور سچ اب جو سامنے دکھائی دے رہے تھے، وہ بہت کریہہ تھے۔ وہ آخری سانس تک کسی کو معاف کرنے والے نہیں تھے جن جن کی وجہ سے ان کے گھر کا ہر فرد بھڑکتے شعلوں کی لپیٹ میں تھا۔

کہاں رہ گئے تھے آپ... سب خیریت تو ہے؟'' ندا نے بہت تشویش سے ان کی خوں رنگ آنکھوں اور چٹختے تاثرات کو'' دیکھا، کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہ رجاب کی طرف بڑھ گئے، پٹیوں میں جکڑے چہرے پر اس کی خالی نظریں راسب پر ساکت تھیں، جو اس کے قریب ہی سر جھکائے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے لگائے بیٹھے تھے، ان کے آنسوؤں کی نمی وہ اپنے ہاتھ پر محسوس کر سکتی تھی۔

''...راسب... ! کیا آپ تایا جان کی طرف''

مت بات کروان کی... '' راسب کی بلند آواز ندا کو ساکت کر گئی۔ ''میں ان میں سے کسی کا نام تک نہیں سنا چاہتا۔'' یک'' ٹک رجاب ان کو دیکھ رہی تھی جو ندا سے نگاہ ہٹا کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر یک دم اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا۔

رجاب... تم بہت بہادر ہو، تم نے کبھی میرا سر جھکنے نہیں دیا، مجھے ہمیشہ تم پر فخر رہا ہے... تم میری بہن نہیں میری بیٹی'' ہو، میری اولاد سے بھی بڑھ کر اہم ہو میرے لیے، میری زندگی، میرا سب کچھ صرف تم ہو... تمہیں میری قسم ہے، کسی بھی حال میں تم ہمت نہیں ہارو گی، کسی کے سامنے نہیں جھکو گی، مجھ سے وعدہ کرو، آگے تمہارے سامنے جتنے بھی برے حالات آئیں گے تم بہادری سے ان کا مقابلہ کرو گی، وعدہ کرو مجھ سے۔'' لرزتے لہجے اور کانپتی آواز میں وہ اس سے وعدہ لے رہے تھے۔

میں وعدہ کرتی ہوں آغا جان... کبھی آپ کو مایوس نہیں کروں گی۔'' وہ نحیف آواز میں بولی۔ پٹیوں میں چھپی اس کی'' پیشانی کو چومتے ہوئے راسب نے اپنے دل کے درد کو آنکھوں سے بہنے دیا جبکہ آنے والے وقت کی سنگینی کو بھانپتے ہوئے ندا ساکت کھڑی رہیں۔

www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

ہلکی سی دستک کے ساتھ وہ اندر داخل ہوا تھا۔

"آئو عرش... میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔" ڈاکٹر ابصار نے بہت سنجیدگی سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"ماما نے آپ سے کہا تھا کہ وہ گھر جانا چاہتی ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں، مجھے اسی سلسلے میں تم سے بات کرنی تھی مگر تم پہلے یہ بتائو کہ تم کل رات کہاں تھے؟"

"گیراج میں ہی تھا، کام زیادہ تھا تو نائٹ وہی تھا۔" اس کے جواب پر ڈاکٹر ابصار نے بغور اسے دیکھا اور پھر عجیب سے انداز میں وہ مسکرائے۔

"کل رات جس فائیو اسٹار ہوٹل میں تمہاری بکنگ تھی وہاں میں اپنے کچھ مہمانوں کے ہمراہ ڈنر کے لیے گیا تھا۔ تمہیں وہاں دیکھا، ریسپشن سے پتہ چلا کہ کسی اونچی پارٹی نے تمہارے لیے وہاں بکنگ کروائی ہے اور تم اکثر اس ہوٹل میں قیام کرتے ہو۔" ان کے سرد لہجے پر عرش کے تاثرات تن گئے تھے۔

"آپ کو کیوں ضرورت پیش آئی میرے بارے میں اس طرح جاسوسی کرنے کی؟" عرش نے اکھڑے لہجے میں پوچھا۔

"کیونکہ تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم وہ کام چھوڑ چکے ہو۔"

"وہ کام چھوڑ چکا ہوتا تو کیا ماما کا ٹریٹمنٹ اس ہاسپٹل میں ہو رہا ہوتا؟" وہ تیز لہجے میں بولا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ ٹریٹمنٹ کے اخراجات کی تم فکر مت کرنا۔"

"مجھے اپنی ماں کے لیے خیرات نہیں چاہیے۔"

"عرش، میرا کام صرف مریض کا علاج کرنا ہے، اس کے ذاتی معاملات زندگی سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہوتا، میں تمہیں تب سے جانتا ہوں جب تمہارے والد اس ہاسپٹل میں زیر علاج تھے، ان کا کیس میرے ہی ہاتھ میں تھا، میں اچھی طرح واقف ہوں کہ اس دوران شازمہ صاحبہ نے کس طرح مشکلات کا سامنا کیا تھا، تمہارے والد کے گزر جانے کے بعد جب تمہاری والدہ بیماری کا شکار ہو کر اس ہاسپٹل میں آئیں تو وہ میرے لیے ایک عام پیشنٹ نہیں تھیں اور میں جانتا تھا کہ تم اتنے کم عمر ہو کہ ان کے علاج کے اخراجات افورڈ کرنا تمہارے لیے ناممکن ہے، میں نہیں جانتا تھا کہ تم ان کے علاج کے لیے اتنا روپیہ کہاں سے لا رہے ہو اور جب ایک دن میں نے اس بارے میں تم سے پوچھا تو تم نے مجھ

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

سے جھوٹ نہیں بولا تھا.. تمہارے والد کی طرح تمہاری والدہ بھی بہت اچھی انسان ہیں' میرے دل میں ان دونوں کی ہی بہت قدر ہے' انسانیت کے ناتے میں یہ چاہتا تھا کہ اتنے اچھے انسانوں کی اولاد کو اس طرح برباد نہیں ہونا چاہیے' اسی لیے میں نے اس وقت تم سے کہا تھا کہ اپنے آپ کو اور اپنی زندگی کو خراب مت کرو' تمہاری والدہ کا سارا ٹریٹمنٹ اس ہاسپٹل میں بغیر اخراجات کے ہو جائے گا' مگر تم نے یہ قبول نہیں کیا' تم نے مجھ سے یہ کہا کہ تم وہ کام چھوڑ چکے ہو کیونکہ گیراج میں کام کر کے تم اچھے پیسے کما رہے ہو' اس وقت جو یقین میں نے تم پر کیا وہ یقین کل رات ٹوٹ گیا.. خود داری اچھی چیز ہے مگر کبھی کبھی لچک لانی پڑتی ہے' سمجھوتا کرنا پڑتا ہے' تم جانتے تھے کہ تمہاری والدہ کی بیماری جان لیوا ہے' تم اپنے آپ کو مکمل برباد کر کے بھی ان کی بیماری کو جڑ سے ختم نہیں کر سکتے' پیسہ پانی کی طرح بہا کر تم نے بس خود کو دھوکہ دیا' میرے کہنے کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ تمہیں اپنی والدہ کا علاج ہی نہیں کروانا چاہیے تھا یا یہ کہ اپنے آپ کو اچھے مقام پر لے جانے کے لیے تم ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتے' مقصد صرف یہ ہے بتانے کا کہ اگر تم میری آفر کو قبول کر لیتے تو تمہاری والدہ کا ٹریٹمنٹ بھی جاری رہتا اور تم خود کو تباہ کرنے کے بجائے پڑھ لکھ رہے ہوتے' بات احسان یا خیرات کی نہیں ہوتی عرش... یہ دنیا ہے' یہاں ایک انسان کو دوسرے انسان کا سہارا لینے کی کبھی نہ کبھی ضرورت پڑ ہی جاتی ہے اگر یہ غلط ہوتا تو دنیا کی تمام الہامی کتابیں انسانیت کا درس نہ دیتیں... ابھی تم نادان ہو' انسانوں کی پہچان کرنا تمہارے لیے مشکل ہے' ہر معاملے میں جذباتی ہو جانا تمہاری عمر کا تقاضا ہے' اس لیے مجھے تم سے شکایت نہیں مگر افسوس ضرور ہے مجھے' بہر حال اہم بات ابھی یہ ہے کہ تمہاری والدہ اب کسی بھی طرح ہاسپٹل میں رکنے کے لیے تیار نہیں' وہ گھر جانا چاہتی ہیں' اپنی تسلی یا ان کی فکر میں تم کب تک ان کو یہاں رہنے پر مجبور کر سکتے ہو' اس ہاسپٹل کے ایک کمرے میں مستقل رہنا ان کی صحت کی ضمانت نہیں ہے' یہ میں نے پہلے بھی تمہیں سمجھایا تھا' تم ان کے لیے بے حد حساس ہو' تمہاری ان کے لیے فکر اور پریشانی کو دیکھتے ہوئے اور ان کی صحت کے معاملات کو دیکھتے ہوئے مجھے بھی یہی بہتر لگا کہ ان کو ایڈمٹ رہنا چاہیے مگر کب تک...؟ اب ان کو گھر کا سکون اور آرام چاہیے' یہاں ان کی اذیت میں اور اضافہ ہو رہا ہے' انہوں نے چھ ماہ کیسے نکال لیے میں حیران نہیں کیونکہ موت اور زندگی کے معاملات اللہ کے اختیار میں ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ تمہاری والدہ کی دیکھ بھال کون کرے گا...؟ تم سارا وقت ان کے ساتھ نہیں رہ سکتے مگر مجھے اب ان پر رحم آتا ہے' تم سے کچھ چھپا نہیں عرش' ان کی زندگی کا اب کوئی بھروسہ نہیں' کسی بھی وقت کچھ بھی

itsurdu.blogspot.com

ہو سکتا ہے‘ ان کا جگر پچیس فیصد بھی کام نہیں کر رہا‘ جسم میں خون بن نہیں رہا اور جو خون چڑھایا جا رہا ہے اسے بھی جسم قبول نہیں کر رہا‘ جو خون چڑھتا ہے‘ وہ ضائع ہو جاتا ہے‘ وقتی طور پر ان میں کچھ بہتری پھر ہو گئی ہے‘ ان کو اب سکون کی‘ تمہاری توجہ کی ضرورت ہے‘ جس کام سے تم دولت کما رہے ہو‘ اس کی اب ان کو ضرورت نہیں رہی... میں آج ہی ان کو ہاسپٹل سے ڈسچارج کر رہا ہوں‘ ان کے لیے میں نے ایک نرس کا بندوبست کر دیا ہے جو صبح سے رات تک گھر پر ان کی دیکھ بھال کرے گی‘ طبیعت ان کی کسی بھی وقت بگڑ سکتی ہے اس لیے صرف ایک فون پر ہاسپٹل کی ایمبولینس تمہارے گھر پہنچ جائے گی۔ یہاں وہ میری ذمہ داری ہوں گی اس لیے ان کی طبیعت سنبھلنے تک جو ٹریٹمنٹ ہو گا اس کے کوئی چارجز تم نہیں دو گے‘ وہ مہینے میں دس بار بھی یہاں آئیں مگر ٹھیک ہونے کے بعد وہ واپس گھر جائیں گی۔‘‘ قطعی فیصلہ کن لہجے میں کہہ کر وہ ایک پل رکے‘ جبکہ عرش چپ چاپ ان کو سن رہا تھا۔

میں صاف لفظوں میں تم سے پھر کہہ رہا ہوں کہ میری رائے کے مطابق نہیں رہ گیا ہے‘ جتنا ممکن ہو ان کے قریب رہو‘ اس غلط کام کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر اب اپنی ماں کی خدمت کرو‘ ان کی دعائیں لو‘ تم ان سے بہت محبت کرتے ہو‘ ان کی اولاد ہو مگر میں ان کا معالج ہوں‘ تم سے زیادہ بہتر جانتا ہوں کہ اس وقت وہ کتنی اذیت سے گزر رہی ہیں‘ ان کو گھر لے جاؤ‘ ان کو خوش رکھو اور اللہ سے دعا کرو کہ ان کو اس اذیت سے نجات دے‘ اب تم جا کر ان کو یہ خوش خبری دو کہ وہ ابھی گھر جا رہی ہیں۔‘‘ بات ختم کرتے ہوئے انہوں نے عرش کے دھواں دھواں ہوتے چہرے کو دیکھا جو سر جھکائے خاموشی سے اٹھ کر جا رہا تھا‘ جب ڈاکٹر کے پکارنے پر اس کے قدم جم گئے۔

ہمت سے کام لینا ہو گا تمہیں اب اور زیادہ‘ خاص طور پر شازمہ صاحبہ کے سامنے... سمجھ رہے ہو تم۔‘‘ ان کے نرم لہجے میں کی جانے والی ہدایت پر وہ دھیرے سے اثبات میں سر ہلاتا آفس سے نکل آیا۔

کبھی کبھی یوں بھی تو ہوتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہوتا بس بدل جاتا ہے۔‘‘ روم میں داخل ہوتے ہوئے ایک آواز اسے سنائی دی۔

اور نہ بدلے تو سب کچھ ختم بھی تو ہو سکتا ہے۔‘‘ بیڈ کے کنارے بیٹھتے ہوئے اس نے بھاری دل سے سوچا۔ کوئی چیز اسے اپنے دل میں خنجر کی طرح اترتی محسوس ہو رہی تھی۔ شازمہ کی ویران آنکھیں اس کو دیکھتے ایک پل کو روشن ہوئی تھیں۔

itsurdu.blogspot.com

عرش... کیا بات ہوئی ڈاکٹر سے؟" ان کا سوال اسے ضبط کی حدوں تک لے گیا تھا' کیا بے بسی تھی کہ وہ اپنی زندگی بھی بازار مصر میں بیچ کر ان کی اذیت ختم نہیں کر سکتا تھا' اس کی آنکھوں میں دھواں بھرنے لگا تھا۔

"عرش... کیا ہوا تمہیں... خاموش کیوں ہو بیٹا؟" اس کے زرد ہوتے چہرے اور سرخ ہوتی آنکھوں نے شازمہ کو دھچکا پہنچایا۔

"ڈاکٹر نے کہا ہے اب آپ ٹھیک ہیں' اس لیے اب آپ گھر جا سکتی ہیں۔" ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا وہ لرزتے لہجے میں کہتا ان کی طرف دیکھ نہیں سکا تھا۔ شازمہ چند لمحوں تک اسے دیکھتی رہی تھیں پھر اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اپنے سامنے کیا۔

"عرش... سب ٹھیک ہے ناں...؟" ان کی آواز عرش کو کہیں دور سے آتی سنائی دی' اس کے بعد وہ ضبط نہیں کر سکا ٹوٹ کر بکھرنے لگا تھا' ان کے سینے میں چہرہ چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر روتا چلا گیا' اسے اپنے ناتواں بازوؤں کے حصار میں تھامے شازمہ سناٹے میں گھری تھیں مگر پھر فوراً ہی انہوں نے خود کو سنبھال لیا۔

"نہیں عرش' اس طرح نہیں روتے' تم تو بہت ہمت والے بیٹے ہو میرے... چلو بس اب گھر چلتے ہیں' دیر مت کرو۔" اس کے سر کو سہلاتیں وہ اس کا حوصلہ بڑھا رہی تھیں جو اپنی کربناک کراہوں کا گلا گھونٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

پچھلے تین دن میں اس نے نہ زرکاش کی کوئی کال ریسیو کی تھی نہ ہی اس کے کسی میسج کا جواب دیا تھا اور وہ جانتی تھی کہ یہی بہت ہے زرکاش پر اپنی ناراضی عیاں کرنے کے لیے... رات میں رائمہ نے فون پر اس کی خبر لی' ظاہر ہے زرکاش نے اس کی خیریت معلوم کرنے کے لیے رائمہ سے ہی رابطہ کیا تھا' یہ چیز اسے اور غصہ دلا گئی تھی کہ ہاسٹل آ کر براہ راست بات کرنے کے بجائے زرکاش نے رائمہ سے ایک طرح سے اس کی شکایت کر ڈالی۔ رائمہ کی بازپرس پر وہ اس پر بھی برہم ہو کر ناراض ہو گئی۔ رائمہ کی ڈانٹ ڈپٹ کو نہ وہ پہلے کبھی خاطر میں لائی تھی نہ اب۔

پورے ایک ہفتے کے بعد زرکاش کی آمد ہاسٹل میں ہوئی تھی' پہلے تو اس نے سوچا تھا کہ ملنے سے ہی انکار کر دے مگر پھر وہ ایسا کر نہیں سکی تھی' وزیٹنگ روم میں موجود زرکاش نے بغور اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھا' مدھم آواز میں سلام کرتی وہ سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

itsurdu.blogspot.com

"کیسی ہو تم... یہ چہرہ کیوں اترا ہوا ہے تمہارا؟"

مجھے نہیں پتہ..."خفت بھری نگاہ اس پر ڈالتی وہ بیزاری سے بولی جبکہ زرکاش بمشکل امڈتی مسکراہٹ کو چھپا سکا تھا۔"

ٹھیک ہے پھر میں ہی پتہ کر لیتا ہوں' تم وہاں سے اٹھو اور یہاں میرے پاس آکر بیٹھو۔"زرکاش کے نرم لہجے پر وہ اپنی"

جگہ سے اٹھی تھی نہ ہی اس کی طرف دیکھا تھا۔

مجھے پتہ ہے کہ تم مجھ سے بہت ناراض ہو' یہ تم قریب آکر اور اچھی طرح بتا سکتی ہو...اب جلدی آؤ کھاؤں گا نہیں"

تمہیں۔"زرکاش کے خشمگیں لہجے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی زرکاش سے کچھ فاصلے پر آکر بیٹھ گئی۔

"کالج گئی تھیں آج؟"

نہیں' آج وین نہیں آئی اور میرا بھی موڈ نہیں تھا جانے کا۔"اپنے ہاتھوں پر نگاہ جمائے بتایا۔"

رائمہ آئی تھی یہاں؟"اس نے مزید پوچھا۔"

دو دن پہلے وہ اسد بھائی کے ساتھ کہیں جا رہی تھیں تو بس کھڑے کھڑے ہی مجھ سے ملتی گئی' ان کے پاس وقت ہی"

کہاں ہوتا ہے' کچھ شاپنگ کی تھی وہی دینے آئی تھیں۔"اس کے تلخ لہجے پر زرکاش نے گہری سانس لی۔

دراج' ٹھیک ہے تم مجھ سے ناراض ہو مگر رائمہ سے تمہیں شکایت نہیں ہونی چاہیے۔اس کا گھر' شوہر ہے' نئی ذمہ"

"داریاں ہیں' اسے ہر طرف دیکھنا ہوتا ہے' وہ روزانہ تو یہاں نہیں آسکتی تمہیں اس کی مشکل کو اب سمجھنا چاہیے۔

مجھے یہ سب معلوم ہے۔"وہ درمیان میں بول اٹھی۔"میں ان سے کہہ دوں گی کہ بس فون پر میری خیر خبر لے لیا"

کریں...اور آپ بھی اب یہی کریں' آپ سب کو یہاں آکر اپنا وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں' مجھے یہاں دو ماہ

"...ہونے والے ہیں' زندہ ہی ہوں' کوئی مر تو نہیں گئی

دراج' میرا یہ مطلب بالکل نہیں تھا جو تم نے سمجھا' تمام ذمہ داریوں کے ساتھ رائمہ کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنی"

چھوٹی بہن کا ہر حال میں خیال رکھے...میں جانتا ہوں کہ زیادہ ناراضی مجھ سے ہی ہے لیکن میرا غصہ تم بے چاری رائمہ پر

مت اتارو۔بہر حال اب تم وہ وجہ بتاؤ جس کے لیے تم اس حد تک مجھ سے ناراض ہو کہ فون پر بھی بات کرنے کے لیے

تیار نہیں؟"اس کے سوال پر دراج نے اسے دیکھا۔

آپ جانتے ہیں کہ آپ کتنے دن بعد ہاسٹل آئے ہیں؟"وہ اس طرح بولی جیسے ابھی رونا شروع کر دے گی۔"

itsurdu.blogspot.com

ہاں جانتا ہوں لیکن اس دوران میں پابندی سے تمہیں کال کرتا رہا ہوں... میرے یہاں نہ آنے کی وجہ بھی تم جانتی ہو" شذرا کی شادی کی مصروفیات اور فیکٹری کے بہت سے معاملات ایسے رہے کہ مجھے اپنے لیے بھی وقت نہیں ملا... اگر "میں کام کی مصروفیت میں ہر دوسرے دن یہاں نہیں آسکا تو کیا تم اسی طرح ناراض ہوتی رہو گی؟

"... نہیں ہوں اب ناراض' مجھے اندازہ ہو چکا ہے کہ میں اتنی اہم نہیں کہ ہر کام سے پہلے مجھے یاد رکھا جائے"

اب یہ تم مجھے ناراض کرنے والی بات کر رہی ہو۔" زرکاش درمیان میں بولا۔"

میں جانتی ہوں' آپ کی اپنی بہت مصروفیات ہیں مگر میں ایک دن بھی آپ کو دیکھے بغیر آپ سے ملے بغیر ٹھیک نہیں رہ سکتی' یہ بات آپ کیوں نہیں سمجھتے؟" اس کے بے ساختہ انداز پر وہ کچھ بول نہیں سکا۔ بس اس کی بھیگی آنکھوں میں جھلملاتے عکس کو دیکھتا رہا۔

بجیا سے ملنے میں ان کے گھر جا سکتی ہوں' مگر آپ سے ملنے کہاں جاؤں...؟" اس کے رندھے لہجے پر زرکاش نے بمشکل اس کی سحر انگیز آنکھوں میں جھلملاتے آنسوؤں سے ایک پل کو نگاہ چرائی۔

ٹھیک ہے' میں اپنی غلطی مانتا ہوں' میں آئندہ اتنے دن کے لیے غائب نہیں رہوں گا' اب تم اپنی ناراضی ختم کر کے مجھے بھی سکون کی سانس لینے کی اجازت دے دو بے رحم لڑکی..." زرکاش کے التجائی لہجے پر وہ خاموش ہی رہی۔

مسکراہٹ کہاں چھپا رکھی ہے تم نے اپنی...؟ جلدی سے اسے چہرے پر لاؤ میں اسے مس کر رہا ہوں۔" مسکراتی نظروں سے زرکاش نے اسے دیکھا جو مسکرانے کے لیے تیار نہیں تھی۔

اچھا یہ بتاؤ میری غیر موجودگی میں ہاسٹل کی کتنی لڑکیوں نے تم سے پوچھا کہ تمہارا بوائے فرینڈ تم سے ملنے کیوں نہیں آ رہا؟" اس نے اسے چھیڑا۔

کیوں پوچھیں گی وہ' ان کو کیا حق پہنچتا ہے' منہ نہ توڑ دوں سب کے..." اس کے تلملائے انداز پر وہ بے ساختہ ہنسا۔"

آپ کے لیے یہ سب ایک مذاق ہے؟" اس کے سرد لہجے پر وہ حیران ہوا۔"

میرے لیے تمہارا یہ سوال کافی سنجیدہ مذاق ہے... میں صرف تمہارا موڈ اچھا کرنے کی کوشش کر رہا تھا' تمہیں برا لگا تو "میں معافی مانگ لیتا ہوں۔

نہیں... میں نے بس ایک سوال کیا تھا۔" زرکاش کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔"

itsurdu.blogspot.com

ہاں‘ بالکل دل توڑنے کے لیے یہ ایک سوال ہی کافی تھا‘ اب خوش ہو میری غیر حاضری کی سزائیں دے کر...؟“

زرکاش نے شکایتی لہجے میں پوچھا‘ جواباً وہ خاموش ہی رہی۔

”آج ہاسٹل میں اس قدر سناٹا کیوں محسوس ہو رہا ہے مجھے؟“ بات بدلنے کے لیے زرکاش نے سوال کیا۔

”ویک اینڈ پر سب لڑکیاں اپنے اپنے گھر چلی جاتی ہیں‘ سب میری طرح بے گھر تھوڑا ہی ہیں۔“ کچھ تھا اس کے لہجے میں جس نے زرکاش کو دھچکا پہنچایا۔

”کس نے کہا کہ تم بے گھر ہو...؟“

”کسی کو کہنے کی کیا ضرورت ہے‘ جو سچ ہے وہ ہے۔“ زرکاش کے سوال پر وہ تلخ لہجے میں بولی۔

”یہ سچ نہیں... جانے کیا کچھ سوچتی رہتی ہو تم خود سے ہی...“ اسے ڈپٹتے ہوئے وہ یک دم خاموش ہوا۔

”بہت اچھی لگ رہی ہو اس طرح بزدلوں کی طرح آنسو بہاتے ہوئے... اس سے تو بہتر ہے کہ تم مجھے برا کہو‘ میں تمہیں اس ہاسٹل میں لایا ہوں کیونکہ میں تمہارا دشمن ہوں۔“

”میں یہ کب کہہ رہی ہوں...“ آنسو صاف کرتی وہ زچ ہو کر بولی۔

”تم کہاں کچھ کہتی ہو؟ مجھے ہی تمہاری طرح الٹا سیدھا سوچتے رہنے کی عادت ہو گئی ہے۔“ زرکاش نے خشمگیں لہجے میں کہا۔

”آپ کیا یہاں مجھ سے لڑنے آئے ہیں...؟“ وہ بگڑ کر بولی۔

”میرے اللہ...“ زرکاش نے حقیقتاً اپنا سر پکڑا۔

”اچھا اب یہ بتائیں‘ چائے لیں گے یا کولڈ ڈرنک؟“ مسکراہٹ چھپائے اس نے پوچھا۔

”بس جتنی تواضع کر دی تم نے وہ ہی کافی ہی اب مجھے نکلنا ہے مگر تم کل شام بالکل تیار رہنا‘ میرے ساتھ چلنا ہے تمہیں۔“ اسے ہدایت دے کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”مگر مجھے آپ کے ساتھ جانا کہاں ہے؟“ دراج نے حیرت سے پوچھا۔

”یہ تو کل ہی پتہ چلے گا‘ سرپرائز سمجھ لو‘ اب کوئی سوال مت کرنا۔“ وہ قطعی بتانے کے لیے تیار نظر نہیں آ رہا تھا۔

”میں رات میں ہی سرپرائز کھلوا دوں گی آپ سے۔“ وہ ناک پر سے مکھی اڑانے والے انداز میں بولی۔

itsurdu.blogspot.com

رات میں تم سے بات ہی نہیں ہوسکے گی کیونکہ رات کو شذرا کی فلائٹ ہے‘ وہ اپنے شوہر کے ساتھ واپس جارہی ہے‘‘ اس لیے معذرت۔‘‘ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

اچھا... سمجھ گئی‘ کل آپ مجھے کورٹ لے جائیں گے‘ کورٹ میرج کے لیے...‘‘ دراج نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بہت پُر یقین لہجے میں کہا۔

ملا کی دوڑ مسجد تک... لگی رہو۔‘‘ زرکاش نے ہنستے ہوئے اس کے رخسار کو تھپتھپایا۔

کیا مطلب ہے آپ کا؟‘‘ وہ ناگواری سے بولی۔

مطلب یہ کہ ابھی میرے برے دن شروع نہیں ہوئے محترمہ...‘‘ اس کے تاثرات پر محظوظ ہوتا وہ بولا۔ ’’اب کل شام میں ہی بات ہوگی‘ فون کردوں گا آنے سے پہلے‘ گیٹ پر ہی ملنا...اور کالج کی چھٹی بالکل نہیں ہونی چاہیے اب۔‘‘ اس کی تاکید سنتی وہ اس کے ساتھ ہی وزیٹنگ روم سے نکل گئی۔

اپنے کمرے میں آکر بھی وہ مسلسل یہی سوچتی رہی تھی کہ آخر زرکاش اسے کل اپنے ساتھ کہاں لے جانے والا ہے‘ کہیں آؤٹنگ یا کھانے پر تو وہ اسے لے کر جائے گا نہیں‘ نہ ہی اس سے پہلے کبھی وہ لے کر گیا‘ دراج کو اندازہ تھا کہ اپنے گھر والوں کی وجہ سے وہ کافی محتاط رہتا ہے‘ اس سے فون پر بات بھی تب ہی کرتا جب وہ تنہا ہوتا تھا‘ سوچ سوچ کر بھی اسے بیزاری ہونے لگی تھی‘ بے چینی تو اب اس کی کل شام ہی ختم ہونے والی تھی‘ فی الحال اسے کم کرنے کے لیے اس نے اپنے بیگ میں سے ایک لیدر کا والٹ نکالا اور اس میں موجود رقم گننے لگی‘ نوٹ دیکھ کر انجانی سی خوشی اس کی بے چینی پر حاوی ہونے لگی تھی‘ زرکاش وقتاً فوقتاً اسے یہ روپے دیتا رہا تھا سرخ‘ سبز کرارے روپے گنتے ہوئے اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں یہ رقم خرچ کرنے کی اب تک نوبت نہیں آئی تھی کیونکہ کھانے پینے سے لے کر ضرورت کی ہر چیز جو زرکاش کو سمجھ آتی اس کے لیے خرید کر لاتا رہتا‘ اکثر وہ پوچھتا بھی رہتا تھا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے تو بلا جھجک کہہ دیا کرے یا لسٹ بنا کر دے دیا کرے‘ لیکن دراج اتنی بے وقوف ہرگز نہیں تھی کہ چیزوں کی فرمائشیں کرتی‘ اب تک اس نے کبھی زرکاش سے اپنی کسی ضرورت کا اظہار نہیں کیا تھا‘ وہ تو زرکاش سے روپے بھی لینے کے لیے تیار نہیں ہوتی تھی مگر اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ اسے زرکاش سے کچھ چاہیے بھی نہیں تھا۔

والٹ احتیاط سے بیگ میں رکھتی وہ سوچ رہی تھی کہ اسے اب پابندی سے کسی اچھے پارلر جانا شروع کرنا ہوگا سر سے

itsurdu.blogspot.com

پاؤں تک خود پر توجہ دینی ہو گی' اسے ہر حال میں زرکاش کی نظروں میں منفرد اور دلکش لگنے کے لیے جتن کرنے تھے' شروعات اسے اپنے لباس سے کرنی تھی' اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ زرکاش بہت خوش لباس ہے' ڈریسنگ کے معاملے میں وہ بہت سلیکٹڈ تھا' اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ پہلی فرصت میں وہ اپنے لیے ڈھیر ساری شاپنگ کرے گی اور وہ احمق بھی نہیں تھی کہ اس سب کا علم رائمہ کو ہونے دیتی۔

www.PakDigestNovels.Com

پہلی سرجری کے بعد اسے ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا' دوسری سرجری کچھ ہفتوں بعد ہونی تھی' باقی اور کتنی سرجری ہونی تھیں اسے اندازہ نہیں تھا ہاں مگر وہ یہ جانتی تھی کہ جسے قسمت بگاڑ دے اسے وقت بھی نہیں سنوار سکتا۔

راسب اور نداسب کچھ بھلائے سائے کی طرح اس کے ساتھ تھے' راسب کی باتوں میں اس کے لیے ہمت و حوصلہ ہوتا تو ندا اس کے دل میں امید کی جوت جلائے رکھنے کی کوشش کرتی رہتیں۔ حالانکہ اس نے کوئی شکوہ کیا تھا نہ کوئی شکایت' راسب سے وعدہ کرنے کے بعد باہر کی دنیا کے ہر انسان سے ہی خود بخود اس کا تعلق ختم ہو گیا تھا' سچ تو یہ تھا کہ نہ اس کے پاس سوچنے کے لیے کچھ تھا نہ ہی بولنے کے لیے' وہ بس دیکھ رہی تھی' وقت اپنی سفاکیوں کی برچھیاں اس کے دل اور روح پر مارتا گزر رہا تھا۔ جسم پر لگے زخم تو بھر رہے تھے مگر جو گھاؤ روح پر لگے تھے وہ اسے وقت سے بہت آگے کہیں لے جا چکے تھے جہاں صرف وہ تھی اور تنہائی۔

خاموشی کی فصیلیں اس کے گرد بہت مضبوطی سے کھڑی ہو چکی تھیں' انسان دو ہی صورتوں میں خاموشی اختیار کرتا ہے یا تو وہ ہر چیز سے بے خبر ہوتا ہے یا پھر اسے ضرورت سے زیادہ خبر ہوتی ہے۔ نہ کوئی سوال نہ کوئی تکرار نہ کوئی استفسار... جو ہے' جیسا ہے' جو سامنے ہے کی بنیاد پر اس کے دن رات گزر رہے تھے۔ وہ حالات کی تختی سے سہمی ہوئی نہیں تھی' پے در پے آلام نے اسے پسپا نہیں کیا تھا' اذیت کے بوجھ نے اسے ناقابل برداشت دباؤ کا شکار نہیں کیا تھا مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں تھا کہ اس کی حسیات ختم ہو چکی تھیں' اندر کچھ درہم برہم نہیں ہوا تھا۔

ہاسپٹل سے گھر آنے کے بعد یہ احساس شدید ہو گیا تھا کہ جیسے وہ کسی اور دنیا میں آ گئی ہے یا پھر وہ کسی اور دنیا سے لوٹ کر آئی ہو اور اب نہ وہ اس دنیا کی رہی تھی' نہ اس دنیا کی...! اس بھیانک رات کی سنسان خاموش سڑک پر اس کا وجود' اس کی زندگی کہیں گم ہو گئی تھی' سب کچھ کھو گیا تھا' اب جو کچھ تھا وہ تو سب نامانوس تھا' اجنبی سا تھا یہاں تک کہ اس کے

itsurdu.blogspot.com

لیے خود اس کا اپنا آپ بھی آشنا نہ رہا تھا... اس رات کے بعد سے اب تک اس نے دو ہی کام مسلسل کیے تھے' سب دیکھنا اور اسے محسوس کرنا' وہ جانتی تھی کیا ہو چکا ہے' کیا ہونے جا رہا ہے' وہ جانتی تھی کہ راسب اور ندا کی مصنوعی مسکراہٹوں کے پیچھے کتنی پریشانیاں اور اضطراب چھپے ہیں' اس سب کے علاوہ اس کا ایک مشغلہ بن چکا تھا خالی نظروں سے در و دیوار کو تکنا... اس وقت بھی کمرے کی ایک ایک چیز پر اس کی نظر سفر کرتی ڈریسنگ کے آئینے پر آ کر ٹھہر گئی تھی۔ سفید بینڈیج میں چھپے اپنے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسے کوئی صدمہ نہیں ہوا تھا' کسی نے اس سے کچھ نہیں کہا تھا مگر وہ جانتی تھی کہ آئینے میں وہ اب کبھی اپنا چہرہ نہیں دیکھ پائے گی۔ کمرے میں آتیں ندا نے ایک پل رک کر اس کی نظروں کے تعاقب میں آئینے کی سمت دیکھا اور پھر بوجھل دل کو سنبھالتی اس کے قریب آ گئیں۔

رجاب' ایک بار پھر سوچ لو' وہ کوئی بات کرنا ہی نہیں چاہتا... اس سے بات کر کے سوائے تکلیف کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔" ندا نے پھر اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ "اور پھر اگر تمہارے آغا جان کو پتہ چل گیا کہ تم نے حاذق کو فون کیا ہے تو...؟"

بھابی نہ مجھے ان سے کچھ چاہیے نہ میں کوئی التجا کروں گی... میں بس ان سے بات کرنا چاہتی ہوں... دیکھنا چاہتی ہوں کہ محبت کا دعویٰ کرنے والے جب بدلتے ہیں تو ان کا رنگ روپ کیسا ہوتا ہے؟" وہ مدھم لہجے میں بولی۔

ٹھیک ہے رجاب' بس یہ یاد رکھنا... جو حق دار ہوتا ہے' اسے اس کے حق سے محروم رکھنا انتہائی شرمناک فعل ہے... اگر حاذق تمہارا حق دار ہے تو کبھی تم سے دستبردار نہیں ہوگا اور اگر وہ حق دار نہیں تو اسے خود تم سے محروم ہونا پڑے گا... یہ سب ذہن میں رکھ کر اس سے بات کرنا۔" سنجیدگی سے اسے کچھ سمجھاتیں ندا کارڈلیس اس کے حوالے کر کے کمرے سے نکل گئیں۔ چند لمحوں تک وہ کارڈلیس کو دیکھتی رہی پھر حاذق کا نمبر ملایا۔

تمہارا بھائی مجھے اور میرے گھر والوں کو جس قدر بے عزت کر چکا ہے اس کے بعد اب کس الزام' کس طمانچے کی کسر رہ گئی ہے جو تم نے مجھے فون کیا...؟" حاذق کے گلیشئر جیسے سرد اور سخت لہجے نے اسے حیران نہیں کیا۔

آپ کو میری آواز سن کر خوشی نہیں ہوئی...؟ میں زندہ ہوں' اس دنیا میں ہوں' آپ کی دسترس میں ہوں... تمام تلخیاں بھلانے کے لیے کیا اتنا کافی نہیں؟"

بھول لے وہ جو تمہارے بھائی کی طرح پیچ ہو... اس نے میرا اور میرے گھر والوں کا جینا حرام کر رکھا ہے' میں لعنت بھیجتا"

itsurdu.blogspot.com

ہوں تم سب پر... میرے ماں باپ اور میری ذات سے بڑھ کر نہیں تھیں تم... اور اب تو اس لائق بھی نہیں رہی کہ میں تمہارا نام بھی زبان پر لاؤں... تمہاری وجہ سے تمہارا بھائی اپنے ہوش و حواس بھلا کر مخبوط الحواس ہو چکا ہے' بہتر تو یہی ہوتا کہ تم مر جاتیں منہ کالا تمہارے بھائی کا ہوا اور اب اپنی سیاہی مجھ پر ملنے کا تہیہ کر کے بیٹھا ہے... تمہاری وجہ سے وہ میرے گریبان تک پہنچا' تم میری خوشی کی بات کر رہی ہو... میرا بس چلے تو تمہارے بھائی کے ساتھ تمہیں بھی پاتال میں اتار دوں... بتا دو اپنے بھائی کو کہ حاذق کی زندگی اتنی سستی نہیں جو وہ تمہارے لیے داؤ پر لگا دیتا۔" بھڑکتے لہجے میں وہ رکے بغیر بولتا رہا۔

"ٹھیک کہا آپ نے زندگی سستی نہیں ہوتی' انسان سستا ہو جاتا ہے' اتنا سستا' اتنا ہلکا کہ اسے پاتال میں اتارنے کی ضرورت نہیں پڑتی' وہ خود ہی اتر جاتا ہے۔" رجاب سپاٹ لہجے میں بولی۔ "اگر میرے دامن پر کوئی داغ لگا ہوتا تو میں آپ کی خواہش سے پہلے ہی خود کو ختم کر دیتی... اگر ایک بار آکر آپ میری آنکھوں میں سچائی دیکھ لیتے تو مجھ سے کچھ پوچھے بغیر ہی ایمان لے آتے' میرے دامن کے پاک ہونے پر... پھر مجھے کچھ نہیں چاہیے ہوتا آپ سے... اب بھی مجھے اپنے لیے کچھ نہیں چاہیے... مجھے تو اس محبت نے مجبور کیا جو آپ کی آنکھوں میں مجھے اپنے لیے نظر آئی تھی' اس محبت کو میرے دل نے محسوس کیا تھا' مجھے بس اس محبت کی فکر ہے جس دل میں وہ محبت تھی' مجھے اس دل کی فکر ہے' مت برباد ہونے دیں اس محبت کو' مت ویران ہونے دیں اس دل کو... محبت برباد اور دل ویران ہو جائے تو زندگی نہیں' زندگیاں اجڑ جاتی ہیں' جو مجھے نظر آ رہا ہے' وہ ابھی آپ نہیں دیکھ سکتے' اس رات کی سیاہی کا پردہ آنکھوں سے ہٹا کر دیکھیں اپنے دل سے پوچھیں وہ کیا کہتا ہے...؟"

"کیا پوچھوں اپنے دل سے...؟ میں آنکھوں دیکھی مکھی نہیں نگل سکتا... میں اپنی زندگی اس عورت کے لیے برباد نہیں کر سکتا جس کے پاک نہ ہونے پر مجھے شک نہیں' یقین ہے' حاذق ایسا گیا گزرا نہیں کہ سڑک سے استعمال شدہ چیز اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لے صرف اس لیے کہ وہ چیز کبھی اس کے دل کے نزدیک رہی تھی... یہ بات تم اپنے بھائی کو بھی سمجھا دو کیونکہ میں اب اس کے منہ نہیں لگنا چاہتا... اس نے مجھے جتنا ذلیل کیا سو کیا' لیکن مجھے اپنے مقام سے گر کر اس سے بدلہ لینے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے منہ پر ساری زندگی کا طمانچہ سالم اس کی بہن بن چکی ہے... اسے سمجھاؤ کہ اب اپنی آواز اور نگاہ نیچی رکھنے کی عادت ڈال لے' طرہ خاک میں مل چکا ہے' گردن اکڑائے رکھنے کے لیے کچھ نہیں بچا

itsurdu.blogspot.com

اس کے پاس۔" حاذق زہر خند لہجے میں بولا۔

"ابھی رسی دراز ہے' آپ جو کہیں کم ہے' میں بس اتنا کہوں گی کہ تعلق توڑنے کے لیے تہمت لگانا ضروری نہیں' یہ کام بہت خاموشی سے کوئی گناہ کیے بغیر بھی کیا جا سکتا ہے' جو میرا فرض تھا وہ میں نے پورا کیا' اب میرا ضمیر مطمئن رہے گا... اور آپ بھی کبھی چاہ کر بھی یہ شکایت نہ کر سکیں گے کہ میں نے آپ کو روکا کیوں نہیں۔" سپاٹ لہجے میں بات مکمل کر کے اس نے لائن ڈسکنیکٹ کر دی۔

www.PakDigestNovels.Com

تیز روشنی میں وہ پول سے ٹیک لگائے' سر جھکائے گم صم بیٹھا تھا' چپ چاپ وہ اسے دیکھتی رہی جو بہت تھکا تھکا' سوگوار سا بھی لگ رہا تھا' آنکھیں سرخ تھیں' ستے چہرے پر سنہری رواں نمایاں ہو رہا تھا... خشک ہوا سے اڑتے بکھرتے پتوں سے نظر ہٹا کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا تھا جو سامنے ہی گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے سکڑی بیٹھی تھی۔

"بہت کوشش کی میں نے لیکن... کچھ بھی نہیں کر پایا... بس دیکھ رہا ہوں اپنی آنکھوں کے سامنے ختم ہوتے ہوئے۔" عرش کے لہجے میں آزردگی ہی آزردگی تھی۔

"ہم بس ایک حد تک ہی جدوجہد کر سکتے ہیں' اس کے بعد سب کچھ اللہ کے حوالے' اس کی مرضی پر چھوڑنا بہتر ہوتا ہے' کیونکہ اس کے سوا ہم کچھ کر بھی نہیں سکتے' بے بس ہوتے ہیں..." وہ مدھم لہجے میں بولی۔ "اب تمہیں پہلے سے زیادہ ہمت اور حوصلے سے کام لینا ہوگا... ڈاکٹر نے ٹھیک کہا' اب تم اپنی ماما کو زیادہ سے زیادہ وقت دو' ان کو اتنا خوش رکھو کہ ان کے دل میں کوئی حسرت نہ رہے وہ اپنے سارے دکھ اور تکلیف بھول جائیں... مجھے بہت خوشی ہے کہ اب وہ کام تم نے نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے' اب تم اپنی ماما کے سامنے نظر اٹھا سکو گے' کوئی بوجھ نہیں ہوگا تمہارے دل پر... بھروسہ تو ہم میں سے کسی کو بھی نہیں زندگی کا... ایک بار اللہ کی رضا میں پوری سچائی سے راضی ہو جاؤ تو پھر وہی ہمت و حوصلہ دے گا تمہیں..."

"ہاں... ٹھیک کہا تم نے... مگر پہلے اس قابل تو ہو جاؤں کہ اللہ سے سب کچھ مانگ سکوں... غلاظتوں سے خود کو نکال لوں... پھر تو اس کے پاس ہی جانا ہے' منہ چھپا کر بھاگ بھی کہاں سکتا ہوں۔" آسمان پر نظریں جمائے وہ بولا۔

"جب یہ جانتے ہو تو پھر دیر مت کرنا... دیکھنا تم بہت کامیاب ہو گے۔"

itsurdu.blogspot.com

"تم سے بات کر کے میں بہت ہلکا پھلکا ہو جاتا ہوں' تم ہی ہو جس کے سامنے میری زندگی کا ہر ورق کھلا ہوا ہے... جانے کیوں میں خود کو تم سے چھپا نہیں سکتا۔" بغور اسے دیکھتا وہ گہرے سنجیدہ لہجے میں بولا۔

"تم سے بات کر کے میں بھی ہر پریشانی بھول جاتی ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"میں اب روز یہاں نہیں آؤں گا۔" عرش بولا جواباً وہ فوری طور پر کچھ بول نہیں سکی۔

"ہاں تمہیں اب اپنی ماما کے ساتھ رہ کر ان کا خیال رکھنا ہوگا۔" وہ اتنا ہی بولی۔

"تم میرا انتظار کیا کرو گی؟" عرش نے پوچھا۔

"ہاں... اس کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتی ہوں۔" اس کے جواب پر عرش دھیرے سے مسکرایا۔

"میں یہاں روز آؤں گا' گیراج سے یہاں اور یہاں سے گھر' بائیک پر آؤں گا تو وقت زیادہ نہیں لگے گا۔ ٹھیک ہے؟" عرش کے پوچھنے پر اس نے بخوشی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہارا چہرہ دیکھنے لائق تھا جب میں نے کہا کہ میں اب روز یہاں نہیں آؤں گا..." عرش نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو جھینپی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا گئی تھی۔

"ماما کو اب گھر پر انتظار ہے تمہارا... اب بتاؤ کس دن چلو گی میرے ساتھ گھر؟" عرش کے سوال پر وہ کچھ کہتے کہتے رک کر سڑک کی طرف متوجہ ہوئی تھی' عرش نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں اسی جانب آتے زرق کو دیکھا تھا۔

"میں نے تجھے منع کیا تھا یہاں آنے سے' پھر کیوں آئی ہے یہاں' آنکھوں کی شرم مر گئی ہے کیا؟" زرق دھاڑتا ہوا قریب آیا۔

"جب تیری غیرت مر سکتی ہے تو میری آنکھوں کی شرم کیوں نہیں مر سکتی...؟" خونخوار نظروں سے زرق کو دیکھتی وہ بولی۔

"صبر کر تیری شرم میں زندہ کرتا ہوں۔" زرق مشتعل ہو کر اس پر جھپٹا کہ عرش سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھا اور ایک جھٹکے سے زرق کا بازو پکڑ لیا۔

"ایک بات میری کان کھول کر سن' دوبارہ اس پر ہاتھ اٹھایا تو تجھے ہاتھوں سے محروم کر دوں گا۔" سخت بھینچے لہجے میں خبردار کرتے ہوئے عرش نے اسے پرے دھکیلا۔

itsurdu.blogspot.com

آج درمیان میں مت آنا ورنہ ابھی جا کر پولیس لے آؤں گا پھر بھاگے گا منہ چھپا کر... ''زرق بپھر کر بولا مگر اگلے ہی پل عرش کا مکا اسے زمین بوس کر گیا تھا۔

بلا پولیس کو... میں تو ایک گھنٹے میں باہر آجاؤں گا مگر تجھے چوری کے ایسے کیس میں اندر بھیجوں گا کہ نشے کے لیے جیل میں ہی ایڑیاں رگڑتا مر جائے گا۔'' غصیلی نظروں سے اسے گھورتا عرش غرایا۔

عرش... اسے ڈر نہیں پولیس کا' جیل سسرال ہے اس کے لیے... پولیس خود بہت بار ساتھ لے گئی اسے مگر یہ ہر بار زندہ لوٹ آتا ہے... سینے پر مونگ دلنے کے لیے... ''زہر خند لہجے میں عرش کو بتاتی وہ زرق کو ہی گھور رہی تھی۔

اپنی زبان بند رکھ اور اٹھ یہاں سے۔'' زرق اس پر دھاڑا۔'' جانتی بھی ہے کہ یہ کیا چیز ہے... ایک دن تجھے اپنی جگہ پر کھڑا کر دے گا یہ تیرا آشنا...''

میری جگہ پر تو اسے تم کھڑا ہونے پر مجبور کر دو گے اپنے نشے کے لیے... اپنی ماں اور بہن کو سہارا دینے کے لیے میں اس سے بھی زیادہ بری جگہ پر کھڑا ہو سکتا ہوں' تجھ جیسا بے غیرت نہیں ہوں میں... عورت نے ہی تجھے جنم دیا اور عورت پر ہی ہاتھ اٹھاتا ہے' تیرے جنم پر افسوس ہوتا ہے' جو بہن تجھے پال رہی ہے' اسے گالیاں دیتا ہے' اسے سڑک پر بے عزت کرتا ہے' تجھ جیسے بھائی کے ہونے سے نہ ہونا زیادہ بہتر' بھائی نہیں تو آستین کا سانپ ہے... تجھ میں اگر ذرا بھی غیرت ہوتی تو میری اصلیت جانتے ہوئے بھی اپنی بہن کو میرے پاس دیکھ کر ڈوب کر مر جاتا... ''عرش کی بات ادھوری رہ گئی تھی جب زرق بپھر کر اس پر جھپٹا تھا دوسری جانب وہ اطمینان سے بیٹھی ان دونوں کو دست و گریبان ہوتا دیکھ رہی تھی' عرش حاوی تھا زرق پر' وہ جانتی تھی کہ زرق زیادہ دیر زور آزمائی نہیں کر سکے گا اور یہی ہوا تھا' عرش کے مکے پر سڑک پر گرتا زرق فوراً اٹھ نہیں سکا تھا۔

اپنی بہن کی محنت کی کمائی اپنے نشے میں اڑا کر سینہ تان کر آنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک... سمجھا۔'' اپنی شرٹ کو جھٹک کر ٹھیک کرتا عرش اس پر بھڑکا جو پھٹے ہونٹ سے رستا خون صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

مجھے کیوں گھور رہا ہے؟ بیکار میں کسی پر بھونکے گا تو ایسے ہی مار کھائے گا۔'' زرق کو اپنی طرف گھورتا دیکھ کر وہ ناگواری سے چیخی۔

وہ مجھے مار رہا ہے اور تو تماشہ دیکھ رہی ہے' بہت بھروسہ ہے تجھے اس پر... ایسے لوگ کسی کے نہیں ہوتے' ایک دن یہ

itsurdu.blogspot.com

تجھے برباد کر جائے گا' اس دن تو مجھے یاد کر لینا مگر میں واپس نہیں آؤں گا۔" زرق بھڑکتے انداز میں بولا۔

نہ تو میری بہن' نہ میں تیرا بھائی' آج ختم تیرا میرا رشتہ' مر گئی تو میرے لیے اور میں تیرے لیے' جا رہا ہوں اپنا کالا منہ لے کر' تو بھی جہاں چاہے اپنا منہ کالا کر' میں اب پلٹ کر نہیں آنے والا۔" اشتعال میں چلاتے ہوئے زرق سڑک کے دائیں طرف دوڑتا چلا گیا اور وہ جو ساکت بیٹھی تھی سرعت سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

شاید میں نے کچھ زیادہ کہہ دیا ہے۔" عرش کو یک دم احساس ہوا۔"

نہیں... وہ آ جائے گا' کچھ دن کے لیے غائب ہو جاتا ہے جب دماغ پلٹتا ہے تو... پھر خود ہی آ جاتا ہے۔" غائب دماغی سے" بولتی وہ شاید خود کو تسلی دے رہی تھی' زرق نے کبھی ایسے تیوروں کے ساتھ ایسے جملے نہیں کہے تھے' دور سڑک پر غائب ہوتے زرق کو دیکھتے ہوئے اس کا چہرہ اتر گیا تھا۔ دل عجیب وسوسوں میں گھرتا چلا جا رہا تھا۔

فکر مت کرو' جائے گا کہاں' نہیں آیا تو میں اسے لے آؤں گا۔" عرش کے تسلی دینے پر وہ خاموشی سے سر ہلا کر رہ" گئی۔

www.PakDigestNovels.Com

زرکاش کی کال کا انتظار کیے بغیر ہی اس نے اپنی تیاری شروع کر دی تھی' رائل بلیو تنگ پائجامہ کرتا جس کے گریبان پر ریشم کی خوب صورت ایمبرائڈری نمایاں تھی' فی الحال اس کے پاس یہ ایک لباس تو ایسا تھا کہ جس میں وہ کوئی مین میخ نہیں نکال سکتی تھی۔ کپڑا قیمتی ہرگز نہیں تھا' مگر رائمہ کے ہاتھوں کے ہنر کا ہی یہ کمال تھا کہ ایک عیب بھی دیکھنے والوں کی نظروں میں نہیں آ سکتا تھا' یہ لباس زیب تن کر کے اس نے سوچا تھا کہ عنقریب لباس کے معاملے میں بھی اس کا معیار بہت اونچا ہونے والا ہے وہ جانتی تھی کہ مادی چیزوں کے قیمتی یا سستا ہونے کی بنیاد پر ہی انسان کا معیار یہ دنیا متعین کرتی ہے... بہرحال اپنی منزل کی جانب قدم اس نے بڑھا دیے تھے' اب وہ رکنے والی نہیں تھی' ایک ایک کر کے اس کے تمام خواب' آرزوئیں' خواہشیں اور چاہتیں سب پوری ہونے والی تھیں۔ نیچرل لپ اسٹک کا ٹچ دے کر اس نے تنقیدی نظروں سے اپنے سراپے کو دیکھا' مطمئن ہو کر وہ رسٹ واچ کلائی میں باندھ رہی تھی جب زرکاش کی کال آ گئی' عجلت میں سینڈلز پہن کر وہ بیگ اٹھاتی سرعت سے کمرے سے نکلی۔

کوئی سوال مت کرنا..." فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے کچھ کہنا چاہا ہی تھا کہ زرکاش نے ٹوک دیا' منہ بند کرتی وہ"

itsurdu.blogspot.com

خفت سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

زرکاش کی تقلید میں لفٹ سے باہر آتی وہ مستقل حیران ہی تھی مگر صحیح معنوں میں حیرت کا جھٹکا اسے تب لگا جب ایک اپارٹمنٹ کا لاک کھول کر زرکاش نے اسے اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔

مجھے لگا تھا ہم یہاں کسی سے ملنے آئے ہیں... مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ اتنی خوب صورت جگہ پر آپ نے اتنا زبردست اپارٹمنٹ لیا ہوا ہے اپنے لیے۔" دراج حیرت وخوشی سے چیخ اٹھی۔

ہاں...اور تمہیں یہاں اس لیے ساتھ لایا ہوں کہ آئندہ تم اس خود ترسی میں مبتلا نہ ہو کہ تمہارا کوئی گھر نہیں' اب یہ تمہارا گھر ہے اور ہمیشہ تمہارا ہی رہے گا' سمجھ گئیں؟" اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے زرکاش نے اس کے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھا۔

یہ آپ کا گھر ہے تو میرا ہی ہے... میں جب چاہوں یہاں آسکتی ہوں' میں پاگل ہورہی ہوں خوشی سے' مجھے ابھی پورا اپارٹمنٹ دیکھنا ہے۔" خوشی سے چہکتی وہ پھر ٹھہری نہیں تھی' ایک ایک کونے کا اچھی طرح جائزہ لے کر وہ واپس لائونج میں آئی' زرکاش وہاں موجود نہیں تھا' اس کی متلاشی نظریں دائیں جانب گلاس ڈور کی سمت گئیں' تیزی سے وہ اس جانب بڑھ گئی' دھیرے سے گلاس ڈور کھول کر اس نے ٹیرس کا جائزہ لینا چاہا تھا کہ یک دم چہرے سے ٹکراتی نم ہوائوں کے ساتھ وہ ششدر رہ گئی۔

زرکاش...! یہاں تو پورا سمندر ہی سمندر ہے... مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا' اتنی اونچی اونچی لہریں اٹھ رہی ہیں' اتنا خوب صورت لگ رہا ہے یہاں سے سمندر..." خوشی سے پاگل ہو کر چیختی وہ زرکاش کے کان سن کر گئی' اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا' دراج واپس بھاگتی ہوئی ٹیرس تک جا پہنچی تھی۔

نہ اس کی آنکھیں سیر ہورہی تھیں نہ طبیعت' پتہ نہیں کتنی بار وہ گھر کا جائزہ لے چکی تھی' اختتام ٹیرس تک ہی آکر ہوتا تھا' اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی کہ کب زرکاش نے سینڈوچ اور چائے تیار کرلی... زرکاش کے ٹوکنے پر ہی وہ ایک جگہ ٹک کر بیٹھنے پر مجبور ہوئی تھی۔

مجھے اب تک یہ سمجھ نہیں آیا کہ آپ کو یہ اپارٹمنٹ اپنے لیے خریدنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟" سینڈوچ کھاتے ہوئے اس نے پوچھا۔

itsurdu.blogspot.com

یہ ضرورت اس لیے پیش آئی کہ تم جانتی ہو ایک طویل عرصہ تک تم سب سے دور ایک بالکل الگ زندگی میں نے گزاری' مجھے اسی زندگی اور ماحول کی عادت ہے یہاں آنے کے بعد میں نے پہلی فرصت میں یہ اپارٹمنٹ خرید ا تھا اور اسے اپنے ذوق کے مطابق ہی سیٹ کرنے کی کوشش کی ہے جس میں بہت حد تک میں کامیاب رہا ہوں' یہاں وہی پرائیویسی ہے' تنہائی ہے' خاموشی ہے' جس کا میں عادی ہوں۔ ہفتے میں ایک دن میرا یہاں گزرتا ہے صرف اپنے ساتھ۔'' زرکاش کے جواب پر وہ بس حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

''اس اپارٹمنٹ کی ایک چابی میں تمہیں دے دوں گا' تم جب کبھی یہاں آنا چاہو بلا جھجک مجھ سے کہہ سکتی ہو... لیکن چابی تمہارے پاس ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تم میرے بغیر تنہا یہاں آجاؤ...''

''لیکن میں تنہا یہاں آسکتی ہوں' وقت بے وقت آپ کو تنگ کرنا مجھے اچھا نہیں لگے گا' آپ تو اتنے مصروف ہوتے ہیں...'' وہ درمیان میں ہی خوشامدی انداز میں بولی۔

''جو بھی ہے' فی الحال تو میں تمہیں ہرگز یہاں تنہا آنے کی اجازت نہیں دوں گا۔'' وہ قطعی انداز میں انکار کر گیا۔

''تو پھر کیا فائدہ چابی مجھے دینے کا... وہ بھی رکھیں اپنے پاس۔ اپنے گھر آنے کے لیے کیا کسی کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے؟'' دراج کا موڈ خراب ہوا۔

''تم ابھی یہاں کے راستوں سے انجان ہو اور میں نہیں چاہتا کہ ہاسٹل سے اتنا دور تنہا یہاں آتے ہوئے تمہیں کوئی مسئلہ در پیش آئے... جب میں مطمئن ہو جاؤں گا تو ضرور تمہیں تنہا بھی یہاں آنے کی اجازت ہوگی... اب کوئی جرح' بحث نہیں۔'' اس کے تنبیہی انداز پر دراج بس خفت سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

''اب تم یہاں آگئی ہو تو میں سوچ رہا ہوں کہ تم سے کچھ ضروری باتیں بھی کر لوں... اگر حالات دوسرے ہوتے تو یقیناً میں تم سے اتنے پرسنلز میٹرز شیئر نہ کرتا مگر اب یہ ضروری ہے کہ میں تم سے کچھ نہ چھپاؤں' ہو سکتا ہے کہ سب کچھ جاننے کے بعد میرا امیج تمہاری نظر میں بگڑ جائے' ہو سکتا ہے کہ تمہارے جذبات کو دھچکا بھی پہنچے لیکن یہ سب اگر وقت گزرنے کے بعد ہوا تو زیادہ نقصان دہ ہو سکتا ہے جس کی تلافی بھی میں شاید نہ کر سکوں۔'' اس کے بے حد سنجیدہ لہجے نے دراج کو حیران اور متجسس کر دیا۔

''ایسی بھی کیا بات ہے جو آپ ایک دم سے اتنے سنجیدہ ہو گئے' آپ بے فکر ہو کر مجھ سے اپنے دل کی اور زندگی کی ہر

itsurdu.blogspot.com

بات شیئر کر سکتے ہیں' آپ کا کوئی بھی سچ نہ آپ کے لیے میری محبت کو کم کر سکتا ہے اور نہ وہ اس بھروسے کو توڑ سکتا ہے جو مجھے آپ پر ہے۔'' اپنی جگہ سے اٹھ کر زرکاش سے کچھ فاصلے پر آ بیٹھی۔

''اسی لیے تو میں چاہ کر بھی تم سے نہیں چھپا سکتا... مزید تمہید باندھنے کی مجھے ضرورت نہیں تمہاری یہ بات سننے کے بعد...'' اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ بولا۔

''دراج... جب میں نے اپنا ملک چھوڑا تھا تو ہر طرح سے بہت کمزور اور ٹوٹا ہوا تھا' عمر کے ایک سنہری دور سے منہ موڑ کر فکر معاش میں مجھے ملک بدر ہونا پڑا تھا' اپنوں سے دور اجنبی دیس میں' میں بالکل تنہا تھا' ذہنی اور جذباتی طور پر بھی بہت ڈسٹرب تھا' بہت مشکل سے خود کو سمیٹ کر وہاں زندگی گزارنا بہت دشوار و کٹھن تھا۔ شروع کے دو سال میں نے وہاں کیسے گزارے یہ میں ہی جانتا ہوں مگر پھر میری ملاقات ایک لڑکی سے ہوئی' کلارا شاید پہلی لڑکی تھی جس سے مجھے اتنی اہمیت اور توجہ ملی کہ میں خود کو اس کی طرف بڑھنے سے روک نہیں سکا یا پھر اس کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ میں جو اپنی تنہائی میں گھٹ گھٹ کر جی رہا تھا' اس کی طرف دل کو مائل ہونے دیا... کلارا اور میں بہت زیادہ عرصے تک صرف دوستی کے تعلق تک ہی محدود نہیں رہ سکے تھے' ہماری دوستی بہت گہرے تعلقات میں بدلتی چلی گئی' وہ تعلقات جو تمام حدود پار کر جاتے ہیں...'' ایک پل کو رک کر زرکاش نے بغور اس کے تاثرات دیکھے تھے' جو شاید سانس روکے یک ٹک اسے دیکھتی ہمہ تن گوش تھی۔

''کلارا نے ہر طرح سے مجھے سپورٹ دی' وہ میرے کچھ کہے بغیر ہی جان گئی تھی کہ میں کتنا تنہا ہوں' کس حد تک اندر سے ٹوٹا ہوا ہوں' بہت خاموشی سے وہ میرا جذباتی سہارا بھی بن گئی تھی' کلارا سے زیادہ میرے لیے مشکل تھا اس سے الگ زندگی گزارنا' باہمی رضامندی سے ہم دونوں نے ایک ہی اپارٹمنٹ میں رہنا شروع کر دیا' کلارا کے آنے سے پہلے میری زندگی آہنی دیواروں کے درمیان گھٹی ہوئی تھی' اس کے آنے کے بعد آزادیوں کی کوئی حد ہی نہ رہی تھی' ہم دونوں ایک ساتھ بہت خوش تھے' سب کچھ مکمل اور خوب صورت ہو گیا تھا' ہماری محبت اور اموشنز ایک دوسرے کے لیے تھے اس میں کوئی کھوٹ بظاہر نہیں تھا' کلارا کے ساتھ میں نے پورا یورپ دیکھا تھا' اپنی زندگی کے پانچ سال میں نے اس کے ساتھ گزارے تھے' ان پانچ سالوں میں ایک بھرپور زندگی گزاری تھی' بس ہمارے درمیان قانونی طور پر کوئی ثبوت نہیں تھا اس تعلق کا جو ہمارے درمیان تھا' میں اس کے لیے بھی تیار تھا مگر کلارا اس چیز کے لیے راضی نہیں

itsurdu.blogspot.com

تھی' آہستہ آہستہ ہمارے درمیان اسی ایشو کو لے کر اختلافات بڑھے اور بڑھتے چلے گئے اور پھر ہم دونوں کو یہی بہتر لگا کہ ہم ایک دوسرے سے مزید بدظن ہونے کے بجائے اچھے طریقے سے اپنے اپنے راستے الگ کر لیں... تین سال پہلے ہم دونوں الگ ہو گئے' اب وہ اپنی زندگی گزار رہی ہے اور میں اپنی۔" گہری سانس لے کر زرکاش نے اسے دیکھا جو پُرسوچ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اختلافات اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ پانچ سال کی رفاقت بھی اسے قائل نہ کر سکی؟" دراج کا لہجہ سوالیہ اور سنجیدہ تھا۔

"میں نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی تھی' میں اپنی تمام زندگی اس کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا' اپنی فیملی بنانا چاہتا تھا مگر کلارا کی زندگی میں شادی اور مذہب کوئی معنی نہیں رکھتا تھا' شادی اس کے نزدیک ایک قانونی فارمیلیٹی تھی جس کے بغیر ہی وہ میرے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے تیار تھی' جبکہ میرے لیے مذہب سے دور' شادی کے بغیر ایک عورت کی قربت میں رہنا مشکل ہوتا جا رہا تھا... یہ کتنی عجیب بات تھی کہ میں اس معاملے میں کوئی سمجھوتا نہیں کر پایا تھا' پانچ سال تک اپنے مذہب سے دور اس کی حدیں بھلا کر ایک ایسی عورت جو کسی بھی مذہب کی پیروکار نہیں تھی' نامحرم تھی' اس کے ساتھ تمام اخلاقی حدود بھی پار کرنے کے بعد میں سمجھوتا نہیں کر سکا تھا' نہ میں اسے قائل کر سکا' نہ اس کے دلائل مجھے قائل کر سکے تھے' اب پلٹ کر دیکھتا ہوں تو میری زندگی کے وہ خوب صورت پانچ سال میرے تمام گناہوں پر بھاری اور سیاہ دکھائی دیتے ہیں حالانکہ وہ پانچ سال مجھے عروج پر لے گئے تھے' اس میں مجھے کامیابی پر کامیابی ملی تھیں۔" وہ عجیب سے لہجے میں بولا۔

"کیا اس عورت کی اہمیت اور جگہ اب بھی ہے آپ کے دل میں کہیں؟" دراج نے پوچھا۔

"ہاں... یہ ایک فطری سی بات ہے' میں تم سے جھوٹ نہیں کہوں گا' ان پانچ سال کے بے شمار دن رات' ایسے ہیں کہ جن کی یادیں دھندلانے میں شاید بہت وقت لگے۔" وہ صاف گوئی سے بولا۔

"کیا وہ بہت خوب صورت تھی؟" بہت سنجیدگی سے دراج نے مزید سوال کیا۔

"ہاں۔" زرکاش نے مختصراً جواب دیا۔

"کیا وہ اب بھی آپ سے رابطے میں ہے؟" ایک پل کی خاموشی کے بعد پھر پوچھا۔

itsurdu.blogspot.com

ہاں' الگ ہونے کے بعد چند بار اس سے مختصر سی ملاقاتیں بھی ہوئیں' ہم اچھے دوستوں کی طرح ملے' کبھی کبھی وہ خیریت دریافت کرنے کے لیے فون کرتی ہے' ویسے اسے ایک نیا ساتھی مل چکا ہے اور وہ اپنی زندگی میں بہت خوش ہے' وہ جانتی ہے کہ میں یورپ چھوڑ کر واپس اپنے ملک آ چکا ہوں۔" زرکاش کے کہنے پر اس نے مزید کوئی سوال کیے بغیر پلیٹ میں سے سینڈوچ اٹھا کر کھانا شروع کر دیا جبکہ زرکاش اس کے تاثرات سے کسی رد عمل کا اندازہ نہیں لگا سکا تھا۔

"بہت زبردست سینڈوچ بنائے ہیں آپ نے۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"ابھی مجھے ایک کام کے سلسلے میں جانا ہے' واپس آ کر میں تمہارے لیے ایک زبردست ڈنر تیار کرنے والا ہوں' وہ بھی جھٹ پٹ' تم مان جاؤ گی کوکنگ میں میری مہارت کو۔"

"کتنی دیر لگے گی آپ کو واپس آنے میں؟"

"زیادہ دیر بالکل نہیں کروں گا' امید ہے کہ تم تنہا یہاں بوریت محسوس نہیں کرو گی۔" زرکاش کے کہنے پر وہ بس سر ہلا کر رہ گئی۔

زرکاش کو یہ بہت ضروری لگا تھا کہ وہ منظر سے ہٹ کر دراج کو اتنا وقت دے کہ وہ تنہائی میں بیٹھ کر اس سچ کی گہرائی اور تلخی کو جانچ سکے جو وہ اسے بتا چکا ہے' زرکاش کے لیے اپنی محبت کا اظہار وہ اپنے عمل سے' اپنی باتوں سے' رویوں سے کھل کر کرتی رہی تھی' زرکاش کو اندازہ تھا کہ یہ سچ اتنا معمولی بھی نہیں ہے کہ جسے نظر انداز کر دیا جائے' وہ چاہتا تھا دراج اس بارے میں سوچے' جذبات سے ہٹ کر' سچ کو سامنے رکھ کر یہ فیصلہ کرے کہ اسے دراج کی زندگی میں کس جگہ' کس مقام پر ہونا چاہیے' شاید اس کے دل میں جس مقام پر وہ اپنا سچ کہنے سے پہلے تھا' اب اس مقام سے اسے ہٹانے میں دراج کو کچھ وقت لگے گا مگر پھر بھی وہ اسے فوری طور پر سوچنے' سمجھنے کا وقت دینا چاہتا تھا۔

زرکاش کے جانے کے بعد اس نے خالی مگ اور پلیٹیں دھو کر کیبنٹ میں رکھیں اور بلا ارادہ ہی بیڈ روم میں چلی آئی' مختصر مگر قیمتی اور اسٹائلش فرنیچر اور دیواروں پر آویزاں پینٹنگز اور فینسی لائٹس نے ماحول کو بہت پُرسکون اور خواب ناک بنا دیا تھا۔ زرکاش کا ذوق بلاشبہ بہت شاندار تھا' سائیڈ ٹیبل پر فریم میں موجود زرکاش کی تصویر کو دیکھتے ہوئے اس کے لبوں پر استہزائیہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ مخملی بیڈ کے کنارے بیٹھتے ہوئے بھی اس کی نگاہیں تصویر پر جمی رہیں۔

itsurdu.blogspot.com

مجھے آپ کے کسی سچ سے کوئی غرض نہیں' نہ اس سچ سے کہ آپ نے کہاں' کہاں اپنی تسکین کے لیے اپنے ساتھ اپنے" خاندان کا بھی منہ کالا کیا اور پھر بھی سر اٹھا کر سب کے درمیان فرشتہ صفت بنے ہوئے ہیں اور نہ ہی مجھے اس حقیقت سے کوئی غرض ہے کہ آپ ان ہی عام مردوں میں سے ایک ہیں جن کو زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے ایک عورت کی ضرورت ہوتی ہے' مجھے غرض ہے تو صرف اپنی زندگی' اپنی کامیابیوں سے' ایک شاندار مقام تک پہنچنے کا راستہ میرے لیے صرف آپ ہی ہیں' راستے پر چلنے کے لیے مجھے ان کانٹوں کو نظر انداز کرنا پڑے گا جو پیچھے رہ گئے ہیں' اب آگے جو آئیں گے' منزل تک پہنچنے کے لیے ان کو تو مجھے ایک ایک کرکے صاف کرنا ہی ہے' باقی آپ اور آپ کے ماضی کی سیاہ کاریاں آپ کو مبارک... میرے دل اور میری خلوتوں میں آپ جیسے مرد کے لیے کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی۔" حتمی انداز میں تصویر کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے جانے کس کیفیت میں ایک ہاتھ مار کر تصویر کو اوندھا گرا دیا تھا اور اسے اسی طرح چھوڑ کر بیڈ روم سے نکل آئی تھی۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ بہت خاموشی سے گھر میں داخل ہوا تھا' لاؤنج میں آتے ہوئے اس کی نگاہ بیڈ روم کے ادھ کھلے دروازے تک گئی تھی سو وہ دراج کی وہاں موجودگی کے خیال سے اسی جانب بڑھا تھا۔ دستک دے کر وہ چند لمحوں تک منتظر رہا مگر پھر جب دروازہ کھول کر اندر کا جائزہ لیا تو دراج کہیں نظر نہیں آئی۔ دروازہ بند کرتے ہوئے وہ یک دم رکا' نظر سائیڈ ٹیبل پر ٹھہر گئی تھی' چند لمحوں تک وہ اپنی جگہ رکا اوندھی گری تصویر کو دیکھتا رہا پھر واپس پلٹتے ہوئے دروازہ بند کر دیا تھا۔ ٹیرس کی باؤنڈری پر بازو ٹکائے وہ سمندر کی جھاگ دار اونچی اٹھتی لہروں کو تکتی تیز ہوا اور سمندر کے شور کو سنتی جانے کہاں گم تھی' زرکاش کے قریب آنے پر وہ چونک کر متوجہ ہوئی' اس کی آنکھوں میں گہری اداسی تھی اور لبوں پہ پژمردہ سی مسکراہٹ۔

آپ کب آئے... ؟ مجھے پتہ ہی نہیں چلا..." آنکھیں چراتی وہ وہاں سے جانا چاہتی تھی مگر زرکاش نے دھیرے سے اس" کا ہاتھ تھام کر روک لیا۔

دراج... میں جانتا ہوں کہ میں نے بہت سفاکی کا مظاہرہ کیا ہے' یہ بھی جانتا ہوں کہ تم کچھ کہو گی نہیں مگر تکلیف" تمہیں پہنچی ہے... آج زیادہ شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ میں کتنا برا انسان ہوں... خود کو اچھا ظاہر کرنے کی کوشش میں نے پہلے بھی کبھی نہیں کی مگر تمہاری نظروں میں خود کو برا ثابت کرنا میرے لیے بہت زیادہ کٹھن تھا' مگر سچ کو ایسے

itsurdu.blogspot.com

انسان سے چھپائے رکھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے جو ہم پر بہت بھروسہ کرتا ہے... میں تمہاری نظروں میں ہی نہیں خود اپنی نظروں میں بھی شرمسار ہوں' تمہارا بھروسہ توڑنے یا دھوکے میں رکھنے سے بہتر اس شرمساری کا بوجھ ہے۔" اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ گہری سنجیدگی سے بولا۔

"آپ نے مجھے وہ سب اس لیے بتایا کہ میں آپ کو برا سمجھ کر آپ سے دور ہو جاؤں اور کبھی آپ سے محبت کا دعویٰ نہ کروں..." وہ مدھم لہجے میں بولتی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ایسا بالکل نہیں ہے دراج... تم بہت سادہ ہو' بہت معصوم' دنیا کی بہت ساری حقیقتوں سے انجان ہو... میرا ضمیر اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں تمہیں اندھیرے میں رکھوں' کیا یہ تمہارے ساتھ ناانصافی نہ ہوتی کہ میں تمہیں اندھیرے میں رکھتا؟ کیا یہ میرے گناہوں میں ایک اور اضافہ نہ ہوتا کہ اتنی مخلص اور پیار کرنے والی ہستی کو میں اس سچ سے بے خبر رکھ کر اس کی سادگی کا فائدہ اٹھاتا؟"

"مجھ سے کوئی سوال مت کریں' میں بس یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ کا کوئی سچ' کوئی اعتراف مجھے آپ سے بدظن نہیں کرسکتا' میرے دل سے آپ کی محبت کسی صورت نہیں نکل سکتی' نہ ہی وہ رکے گی' بس بڑھتی رہے گی اور اس پر میرا کوئی اختیار نہیں۔" لرزتے لہجے میں وہ بولی جبکہ اس کی سیاہ آنکھوں میں تیرتا شفاف پانی آج پھر زرکاش کو ساکت کرگیا تھا۔

"پاگل ہو تم بالکل..." دھیرے سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے زرکاش نے ہلکی سی چپت اس کے سر پر لگائی۔

گرجتے بادلوں کے ساتھ دھواں دھار بارش کا سلسلہ جاری تھا۔ سب کچھ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا' روشن موم بتیوں کا اسٹینڈ اٹھائے وہ کمرے میں داخل ہوا' شازمہ خاموش نظروں سے اسے دیکھتی رہی تھیں' اسٹینڈ ٹیبل پر رکھتا وہ ان کے قریب آبیٹھا۔

"ماما اب آپ لیٹ جائیں' کافی دیر ہوچکی ہے آپ کو بیٹھے ہوئے' تھکن ہو جائے گی۔"

"نہیں میں ٹھیک ہوں' تم پریشان مت ہو' آرام کرو اب' آج سارا دن اسی فکر میں تم گھر میں ہی رہے کہ جانے کس وقت مجھے ہاسپٹل جانے کی ضرورت پیش آجائے تھک گئے ہو گے۔ اب سو جاؤ۔" شازمہ نحیف آواز میں بولیں۔

"میں بالکل نہیں تھکا بلکہ آپ سے آج ڈھیروں باتیں کرنے کے بعد میں تازہ دم ہو گیا ہوں۔ فکر مجھے آپ کی صحت کی

itsurdu.blogspot.com

رہتی ہے کیونکہ آپ کی ذرا سی بھی تکلیف میرے لیے برداشت سے باہر ہے۔اگر میں گیراج چلا جاتا تو میرا دل‘ دماغ آپ کی طرف ہی لگا رہتا۔“

میری تکلیف کو اپنی کمزوری کبھی مت بنانا عرش... برداشت تو کرنا ہی پڑے گا‘ یہ تکلیفیں تو اب میرے ساتھ ہی ختم ہوں گی۔“

”مت کریں ایسی بات ماما...“ وہ لرز اٹھا۔

”سچ سے ہم کب تک بھاگ سکتے ہیں‘ سچ تو اپنے آپ کو خود ہی منوا لیتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ میرا بیٹا بہت باہمت ہے‘ وہ ہر سچ کو قبول کرتے ہوئے اپنی زندگی میں بہت آگے بڑھے گا۔“ اس کے شانے کو دھیرے سے سہلاتیں شازمہ بولیں جبکہ عرش چپ چاپ ان کی ویران آنکھوں کو دیکھتا رہا تھا۔

”عرش‘ آج میں نے بے شمار باتیں کی ہیں تم سے مگر ایسا لگتا ہے ابھی جانے کتنی باتیں رہتی ہیں جو مجھے تم سے کرنی تھیں۔“

”آپ وہ ساری باتیں مجھ سے کریں جو رہ گئی ہیں‘ آپ کی باتوں نے اس وقت کی یادوں کو بھی تازہ کر دیا ہے جب پاپا ہمارے ساتھ تھے... میں شدت سے چاہتا ہوں کہ ہمارا وہ وقت لوٹ آئے مگر ایسا ہو نہیں سکتا... مگر کاش ایسا ہو سکتا۔“ عرش کے لہجے میں حسرت ہی حسرت تھی۔

”ہاں‘ ایسا نہیں ہو سکتا‘ سب کچھ انسان کی خواہش کے مطابق نہیں ہوتا‘ جو ہوتا ہے اس پر شکر اور جو نہیں ہوتا اس پر صبر کرنا ٹھیک ہے۔“ شازمہ کمزور لہجے میں بولیں۔

”مجھے یقین ہے کہ میری طرح تمہارے پاپا کو بھی یہ دکھ شدید ہوا کہ ہم تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکے... ایسا کچھ بھی نہیں جس کا حق اولاد اپنے ماں‘ باپ پر رکھتی ہے۔“

”نہیں ماما‘ آپ سے اور پاپا سے مجھے جو کچھ ملا وہ میرے لیے دنیا بھر کی دولت سے بڑھ کر ہے‘ آپ دونوں کی محبت سے زیادہ قیمتی کچھ بھی نہیں۔“ وہ درمیان میں بول اٹھا۔ شازمہ چند لمحوں تک اسے خاموشی سے دیکھتی رہیں۔

”عرش‘ تم نے اسے بتایا نہیں کہ میں گھر پر اس کا انتظار کر رہی ہوں...؟“

”بتا چکا ہوں‘ وہ جلد آئے گی‘ وہ بھی آپ سے ملنا چاہتی ہے۔“ عرش ان کے اس اچانک سوال پر حیران ہوئے بغیر بولا۔

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

اس سے کہنا کہ دیر نہ کرے... اب شاید میں زیادہ انتظار نہ کر سکوں۔'' ان کی مدھم آواز نے عرش کو سناٹوں میں دھکیل دیا۔

''تمہیں ابھی بہت آگے جانا ہے' اپنے مستقبل کو روشن کرنے کے لیے خوب محنت کرنی ہے' اپنا گھر واپس حاصل کرنا ہے' بہت اچھے مقام تک پہنچنا ہے' اس سب کے لیے بہت وقت درکار ہوگا' مگر یہ مت بھولنا کہ تمہیں شادی بھی کرنی ہے' اس گھر کو پھر سے آباد کرنا ہے جسے تمہارے پاپا نے بہت محنت اور لگن سے ہمارے لیے بنایا تھا...'' خلا میں کسی غیر مرئی شے پر نگاہ جمائے وہ ٹھہر کر بول رہی تھیں۔

''عرش' میں جانتی ہوں کہ وہ صرف تمہاری دوست نہیں ہے... اس میں ایسا کچھ بھی نہیں کہ تم اس سے دوستی کرتے مگر اس میں ایسا کچھ ضرور ہے کہ تم اس کی عزت اور قدر کرو... کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ تمہارے لیے ایک اچھی شریک حیات ثابت ہوگی؟'' شازمہ اس سے پوچھ رہی تھیں مگر فوری طور پر کوئی جواب نہیں دے سکا تھا۔

''...پتہ نہیں ماما''

''وقت آنے پر' تمہیں خود اندازہ ہو جائے گا... جب اندازہ یقین میں بدل جائے اور دل اس کے حق میں گواہی دے تو اسے اپنانے میں دیر مت کرنا' کامیابیاں حاصل کرنے میں اسے گنوا مت دینا' وہ تمہاری زندگی میں آ جائے گی تو سفر میں تنہا نہیں رہو گے' منزل پر پہنچو گے تو خوشی بانٹنے کے لیے کوئی تمہارے ساتھ ہوگا... مگر میں یہ نہیں چاہتی کہ تم صرف میری مرضی کو خود پر مسلط کر لو کہ میں اسے تمہارے ساتھ دیکھنا چاہتی ہوں... وقت آنے پر پہلے اپنے دل کی بھی سننا' اس میں کوئی شک نہیں کہ تم میرے بہت فرماں بردار بیٹے ہو' بہت خدمت کی ہے تم نے اپنے باپ اور ماں کی' میں دن رات اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ تمہارے تمام گناہوں اور غلطیوں کو معاف کر دے' پاک رکھے' مجھے تمہارے ساتھ جنت میں داخل کرے' تمہیں دنیا اور آخرت میں کامیاب و سرخرو کرے' آمین۔''

''میں نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا آپ کے لیے... کوئی خوشی تک نہیں دی مگر ماما... آپ نے مجھے دونوں جہاں کی خوشیاں دیں ہیں اور پھر آپ ہیں میرے ساتھ' میری زندگی کے فیصلے کرنے کے لیے' مجھے ایک ایک قدم پر آپ کی ضرورت ہے۔'' اس کی نم آنکھوں اور لہجے میں کچھ تھا کہ شازمہ کے چہرے پر آزردگی پھیل گئی تھی۔ چپ چاپ وہ اسے دیکھتی رہی تھیں جو ان کے گھٹنوں پر سر رکھے ہوئے تھا۔ اس کے آنسوؤں کی نمی وہ اپنے دامن پر محسوس کر رہی

itsurdu.blogspot.com

تھیں‘ مگر بے بس تھیں۔

ماں‘ باپ آنکھوں سے اوجھل ہو کر بھی اپنی اولاد کے دل میں رہتے ہیں‘ میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گی۔“اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتیں وہ پُر شفقت لہجے میں بول رہی تھیں۔”جانتے ہو‘ جب تم دنیا میں آئے تھے‘ میں نے تب سے ہی جانے کتنے ارمان اور خواب جمع کرنے شروع کر دیئے تھے‘ ان میں سے ایک خواب یہ بھی تھا کہ میں تمہارے بچوں کو اپنے گھر میں شرارتیں کرتے دیکھوں گی... جیسے کہ تم کرتے تھے‘ پتہ ہے‘ تمہاری شرارتوں سے عاجز آکر میں رو پڑتی تھی... اور تمہارے پاپا بہت ہنستے تھے...“ شازمہ مدھم لہجے میں بولتی جا رہی تھیں‘ عرش کو ان کی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہو رہی تھی‘ ان کی مہربان انگلیوں کا لمس اسے دور کہیں اڑاتا ہوا لے جا رہا تھا‘ کسی اور دنیا میں‘ کسی اور زمین پر‘ وہ زمین سفید اور چمکتی ہوئی تھی۔ ہر تھوڑے فاصلے پر موجود درختوں کی شاخوں پر ایک ایک پتے پر سفیدی جمی ہوئی تھی‘ بس کہیں کہیں ہریالی کی جھلک دکھائی دے سکتی تھی۔ اس سفیدی میں عجیب سی چمک تھی‘ روشنی تھی‘ سر اٹھا کر اس نے آسمان کو دیکھنا چاہا تھا مگر وہاں پُر نور سی روشنی نگاہوں کی حد تک جا کر دھند میں بدل گئی تھی‘ اپنے اطراف میں بھی اسے وہی روشنی اور حد نگاہ سے آگے دھند دکھائی دی تھی‘ اس ماحول میں عجیب سی خنکی اور مہک پھیلی تھی‘ دھیرے دھیرے وہ آگے بڑھ رہا تھا‘ خاموشی اور سکوت اتنا گہرا تھا کہ اسے اپنی سانسوں اور دھڑکنوں کو سننے میں کوئی دقت نہیں ہو رہی تھی‘ اس تنہائی‘ نور میں ڈوبے ماحول اور پُر اسرار سی خاموشی میں اسے خوف محسوس ہونے لگا تھا‘ چلتے چلتے اس کی وحشت بھی بڑھنے لگی تھی‘ تب ہی اسے ایک مانوس پکار سنائی دی تھی‘ جس نے اس کے خوف اور وحشت کو زائل کر دیا تھا‘ ایک بار پھر اسے اپنی ماں کی آواز سنائی دے رہی تھی‘ سمت کا تعین کرتا وہ دیوانہ وار دوڑا تھا‘ بھاگتے بھاگتے اس کی سانسیں پھول گئی تھیں‘ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک سفید چمکتی ہوئی دیوار آ گئی تھی‘ روشنیوں سے منور اس دیوار کے قریب اس کے قدم رک گئے تھے‘ اس دیوار کی اونچائی پر ایک چہرہ جھانکتا ہوا اسے دکھائی دے رہا تھا‘ اس کی بے تابی بڑھی تھی سفید چادر میں قید وہ چہرہ اس کی ماں کا تھا‘ وہ ان کو پکارنا چاہتا تھا کہ تب ہی اسے اپنی ماں کے برابر میں ایک اور چہرہ دکھائی دیا تھا‘ سر اٹھائے وہ ساکت نظروں سے اپنے باپ کے مہربان چہرے کو دیکھ رہا تھا... ماں‘ باپ کو دیکھتے ہوئے اس کی بے تابی حد سے تجاوز کرنے لگی تھی‘ وہ ان دونوں کے پاس اوپر جانا چاہتا تھا ہر صورت... تیزی سے اس نے دیوار کا جائزہ لیا جو مکمل سپاٹ تھی‘ دیوار کے ساتھ ساتھ وہ بھاگا تھا کسی راستے‘ کسی

itsurdu.blogspot.com

سیڑھی کی تلاش میں مگر... ناکام ہو کر وہ اندھادھند بھاگتا واپس اسی مقام پر آیا تھا' وہ اپنے ماں باپ کو بتانا چاہتا تھا کہ اسے ان تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا مگر کوشش کے باوجود اس کے حلق سے کوئی آواز نہیں نکل سکی تھی' بس بے بس نظروں سے سر اٹھائے ان دونوں کے چہروں کو دیکھتا وہ بے آواز رو رہا تھا' اسی کیفیت میں اسے اپنے ماں باپ کے چہرے دودھیا روشنی میں دھندلاتے ہوئے دکھائی دیئے تھے' شدید خوف اور وحشت میں چیخنے کی کوشش کرتا وہ تیز روشنی میں ان کے چہرے غائب ہوتے دیکھتا رہا تھا' اوپر اب کچھ نہیں تھا' تیز روشنی تھی' جو آہستہ آہستہ بڑھتی جارہی تھی اتنا کہ اس کی آنکھیں چندھیانے لگی تھیں۔

یک دم اس کی آنکھ کھلی تھی' اس کی آنکھوں سے اب بھی گرم قطرے پھسل رہے تھے' دھڑکن اب بھی تیز تھی' سانسیں پھولی ہوئی تھیں' وہی خنک سناٹا اسے اردگرد محسوس ہو رہا تھا۔ دل و دماغ اسی وحشت اور خوف میں گرفتار تھا' اس کا وجود پتے کی طرح لرز رہا تھا جب اس نے اپنی ماں کے گھٹنوں پر سے سر اٹھایا تھا' اگلے ہی پل اس کی سانس اور دھڑکن تھم گئی تھی۔

شازمہ اب بھی بیک کراؤن سے سر ٹکائے نیم دراز تھیں' ان کی آنکھیں بند تھیں' ان کے چہرے پر جو چمکتی پُرنور روشنی پھیلی تھی اس سے وہ نامانوس نہیں رہا تھا۔ وحشت و خوف کے ساتھ لرزتا وہ ان کے قریب ہوا تھا۔

ماما...'' لرزتی سرگوشی میں ان کو پکارتا ہوا اس نے ان کی پیشانی کو چھوا تھا جو برف کی طرح سرد ہو رہی تھی... کوئی آہنی'' پھندا عرش کی گردن کو جکڑ رہا تھا' ایک ٹک ان کے چہرے کو دیکھتا وہ پیچھے ہٹا تھا' وہ الٹے قدموں اب پیچھے ہٹ رہا تھا' اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا... اپنی ماں کے زندگی سے عاری چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کا خوف' وحشت' اذیت' جانے کس کیفیت میں ڈھل گئے تھے' اس کی اذیت ناک کراہیں بلند ہوتی جارہی تھیں' وہ یک دم ساکت ہوا تھا' دور کہیں سے فجر کی اذان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں' وہ جان چکا تھا کہ سب کچھ گنوا کر آج وہ قلاش ہو چکا ہے' پلٹ کر اس نے گھٹی سسکیوں اور دھندلائی نظروں سے اپنی ماں کے ساکت وجود کو دیکھا اور بے جان قدموں کو گھسیٹتا وہ بچوں کی طرح روتا ان کی طرف بڑھا تھا' ان کے پیروں سے لپٹا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا' باہر تو بارش رک چکی تھی' اب اس کے آنسوؤں میں بھیگی کراہیں خاموش درودیوار سے ٹکرا کر کمرے میں گونج رہی تھیں۔

www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

"ہو سکتا ہے کہ سب کچھ ویسا نہ ہوا ہو تا جیسا دکھائی دے رہا ہے' ہو سکتا ہے کہ جو غلط ہوا ہے اس کا احساس تایا جان کو ہو گیا ہو اسی لیے انہوں نے حاذق کو اپنے ساتھ یہاں لانے کی اجازت مانگی ہو..." ندا کی قیاس آرائیوں پر راسب کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

"ایسا کچھ ہو سکتا ہے نہ ہی ایسا ہونے کی امید کر سکتی ہو تم۔ تایا جان یہاں حاذق کو صرف اس لیے لا رہے ہیں کہ افہام و تفہیم کے ساتھ ہمارے ساتھ اپنے تعلق پر آخری بار فاتحہ پڑھ سکیں' وہ سب صرف رجاب کے چہرے پر ایک سیاہ داغ لگانے کا تہیہ کر چکے ہیں' تایا جان دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے کتنی دلیری سے میرے سامنے آکر میری بہن کو طلاق دینے کا فیصلہ سنایا ہے' وہ یہ بتانا چاہتے ہیں دنیا کو کہ واقعی رجاب کے دامن پر داغ لگ چکا ہے' اسی لیے ہم نے سر جھکا کر ان کے فیصلے کو اپنے گھر میں قبول کر لیا ہے' وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا بیٹا ظالموں میں سے نہیں اور نہ ہی میری بہن مظلوم ہے..."

"تو پھر آپ کو اللہ کا واسطہ ہے ان لوگوں کو یہاں آنے سے روک دیں..." ندا دہل کر بولیں۔ "کل ہی رجاب کی پھر سرجری ہوئی ہے' وہ پہلے ہی ذہنی ابتری کا شکار ہے' اگر آج مزید اس کے ساتھ اللہ نہ کرے کہ کچھ غلط ہوا تو وہ برداشت نہیں کر سکے گی... کم از کم آپ تو اس پر' اس کی حالت پر رحم کریں..."

"میں نے اس پر رحم کیا ہوتا تو آج وہ اس طرح تباہ نہ ہوتی... اسے سامنا کرنا ہوگا' اسے جاننا ہوگا کہ اس کی بربادی میں اس کے اپنے بھائی کا کتنا اہم کردار رہا ہے..." راسب کے ٹوٹے لہجے پر ندا کچھ بول نہیں سکی تھیں' اسی لمحے کال بیل پر ندا کا دل حلق میں آنے لگا تھا کہ ایک اور قیامت ان کی دہلیز پر آکھڑی ہوئی تھی۔ اپنے کمرے میں ساکت بیٹھی رجاب باآسانی راسب کی بلند آواز کو سن سکتی تھی۔

"اپنے بیٹے کی بے غیرتی اور اس کی بزدلی میں آپ اس حد تک اندھے ہو سکتے ہیں اس کا مجھے اندازہ تک نہ تھا۔ اپنے بیٹے کی طرح آپ کو بھی رجاب کی زبان پر اعتبار نہیں' آپ کو بھی اس کے دامن پر اپنے بیٹے کی لگائی گئی کیچڑ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا... رجاب کو آپ اپنے بھائی کی نہیں اپنی بیٹی کہتے رہے ہیں' اگر آپ کے بیٹے کے الزام میں سچائی ہے تو آپ اب تک زندہ کیسے ہیں' مر کیوں نہیں گئے؟ رجاب پر اعتبار کر کے آپ نے اپنے بیٹے کا گریبان کیوں نہیں پکڑا... مگر آپ ایسا کریں گے بھی کیسے...؟ غلاظت میری بہن کے دامن پر نہیں آپ سب کے اندر بھری ہے' اس کے ساتھ

itsurdu.blogspot.com

"...فرعونیت کا برتاؤ کر کے آپ صرف اپنے بیٹے کی بزدلی کو دنیا کی نظروں سے چھپانا چاہتے ہیں

"آپ میرے باپ کو اس طرح بے عزت نہیں کر سکتے، مجھے جو کرنا چاہیے میں وہی کر رہا ہوں، اصلیت تو آپ کی بھی ہمارے سامنے آئی ہے' آپ جیسا انسان اسی لائق ہے کہ کوئی بھی باعزت شخص آپ سے اور آپ کی بہن سے کوئی تعلق استوار کرنے کے بجائے لعنت بھیج دے۔" حاذق کی آواز راسب سے زیادہ بلند تھی۔

"اپنی آواز نیچی رکھو حاذق... جو مرد اپنی عزت کو پرائے مردوں کے درمیان سڑک پر چھوڑ کر بھاگتا ہے اسے اونچی آواز میں بولنے کا حق نہیں ہوتا... لعنت تم اپنی مردانگی پر بھیجو... ڈوب مرنے کے بجائے تم دل کا چور چھپائے اس کا سامنا کرنے آئے ہو جس کے سامنے تم نظر تک اٹھانے کے قابل نہیں رہے ہو..." راسب دھاڑے۔

"میں کس قابل ہوں، کس قابل نہیں یہ آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں... میرے پیچھے میرے لیے رونے والے موجود ہیں، میری زندگی صرف میری نہیں تھی جسے میں آپ کی بہن کے لیے قربان کر دیتا۔" حاذق کی بلند آواز بھی رجاب تک بخوبی پہنچ رہی تھی۔

"اگر میری بہن کی جگہ تمہاری اپنی بہن ہوتی تو یقیناً تب بھی تم اسی بے غیرتی کا ثبوت دیتے جو میری بہن کو دے چکے ہو۔"

"آپ نے میرے ضبط کی ساری حدیں ختم کر دی ہیں، میں آپ کی یہ سب بکواس سننے نہیں، آپ لوگوں سے اپنی اور اپنے گھر والوں کی جان چھڑانے آیا ہوں، آپ نے میرا کام اور آسان کر دیا ہے..."

"تم صرف سچ کا سامنا نہیں کر سکتے اس لیے سچ تمہیں بکواس لگتا ہے، مگر یہ سچ بار بار تمہارے راستے میں آئے گا کہ میری بہن پر قیامت ڈھانے والوں میں تم آگے آگے ہو، ذمہ دار ہو اس کی تباہی کے، یہ سچ کبھی تمہیں سکون نہیں لینے دے گا۔ سکون کی بھیک مانگتے پھرو گے تم..." راسب شدید اشتعال میں کہہ رہے تھے۔

"ٹھیک ہے، میں ہر چیز کا ذمہ دار ہوں، میں بزدل ہوں، میں بے غیرت ہوں تو پھر ختم کرنے دیں مجھے رجاب سے اپنے تعلق کو، کیوں واویلا مچا کر اپنی داغ لگی بہن کو میرے گلے کا طوق بنانے پر تلے ہیں... میں آنکھوں دیکھی مکھی نہیں نگل سکتا، سمجھے آپ..."

"جی تو چاہتا ہے کہ اسی وقت تمہاری زبان کھینچ لوں اور وہ حشر کروں تمہارا کہ دنیا عبرت حاصل کرے۔" رکی سانسوں

itsurdu.blogspot.com

کے ساتھ وہ ساکت بیٹھی راسب اور حاذق کی آوازیں سن رہی تھی۔

زندگی میں پہلی بار اس نے راسب کی زبان سے ایسے بھاری لفظ اور زہر میں ڈوبے نشتر نکلتے سنے تھے' حاذق کی جوابی کارروائیوں پر اسے حیرت نہیں ہوئی تھی' اس سے چھٹکارا پانے کے لیے جب وہ تہمت لگا سکتا تھا' پورے خاندان میں اس کی پاک بازی پر انگلی اٹھا سکتا تھا تو آج وہ کچھ بھی کہہ سکتا ہے' اسے کوئی صدمہ اب نہیں ہونے والا تھا۔

بے حس و حرکت بیٹھی وہ اسے دیکھتی رہی تھی جو نیم وا دروازے کو ایک جھٹکے سے کھولتا جارحانہ قدموں سے اس کی طرف آیا تھا' اس کی شعلہ بار نظریں رجاب کے پٹیوں میں جکڑے چہرے پر ٹھہر گئی تھیں' جس کا کچھ ہی حصہ دکھائی دے رہا تھا۔

"تمہارے بھائی جیسے جنونی اور بھونکنے والے چوپائے کے منہ لگے بغیر بھی میں اپنا نام تمہارے نام سے الگ کر سکتا ہوں مگر تم مجھے بتاؤ اب' کیا تم ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزار سکو گی جسے تمہارے پاک دامن ہونے کا یقین نہ ہو...؟ جس کے دل میں رتی برابر بھی تمہارے لیے جگہ نہ ہو؟ جس کے دل میں تمہاری کوئی عزت و مقام نہ ہو؟" بلند بھڑکتے لہجے میں وہ اس سے پوچھ رہا تھا جو بس اس کے غصے میں دہکتے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

"تمہارا بھائی تو اب بھی تمہیں میرے سر پر تھوپنے پر تلا ہے' مجھے اور میرے گھر والوں کو جی بھر کے ذلیل کرنے کے بعد بھی... مگر مجھے جھوٹا کھانے اور اترن استعمال کرنے سے گھن آتی ہے' میں نہیں چاہتا کہ آدھی رات میں آنکھ کھلنے پر مجھے اپنے پہلو میں ایک ایسی عورت کا چہرہ دکھائی دے جس سے مجھے خوف اور وحشت محسوس ہو' مجھے اپنی زندگی سے نفرت ہو جائے۔" حاذق کے خونخوار سفاک لہجے پر وہ سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتی رہی' دروازے کے پاس ساکت کھڑی ندا کو لگا تھا کہ وہ حاذق کے چہرے پر تھوک دے گی مگر... کوئی چیز ندا کو اپنے دل میں کٹتی محسوس ہوئی تھی جب انہوں نے رجاب کو حاذق کے سامنے ہاتھ جوڑتے دیکھا تھا۔

"ہمیں معاف کر دیں اور جتنا جلد ممکن ہو سکے مجھے طلاق نامہ بھیج دیں۔" اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔ حاذق کی آنکھوں میں اس کے جڑے ہاتھوں پر تحیر ابھرا تھا مگر پھر وہ مزید کچھ بھی کہے بغیر اس کے سامنے سے ہٹتا کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔

"رجاب... تم نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے... وہ تو پہلے ہی تم سے جان چھڑانا چاہتا ہے پھر کیوں گرایا تم نے خود کو اس

itsurdu.blogspot.com

طرح...؟"غم و غصے میں ندا نے اس کے ساکت وجود کو شانوں سے پکڑ کر جھنجوڑ ڈالا تھا۔

"گرایا تو اس نے ہے خود کو اونچے مقام سے... مجھے اس پر رحم آتا ہے' اسے جب پچھتاوا ہوگا تو شاید میرے جڑے ہاتھوں کو یاد کر کے اس کے پچھتاوے کی اذیت کم ہو جائے۔" اس کے سرد لہجے نے ندا کو دنگ کر دیا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ظلم کر کے پچھتائے گا کبھی؟ تمہیں لگتا ہے کہ اس کا ضمیر جاگ سکتا ہے کبھی؟""
ندا پوچھ رہی تھیں۔

"وہ اپنے ساتھ خود اپنے ہی کیے جانے والے ظلم پر تو پچھتا سکتا ہے...اور ضمیر جاگنے میں کون سے زمانے لگتے ہیں۔" اس کے عجیب سے لہجے پر ندا بس گنگ نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی تھیں۔

www.PakDigestNovels.Com

اگلے ویک اینڈ تک وہ بہت پُر جوش رہی تھی' نہ صرف خود پر بلکہ لباس سے لے کر سینڈلز تک پر اس نے خاص توجہ دی تھی' منفرد اور خوب صورت نظر آنے کے گر اس نے استعمال کرنے کا آغاز کر دیا تھا' اس کے یاد دلانے سے پہلے ہی زرکاش نے اسے گھر لے جانے کا ذکر کر دیا تھا۔ اسے گھر ڈراپ کر کے زرکاش واپس چلا گیا تھا' اسے اب رات تک ہی واپس آنا تھا' دراج کو کچھ مایوسی ہوئی تھی' اپنی نوک پلک سنوارنے اور خوش لباس نظر آنے کے لیے اس نے کافی وقت اور روپے خرچ کیے تھے' مگر اس کی یہ ظاہری تبدیلی زرکاش کی نظروں میں جیسے آئی ہی نہیں تھی' خیر وہ بالکل بھی مایوس نہیں تھی کہ اس میں آنے والا چینج اتنا کوئی چونکا دینے والا بھی نہیں تھا سو اس نے زیادہ پروا بھی نہیں کی تھی۔

زرکاش سے اس نے کہہ دیا تھا کہ آج وہ کوئی اچھی ڈش اس کے لیے تیار کرے گی۔ زرکاش کے آنے تک وہ ڈنر تیار کر چکی تھی' کھانے کے دوران کئی نقص نکال کر اس کے تاثرات سے لطف اندوز ہوتا وہ اس کا موڈ غارت کرتا رہا تھا۔

"میں نے توبہ کر لی ہے' اب آپ کے لیے اس وقت تک کچھ نہیں پکاؤں گی جب تک کوکنگ میں مہارت حاصل نہ کر لوں۔" برتن دھوتی وہ ناراضی سے اسے بھی دیکھ رہی تھی جو ٹیبل کو چمکانے میں لگا تھا۔

"بس بھی کر دیں' آپ کا چہرہ نظر آنے لگا ہے ٹیبل پر اور کتنا اس بے چاری کو صاف کریں گے۔" اس کے خشمگیں لہجے پر وہ دھیرے سے ہنسا۔

"تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ مجھے صفائی کا خبط ہے۔" وہ بولا جبکہ دراج بیزاری سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

itsurdu.blogspot.com

گرین ٹی کا مگ اٹھائے وہ بیڈ روم میں آئی تھی جہاں بیڈ کی پائنتی کی قریب ہی زر کاش فلور کشن پر بیٹھا ٹی وی اسکرین کی طرف متوجہ تھا۔

تمہارا مگ کہاں ہے؟" مگ اس سے لیتے پوچھا۔"

میرا موڈ نہیں۔" جواب دیتی وہ بیڈ پر آگئی اور تکیہ زر کاش کے عقب میں ہی رکھ کر تکیے پر کہنیاں ٹکائے نیم دراز" ہوگئی تھی۔

اب گرین ٹی میں بھی کوئی کمی' کوئی نقص نکال لیجیے گا۔" وہ خفت سے جتانے والے انداز میں بولی۔"

نہیں بھئی نقص ہوتے ہوئے بھی میں اس میں کبھی کوئی نقص نہیں نکال سکتا' گرین ٹی کی میں بہت عزت کرتا" ہوں۔" اس کے کہنے پر وہ بے ساختہ ہنس دی۔

سچ کہہ رہا ہوں۔" گردن موڑ کر مسکراتی نظروں سے زر کاش نے اسے دیکھا جو چہرہ ہتھیلی پر ٹکائے ہنس رہی تھی۔"

زر کاش قسم سے آپ کے بال بہت خوب صورت ہیں۔" مگ سے سپ لیتا وہ مکمل ٹی وی کی سمت متوجہ تھا جب اسے" دراج کی آواز سنائی دی۔

اچھا... پہلی بار یہ تعریف سن رہا ہوں۔" ٹی وی پر نظر جمائے وہ سرسری لہجے میں بولا۔"

دراج کی انگلیاں اسے اپنے بالوں پر سرسراتی محسوس ہو رہی تھیں' چونکنے کے باوجود وہ ٹی وی کی طرف ہی متوجہ رہا تھا' کچھ دیر تک وہ یونہی اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی رہی اور پھر اس کے بیڈ کے کنارے پھیلے ہاتھ کو نامحسوس انداز میں اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا' زر کاش کی طرح وہ بھی ٹی وی کی طرف متوجہ کبھی اس کی انگلیوں میں دھیرے دھیرے اپنی نرم انگلیاں الجھاتی کبھی اس کا ہاتھ اپنے رخسار سے لگاتی' اس وقت زر کاش نظر انداز نہیں کر سکا تھا' جب دراج نے اس کے ہاتھ کی پشت اپنے ہونٹوں سے لگائی تھی' وہ مزید ضبط نہیں کر سکا تھا' دھیرے سے اپنا ہاتھ دراج کی گرفت سے نکالتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جا رہے ہیں؟"

کہیں نہیں' گھر میں ہی ہوں۔ تم ٹی وی دیکھو۔" اس کی جانب دیکھے بغیر وہ سرسری انداز میں جواب دیتا دروازے کی" سمت بڑھ گیا۔

itsurdu.blogspot.com

لائونج میں آ کر گہری سانس لیتا وہ صوفے پر براجمان ہو گیا' دماغ ماؤف ہو رہا تھا' صوفے کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں' آج ابھی یک دم اسے احساس ہونے لگا تھا کہ کہیں دراج کو یہاں ساتھ لا کر اس نے کوئی غلطی تو نہیں کی... دراج کو اپنے ساتھ یہاں لاتے ہوئے اس کے ذہن میں بس یہی ایک چیز تھی کہ دراج کو یہ احساس کمتری نہ ہو کہ اس کا اپنا کوئی گھر نہیں' وہ بالکل صاف نیت اور خالص جذبے کے تحت ایک گھر کی اسے خوشی دینا چاہتا تھا مگر اب اسے لگ رہا تھا کہ دراج کا بے باک انداز کسی پریشانی کا سبب نہ بن جائے۔ بند آنکھوں کے ساتھ اسے اپنے قریب دراج کی موجودگی محسوس ہوئی۔

"آپ کو اچانک کیا ہوا؟" دراج کی آواز اسے سنائی دی مگر نہ اس نے جواب دیا نہ ہی آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا۔

"چپ کیوں ہیں...؟ مجھے آپ کی خاموشی برداشت نہیں ہو رہی۔" اس کے گریبان پر ہاتھ رکھتی وہ اپنا چہرہ اس کے شانے پر ٹکا گئی۔

"آپ اتنے اچھے کیوں ہیں...؟ پتہ ہے آپ سے زیادہ اچھا میرے لیے کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا..." محبت سے لبریز سرگوشی میں وہ کہہ رہی تھی۔ جس نے زرکاش کی کنپٹیوں کو سلگا دیا تھا' کرنٹ کھا کر اسے پرے ہٹاتا وہ صوفے سے اٹھ گیا جبکہ دراج دنگ نظروں سے اس کے غصیلے تاثرات کو دیکھتی رہ گئی تھی۔

"ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے دراج... یہ یورپ نہیں ہے اور نہ ہی میں اپنی حدود بھولا ہوں... کیا ہے یہ سب...؟" زرکاش کا لہجہ سخت غصیلا تھا۔

"ہر رشتے کی ایک حد ہوتی ہے تاکہ اس کا وقار اور عزت قائم رہے... تمہارے نزدیک محبت کا مطلب یہ ہے کہ حدود کی پروا نہ کی جائے تو مجھے معاف رکھو ایسی محبت سے' پہلے ہی میں بہت گناہ گار انسان ہوں' مجھے اور گناہ گار مت کرو۔" سرخ چہرے کے ساتھ بولتا وہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا' لب بھینچے وہ زہر خند نظروں سے بیڈ روم کے بند دروازے کو دیکھتی رہی۔

شاور لینے کے بعد بھی وہ فوری طور پر اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا' تقریباً ایک گھنٹے بعد جب وہ بیڈ روم سے نکلا تو پہلی نظر دراج پر ہی گئی تھی۔ گھٹنوں میں چہرہ چھپائے وہ سسک رہی تھی مگر زرکاش نے اس کے رونے کو کوئی اہمیت نہیں

itsurdu.blogspot.com

دی۔

چلو... میں تمہیں ہاسٹل چھوڑ آئوں کافی وقت ہو گیا ہے۔"اس کے سرد لہجے پر دراج نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا مگر وہ اس کی شدت گریہ سے سرخ ہوتی آنکھوں سے نظر چراتا سامنے سے ہٹ گیا۔ اپنی بھیگی آنکھیں صاف کرتی وہ خاموشی سے جانے کے لیے اٹھی تھی۔ سارا راستہ وہ اپنے بار بار بہتے آنسوئوں کو صاف کرتی رہی تھی، زرکاش کی خاموشی مستقل قائم رہی تھی۔

اس بار نہ زرکاش نے اسے اللہ حافظ کہا اور نہ ہی اس کے ہاسٹل کے اندر جانے کا اطمینان کیا، جیسے ہی دراج گاڑی سے اتری وہ فوراً ہی گاڑی آگے بڑھا لے گیا تھا۔

آیا بڑا پارسا کہیں کا..." دور جاتی گاڑی کو زہریلی نظروں سے گھورتی وہ چبا جانے والے انداز میں بڑبڑائی۔

سخت بگڑے موڈ میں اس نے سینڈلز اتار پھینکی تھیں اور روم فرج سے ٹھنڈے یخ پانی کی بوتل نکال لی جس کی اسے سخت ضرورت تھی، زرکاش کی بدولت سے روم فرج کی سہولت بھی یہاں میسر تھی۔

میں نے بھی اگر تمہاری ماں، بہنوں اور بھائی کو اسی طرح انگاروں پر نہ لوٹایا تو میرا نام بھی دراج نہیں..." زیر لب غراتے ہوئے اس نے مزید دل کی بھڑاس نکالی۔ زبردستی کے آنسو بہا بہا کر فائدہ تو کچھ نہ ہوا البتہ اس کا سر درد سے ضرور پھٹنے لگا تھا، ٹیبلٹ کھا کر اس نے اپنے لیے چائے تیار کی، چائے پینے کے دوران ہی رائمہ کی کال آگئی تھی۔

دراج... تم زرکاش بھائی کے ساتھ کہاں گئی تھیں...؟ میں نے کتنی کالز بھی کی تمہیں؟" رائمہ کے سوالوں پر وہ چونکی۔

میں ان کے ساتھ کہاں جائوں گی... وہ یونہی کھڑے کھڑے خیریت پتہ کرنے آئے تھے، مجھے اپنی فرینڈ کے گھر جانا تھا، وہ بیمار ہے، کالج نہیں آسکتی اس کو ضروری نوٹس پہنچانے تھے زرکاش نے مجھے اس کے گھر ڈراپ کر دیا، واپسی میں خود آگئی..."

تم نے پھر زرکاش بھائی کا صرف نام لیا..." رائمہ نے ٹوکا۔

"تو وہ سن رہے ہیں کیا...؟" وہ بیزاری سے بولی۔ "آپ بتائیں، ہاسٹل کس وقت آئی تھیں؟"

"اسد کو بھیجا تھا شام میں، کل چھٹی کا دن تھا تو میں نے سوچا تمہیں گھر بلا لوں۔"

"چلیں پھر کل اسد بھائی کو بھیج دیجیے گا۔" وہ بولی۔ "بجیا! ایک بات تو سمجھائیں؟"

itsurdu.blogspot.com

ہاں بولو۔" رائمہ چونکی۔"

"میں اپنی جس فرینڈ کے پاس آج گئی تھی دراصل وہ اپنے منگیتر سے ناراض ہو کر بیمار ہو گئی ہے کیونکہ اس کا فیانسی خیال تو اس کا بہت رکھتا ہے مگر بہت محتاط اور خشک بندہ ہے' میری فرینڈ کی نیچر اس سے مختلف ہے وہ بار بار اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتی ہے' اس سے بھی یہی توقع کرتی ہے مگر وہ شخص کیا بار بار گرم جوشی سے اس کی محبت کا جواب محبت سے دے گا جس کے جذبات بھی لمیٹڈ ہوں۔"

"تو غلطی تمہاری دوست کی ہے' اس کا فیانسی یقیناً بہت سمجھدار ہے وہ جانتا ہے کہ انگیجمنٹ کا تعلق بالکل بھی مضبوط نہیں' اس لیے حد میں رہتا ہے' تم اپنی دوست کو سمجھاؤ کہ سچی اور بے لوث محبت کا اظہار بار بار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی' وہ خود ہی اپنے آپ کو منوا لیتی ہے' اسے بتاؤ کہ محبت شرم و حیا کے دائرے میں رہے تو زیادہ پُر کشش اور پُر اثر رہتی ہے' ورنہ جو عورت ہمہ وقت پکے ہوئے پھل کی طرح جھولی میں گرنے کے لیے تیار رہے اس میں مرد کو کوئی کشش محسوس نہیں ہوتی بلکہ بیزاری ہو جاتی ہے۔"

"ہاں... یہ تو ٹھیک کہا آپ نے۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے غائب دماغی سے بولی۔

اسے واقعی رائمہ سے متفق ہونا پڑا تھا۔ اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ زرکاش کی میچورٹی کے سامنے اسے بھی اپنی عمر سے زیادہ میچورٹی کا مظاہرہ کرنا ہو گا' کسی کو اپنا گرویدہ کرنے کے لیے گلے کا ہار بننا ضروری نہیں... مگر اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ آج زرکاش کے ہاتھوں ہونے والی بے عزتی کو ہضم کر جائے۔ اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ کم از کم اگلے ویک اینڈ تک زرکاش سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا' اس بہانے وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ زرکاش کے نزدیک اس کی اہمیت اور کتنی بڑھی اور یہ بھی کہ وہ خود کہاں تک کامیاب ہوئی ہے۔

www.PakDigestNovels.Com

روانہ ہونے سے پہلے ہی تھکنے والے تھے

یہ ہم جو خواب سفر میں بھٹکنے والے تھے

کبھی ترس گئے پانی کی ایک بوند کو ہم

کبھی کناروں سے باہر چھلکنے والے تھے

itsurdu.blogspot.com

پول سے پشت لگائے ساکت کھڑی وہ سنسان سڑک کی اس سمت یک ٹک دیکھ رہی تھی جہاں گزرے دس دنوں سے اس کے آنے کے کوئی آثار تک دکھائی نہیں دیئے تھے' جانے وہ کہاں' کس مشکل میں گم تھا' سوچ سوچ کر اس کے اعصاب تک نڈھال ہو چکے تھے' ایک انجانی سی امید اور یقین کے سہارے وہ روز یہاں اس کے انتظار میں کھڑی راہ تکتی رہتی تھی' ہر گزرتا دن اس کی بے قراری کو بڑھا رہا تھا' چھٹی حس عرش کی ماما کی طرف سے اس کے خدشات کو بڑھاتے اسے بے چین رکھتے تھے' اس کا پچھتاوا شدت اختیار کر چکا تھا اگر وہ فوری طور پر عرش کے گھر اس کی ماما سے ملنے چلی جاتی یا گھر کا پتہ ہی پوچھ لیتی تو آج یہاں بے بس کھڑی انتظار نہ کر رہی ہوتی... مگر امید کے دیئے ابھی بجھے نہیں تھے' اسے یقین تھا کہیں نہ کہیں کہ عرش اس سے ملے بغیر نہیں رہ سکتا... اور سچ تو یہ تھا کہ عرش کو دیکھے بغیر خود اس کا گزارہ بھی نہیں تھا' ایک بے نام سا تعلق جو اس کا عرش سے بندھ چکا تھا' وہ اس کی ماما سے ملنے کے بعد اور مضبوط ہو گیا تھا۔ خشک ہوا سے بکھرتے سوکھے زرد پتوں کا شور سنتی وہ خود بھی کہیں دور اس دھند میں گم ہونے لگی تھی جہاں اس کی اداس آنکھیں جمی ہوئی تھیں... تب ہی اس کا دل دھڑکا تھا' دور سڑک پر دھند میں ایک ہیولہ ابھرتا دکھائی دے رہا تھا' وہ جانتی تھی یہ وہم نہیں ہے' دور سے ہی اسے پہچانتے ہوئے وہ اپنی دھڑکنیں بڑھتی محسوس کر رہی تھی... ہیولہ واضح ہوتا جا رہا تھا' اس کی چال سے لگتا تھا کہ جیسے وہ صدیوں پر محیط مسافتیں طے کرتا ہوا آ رہا ہو... نڈھال' خستہ حال' اذیتوں کی گرد میں اٹا' حالات سے لٹا ہوا' قافلے سے بچھڑا ہوا' منزل سے بھٹکا ہوا' وہ دنگ نظروں سے سانس روکے اس کے چہرے کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی جو بس ایک پل کو اس کے سامنے رکا تھا' اس کی سرخ انگارہ آنکھوں میں اذیت ناک داستان رقم تھی۔ وہ اپنے پیروں تلے زمین لرزتی محسوس کر رہی تھی' دوسری جانب وہ اب پھر سر جھکائے تھکے تھکے شکستہ قدموں سے باؤنڈری کی تاریکیوں کی سمت بڑھتا چلا گیا تھا۔ چند لمحوں تک وہ ساکت نظروں سے اس کے لرزتے وجود کو دیکھتی رہی پھر خود بھی اپنی سسکیوں کو روک نہیں سکی تھی' شازمہ کا مہربان چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آ گیا تھا' عرش کی کربناک کراہوں پر اس کا دل کٹتا جا رہا تھا' عرش کی اذیت کو کم کرنے کے لیے ہر لفظ ہر تسلی بے معنی تھی۔ دھندلائی نظروں سے اسے ٹوٹتا بکھرتا دیکھنا ناقابل برداشت تھا' بے اختیار اس نے اپنا ہاتھ عرش کے شانے پر رکھا تھا۔

وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئیں... ہمیشہ کے لیے...'' وہ بھیگی ہوئی کانپتی آواز میں بمشکل بولا۔ تاریکی اتنی بھی نہیں تھی کہ وہ''

itsurdu.blogspot.com

اس کے آنسوئوں سے تر چہرے کو نہ دیکھ پاتی۔

میرے پاس ان کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں... یہ جانتے ہوئے بھی وہ مجھ سے دور چلی گئیں... مجھے بالکل تنہا چھوڑ گئیں..." اب میرے لیے کوئی نہیں دعا کرنے والا' میرا انتظار کرنے والا نہیں رہا' اب اگر میں مر بھی جائوں تو میرے پیچھے کوئی رونے والا نہیں... پہلے پاپا پھر ماما کو بھی اللہ نے مجھ سے چھین لیا... میں بھی زندہ نہیں رہوں گا' اللہ کو مجھ پر رحم نہیں آیا' تو "میں بھی خود پر رحم نہیں کروں گا۔

ایسامت کہو عرش... اللہ کی رضا میں راضی ہو جائو وہی تمہیں صبر دے گا... مگر ایسی مایوسی اور کفر کی بات کرکے تم ماما" کے خواب ان کے ارمان خاک میں نہ ملائو' تمہارے ماں باپ تمہیں جینے کا مقصد دے گئے ہیں' اس کو پورا کرنا ہے تمہیں' اپنے پاپا کے نام کو آگے بڑھانا ہے تم نے..." نم لہجے میں وہ اسے یاد دلا رہی تھی۔

سب کچھ کبھی ختم نہیں ہوتا' کچھ نہ کچھ ایسا باقی رہ جاتا ہے جس کی اہمیت کا اندازہ فوری طور پر نہیں ہوتا... تم نے بہت" ہمت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا' ماما کے لیے لڑتے رہے ہو وقت سے... اب اس طرح کمزور پڑ کر ماما کی روح کو اذیت نہ پہنچائو... تم صدمے سے باہر آئو گے تو دیکھو گے کہ ماما اپنے کتنے خواب تمہاری آنکھوں میں چھوڑ گئی ہیں' تم نے ان کو تعبیر دینی ہے اپنے پاپا کے لیے' کامیابیاں تم کو حاصل کرنی ہیں' ان کے نام کو زندہ اور روشن رکھنا ہے تمہیں... اتنا سب کچھ تو ہے عرش..." وہ بمشکل اسے حوصلہ دے رہی تھی جو زار و قطار رو رہا تھا۔

تم تنہا نہیں ہو' میں ہوں تمہارے ساتھ... ہمارے درمیان انسانیت کا رشتہ تو ہے' میں نے ماما سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں" کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گی' تمہاری خبر رکھوں گی' وہ تمہیں تنہا بالکل نہیں چھوڑ گئیں۔" عرش کو اپنی طرف متوجہ ہوتا دیکھ کر وہ مزید بولی۔ "تم اپنے ماں باپ کی بہت قیمتی نشانی ہو عرش' ان کے لیے تمہیں اپنا خیال رکھنا ہے۔" اس کے شانے کو دھیرے سے تھپتھپاتی وہ بولی۔ "میں تمہارے لیے کچھ کھانے کے لیے لائوں؟ انکار مت کرنا' میں نے بھی "کچھ نہیں کھایا آج سارا دن' ساتھ ہی کھاتے ہیں۔

نہیں... مجھے واقعی بھوک نہیں... تم کھانا کھائو پہلے جا کر میں ہوں یہاں... اب گھر واپس جائوں گا بھی کس کے لیے۔" " اپنی آنکھیں صاف کرتا بولا۔

پھر وہی مایوسی کی بات' اچھا میں تمہارے لیے چائے لے کر آتی ہوں' اب اس کے لیے انکار مت کرنا۔" اس کے "

itsurdu.blogspot.com

قطعی لہجے پر وہ خاموشی سے اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ سوچوں میں گم اسے وقت گزرنے کا احساس بھی نہیں ہوا اور وہ چائے لے کر بھی آ گئی تھی۔

ماما کے جانے کے بعد تم وہ واحد انسان ہو جس نے مجھے حوصلہ دینے کی کوشش کی ہے' اس طرح تسلی دی ہے۔" وہ بولا۔

میں تمہیں حوصلہ نہیں دوں گی' تمہارا غم نہیں بانٹوں گی تو اور کون یہ کرے گا... آخر ماما نے تمہاری ذمے داری مجھ پر" ڈالی ہے... اب تمہارا بھی یہ فرض ہے کہ جیسا میں کہوں' ویسا ہی کرو' کل سے تم گیراج جاؤ گے۔ مجھے یقین ہے کہ تم دل لگا کر اپنا کام شروع کرو گے اور گیراج سے سیدھا یہاں آؤ گے' میرے سامنے کھانا کھاؤ گے' سارا دن کیسا گزرا مجھے بتا کر گھر جاؤ گے' سمجھ گئے...؟" اس کے کہنے پر عرش نے اثبات میں سر ہلایا۔

زرق آیا تھا؟" اس نے پوچھا۔"

نہیں... جائے گا کہاں آ جائے گا خوار ہو کر' تم بس اپنی فکر کرو بہت آگے جانا ہے تمہیں یہ مت بھولنا۔" اس کی تاکید پر" عرش بس اسے دیکھتا رہا۔

www.PakDigestNovels.Com

چند لمحوں تک وہ بغور اپنے ہاتھ میں پھڑپھڑاتے کاغذ کو دیکھتی رہی تھی' ندا کی سسکیوں نے بھی اس کے سپاٹ تاثرات میں کوئی اثر نہیں ڈالا تھا' کاغذ ایک طرف رکھتی وہ کمرے میں داخل ہوتے راسب کی طرف متوجہ ہوئی' شدت ضبط سے ان کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا' آنکھیں لبریز تھیں۔

"...رجاب... مجھے معاف کر دو"

آغا جان' یہ مت کہیں۔" اس نے سرعت سے ان کے جڑے ہاتھوں کو تھام لیا۔"

"میرے لیے یہ طلاق نامہ ایک کاغذ کا ٹکڑا ہے... یہ میری زندگی کو آباد یا برباد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔"

میں نے تمہارے لیے یہ سب نہیں چاہا تھا... آج میں مر گیا... ختم ہو گیا..." اسے اپنے سینے سے لگائے وہ پھوٹ پھوٹ" کر رو دیے تھے مگر رجاب کی خشک آنکھیں ندا کو دہلائے جا رہی تھیں' ایک قیامت اور گزر گئی تھی لیکن ایک آنسو تک ندا کو اس کی آنکھوں میں دکھائی نہیں دے رہا تھا' مگر راسب کی حالت صدمے سے غیر ہونے لگی تھی' ندا نے فوری طو

itsurdu.blogspot.com

پر اپنے فیملی ڈاکٹر کو فون کیا جو بروقت گھر پہنچ گئے تھے۔

بیڈ کے قریب ہی کرسی پر بیٹھی وہ راسب کو ہی دیکھ رہی تھی جو سکون آور دواؤں کے زیر اثر سو رہے تھے' کچھ دیر پہلے ہی ڈاکٹر ان کو چیک کر کے گئے تھے' تین دن گزرنے کے بعد اب راسب کی طبیعت قدرے سنبھل رہی تھی' آج ان کا بی پی بھی ڈاکٹر کے مطابق نارمل تھا۔ کافی دیر بعد ندا کی غیر موجودگی پر وہ کمرے سے باہر نکلی تھی' لاؤنج میں ندا فون کے پاس ہی بیٹھیں جانے کن سوچوں میں گم تھیں۔

بھابی...'' ان کے قریب پہنچ کر بھی رجاب کو متوجہ کرنا پڑا۔ ''کس کا فون تھا...؟'' اس کے سوال پر ندا ایک پل کو کچھ متذبذب ہوئیں مگر پھر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اپنے آغا جان کے سامنے غلطی سے بھی نہ ذکر کرنا... ماہین نے فون کیا تھا۔'' ایک پل کو رک کر انہوں نے رجاب کے تاثرات دیکھے مگر وہ حیران نہیں تھی' حاذق کی دونوں بھابیوں سے ندا کی بہت اچھی دوستی تھی مگر اب جبکہ دونوں طرف سے ہی تعلق ختم ہو جانے کا اعلان ہو چکا تھا تو ماہین نے کس وجہ سے فون کیا ہوگا وہ یہ جاننا چاہتی تھی۔

وہ بتا رہی تھی کہ تایا جان کو بہت صدمہ ہوا ہے اس سب کا' تائی جان نے اپنی بہن کی بیٹی سے حاذق کی شادی طے کر دی ہے اس کی مرضی بھی شامل ہے' ایک ہفتے میں شادی بھی ہو جائے گی کیونکہ حاذق کو واپس اٹلی جانا ہے بعد میں بیوی کو بھی وہاں بلا لے گا... افسوس کر رہی تھی بہت' کہہ رہی تھی جب تایا جان بیٹے اور بیوی کے خلاف نہیں جا سکے تو وہ تو پھر بہو ہے اس گھر کی... میں نے اس سے کہہ دیا کہ جو ہونا تھا وہ ہو چکا' حاذق نے ہمارے گھر کی خوشیوں کو آگ لگائی تھی وہ اس نے لگا دی' ہم نے اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا' ہمارا اب اس گھر سے کوئی تعلق نہیں' میں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ میں راسب کی مرضی کے خلاف اس سے بھی بات نہیں کر سکتی لہٰذا آئندہ وہ مجھے فون نہ کرے۔'' بات ختم کرتے ہوئے ندا نے بغور اس کے چہرے کے بگڑے نقوش کو دیکھا تھا۔

رجاب... تم بے فکر رہو۔ مجھے یقین ہے کہ آگے تمہارے لیے سب اچھا ہوگا' تمہیں تمہارا اصل چہرہ واپس مل جائے گا ان شاء اللہ' راسب ہر ممکن کوشش کریں گے۔''

نہیں بھابی... میں اپنے اسی چہرے کے ساتھ جینا چاہتی ہوں' آپ آغا جان سے کہہ دیجیے گا کہ میں کوئی ایسی سرجری نہیں کرواؤں گی جس کے لیے ان کو اپنا سب کچھ فروخت کرنا پڑے۔'' قطعی انداز میں فیصلہ سناتی وہ ان کے پاس سے

itsurdu.blogspot.com

اٹھ گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

جس رات زرکاش اسے ہاسٹل ڈراپ کرگیا تھا اس کے دوسرے ہی دن زرکاش کی کال آئی تھی جو کہ دراج نے ریسیو نہیں کی تھی' اگلے تین دن بھی وہ مستقل دن رات آنے والی کالز کو اگنور کرتی رہی' بس زرکاش ہاسٹل نہیں آیا تھا ابھی تک' ورنہ وہ اس سے ملنے سے بھی صاف انکار کردیتی... زرکاش سے لاتعلق رہ کر وہ یہ بھی جتانا چاہتی تھی کہ سپورٹ کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ سر جھکا کر اس کے ہاتھوں بے عزت ہوتی رہے... بہرحال اس کے یہ تین دن بہت اچھے اور مصروف گزرے تھے' فرینڈز کے ساتھ مختلف شاپنگ مال میں وہ بڑی فراخدلی سے اپنی شاپنگ کا شوق پورا کرتی رہی تھی' اپنی پسند کی اس نے ہر وہ چیز خریدی تھی جسے خریدنے کی پہلے کبھی وہ استطاعت نہیں رکھتی تھی اور جس کے روپے وہ بے دریغ خرچ کررہی تھی فی الحال اس کی شکل کیا' اس کی آواز تک بھی سننے کی روادار نہ تھی۔ آج اس کا ارادہ تھا کہ کالج سے سیدھی رائمہ کی طرف چلی جائے گی' چھٹی کے دو دن وہ رائمہ کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی' کالج کے باہر وہ رش سے اپنی وین کی جانب بڑھ رہی تھی جب مانوس پکار نے اس کے قدم روک لیے تھے' زرکاش کو دیکھتے ہی اس کے تاثرات سپاٹ ہوگئے تھے۔

آجاؤ' تمہاری وین کے ڈرائیور کو بتادیا ہے میں نے کہ تم میرے ساتھ جارہی ہو۔'' زرکاش نے بتایا جبکہ دراج کی نظر'' ایک وین جو قریب ہی کھڑی تھی اس کے پاس موجود لڑکیوں کے جمگھٹے تک گئی تھی' وہ سب بڑے اشتیاق سے زرکاش کی طرف ہی متوجہ تھیں' وہ ویل ڈریسڈ' اپنی آئیڈیل ہائٹ اور خوب صورت پرسنیلٹی کے ساتھ اس ہجوم میں زیادہ نمایاں تھا' جو سن گلاسز اس نے لگا رکھے تھے وہ اس کے چہرے پر سوٹ کررہے تھے' اردگرد سے محسوس ہوتیں معنی خیز نظروں پر وہ چاہتے ہوئے بھی انکار نہیں کرسکی تھی۔

آپ یہاں کیوں آئے؟'' فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہی پیشانی پر بل ڈالے اس نے پوچھا۔''

ظاہر ہے تمہارے لیے...'' زرکاش نے حیرت سے دیکھا' اس کا چہرہ جانے دھوپ کی وجہ سے سرخ ہورہا تھا یا خفت'' سے۔

مجھے یہاں آنا منع ہے کیا؟'' اس کی ناگوار نظروں پر اس نے پوچھا' مگر دراج جواباً منہ پھیر گئی۔ ''کیسا وقت گزرا کالج''

itsurdu.blogspot.com

میں؟" کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد بالآخر زرکاش نے ہی خاموشی توڑی' مگر دراج ان سنی کیے ونڈو سے باہر پیچھے بھاگتے مناظر کی طرف متوجہ رہی۔ زرکاش چند لمحوں تک منتظر رہا پھر ڈیش بورڈ پر موجود شاپر اس کے سامنے کر دیا۔

"اس میں تمہارے لیے چاکلیٹس اور جوس ہے... لے لو تمہیں پیاس لگی ہوگی۔"

مجھے نہیں چاہیے۔" وہ اکھڑے لہجے میں بولی۔"

دراج..." زرکاش کے لہجے میں تنبیہہ تھی۔"

میں کوئی ناسمجھ چھوٹی بچی نہیں ہوں جو آپ ان چیزوں سے مجھے بہلا رہے ہیں۔" وہ یک دم ہتھے سے اکھڑی۔"

گھر جا کر بات کرتے ہیں۔" اس کے بھڑکتے چہرے پر ایک نگاہ ڈالتا وہ بولا۔"

"...مجھے بجیا کی طرف چھوڑ دیں اور کہیں نہیں جانا مجھے"

ٹھیک ہے مگر پہلے تم میرے ساتھ گھر چلو گی... اب بالکل خاموش رہو بس..." درمیان میں اس نے کچھ کہنا چاہا تھا مگر" زرکاش نے سختی سے اسے ٹوک دیا۔

بمشکل ضبط کرتی وہ اس کے چہرے سے نظر ہٹا گئی تھی۔ زرکاش ڈرائیونگ پر ہی توجہ مرکوز رکھنا چاہتا تھا اور دراج کے غصے کا اسے اندازہ ہو گیا تھا لہٰذا ابھی اس کو چھیڑنا مناسب نہیں تھا' وہ خاموش ہو گئی تھی زرکاش کے لیے یہی غنیمت تھا' بہرحال وہ جانتا تھا کہ کچھ زیادتی غصے میں وہ بھی کر گیا تھا' اس رات دراج کو ہاسٹل چھوڑ کے واپس آتے ہوئے اسے احساس ہوا تھا کہ سختی کے بجائے وہ نرمی سے بھی تو دراج کو سمجھا سکتا تھا' یقیناً وہ دوبارہ ایسی غلطی نہیں کرتی... دراج کی ناراضی نے اس کی پشیمانی کو مزید ہوا دی تھی' وہ جانتا تھا کہ دراج کی طبیعت میں بے باکی نہیں' بے ساختگی ہے' وہ اس سے اپنے جذبات چھپانے کی کوشش یا تکلف نہیں کرتی' دراج کے ہر جملے' ہر انداز میں سادگی اور بے اختیاری ہوتی تھی' وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دراج کی شکایتیں بجا ہیں کہ وہ اس کی پزیرائی اور حوصلہ افزائی نہیں کرتا' اسے ٹالنے کی کوشش کرتا ہے' لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا کہ وہ بے حس یا جذبات سے عاری شخص ہے' کسی کی چاہت ہونا' کسی کی سوچوں پر' خوابوں پر حکومت کرنا' کسی کے دل میں بہت خاص مقام پر ہونا' کسی کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت اور آنسو دیکھنا اس کے دل پر بھی اثر کرتا تھا' بہت احتیاط اور گریز کے باوجود وہ اپنے دل کو بھی دراج کی طرف مائل ہونے سے روک نہیں سکتا تھا' اس کی زندگی میں پہلے بھی ایک عورت رہ چکی تھی مگر اتنا بڑا سچ جاننے کے باوجود بھی اسے دراج کے

itsurdu.blogspot.com

رویے‘ انداز اور جذبوں میں کوئی رد و بدل محسوس تک نہ ہوا تھا‘ شاید یہی سچ دراج کے لیے اہم تھا کہ اس کے آج سے ہی وہ غرض رکھتی ہے کیونکہ اس کے آج میں وہ خود تھی مگر اس سب کے باوجود اسے دراج کا والہانہ انداز‘ بلا جھجک قریب آنا اور چھونا کچھ بے چینی اور جھنجلاہٹ میں مبتلا کر دیتا تھا‘ جسے وہ دراج پر ظاہر بھی نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کیونکہ وہ اس کے دل کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا تھا مگر تھا تو وہ بھی بندہ بشر اور اپنے آپ پر اسے بہت زیادہ بھروسہ نہیں تھا‘ شاید اسی لیے بلا ارادہ دراج کے دل کو تکلیف پہنچا گیا تھا۔

کتابیں اور بیگ ایک جھٹکے سے صوفے پر ڈالتی خود بھی ہاتھوں میں چہرہ چھپائے بیٹھ گئی تھی‘ لاؤنج میں آتے زرکاش نے گہری سانس لے کر اسے دیکھا تھا۔

میرے بارے میں اتنا غلط سوچ کر آپ نے مجھے میری ہی نظروں سے گرا دیا ہے۔“ آنسوؤں سے بھیگے چہرے کے ” ساتھ وہ شدید غم و غصے میں بولی۔

اتنا ہلکا سمجھ رکھا ہے آپ نے مجھے؟ میں گھاس نہیں کھاتی‘ مجھے اپنی حدود معلوم ہیں‘ کتنی بار میں نے حدود توڑی ہیں؟” آج بتا دیں میں آپ سے معافی مانگ لیتی ہوں‘ آپ کو مجھ سے اس حد تک بیزاری ہے تو ختم کر دیں مجھ سے ہر تعلق‘ میری وجہ سے آپ کو اپنے دامن پر کوئی داغ لگنے کا اندیشہ ہے تو دور ہو جائیں مجھ سے کیونکہ میرا اپنا تو کوئی کردار ہی نہیں ہے لیکن میں جو بھی ہوں آپ کی محتاج نہیں ہوں‘ آپ کو کوئی حق نہیں مجھے بے عزت کرنے کا‘ آپ کی بیزاری کوڑے کی طرح لگتی ہے مجھے‘ آپ تو ان سے بھی زیادہ سنگدل ہیں جن کی گالیاں اور مار میں برداشت کرتی رہی ہوں‘ میں اب آپ کے قریب تو کیا آپ کی نظروں کے سامنے بھی نہیں آنا چاہتی‘ میں اب کبھی آپ کے اس گھر میں دوبارہ نہیں آنا چاہتی۔“ بہتے آنسوؤں کے ساتھ فیصلہ سناتی وہ دوبارہ ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی تھی‘ زرکاش جو خاموشی سے اسے دیکھ اور سن رہا تھا اس کے خاموش ہونے پر چند قدم اس کی جانب بڑھا۔

ایسا کبھی مت سوچنا کہ تم میری محتاج ہو یا میں کبھی تمہارے کردار پر شک بھی کر سکتا ہوں‘ جتنا بھروسہ مجھے تم پر ہے ” اتنا خود پر بھی نہیں‘ میں جانتا ہوں غلطی میری تھی‘ میں اپنی بات نرمی سے بھی سمجھا سکتا تھا‘ مجھے کوئی حق نہیں تھا تم پر غصہ کرنے کا… اگر مجھے موقع ملتا تو پہلے ہی تم سے معافی مانگتا‘ آج اسی لیے تمہیں یہاں لایا ہوں‘ میں نے تمہارے دل کو تکلیف پہنچائی‘ مجھے معاف کر دو‘ اپنی غلطی کی اب میں معافی ہی مانگ سکتا ہوں۔“ گمبھیر سنجیدہ لہجے میں کہتا وہ اس

itsurdu.blogspot.com

کے سامنے سے ہٹ گیا' کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھایا تو زرکاش اسے کہیں نظر نہیں آیا' اپنی آنکھیں خشک کرتی وہ انتظار کر رہی تھی کہ زرکاش سامنے آئے گا مگر بڑھتے انتظار نے اسے چونکا دیا تھا' اسے بتائے بغیر تو زرکاش گھر سے نہیں جاسکتا تھا' ایک پل کو اس نے سوچا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھی' ڈائننگ ہال کی طرف آتے ہی اس کے قدم رکے تھے' وہ اسے وہیں ٹیبل کے گرد بیٹھا نظر آیا' دبے قدموں وہ اس کی جانب آئی۔ ٹیبل پر رکھے گلاس کے گرد ہاتھ رکھے وہ جانے کس سوچ میں گم تھا' بس ایک نظر اس نے دراج پر ڈالی جو دوسری چیئر قریب کرتی اس کی جانب رخ کیے بیٹھ گئی تھی۔

ایم سوری۔'' اس کی مدھم آواز پر زرکاش نے اسے دیکھا۔''

''کس لیے؟''

ابھی جو میں نے اتنی بدتمیزی سے بات کی آپ سے... مجھے اس طرح نہیں بولنا چاہیے تھا۔'' اس سے نظر ملائے بغیر وہ'' شرمندگی سے کہہ رہی تھی۔ ''آپ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ اس لڑکی کے دل میں کتنا بغض بھرا ہے... اور یہ بھی کہ ''... میں کتنی بدلحاظ ہوں

میں ایسا بالکل نہیں سوچ رہا۔ تمہارا غصہ نکل گیا' دل صاف ہو گیا یہ زیادہ ضروری تھا۔'' اس نے کہا۔''

''... مگر میں بھی تو آپ کو اپنی بات اس طرح بگڑنے کے بجائے طریقے سے سمجھا سکتی تھی' شکایت کر سکتی تھی''

چلو' جو غلطی مجھ سے ہوئی وہ تم سے بھی ہو گئی' غصے میں ہو جاتا ہے ایسا۔'' ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ زرکاش نے'' اس کی شرمندگی دور کرنی چاہی۔

نہیں... غلطی تو میں نے ہی کی تھی' آپ نے ٹھیک ہی غصہ کیا مجھ پر... دراصل پہلے کبھی آپ نے اس طرح غصے کا'' ''اظہار نہیں کیا اس لیے' لیکن آپ کو حق ہے مجھ پر غصہ کرنے کا پھر آپ نے ایسا کیوں کہا کہ آپ کو حق نہیں...؟

تم نے یہ کیوں کہا کہ تم میری نظروں کے سامنے آنا چاہتی ہو نہ اس گھر میں... کیا یہ تمہارا گھر نہیں؟'' وہ جواباً سوال کر'' گیا تھا۔

وہ تو میں نے سب غصے میں الٹا سیدھا جانے کیا کیا بول دیا ورنہ یہ گھر بھی میرا ہے اور آپ بھی...'' چور نظروں سے اسے'' دیکھتی وہ اپنی مسکراہٹ نہیں چھپا سکی تھی جبکہ خشمگیں نظروں سے اسے دیکھتا وہ چیئر سے اٹھ گیا تھا۔

''آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں؟''

itsurdu.blogspot.com

تم سے ناراض ہو کر مرنا ہے کیا مجھے... اب جلدی سے جو فریج میں ہے وہی صبر و شکر کے ساتھ کھا کر چلنے کی کرو' مجھے آفس پہنچنا ہے تمہارے چکر میں میرا لنچ ٹائم بھی نکل گیا۔" اس کی عجلت پر وہ بیزار ہوئی۔

"میں بہت تھک گئی ہوں' بہت نیند آرہی ہے' آپ شام میں مجھے ہاسٹل لے جایئے گا۔" وہ معصوم صورت بنائے بولی۔

"ہرگز نہیں' فوراً اٹھو' تمہیں رائمہ کی طرف جانا تھا' جلدی کرو..." اس کی سستی پر زرکاش نے اس کی پونی ٹیل کھینچ کر اسے اٹھایا۔

"اچھا سنیں تو..." اسے اٹھا کر وہ عجلت میں ہی جا رہا تھا جب دراج نے اس کا بازو تھام کر روکا۔

"آپ کو اتنا غصہ کیوں آیا تھا؟" اس کے سوال سے زیادہ وہ اس کی شرارتی مسکراہٹ پر چونکا تھا۔

"ادھر آؤ' بتاؤں تمہیں۔" زرکاش نے دوبارہ اس کی پونی پکڑنا چاہی تھی مگر وہ کھلکھلا کر صفائی سے بچتی کچن میں غائب ہو گئی تھی' لاؤنج سے دراج کا بیگ اور کتابیں اٹھاتا واپس آیا تھا تب ہی اسے دراج کی ہلکی سی چیخ سنائی دی تھی' اگلے ہی پل وہ ایک ہاتھ میں سیب اور دوسرے میں ٹن پکڑے بوکھلائی ہوئی کچن سے نکلی۔

"وہاں ایگزاسٹ فین کے پاس اتنی موٹی چھپکلی ہے۔" ایک تو بے تحاشا رونے سے ویسے ہی اس کا چہرہ اتر گیا تھا اور اب جس طرح اس نے ہونق انداز میں چھپکلی کی موجودگی کی اطلاع دی تھی وہ اپنی مسکراہٹ نہیں چھپا سکا۔

"اس چھپکلی کے تاثرات بھی تمہیں دیکھ کر ایسے ہی ہو رہے ہوں گے جو اس وقت تمہارے ہیں۔" گیٹ کی سمت قدم بڑھاتا وہ بولا۔

"زرکاش... یورپ میں چھپکلیاں کیسی ہوتی ہیں؟" اس کے لہجے میں تجسس تھا۔

"بالکل تمہارے جیسی ہوتی ہیں۔" اس کے روانی سے دیئے جانے والے جواب پر دراج رک گئی۔

"اب تو میں نہیں جاؤں گی۔" وہ خفت سے بولتی پیچھے ہٹی تھی کہ زرکاش نے بے ساختہ ہنستے ہوئے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کے گیٹ سے باہر پہلے اسے ہی نکالا۔

www.PakDigestNovels.Com

اپنی وحشت میں رہتا ہوں

میں بھی تیرے جیسا ہوں

itsurdu.blogspot.com

تیری گلی میں سارا دن

دکھ کے کنکر چنتا ہوں

جیون کی بھری گلی

میں جنگل کا راستہ ہوں

آتی رت کا جھونکا ہوں

"ابھی ضرورت صرف اس چیز کی ہے کہ تم خود کو سمیٹ لو... جو ہو چکا ہے اسے قبول کر لو' اپنے آپ کو وقت دو' سوچے سمجھے بغیر یوں اکتاہٹ اور زندگی سے بیزار ہو کر اپنے لیے فیصلے مت کرو' جب تک تم مایوسیوں کے گرداب سے خود کو باہر نہیں نکالو گے آگے بڑھنے کا راستہ نہیں ڈھونڈ پاؤ گے۔" آج پھر وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی جس کے چہرے پر مایوسی اور ناامیدی کی گہری چھاپ تھی۔

"ایسی بکھری حالت میں تم اس شہر کو چھوڑ کر کہیں بھی چلے جاؤ مزید اپنے لیے دشواریاں بڑھا لو گے' پہلے تم اپنے اندر ایک نئی اور بہتر زندگی کی ابتدا کرنے کی خواہش تو بیدار کرو۔"

"بہتر زندگی..." پول سے ٹیک لگائے آسمان تکتا وہ تلخ لہجے میں بولا اور پھر اسے دیکھا۔

"تم یقیناً مجھ پر لعنت بھیجو گی مگر یہ سچ ہے کہ میرے پاس ایسا کچھ نہیں بچا جس کے لیے میں اپنی زندگی کو بہتر بناؤں' میں یہ شہر کیا... یہ دنیا ہی چھوڑ جانا چاہتا ہوں۔"

"تم بے شک حالات کا بہت ہمت سے مقابلہ کرتے رہے ہو کبھی ہتھیار نہیں ڈالے' کبھی پیچھے نہیں ہٹے مگر اس کے باوجود تمہاری سوچ شاید ہمیشہ منفی رہی ہے۔" وہ گہری سانس لے کر بولی' جبکہ عرش نے صرف اسے دیکھا' تردید نہیں کی۔

"تمہاری طرح ہر انسان خود پر آنے والی مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے غلط راستے اختیار کرنا شروع کر دے تو اس دنیا کا جانے کہاں تک حشر بگڑ جائے..."

"دنیا کی بات مت کرو' دنیا کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ کون کس راستے پر جا رہا ہے' دنیا جیسی ہے ویسی ہی رہے گی' میں نے اپنے ماں باپ کو زندگی اور موت کی کشمکش میں لڑتے دیکھا ہے' ان کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا ہے' ہاں...

itsurdu.blogspot.com

میں نے غلط راستے اختیار کیے کیونکہ میں اپنی ماں کو اذیت میں نہیں دیکھ سکتا تھا' میں ان کو کسی کی خیرات پر گزارہ کرتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ میری ماں آج بھی میری کل کائنات ہے' میں ان کے لیے اپنی زندگی تک بیچ سکتا ہوں۔" سرخ چہرے کے ساتھ وہ کچھ جارحانہ لہجے بولا۔

"ٹھیک ہے تم جس راستے پر بھی گئے' وہ تمہارا کل تھا جو گزر چکا ہے' اس میں حالات تمہیں کہیں سے کہیں لے گئے مگر اب... تمہارا آج تمہارا آنے والا کل تمہارے ہاتھ میں ہے' تم اب حالات اپنے حساب سے بدلنے کی طاقت رکھتے ہو... تم کہتے ہو کہ تمہارے پاس ایسا کچھ نہیں بچا جس کے لیے تم اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرو... جبکہ بارہا میں تمہیں یاد دلاتی رہی ہوں کہ تمہارے پاس تمہارے ماں' باپ کے قیمتی خواب ہیں' ان کی خواہش' ان کے ارمان' امانت ہیں تمہارے پاس... تمہیں ان کے نام کو زندہ رکھنا ہے' اپنے پاپا کے گھر کو تم نے واپس حاصل کرنا ہے' جو تمہارے لیے ایک جنت ہے' جہاں تم نے آنکھ کھولی تھی' اس جنت کو' اس گھر کو تم نے ہی آباد کرنا ہے... اور پھر تم یہ کیوں بھول رہے ہو کہ تمہارے لیے تمہاری اپنی ذات بھی تو ہے' اپنی ذات کو بھی اہمیت دو' اس کا بھی تو حق ادا کرو' انسان کی زندگی پر اس کا اپنا حق بھی ہوتا ہے۔"

"سب کچھ جانتے ہوئے بھی تم مجھے میری ذات کی اہمیت بتا رہی ہو..." وہ تلخ لہجے میں بولا۔ "کیا ہے میری ذات... کیچڑ میں لتھڑی ہوئی' سر سے پیر تک غلاظتوں میں اٹا ہوا ہوں میں' گناہوں کی تاریکی میں کیسے اپنے آج' اپنے کل کو روشن کر سکوں گا۔"

"وہ تمہارا کل تھا عرش... وہ اپنی تمام تاریکیوں کے ساتھ گزر چکا ہے اب' ماضی بن گیا ہے' جن وجوہات کی بنا پر تم غلاظتوں میں اترنے پر مجبور ہوئے وہ وجوہات' وہ مجبوریاں ختم ہو چکی ہیں آج... مگر تم ان امیدوں کو ختم نہ ہونے دو جو جانے والوں نے تم سے وابستہ رکھی تھیں' ان کے لیے تمہیں اپنی ذات کو اہمیت دینی ہو گی... ورنہ روز آخرت کس طرح ان کا سامنا کر سکو گے...؟" وہ اس سے پوچھ رہی تھی جو سر جھکائے بالکل خاموش تھا۔

"عرش... کیا تمہیں اپنے آپ سے بالکل بھی محبت نہیں؟" اس کے سوال پر عرش نے اسے دیکھا۔

"کیا تم اپنے آپ سے محبت کرتی ہو؟" اس نے جواباً سوال کیا۔

"ہاں' تمام تلخیوں اور دشواریوں کے باوجود مجھے اپنے آپ سے اپنی زندگی سے محبت ہے... اور پھر جو انسان خود سے محبت

itsurdu.blogspot.com

نہیں کرتا وہ کسی اور سے کیسے محبت کر سکتا ہے... میری زندگی جیسی بھی ہے مگر میں اسے بہتر سے بہتر کرنے کا عزم رکھتی ہوں۔ کوشش کرتی بھی ہوں' انسان کوششوں سے ہی تو معر کے سر کرتا ہے' اللہ نے زندگی جیسا تحفہ مجھے دیا ہے' میں اسے تاریکیوں میں گم نہیں ہونے دے سکتی' مایوس ہو کر اپنی زندگی کی ناقدری نہیں کر سکتی' کوئی بھی مشکل مجھے زندگی سے دستبردار ہونے پر مجبور نہیں کر سکتی' میں کسی مایوسی' کسی مصیبت کی زد میں آ کر اپنی زندگی کو حالات کے دھارے پر نہیں چھوڑ سکتی... کیونکہ میں خود کو کھونا نہیں چاہتی۔'' اس کے مضبوط لہجے پر عرش نے بغور اس کے چہرے پر پھیلی عجیب سی روشنی کو دیکھا تھا۔

''میں بھی ایسا ہی سوچنا چاہتا ہوں... میں جانتا ہوں اللہ کے لیے کیا مشکل کہ وہ پہاڑ جیسے گناہ بھی معاف کر دے' اسی لیے میں دن رات اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں... ماما جاتے جاتے بھی میرے لیے دعائیں کر گئیں تھیں' مجھے یقین ہے کہ ان کی دعائیں قبول ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔''

''ماما کی دعائیں تو ساری زندگی اب تمہارے ساتھ رہیں گی... تمہیں اللہ کی رحمتوں پر یقین ہے' تمہارے دل میں ندامت ہے' نیت میں کوئی کھوٹ نہیں تو یقیناً تمہاری توبہ بھی قبول ہو گی اور ماما کی دعائیں بھی... بس مایوسی کو حاوی نہ ہونے دیا کرو' مایوسی تو کفر ہے۔'' اس کے کہنے پر عرش چند لمحوں کے لیے شاید کچھ سوچنے لگا تھا' اس کی خاموشی پر وہ بھی چپ چاپ اس کی پیشانی کو دیکھتی رہی تھی۔

''میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔'' کچھ لمحے مزید خاموشی کی نذر کرنے کے بعد عرش نے اسے مخاطب کیا جبکہ وہ بس سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

''تم جانتی ہو میری سب سے بڑی کمزوری تمہارہ جانے کا خوف ہے... شاید اسی لیے میں تمہارے لاکھ سمجھانے اور اپنی کوششوں کے باوجود بار بار ٹوٹ جاتا ہوں...'' وہ بولا اور پھر پول سے الگ ہوتا اس کے مقابل آ کر کھڑا ہوا۔ ''میں اپنی اس کمزوری پر فوری طور پر قابو پانے کے قابل نہیں ہوں ابھی... میں بس یہ چاہتا ہوں کہ میری زندگی میں' میرے قریب کوئی اتنی اہم ہستی ہو جس کے لیے میں اپنی زندگی کو آگے بڑھانے کی جدوجہد کر سکوں' مجھے ایک ایسے سہارے و تعلق کی ضرورت ہے جو میرے ہم قدم ہونے کا احساس مجھے دلاتا رہے کیا میری اس جدوجہد اور کوششوں میں تم میرا ساتھ دے سکتی ہو؟'' اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ پوچھ رہا تھا جو حیران تھی۔

itsurdu.blogspot.com

"... عرش... تم جانتے ہو میں تو تمہارے ساتھ ہی ہوں پھر تم"

نہیں اس طرح نہیں۔" وہ اس کی بات کاٹ گیا۔ "بلکہ اس طرح جس طرح کہ میں چاہتا ہوں... میں جانتا ہوں کہ تم سے یہ سوال کر کے میں خود غرضی کا مرتکب ہو رہا ہوں' یہ بھی جانتا ہوں کہ اس لائق بھی نہیں کہ تمہارے سائے کے قریب بھی آسکوں لیکن پھر بھی میں تم سے یہ سوال کر رہا ہوں' کیا تم اپنی زندگی میں مجھے جگہ دے سکتی ہو...؟"

اس کی ساکت نظروں میں جھانکتا وہ پوچھ رہا تھا۔

تم جانتی ہو یہ سب اچانک نہیں ہے' اچانک کوئی بھی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔" وہ مدھم لہجے میں نظر جھکائے بولا اور پھر دوبارہ اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ "میں جانتا ہوں کہ تم جیسی اچھی لڑکی مجھ جیسے برے انسان کا انتخاب کر کے اپنے ظرف کا امتحان نہیں لینا چاہے گی اور میں کسی کو دھوکے میں رکھ کر اپنی نئی زندگی کی بنیاد نہیں رکھ سکتا... میں اپنی زندگی کی بنیاد سچائی اور اعتبار پر رکھنا چاہتا ہوں' تمہارے ساتھ مل کر..." کچھ تھا عرش کی آنکھوں میں کہ وہ اس کی آنکھوں "میں دیکھتی چلی گئی۔ "میں نے تمہیں مشکل میں ڈال دیا ہے۔

نہیں..." ایک پل کو اس نے عرش کی طرف دیکھا مگر پھر نگاہ چراتی گومگوں کی سی کیفیت میں اس کے سامنے سے ہٹ "گئی۔ "مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ مجھے تم سے کیا کہنا چاہیے۔

ابھی کچھ مت کہو... پہلے اچھی طرح سوچ لو مگر کوئی بھی فیصلہ کرتے ہوئے صرف اور صرف اپنے بارے میں سوچنا" تم مجھ سے زیادہ سمجھدار ہو' تمہارا جواب جو بھی ہو مگر مجھے قبول ہوگا... اب تم گھر جاؤ' میں بھی جاتا ہوں۔" عرش کے کہنے پر وہ گم صم کیفیت میں ایک نظر اس پر ڈالتی جانے کے لیے اٹھ گئی تھی۔

سنو۔" عرش کی پکار پر اس کے قدم رکے۔"

تم... اگر کہو تو میں صبح آجاؤں؟" عرش کے لہجے میں ہی نہیں آنکھوں میں بھی اضطراب در آیا تھا جو اس سے چھپا نہیں" تھا' جواباً اثبات میں سر کو حرکت دے کر وہ پھر رکی نہیں تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

بھڑکتی آگ کی نارنجی لپٹوں کا عکس اس کی سبز پتلیوں میں جیسے جم گیا تھا' بنا پلک جھپکے وہ آگ کی لپٹوں پر نظر جمائے ایک کے بعد ایک تصویر آگ کی نظر کرتی جا رہی تھی۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ ندا اپنی بچی کے لیے فیڈر بنانے کمرے سے نکلیں تو

itsurdu.blogspot.com

گیٹ کھلا دیکھ کر اس جانب آ گئی تھیں، اتنی رات میں صحن کے وسط میں آگ کے قریب بیٹھی رجاب کو دیکھتے ہی وہ ہول کر اس کی طرف بھاگی آئی تھیں۔

رجاب... تم کیا کر رہی ہو یہ... اور یہ آگ...'' رجاب کو ایک اور تصویر آگ میں پھینکتے دیکھ کر وہ چپ ہو گئی تھیں''

دوسری جانب رجاب ان کی موجودگی سے قطعی لاتعلق ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی رہی تھی... ندا نے اسے پکارا، اس کے شانے کو بھی ہلا کر متوجہ کرنا چاہا مگر اسے ان کی آواز ہی سنائی نہیں دے رہی تھی، وہ اسی طرح آگ کو گھورتی تصویریں اس میں ڈالتی جا رہی تھی، عجیب سا خوف محسوس کرتی ندا واپس اندر گئیں اور جب دوبارہ آئیں تو ان کے ساتھ راسب بھی تھے۔ کچھ دیر تک وہ اسے دیکھتے رہے جو ارد گرد سے غافل اپنے کام میں مگن تھی مگر پھر وہ خود بھی اس کے قریب بیٹھ گئے۔

رجاب... اپنی تصویریں کیوں جلا رہی ہو؟'' راسب کے سوال پر آگ پر جمی اس کی ضرورت سے زیادہ کھلی آنکھوں کی'' ساکت پتلیوں میں حرکت تک نہ ہوئی تھی راسب کو اپنا سوال پھر دہرانا پڑا تھا۔

یہ تصویریں جلیں گی تو راکھ ہوں گی، ان میں جو چہرہ ہے وہ بھی راکھ کے ساتھ ہوا میں اڑ جائے گا... پھر کوئی رجاب کو'' نہیں ڈھونڈ سکے گا، وہ ہمیشہ کے لیے گم ہو جائے گی۔'' آگ کو تکتی وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔

رجاب گم ہو جائے گی تو اس کے آغا جان کیسے اس کے بغیر زندہ رہ سکیں گے... وہ اسے کہاں ڈھونڈیں گے؟'' ایک پل'' کو رک کر راسب نے پوچھا، جواباً وہ نہ کچھ بولی نہ ان کی جانب دیکھا تھا... چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ میں موجود بقیہ تصاویر وہیں فرش پر رکھیں اور اپنی جگہ سے اٹھ کر تیز قدموں سے برآمدے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ندا نے اس کے کمرے کی کھڑکی سے دیکھا تھا، لائٹس تو دن میں بھی اس کے کمرے کی آن رہتی تھیں ایسا اب ہونے لگا تھا، ایزی چیئر پر آگے پیچھے جھولتی وہ دیوار کی طرف رخ کیے ہوئے تھی، ندا جانتی تھیں کہ دیواریں تکنا اس کا مشغلہ بنتا جا رہا تھا۔ ان کے عقب میں آتے راسب نے بھی کمرے کا جائزہ لیا تھا، ان کو رجاب کے کمرے میں جانے سے روکتے ہوئے ندا ان کو دور لے گئی تھیں۔

میں نے آپ سے کہا تھا کہ اس کا مسلسل پرسکون نظر آنا اور خاموشی کسی بھی طرح ٹھیک نہیں، یہ نارمل ردعمل نہیں'' ہے، وہ کئی کئی گھنٹے ایک ہی جگہ بیٹھی رہتی ہے، آواز پر آواز دو مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا، دیواریں، چھتیں تکنے کی اسے

itsurdu.blogspot.com

”...عادت بنتی جا رہی ہیں‘ تنہائی پسند ہوتی جا رہی ہے وہ... کبھی وہ بالکل ٹھیک نظر آتی ہے اور کبھی

تم کو یقین ہے کہ اس کی ذہنی کیفیت بگڑ رہی ہے؟“ راسب نے پوچھا۔

”مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے۔ جو کچھ اس پر گزر چکی ہے اور گزر رہی ہے اس میں ایسا ہونا ناممکن نہیں‘ غصہ‘ دکھ‘ غم‘ خوشی وہ کسی بھی جذبے کا اظہار نہیں کرتی‘ میں اسے گھر میں کسی مشین کی طرح دیکھتی ہوں... ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے‘ ہمیں سب کچھ بھلا کر اسے نارمل زندگی کی طرف لانا ہے‘ اس کے لیے ہمیں ایک اچھے ڈاکٹر کی مدد لینی ہو گی جو اس کو جذباتی اور نفسیاتی طور پر ملنے والے شاک سے نکالے.. یہ کام میں یا آپ مہارت سے نہیں کر سکتے‘ رجاب کو اسی حالت میں چھوڑ دینا خطرناک ہے۔“ ندا کے تشویشناک انداز پر راسب بھی تفکرات میں گھر گئے تھے۔

صبح ناشتے کی ٹیبل پر رجاب بالکل نارمل نظر آ رہی تھی‘ چائے کے سپ لیتی وہ اخبار کی ورق گردانی کر رہی تھی جب راسب نے اسے مخاطب کیا۔

”رجاب‘ ناشتہ کر لو تو میرے پاس آنا‘ کچھ بات کرنی ہے تم سے۔“ کرسی سے اٹھتے وہ بولے۔

”آپ بینک نہیں جا رہے آغا جان... طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟“ اس نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں... میں ٹھیک ہوں‘ بس یونہی آج بینک نہیں جا رہا۔“ اسے جواب دے کر وہ رکے نہیں تھے۔ سوالیہ نظروں سے اس نے ندا کو دیکھا جو خاموش رہی تھیں۔ لاؤنج کی خاموشی میں اسے راسب کے چہرے پر سوچوں کا جال دکھائی دیا تھا۔

”آغا جان...“ اس کی پکار پر وہ چونکے۔ ناشتے کے بعد وہ ان کے کمرے میں چلی آئی تھی۔

”آؤ یہاں بیٹھو۔“ راسب کے سنجیدہ تاثرات دیکھتی وہ کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی۔

”میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم سرجری کیوں نہیں کروانا چاہتیں؟ اپنے آپ کو سزا دینے سے بہتر ہے کہ تم مجھے سزا دے دو...“

”آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں؟ میں خود کو یا آپ کو کس چیز کی سزا دوں گی؟ میرے لیے وہ ایک حادثہ تھا‘ میرے زخم ٹھیک ہو جائیں‘ میرے لیے بس یہی کافی ہے‘ مجھے کسی مصنوعی سہارے کی ضرورت نہیں‘ میں نے حادثے کا سامنا کیا یا اس کا شکار ہوئی‘ کیا یہ چھپانے کے لیے سرجری کا سہارا لوں...؟ جو ہو چکا ہے میں نے اسے قبول کر لیا ہے‘ پھر کسی کاسمیٹکس سرجری کے ذریعے سچ کو کیوں چھپاؤں دنیا سے...؟ میں اپنے اسی سچ‘ اسی چہرے کے ساتھ رہنا چاہتی

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ہوں۔" وہ قطعی انداز میں بولی، راسب نے پہلے کبھی اسے اس طرح اپنے سامنے فیصلہ کن اور اٹل انداز میں بولتے نہیں دیکھا تھا۔ صرف ظاہر ہی نہیں باطن بھی راتوں رات بدل چکا تھا۔

"ٹھیک ہے، کوئی تمہیں مجبور نہیں کر رہا' میں بس تمہاری رائے جاننا چاہتا تھا۔" راسب بولے۔ "اب آگے کیا کرنا ہے؟ اپنی اسٹڈیز کے بارے میں کیا سوچا ہے تم نے؟"

"آپ میرے لیے کوئی اچھا ڈینٹل کالج منتخب کرلیں، میرے چہرے کا ٹریٹمنٹ مکمل ہو جائے تو وہاں ایڈمیشن لوں گی... کم از کم میں آپ کی یہ خواہش پوری کردوں گی کہ ڈاکٹر بن جاؤں... ڈینٹسٹ ہی سہی۔" وہ سر جھکائے بول رہی تھی جبکہ راسب بمشکل ہی دل میں اٹھتی درد کی لہروں کو ضبط کر سکے تھے۔

"تم کو سرجن بننا تھا۔" وہ بے اختیار کہہ گئے۔

"آغا جان... پڑھوں گی تو اب بھی میڈیسن بس یونہی تھوڑا ارادہ چینج ہو گیا۔"

"ہاں... یہ بالکل ٹھیک ہے رجاب' ڈینٹسٹ بھی تو ڈاکٹر ہی ہوتا ہے' آپ بس رجاب کے لیے ایڈمیشن کا انتظام کریں' وقت ضائع نہ ہو اس کا ویسے بھی رجاب کے زخم بہت حد تک بہتر ہو چکے ہیں ٹریٹمنٹ کے ساتھ ساتھ اس کی اسٹڈیز بھی شروع ہو جائیں گی تو اچھا رہے گا۔" ان دونوں کو ہی مخاطب کر تیں ندا خوش باش انداز میں بولیں تھی۔

"ٹھیک ہے، تم ڈینٹسٹ بن جاؤ گی تو مجھ سے زیادہ خوش کوئی اور نہیں ہو سکتا..." راسب بولے اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ اسے مخاطب کیا۔

"رجاب... میں تمہیں بس آگے بڑھتا دیکھنا چاہتا ہوں' یہ بھی چاہتا ہوں کہ جو حالات گزرے ہیں تم ان کے زیر اثر نہ رہو' اس کے لیے ہمیں ایک ایسے ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو گزرے حالات کے ساتھ تمہاری سوچ اور تمہاری کیفیت کو بھی سمجھ سکے۔ صرف تمہیں ہی نہیں مجھے بھی اچھے مشوروں کی ضرورت ہے۔" راسب بہت سنبھل کر بول رہے تھے۔

"آغا جان آپ کو یہ لگ رہا ہے کہ میں کسی ذہنی یا نفسیاتی دباؤ میں ہوں؟"

"نہیں... تم اعصابی طور پر بھی بہت مضبوط ہو' صرف اپنی تسلی کے لیے میں چاہتا ہوں کہ ہم کسی اچھے سائیکاٹرسٹ سے ملیں' تم اپنی اسٹڈیز کا سلسلہ بھی شروع کر رہی ہو تو اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ دل اور دماغ دونوں مطمئن اور

itsurdu.blogspot.com

پُرسکون ہوں۔" راسب کو اپنے بے ربط جملوں کا احساس تھا مگر ان کے لیے آسان نہیں تھا صاف طور پر رجاب کو سائیکاٹرسٹ کے پاس لے جانے کے لیے کنوینس کرنا۔

ٹھیک ہے آغا جان۔" وہ کوئی جرح کیے بغیر راسب کو راضی نامہ دیتی اٹھ گئی تھی جبکہ ندا نے بھی سکون کا سانس لیا" تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

امی... آپ خود کو ان فکروں میں پریشان مت کریں' وہاں میرا ایک سوشل سرکل ہے' شیراز کو کسی بھی قسم کا مسئلہ" نہیں ہوگا' وہاں میرے اپارٹمنٹ کے ارد گرد بہت اچھی فیملیز ہیں' شیراز ایک اچھے ماحول میں ان سب کے درمیان رہے گا' سب کی نظروں میں رہے گا' اس کے اچھے مستقبل کے لیے آپ کو کچھ عرصے کے لیے اسے خود سے دور کرنا ہوگا... بلکہ ایسا کرتے ہیں کہ تین چار ماہ میں جب تک شیراز وہاں سیٹل ہوتا ہے' میں اپنے ساتھ آپ کو اس کے پاس لے" جانے کا انتظام کرلوں گا' آپ کو یورپ دکھانے کا میرا خواب پورا ہو جائے گا' میں وہاں تھا تو آپ کو بلاتا ہی رہ گیا تھا۔

واؤ... زبردست۔" شزا خوشی سے چہکی۔" لیکن بھائی اگر مجھے ساتھ نہیں لے گئے تو امی کو بھی نہیں جانے دوں گی۔"

"آپ میرا پاسپورٹ بنوائیں بس۔

چپ رہو تم..." صبغہ نے ناگواری سے شزا کو ٹوکا۔"

زرکاش... مجھے اب اگر کہیں جانا ہے تو حج کے لیے ہی جانا ہے تمہارے ساتھ' بس دن رات اٹھتے بیٹھتے اللہ سے یہی" "دعا کرتی ہوں۔

بالکل امی' ان شاءاللہ آپ اور میں بلکہ شزا بھی ہمارے ساتھ حج پر جائے گی۔" زرکاش نے قریب ہی بیٹھی شزا کے" شانوں کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھا۔

امی... اب آپ شیراز کے لیے پریشان ہو کر زرکاش بھائی کو ڈسٹرب نہیں کریں' حج پر آپ کو شیراز کے ساتھ نہیں" جانا... اسے جانے دیں' ہمارے کسی کام کا نہیں وہ' اسے اپنے لیے ہی کچھ کرنے دیں یورپ جاکر۔" شزا کی بیزاری سے کہنے پر زرکاش بے ساختہ ہنسا۔

شرم کرو' اپنے ہی بھائی سے عاجز ہو۔" صبغہ کے گھر کنے پر وہ ڈھٹائی سے مسکرائی۔"

itsurdu.blogspot.com

امی میری گڑیا کو مت کچھ کہیں' یہ تو صرف آپ کی اداسی دور کرنے کے لیے ایسا کہہ رہی ہے ورنہ ہم سب کی جان ہے شیراز میں' ہم اسے کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں' یہی وقت ہے کہ وہ گھر سے نکل کر باہر کی دنیا کو سمجھے' آگے بڑھے' اس کے اندر اعتماد پیدا ہوگا' اسے میری طرح طویل عرصہ نہیں گزارنا وہاں' اسٹڈیز اور کچھ ضروری کورسز مکمل کرکے واپس یہیں آکر میرے بزنس میں شامل ہونا ہے۔''

وہ تو سب ٹھیک ہے زرکاش... شنذرا کے بعد اب شیراز کو بھی نظروں سے دور کرنا بہت مشکل ہو رہا ہے' اس نے کبھی ایک رات بھی گھر سے باہر نہیں گزاری' اس کے بغیر مجھے صبر نہیں آئے گا۔'' صبغہ آزردہ لہجے میں بولیں۔

شنذرا کہاں آپ سے دور ہے' صبح' شام فون پر آپ کے اور میرے کان کھاتی رہتی ہے' اس کے گھر آپ ابھی کہیں میں لے چلتا ہوں۔ وہ دوسرے شہر میں ہے کسی دوسرے ملک میں نہیں' زیادہ سے زیادہ چار سال کی بات ہے امی... آخر میرے لیے بھی تو صبر کیا تھا آپ نے۔''

''... تمہاری بات الگ ہے مگر شیراز''

کیوں امی زرکاش بھائی کی بات الگ کیوں ہے' شیراز کی طرح زرکاش بھائی آپ کے بیٹے نہیں...؟'' شمزا کو ماں کی بات بری لگی تو فوراً درمیان میں بول اٹھی۔

یہ کیا بات کی تم نے... ماں کی محبت سب اولادوں کے لیے ایک سی ہوتی ہے۔'' صبغہ نے ناگواری سے شمزا کو دیکھا۔

امی نے ایسا اس لیے کہا کہ شیراز ہم سب میں چھوٹا ہے' میرے لیے صبر کرنے پر امی مجبور تھیں لیکن شیراز کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں۔'' زرکاش کا انداز سمجھانے والا تھا۔

جو بھی ہے' آپ ہمارے لیے ہم سے دور گئے تھے جبکہ شیراز صرف اپنے لیے جائے گا اور وہ خود بھی باہر جاکر اپنی اسٹڈیز مکمل کرنا چاہتا ہے۔ بس آپ اب کہیں دور مت جائیے گا ہم سے۔'' شمزا اس کے کاندھے سے لگی قطعی انداز میں بولی۔

زرکاش... اب یہ سکون تو ہے مجھے کہ میں نہ سہی مگر تمہاری بہنیں ضرور تمہیں شادی کرنے پر راضی کرلیں گی' میری تو ایک نہیں سنتے تم۔'' صبغہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

یہ تو سچ ہے امی' آپ نے ان دو چڑیلوں کو میرے پیچھے لگا رکھا ہے ان کے سامنے میری ڈھٹائی نہیں چلنے والی۔''

itsurdu.blogspot.com

زرکاش کے کہنے پر صبغہ مسکراتے ہوئے شیراز کی طرف متوجہ ہوئیں۔

کہاں غائب تھے تم اور تمہارے پاسپورٹ کا کیا ہوا جو ری نیو کے لیے گیا تھا۔ کچھ ہی دن میں تمہارا ایڈمیشن ہونا ہے ''

یونیورسٹی میں' وقت بہت کم ہے۔ ''شیراز کو آتے دیکھ کر زرکاش کو یاد آیا۔

آپ پہلے مجھے یہ بتائیں کہ آج دوپہر میں آپ دراج کو اپنی گاڑی میں ساتھ لے کر کہاں جا رہے تھے؟'' شیراز نے ''

چھوٹتے ہی سوال کیا جبکہ شنزا اور صبغہ کے تاثرات بھی یک دم بدل گئے تھے۔

اسے کالج سے رائمہ کی طرف جانا تھا' میں ایک کام سے اپنے آفس سے نکلا تھا سو اسے رائمہ کی طرف ڈراپ کر دیا''

کیوں... کیا ہوا ہے؟'' زرکاش نے حیرت سے اس کے بگڑے تاثرات پر پوچھا۔

لیجیے... ان کے لیے یہ کوئی بڑی بات ہی نہیں۔'' شیراز نے طنزیہ لہجے میں صبغہ کو مخاطب کیا۔ ''جس کی ہم شکل نہیں ''

'' دیکھنا چاہتے' جو ہم پر تھوکتی ہے' یہ اسے گاڑی میں ساتھ بٹھائے گھوم رہے ہیں... یہ کوئی بڑی بات ہی نہیں۔

بات کو غلط رخ پر مت لے جاؤ شیراز... میں اسے کالج سے رائمہ کی طرف ڈراپ کر سکتا تھا اس لیے کر دیا' یہ کون سی ''

قابل گرفت بات ہے۔'' وہ سنجیدگی سے بولا۔

زرکاش بھائی' آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اسے پسند نہیں کرتا' نہ ہمارا اس سے کوئی واسطہ ہے پھر ''

کیوں بار بار آپ اسے اہمیت دے کر ہمیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ وہ اس قابل نہیں کہ آپ کے ساتھ وہ ہماری گاڑی میں

بیٹھ کر اپنی اوقات بھولے...'' شنزا شدید غصے میں بولتی ایک جھٹکے سے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔

میری رگوں میں خون کھول رہا ہے' میرا بس چلتا تو اسے گاڑی سے نکال کر وہیں سڑک پر پھینک دیتا' میں اس ناگن کو ''

اپنے گھر کے کسی فرد کے قریب نہیں دیکھ سکتا... وہ فائدہ اٹھا رہی ہے آپ کی مہربانیوں کی' اس کی خدمتوں پر معمور آپ

اس کے خادم نہیں ہیں' آپ کو اپنے مقام کا خیال رکھنا چاہیے' آپ بے شک اسے بھیک دیتے رہیں لیکن اسے اپنی اور

ہماری زندگی سے سو گز کے فاصلے پر رکھیں کیونکہ آپ ہم سے الگ نہیں اور وہ اچھوت ہے ہمارے لیے' آج میں نے

برداشت کر لیا لیکن آئندہ نہیں کروں گا' اس کے پاس جا کر تماشہ لگوا کر اس احسان فراموش کو اس کی اوقات یاد

دلاؤں گا۔'' غصے میں بھڑکتے ہوئے شیراز نے کہا اور جارحانہ قدموں سے واپس چلا گیا۔ بے حد سنجیدہ چہرے کے

ساتھ زرکاش نے صبغہ کو دیکھا جو سپاٹ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں' اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ ان کے قریب جا

itsurdu.blogspot.com

بیٹھا۔

"آپ سب جسے ناپسند کرتے ہیں اس کی اہمیت کیا مجھ سے زیادہ ہے کہ جس کی وجہ سے آپ سب مجھ سے بدگمان ہو جاتے ہیں... ؟ اسے رائمہ کے گھر تک ڈراپ کر کے میں نے اس حد تک آپ سب کی دل آزاری کی ہے کہ میری طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا جائے گا... ؟ شذرا کی شادی میں دراج کو بلانے کی صرف بات کرنے پر ہی شیراز اور شزا کتنے دن تک مجھ سے بیزار اور کھنچے کھنچے رہے تھے' میرے لیے یہ سب برداشت کرنا دشوار ہوتا ہے' میں یہ سب دیکھنے کے لیے واپس نہیں آیا تھا۔" شزا اور شیراز کے انداز نے اسے آج پھر تکلیف پہنچائی تھی۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ ان دونوں کو خاموش نہیں کروا سکتا تھا یا بحث نہیں کر سکتا تھا' بس وہ ان دونوں سے اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور تھا' وہ اپنی زبان سے کوئی بھی ایسی بات نکلنے کے خدشے کے تحت آج بھی خاموش رہا تھا کہ وہ بات ان دونوں کے دل کو ٹھیس نہ پہنچا دے... لیکن جو تکلیف اسے ہوئی تھی آج اس کا اظہار وہ صبغہ سے بے اختیار ہی کر گیا تھا۔

"زرکاش' وہ دونوں اس لیے ناراض ہوتے ہیں کہ وہ دونوں تم سے محبت کرتے ہیں... کیا تمہاری نظر میں اس کی اہمیت زیادہ ہے' جس نے مجھے اور تمہارے بھائی بہنوں کو ہمیشہ ٹھوکر پر رکھا... ؟ سب کچھ جانتے ہوئے بھی تم نے اس کی ذمہ داری اپنے سر لے لی میں نے برداشت کیا لیکن ابھی جو شیراز کہہ گیا ہے' اس سب نے مجھے بھی بہت مایوس کیا ہے' تمہارے نزدیک میرے کسی حکم' کسی فیصلے کی کوئی وقعت تک نہیں۔"

"امی... میں نے ایسا کوئی کام کب کیا ہے جو..."

"مجھے تمہاری صفائیاں نہیں سننی زرکاش..." صبغہ غصے میں ہی اسے روک گئیں۔

"وہ لڑکی لاوارث نہیں ہے' اپنے باپ اور چچا کی وجہ سے تم نے اس کی جو ذمہ داری لی ہے اسے ذمہ داری تک ہی رہنے دو' صرف مدد کی حد تک تمہارا تعلق ان دونوں بہنوں سے ہونا چاہیے بس' یہ میرا حکم ہے ورنہ مجھے خود رائمہ کے سسرال جا کر بات کرنی پڑے گی... میری اولاد نے زندگی بھر کے لیے ان بہنوں کی دیکھ ریکھ کا ٹھیکہ نہیں لے رکھا... اپنے بھائی بہن کی ناراضی کی تمہیں پروا ہے تو اپنی ہمدردیوں کو قابو میں رکھو' اگر تم اپنے بھائی بہنوں کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتے تو اس سے فاصلے پر رہو جس کے قریب وہ تمہیں دیکھنا بھی نہیں چاہتے ورنہ یہ بار بار کی ناراضی اور بدگمانیاں دل میں فاصلے بڑھا دیں گی' عمر کے اس دور میں اپنی اولادوں کو ایک دوسرے سے منحرف اور بدگمان دیکھنا میرے لیے

itsurdu.blogspot.com

اذیت کا باعث ہو گا... ایک حقیقت تو باور ہو چکی ہے کہ تمہیں میری عزت و توقیر سے بڑھ کر اپنی ذمہ داری کی پرواہ ہے جس لڑکی نے تمہاری ماں کو بے عزت کیا' تمہارے بھائی بہنوں کے لیے زہر اگلا اس کا مستقبل تمہیں کس درجہ عزیز ہے۔"

امی ایسا ہرگز نہیں' کم از کم آپ تو میرے بارے میں اس طرح نہ سوچیں..." وہ دزدیدہ نظروں سے صبغہ کو دیکھتا ہوا بولا۔

جو ثابت ہو چکا ہے' اس کے بارے میں سوچنے کی ضرورت بھی کیا رہ جاتی ہے۔" صبغہ اس کی جانب دیکھے بغیر بولیں۔ "میں شنذرا سے بات کروں گی وہ شیراز اور شزا کو سمجھا دے گی' میں نے تمہاری طرف داری اس معاملے میں کی تو وہ دونوں اور بگڑ جائیں گے۔" سرد لہجے میں وہ کہتیں وہاں سے جانے کے لیے اٹھ گئیں جبکہ زرکاش گہری سنجیدگی سے کسی سوچ میں تھا... فون پر آتی کال نے اس کی سوچوں کو منتشر کر دیا تھا' امان کی کال ریسیو کرتا وہ خود کو کمپوز کرنے کی کوشش میں تھا' آج اسے امان کے ساتھ تصویروں کی نمائش میں جانا تھا' پروگرام پہلے سے طے نہ ہوتا تو وہ گھر سے باہر امان کے ساتھ ہی وقت گزارتا۔ اس کی پریشان کن کیفیت اور ذہنی انتشار امان سے زیادہ دیر چھپا نہیں رہ سکا تھا' اس کے پاس بھی امان کے علاوہ کوئی ایسی قریب ترین ہستی نہیں تھی جس سے وہ اپنے اتنے ذاتی معاملات پر بات کرتا۔

تمہارے گھر میں سب کا اتنا شدید ردعمل نہ غیر متوقع ہے نہ حیران کن پھر تم اتنے ڈسٹرب کیوں نظر آ رہے ہو۔"" ڈنر کے دوران امان نے کہا۔

تمہارے بہن بھائی اس وقت بھی دراج کو ناپسند ہی کریں گے جب تم اس کے ساتھ نہیں ہو گے' ان سب کا ردعمل فطری ہے' اس چیز کو خود پر سوار کر کے تم اپنے گھر والوں کے دل سے دراج کی نفرت نہیں نکال سکتے... اس سب کو تمہیں اگنور کرتے رہنا ہو گا' کچھ احتیاط کرنی ہو گی مگر بہرحال تم دراج سے ہر تعلق توڑ تو نہیں سکتے' معاملات جیسے چل رہے ہیں چلنے دو' وقت کے ساتھ ساتھ معاملات بھی اتار چڑھاؤ آتے رہیں گے باقی تمہیں جو بہتر لگتا ہے وہ کرنے کا تمہیں حق ہے۔"

مجھے اب اندازہ ہو رہا ہے کہ اپنوں کے درمیان رہنا ان کو اپنی ذات سے راضی اور خوش رکھنا کتنا کٹھن کام ہے۔"" زرکاش نے گہری سانس لے کر کہا۔

itsurdu.blogspot.com

یہی تو سمجھنے کی تمہیں ضرورت ہے کہ تم سب کو ایک ساتھ اپنی ذات سے خوش نہیں رکھ سکتے' تمہاری فطرت ہی نہیں تمہاری سوچ اور نظریہ بھی مختلف ہے پھر یہ تضاد و تصادم کا سبب تو بنے گا ہی .. بس تم اپنے مقصد پر فوکس کرو' گھر والوں کی رائے کا احترام کرو مگر خود کو اس حد تک جذباتی طور پر کمزور نہ پڑنے دو کہ کوئی بھی تمہیں اپنے حساب سے چلنے اور سوچنے پر مجبور کر دے... تمام تلخیاں دل و دماغ سے نکال کر نارمل رہو' سب کے ساتھ' سب خود بخود نارمل رہے گا' دوبارہ مجھے ایسے معاملات کے لیے پریشان نظر مت آنا' اپنی صلاحیتیں دل و دماغ اپنے بزنس اور اپنی زندگی کے لیے محفوظ رکھو' یہ رشتوں اور خاندان کی چپقلش ساری زندگی جاری رہے گی۔" امان کے سمجھانے پر اس نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

www.PakDigestNovels.Com

رات آہستہ آہستہ گزرتی جا رہی تھی' کھڑکی سے وہ سڑک کے دوسری جانب اسے دیکھ سکتی تھی' جو پول سے پشت ٹکائے وہاں مستقل موجود تھا... وہ حیران نہیں تھی اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ عرش جائے گا نہیں' وہیں رک کر صبح ہونے کا انتظار کرتا رہے گا... اسے پتہ تھا کہ وہ صرف تنہائی سے گھبرا کر اس کی ہمراہی کا تمنائی نہیں ہے' یہ تو بہت خاموشی سے پنپتے کسی خوب صورت جذبے سے کشید کی ہوئی چاہت تھی.. عرش نے جو کہا وہ غیر متوقع نہیں تھا' کہیں نہ کہیں یہ اس کی بھی چاہت تھی مگر... جانے کیوں پہلے پہل وہ عجیب کشمکش میں ڈوبی رہی' دماغ ماؤف سا تھا لیکن جیسے جیسے رات کی دھڑکنیں بڑھتی جا رہی تھیں' گزرا ہوا ایک ایک لمحہ بھی اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزرتا جا رہا تھا۔ شازمہ کا چہرہ ان کی باتیں' عرش کی مایوسی اور اس کی آنکھوں میں جھلملاتی خاموش التجائیں' یہ سب اس کے ماؤف دماغ میں سوچیں جگانے لگا تھا۔ تمام سوچیں اسے ایک ہی سمت میں لے جا رہی تھیں' اس ایک سمت سے نظر چرا کر وہ جاتی بھی کہاں...؟ باقی سمتوں میں تو گھور اندھیرا تھا' نظروں کے سامنے بس یہی تو ایک راستہ کھلا تھا' ایک یہی سمت تو روشن تھی... دھیرے سے کھڑکی سے دور ہٹتی وہ کمرے میں آ گئی تھی' ملگجی روشنی میں اپنی ماں کے خوابیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے اپنے گھٹنوں کے گرد باز و لپیٹ لیے تھے' ایک ٹک ماں کی بند آنکھوں اور ہلدی کی طرح زرد چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے ایک قطار میں بہتے چلے جا رہے تھے۔

میں جانتی ہوں امی' اگر تم اپنے حواسوں میں ہوتیں تو اس راستے کی طرف قدم بڑھانے سے پہلے ہی تم میری چمڑی"

itsurdu.blogspot.com

ادھیڑ دیتیں جس کے علاوہ میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔“ لرزتے لہجے میں وہ اپنی ماں سے مخاطب تھی۔

میں ایک ہی نقطہ زوال پر کب تک تنہا کھڑی رہوں گی؟ میرا دم گھٹنے لگتا ہے یہ سوچ کر کہ اس زندان میں کوئی نہیں آئے گا... تمہاری بیٹی کے لیے کوئی شہزادہ گھوڑے پر سوار ہو کر اس قفس تک نہیں آئے گا‘ میں بہت پہلے ہی اس خواب سے باہر آچکی ہوں... میں جس پاتال میں سانس لے رہی ہوں‘ وہاں ضرورت کی رشتے بھی بہت اہمیت رکھتے ہیں‘ نہ اسے مجھ سے کوئی لالچ ہے نہ مجھے... ہم دونوں کو اس زندگی میں ایک دوسرے کی ضرورت ہے... نہ وہ برا تھا نہ برا ہے‘ تم ٹھیک ہو جاؤ گی تو خود سب کچھ جان جاؤ گی۔ مجھے یہ ایک موقع مل رہا ہے عرش کی صورت میں اپنی مردہ زندگی کو زندہ بنانے کا... میں اسے گنوانا نہیں چاہتی‘ میں کوئی سمجھوتا نہیں کر رہی ہوں‘ میں بس تھک چکی ہوں تنہا چلتے چلتے... اور وہ میرے ساتھ چلنے کی خواہش رکھتا ہے... اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے جو مجھے اتنا معتبر کرتا‘ میری اپنی نظر میں بھی... اس کا ماضی جو بھی تھا مگر آج اس نے مجھے میرے ہونے کا احساس دلایا‘ میری بھٹکتی بصارتوں کو وہ ایک راستے تک لے آیا ہے... ہم دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر کبھی نہ کبھی تو منزل تک پہنچ ہی جائیں گے... میرا دل کہتا ہے کہ یہ وہی در ہے جس کے کھلنے کا مجھے انتظار تھا‘ اب میں اس سے منہ نہیں پھیر سکتی... نہ میں ان سناٹوں میں بھٹک کر گمشدہ ہونا چاہتی ہوں اور نہ عرش کو کھونا چاہتی ہوں‘ میں نے اسے خالی ہاتھ لوٹایا تو پھر یہاں کوئی نہیں آئے گا... اس نے میری روح کو چھو کر اسے بیدار کیا ہے‘ اب مجھ پر بھی لازم ہے کہ میں اسے مایوس نہ کروں‘ میں اس کا ہاتھ تھام لینا چاہتی ہوں‘ جہاں میرا دل سجدہ ریز ہے‘ اب وہاں میں اپنے سر کو بھی جھکا لینا چاہتی ہوں...“ بھیگی پلکوں کو بند کر کے اس نے بقیہ گرم قطروں کو بھی آزاد کرتے ہوئے گھٹنوں پر سر ٹکا لیا تھا۔

رات جس قدر اندیشوں اور واہموں کے درمیان مضطرب گزری تھی‘ اسی قدر صبح کا پھیلتا اجالا نئی امیدوں اور عزم کو تروتازہ کر رہا تھا‘ خنک اور کثافتوں سے پاک فضاء میں جنگلی پھولوں کی مہک رچی بسی تھی‘ گھنے درخت کی ہری بھری شاخیں مدھم ہواؤں میں دھیرے دھیرے لہکتیں انکھوی سروں جیسا شور بکھیر رہی تھیں۔ آسمان اودے بادلوں سے ڈھکا ماحول کو بہت حسین بنا رہا تھا‘ کہیں کہیں شاخوں پر کھلے پھول آنکھوں کو بہت بھلے لگ رہے تھے‘ ان ہی شاخوں کے درمیان کہیں سے کوئل کی سریلی کوک دور دور تک اپنا جادو پھیلا رہی تھی‘ گزری رات کا اضطراب اب بھی اس کی آنکھوں میں سلگ رہا تھا مگر اب صبح کے یہ خوشگوار نظارے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے دل کے اضطراب کو بھی کم

itsurdu.blogspot.com

کر رہے تھے۔

ایک بار پھر اس نے زنگ آلود گیٹ کی سمت دیکھا تھا جس کے عقب میں اس کی زندگی کا بہت اہم اور قیمتی فیصلہ چھپا ہوا تھا' گزری رات اس نے حقیقتاً کانٹوں پر گزاری تھی' جانے اس سے یہ کیسا اٹوٹ تعلق استوار ہو چکا تھا کہ دل بس اس کے ساتھ کی طلب میں ضدی بچے کی طرح مچل رہا تھا' صبح ہونے تک وہ دل کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال چکا تھا کہ وہ اس سے انکار سننے کی ہمت اور حوصلہ رکھتا ہی نہیں ہے' بے شک وہ اس سے کہہ چکا تھا کہ وہ اس کا ہر جواب قبول کرے گا... رکی سانسوں کے ساتھ وہ مکمل اس کی جانب متوجہ تھا جو سفید لباس میں دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی آ رہی تھی' جس لمحے وہ اس کے مدمقابل رکی عرش کو مکمل یقین آ گیا تھا کہ کل رات وہ بھی پلک تک نہیں جھپک سکی تھی اور شاید آنکھوں کی سرخی چھپانے کے لیے اب نظریں جھکائے رکھنا چاہتی تھی... خوشگوار ہوا سے لہراتیں شاخوں کا مدھم شور اور کوئل کی کوکتی آواز بھی ان دونوں کے درمیان خاموشی کو نہیں توڑ سکی تھی۔ منتظر نظروں سے وہ بس سانس روکے اسے دیکھتا رہا تھا۔

"تم جو چاہتے ہو کیا اس کے بارے میں تم نے اچھی طرح سوچا سمجھا تھا؟" کافی دیر بعد نے خاموشی کو اپنی آواز کی لرزش سے توڑا تھا۔

"میں نے کہا تھا کہ یہ سب اچانک نہیں ہے... میں جانتا تھا کہ مجھے کبھی نہ کبھی تمہارا ساتھ زندگی بھر کے لیے مانگنا ہی ہے تو پھر ابھی کیوں نہ سب کہہ دوں... یہ سب پہلے سے دل میں تھا' بس زبان پر اچانک آ گیا۔" اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ بولا۔

"کیا تم صرف اس لیے مجھ سے تعلق مضبوط کرنے پر مجبور ہو کہ میرے علاوہ تمہاری زندگی میں دوسرا کوئی ایسا نہیں جو تمہارے کل اور آج سے واقف ہو' جس پر تمہیں بھروسہ ہو؟" اس کی جانب دیکھے بغیر وہ بولی۔

"تمہاری یہ بات کچھ حد تک ٹھیک ہے... کبھی موقع ملا تو تفصیل سے میں تمہارے اس سوال کا جواب دوں گا۔" وہ صاف گوئی سے بولا۔

"ہو سکتا ہے آگے جا کر کوئی مجھ سے بہتر اور مجھ سے زیادہ بھروسہ مند تمہاری زندگی میں آ کر تمام محرومیوں کو دور کر دے تب اگر تمہیں اپنی عجلت پر پچھتاوا ہوا تو پھر... میں کیا کروں گی...؟" اس کے جھجکتے لہجے پر عرش نے گہری

itsurdu.blogspot.com

سانس لے کر اسے دیکھا۔

"تم تب بھی بس قیاس آرائیاں کرتی رہنا... میں رات سے اب تک یہاں اپنے لیے تمہاری بے اعتباری اور شکوک کی حد جاننے کے لیے نہیں رکا رہا ہوں... مجھ سے یہ سوال کرنے سے بہتر تھا کہ تم خود سے صرف ایک سوال کرتیں کہ میں تمہارے بھروسے اور اعتبار کے لائق ہوں یا نہیں' تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔" عرش کے بے حد سنجیدہ گمبھیر لہجے پر اس نے نظر اٹھائی تھی۔

"مجھے یہ سوال کرنے کی خود سے ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ رات میں نے بہت سوچا اور شاید صرف اپنے ہی بارے میں سوچا' اگر نہ سوچتی تو ان ہی ویرانیوں کا حصہ بن جاتی۔" اس کے مدھم لہجے نے عرش کو چونکایا مگر وہ خاموشی سے بس ہمہ تن گوش رہا۔

"تمہیں آگے بڑھنے کے لیے ہزاروں راستے مل سکتے ہیں مگر مجھے ایک طویل انتظار کے بعد یہ ایک راستہ ملا ہے سب کچھ بہتری کی طرف لے جانے کا۔" بولتے ہوئے اس نے عرش کو دیکھا' جس کے چہرے پر اضطراب مگر آنکھوں میں امید کے دیے روشن تھے۔

"میں راضی ہوں اس کے لیے جو تم چاہتے ہو' وہی اب... میں بھی چاہتی ہوں۔" اس کی مدھم ہوتی آواز نے جیسے نئی روح پھونک دی تھی ایک گہری پُرسکون سانس لے کر عرش نے آسمان پر اڑتے بادلوں کے ٹکڑوں کو دیکھا۔

"تم اندازہ نہیں کر سکتیں کہ تمہاری رضامندی نے مجھے آسمان پر پہنچا دیا ہے۔" عرش کے لہجے اور آنکھوں میں تشکر در آیا تھا۔

"لیکن مجھے کچھ وقت چاہیے' ابھی کچھ ذمہ داریاں ہیں مجھ پر جو صرف مجھے ہی پوری کرنی ہیں۔" وہ بولی۔

"جہاں اس حد تک بھروسہ کیا ہے تو وہاں یہ یقین بھی کرو کہ تمہاری ہر ذمہ داری اب میری ذمہ داری ہے۔" عرش نے کہا۔

"تم پر بھروسہ اور یقین اپنی جگہ لیکن میں اپنی ذمہ داریاں اور پریشانیاں ساتھ لے کر تمہاری زندگی میں نہیں آنا چاہتی اس لیے مجھے وقت چاہیے۔" وہ اپنی بات پر قائم تھی۔

"میرے لیے یہی بہت بڑی بات ہے کہ آج میرے حق میں فیصلہ دے کر تم نے مجھے نئے سرے سے زندہ کر دیا ہے۔"

itsurdu.blogspot.com

نئی زندگی کی راہ دکھادی،تم جتنا چاہو وقت لو،میں تم پر اپنے کسی فیصلے کا دباؤ ہرگز نہیں ڈالوں گا تب تک میں بھی کوئی باعزت پیشہ اختیار کر کے خود کو تمہارے قابل بنانے کی کوشش کرتا رہوں گا اور... تمہارا انتظار بھی۔" عرش کے پرعزم لہجے پر وہ چند لمحوں تک اس کے چہرے پر سچائی کی روشنی دیکھتی رہی اور پھر سر جھکا لیا تھا۔

"بس ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں بہت اصرار کے ساتھ... مجھے یقین ہے کہ نہ تو تم میرے ذہنی توازن پر شک کرو گی نہ ہی میری نیک نیتی پر..." عرش کے متذبذب لہجے پر وہ بس سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"کل ساری رات میرے دل و دماغ میں یہ سوال چبھتا رہا تھا کہ اگر تمہارا جواب انکار میں ہوا تو میں کیا کروں گا؟ لیکن اب تمہارا جواب سن کر میں پہلے سے زیادہ بے چینی اور خوف محسوس کر رہا ہوں۔" عرش کے مضطرب لہجے نے اسے بھی پریشان کیا۔

"کیسی بے چینی... کیسا خوف...؟"

"گزرتے حالات کی پے در پے ضربوں نے اس حد تک خوف زدہ اور بے یقین کر دیا ہے کہ اب میں کچھ کھونے کی ہمت نہیں رکھتا... میں اب تمہیں کھونے کی ہمت نہیں رکھتا... نہ ہی تمہارے کھو جانے کے اندیشوں سے باہر نکل کر پُرسکون رہ سکوں گا۔" اس کی حیران آنکھوں میں دیکھتا وہ بولا۔

"کیا تم مجھے اجازت دو گی کہ میں اپنے اور تمہارے تعلق کو ایک نام دے کر اسے اتنا مضبوط کر دوں کہ جس کے بعد مجھے کوئی اندیشہ یا خوف لاحق نہ ہو؟"

"تم کیا چاہتے ہو؟" وہ بمشکل پوچھ سکی تھی۔

"کورٹ میرج... آج... ابھی..." اس کے مدھم لہجے پر وہ دنگ نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

سرخ تر و تازہ سیب کو چند لمحوں تک وہ ایک ٹک دیکھتی رہی اور پھر ٹیبل پر رکھی چھری کو اٹھا کر اس کی نوک کو سیب میں اتار دیا تھا، ایک بار پھر اس نے یہی عمل دہرایا اور پھر بار بار چھری کی نوک سیب میں اتارتے نکالتے ہوئے اس کی رفتار شدت پکڑنے لگی اس بات سے قطع نظر کہ اپنی اس جنونی کیفیت میں وہ اپنا ہاتھ بھی زخمی کر سکتی ہے۔ کچن کی طرف آتی ندا نے دنگ نظروں سے اس کے ہذیانی انداز کو دیکھا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

رجاب... یہ کیا کر رہی ہو؟ چھوڑو چھری' تمہارا ہاتھ کٹ جائے گا۔" چیختے ہوئے ندا نے اس سے چھری چھینی اور "اگلے ہی پل گنگ سی ہو گئی تھیں' جب رجاب نے پھیلی ہوئی بے تاثر آنکھوں سے انہیں دیکھا' لب بھینچے وہ چند لمحوں تک انہیں دیکھتی رہی پھر کرسی سے اٹھ گئی' حیران پریشان نظروں سے ندا اسے کچن سے نکلتا دیکھتی رہی تھیں اور پھر خود بھی راسب کی تلاش میں سرعت سے کچن سے نکلیں۔

دستک کی آواز پر اس کی ایزی چیئر ساکت ہوئی تھی' سپاٹ نظروں سے وہ اندر داخل ہوتے راسب کو دیکھتی رہی اور پھر یک دم کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی' نظریں راسب پر ہی ساکت تھیں جو پہلے ہی چونک چکے تھے۔

"تم تنہا کمرے میں کیوں بیٹھی ہو...؟ مجھے کتنی دیر گزر گئی آفس سے گھر آئے ہوئے اور تم کہیں نظر نہیں آئیں..." اس کے بے حد سپاٹ چہرے اور نظروں سے نگاہ چراتے راسب ہلکے پھلکے انداز میں بولتے کھڑکی کی سمت گئے جبکہ وہ اسی طرح کھڑی ان پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔ جواب کھڑکی سے پردے ہٹا کر کھڑکی کھولنے کے بعد اسے دیکھ رہے تھے۔

"تم مجھ سے ناراض ہو...؟ کیا ڈاکٹر شرجیل کے پاس جانا تمہیں پسند نہیں آیا؟" راسب کے سوال پر اس کے سپاٹ چہرے پر تاثرات ابھرنے لگے تھے' ان کے چہرے سے نگاہ ہٹاتی وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی۔

"پتہ نہیں' مجھے پسند آیا یا نہیں مجھے بس یہ پتہ ہے کہ آپ مجھے ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہتے تھے۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"رجاب... ایک سائیکاٹرسٹ کے پاس ہمارا جانا بالکل ایسا ہی ہے جیسے ہم فلو اور فیور میں ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔" راسب نے جیسے سمجھایا' جبکہ وہ خاموش رہی تھی' راسب نے ایک نظر کمرے میں داخل ہوتی ندا کو دیکھا اور پھر وہ قدم بڑھاتے رجاب کے قریب آبیٹھے' ندا نے چائے کے مگ راسب اور رجاب کو تھمائے اور بغور رجاب کو دیکھتیں سائیڈ ٹیبل کے کنارے بیٹھ گئیں۔

"تمہارے آغا جان یہ گھر چھوڑنا چاہتے ہیں۔" ندا کی اطلاع پر اس نے پہلے چونک کر انہیں اور پھر راسب کو دیکھا۔

"ہاں' یہ سچ ہے' ہم جلد ہی کسی دوسرے نئے گھر میں شفٹ ہو جائیں گے... اس کام سے فارغ ہو کر مجھے اپنا بزنس شروع کرنا ہے۔"

itsurdu.blogspot.com

"مگر کیوں آغا جان؟ ہم اس گھر کو کیوں چھوڑیں گے؟ آپ کی اتنی اچھی جاب ہے پھر اچانک آپ کو بزنس میں دلچسپی کیسے ہو گئی...؟" وہ حیران ہوئی۔

"اس گھر کو چھوڑنا ضروری ہے رجاب... جب تک یہاں سے جائیں گے نہیں، گزرے وقت کی اذیتوں سے ہم میں سے کوئی نہیں نکل سکے گا... اور میں تم سب کو ایک نارمل اور صحت مند ماحول میں سانس لیتا دیکھنا چاہتا ہوں، ممکن ہوتا تو میں اس شہر سے ہی تم سب کو لے جاتا مگر... یہاں ندا کے بھائی بہن ہیں، تمہاری اور رومیل کی اسٹڈیز کے لیے یہی شہر زیادہ بہتر ہے۔" راسب گہری سنجیدگی سے کہہ رہے تھے۔ "اور جہاں تک بزنس کی بات ہے تو میں کافی عرصہ سے اس بارے میں سوچ رہا تھا، ندا کے بھائی کے ساتھ مل کر میں لیدر گڈز کی فیکٹری شروع کرنا چاہتا ہوں وہ تجربہ کار ہے ندا کے والد کی وفات کے بعد اس کے تینوں بھائیوں نے بہت کم عمری میں ہی اپنے والد کی فیکٹری کو کامیابی سے سنبھالا تھا، فیکٹری لگانے کے لیے مجھے زیادہ رقم کی ضرورت ہے اس لیے بھی میں اس گھر کو فروخت کرنا چاہتا ہوں، ابھی ہم یہاں سے نکل کر کسی چھوٹے گھر میں رہیں گے مگر میں جلد ہی اس قابل ہو جاؤں گا کہ تم لوگوں کے لیے ایک اچھا اور بڑا گھر خرید سکوں... تمہیں اس سب پر کوئی اعتراض ہے تو مجھے بتاؤ، یہ گھر تمہارا بھی ہے اور تم بھی اس گھر پر حق رکھتی ہو۔"

"آغا جان، آپ کو جو ٹھیک لگتا ہے آپ وہی کریں، مجھے بھلا کیوں اعتراض ہوگا۔" اس کے جواب پر راسب نے بس اس کے سر کو تھپتھپایا۔

"کیا سوچنے لگیں رجاب؟" اسے چپ چاپ مگ سے سپ لیتے دیکھ کر ندا نے مخاطب کیا۔

"کچھ نہیں بھابی۔" وہ دھیرے سے بولی اور پھر راسب کو دیکھا۔

"آغا جان... آپ پولیس اسٹیشن میں فون کر کے انسپکٹر سے بات کر لیجیے گا، مجھے ایک شخص کا اسکیچ بنوانا ہے۔" اس کی اس بات نے راسب اور ندا دونوں کو دنگ کر دیا تھا۔

"تمہیں ان لڑکوں میں سے کسی کا چہرہ یاد آگیا ہے... بتاؤ مجھے؟" مکمل اس کی طرف متوجہ ہوتے راسب بے چین ہو گئے تھے۔

"نہیں آغا جان..." اس کے انکار نے راسب کو مزید دنگ کیا۔

"تو پھر کس کا اسکیچ بنوانا ہے تمہیں رجاب؟" ششدر بیٹھی ندا بولیں۔

itsurdu.blogspot.com

اس شخص کا جس نے فون پر آپ کو میرے بارے میں اطلاع دی تھی میرے کہنے پر۔'' اس کے کہنے پر ندا نے فوراً راسب کو دیکھا۔

''آپ کو فوراً انسپکٹر سے بات کرنی چاہیے' ہو سکتا ہے کہ پولیس اس شخص کو ڈھونڈ لے جس کا اسکیچ رجاب بنوانا چاہتی ہے' یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس شخص کے ذریعے پولیس مجرموں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے۔'' ندا کے کہنے پر راسب نے مزید دیر نہیں کی' فون کرنے کے لیے وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئے تھے۔

''تم سب اسے جانتے ہو' انتہائی شاطر لڑکی ہے وہ' جس نے کبھی نوٹوں کی شکل بھی نہ دیکھی' وہ گندگی میں سے بھی سکے اٹھالے گا جبکہ بھائی کی بے جا ہمدردیوں نے تو اسے ہر طرح سے سہولتیں فراہم کر رکھی ہوں گی... مجھے بھائی کے لیے بھی اس پر یقین نہیں ہے' وہ کچھ بھی کر سکتی ہے ایسا نہ ہو پانی سر سے گزر جائے' وہ کوئی شاطرانہ کام کر جائے اور ہم سب لکیر پیٹتے رہ جائیں... مجھے اس کے پاس جا کر اسے اس کی اوقات یاد دلانی ہوگی اگر اس نے بھائی کو اپنے جال میں پھانسنے کا ارادہ بھی کیا تو جان سے مار ڈالوں گا اسے...''

''چپ ہو جاؤ... بھائی نے سن لیا تو کیا سوچیں گے وہ... دراج کے شاطر ہونے میں مجھے بھی کوئی شک نہیں ہے مگر تم زرکاش بھائی کے بارے میں اس طرح کیسے سوچ سکتے ہو۔'' ڈھلی پلیٹیں خشک کرتی شہزا نے ہلکی آواز میں شیراز کو گھر کا جبکہ وہ ناگواری سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

''زرکاش بھائی ٹوتھ پیسٹ تک برانڈڈ استعمال کرتے ہیں' وہ اپنے لیول سے اس طرح نہیں گر سکتے جیسا تم سوچ رہے ہو... اور پھر دراج عمر میں تم سے بھی کم ہے... زرکاش بھائی کو اپنا تماشہ نہیں بنوانا اس کے جال میں پھنس کر... اپیا نے فون پر تمہیں جو سمجھایا تھا اس پر عمل کرو' تمہارے فیوچر کا سارا دارومدار زرکاش بھائی پر ہے فی الحال اپنے غصے کو کنٹرول میں رکھ کر زرکاش بھائی کے سامنے منہ کھولا کرو' اس دراج کی وجہ سے کیوں تم اپنے تعلقات زرکاش بھائی سے خراب کرنے پر تلے ہو...''

''میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ بھائی اس ناگن سے دور رہیں' اپنی محنت کا پیسہ اس احسان فراموش پر خرچ نہ کریں' مت بنیں اس کے لیے اس حد تک اتنے مہربان۔'' شیراز ناگواری سے بولا۔

''اپیا نے زرکاش بھائی کو سمجھا دیا ہے' مجھے یقین ہے کہ ان کا تعلق دراج سے صرف اتنا ہی رہے گا کہ ہر ماہ اسے

itsurdu.blogspot.com

اخراجات کے لیے رقم دیں‘ اسے ہمارا صدقہ ہی سمجھ لو... تم بس اب اطمینان سے باہر جا کر اپنی اسٹڈیز مکمل کرو‘ جیسا زرکاش بھائی کہتے ہیں ویسا ہی کرو‘ یہاں کی فکر نہ کرو‘ یہاں کے معاملات دیکھنے کے لیے امی‘ اپیا اور میں بھی ہوں‘ زرکاش بھائی سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر ہم میں سے کسی کی ناراضی نہیں... اپیا سے بھی انہوں نے یہی کہا ہے کہ وہ ایسا کوئی کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے جو ہماری دل آزاری کا سبب بنے‘ دراج کے منہ لگ کر تم اپنا امیج زرکاش بھائی کی نظروں میں خراب مت کرنا‘ میرے اور اپیا کے ہوتے ہوئے تمہیں یہ اندیشے ہونے ہی نہیں چاہئیں‘ بے فکر رہو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا جو تمہیں لگ رہا ہے نہ ہی میں اور اپیا ایسا کچھ ہونے دیں گے...‘‘ شزا کے سمجھانے پر وہ خاموش ہو گیا تھا مگر اس کے ذہن میں بار بار دراج کی معنی خیز مسکراہٹ اور اس کی باتیں گھوم رہی تھیں جو گھر سے نکلنے سے پہلے آخری بار اس نے کی تھیں‘ جب سے اس نے دراج کو زرکاش کے ہمراہ گاڑی میں دیکھا تھا جانے کیوں اس کی چھٹی حس کسی انہونی کا اشارہ دے رہی تھی۔ بہر حال دل ہی دل میں وہ یہ طے کر چکا تھا کہ ملک سے باہر جانے سے پہلے وہ ضرور دراج کو وارن کرے گا کہ زرکاش کے سائے سے بھی دور رہے ورنہ دنیا کے آخری کونے سے بھی واپس آ کر وہ اس کا گلا گھونٹنے میں وقت نہیں لگائے گا۔

تم مجھے کل یونیورسٹی ڈراپ کر دینا‘ ایک آواز میں اٹھ جانا صبح۔‘‘ پلیٹیں کیبنیٹ میں رکھتی وہ شیراز سے کہہ رہی تھی‘‘ کہ تب ہی زرکاش کچن میں داخل ہوا۔

کیوں... احمد بھائی کل نہیں جا رہے یونیورسٹی؟‘‘ شیراز نے اپنے ماموں زاد بھائی کے بارے میں پوچھا۔‘‘

احمد کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے‘ کیا تمہیں نہیں پتہ؟‘‘ شزا سے پہلے زرکاش بولا۔‘‘

نہیں بھائی مجھے تو ابھی معلوم ہوا‘ کسی نے بتایا ہی نہیں۔‘‘ شیراز حیرت سے بولا۔‘‘

تم گھر میں ٹک کر بیٹھو تو خبر بھی ہو کچھ... جب تم بائیک سے گرے تھے تو تمہاری فکر میں دن میں دس‘ دس چکر احمد‘‘ لگاتا رہا تھا۔‘‘ شزا نے اسے شرمندہ کیا۔

ویسے بری بات ہے‘ ماموں کا گھر ساتھ ہی ہے اور تمہیں پھر بھی خبر نہیں۔‘‘ زرکاش نے پھر گھر کا۔‘‘

میں کل ہی جاؤں گا احمد بھائی کی خیریت معلوم کرنے۔‘‘ شیراز خجالت سے بولا۔‘‘

ابھی تو گیٹ پر جاؤ‘ تمہارا دوست وہاں انتظار کر رہا ہے تمہارا۔‘‘ زرکاش کی اطلاع پر شیراز فوراً کچن سے نکلا۔‘‘

itsurdu.blogspot.com

اب یہ اپنے دوست کے ساتھ باتوں میں لگ کر آدھی رات کر دے گا اور صبح میں اس کی وجہ سے یونیورسٹی سے لیٹ ہو جاؤں گی۔" شمزا نے زچ ہو کر کہا۔

"میں تمہیں یونیورسٹی ڈراپ کر دوں گا... ویسے بھی ابھی میں نے احمد کو کال کی تھی اس کی طبیعت پوچھنے کے لیے تو اس نے مجھ سے کہا ہے کہ کل میں تمہیں یونیورسٹی لے جاؤں۔"

"فائنل پیپرز قریب ہیں تو اس لیے اسے فکر ہے کہ اس کی وجہ سے میرا یونیورسٹی جانا بھی کینسل نہ ہو جائے... میں اپنے لیے کافی بنا رہی ہوں' آپ لیں گے؟" وہ مصروف انداز میں بولی۔

"ہاں ضرور... ویسے میں نے یہ دیکھا ہے کہ شمزا کے بھائیوں سے زیادہ اس کی فکر احمد کو رہتی ہے۔" زرکاش کے اچانک کہنے پر شمزا نے چونک کر اسے دیکھا مگر پھر جھینپے انداز میں مسکرائی۔

"...پتہ نہیں آپ کو ایسا کیوں لگا"

"اس لیے کہ جب سے میں واپس آیا ہوں' کچھ ایسا ہی دیکھ رہا ہوں... خیر یہ اچھی بات ہے۔" زرکاش نے مسکراتی نظروں سے شمزا کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا جبکہ شمزا اس کی بات ان سنی کیے کافی بنانے میں مصروف ہو گئی تھی' اس کی خاموشی پر زرکاش کو بھی مزید کچھ جاننے کی ضرورت نہیں تھی' احمد سے بہت قریبی رشتہ تھا' بہت قابل' ملنسار اور پر خلوص بندہ تھا' شمزا اور احمد میں انڈراسٹینڈنگ بھی کمال کی تھی' ابھی تو دونوں پڑھ رہے تھے' آگے جا کر ان دونوں کے درمیان کوئی تعلق بندھنا زرکاش کے لیے باعث اطمینان اس لیے بھی تھا کہ شادی کے بعد پھر شمزا قریب ہی رہے گی' صبغہ کو بھی دوسری بیٹی کی جدائی گراں نہیں گزرے گی پہلے کی طرح وہ شادی کے بعد بھی ان سب کی نظروں کے سامنے ہی رہے گی۔

www.PakDigestNovels.Com

مسلسل زرکاش کو کال کرتی وہ اب پریشان ہونے لگی تھی' پہلے ہی وہ زرکاش کو بروقت برتھ ڈے وش نہیں کر سکی تھی' رائمہ کی طرف آنے کے بعد وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا' رات میں اسد اور رائمہ اسے گھر کے باقی بچوں کے ساتھ آئسکریم کھلانے لے گئے تھے' باہر سے واپس آنے کے فوراً بعد بھی وہ زرکاش کو کال نہیں کر سکتی تھی' سب کے درمیان ایسا ممکن تھا بھی نہیں... رات میں ربیعہ بچیوں کے ساتھ ہی ان کے کمرے میں تھی' ان کے سو جانے کے بعد

itsurdu.blogspot.com

کوئی ایک بجے کا وقت تھا جب اس نے زرکاش کو کال کی مگر اب ایک گھنٹہ گزرنے کے باوجود مسلسل زرکاش کا نمبر مصروف جا رہا تھا' اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس سے اتنی طویل گفتگو کرنے میں مگن ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اگر کال نہ کرے تو دراج خود اسے کال کر لیتی ہے لیکن رات سونے سے پہلے زرکاش سے بات کرنا اس کے لیے لازمی بن چکا تھا۔ بے چینی اور انتظار سے تنگ آ کر وہ دبے قدموں کمرے سے نکل آئی تھی' رہ رہ کر اسے زرکاش کی بے پروائی پر غصہ آ رہا تھا' لاؤنج میں ٹہلتی وہ وقفے وقفے سے زرکاش کو کال ملا رہی تھی تب ہی امان کی آواز نے اسے چونکایا تھا' سرعت سے فون کو اپنے عقب میں چھپاتے ہوئے اس نے اوپر دیکھا۔

میں ذرا کچھ ضروری بات کر رہا ہوں زرکاش سے' تھوڑا انتظار کر لو' وہ خود تمہیں کال کر لے گا۔" ریلنگ پر جھکے امان" نے کہا اور واپس اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ وہ ساکت رہ گئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ امان بہت عزیز ترین اور قریبی دوست ہے زرکاش کا' زرکاش کے ہر معاملے سے وہ باخبر رہتا ہے مگر دراج ہرگز نہیں چاہتی تھی کہ اس کے اور زرکاش کے درمیان معاملات کی بھنک بھی امان تک پہنچے.. اس کے پلان میں یہ چیز شامل ہی نہیں تھی کہ رائمہ تک کو اس بات کی خبر ہو... اسے زرکاش سے مستقبل میں شادی نہیں رچانی تھی کہ سب کے علم میں یہ بات لا کر فخر محسوس کرتی کہ وہ زرکاش کی محبت میں صدیوں سے غرق ہے' زرکاش سے جو کچھ اسے حاصل ہو رہا تھا اور آگے بھی حاصل کرنا تھا اس سب کے لیے وہ زرکاش کے سامنے تو جھوٹے اظہار محبت کے ڈرامے کر سکتی تھی مگر باقی سب کی نظروں میں اپنا امیج خراب کرنا گوارا نہیں کر سکتی تھی' اسے اب اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا کہ اسے پہلے ہی زرکاش سے کہہ دینا چاہیے تھا کہ وہ امان کو اپنے اور اس کے تعلق سے الگ رکھے۔

بری طرح ڈسٹرب وہ بیک کراؤن سے پشت ٹکائے بیٹھی تھی' اسے ربیعہ کی بچیوں پر رشک آ رہا تھا کہ وہ کتنی میٹھی نیند سو رہی ہیں جبکہ اس کی تو غصے میں نیند بھی اڑ چکی تھی' غنیمت تھا کہ آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد ہی زرکاش کی کال آ گئی تھی۔

آپ نے امان بھائی کو میرے بارے میں کیا بتایا؟ اس سے پہلے کبھی انہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں اس طرح" بات نہیں کی' میں نہیں چاہتی کہ ان کو کچھ معلوم ہو' وہ آپ کے دوست ہیں' میں تو ان کے سامنے جانے سے بھی گریز کرتی ہوں اور آپ..."

itsurdu.blogspot.com

ایک منٹ... ہوا کیا ہے؟'' زرکاش نے حیران ہو کر اسے درمیان میں روکا۔ ''کیوں اس قدر پریشان ہو رہی ہو...؟ مجھ سے کوئی تعلق رکھنا کیا تمہارے لیے اتنا شرمندگی کا باعث ہے کہ تم اسے خفیہ رکھنا چاہتی ہو؟ کیا گناہ ہے جو تم ڈسٹرب ہو گئی ہو؟'' زرکاش کے سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ لاجواب سی ہوتی فوری طور پر کچھ بول نہیں سکی تھی۔ ''امان مجھ سے ضروری بات کر رہا تھا مجھے پتہ تھا تم کال کر رہی ہو گی' میں نے امان سے صرف اتنا کہا تھا کہ دراج کو مجھ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے' امان نے کہا دراج گھر آئی ہوئی ہے میں اسے کہہ دیتا ہوں ذرا انتظار کر لے... اور تم بات کو کہاں سے کہاں لے گئی۔''

ایم سوری... میں اچانک بہت پریشان ہو گئی تھی' اگر امان بھائی کو پتہ چل سکتا ہے سب تو بجیا اور اسد بھائی کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ میں آپ سے کس حد تک محبت کرتی ہوں اور پھر کل بات آپ کے گھر تک بھی پہنچ سکتی ہے' مجھے ویسے ہی ڈر اور خوف لگا رہتا ہے... شیراز مجھے جان سے مار دے گا وہ آپ سے مجھے دور کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے' اتنی نفرت کرتا ہے وہ مجھ سے' آپ سے محبت گناہ ہے نہ شرمندگی... بس مجھے خوف ہے تو آپ کے گھر والوں کا' شیراز کا جو سلوک آپ نے میرے ساتھ دیکھا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ بدتر سلوک میرے ساتھ کر چکا ہے' میں اس کے لگائے گئے کوڑے بھی برداشت کر سکتی ہوں مگر یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کی وجہ سے آپ مجھ سے دور چلے جائیں... میرے خوف کو سمجھنے کے بجائے آپ اسے غلط معنوں میں لے جا کر تکلیف پہنچا رہے ہیں میرے دل کو...'' آنسو بہاتی وہ گلوگیر لہجے میں بولتی چلی گئی۔

تم پہلے رونا بند کرو ورنہ میں بات نہیں کروں گا' روتی رہنا پھر دل بھر کے۔'' زرکاش نے اسے گھر کا۔''

دیکھو... نہ تو مجھے تمہارے بارے میں ہر طرف پرچار کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی تمہیں کسی سے خوف زدہ ہونے کی' ٹھیک ہے رنجشیں ہیں ابھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ رنجشیں اور نفرتیں ختم ہو جائیں گی... میں جانتا ہوں شیراز کا غصہ کتنا خراب ہے' اس کی تمہارے ساتھ بدلحاظی اور سلوک کو میں نے دیکھا ہے' میں اسے غلط کہتا ہوں' ان نفرتوں اور اختلافات کے پیچھے بہت سی ایسی وجوہات رہی ہیں جن کی تلخیاں زائل ہونے میں وقت لگے گا' تم اس سے خوف زدہ مت ہو' نہ تم کمزور ہو نہ تنہا ہو' نہ کسی ایسے جرم کی مرتکب ہوئی ہو کہ کوئی بھی آ کر میری وجہ سے تمہیں پھانسی لگا دے گا... شیراز میرا بھائی ہے' میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں' وہ جذباتی ضرور ہے مگر اس حد تک وہ کبھی نہیں جائے گا۔''

itsurdu.blogspot.com

زرکاش کے لہجے میں شیراز کے لیے اتنا یقین اور بھروسہ محسوس کر کے وراج کی رگوں میں شرارے دوڑنے لگے تھے۔

ہیپی برتھ ڈے۔'' یک دم وہ سرد لہجے میں بول اٹھی۔ ''

اوہ... تھینک یو' تمہیں یاد تو آیا...'' زرکاش اور بھی کچھ بول رہا تھا مگر وہ کھولتے دماغ کے ساتھ لائن ڈسکنیکٹ کر چکی تھی۔

شیراز... تمہارا پتا کٹنے کا وقت شروع۔ تمہیں زرکاش کے دل سے نہ اتار پھینکا تو میرا نام وراج نہیں۔'' زیر لب وہ '' پھنکارتی فون مکمل آف کر گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

معنی خیز گھمبیر خاموشی میں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے عرش نے ایک بار پھر اسے دیکھا تھا' جس کا چہرہ اس وقت بھی لٹھے کی مانند سفید ہو رہا تھا' جیسے اس وقت تھا جب وہ نکاح نامے پر دستخط کر رہی تھی' اس کے ہاتھوں کی لرزش بھی اس لمحے عرش کی نظروں سے چھپی نہیں رہی تھی۔ اضطرابی نظروں سے وہ اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی جو اپنے فلیٹ کا دروازہ کھولتا پلٹ کر اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

وہاں کیوں رکی ہو...؟ آ جاؤ۔'' عرش نے اسے مخاطب کیا جو دور کھڑی کافی ہراساں سی نظر آ رہی تھی' بمشکل وہ اپنے '' لرزتے قدموں کو اس کی سمت کھینچ سکی تھی۔

تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟'' اندر جانے سے پہلے اس نے رک کر پھنسی پھنسی آواز میں پوچھا۔ ''

اس لیے کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہارا شوہر کہاں رہتا ہے... میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تم یہاں کچھ دیر ٹھہرو'' مجھے اچھا لگے گا۔'' عرش کے سنجیدہ لہجے پر وہ گم صم سی اندر داخل ہوئی۔

اپنا گھر چھوڑ کر مجھے ماما کے ساتھ اس فلیٹ میں آنا پڑا تھا... تم جب میرے ماما' پاپا کا وہ گھر دیکھو گی تو یقیناً یہ سوچ کر '' حیران ہو گی کہ میں نے اور ماما نے کس طرح یہاں رہنا قبول کیا...'' اسے اردگرد کا جائزہ لیتے دیکھ کر عرش نے کہا۔

جنت سے نکلنے کے بعد زمین پر جگہ ملے یا کسی کھائی میں... کیا فرق پڑتا ہے... تم یہاں آ جاؤ۔'' عرش کی آواز پر چونک '' کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔ ایک کمرے کا دروازہ کھولے وہ منتظر تھا۔

itsurdu.blogspot.com

یہاں بس تقریباً یہی دو کمرے ہیں اور یہ کمرہ ماما کا ہے' اس وقت یہی کچھ بہتر حالت میں ہے ورنہ تو سب کچھ بے ترتیب' بکھرا ہوا ہے' تمہیں اندازہ ہو رہا ہو گا کہ میں کتنا بد سلیقہ اور پھوہڑ ہوں۔'' بیڈ کی بے شکن چادر کو ہاتھوں سے درست کرتا وہ ہلکے پھلکے انداز میں اس سے مخاطب تھا۔ جو اسی گم صم کیفیت میں کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔ باہر والے حصے کے مقابلے میں یہ کمرہ واقعی کچھ بہتر حالت میں تھا' بیڈ کے ساتھ رکھی ٹیبل پر ایک فریم میں قید تصویر پر اس کی نگاہیں ٹھہر سی گئی تھیں۔

یہ ماما اور پاپا کے ساتھ میرے اچھے دنوں کی آخری تصویر ہے۔'' اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتا وہ بولا تھا۔'' مجھے ہمیشہ اس بات کا افسوس رہے گا کہ ماما کی شدید خواہش کے باوجود یہ موقع نہیں ملا کہ تمہاری ان سے دوبارہ ملاقات اس گھر میں ہوتی۔'' عرش کے افسردہ لہجے پر وہ دوبارہ اس تصویر کو دیکھنے لگی تھی جس میں شازمہ کے حسین چہرے کی مسکراہٹ بھی بہت خوب صورت تھی اور ان کے ساتھ ہی ایک وجیہہ مرد کا چہرہ نمایاں تھا' جن کی آنکھوں اور عرش کی شہد رنگ آنکھوں میں کوئی فرق نہیں تھا' اپنے ماں باپ کے درمیان مسکراتا' جگمگاتا عرش کا چہرہ بھی تھا' اس کے ماں باپ کو دیکھنے کے بعد اندازہ کیا جا سکتا تھا کہ وہ اتنا منفرد و خوب صورت کیوں ہے۔

تم یہاں آرام سے بیٹھ جاؤ' میں ابھی آتا ہوں۔'' عرش اسے تاکید کرتا کمرے سے چلا گیا۔ ادھ کھلے دروازے سے نظر ہٹا کر اس نے بیڈ کی سمت دیکھا ضرور مگر جرات نہیں ہوئی تھی بیٹھنے کی' اپنے گرد چادر کو مزید درست کرتے ہوئے اس کی پیشانی عرق آلود ہونے لگی تھی' عجیب سی گھبراہٹ اس پر طاری ہونے لگی تھی' ایک دم اسے احساس ہوا کہ عرش کے ساتھ اسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا' اپنی گھبراہٹ پر قابو نہ پا کر وہ تیز قدموں سے کمرے سے نکلتی بمشکل عرش سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی جو اس کی عجلت پر بروقت ایک طرف ہو گیا تھا۔

کیا ہوا...؟'' عرش نے حیرت سے اس کے چہرے پر پھیلی وحشت کو دیکھا۔''

میں وہاں بیٹھ جاتی ہوں۔'' خشک ہوتے حلق کے ساتھ بمشکل بولتے ہوئے اس نے سامنے دیوار کے ساتھ رکھے کاؤچ کی طرف اشارہ کیا اور عرش کی جانب دیکھے بغیر ہی کاؤچ کی طرف بڑھ گئی' دوسری جانب عرش جو جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا' ایک گہری سانس لیتا اس کی طرف بڑھا' کاؤچ کے کنارے وہ اس طرح بیٹھی تھی جیسے کسی بھی پل اٹھ کر بھاگ جائے گی۔ قدرے جھک کر عرش نے چھوٹی سی طشتری میں رکھا خوش رنگ مشروب کا گلاس

itsurdu.blogspot.com

اسے پیش کیا' گلاس اٹھانے سے پہلے اس نے نظر اٹھا کر عرش کی کھوجتی نظروں میں دیکھا اور پھر فوراً ہی مشروب سے لبالب بھرا گلاس اٹھا لیا تھا۔

یہ دیکھنے کے لیے نہیں' پینے کے لیے ہے۔'' اسے تذبذب میں مبتلا گلاس کو تکتے دیکھ کر عرش نے کہا۔''

رک کر پیتی ہوں... ابھی یہ ٹھنڈا بہت ہے۔'' پیاس کی شدت سے حلق میں چبھتے کانٹوں کے باوجود وہ بولی مگر اگلے ہی'' پل اس کی سانس رک گئی جب عرش یک دم نیچے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

میں اس گلاس سے تمہارے سامنے چند گھونٹ لیتا ہوں اگر میں بے ہوش ہو جاؤں تب تم اسے ہرگز مت پینا۔''اس'' کی آنکھوں میں دیکھتا وہ گہری سنجیدگی سے بولا اور پھر گلاس اس سے لے کر چند گھونٹ لیے تھے' وہ نظر اٹھا کر اس کی طرف نہیں دیکھ سکی تھی جو دوبارہ گلاس اسے تھما چکا تھا' اس کی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ لرزتے ہاتھ سے گلاس ہونٹوں سے لگا چکی تھی جبکہ عرش اس کے سامنے سے اٹھتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

گلاس سے آخری گھونٹ لے کر اس نے اپنے قریب ہی کاؤچ پر رکھی طشتری میں گلاس رکھ دیا' چادر کے پلو سے اس نے اپنی بھیگی پیشانی کو خشک کیا' عرش جانے کہاں گم تھا مگر رفتہ رفتہ اس کی گھبراہٹ کم ہوتی جا رہی تھی۔ وحشت کی جگہ اب اسے شرمندگی گھیر رہی تھی' کچھ دیر بعد جب اس نے عرش کو آتے دیکھا تو نظریں نہیں ملا سکی مگر اس وقت بری طرح چونک کر اسے دیکھنے پر مجبور ہو گئی تھی جب عرش دوبارہ گھٹنوں کے بل سامنے بیٹھتا ایک پتلی سی نائلون کی رسی اس کی گود میں رکھ رہا تھا' جبکہ وہ حیران و پریشان نظروں سے کبھی اسے اور کبھی رسی کو دیکھ رہی تھی۔

بہتر ہو گا کہ تم میرے ہاتھوں کو اس رسی سے مضبوطی سے باندھ دو... کیونکہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تم مجھ'' سے اس طرح خوف زدہ رہو۔'' وہ پُرشکوہ لہجے میں بولا۔''اب اس مقام پر آکر اتنی بے یقینی... اس حد تک بے اعتباری میں اپنی ہی نظروں میں مجرم بن رہا ہوں...'' عرش ابھی اتنا ہی بولا تھا کہ وہ یک دم چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی' عرش خاموشی سے اس کی سسکیاں سنتا رہا' کچھ دیر گزری جب وہ بمشکل خود کو سنبھالتی نظر نہیں اٹھا سکی تھی' اس کا چہرہ اب بھی کرب سے متغیر تھا' آنسو قطار در قطار بہتے چلے جا رہے تھے۔

مجھے اب یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے اپنے ساتھ ایک رشتے میں باندھ کر میں نے بہت غلط کیا ہے تمہارے ساتھ۔'' وہ'' بجھے لہجے میں بولا۔

itsurdu.blogspot.com

ایسامت سوچو...اس سب میں میری مرضی بھی شامل ہے۔''لبریز سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتی وہ رندھے لہجے میں بولی۔چند لمحوں تک عرش پر سوچ نظروں سے اسے بس دیکھتا رہا جو بار بار بہتے آنسوئوں کو صاف کرتی نظر جھکائے بیٹھی تھی۔

جانتا ہوں تمہاری مرضی شامل ہے مگر اب تمہارے یہ آنسو دیکھ کر میرا دم گھٹ رہا ہے کہ کہیں تمہیں کوئی پچھتاوا تو''

''نہیں ہو رہا...اپنے فیصلے پر۔

یہ کسی پچھتاوے کے آنسو نہیں ہیں۔میں اپنے فیصلے پر تم سے زیادہ مطمئن ہوں۔''وہ درمیان میں بول اٹھی۔''

تو پھر یہ سب کیا ہے؟تم مجھے نہ خوش نظر آرہی ہو نہ ہی مطمئن...میں تمہیں اس طرح دیکھ کر پریشان و شرمسار ہو رہا''

ہوں...''وہ مضطرب ہوتا ہوا بولا۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا عرش...مجھے نہیں سمجھ آرہا کہ مجھے کیا کہنا چاہیے'تمہیں کیسے یقین دلانا چاہیے کہ میں خوش''

ہوں...ایسا لگ رہا ہے سب کچھ اچانک بدل گیا ہے جبکہ اچانک یہ سب نہیں ہوا پھر بھی...''عجیب سی الجھن میں وہ بات ادھوری چھوڑ گئی تھی۔

شاید سب کچھ بدل جانے کا احساس تم فوری طور پر قبول نہیں کر پا رہی ہو...مگر کوئی بات نہیں'کچھ وقت تو لگے گا قبول''

کرنے میں۔''اس کی بھیگی پلکوں پر نظر جمائے وہ بولا اور پھر دھیرے سے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے تھے۔

آج کے بعد اب پھر کبھی میں تمہیں اس طرح روتے ہوئے نہیں دیکھ سکوں گا...تم اپنے ساتھ ساتھ میرے دل پر''

بھی آئندہ یہ ظلم نہ کرو تو اچھا ہے۔''عرش کے سنجیدہ گمبھیر لہجے پر وہ چپ رہی تھی۔

جانتی ہو'ماما کو مجھ سے بھی زیادہ خبر میرے دل کی تھی...وہ میرے کچھ بتائے بغیر ہی میری زندگی میں تمہاری اہمیت کو''

پہچان گئی تھیں'انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ تمہیں میرے ساتھ ہمیشہ دیکھنے کی وہ خواہش دل میں رکھتی ہیں'وہ یہ چاہتی تھیں کہ میں زندگی میں آگے بڑھتے ہوئے تمہیں نہ گنوادوں'وہ جانتی تھیں کہ تم اس قابل ہو کہ تمہاری قدر کی جائے'وہ جانتی تھیں کہ میرا دل صرف تمہارے ہی حق میں گواہی دے گا'ان کی خواہش کہیں نہ کہیں میری خواہش بھی بن چکی تھی'میں بے خبر رہا مگر وہ بے خبر نہیں رہی تھیں۔''وہ گہری سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

''یہ سب تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے؟''

itsurdu.blogspot.com

”اس وقت سے زیادہ بہتر اور کوئی وقت نہیں تھا تمہیں یہ سب بتانے کا... میں یہ باتیں تمہیں ایسے ہی وقت میں بتانا چاہتا تھا جس میں ہمارے درمیان ایک مضبوط تعلق ہو جس میں کوئی بناوٹ‘ کوئی ریاکاری نہ ہو۔

”مجھے ہمیشہ یہ دکھ سنبھال کر رکھنا پڑے گا کہ وعدے کے باوجود میں ماما سے ملنے یہاں نہیں آسکی... میرے بارے میں انہوں نے تم سے جو کچھ کہا وہ سن کر میرے دل میں ان کی محبت اور احترام میں مزید اضافہ ہوا ہے... وہ بہت گہری عورت تھیں... پہلی ملاقات میں ہی مجھے ان کے لہجے کے ٹھہراؤ اور اس کی شیرینی سے اندازہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے زندگی میں کتنے مصائب کتنی تکلیفوں کا سامنا کیا ہو گا... یہ میری بدنصیبی ہے کہ میں ان سے دوبارہ نہ مل سکی۔“ اس کے آزردہ لہجے پر عرش نے گہری سانس لے کر سر جھکا لیا‘ چند لمحوں تک وہ اسے دیکھتی رہی تھی اور پھر اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکال کر اس کی پیشانی کے زخم کو چھوا۔

”اب تو ٹھیک ہو گیا ہے یہ زخم... تم نے جو چھو لیا ہے۔“ اس کی مسکراتی نظروں پر وہ سرخ چہرے کے ساتھ نگاہ چراتی نامحسوس انداز میں پیچھے ہو گئی تھی۔

”مگر زخم گہرا تھا اس لیے نشان باقی ہے۔“ عرش کو خاموشی سے اپنی سمت دیکھتا پا کر وہ گھبراہٹ چھپائے بولی۔

”برا لگ رہا ہے میرے چہرے پر؟“ عرش کی تشویش پر اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ نفی میں سر ہلا دیا۔

”پتہ ہے‘ میں کھیل کود اور شرارتوں میں خود کو بہت زخمی کر لیتا تھا‘ ماما کو سب سے زیادہ یہ فکر رہتی تھی کہ کہیں میرے چہرے پر کوئی چوٹ نہ لگ جائے‘ پاپا ان کو یہی کہہ کر تسلی دیتے تھے کہ لڑکوں کے چہرے پر چوٹ کے نشان لڑکیوں کو بہت اچھے لگتے ہیں... اب تم بتاؤ پاپا ٹھیک کہتے تھے ناں؟“

”ہاں‘ میرے نزدیک تو ان کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔“ وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

”یاد آیا... ایک منٹ‘ ابھی آتا ہوں۔“ وہ یک دم بولتا اپنی جگہ سے اٹھا‘ حیران نظروں سے وہ اسے سامنے کمرے میں غائب ہوتا دیکھتی رہی‘ کچھ لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں مخملی سرخ کیس تھا۔

”پتہ نہیں تمہارے لیے اب بھی اسے اپنے ساتھ رکھنا ممکن ہے یا نہیں... مگر میں چاہتا ہوں کہ ماما کی یہ نشانی تم ہمیشہ پہن کر رکھو۔“ عرش کے کہنے پر اس نے ایک پل رک کر جگمگ کرتی انگوٹھی کو دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔

itsurdu.blogspot.com

پہنا دو' میں اسے کبھی اپنے ہاتھ سے الگ نہیں کروں گی۔'' انگوٹھی اسے پہنا کر عرش نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

''میں بہت خوش ہوں تمہارا ساتھ پا کر... میں تمہارا شکر گزار اور احسان مند بھی ہوں... میں نے سوچ لیا ہے کہ میں تمہاری ہر ذمہ داری کو بانٹوں گا... اس پر یقیناً تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا... میں کسی اچھے اسپشلسٹ کو جلد ہی تلاش کروں گا تاکہ تمہاری امی کا بہتر علاج شروع ہو سکے جس کی انہیں ضرورت ہے میں زرق کو بھی ڈھونڈ رہا ہوں' مطمئن رہو' میں پتہ کر چکا ہوں وہ اس شہر سے باہر نہیں گیا' وہ جا بھی نہیں سکتا' یہیں' کہیں چھپا ہوا ہے' ایک بار مل جائے تو میں خود اس سے بات کروں گا' اسے ہر ممکن سمجھانے کی کوشش کروں گا' اس کو نشے کی لت سے آزاد کروانے اور اس کے علاج کی ذمہ داری میری ہے' صرف تمہارے لیے ہی نہیں' میں خود بھی چاہتا ہوں کہ اس کی زندگی تباہ نہ ہو' ابھی بہت زیادہ دیر نہیں ہوئی' تم دیکھنا آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہوتا چلا جائے گا پھر ہم دونوں مل کر اپنی زندگی کا آغاز کریں گے' اپنے حصے کی خوشیاں سمیٹیں گے۔'' نم آنکھوں سے وہ بس اسے دیکھ رہی تھی' جو بولتا جا رہا تھا۔

''سب کچھ بہت سہل ہو جائے گا اگر تم مجھ پر اعتبار و بھروسہ رکھو جو کہ فی الوقت بہت زیادہ نہیں ہے تمہیں مجھ پر...'' عرش نے شکوہ کرتے ہوئے اس کے شرمندہ تاثرات کو دیکھا۔

''عرش... یہاں آتے ہوئے میں گھبرائی ہوئی ضرور تھی لیکن مجھے تم پر اعتبار ہے ورنہ میں تمہارے ساتھ یہاں تک آتی نہ ہی تمہارے سامنے موجود ہوتی۔'' اس کے مدھم لہجے پر عرش خاموش رہا۔ ''میں سچ کہہ رہی ہوں' ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟''

''دیکھ رہا ہوں کہ تم قریب سے بھی ویسی ہی نظر آتی ہو جیسی دور سے دکھائی دیتی ہو۔'' عرش کے خشمگیں لہجے نے اسے حیران کیا۔

''کیسی...؟''

''سڑی ہوئی سی۔'' عرش کے جواب پر اس کا چہرہ اتر گیا جبکہ عرش بے ساختہ اس کے تاثرات پر مسکرا اٹھا تھا۔

''مذاق کر رہا ہوں' تم جانتی ہو میں نے جھوٹ کہا ہے۔'' بولتے ہوئے عرش نے اس کے رخسار کو چھوا کہ وہ سن سی ہوتی خود میں سمٹ گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

میں تمہارے لیے کچھ کھانے کے لیے تو لاؤں' تمہیں بھوک لگی ہو گی۔ میں بس دس منٹ میں واپس آیا..." اچانک یاد آنے پر وہ عجلت میں بولتا اٹھا۔

"عرش... پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے اور مجھے امی کی فکر ہونے لگی ہے' اس وقت مجھے صرف گھر جانا ہے۔"

"تم پریشان مت ہو' میں پندرہ منٹ میں تمہیں گھر پہنچا دوں گا۔"

تو پھر چلو۔" عرش کی بات مکمل سنے بغیر وہ اس سے پہلے ہی گیٹ کی سمت بڑھی۔"

سنو..." عرش کی پکار پر وہ گیٹ کھولتے کھولتے رک کر متوجہ ہوئی۔"

ایک بار بھی یہ نہیں پوچھو گی کہ میں تمہارے لیے کیا محسوس کر رہا ہوں؟" کچھ تھا عرش کے لہجے میں' گہری نظروں" میں کہ دھڑکنیں تھمنے لگی تھیں' نگاہیں چراتی وہ باہر نکل گئی' گہری سانس بھر کر عرش کو بھی اس کی تقلید کرنی پڑی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

"کیا ہم ابھی پولیس اسٹیشن نہیں جا سکتے؟"

ابھی رات ہو چکی ہے' تمہیں صبح تک انتظار کرنا ہو گا۔" راسب بولے' جس پر وہ خاموش ہوتی کچھ سوچنے لگی تھی۔"

اس کے بنوائے گئے اسکیچ کے مطابق پولیس نے تلاش شروع کر دی تھی' آج ایک اہلکار کچھ فوٹو گرافس لے کر گھر آیا تھا' اسکیچ کے مطابق کچھ افراد کو پولیس نے حراست میں لے رکھا تھا' ان افراد کی تصویروں میں سے دوسری ہی تصویر اسی مطلوبہ شخص کی تھی جسے پہچاننے میں رجاب کو زیادہ وقت نہیں ہوئی تھی۔

آغا جان... آپ فون پر انسپکٹر کو تاکید کر دیں کہ اس کے ساتھ کوئی سختی نہ کی جائے' نہ ہی اس سے سوال جواب کرنے کا" "کوئی فائدہ ہے' وہ کچھ نہیں جانتا میرے معاملے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

رجاب... اگر وہ کچھ نہیں جانتا تو تم نے اس کا اسکیچ کیوں بنوایا تھا؟ اب پولیس کو تفتیش کرنے دو شاید وہ کچھ جانتا ہو۔""" ندا بولیں۔

میں نے اس کا اسکیچ اس لیے بنوایا تھا کیوں کہ میں اس تک پہنچنا چاہتی ہوں' اس کی وجہ سے میں آپ کے سامنے موجود" ہوں' کیا یہ کافی نہیں اسے ڈھونڈنے کے لیے...؟" بولتے ہوئے اس نے راسب کو بھی دیکھا۔

itsurdu.blogspot.com

تم ٹھیک کہہ رہی ہو‘ ہم اس کے احسان مند ہیں‘ اس کا ملنا ضروری تھا‘ ہم پر فرض ہے کہ ہم اس کا شکریہ ادا کریں۔“ ”راسب نے تائید کی۔

”آغا جان... بات صرف شکریہ ادا کرنے تک محدود نہیں‘ میرا مقصد کچھ اور ہے۔“

کیا مطلب ہے تمہارا؟“ راسب نے الجھ کر اسے دیکھا۔“

آغا جان... میں اس کے لیے کچھ کرنا چاہتی ہوں‘ آپ نے اسے تصویر میں دیکھا ہے‘ مگر میں نے اسے اپنے قریب دیکھا ہے‘ اس کی آواز سنی ہے‘ وہ ایک ایسا لڑکا ہے جس کا چہرہ جھریوں زدہ ہے کسی بوڑھے ضعیف انسان جیسا...“

ہاں... اس لڑکے کو تصویر میں دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کسی خطرناک قسم کے نشے کا عادی ہے‘ اس کی حالت اگر اس سے بھی زیادہ بگڑی ہوئی ہوتی تو بھی یہ حیرت انگیز نہیں ہوتا... نشے کی عادت تو موت ہے‘ مگر تم اس کے لیے کیا کرنا چاہتی ہو؟“

”... میں چاہتی ہوں وہ سمجھے اس بات کو کہ زندگی کی ایک اہمیت ہے“

رجاب... ایسے لوگ کسی کی نہیں سنتے‘ ان کو صرف اپنے نشے کی طلب سے مطلب ہوتا ہے۔“ ندا در میان میں بولیں۔

لیکن میرے ساتھ تو اس نے ایسا نہیں کیا... میں بول بھی نہیں سکتی تھی پھر بھی اس نے میری بات کو سمجھنے کی کوشش کی‘ میری مدد کی وہ چاہتا تو مجھے وہاں ایسے ہی چھوڑ کر بھاگ سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا...“

”ٹھیک ہے اب بتاؤ ہم کیا کر سکتے ہیں اس کے لیے... کیا سوچا ہے تم نے؟“

میں چاہتی ہوں کہ وہ تباہ نہ ہو‘ آپ اسے سمجھائیں‘ اس سے بات کریں... اگر اسے ڈاکٹر شرجیل کے ری ہیب سینٹر پہنچا دیا جائے‘ پچھلے سیشن میں‘ میں نے ڈاکٹر شرجیل سے ساری معلومات لے لی تھیں‘ ڈاکٹر اپنی نگرانی میں اس کا علاج کریں گے‘ زیادہ عرصہ نہیں لگے گا اسے ایک نارمل زندگی کی طرف آنے میں‘ اس نے جو احسان کیا اس کے بعد ہم اس کے لیے اتنا تو کر سکتے ہیں۔“ رجاب کے لہجے میں اصرار تھا جبکہ راسب اثبات میں سر ہلاتے کچھ سوچنے لگے تھے۔

دوسرے دن وہ خود بھی خاص طور پر راسب کے ہمراہ پولیس اسٹیشن میں موجود تھی‘ راسب نے سر سے پیر تک اسے دیکھا جو پولیس اہلکار کے شکنجے میں بے چین ہو رہا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

آپ کو یقین ہے کہ یہ وہی ہے؟" انسپکٹر نے رجاب کو مخاطب کیا' جواباً وہ کوئی جواب دیے بغیر کرسی سے اٹھ کر اس کے سامنے آ رکی تھی جو حیران کھڑا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا' میں ان لوگوں کو جانتا بھی نہیں ہوں۔" نقاب میں چھپے رجاب کے چہرے سے نگاہ ہٹاتا وہ انسپکٹر کو بتا رہا تھا۔

"ابھی جان پہچان کروا دیتے ہیں ذرا صبر رکھو' سب یاد آ جائے گا۔" انسپکٹر کے کہنے پر اس نے ہونقوں کی طرح پہلے راسب کو اور پھر رجاب کو دیکھا۔

"تم تک پہنچنے کے لیے میں نے پولیس کی مدد اس لیے حاصل کی کیونکہ میں تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی اگر اس رات تم میرے بھائی کو فون پر اطلاع نہ دیتے تو شاید میں اسی سڑک پر مر جاتی۔" رجاب کی بات سنتا وہ پہلے الجھا مگر پھر حیرت سے اس کا منہ کھل گیا تھا۔

"تُو... تُو زندہ کیسے بچ گئی...؟"

"تمیز سے بولو۔" اہلکار نے اس کی گردن پر دھپ لگا کر گھرکا۔

"ساری رات آرام سے گزاری ہے تم نے تھانے میں' اب سیدھی طرح سچ سچ بتا دو اس رات کیا ہوا تھا... تم نے وہاں کیا دیکھا؟" انسپکٹر نے کڑے لہجے میں بازپرس کی۔

"صاحب... میں کچھ نہیں جانتا کیا ہوا تھا... میں سچ کہہ رہا ہوں... آپ اس لڑکی سے پوچھ لیں... میں نے صرف اس کو ہی وہاں زخمی حالت میں دیکھا تھا۔ میں نے اس کی مدد کی اور اس کی وجہ سے ہی مجھے ساری رات آپ نے یہاں بند رکھا' اب مجھ پر کوئی جھوٹا الزام لگایا جائے گا کہ میں نے اس لڑکی سے ہزاروں روپے یا پرس ہتھیا لیا' اس کے زیور چھین لیے' میں قسم کھانے کے لیے تیار ہوں' میں نے ایسا کچھ نہیں کیا' میں نے اس لڑکی کی مدد کرنے کا جرم ضرور کیا ہے' مجھے کیا پتہ تھا یہ احسان فراموش نکلے گی۔" سرخ آنکھوں کے ساتھ اس نے آخر میں رجاب کو گھورا۔

"بکواس بند کرو... یہ صاحب اور بی بی جو بول رہے ہیں اب وہ سنو۔" انسپکٹر نے سخت لہجے میں جھڑکا۔ رجاب نے ایک نظر راسب کو دیکھا جو فی الوقت بغور وہ سب سن رہے تھے اور جانچ بھی رہے تھے۔

"میں پہلے ہی کہہ چکی ہوں کہ تم نے میرے لیے جو کیا میں اس کے لیے تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی' مجھے تمہارا

itsurdu.blogspot.com

احسان یاد ہے اس لیے میں تمہارے ساتھ کچھ اچھا ہی کرنا چاہتی ہوں... مجھے تم پر کوئی جھوٹا الزام لگانے کی ضرورت نہیں... مگر یہ تو سچ ہے کہ تم نے میرے زیور اپنی تحویل میں لینے کے بعد ہی میری مدد کی تھی۔" رجاب کے کہنے پر اس نے گڑبڑا کر انسپکٹر کو دیکھا۔

"کون سا زیور' کیسا زیور؟ میرے پاس تمہارا کوئی زیور نہیں ہے۔" وہ بوکھلا کر بولا۔

"رجاب..." راسب کی آواز پر وہ کچھ کہتے کہتے رکی تھی اور پھر ان کو کرسی سے اٹھتے دیکھ کر خاموشی سے ایک طرف ہٹ گئی۔

"ہمیں وہ زیور نہ تم سے واپس چاہئیں نہ ہی اس کے لیے تم ہمیں درکار تھے... تم نے میری بہن کی زندگی بچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے' ہم تمہارے احسان مند ہیں اور بدلے میں تمہاری زندگی کو بہتر کرنا چاہتے ہیں۔"

"تم میرے لیے بس اتنا کر دو کہ مجھے یہاں سے نکلوا دو' باقی مجھے کچھ بہتر ہونے نہ ہونے کی پروا نہیں۔" وہ بیزاری سے بولا۔

"دیکھو' تم نوجوان ہو' یہ تمہاری عمر کا سنہری دور ہے' اسے نشے کی تاریکی میں گم نہ کرو' تم دوسروں کی مدد کرنے والے ایک اچھے انسان ہو اور..."

"تم مجھ سے چاہتے کیا ہو؟" وہ درمیان میں بولا۔

"ہم تمہیں ایک ایسی جگہ لے جانا چاہتے ہیں جہاں رہ کر تمہیں نشے کی لت سے ہمیشہ کے لیے نجات مل جائے گی' تم ایک اچھی زندگی گزارنے کے قابل ہو جاؤ گے..."

"میں نہیں جاؤں گا' تم مجھے یہاں سے آزاد کرواؤ بس۔" وہ بدک کر بولا۔

"تمہیں ہمارے ساتھ وہاں جانا ہی پڑے گا ورنہ مجبوراً مجھے تمہارے خلاف لوٹ مار کی رپورٹ درج کروانی پڑے گی' سالوں تک جیل میں قید رہنے سے بہتر ہے کہ تم ہمارے ساتھ چلو۔" رجاب نے سرد سپاٹ لہجے میں اسے دھمکایا۔

"نہیں جاتا میں' جاؤ کر لو جو کرنا ہے۔" وہ ہتھے سے اکھڑا۔

"تمہارے فرشتے بھی جائیں گے' تم خود نہیں جاؤ گے تو پولیس کی تحویل میں جانا پڑے گا... اسے ہتھکڑی لگا کر وین میں بٹھاؤ' ہم آ رہے ہیں۔" اسے گھرک کر انسپکٹر نے اپنے اہلکار کو حکم دیا' اس کے احتجاج کے باوجود اہلکار اسے زبردستی

itsurdu.blogspot.com

کھینچتا لے گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

تیسری بار ڈور بیل دینے کے بعد اس نے زیادہ انتظار کیے بغیر اپارٹمنٹ کی دوسری چابی نکال لی تھی‘ اسے پہنچنے میں دیر ہو گئی تھی ورنہ کافی دیر پہلے ہی دراج نے اسے کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ اپارٹمنٹ میں ہے اور اس کا انتظار کر رہی ہے‘ ہال کے سامنے سے گزرتے ہوئے اسے دراج کے اچانک یہاں آنے کی وجہ سمجھ آ گئی تھی‘ ڈائننگ ٹیبل پر کیک‘ کینڈل‘ فلاورز سب سجے تھے اور یقیناً وہ اس کا انتظار کرتے کرتے سو چکی تھی‘ بیڈ روم میں داخل ہوتے ہی زرکاش کا یقین مستحکم ہو گیا تھا۔

اس کا رخ دروازے کی ہی سمت تھا‘ دوپٹہ اچھی طرح خود پر پھیلا کر اس نے پیروں کے نیچے اس طرح دبا رکھا تھا کہ فین کی تیز ہوا سے اس کی غفلت میں بھی دوپٹہ ادھر ادھر نہیں ہو سکتا تھا‘ دوپٹے کا اوپر والا کنارا اس کے بازو تلے دبا تھا جس کی ہتھیلی پر چہرہ ٹکائے وہ بڑی پُرسکون نیند میں تھی‘ اس کا اتنا احتیاطی انداز میں محو استراحت ہونا زرکاش کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا‘ زرکاش کی پہلی پکار اس تک نہیں پہنچی تھی‘ دوسری بار اس کا نام لیتے ہوئے زرکاش نے دھیرے سے اس کے پیر کو تھپتھپایا مگر وہ ہنوز نیند میں غرق تھی‘ دھیرے سے بیڈ کے کنارے بیٹھتا وہ اس کے خوابیدہ چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا‘ جو کسی چھوٹے سے بچے کی طرح معصوم دکھائی دے رہی تھی‘ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ زرکاش نے دھیرے سے اس کی پیشانی پر ہوا سے بکھرتے تراشیدہ بالوں کو احتیاط سے سمیٹنا شروع کیا تھا کہ تب ہی دراج کی بند پلکوں میں لرزش ہوئی تھی‘ یقیناً پیشانی سے مس ہوتیں پوروں کے لمس نے اس کی حسیات کو بیدار کر دیا تھا‘ زرکاش نے چاہا تھا کہ اسے پھر آواز دے مگر اس سے پہلے ہی دراج کی خمار زدہ گلابی آنکھوں کے کٹورے کھل گئے تھے‘ وہ نہیں جانتا تھا کہ ان کھلتی آنکھوں نے کس عجیب سحر میں اسے جکڑا کہ وہ سب کچھ بھولنے لگا تھا‘ ارد گرد سے اپنے آپ سے بھی وہ غافل ہوتا جا رہا تھا‘ گلابی ڈوروں سے سجی خمار آلود آنکھوں نے آج پہلی بار اپنا وار کر ہی ڈالا تھا اور وہ اس کی زد میں ساکت وجامد رہ گیا تھا... لیکن یہ سکتہ‘ یہ اسرار بھرا لمحہ اس وقت ٹوٹا جب دراج نے زرکاش کو قریب بیٹھے دیکھا اور بے اختیار اپنی پیشانی پر ٹھہرے اس کے ہاتھ کو جھٹکتی گھبرا کر اٹھ بیٹھی تھی۔ دنگ نظروں سے زرکاش اس کے فق چہرے کو دیکھتا ہی رہ گیا تھا جو سرعت سے بیڈ سے اترتی تیزی سے بیڈ روم سے نکلتی چلی گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

اپنے عقب میں ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے جہاں اس کا دل دھڑ دھڑ کر رہا تھا وہیں اس نے اپنا سر بھی پکڑ لیا تھا۔۔اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ اس نے کیا کر ڈالا ہے' اپنی ساری ریاضتوں پر اس نے خود ہی پانی پھیر ڈالا تھا۔

روہانسے تاثرات کے ساتھ سر ہاتھوں میں تھامے وہ گرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی تھی' اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اپنی اس بے اختیاری حرکت کے بعد اب وہ کس طرح زرکاش کا سامنا کرے گی۔۔۔ کیا کہہ سکے گی' اس سے جب وہ پوچھے گا کہ یہ تھا وہ اعتبار' یہ تھا وہ یقین جس کی وہ دعوے دار تھی' یہ تھی وہ محبت جس کا اظہار اب تک وہ برملا کرتی رہی تھی' شدید اضطرابی کیفیت میں اس کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہونے لگے تھے مگر سامنا تو کرنا ہی تھا۔۔دروازے پر ابھرتی آہٹ نے اسے سر جھکانے اور چہرہ چھپانے پر مجبور کر دیا تھا۔

دراج۔۔۔ "زرکاش کی پکار کے ساتھ ہی یکایک اس کے دماغ میں بجلی کا کوندا سا لپکا تھا' جھکے سر کے ساتھ اس کا ذہن سو" کی اسپیڈ سے دوڑا تھا اور پھر پلک جھپکتے ہی میں وہ زرکاش کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔

دراج! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اچانک کیا ہوا تھا تمہیں' کیا تھا وہ سب؟" گہرے سنجیدہ لہجے میں وہ اس سے پوچھ رہا" تھا۔

میں نے آوازیں دی تھیں تمہیں' پھر مجھے احساس ہوا کہ تم بہت گہری نیند سو رہی ہو یہ سچ ہے کہ تم پر بے اختیار مجھے" پیار آ گیا جیسے کسی سوئے ہوئے معصوم بچے میں پاکیزگی اور تقدس ہوتا ہے' حلاوت ہوتی ہے' مہربانی ہوتی ہے' کسی قسم کا کھوٹ نہیں ہوتا' میں صرف تمہیں جگانے کے لیے تمہارے قریب بیٹھا تھا۔۔۔ اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میرا کوئی غلط ارادہ "۔۔۔ تھا' اگر تمہیں میری نیت پر شک ہوا تھا تو تم

زرکاش۔۔۔ یہ سب مت کہیں' آپ کے لیے میں ایسا کچھ گمان میں بھی نہیں لا سکتی' مجھے میری نظروں میں اور مت" گرائیں۔۔۔" چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہ رندھے لہجے میں بولی۔

تم نہیں۔۔۔ میں اپنی ہی نظروں میں گر گیا ہوں' اپنی نیت کے معاملے میں خود ہی مشکوک ہو گیا ہوں۔۔۔ مانتا ہوں کہ " اچانک مجھے قریب دیکھ کر تمہارا ڈرنا' چونک اٹھنا فطری تھا مگر جس طرح تم میرا ہاتھ جھٹک کر مجھ سے دور بھاگی ہو' ایک پل کو تو مجھے بھی یہی لگا کہ واقعی میں کوئی عفریت ہوں اور تمہیں دبوچنے والا ہوں۔" سر جھکائے وہ بالکل ساکت بیٹھی تھی' زرکاش کے خطرناک حد تک سنجیدہ لہجے میں شدید تاسف بھی جھلک رہا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

''جو تم سے سرزد ہوا وہ صرف ڈر نہیں تھا' وہ کچھ اور ہی تھا جو نظرانداز کرنے کے قابل نہیں تھا' میں یہ سوچنے پر مجبور ہو رہا ہوں کہ مجھ سے کب اور کہاں کوئی ایسی غلطی سرزد ہوئی ہے کہ میں تمہارے اعتبار کے اونچے پیڈسٹل سے اس حد تک نیچے آگیا ہوں...'' شدید تاسف سے بات کرتا وہ دراج کی طرف ہی متوجہ تھا اس کے آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ مزید کچھ بول بھی نہیں سکا تھا۔

''آپ نے ٹھیک کہا' وہ صرف ڈر نہیں تھا' وہ کچھ اور تھا جو میرے دل و دماغ میں پنجے گاڑھ کر بیٹھا ہوا ہے' دیمک کی طرح اندر ہی اندر چاٹ رہا ہے مجھے' جس کا خوف مجھ پر نیند سے بیدار ہونے کے بعد بھی حاوی رہتا ہے' میں اس کے بارے میں کسی کو کچھ بتا بھی نہیں سکتی۔''

''دراج... صاف صاف بتاؤ مجھے کہ بات کیا ہے' میں جاننا چاہتا ہوں۔''

''میں آپ کو بھی نہیں بتا سکتی' بجیا نے مجھے قسم دی تھی کہ میں اپنی زبان بند رکھوں۔''

''مگر پھر بھی تمہیں بتانا ہوگا مجھے۔ میں کسی قسم کو نہیں جانتا' مجھے فکر ہو رہی ہے تمہاری' یہ سب نارمل نہیں ہے۔''

''مگر... میں کس طرح بتاؤں گی آپ کو یہ سچ کہ جب گھر کے محافظ ہی نقب زنی پر اتر آئیں تو دن رات کس عذاب سے گزرتے ہیں۔'' اس کا سسکتا لہجہ زرکاش کا اضطراب بڑھا گیا تھا' دراج کے قریب بیٹھتا وہ اسے شانوں سے تھام کر روبرو کر گیا تھا۔

''اگر میں واقعی تمہارے اعتبار اور بھروسے کے قابل ہوں تو مجھے سب سچ بتاؤ۔'' اپنے لفظوں پر زور دیتا وہ کچھ سخت لہجے میں بولا۔

''آپ میری بات پر یقین کریں گے...؟'' دھندلائی آنکھوں سے دراج نے اس کے تاثرات جانچے تھے۔

''میں یقین کیوں نہیں کروں گا...؟''

''کیونکہ نقب لگانے والا آپ کا اپنا بھائی ہے جس پر آپ کو بہت بھروسہ اور یقین ہے۔'' اس کے لرزتے لہجے نے چند لمحوں کے لیے زرکاش کو پتھرا کر رکھ دیا تھا۔

''دراج... تم جانتی ہو' تم کس کے بارے میں کیا کہہ رہی ہو...؟'' زرکاش کو اپنی ہی آواز اجنبی لگی تھی' دراج کے شانوں پر اس کی گرفت کمزور ہونے لگی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

ہاں' میں جانتی ہوں' بھگت چکی ہوں اور بھگت رہی ہوں کہ حقیقت میں وہ انسان کیا ہے' جسے آپ اپنا بھائی کہتے ہیں'' جس پر بہت مان اور یقین ہے آپ کو۔'' دراج کے گھٹے گھٹے لہجے پر وہ فوری طور پر کچھ بول نہیں سکا تھا۔

کیا... کیا تھا شیراز نے؟'' زرکاش کمزور لہجے میں پوچھا۔''

بجیا' امی کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس گئی ہوئی تھیں' میں سو رہی تھی' اس وقت جب شیراز کمرے میں گھس آیا تھا' میں گہری نیند میں نہیں تھی' بروقت ہوشیار ہو گئی' وہ ہوش میں نہیں تھا' مجھے فوراً ہی اندازہ ہو گیا تھا' دو دن پہلے گھر کے معاملے کو لے کر میری اس سے لڑائی ہوئی تھی' پہلے مجھے لگا وہ اسی لڑائی کو آگے بڑھانے آیا ہے مگر مزاحمت کرتے ہوئے مجھے احساس ہوا کہ اس کی نیت ٹھیک نہیں' اس پر شیطان سوار تھا' میں اس کے مغلظات آپ کے سامنے دہرا بھی نہیں سکتی... میری قسمت اچھی تھی کہ امی اور بجیا گھر آ گئیں ورنہ میں زیادہ دیر تک اس کی شیطانیت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی' امی اور بجیا کی چیخ وپکار پر وہ بزدل بھاگ نکلا' بھاگتے ہوئے اسے آپ کی ماں اور بہنوں نے بھی دیکھا مگر پھر بھی وہ ان کی نظروں میں بے گناہ اور پاک باز ہے اور میں بدکردار... وہ سب آپ کو کبھی یہ نہیں بتائیں گی کہ شیراز کی صحبت کس حد تک خراب رہی ہے' میں جانتی ہوں اس نے ہوش وحواس میں میری عزت پر حملہ نہیں کیا تھا مگر کیا وہ اس قابل رہا ہے کہ ہوش وحواس میں بھی اس پر اعتبار کیا جائے...؟ کیا وہ اس قابل ہے کہ آپ کی خاطر' اپنے باپ اور تایا کی خاطر میں اسے بھائی کا درجہ دوں اس کی غلیظ حرکت اور ارادوں نے بھیانک خوف ساری زندگی کے لیے مجھ پر طاری کر دیا ہے اور میں کچھ نہیں کر سکی' سوائے آہ وزاری کے' آج آپ سے زیادہ تکلیف مجھے پہنچی ہے' میرے خوف نے آپ کو اپنی نظروں میں بے اعتبار کیا' مجھے معاف کر دیں' آپ اپنے دل سے پوچھیں' کیا مجھے آپ پر اندھا اعتبار نہیں رہا کبھی؟ انجانے میں مجھ سے یہ غلطی ہو گئی' اللہ کے لیے مجھے معاف کر دیں۔'' زاروقطار روتے ہوئے دراج نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے جو بالکل سناٹے میں تھا' دھیرے سے اس نے روتی بلکتی دراج کا سر اپنے شانے سے لگایا تھا' آنکھوں کے سامنے چہیتے بھائی کا چہرہ گھوم رہا تھا تو دوسری طرف دراج کی سسکیاں اسے جھنجوڑ رہی تھیں' یقین وبے یقینی کے درمیان اس کا دماغ ماؤف ہوتا جا رہا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

جانے اس بندھن میں کیسا کیف آ گیں احساس تھا' یہ جذبوں کی جانے کون سی انتہا تھی کہ جس سے گزرتے ہوئے لطف

itsurdu.blogspot.com

و مسرت کے جھرنے رگ و پے میں سرائیت کرتے ہی جا رہے تھے' اس ایک تعلق نے اس کی ساری دنیا کو ہی بدل کر رکھ دیا تھا۔ یہاں تک کہ خود اسے بھی... سنسان سڑک کی وحشتوں کو تکتے ہوئے اس نے جانے کتنی بار یہ خواہش کی تھی کہ کاش کوئی شہزادہ بھٹک کر اس شہر ویراں میں آ جائے' ویرانیوں کی قید سے اسے نجات دلا دے... اور یہ خواہش جانے کس لمحے اس کے دل سے نکل کر فلک تک پہنچتی قبولیت کا درجہ پا گئی تھی... دنیا کی نظروں میں وہ جیسا بھی ہو مگر اس کے لیے تو نجات دہندہ تھا' وہ خواب تھا جو حقیقت کا روپ دھار چکا تھا' اسے فتح کر گیا تھا... ورنہ وہ خود کو اس قابل نہیں گردانتی تھی کہ قدرت یوں اس پر مہربان ہوتی' یوں اسے ایک پیارے سے شخص سے نواز دیا جاتا... اسے گنوا کر وہ کہاں ہوتی...؟ کہیں بھی تو نہیں' اس شہر خموشاں میں ہی رل جاتی' کھو جاتی... کل تک وہ تہی دست' تہی داماں تھی اور آج جیسے ساری کائنات اور اس کی رنگینیاں اس کی دسترس میں تھیں' ایک شخص سے تعلق اور سنگت اسے زمین سے اٹھا کر جیسے جنت میں لے آئی تھی' قدم فرش پر تھے مگر یوں لگتا تھا کہ وہ ہاتھ بڑھا کر عرش کو چھو سکتی ہے' ایک بار پھر اس نے کھڑکی کے پٹ کھولے' دھڑکتا دل آنکھوں میں سمٹ آیا تھا' پول سے برستی سنہری روشنیوں میں وہ نمودار ہوتا روشنیوں کو بڑھا گیا تھا' اسے ایک ٹک دیکھتی وہ سر سے پیر تک گلاب بن کر مہک اٹھی تھی' لبوں پر مسکراہٹ کے گل کھل گئے تھے' چاہتوں کے امڈتے سمندر کا ریلا اسے بہا کر کب' کس وقت زنگ آلود گیٹ تک لے آیا پتہ ہی نہیں چلا تھا۔

کیا دیکھیں گے ہم جلوہ محبوب کہ ہم سے
دیکھی نہ گئی دیکھنے والے کی نظر بھی
جلوؤں کو تیرے دیکھ کے جی چاہ رہا ہے اب
آنکھوں میں اتر آئے میرا کیف نظر بھی

بڑی بے تابی سے وہ اس کی طرف دوڑا آیا تھا' جو ابھی سڑک کے وسط تک بھی نہ پہنچی تھی۔ خاموشی سے اس کا ہاتھ تھام کر وہ واپس پول کی جانب بڑھا۔

زُنائشہ... ''حیرت سے اسے مخاطب کرتے ہوئے عرش الجھا بھی تھا دوسری جانب وہ پول سے شانہ ٹکا کر ذرا رخ پھیرے سر جھکائے اپنے ناخن کریدتی رہی تھی' اس کا آدھا چہرہ بھی نیلی چادر کے گھونگھٹ میں چھپا ہوا تھا' عرش نے

itsurdu.blogspot.com

دوبارہ اسے متوجہ کرنے کی کوشش نہیں کی' چند لمحوں کے توقف کے بعد اس نے خود ہی نظر اٹھا کر عرش کو دیکھا' سیاہ شلوار سوٹ میں وہ اسے پہلے سے زیادہ شاندار لگ رہا تھا' اس کی سنہری آنکھوں سے پھوٹتی شعاعوں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ دوبارہ سر جھکا گئی تھی۔

''کیا ہوا ہے تمہیں؟'' عرش کے سوال پر وہ مزید خود میں سمٹتی پول کو ناخن سے کریدنے لگی تھی۔

''تمہیں کیا اس پول سے عشق ہو گیا ہے جو چھپکلی کی طرح چپکی کھڑی ہو اس سے' میں یہاں تمہارے انتظار میں پاگل ہو رہا تھا اور تم... سیدھی طرح میری طرف رخ کرو ورنہ ایک تھپڑ لگا کر سیدھا کر دوں گا۔'' عرش نے خشمگیں لہجے میں گھرکا۔

''تو مجھے تم سے شرم آ رہی ہے میں کیا کروں...؟'' اس کی جانب دیکھے بغیر وہ منمنائی۔

''ارے جہنم میں بھیجو شرم کو' کل سے میرا سانس لینا مشکل ہو گیا ہے' وقت گزر کے نہیں دے رہا تھا' رات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی' سورج طلوع ہونا بھول گیا تھا' ایسا لگ رہا تھا ساری کائنات میرے اور تمہارے درمیان آ کھڑی ہوئی ہو' پاگل ہو چکا ہوں میں انتظار کرتے کرتے کہ کب یہ وقت آئے اور میں یہاں تم سے ملوں... اور اب تم اور تمہاری شرم میرا امتحان لینے پر تلی ہے۔'' وہ شدید ناراضگی سے بولا۔ ''اب آؤ میرے ساتھ۔'' اس کی خاموشی پر اب کے وہ نرمی سے بولا یقیناً باؤنڈری تک لے جانا چاہتا تھا۔

''میں وہاں نہیں جا رہی۔'' وہ پھر منمنائی۔

''کیوں...؟'' عرش دنگ ہوا۔

''وہاں اتنا اندھیرا ہے۔'' اس کا جواب عرش کے دماغ پر لگا۔

''پہلے تو وہاں تک آرام سے چلی آتی تھیں' اب اندھیرے پر کیوں اعتراض ہو رہا ہے؟''

''پہلے کی بات اور تھی۔'' وہ ذرا اچھلا کر بولی۔

''دیکھو' آخری بار پوچھ رہا ہوں' ساتھ آ رہی ہو یا نہیں...؟'' عرش کے لہجے میں چھپی دھمکی کو محسوس کرنے کے باوجود وہ نفی میں سر ہلا گئی مگر چونکی اس وقت جب جھکی نظروں سے اس نے عرش کو اپنے سامنے جھکتے دیکھا' اگلے ہی پل اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا' چیخ حلق میں گھٹ گئی تھی جب وہ پلک جھپکتے ہی بڑے اطمینان سے اسے اپنے کندھے پر

itsurdu.blogspot.com

ڈالتا گھنے درخت کی تاریکی سے گزرتا باؤنڈری تک لے آیا تھا۔

"میں کیا بھیڑ' بکری نظر آتی ہوں تمہیں؟" عرش اسے باؤنڈری پر بٹھا رہا تھا جب وہ اس کے ہاتھ جھٹکتی جھلا کر چیخی۔

"بالکل نہیں' تم تو میری بیوی ہو۔" وہ شرارتی انداز میں بولا۔

"کوئی نہیں' خوامخواہ میری کوئی باقاعدہ شادی نہیں ہوئی تم سے۔" وہ خفگی سے بولتی عرش سے ذرا اور پرے ہوئی۔

"حواسوں میں تو ہو تم...؟ نکاح ہوا ہے' گواہوں کی موجودگی میں نکاح نامے پر دستخط ہوئے ہیں' کون سے قاعدے قوانین رہ گئے ہیں اب؟" عرش نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ابھی میں تمہارے ساتھ رخصت تو نہیں ہوئی ناں۔" وہ فوراً بولی۔

"میں تو ابھی ساتھ لے جاؤں تمہیں' تم چلنے والی تو بنو۔" عرش کے کہنے پر وہ بس اسے دیکھتی رہ گئی۔

"چپ کیوں ہو گئیں؟ میں بس تمہیں تنگ کر رہا تھا ورنہ مجھے یاد ہے کہ ہمارے درمیان کیا طے پایا تھا۔" عرش سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا۔

"میرے لیے یہی بہت ہے کہ تم نے مجھ پر اعتبار کر کے اپنی زندگی میں اتنا اہم مقام دے دیا ورنہ میں تمہارا حق دار نہیں تھا... مجھے اپنی حدود یاد ہیں اور یہ میں بھی چاہتا ہوں کہ آگے جو بھی ہو سب تمہاری خوشی اور رضامندی سے ہو۔" عرش کے خاموش ہونے پر وہ بھی سر جھکائے خاموش تھی۔

"تم میری طرف تو دیکھو' نظر بھر کر صرف تمہیں دیکھنے ہی تو آیا ہوں' ابھی اتنا ہی حق ملا ہے مجھے اور تم اس سے بھی محروم کر رہی ہو... کتنی ظالم ہو کیا تم کچھ دیر کے لیے یہ بھول نہیں سکتیں کہ میں کون ہوں؟" عرش کے زچ ہو جانے والے انداز پر وہ گہری سانس بھرتی مکمل اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"نہیں عرش... میں یہ نہیں بھول سکتی کہ تم کون ہو... تم نے ہی تو مجھے یہ احساس دلایا ہے کہ اس زمین پر میرا بھی کوئی وجود ہے جو اہمیت رکھتا ہے' سانس لیتا ہے' جس میں دل دھڑکتا ہے' جسے خوش ہونے کا حق ہے' جسے تنہائی سے نجات کی اور تم جیسے ساتھی کی ضرورت ہے تم تو صلہ ہو میرے صبر کا' بند لبوں کی دعاؤں کا..." وہ مدھم لہجے میں بولتی رہی۔

"کل پہلی بار مجھے احساس ہوا کہ تم سے تو میرا تعلق روح اور جسم جیسا ہو چکا ہے' جو تم پہلے تھے' جو تم اب ہو' مجھے ہر صورت یاد ہو' کیونکہ مجھے زندہ رہنا ہے' تمہارے ساتھ منزل تک پہنچنا ہے۔" یک دم وہ خاموش ہو کر اس کے ہاتھ کو

itsurdu.blogspot.com

دیکھنے لگی جس پر بینڈج نظر آ رہی تھی۔

"یہ کیا ہوا' چوٹ کیسے لگی؟" بے اختیار وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر تشویش میں مبتلا ہوئی۔

"کچھ مت پوچھو' کل سے عجیب حال ہے میرا' کرتا کچھ ہوں ہوتا کچھ ہے بات کوئی بھی کر رہا ہوتا ہوں مگر دھیان تمہاری طرف ہی ہوتا ہے ساری رات میں تمہیں اپنے ارد گرد محسوس کر کے چونکتا رہا تھا' گھر سے گیرج تک ہر طرف تم ہی تم نظر آ رہی تھیں' سب غلط سلط' گڈمڈ ہو رہا تھا اور اسی میں یہ چوٹ لگ گئی بس دل چاہ رہا تھا کہ سب چھوڑ چھاڑ کر تمہارے پاس آ جاؤں۔" اس کے بے بس انداز پر زُنائشہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی' خاموشی سے وہ اس کی بینڈج کو نرمی سے سہلاتی رہی تھی۔

"تم خوامخواہ ڈر رہی تھیں' کہاں ہے یہاں اندھیرا.. چاند کو دیکھو ذرا' اس کو بھی آج ہی پورا نکلنا تھا۔" عرش کے لہجے میں رقیبانہ جلن تھی' سر اٹھا کر زُنائشہ نے پوری آب و تاب سے چمکتے چاند کو دیکھا اور بے ساختہ ہنس دی۔

"اچھا ہے میں چاند کی روشنی میں تمہیں صاف دیکھ سکتی ہوں' آج اس لباس میں تم بہت اچھے لگ رہے ہو۔" اس کی تعریف پر وہ جھینپے انداز میں سر پر ہاتھ پھیرتا دھیرے سے ہنسا۔

"اب یہ جو تمہیں شرم آ گئی تعریف سن کر اس کا کیا..؟" وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔ "مجھے پتہ ہے ہزاروں لوگوں نے تمہاری تعریف کی ہو گی پھر بھی اتنی شرمیلی ہنسی کیوں؟"

"کیونکہ میرے سامنے تم ہو ہزاروں لوگوں کی تعریف سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میرے نزدیک بس تمہارے لفظوں کی اور تمہاری نظروں کی اہمیت ہے لہٰذا آئندہ میری تعریف کرنے سے ذرا گریز کرنا۔" وہ تاکید کر رہا۔

"مگر کیوں...؟ اب تو مجھے حق بھی ہے' تم جب' جب مجھے بہت زیادہ اچھے لگو گے مجھے تعریف ہر صورت کرنی ہے' تمہیں ڈھٹائی کا مظاہرہ کرنا پڑے گا' کب تک شرماتے رہو گے' شادی ہوئی ہے ہماری' قبر تک پیچھا نہیں چھوڑنے والی اب میں۔" اس کے احتجاج پر وہ بے ساختہ ہنسا۔

"دیکھو' اس چیز کو قبول کرتے ہوئے مجھے کوئی شرمندگی نہیں کہ تم جب' جب میری یوں تعریف کرو گی' مگر تعریف کے لیے منع اس لیے کر رہا ہوں کہ میں شرماتا رہوں گا تو رومانس کب کروں گا اور اب تو مجھے پورا یقین ہے کہ جب تم میرا موڈ رومینٹک ہوتا دیکھو گی فوراً میری تعریف کرنے لگ جاؤ گی بے ایمانی کرنی ہے تم نے ضرور...." عرش کے

itsurdu.blogspot.com

گھر کہنے پر وہ بے اختیار ہنستی چلی گئی۔

"پھر تمہارا سارا رومانس دھرے کا دھرا رہ جائے گا... یہ اچھا ہو گیا اب تو میں خود چاہوں گی کہ تم رومانٹک موڈ میں آؤ تاکہ میں تمہاری تعریف میں زمین و آسمان کی قلابیں ملادوں۔" وہ ہنسی کے درمیان بولتی پھر کھلکھلا اٹھی تھی۔ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے عرش نے دھیرے سے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ چونکی۔

"میرے پاس ابھی تمہیں دینے کے لیے کوئی اچھا سا تحفہ نہیں ہے مگر میں جلد ہی اس قابل ہو جاؤں گا کہ اپنی محنت اور حلال کے روپوں سے تمہارے لیے قیمتی تحفہ حاصل کرسکوں اور اس کے لیے تھوڑا انتظار کرنا ہوگا۔"

"عرش... میرے لیے سب سے قیمتی تحفہ تم ہی ہو۔ تمہاری ہر کامیابی میرے لیے تحفہ ہی ہوگی' مجھے اور کسی چیز کی خواہش نہیں۔" وہ سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"عرش... تم نے کھانا کھایا...؟" اسے اچانک یاد آیا۔

"ہاں' گیراج میں ہی سب کے ساتھ۔"

"مگر میں نے تو سوچا تھا کہ تم آؤ گے تو ہم ساتھ کھانا کھائیں گے۔"

"تمہاری خاطر مجھے دوبارہ کھانے پر کوئی اعتراض نہیں مگر اب تم جاؤ گی' کھانا لے کر آؤ گی... پہلے ہی وقت پر لگا کر اڑا جا رہا ہے یہاں آنے کے بعد سے۔"

"تو پھر اٹھو' ہم دونوں چھپتے چھپاتے میرے گھر چلتے ہیں' ساتھ کھانا کھائیں گے پھر اسی طرح چھپتے چھپاتے میں واپس تمہیں یہاں لے آؤں گی۔" زنائشہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی بولی۔

"کیا فائدہ مجھے گھر لے جانے کا جب واپس یہیں لا کر پٹخنا ہے؟" عرش نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"عرش... میں نے اتنی محنت اور دل سے تمہارے لیے اچھا سا کھانا پکایا تھا۔" اس نے خفگی سے جتایا۔

"تو پھر کیا کرنا چاہیے؟"

"کرنا کیا ہے میرے گھر چلو' کھانا کھا کر فوراً ہی میں تمہیں واپس یہاں لے آؤں گی۔"

"کتنی ذمہ دار' فرض شناس بیوی ہونے کا ثبوت دے رہی ہو تم میں بھوکا فقیر ہوں جسے کھانا کھلاؤ گی اور چلتا کردو گی۔"

"یہ کیا بات کی تم نے' ہمیں ساتھ کھانا ہی تو کھانا ہے۔" وہ الجھ کر بولی۔

itsurdu.blogspot.com

ہاں... بالکل ساتھ کھانا کھانے کے لیے ہی تو شادی کی ہے ہم نے "بیٹھ جاؤ احمق اعظم..." وہ اپنی ہنسی نہیں چھپا سکا تھا۔"

"بہت توانائی خرچ کرنی ہو گی تمہیں سدھارنے کے لیے۔

سدھرنے کی ضرورت مجھے نہیں تمہیں ہے' یہ کہو تمہیں کھانا' کھانا ہی نہیں۔" وہ واپس بیٹھتی خفت سے بولی۔ "اب"

کل سے تم گیراج سے سیدھا یہاں آؤ گے میرے ساتھ کھانا کھاؤ گے اس کے بعد گھر جاؤ گے۔" وہ تاکید کر رہی تھی۔

ضرور اب تو تمہارے ہی احکامات پر چلنا ہو گا مجھے' ویسے یہ یقین مجھے ہو گیا ہے کہ فی الحال کھانے کے سوا تم سے مجھے "

کوئی فیض حاصل نہیں ہونے والا۔" وہ سنجیدہ لہجے میں مگر شوخ نظروں سے اسے دیکھتا جا رہا تھا۔

میرا خیال ہے اب تمہیں گھر جا کر آرام کرنا چاہیے۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ "

ہاں... جانا تو ہے۔" رسٹ واچ میں وقت دیکھتا وہ بولا۔ "

یہاں آتے ہوئے ایک یہی چیز بہت تنگ کر رہی تھی کہ تمہیں یہاں چھوڑ کر مجھے واپس جانا ہو گا' بہت مشکل ہے "

روز' روز اس اذیت کو سہنا' یہ سچ کہنے میں مجھے کوئی عار نہیں کہ میں کسی قیمت پر تم سے دور نہیں ہونا چاہتا مگر..." بجھے

لہجے میں بات ادھوری چھوڑ کر اس نے زُنائشہ کو دیکھا اور پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔

میں تمہیں بالکل بھی مایوس نہیں کروں گا' میں جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ ایک خوشحال اور کامیاب زندگی گزارنے "

کے لیے ابھی کچھ سمجھوتے کرنے ہوں گے اور میں کروں گا' بس جو اعتبار تم نے مجھ پر کیا ہے اسے ہمیشہ قائم رکھنا' مجھے

تمہارے ساتھ کی تمہارے یقین و اعتبار کی قدم قدم پر ضرورت ہے۔" اس کے گھمبیر سنجیدہ لہجے پر زُنائشہ نے

مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

عجیب کیفیت تھی دل کی' گھر کے ایک ایک حصے کو دیکھتے وہ لاؤنج کی طرف آئے تھے۔ سب سامان پیک ہو چکا تھا' کل اس گھر کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ جانا تھا' اس گھر میں انہوں نے ہوش سنبھالا تھا' ماں باپ کی محبتیں سمیٹی تھیں' رجاب کی شرارتیں دیکھی تھیں' اس گھر کے در و دیوار ان آہوں' کراہوں کے گواہ تھے جس کے کرب سے وہ اور ان کے گھر کے سب فراد گزر رہے تھے... زندگی نام ہی تغیر کا ہے مگر کبھی کبھی یہ تغیرات ایسے طوفان کی صورت میں آتے ہیں کہ مضبوط سے مضبوط تناور درخت بھی زمین بوس ہو جاتے ہیں پھر وہ تو گوشت پوست سے بنے انسان تھے جو سینے میں دل

itsurdu.blogspot.com

رکھتے تھے‘ ایسا دل جس میں اس بہن کا روگ ناسور بن کر پھیل رہا تھا‘ جوان کو اپنی زندگی‘ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر عزیز تھی‘ رجاب کی زندگی میں آنے والا طوفان ان کی بنیادیں بھی کھوکھلی کر گیا تھا مگر رجاب کے لیے‘ اسے ایک نارمل اور کامیاب زندگی دینے کے لیے ان کو ساری اذیتیں اور روگ چھپا کر رکھنے تھے‘ اس گھر کو فروخت کرنا ان کے لیے آسان نہیں تھا مگر وہ یہ کام بہت سوچ سمجھ کر کر رہے تھے‘ ان کو اپنا بزنس شروع کرنا تھا‘ فی الحال اپنے خاندان کو مضبوط کرنا تھا اور سب سے اہم یہ کہ وہ ان سب کو گزرے طوفان کی تباہ کاریوں سے دور لے جانا چاہتے تھے۔ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتے وہ رجاب کے کمرے کی طرف آئے تھے‘ دروازہ کھلا ہوا تھا‘ سامنے ہی بیڈ پر سوٹ کیس کھلا رکھا تھا‘ اور اس کے قریب ہی رجاب سر جھکائے ساکت بیٹھی تھی‘ اسے دیکھتے ہوئے آج پھر کوئی خنجر راسب کے دل میں اترا تھا‘ رجاب کی خاموشی اور الگ تھلگ رہنے کی عادت اب نئی نہیں رہی تھی‘ راسب جانتے تھے کہ اس گھر کو چھوڑنا رجاب کے لیے بھی کسی صدمے سے کم نہ ہوگا مگر جو کچھ وہ برداشت کر چکی ہے اس سب کے سامنے یہ صدمہ بہت معمولی تھا۔ ایک پل کو رک کر انہوں نے خود کو مضبوط کیا اور پھر ہلکا سا کھنکھارتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے مگر رجاب ان کی طرف متوجہ نہیں ہوئی تھی‘ سر جھکائے وہ بس یک ٹک گود میں رکھے سرخ لباس کو دیکھ رہی تھی‘ راسب اسے مخاطب کرتے کرتے یک دم رکے تھے‘ اس کی گود میں رکھے سرخ لباس کو دیکھتے ہوئے ان کی آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا بڑھتے اشتعال سے ان کا چہرہ جیسے تپ گیا تھا‘ آگے بڑھ کر انہوں نے وہ سرخ لباس رجاب کی گود سے یوں دور پھینکا جیسے وہ کپڑے نہ ہوں کالے بچھو ہوں دھاڑتے ہوئے انہوں نے ندا کو آواز دی‘ ندا وہاں بھاگی آئی تھیں۔

اس درندہ صفت شخص سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز اس گھر میں باقی کیسے رہ گئی‘ اسے کیوں ضائع نہیں کیا؟‘‘ وہ گرجے‘ فق چہرے کے ساتھ ندا نے فرش پر پڑے لباس کو دیکھا‘ یہ وہ لباس تھا جو رجاب نے اپنے نکاح کے دن پہنا تھا‘ ندا بس گنگ کھڑی رہ گئی تھیں۔

رجاب... تم ان کپڑوں کو اپنے ہاتھوں سے آگ لگاؤ گی ابھی اور اسی وقت...‘‘ بھڑکتے لہجے میں وہ ساکت بیٹھی رجاب سے مخاطب ہوئے اور پھر خونخوار نظروں سے ندا کو دیکھتے کمرے سے نکل گئے۔

رجاب تمہارے آغا جان ابھی غصے میں ہیں مگر تم یہ بدشگونی مت کرنا‘ یہ تمہارے جسم سے اترے کپڑے ہیں‘ ان کا تو کوئی قصور نہیں‘ جو ہونا تھا‘ وہ ہو چکا اب یوں اپنے کپڑوں کو جلا کر راکھ کرنا اچھی بات نہیں۔‘‘ ندا اسے سمجھا رہی تھیں

itsurdu.blogspot.com

جو سپاٹ چہرے کے ساتھ ان کپڑوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔

رجاب... تم سمجھ رہی ہو ناں میری بات؟" ندا نے اس کے شانے کو ہلایا مگر وہ ان کے بجائے جارحانہ تیوروں کے ساتھ واپس آتے راسب کی طرف متوجہ تھی' لائٹر نیچے پڑے لباس پر پھینک کر راسب نے اسے دیکھا۔

لگادو اسے آگ' جلا کر راکھ کردو ہر اس چیز کو جس نے ہم سب کی زندگی کو جہنم بنادیا ہے۔" راسب کے لہجے میں سنگلاخ چٹانوں جیسی سختی تھی۔ رجاب کو فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر لائٹر اٹھاتے دیکھ کر ندا خاموش نہیں رہ سکی تھیں۔

راسب... یہ سب ٹھیک نہیں ہے' بہت برا اثر پڑے گا رجاب پر' آپ اس کے ڈاکٹر کے ساتھ ساتھ خود اپنی محنت بھی برباد کررہے ہیں' اس طرح تو وہ کبھی نہیں نکل سکے گی ان اذیتوں سے۔" ندا لرزتے لہجے میں بول رہی تھیں مگر نہ راسب سن رہے تھے نہ رجاب کو کچھ سنائی دے رہا تھا' لائٹر کی بھڑکتی لو پر اس کی سبز پتلیاں چند لمحوں تک ساکت رہی تھیں اور پھر اس نے وہی کیا جو راسب چاہتے تھے۔ چند پل میں ہی نفیس کپڑے نے آگ پکڑ لی تھی' بھڑ بھڑ جل کر راکھ بنتے کپڑوں سے نظر ہٹاتے راسب کمرے سے نکل گئے تھے' ندا شدید مایوس اور غمزدہ کھڑیں رجاب کو ہی دیکھ رہی تھیں جس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا' تب ہی ندا بری طرح چونک کر اپنے آتے بیٹے کی طرف متوجہ ہوئی تھیں اور اگلے ہی پل گھبرا کر کمرے سے بھاگی تھیں' راکھ کا ڈھیر بن جانے والے کپڑوں کے پاس بیٹھی وہ کچھ دیر تک باہر سے آتی آوازوں کو سنتی رہی اور پھر اپنے پیروں کو کھینچتی دروازے کی سمت بڑھی۔

راسب... دروازہ کھولیں' اللہ کے لیے دروازہ کھولیں۔" سامنے ہی ندا بند دروازے کو دھڑ دھڑاتیں روتی چیختی بھی جارہی تھیں' رجاب ان کی طرف جانے کی بجائے بند کمرے کی کھڑکی کی سمت بڑھی' بند شیشوں کے دوسری طرف پردہ ذرا سرکا ہوا تھا' اندر کا جو منظر اسے نظر آرہا تھا وہ اس کی آنکھوں کو پتھرا گیا' وجود کانپنے لگا تھا' ندا بند کمرے میں گونجتیں آہ وزاریاں اور سینہ کوبی صرف سن سکتی تھیں وہ یہ سب پھٹی آنکھوں کے ساتھ دیکھ رہی تھی' آوازیں کھو جائیں تو سناٹے چیخ اٹھتے ہیں' اس کے اندر بھی سناٹے سر پٹختے چیخ و پکار کررہے تھے۔

www.PakDigestNovels.Com

سناٹے میں شمزا ہی نہیں شیراز بھی آگیا تھا اس سوال کو سن کر جو زرکاش نے کیا تھا اور اب جواب طلب نظروں سے

itsurdu.blogspot.com

شیراز کو دیکھ رہا تھا۔

بھائی... وہ بہت مکار اور جھوٹی ہے' شیراز سے خار کھاتی ہے اس لیے جھوٹے الزام لگا کر اسے آپ کی نظروں میں گرانا" "... چاہتی ہے اور آپ اس کی بات پر یقین کر رہے ہیں

نہیں کیا یقین۔" زرکاش نے شزا کی بات کاٹی۔ "شیراز... میں جانتا ہوں کہ وہ تم سے اور تم اس سے کس حد تک" نفرت کرتے ہو... دراج کا الزام میں تب ہی غلط ثابت کر سکتا ہوں جب تم مجھے بتاؤ گے کہ حقیقت کیا ہے' کیا تم اس کے پاس جھگڑا کرنے کے ارادے سے گئے تھے یا کوئی اور وجہ تھی جس کا اس نے غلط مطلب لیا... تم دونوں کے تعلقات ایسے رہے ہیں کہ وہ تم پر قاتلانہ حملے کا بھی الزام لگا سکتی ہے' تم خود بھی اس پر کسی حملے کا الزام لگا سکتے ہو' میں دراج کے الزام کی تصدیق نہیں بلکہ سچ جاننا چاہتا ہوں۔" بہت سنجیدگی سے وہ شیراز سے مخاطب تھا۔

بھائی... سب سے پہلے تو میں آپ کو یہ بتا دوں کہ مجھے یاد آ رہا ہے کہ گھر سے جاتے ہوئے اس نے ڈھکے چھپے انداز میں" مجھ کو دھمکیاں دی تھیں' خبردار کیا تھا مجھے اپنی مکاریوں سے... وہ جو کرنا چاہتی ہے' اس کی شروعات اس نے کر دی ہے' وہ آپ کو مجھ سے بدظن کرنا چاہتی ہے' مجھ پر اس کے بے ہودہ الزام کو سن کر آپ کو تو اس کا منہ توڑ دینا چاہیے تھا۔" شیراز بپھرے تیوروں سے بولا۔

دراج کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ضرور توڑ دیتا' مگر دراج ہمارے گھر اور خاندان کا حصہ ہے' وہ معاملہ جو بھی تھا' میری غیر" "موجودگی میں ہوا تھا' مجھے یہی بہتر لگا کہ اس سے بحث کرنے کے بجائے میں پہلے تم سے پوچھوں۔

"... بھائی... آپ امی سے پوچھیں' انہوں نے"

امی کو درمیان میں مت لاؤ' یہ تمہارا اور دراج کا معاملہ ہے' امی بہت پریشان ہو جائیں گی اس لیے میں تم دونوں کو" تنبیہہ کر رہا ہوں کہ امی تک ان سب باتوں کی بھنک تک نہیں پہنچنی چاہیے۔" زرکاش نے تنبیہی نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔

میں آپ کو سب کچھ سچ سچ بتاتا ہوں' اس دن امی نے مجھ سے کہا تھا کہ رائمہ سے بل لے کر اس کی ادائیگی کر آؤ' ہر ماہ" کی یہ روٹین ہے میری' صحن میں مجھے کوئی نظر نہیں آیا' بل جمع کروانے کی آخری تاریخ تھی' مجبوراً مجھے کمرے تک جانا پڑا' بس میرے کمرے میں جاتے ہی اس نے شور مچا دیا' واویلہ شروع کر دیا' یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسی گھر میں میری

itsurdu.blogspot.com

''ماں، بہنیں بھی موجود ہیں، کیا ان کی موجودگی میں، میں ایسا غلیظ کام کرنے کا سوچ بھی سکتا تھا؟

اگر تم نے کچھ غلط نہیں کیا تھا تو تم بھاگے کیوں...؟ وہیں رک کر اسے غلط ثابت کیوں نہیں کیا؟'' زرکاش نے پوچھا۔ ''اس وقت مجھے یہی لگا کہ وہ زبردستی مجھ سے جھگڑا کرنے کے لیے چیخ و پکار کر رہی ہے، میں رک جاتا تو ہنگامہ اور بڑھ جاتا، یہ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کیسا گھناؤنا الزام مجھ پر لگا رہی ہے اور اب اسی الزام کو ہتھیار بنا کر آپ کو میرے خلاف کر رہی ہے...میرے پاس اپنی بے گناہی کا کوئی ثبوت نہیں تو ثبوت اس کے پاس بھی نہیں اپنے جھوٹے الزام کا... میں صرف قسم کھا کر یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا، آپ سے بڑھ کر مجھے کچھ عزیز نہیں، آپ میرے بھائی ہی نہیں، میرے باپ بھی ہیں، میں آپ کے سر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ایسا کوئی بے ہودہ کام نہیں کیا، کبھی بھی نہیں۔'' جذبات کی رو میں بہتے ہوئے اس نے یک دم زرکاش کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بہت مضبوط لہجے میں کہا جبکہ شزا کو سانپ سونگھ گیا تھا، وہ بس شیراز کے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جو اس نے زرکاش کے سر پر رکھا ہوا تھا، دوسری جانب زرکاش گہری سنجیدگی سے شیراز کے تاثرات کو جانچ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔'' گہری سانس بھر کر اس نے شیراز کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔

''کیا تم دراج کے سامنے دوبارہ میرے سر کی قسم کھا کر یہ سب کہہ سکتے ہو؟''

''میں ہزاروں بار یہ قسم کھانے کے لیے تیار ہوں، اس لیے نہیں کہ میں دنیا کی نظروں میں خود کو بے قصور ثابت کرنا چاہتا ہوں بلکہ اس لیے کہ میں آپ کی نظروں میں سرخرو ہونا چاہتا ہوں، اس دو ٹکے کی لڑکی اور اس کے جھوٹے الزام کی مجھے رتی برابر پروا نہیں مگر میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ کے دل میں میرے لیے شک پیدا ہو۔''

''مجھے یقین ہے تم پر۔'' زرکاش نے اتنا ہی کہہ کر ایک نگاہ سوچوں میں گم شزا کو بھی دیکھا اور پھر جانے کے لیے پلٹ گیا تھا، شیزا نے ایک تیز نگاہ اپنی طرف متوجہ ہوتے شیراز پر ڈالی تھی اور پھر خود بھی وہاں سے چلی گئی۔

www.PakDigestNovels.Com

سر پہ چادر لیتے ہوئے ایک بار پھر وہ آئینے میں حیرت سے اپنا عکس دیکھ رہی تھی، برسوں کی تھکن، آلام کی زردی چہرے سے مٹ چکی تھی، ہر نقش میں اب پھولوں سا نکھار اور گھلاوٹ در آئی تھی کہ وہ متعجب پہلے تھی بھی تو اب نہیں رہی تھی، حیرت فطری تھی، ایک خوب صورت بندھن نے کیسی کایا پلٹ دی تھی، یہ جو کچھ بھی تھا یقیناً دو آنکھوں کا ہی اثر

itsurdu.blogspot.com

تھا وہی آنکھیں کہ جن سے نگاہ چرانا اس کے لیے اب ناممکن تھا' ویران بیابان زندگی ایک شخص کی وجہ سے کیسا انوکھا روپ دھار چکی تھی' چہار سمت محبت کے گل کھلے تھے' چاہتوں کے دیے روشن تھے' شاید یہ قرب منزل کے آثار تھے' درست راستے کی نشانیاں تھیں' ایک پُرسکون سانس لیتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کی تھیں' سنہری کرنوں کے ہالے میں ایک چہرہ ابھرتا اسے روح تک سرشار کر گیا تھا' یہ سب حقیقت ہے' سچ ہے' جو ہو چکا ہے' جو ہو رہا ہے اور جو ہونے جا رہا ہے' خواب نہیں اٹل حقیقت ہے' خود کو یقین دلاتی وہ آئینے کے سامنے سے ہٹ گئی تھی۔

ٹفن سنبھالے وہ زنگ آلود گیٹ سے باہر نکلی تو پہلی نظر اس پر ہی گئی تھی جو پول سے پشت لگائے اس کی طرف ہی متوجہ تھا' آگے قدم بڑھاتی وہ اس گاڑی کی طرف بھی متوجہ تھی جو سڑک کے دوسرے کنارے پر رکی ہوئی تھی' اس بڑی سی گاڑی کی چھت پر بھی کچھ لوگ بیٹھے نظر آ رہے تھے' گاڑی میں یقیناً خواتین بھی موجود تھیں' شور سے اندازہ ہوا تھا۔

"یہ لوگ شاید پکنک پر جا رہے ہیں' گاڑی میں خرابی ہو گئی ہے۔" اس کی حیران سوالیہ نظروں پر عرش نے بتایا۔ جبکہ وہ گاڑی سے باہر آتیں لڑکیوں کی طرف متوجہ ہوتی دلچسپی سے ان سب کو دیکھنے لگی تھی۔

"وہ سب مجھ سے زیادہ اہم ہیں شاید..." عرش کی ناراض آواز پر وہ چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"تم جانتے ہو کہ یہ ممکن نہیں۔" وہ بولی۔ "کبھی کبھی انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ایک ہمارے سوا سب مطمئن ہیں' شاد و آباد ہیں' پتہ نہیں یہ نظر کا دھوکہ ہوتا ہے یا خود ترسی کی کوئی منزل۔" ان سب لڑکے لڑکیوں کو آپس میں خوش گپیوں میں مگن دیکھ کر وہ عجیب لہجے میں بولی۔

"مگر ہم یہ سچ بھی جانتے ہیں کہ ہر انسان کی زندگی میں دشواریاں' کٹھنائیاں الگ الگ نوعیت کے ساتھ کسی نہ کسی صورت میں داخل ہونے کا راستہ بنا ہی لیتی ہیں۔ اگر کوئی ہر حال میں مسکرا رہا ہے تو یقیناً وہ غم و آلام کے درمیان سے چھوٹی چھوٹی خوشیاں کشید کرنا جانتا ہے۔" عرش کے سنجیدہ لہجے پر اس نے تائید کی انداز میں سر ہلایا تھا۔

"ان کی گاڑی کو ٹھیک کرنے میں تمہیں ان کی مدد کرنی چاہیے۔" وہ بولی۔

"مجھے نہیں لگتا کہ وہاں میری کسی مدد کی ضرورت ہے' وہ لوگ اچھی طرح ٹائر بدل رہے ہیں۔" عرش نے کہا۔

"وہ سب لڑکیاں بار بار تمہیں اس طرح کیوں دیکھ رہی ہیں؟" زنائشہ کے خفت زدہ لہجے پر وہ حیران ہوا۔

"پتہ نہیں' مجھے تو یہ تم سے معلوم ہو رہا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو مجھے بتاؤ کہ میں اچھا تو لگ رہا ہوں؟" جینز کی چست جیکٹ

itsurdu.blogspot.com

کے ادھ کھلے گریبان کی زپ بند کرتے اس نے پوچھا۔

عرش... میں مذاق نہیں کر رہی...'' اس کی آنکھوں سے ٹپکتی شرارت پر وہ خفگی سے بولتی یک دم چپ ہوگئی کہ رکی ہوئی گاڑی کی چھت پر موجود لوگوں نے میوزک آن کرنے کا شور مچانا شروع کر دیا تھا' کانوں کو پھاڑ دینے والے میوزک نے کم از کم ژنائشہ کو تو دہلا کر رکھ دیا تھا' مائیکل جیکسن کے ''تھرلر'' نے یک دم ماحول کو ہولناک حد تک بدل کر رکھ دیا تھا' تب ہی وہ بک دک رہ گئی تھی جب اس نے عرش کو ایک ہی جست میں سڑک پر اترتے دیکھا تھا' عرش کا رخ اس کی ہی جانب تھا اور اب مائیکل جیکسن کے مخصوص مون لائٹ اسٹیپ میں وہ پیچھے کی طرف جا رہا تھا' ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے جوتوں تلے کھردری سڑک نہیں بلکہ شیشے کا فرش ہے جس پر اس کے جوتے پھسلتے جا رہے ہیں' گاڑی کی طرف موجود سب ہی عرش کی طرف متوجہ ہو چکے تھے' تیز چنگھاڑتے میوزک میں سیٹیوں اور آوازوں کا شور بھی شامل ہو گیا تھا' کچھ لڑکے بھی موج میں آتے عرش کا ساتھ دینے آ گئے تھے' اور پھر تھرلر کا باقاعدہ آغاز ہو گیا تھا ژنائشہ بس دنگ نظروں سے عرش کے جوش اور ولولے کو ہی دیکھ رہی تھی' اس نے ان سب لڑکیوں کو تقریباً پاگل کر دیا تھا جو حلق کے بل چیخ رہی تھیں' عرش سمیت ان سب ہی لڑکوں کی انرجی قابل دید تھی' وہ سب مکمل فارم میں اور مائیکل جیکسن کے سچے پرستار دکھائی دے رہے تھے۔

خوف ناک اور ہیجان خیز ماحول میں پول سے لگی کچھ وقت تو وہ اس سب کو وحشت زدہ نظروں سے دیکھتی رہی تھی' عرش مگن تھا' اس ہولناک شور شرابے میں اس کی گھٹن اور وحشت بڑھتی چلی گئی تھی' اس سے پہلے کہ دم گھٹ جاتا وہ تیزی سے پلٹتی گھنی شاخوں تلے پھیلی تاریکی کی سمت بڑھ گئی تھی' کب وہ ہنگامہ تھما' کس وقت گاڑی وہاں سے گئی اسے پتہ نہیں چلا' باؤنڈری پر سر جھکائے وہ سختی سی کانوں پر ہاتھ جمائے بیٹھی تھی۔ جب عرش اس کی طرف آیا تھا۔

میں نے تمہیں متاثر کرنے کے لیے اتنی محنت کی اور تم یہاں بھاگ آئیں... حد ہوتی ہے۔'' اس کے سر کو انگلی سے بجاتا وہ قریب بیٹھا تھا مگر اگلے ہی پل بری طرح چونکا جب ژنائشہ کانوں سے ہاتھ ہٹا کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی۔

تمہیں کیا ہوا؟'' دنگ نظروں سے اسے دیکھتا وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل آ بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھ چہرے سے الگ کیے تھے' جو سسکیوں کو روکنے کی کوشش کرتی مزید چہرہ جھکا گئی تھی۔

ژنائشہ... میں ابھی اور اسی وقت مر جاؤں گا... بتاؤ تمہیں ہوا کیا ہے' کیوں اس طرح رو رہی ہو؟'' وہ شدید مضطرب

itsurdu.blogspot.com

ہوتا پوچھ رہا تھا۔ جواباً وہ بمشکل نفی میں سر ہلا سکی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا‘ اس لیے رو رہی ہوں...؟" وہ حیران پریشان تھا جبکہ زُنائشہ اسی طرح لرزتی سسکیاں بھرتی رہی تھی۔

"سنو... کچھ دیر پہلے جو میں کر رہا تھا‘ وہ سب تمہیں پسند نہیں آیا؟" چاند کی دودھیا مدھم روشنی میں عرش نے بغور اس کی بھیگی پلکوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر بکھرتے موتیوں کو دیکھ کر پوچھا۔

"تم کچھ بولو گی نہیں تو مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے‘ بتاؤ مجھے کیا تمہیں وہ سب پسند نہیں آیا؟"

عرش کے نرم لہجے پر اس نے نفی میں سر ہلا کر جواب دیا‘ گہری سانس لے کر وہ اس کی پلکوں سے پھسلتے قطروں کو پوروں میں سمیٹنے لگا۔

"بس یونہی خود پر قابو نہ رہا تھا‘ سوچا تھا‘ تم خوش ہو جاؤ گی اور وہ سب بھی جو گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے بیزار تھے۔"

"تم یہاں میرے لیے آئے تھے یا ان سب کو اس طرح خوش کرنے؟" وہ رندھے لہجے میں بولی۔

"ظاہر ہے‘ میں یہاں تمہارے لیے ہی موجود ہوں... اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ سب تمہیں ناگوار گزرے گا تو کبھی ایسی جرأت نہیں کرتا‘ میں ہر اس چیز پر لعنت بھیجتا ہوں جو تمہیں تکلیف پہنچائے‘ تمہاری آنکھوں میں آنسو لانے کا سبب بنے کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں بے تحاشہ محبت۔" عرش کے گمبھیر مدھم لہجے پر وہ سن ہو گئی تھی‘ تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے چاہا تھا کہ اپنا ہاتھ عرش کی گرفت سے نکال لے مگر دیر ہو چکی تھی‘ جذب کی سی کیفیت میں وہ اس کے ہاتھ کی پشت لبوں سے چھو رہا تھا۔

"جانتا ہوں کہ مجھے ابھی اتنا حق نہیں حاصل ہوا‘ شاید میرا یہ عمل بھی تمہیں پسند نہ آیا ہو‘ مگر میں جذبوں کے اس اظہار سے خود کو نہیں روک سکوں گا... یہ ایک پاکیزہ اور مقدس عمل ہے جس میں کوئی کھوٹ‘ کوئی ملاوٹ نہیں‘ جو بے اختیاری ہے‘ محبت پر بھی کبھی اختیار حاصل ہوا ہے۔" اس کا سحر انگیز لب و لہجہ زُنائشہ کو روح کی گہرائیوں میں اترتا محسوس ہوا تھا۔

"آئندہ میں ایسا کوئی موقع نہیں آنے دوں گا لیکن انسان ہوں‘ انجانے میں میری کسی حرکت سے دل کو ٹھیس پہنچے تو مجھے برا بھلا کہہ کر دل ہلکا کر لینا‘ اس طرح رونے کی اجازت میں تمہیں بالکل نہیں دوں گا... سمجھ گئیں؟ اب ہاں میں

itsurdu.blogspot.com

جواب دے کر مسکرا بھی دو تاکہ میری جان میں جان آئے۔" عرش کی تاکید پر وہ اس کی وارفتہ نگاہوں میں دیکھتی اثبات میں سر ہلاتی ہلکا سا مسکرائی۔

"ذرا اچھی نہیں لگتی روتے ہوئے' میں ڈر کر بھاگنے والا تھا... اب مجھے کھانا بھی کھلاؤ گی یا یونہی قدموں میں بٹھائے رکھو گی؟" عرش کے خشمگیں لہجے پر اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔

ان کی محفل میں نصیر ان کے تبسم کی قسم

دیکھتے رہ گئے ہم ہاتھ سے جانا دل کا

ٹھنڈی آہ کے ساتھ شعر پڑھتے ہوئے عرش نے شوخ نظروں سے اسے دیکھا۔

"عرش... یہاں آکر کھانا کھاؤ۔" ٹفن کی طرف متوجہ وہ خشمناک لہجے میں بولی۔

"پیار سے نہیں بول سکتیں...؟" خفگی سے اسے دیکھتا وہ سامنے آبیٹھا تھا۔

"بول سکتی ہوں مگر بولوں گی نہیں ورنہ گلے ہی پڑ جاؤ گے۔" مسکراہٹ چھپاتے ہوئے اس نے نوالہ عرش کی طرف بڑھایا ہی تھا اگلے ہی پل وہ چیخ اٹھی۔

"عرش..." اپنا ہاتھ جھٹکتے ہوئے زُنائشہ نے جھنجلا کر اس کے شانے پر وہی ہاتھ جڑنا چاہا تھا مگر بلند آواز میں ہنستا عرش صاف بچ نکلا تھا۔

"اب خود ہی کھاؤ' میں نہیں کھلاؤں گی تمہیں۔" اپنی انگلی سہلاتی وہ ناراضگی سے بولی۔

"... مجھ پر ہاتھ اٹھایا تم نے... توبہ کرو توبہ"

"میں توبہ کروں اور تم نے جو واہیات حرکت کی؟" وہ بگڑی۔

"وہ تو عمل کا ردعمل تھا۔ تم نے بات ہی ایسی کی کہ مجھے غصہ آ گیا۔"

"عرش... میری انگلی کاٹ کر تم ذرا بھی شرمندہ نہیں... پاگل ہو کیا؟" وہ اس کی ڈھٹائی پر ہنسی نہیں روک سکی تھی۔

"کھانا کھلا دو' سارا دن کی محنت مشقت کے بعد اتنا لذیذ کھانا تمہارے ہاتھوں سے کھانا نصیب ہوتا ہے۔" اس کی بے صبری نے زُنائشہ کو مستعد کر دیا تھا۔ "یہاں سے گیراج جانا ہے۔"

"عرش... سارا دن کی محنت کے بعد آرام بھی تو ضروری ہے' رات میں تو کام مت کیا کرو ورنہ تمہاری صحت بھی

itsurdu.blogspot.com

خدانخواستہ خراب ہو سکتی ہے۔" وہ تشویش سے بولی۔

"گھر جانے کا دل ہی نہیں چاہتا' ماما کی کمی بے حد محسوس ہوتی ہے' کئی طرح کی سوچیں سونے نہیں دیتیں۔" اس کے بجھے بجھے لہجے پر وہ کچھ بول نہیں سکی۔

"جب تمہیں اپنے گھر ہمیشہ کے لیے لے جاؤں گا تو خوب آرام کروں گا اور تمہیں بھی آرام سے اپنے سامنے بٹھا کر رکھوں گا۔"

"لیکن میں تمہارے سامنے اگر آرام سے بیٹھی رہوں گی تو تمہاری خدمت کون کرے گا گھر کے کام کون سنبھالے گا؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ سب تمہارا درد سر نہیں' ابھی دن رات محنت اسی لیے کر رہا ہوں کہ دو' چار ملازم افورڈ کر سکوں' گھر میں تم میری بیوی بن کر بس احکامات جاری کرو گی' جن کی تعمیل میں بھی کروں گا۔" اس کے قطعی لہجے پر وہ دھیرے سے ہنس دی۔

"اچھا' سنو زرق کے بارے میں خبر ملی ہے مجھے۔"

"کہاں ہے وہ' کس حال میں ہے؟" وہ بے چین ہو اٹھی۔

"بتاتا ہوں' سن لو پہلے تسلی سے۔ اس کے ساتھ شغل لگانے والے آج اتفاق سے مجھے اپنے ہوش و حواس میں مل گئے تھے' ان سے پتہ چلا منشیات فروشوں کا مقروض ہو گیا ہے' قرض ادا کرنے کے قابل وہ ہے نہیں اس لیے ان لوگوں سے بچنے کے لیے روپوش ہے' وہ خطرناک لوگ ہیں' زرق کے دشمن بنے اسے ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔"

"بیڑہ غرق ہو اس کا' جان میں جان نہیں اور جان کے دشمن بنائے گھوم رہا ہے' جانے کہاں جا کر چھپا ہے اب۔" وہ غم و غصے سے بولی۔

"اپنے دشمنوں سے وہ خود ہی نبٹے گا مگر فکر مجھے اب تمہاری ہے کہ اس کے دشمن اس کی تلاش میں تمہارے گھر تک نہ پہنچ جائیں' اس لیے تمہیں اب بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا۔" پانی کی بوتل اٹھاتا وہ بولا۔ "پریشان مت ہو' پہلے یہ کھانا ختم کرو پھر بتاتا ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔" عرش کی تسلی پر بھی وہ مطمئن نہیں تھی' کھانے کے دوران عرش ہلکی پھلکی گفتگو کرتا رہا تھا' کچھ غائب دماغی سے اس کی باتیں سنتی وہ بمشکل چند نوالے ہی حلق سے اتار سکی تھی' جیکٹ کی پاکٹ سے ایک موبائل فون نکالتا وہ اس کے قریب ہوا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

مجھے یہ فون تمہیں دینا ہی تھا تاکہ دن میں کسی بھی وقت تم سے رابطہ ہو سکے مگر اب یہ تمہارے لیے بہت ضروری ہو گیا ہے' کسی بھی شخص پر تمہیں ذرا بھی شک ہو' کوئی خطرہ محسوس ہو یا دروازے پر آ کر کوئی زرق کے بارے میں کچھ پوچھے' اسی وقت تم مجھے فون کرو گی' مجھے پہنچنے میں دس سے پندرہ منٹ لگیں گے' بس اور اس دوران گھر کا دروازہ بالکل نہیں کھولنا' زرق کے لیے کوئی بھی کسی قسم کا بھی مطالبہ لے کر آئے' تم نے اندر ہی سے اسے ٹالنا ہے' کسی سوال جواب' بحث یا تکرار سے گریز کرنا' گھبرانا بالکل نہیں' میرے پہنچنے تک بہت احتیاط کرنا' سمجھ گئیں...؟" عرش کے سوال پر وہ تشویش کے باوجود اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔

"تم ابھی سے پریشان ہونے لگی ہو... میں پھر کس طرح مطمئن ہو کر یہاں سے جا سکوں گا؟"

"نہیں... میں ٹھیک ہوں' تم نے جو کچھ کہا اس پر عمل کروں گی' جب تم ہو میرے ساتھ تو مجھے کسی بات کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔" وہ سنجیدہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"ایک بات اور... کل میں ایک بہت اچھے ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ لے رہا ہوں' تمہاری امی کا چیک اپ وہی کریں گے' مجھے پوری امید ہے کہ ضرور کوئی بہتری کی صورت نکل آئے گی۔" عرش بول رہا تھا جبکہ وہ تشکر سے نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھتی کچھ بول نہیں سکی تھی۔ اب تک وہ تن تنہا ہی اپنی ماں کے لیے پریشان ہوتی سرکاری ہسپتالوں کے چکر کاٹتی رہی تھی مگر اب جو سہارا اسے عرش سے ملا تھا تو دل بھر آیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

بڑے سے خوش رنگ سیب میں چھری کی نوک اترتی چلی گئی تھی' چھری کو واپس کھینچ کر اس نے دوبارہ سیب میں اتارا... بار بار یہ عمل دہراتے ہوئے عجیب سا جنون سوار ہو رہا تھا اس پر' رفتار تیز تر ہوتی جا رہی تھی' خوش رنگ سیب کا حشر نشر ہو چکا تھا' ہیجانی کیفیت میں اسے ذرا بھی احساس نہیں ہوا کہ چھری کی پے در پے ضربیں اس کی ہتھیلی کو بھی زخمی کر رہی ہیں' کچن میں اسی کی تلاش میں آتی ندا ٹھٹک رہ گئی تھیں' رجاب کے وحشت انگیز تاثرات اور ہاتھ سے رستے گاڑھے خون کو دیکھتے ہوئے ان کے حواس گم ہوئے تھے' اگلے ہی پل وہ اس کی طرف دوڑیں۔

"رجاب... یہ کیا کر رہی ہو تم' تمہارا ہاتھ زخمی ہو گیا ہے۔" چھری اس سے چھینتے ہوئے ندا چیخیں' رجاب کی آنکھیں غیر معمولی حد تک کھلی ہوئی تھیں' جن میں پہچان کا کوئی تاثر نہیں تھا' پلک جھپکے بغیر وہ یک ٹک ندا کو دیکھ رہی تھی جو

itsurdu.blogspot.com

راسب کو پکارتیں اس کی خون آلو ہتھیلی پر ٹشو پیپر رکھ رہی تھیں۔

اس کے ہاتھ پر بینڈج کرتے راسب نے ایک بار پھر اسے دیکھا تھا جو سرد و سپاٹ نظروں سے ان کو ہی دیکھ رہی تھی۔

بے فکر رہو میں تم سے یہ سوال نہیں کروں گا کہ تم نے خود کو یہ چوٹ کیوں پہنچائی۔" انہوں نے کہا۔ "

چوٹ پر مرہم لگانے سے کیا ہوگا؟" اس کے سوال پر راسب نے رک کر اسے دیکھا۔ "

"تمہارا زخم ٹھیک ہو جائے گا۔"

غلط فہمی ہے آپ کی..." اس کے خنک مدہم لہجے پر راسب نے بغور اسے دیکھا' رجاب نے کبھی ان کی آنکھوں میں " آنکھیں ڈال کر بات نہیں کی تھی' کبھی ان کی بات کو رد نہیں کیا تھا' کبھی ان کی بات نہیں کاٹی تھی' وہ اسے پہچاننے کی کوشش کر رہے تھے جو بول رہی تھی۔

ہر زخم اپنے وقت پر ہی ٹھیک ہوتا ہے' نہ وقت سے پہلے نہ وقت کے بعد' یہ بینڈج تو آپ نے اپنی تسلی کے لیے کی " ہے۔"

وقت اپنا کام کرتا ہے' میں اپنا کام کر رہا ہوں۔" اس کی بینڈج کو درست کرتے وہ روانی سے بولے۔ "

مگر آپ کے پاس وہ مرہم نہیں جو وقت کے پاس ہے... یہ بات آپ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔" سپاٹ لہجے میں کہتی " وہ اپنا ہاتھ ان کی گرفت سے نکالتی وہاں سے چلی گئی۔

چھوٹے سے برآمدے کے اسٹیپس پر بیٹھتی وہ صحن کا جائزہ لینے لگی تھی' اس نئے گھر میں شفٹ ہوئے کچھ دن گزر چکے تھے' سب ہی یہاں ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کر رہے تھے' یہاں آنے کے بعد راسب نے اس سے کہا تھا کہ ان سب کو کچھ عرصے تک اسی گھر میں رہنا ہوگا' وہ بہت جلد اس قابل ہو جائیں گے کہ ایک بڑا اور ذاتی گھر خرید سکیں' فی الوقت وہ اپنے کاروبار پر ساری توجہ دینا چاہتے تھے' رجاب کی اپنی کوئی رائے نہیں تھی وہ پہلے ہی سب ان کی مرضی پر چھوڑ چکی تھی۔ برآمدے میں آتے راسب نے اسے دیکھا اور پھر اسے پکارتے ہوئے کرسیوں کی سمت بڑھ گئے تھے۔

رجاب... وہ لڑکا پہلے ہی بہت قابل رحم حالت میں ہے' اب اسے زبردستی قید میں رکھ کر علاج کروانے کے لیے مجبور " کرنا عجیب ہوتا جا رہا ہے ڈاکٹر سے تفصیلی بات ہوئی ہے میری' وہ بالکل بھی تعاون نہیں کر رہا' آزادی کی رٹ لگائے بیٹھا ہے۔"

itsurdu.blogspot.com

اس کی قابل رحم حالت کو بہتر کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے' نشہ کر کے کہیں غلاظت میں ذلت کی موت مر جانے سے بہتر ہے کہ اسے دی ہیب سینٹر میں تب تک قید رکھا جائے جب تک وہ خود ایک صاف ستھری عزت بھری زندگی حاصل کرنے پر آمادہ نہ ہو جائے۔" اس کے قطعی لہجے پر راسب چند لمحوں تک پُر سوچ نظروں سے اسے دیکھتے رہے تھے۔

"میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکا ہمارا محسن ہے' اس نے ہم پر احسان کیا ہے' صرف تم ہی نہیں میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ وہ ایک نارمل اور صحت مند زندگی کی طرف آئے لیکن کیا تم یہ نہیں جانتیں کہ میں تمہیں بھی پہلے کی طرح زندگی سے بھرپور دیکھنا چاہتا ہوں' کوئی کس طرح اپنی نظروں کے سامنے اپنی اولاد کو زندگی سے دور ہوتا دیکھ سکتا ہے... تم سرجری نہیں کروانا چاہتیں کوئی مجبور نہیں کر رہا تمہیں مگر تم اپنے ساتھ یہ سب مت کرو۔" راسب نے اس کے بینڈج والے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔

"آپ کو اگر یہ لگ رہا ہے کہ میں نے جان بوجھ کر خود کو زخمی کیا ہے تو آپ مجھے کسی نفسیاتی ہسپتال بھیج دیں ہمیشہ کے لیے۔"

"رجاب..." راسب دنگ رہ گئے۔

"یہاں ہر وقت میری نگرانی کی جاتی ہے' میری ہر حرکت پر نظر رکھی جاتی ہے میں اگر نارمل نہیں ہوں تو نکال دیں مجھے اپنی زندگی سے..."

"رجاب... یہ کیا کہہ رہی ہو تم... اپنے آغا جان کے سامنے اس طرح بات کرتے ہوئے شرم آنی چاہیے تمہیں۔" ندا کی غصیلی آواز میں رجاب کی آواز دب گئی۔ خاموشی سے راسب اسے دیکھتے رہے جو سپاٹ تاثرات کے ساتھ کرسی سے اٹھتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

"رجاب سے زیادہ ہمیں ضرورت ہے نارمل ہونے کی... ہمیں اس کے ساتھ اپنے طور طریقے پہلے جیسے کرنے ہوں گے' حاذق سے نکاح کے وقت سے لے کر طلاق تک اور اس کے بعد کی تمام اذیتوں کو اپنی زندگی' اپنے دل و دماغ سے نکالنا ہوگا۔ یہ بات رجاب سے زیادہ آپ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔" ندا اپنے لفظوں پر زور دیتی بولیں جبکہ راسب بالکل خاموش تھے۔

itsurdu.blogspot.com

اسٹڈی ٹیبل کے گرد بیٹھی وہ کتابیں پھیلائے انہماک سے نوٹس لکھنے میں مصروف تھی جب رائمہ کی کال آگئی تھی۔

دراج... میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ جو حرکت شیراز نے تمہارے ساتھ کی تھی اسے دوبارہ کبھی زبان پر مت لانا مگر تم نے پھر بھی زرکاش بھائی کے سامنے زبان کھول دی... بات زیادہ بڑھ گئی تو جانتی ہو کیا ہوگا؟ کم از کم تمہارے لیے تو کچھ اچھا نہیں ہوگا۔" رائمہ شدید غصے میں تھی۔

یعنی میں نے ان کے بھائی کے بارے میں سچ کہا یا جھوٹ اس کی تصدیق وہ آپ سے کر چکے ہیں۔" ماتھے پر بل ڈالے وہ بولی۔

ظاہر ہے تمہاری بات سن کر وہ چپ تو نہیں بیٹھ سکتے تھے' شیراز بھائی ہے ان کا' کسی نہ کسی سے تصدیق تو کرنی ہی تھی۔ آنکھیں بند کر کے تمہاری بات پر یقین وہ نہیں کر سکتے تھے۔ اب وہ شیراز سے بھی بات کریں گے' بات تائی امی تک پہنچے گی پھر ہمارا تماشہ بنے گا' ہم ہی جھوٹے قرار دیے جائیں گے' شیراز پر پہلے کوئی آنچ آئی تھی جو اب اس کا کچھ "بگڑے گا؟ تمہیں آخر ضرورت ہی کیا تھی زرکاش بھائی کے سامنے گڑے مردے اکھاڑنے کی...؟

پہلی بات یہ کہ جو ذلالت شیراز نے دکھائی تھی اس پر میں نے وقتی طور پر احتجاج بند کیا تھا' آپ کی اور امی کی وجہ سے گونگا بننا پڑا تھا مجھے لیکن اسی وقت میں نے یہ عہد کر لیا تھا کہ مجھے جب موقع ملا میں آواز اٹھا کر شیراز کو منہ کے بل گراؤں گی' میرے ساتھ زیادتی کرنی چاہی تھی اس نے' میں گڑے مردے ہی نہیں اکھاڑوں گی بلکہ اس کی نسلیں تک نگل جاؤں گی اسے مجرم ثابت کرنے کے لیے... میں اس کے باپ کی یتیم بھتیجی تھی' اس کے باپ کا مال نہیں' جس ذلت سے اس نے مجھے دوچار کرنا چاہا اس سے دگنی ذلت کی کالک اس کے منہ پر مل دوں گی' اپنے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کو شرم آئی تھی جواب میں منہ بند رکھ کر اسے اس کے بھائی کی نظروں میں پاک اور پوتر رہنے دوں؟ مجھ پر غلیظ نگاہ ڈالنے کی سزا تو اسے بھگتنی ہی ہوگی مگر مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ اس کا بھائی ہر کسی سے تصدیق مانگتا پھرے گا اپنے بھائی کی بے گناہی کی۔ اب جب تک میں خود کو سچا ثابت نہ کر لوں چین سے نہیں بیٹھوں گی' شیراز اپنا جرم قبول کرے یا نہ کرے اس کا بیڑہ غرق تو مجھے کرنا ہی ہے۔" شدید برہمی سے وہ بولتی رہی تھی۔

دوسری بات یہ کہ دراج ان لوگوں میں سے نہیں جو خود پر ہونے والے ظلم کے خلاف زبان بند رکھ کر مزید خود پر ظلم"

itsurdu.blogspot.com

کرتے ہیں' مجھے اپنے لیے آواز اٹھانے کا پورا حق ہے' راجہ مہاراجہ ہوں گے یہ دونوں بھائی اپنے گھر کے' ان سب کی اصلیت تو میں ہی جانتی ہوں' بڑا پوری دنیا میں اپنا منہ کالا کرتا پھر رہا تھا اور چھوٹا گھر کے ہی کونے کھدروں میں

"... دراج... اپنے حواسوں میں رہا کرو تم' ایک تم ہی ہو جو سب کی اصلیت جانتی ہو' تمہاری ہی ہر بات ٹھیک ہے' اپنے آگے کسی کی تو سن لیا کرو۔" رائمہ درمیان میں اس پر برسی۔

"ناجائز بات تو میں آپ کی بھی نہیں سنوں گی' معاملہ میری عزت کا تھا اور اب میری زبان کا بھی ہے' میں جھوٹے کو گھر تک چھوڑ کر آؤں گی' آپ فکر مت کریں' میری وجہ سے آپ کی زندگی ڈسٹرب نہیں ہو گی۔" وہ تیز لہجے میں بولی۔

"دراج... تم میری زندگی ہو' بہن ہو میری' رحم کرو اپنی چھوٹی سی جان پر' کس کس سے لڑو گی اپنے لیے' کیوں خود کو مشکل میں ڈال رہی ہو..." رائمہ عاجز آ جانے والے انداز میں بولی۔

"بجیا... جو کچھ میری مٹھی میں قید ہے اس نے میری چھوٹی سی جان کو بہت جاندار بنا دیا ہے' مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں جو ہو گا خود بخود ہوتا رہے گا۔" وہ تلخ مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"دراج... زرکاش بھائی کے خلوص اور مہربانیوں کو کسی امتحان میں مت ڈالنا' جو بھی ہے شیراز ان کا بھائی ہے' شیراز کو پہلے کسی نے غلط مانا تھا جو اب اس کے مجرم ہونے کا سب یقین کریں گے...؟ نام تمہارا نہ خراب ہو مجھے بس یہ خوف ہے' تم کیسے اسے گناہ گار ثابت کر سکو گی' میں اور تم کتنی ہی بار اس کے جرم کی قسمیں کھا لیں' زرکاش بھائی کا یقین ڈانواڈول ہی رہے گا' شیراز الٹا تم پر ہی کوئی گھناؤنا الزام نہ لگا دے خود کو بچانے کے لیے۔" رائمہ تشویش بھرے لہجہ میں بولی۔

"آپ فکر مت کریں' وہ یا تو اپنے جرم کا اقرار اپنے بھائی کے سامنے کرے گا یا پھر جھولی بھر' بھر کر ذلت سمیٹے گا۔" بات ختم کرنے والے انداز میں وہ اطمینان سے بولی اور دوسری طرف سے رائمہ نے جھنجھلا کر سلسلہ منقطع کر دیا تھا۔

کچھ دیر تک وہ سنجیدگی سے کچھ سوچتی رہی پھر زرکاش کو فری ہو کر کال کرنے کا میسج بھیجا۔

دوبارہ پڑھنے میں اس کا دل نہ لگا تو کتابیں ایک طرف رکھ دیں' ڈسٹرب تو وہ ہو چکی تھی۔

زرکاش پر اسے شدید غصہ تھا' وہ ہر گز بھی رائمہ کو اس معاملے میں شامل کر کے اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی مگر رائمہ کی بات بھی ٹھیک تھی کہ زرکاش اس کے لگائے گئے الزام پر آنکھیں بند کر کے یقین نہیں کرے گا اور یہی سچ اس

itsurdu.blogspot.com

کی رگوں میں انگارے دوڑا رہا تھا' ابھی وہ اس مقام تک زرکاش کو لے کر نہیں پہنچ سکی تھی جہاں زرکاش اس کی ہر بات پر آنکھ بند کر کے یقین کرتا' وہاں تک پہنچنے کے لیے ابھی کافی وقت اور محنت درکار تھی' اسے اندازہ تھا' تقریباً ایک گھنٹے بعد زرکاش کی کال آ گئی۔

"جب آپ کو میری بات پر یقین نہیں تو میری بہن کی بات پر کیسے یقین آ سکتا ہے... ان کی تصدیق آپ کے لیے کافی کیسے ہو سکتی ہے؟ آپ مجھے پہلے ہی بتا دیتے کہ بنا ثبوت اور تصدیق کے مجھ پر یقین کرنا ممکن نہیں ہو سکتا تھا' آپ کے لیے تاکہ میں ذہنی طور پر تیار رہتی' شاک نہ لگتا مجھے۔" وہ بہت ٹھہرے ہوئے اور سرد لہجے میں بولی۔

"دراج... میں نے رائمہ سے رابطہ صرف اس لیے کیا تھا تاکہ میں اس معاملے کو پوری طرح سمجھ سکوں' جان سکوں' جو کچھ تم نے بتایا وہ میری غیر موجودگی میں ہوا تھا' تم سے سوالات کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی کیونکہ تب بھی تمہیں یہی لگتا کہ میں تم پر شک کر رہا ہوں' تمہاری دل آزاری ہوتی اس لیے مجھے یہی بہتر لگا کہ اس معاملے کی تفصیل رائمہ سے پوچھوں' اس لیے بھی کہ مجھے اور کچھ سمجھ نہیں آیا تھا... تم سے میرا ایک رشتہ ہے تو شیراز بھی میرا بھائی ہے... اگر میں تمہیں جھوٹا اور اسے سچا مان لیتا تو کبھی اس سے بات کرنے کے بعد رائمہ سے کوئی سوال نہ کرتا..."

"جھوٹا نہیں تو سچا بھی نہیں مانا آپ نے مجھے... آپ کو یہی لگا ہو گا کہ میں اپنی نفرت اور جلن میں اس حد تک پاگل ہو گئی ہوں کہ شیراز کو مشکل میں ڈالنے کے لیے خود اپنے ہی ہاتھوں اپنے ہی دامن پر کیچڑ لگا رہی ہوں۔" وہ اسی سرد لہجے میں بولی۔

"نہ مجھے ایسا کچھ لگا اور نہ ہی میں تم سے کبھی ایسی توقع رکھ سکتا ہوں۔"

"پھر آپ نے بجیا سے اس معاملے پر بات کیوں کی...؟ آپ کو معاملے کی تفصیل نہیں چاہیے تھی' سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرنا تھا۔" وہ زرکاش کی بات کاٹ کر بولی۔

"اگر ایسا ہی تھا تو آپ شیراز کو میرے سامنے لا کر کھڑا کرتے' سارے سچ' جھوٹ کھل کر سامنے آ جاتے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا کیونکہ آپ کی نظر میں' میں شیراز کے خلاف زہر اگلنے کے لیے اس پر کوئی بھی الزام لگا سکتی ہوں..." وہ بمشکل غصہ ضبط کیے بولی۔

"دراج... میں رائمہ سے رابطہ کرنے پر اس لیے مجبور ہوا تھا کیونکہ شیراز نے میرے سر کی قسم کھا کر تمہارے الزام کو"

itsurdu.blogspot.com

روک دیا تھا۔" زرکاش کے اس انکشاف نے چند لمحوں کے لیے اسے گنگ کر دیا تھا۔

"کیا کہا آپ نے... ؟ اس نے آپ کے سر کی قسم کھائی ہے؟" اس نے بے یقینی سے پوچھا۔

"ہاں' اس نے میرے سر کی قسم کھا کر کہا ہے کہ اس نے ایسی کوئی حرکت کبھی نہیں کی' تم جھوٹا الزام لگا رہی ہو اس پر اس کے بعد میں رائمہ سے بات نہ کرتا تو اور کیا کرتا؟"

"سو جوتے مار کر ایک گننا چاہیے تھا' تھوکنا چاہیے تھا آپ کو اس کے منہ پر..." وہ مزید ضبط نہیں کر سکی تھی۔ "مجھے پتہ تھا کہ وہ اتنی آسانی سے اپنا گناہ قبول نہیں کرے گا مگر مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ اپنے سیاہ کرتوت چھپانے کے لیے وہ آپ کے سر کی جھوٹی قسم بھی کھا سکتا ہے۔"

"دراج... شیراز سب کچھ کر سکتا ہے مگر میرے سر کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا۔" زرکاش کے برہم لہجے اور شیراز پر اس کے یقین نے دراج کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔

"مجھے افسوس ہے کہ آپ کا بھائی آپ کے اس یقین کی دھجیاں اڑا چکا ہے اور آپ کو خبر بھی نہیں۔"

"تم کیا کہنا چاہتی ہو' صاف کہو؟"

"جب آپ مجھے اپنے بھائی کے سامنے جھوٹا قرار دے ہی چکے ہیں تو اب میرا کچھ بھی کہنا بیکار ہے... اب آپ پہلی فرصت میں اس بات کی تصدیق کریں کہ آپ کے بھائی نے آپ کے سر کی جھوٹی قسم کھائی ہے یا سچی..."

"دراج... میں پہلے ہی بری طرح الجھا ہوا ہوں اب تم..."

"زرکاش... میں نے بہت آسان زبان میں بات کی ہے اور آپ مجھ سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں' معاملہ فہم ہیں' آپ شیراز کو میرے سامنے لائیں' وہ میرے سامنے بھی آپ کے سر کی قسم کھا کر یہ اگر کہہ دے کہ اس نے مجھ پر بری نظر نہیں ڈالی تھی تو میں ایک لفظ بھی اپنے الزام کو سچ ثابت کرنے کے لیے نہیں کہوں گی... اور اگر آپ اس کا اور میرا سامنا نہیں کروا سکتے تو مجھ پر بس ایک مہربانی کیجیے گا اور وہ یہ کہ بھول جائیے گا کہ اس دنیا میں دراج نام کی کوئی لڑکی موجود ہے... میں بھی اپنے ماں باپ کی قسم اٹھا کر دوبارہ اپنی شکل آپ کو نہیں دکھاؤں گی اور یہ وہ قسم نہیں ہو گی جو آپ کے بھائی نے اٹھائی تھی۔" اپنے لفظوں پر زور دیتی وہ قطعی لہجے میں بولی۔

"ٹھیک ہے' میں شیراز کو تمہارے سامنے لاؤں گا۔" زرکاش نے کہا جبکہ وہ مزید کچھ کہے سنے بغیر لائن ڈسکنیکٹ کر

itsurdu.blogspot.com

گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

دیوار سے پشت لگائے وہ جانے کب سے یونہی بیٹھی تھی' اس کی ویران آنکھیں اپنی ماں پر ساکت تھیں جو معمول کی طرح درو دیوار تکتے رہنے کے بعد گہری نیند سو چکی تھی' آج پہلی بار اسے اپنی ماں کے چہرے پر زندگی کی کوئی رونق نظر نہیں آئی تھی شاید وہ رونق تو بہت پہلے ہی ختم ہو چکی تھی' ہاں بس یہ اس کے ہی ہمت و حوصلے اور امیدوں کی روشنی تھی جس میں اسے کبھی حقیقت دکھائی نہیں دی' جو حقیقتیں روشنی میں بھی دکھائی نہ دیں وہ اندھیروں میں چھپی حقیقتوں سے زیادہ ہولناک ثابت ہوتی ہیں' اسے یاد آ رہا تھا جب وہ عرش سے ایک نئے تعلق کو استوار کر کے واپس گھر آئی تھی تو کتنی ہی دیر تک اپنی ماں کے قدموں سے لپٹی پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی تھی حالانکہ اس کا دل پوری طرح سے مطمئن تھا مگر اپنی ماں کے سامنے وہ نادم و شرمسار تھی' اس کی ماں بس خالی نظروں سے اسے روتا سسکتا دیکھتی رہی تھی' حالانکہ وہ اس وقت چاہتی تھی کہ اس کی ماں اسے برا بھلا کہے' اسے مار مار کر ادھ موا کر ڈالے بالکل اسی دن کی طرح جب ایک شادی کی تقریب میں وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ ناچ گانے میں شریک ہوئی تھی' ماں کی جو نظر پڑی تو آؤ دیکھا نہ تاؤ' چوٹی سے پکڑ کر اسے سب مہمانوں کے سامنے روئی کی طرح دھن ڈالا تھا' سب عورتیں انگشت بدنداں رہ گئیں تھیں' اس کی ماں کے عتاب سے اسے بچانے کی کوشش بھی کی تھی مگر ماں کی ایک ہی رٹ تھی کہ اس کی پرورش اور بندشوں میں بھول کر وہ ایسی بے حیائی کرنے کی جرأت کیسے کر گئی... اسے یاد تھا کہ ماں اسے مارتے مارتے گھر تک لائی تھی اور ایک کونے میں پٹخ دیا تھا' سارا دن ایک گلاس پانی تک اسے پینے نہیں دیا تھا' ماں سے معافیاں مانگتے' روتے روتے وہ مر ہی جاتی اگر رات میں گھر آ کر باپ خلاصی نہ کرواتا... اس دن وہ چاہتی تھی کہ ماں وہی سلوک اختیار کرے مگر وہ تو بس پتھر کا بت بنی اسے تکتی رہی تھی' ضرورت' مجبوری بن جائے یا مجبوری ضرورت انسان کے لیے سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کسی کی نظروں سے گرا ہے یا کسی کھائی میں... فون کی تیز چنگھاڑ پر اس نے سرعت سے اپنی آنکھوں کو خشک کیا تھا۔

بغور عرش نے اسے دیکھا تھا جو قریب آتی جا رہی تھی' اس کی متورم آنکھیں اور چہرے پر بکھرا حزن و ملال عرش کے دل کو بھی بے چین کر گیا تھا' خاموشی سے اس کا ہاتھ تھام کر وہ گھنی شاخوں تلے پھیلی تاریکی سے گزرتا باؤنڈری تک

itsurdu.blogspot.com

پہنچ کر دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوا جو نڈھال تھی۔

''زنائشہ ...مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی کہ تم یوں حوصلہ چھوڑ بیٹھو گی۔''

مجھ میں اب اور ہمت نہیں ہے عرش... ''بھرائے لہجے میں بولتی وہ اپنی سسکیاں نہیں روک سکی تھی۔ گہری سانس'' لے کر عرش نے دھیرے سے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔

میں بہت تھک چکی ہوں... نہ کچھ ٹھیک ہو رہا ہے نہ بدل رہا ہے۔ ''سر اٹھا کر اس نے دھندلائی نظروں سے عرش کو'' دیکھا۔

ہو رہا ہے سب ٹھیک' بدل بھی رہا ہے' بس تم اپنی مایوسی میں یہ دیکھ نہیں پا رہیں۔ ''عرش نے کہا مگر وہ اس کے سینہ پہ'' چہرہ ٹکائے گھٹی گھٹی آواز میں روتی رہی تھی' عرش اس کے جذبات اور کیفیت کو سمجھ رہا تھا' اس لیے اسے رونے سے نہیں روکا تھا' جانتا تھا کہ جب تک اس کا دل ہلکا نہیں ہو گا وہ کچھ بھی سمجھنے پر مائل نہیں ہو گی۔ کل وہ زنائشہ کے ہمراہ اس کی امی کو ایک بڑے پرائیویٹ ہاسپٹل میں ڈاکٹر سے چیک اپ کے لیے لے گیا تھا' جانے کتنے ہی ٹیسٹ ڈاکٹر نے چیک اپ کے فوری بعد لکھ کر دے دیئے تھے۔ باقی سارا دن مختلف ٹیسٹ کروانے میں ہی گزر گیا تھا' سارے ٹیسٹ کی رپورٹس لے کر آج پھر ڈاکٹر سے ملنا تھا۔ رپورٹس دیکھنے کے بعد ڈاکٹر نے جو کچھ کہا وہ یقیناً زنائشہ کے لیے کسی دھچکے سے کم نہ تھا کیونکہ وہ بہت زیادہ امیدیں لگا چکی تھی ورنہ عرش جانتا تھا کہ وہ اتنے کمزور اعصاب کی مالک نہیں کہ یوں ٹوٹ کر بکھر جائے' حقیقت کو قبول کرنے میں اسے کچھ وقت تو لگنا ہی تھا' آج وہ زنائشہ کی طرف سے فکر مند تھا' وقتاً فوقتاً فون پر اسے سمجھاتا بھی رہا تھا' گیرج سے جلدی فارغ ہو کر وہ سیدھا اس کے پاس چلا آیا تھا' اسے پتہ تھا کہ زنائشہ کو اس کی ضرورت ہے۔ کچھ وقت یونہی سوگواری میں گزرا' زنائشہ کی سسکیاں مدھم ہوئیں تب اسے شانوں سے تھام کر عرش نے اسے باؤنڈری پر بٹھایا۔

زنائشہ ...ڈاکٹر بالکل نا امید نہیں ہے تو تم کیسے امید چھوڑ سکتی ہو ...ڈاکٹر نے جو کچھ کہا اسے مثبت انداز میں لینا چاہیے'' خدانخواستہ ڈاکٹر نے ان کو لاعلاج تو قرار نہیں دیا' ڈاکٹر کے مطابق کامیابی کے امکانات سو فیصد نہیں مگر بہتری کے امکانات بالکل ہی نہیں ایسا کچھ تو نہیں کہا ڈاکٹر نے ...ڈاکٹر کو علاج پر بھروسہ ہے اگر وہ بالکل نا امید ہوتا تو دوائوں اور پرہیز کے طویل پرچے تمہارے حوالے نہ کرتا' تمہاری امی کے بارے میں تم سے بات کرنے میں اپنا ایک گھنٹہ ضائع نہ

itsurdu.blogspot.com

کرتا بلکہ ہمیں ٹالنے کے لیے کسی اور ڈاکٹر کے پاس جانے کا مشورہ دیتا۔۔ تمہاری امی کے معاملے میں ڈاکٹر نے بالکل صاف بات کی ہے تم سے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ تم نے ہی اپنی امی کی دیکھ بھال کرنی ہے لہٰذا تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ ان کا علاج طویل اور صبر آزما ہوگا تاکہ تم ذہنی طور پر تیار رہو' ہمت نہ ہارو' مگر تم ڈاکٹر کی سو فیصد امکانات نہ ہونے والی بات کو پکڑ کر ابھی سے ہی حوصلہ کھو بیٹھی ہو... تم اس طرح تھک کر بیٹھ جاؤ گی تو ڈاکٹر کو چند فیصد بھی کامیابی حاصل نہیں ہو پائے گی' سو فیصد بہتری نہ بھی ہو مگر اتنا تو ہوگا کہ تمہاری امی کی ذہنی صلاحیتیں بحال ہوں گی' حسیات کام کرنا شروع کریں گی' تمہارے لیے یہ بھی بہت ہوگا کہ وہ تمہیں پہچاننے لگیں' تمہاری بات کو سمجھنے لگیں' وہ میری اور تمہاری طرح نہ ہو پائیں لیکن ان کی اس حد تک بہتری بھی کیا خوشی کا باعث نہیں ہوگی؟''

تم ٹھیک کہہ رہے ہو' میرے لیے تو یہ بھی بہت ہوگا کہ امی مجھے پہچان لیں' مجھے سنیں' سمجھیں...'' وہ بھیگے ہوئے مدھم لہجے میں بولی۔

''ان کی عمر اور صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر نے تم سے جو کہا تھا اس سب کو گہرائی سے جانچنے کی ضرورت تھی اس طرح رونے اور پریشان ہونے سے کچھ حاصل ہونے والا ہوتا تو میں تمہارا ساتھ ضرور دیتا۔'' عرش کے خفگی سے کہنے پر اس نے سر جھکا لیا۔

''عرش... امی کے لیے جو کچھ تم نے کیا ہے وہ سب تو زرق کو کرنا چاہیے تھا' تم نے اس کی ذمہ داری نبھا کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔''

''بس' خاموش رہو' میں نے وہی کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا' زرق بھی ایک دن اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کے قابل ہو جائے گا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہاری پریشانیاں اب صرف تمہاری نہیں ہیں' میں زرق کو واپس لاؤں گا' مجھے ہر اس انسان کی قدر ہے جس سے تمہارا کوئی رشتہ ہے' اپنے عزیز ترین رشتوں کو کھو دینے کے بعد میں نہیں چاہتا کہ تم بھی اپنے گنے چنے چند رشتوں کو کھونے کی اذیت سے گزرو... وہ تمہارا بھائی ہے' جلد یا بدیر اسے تم تک واپس آنا ہی ہوگا۔''

عرش کے پُریقین لہجے پر وہ بس نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔ ''بس یونہی ایک دوسرے کو حوصلہ اور سہارا دیتے ہوئے ہمیں اپنے سفر کو جاری رکھنا ہے' ان صعوبتوں کو برداشت کرنے کے بعد منزل تک پہنچنے کی خوشی بھی کئی گنا زیادہ ہوگی...'' اس کا ہاتھ تھامے وہ نرم لہجے میں امیدوں کے دیے روشن کرتا جا رہا تھا' زنائشہ کو اس کا جادوئی لہجہ اپنے

itsurdu.blogspot.com

ہاتھ پر اس کے ہاتھوں کا لمس بہت پُر سکون کر رہا تھا' طمانیت بخش رہا تھا' اسے لگ رہا تھا کہ عرش کی موجودگی میں کوئی مصیبت اسے نہیں توڑ سکتی۔

"سنو میرے پاس تمہارے لیے ایک خوش خبری ہے۔" عرش اچانک بولتا اسے چونکا گیا تھا۔

"کیسی خوش خبری...؟" اس کی حیرت پر عرش نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا اور پھر اگلے ہی پل زنائشہ کی دھڑکنیں رک سی گئی تھیں۔ جب عرش اس کے گھٹنوں پر سر رکھتا باؤنڈری پر دراز ہوا' مدھم روشنی میں آج پھر زنائشہ کا دل چاہا تھا کہ اس کے سنہری چمکتے بالوں کو ذرا چھو کر دیکھے' ان کی ملائمت کو اپنی انگلیوں پر محسوس کرے... مگر کوئی رکاوٹ نہ ہونے کے باوجود' حق حاصل ہوتے ہوئے بھی وہ چپکے سے بھی یہ ہمت نہیں کر سکی تھی' اس کے سر کی طرف ذرا ہاتھ بڑھانے کا سوچ کر ہی ہاتھ میں لرزش سی دوڑنے لگی تھی' دوسری جانب اس کی کیفیت سے بے خبر وہ اپنی شہد رنگ آنکھیں اس پر جمائے بولنا شروع کر چکا تھا۔

"تم کو تو پتہ ہی ہے کہ اپنا گھر واپس حاصل کرنے کے لیے مجھے مزید رقم کی ضرورت ہے' میں نے سوچا کہ وہ رقم جمع کرتے کرتے جانے کتنے دن لگ جائیں تو کیوں نہ وہ رقم میں بطور قرض کسی سے لے لوں... اسی سلسلے میں آج میں نے اپنے گیرج کے مالک سے بات کی تھی۔"

"پھر کیا جواب دیا اس نے؟" زنائشہ نے بے تابی سے پوچھا۔

"راضی ہو گیا ہے وہ' بس ایک ہفتہ مانگا ہے اس نے پھر وہ رقم میرے حوالے کر دے گا۔"

"سچ...؟" وہ حیرت و خوشی سے نہال ہو گئی۔

"ہاں' سچ میں ایسا ہی ہے۔ وہ انکار کیوں کرتا میں اس کا پرانا بھروسہ مند اور بہت کام کا ورکر ہوں' وہ جانتا ہے کہ میں اپنے گھر کے لیے اس سے قرض مانگ رہا ہوں۔"

"عرش... میں خوشی سے پاگل ہونے والی ہوں' تمہارا گھر تمہیں واپس مل جائے گا' یہ کتنی بڑی کامیابی ہے لیکن قرض کی واپسی کس طرح کرو گے تم...؟" اسے اچانک خیال آیا۔

"وہ قرض میری تنخواہ سے کٹتا رہے گا' بس چند ماہ لگیں گے قرض اترنے میں... اور تم اخراجات کی بالکل فکر مت کرنا' تمہاری امی کے علاج میں کوئی کمی نہیں آنے دوں گا میں۔"

itsurdu.blogspot.com

"لیکن عرش... تم پر بہت بوجھ بڑھ جائے گا۔"

"میں نے ابھی کہا ہے کہ کوئی فکر مت کرنا... اب تم اس بارے میں کچھ نہ سوچنا، مجھے جو ٹھیک لگ رہا ہے وہ مجھے کرنے دو، کم از کم اس معاملے میں تمہاری نہیں سنوں گا میں۔" وہ قطعی لہجے میں اسے خاموش کروا گیا۔

"اب ایک ہفتے بعد میں اپنا گھر حاصل کر لوں گا پھر تم گھر دیکھنے میرے ساتھ چلنا، وہ گھر بہت خوب صورت ہے اور اب وہ صرف تمہارا ہے، وہاں سیاہ و سفید کی مالک تم ہو گی۔"

"... نہیں عرش... وہ تمہارا گھر ہے"

"ایک ہی بات ہے زنائشہ، ہم ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں، تمہارا میرا کا تکلف ہمارے درمیان نہیں رہا اب ہمارے پاس جو کچھ ہے ایک دوسرے کا ہی ہے۔" عرش کے سمجھانے والے انداز پر وہ اثبات میں سر ہلاتی مسکرائی مگر یک لخت اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی، جب اس کی نگاہ عرش کے سیاہ بیگ تک گئی تھی، یہ مخصوص سیاہ بیگ آج بہت دن بعد عرش کے پاس دیکھ کر اس کا چونکنا لازمی تھا۔

"عرش... یہ بیگ... اسے ساتھ کیوں لائے ہو؟" اس کے جھجکتے لہجے پر عرش نے بغور اس کے تاثرات دیکھے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟"

"پہیلیاں مت بجھواؤ... مجھے بتاؤ کہ اب اسے ساتھ کیوں لائے ہو تم...؟" وہ الجھے انداز میں بولی۔

"زنائشہ... تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں؟" عرش کی گہری سنجیدہ نظروں پر وہ چند لمحوں کے لیے خاموشی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

"عرش... تمہارا یہ سوال اب کوئی معنی نہیں رکھتا، مجھے بس یہ حیرت ہے کہ اس بیگ کو ساتھ لانے کی وجہ کیا ہے؟" وہ نرم لہجے میں بولی۔

"وجہ بہت اہم ہے اور وہ یہ کہ اس بیگ میں ہمارا ڈنر ہے۔" مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا وہ اٹھ بیٹھا۔ "مجھے اندازہ تھا کہ آج تم پر شدید مایوسی کا دورہ پڑا ہے، اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی بھوکا مارو گی۔" بیگ اٹھاتا وہ اسے خجل کر گیا تھا۔

"ایسا بالکل بھی نہیں، آج تم جلدی آئے ہو، تو میں نے سوچا کچھ دیر بعد کھانا لے جاؤں گی تم نے کیوں یہ فضول خرچی کی...؟"

itsurdu.blogspot.com

اب تک تو مجھے فرصت ہی نہیں تھی کہ تمہارے لیے خاص طور پر کوئی چیز لاتا' فرمائش اب تک کسی چیز کی تم نے نہیں کی' آج موقع ملا تو سوچا تمہارے لیے کچھ کھانے پینے کی چیز لے آؤں' ساتھ میں تمہاری امی کی وہ دوائیں بھی ہیں جو رہ گئی تھیں اور پھل بھی ہیں ان کے لیے' تم یہ بیگ گھر لے جانا ساتھ۔" خوشبو اڑاتی بریانی کا باکس نکالتا وہ بولا۔

"زرار کو مجھے پلیٹیں تو لانے دو۔" وہ بولی۔

"بیٹھی رہو' ایک تو تمہیں بڑا شوق ہے مجھے یہاں چھوڑ چھوڑ کر بھاگنے کا' جبکہ تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے بغیر ایک منٹ بھی یہاں گزارنا قیامت ہوتا ہے میرے لیے' ایسے ہی شروع کرو کھانا بس۔" اس کے ڈپٹنے والے انداز پر وہ ہنس دی۔

"کھانا تو بہت عمدہ ہے۔" وہ تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی۔

"عرش... تمہیں تو ایسے ہی اچھے اچھے کھانوں کی عادت ہو گی' پھر تم میرے پکائے گئے سادہ سے کھانے روز کیسے کھا لیتے ہو؟" اس کے بجھے لہجے پر عرش نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔

"بات سنو' دنیا کا اچھے سے اچھا کھانا بھی میرے لیے تمہارے پکائے گئے کھانوں کے سامنے اہم نہیں ہو سکتا' میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں کر رہا' کھانا مرغن ہو یا سادہ کھانا بس کھانا ہوتا ہے' تمہارے ہاتھ میں جو ذائقہ ہے وہ لاجواب ہے' بالکل میری ماما جیسا..."

"شادی کے دس سال بعد بھی اپنی اس بات پر قائم رہو تو مانوں..." وہ مسکراہٹ چھپائے بولی۔

"اللہ کو مانو' ازدواجی زندگی ابھی شروع بھی نہیں ہوئی اور تم دس سال آگے پہنچ گئیں۔" عرش نے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"اچھا' ایک بات بتاؤ..." اپنے حصے کا لیگ پیس عرش کے باکس میں رکھتی وہ بولی۔ "جب لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کی محبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو کیا وہ ایک دوسرے سے اسی طرح ملتے ہیں' اسی طرح باتیں کرتے ہیں جیسے ہم ملتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں؟"

"اللہ کا خوف کرو' ہرگز نہیں۔" عرش اسی انداز میں بولا۔

"تو اتنا جل کر جواب کیوں دے رہے ہو تم...؟" وہ بھتے سے اکھڑی۔

"تو سوال بھی نہ کرو ایسے' تم محبت کرنے والوں کو رو رہی ہو' میں تو دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ شادی کے دس سال بعد

itsurdu.blogspot.com

”کبھی کسی جوڑے کی زندگی ایسی روکھی پھیکی نہیں ہو سکتی جیسی کہ ہماری ہے‘ کہیں تو پیار‘ کہیں تو گرم جوشی جھلکنی چاہیے۔“

”مجھے کیا پتہ‘ مجھے کون سا محبت‘ شادی کا تجربہ رہا ہے۔“ وہ ناگواری سے بولی۔

”... میں ہوں تو تمہیں سب سکھانے کے لیے“

”ہاں‘ جیسے سالوں سے تم یہی تجربے حاصل کرتے رہے ہو۔“ وہ تیزی سے بات کاٹ کر بولی۔

”تم مجھ سے جھگڑا کرنا چاہتی ہو کیا...؟“ عرش نے حیرت سے اسے دیکھا۔

”نہیں لیکن اگر تم اسی طرح آدھی رات میں مجھے فون کر کر کے تنگ کرتے رہے تو ضرور جھگڑے ہوں گے ہمارے۔“ وہ تنک کر بولی۔

”کیسی لڑکی ہو تم... ایک تو میری نیند‘ چین و سکون قبضے میں کر کے بیٹھی ہو... آواز سن کر ہی تھوڑی تسکین حاصل کرنا چاہتا ہوں تو وہ بھی تمہیں عذاب لگتا ہے... کہاں ملے گا ایسا چاہنے والا انسان جو فجر کی اذانوں پر تمہیں فون کرتا ہے تاکہ نماز کا وقت نہ نکل جائے۔“

”فجر کی اذانوں پر نہیں‘ اذان سے بہت پہلے جگا دیتے ہو تم۔“ وہ حیرت و صدمے سے یاد دلا رہی تھی۔

”ہاں‘ تو تھوڑا پہلے اٹھ کر اپنے شوہر کا حال دل سن کر ثواب ہی تو حاصل کرو گی‘ ویسے تو میری خاطر ہار سنگھار تک نہیں کرتی‘ چھ گز کے شامیانے میں چھپ کر یوں آتی ہو جیسے میں کوئی غیر ہوں‘ میں تم سے خوش نہ رہا تو یاد رکھنا اللہ کی رضا بھی نہیں ملے گی تمہیں۔“

”تمہیں میری اتنی فکر کرنے کی ضرورت نہیں... ثواب کمانے کے اور بھی راستے ہیں مجھے نہیں سننا نیند میں ڈولتے ہوئے تمہارا حال دل۔“

”کھانا ادھورا چھوڑ دینا اچھی بات نہیں ورنہ سب چھوڑ چھاڑ کر ابھی یہاں سے چلا جاتا ہوں۔“ وہ شدید خفت سے بولا۔

”جاؤ گے کہاں‘ واپس تو یہیں آؤ گے وہ بھی تڑپ تڑپ کر۔“ زناشہ مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کرتی بولی۔

”تمہاری اسی ڈھٹائی کے لیے امیر مینائی فرما گئے ہیں۔“

”کیا...؟“ وہ ہنسی۔

itsurdu.blogspot.com

جو مجھ پہ گزرتی ہے کبھی دیکھ لے ظالم

پھر دیکھوں کہ رونا تجھے کیونکر نہیں آتا

کہتے ہیں یہ اچھی تڑپ ہے دل کی تمہارے

...سینے سے تڑپ کر کبھی باہر نہیں آتا

عرش کے انداز سخن پر وہ کھلکھلا کر ہنستی چلی گئی۔

www.PakDigestNovels.Com

"آج تو اس نے اپنی کتابوں کو بھی کھول کر دیکھا' بچوں کے ساتھ بھی وقت گزارا' گھر کے کام بھی خود کرتی رہی' میں نے اسے کسی بات پر نہ روکا ٹوکا' انجان بنی رہی' میں نے اس سے کہا کہ گھر کے لیے اور بچوں کے لیے کچھ شاپنگ کرنی ہے تو کل وہ چلے میرے ساتھ' تو کہنے لگی چلوں گی۔"

"واقعی...؟" راسب نے بے یقینی سے ندا کو دیکھا' وہ ابھی گھر واپس آئے تھے اور ندا سارے دن کی رجاب کی مصروفیات سے ان کو آگاہ کر رہی تھیں۔

"اب کلاس کے مزاج' تیور کیسے ہوں گے یہ میں نہیں جانتی' اب وہ سیشن کے لیے جائے گی تو مجھے بھی ساتھ لے کر چلیے گا' مجھے اس کے ڈاکٹر سے خود کچھ باتیں کرنی ہیں۔"

"ٹھیک ہے' ابھی کہاں ہے رجاب؟" راسب نے پوچھا۔

"ابھی تو اپنے کمرے میں ہی ہوگی۔" ندا کے بتانے پر وہ سیدھا رجاب کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

کھڑکی کے قریب کھڑی وہ پچھلے صحن میں پھیلے سناٹے میں بکھرتے خشک پتوں کو دیکھ رہی تھی' نیم وا دروازے پر ہوتی دستک نے اسے متوجہ کیا تھا۔ راسب خوش گوار سی حیرت میں مبتلا ہوئے تھے' جب رجاب نے ان کو سلام کیا تھا' بیشمار دن کے بعد رجاب نے ان کو آج سلام کیا تھا' اپنی حیرت کو ظاہر نہ کرتے ہوئے وہ اس کا سر تھپتھپاتے کھڑکی سے پچھلے صحن کی طرف متوجہ ہوئے۔

"آج آپ کو واپس آنے میں دیر ہوگئی' بھابی نے بتایا تھا آپ کو ڈاکٹر سے ملنے بھی جانا ہے' کیوں بلایا تھا انہوں نے؟"

"رجاب... تمہاری ایک خواہش نے کوئی ہزاروں چکر لگوا دیے ہیں ری ہیب سینٹر کے... فرار ہونے کی دھمکی دے رہا

itsurdu.blogspot.com

ہے وہ…"

"آغا جان… وہ نشے کا عادی ہے' اتنی آسانی سے قابو میں نہیں آئے گا' آپ غصے میں اسے سمجھائیں' پولیس کا حوالہ دے کر ڈرائیں۔"

"میں یہ سب کر چکا ہوں' آخر کب تک اسے ڈرا دھمکا کر علاج پر مجبور کیا جا سکتا ہے' اب تو وہ خود کہتا ہے مجھے پولیس کے حوالے کر دو مگر نشہ نہیں چھوڑوں گا۔"

"آغا جان… کسی بھی طرح بس اس کا علاج مکمل کروا دیں' نشے کی لت سے اسے نجات مل جائے گی تو اسے اندازہ ہوگا کہ وہ اپنے ساتھ کیا کر رہا تھا' ابھی تو وہ کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں ہے' آپ اس سے کہہ دیں کہ کچھ وقت وہاں علاج کروا تا رہے' آپ اسے پیسے دینے کا لالچ دیں' روپے پیسوں کے لیے وہ راضی ہو جائے گا۔" وہ التجائی لہجے میں بولتی تدابیر بھی بتا رہی تھی۔

"ٹھیک ہے' یہ کام بھی کر کے دیکھ لیتا ہوں مگر مجھے پھر بھی یہ معاملہ کافی مشکل نظر آ رہا ہے۔" راسب سنجیدگی سے بولے۔

"آغا جان… سنورے ہوئے کو بگاڑنا بہت آسان ہوتا ہے مشکل ہے تو بگڑے ہوئے کو سنوارنا… مجھے یقین ہے کہ یہ مشکل کام صرف آپ ہی کر سکتے ہیں… اس کے ماں باپ' بہن بھائی ہوں گے' ان سب کو اس سے بہت امیدیں ہوں گی' وہ ٹھیک ہوگا تو جانے کتنے لوگوں کی زندگیاں سنور جائیں گی' جانے کتنے دل آباد ہو جائیں گے' اس سے بڑھ کر کوئی اچھا کام کیا ہو سکتا ہے۔"

"ہاں' تمہارا ایسا سوچنا میرے لیے بہت خوشی کا باعث ہے۔ میں بھرپور کوشش کر رہا ہوں لیکن تم بھی یاد رکھنا کہ مجھے تم سے بھی بہت امیدیں ہیں' بہت کامیابیاں حاصل کرنی ہیں تمہیں' ایک بڑی ڈینٹسٹ بننا ہے تمہیں۔" راسب کے پُرامید لہجے پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آغا جان… آپ اب میرے لیے پریشان نہ ہوا کریں' ابھی آپ نے اپنا بزنس شروع کیا ہے' میں چاہتی ہوں آپ اس پر زیادہ توجہ دیں' میں اب بالکل ٹھیک ہوں' کلاسز شروع ہو جائیں گی تو مصروف بھی ہو جاؤں گی' میں آپ کے لیے ایک اچھی ڈینٹسٹ ضرور بنوں گی لیکن آپ کو بھی میرے لیے ایک کامیاب بزنس مین بننا ہوگا۔"

itsurdu.blogspot.com

اب تو بنانا ہی پڑے گا' تم نے جو کہہ دیا' ایسا ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری کوئی خواہش ٹال دوں؟" راسب کے کہنے پر اس نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا۔

www.PakDigestNovels.Com

بالوں میں برش پھیرتے ہوئے اس نے وال کلاک میں وقت دیکھا' کوئی دس منٹ پہلے اسے اطلاع مل گئی تھی کہ زرکاش وزیٹنگ روم میں موجود ہے وہ جانتی تھی کہ زرکاش تنہا نہیں آیا ہو گا لٰہذا اطمینان سے جانے کے لیے تیار ہوتے ہوئے وہ جان بوجھ کر شیراز کو انتظار میں رکھنا چاہتی تھی' مزید پانچ منٹ گزرنے کے بعد وہ شانوں پر دوپٹہ درست کرتی کمرے سے نکل گئی۔ سیڑھیاں اتر کر وہ آگے بڑھتی یک دم رکی جب اس نے زرکاش کو اپنی طرف آتے دیکھا۔

"میں تمہاری خواہش پر شیراز کو یہاں لے آیا ہوں لیکن جو بھی بات کرنی ہے تحمل سے کرنا' میں نہیں چاہتا کہ تم دونوں کے درمیان کوئی لڑائی جھگڑا ہو اور تماشہ بن جائے' یہاں تمہارا ایک امیج ہے وہ خراب نہیں ہونا چاہیے۔" اسے تاکید کرتے ہوئے زرکاش یک دم خاموش ہوا جبکہ دراج عجیب سی نظروں سے اسے دیکھتی وزیٹنگ روم کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر ابھرتی استہزائیہ مسکراہٹ نے سامنے کھڑے شیراز کی رگوں میں خون کھولا کر رکھ دیا تھا' دراج سیدھی اس کے مقابل جا رکی تھی۔

"اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔" دراج کے مضحکہ خیز لہجے' دل جلا دینے والی مسکراہٹ نے شیراز کا چہرہ غصے میں تپا دیا تھا۔

"یہاں مجمع لگوا کر بے عزت ہونے کا حوصلہ نہیں تو بکواس بند رکھنا' ورنہ ساری اصلیت میں بھی کھول کر رکھ دوں گا" مجھ پر جھوٹے الزام لگا کر خود ستی ساوتری نہ بن سمجھی۔" غصیلی نظروں سے اسے گھورتا شیراز بھینچے لہجے میں بھڑکا۔

"تم کیا اصلیت کھولو گے' یہ کام تو میں کر چکی ہوں' ذرا سی بھی شرم و حیا تم میں ہوتی تو میرے سامنے سینہ تان کر آنے کے بجائے چلو بھر پانی میں ڈوب مرتے۔" وہ زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"مرو گی تو تم میرے ہاتھوں' تمہیں دفن کر کے سات سمندروں کا پانی پیوں گا' آستین میں چھپی ناگن..." وہ غرایا۔

"گھاٹ گھاٹ کا پانی پینے والوں کے منہ سے سمندروں کی باتیں اچھی نہیں لگتیں' سات میں سے ایک سمندر بھی تمہیں قبول نہیں کرے گا فرعون کے چیلے... میں ستی ساوتری ہوں یا نہیں اس بحث میں پڑنے کے بجائے اپنے گریبان

itsurdu.blogspot.com

''میں جھانکو' اپنے ہی گھر کی عزت کو اپنے پیروں تلے روندنے والے قصائی' مرد اور پر انسانیت کے نام پر دھبہ ہو تم۔ زبان کاٹ کر پھینک دوں گا' اگر مجھ پر کوئی گھٹیا الزام لگایا... سب سمجھ آ رہا ہے مجھے' خود کو مظلوم ثابت کر کے تم میرے بھائی کی نظروں میں مہان بننا چاہتی ہو' احسان فراموش' لالچی عورت' تمہارے رنگ ڈھنگ میں نے اگر بھائی کو بتادیے تو بھیک میں بھی تمہیں ان سے کچھ نہیں ملے گا' تھوکیں گے بھی نہیں وہ تم پر...''

''شیراز... جو بات کرنے آئے ہو وہ کرو' ایک دوسرے کی دھجیاں مت اڑاؤ۔'' درمیان میں سخت لہجے میں بولتے زرکاش نے دونوں کو تنبیہی نظروں سے دیکھا۔

''بھائی... میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں' یہ غربت کی ماری بھوکی اور مفلس' زر' زمین کی ہوس ہے اسے' آپ کی ہمدردی حاصل کر کے یہ بہت کچھ خیرات میں لیتی رہی ہے مگر ابھی اس کی ہوس ختم نہیں ہوئی' یہ جو کچھ کہہ رہی ہے وہ سب اس کا مکروفریب ہے' لالچ ہے' اسے روپے پیسے کا' مفت کی دولت کے لیے یہ اپنی عزت بھی داؤ پر لگا سکتی ہے' اس بات کا ثبوت وہ الزام ہے جو یہ مجھ پر لگا رہی ہے' مجھے آپ کی نظروں میں گرا کر یہ اب مزید فائدے آپ سے حاصل کرنا چاہتی ہے۔'' شیراز شعلہ بار نظروں سے دراج کو گھورتا زرکاش سے مخاطب تھا۔

''میں جو ہوں سو ہوں مگر تم خود کیا ہو... جھوٹ کے ابلتے گٹر میں گرے ہوئے بدبودار' غلیظ آدمی ہو تم... میں زر' زمین کی بھوکی سہی مگر تم تو زن کے بھوکے ہو' شیطان صفت بھیڑیے ہو جو اپنے ہی گھر میں نقب لگانے سے نہیں چوکتا۔'' زہر خند نظروں سے شیراز کو گھورتی وہ غرائی۔

''بکواس بند کرو... اپنے ہی جیسے کسی ڈرامے باز کے منہ پر جا کر یہ جھوٹ بولو بے شرم... جس گھر میں میری ماں بہنیں موجود تھیں' وہاں میں ایسی شرمناک حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا' سب تمہاری طرح چند ٹکوں اور آسائشات کے لیے اپنی عزت کے جنازے نکالنے والے نہیں ہوتے...''

''شیراز ہوش میں رہ کر بات کرو ورنہ چلو یہاں سے' غلطی کی میں نے جو یہاں تمہیں لایا۔'' زرکاش مزید ضبط نہیں کر سکا۔

''بھائی... میں اب اس جھوٹی کو جہنم رسید کر کے ہی یہاں سے جاؤں گا... اگر میرے پاس اپنی بے گناہی کا ثبوت نہیں تو اس کے پاس بھی کیا ثبوت ہے کہ میں نے اس پر بری نظر ڈالی تھی...؟''

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

یہ کیا بار بار بھائی بھائی کیے جا رہے ہو بھائی سے پوچھ کر نشے میں دھت میرے پاس آئے تھے کیا...؟ یا ان سے پوچھ کر اپنا منہ کالا کرنے آئے تھے..."

"میں تمہاری جان لے لوں گا..." شیراز یک دم اشتعال میں آتا اس پر جھپٹا مگر بروقت زرکاش درمیان میں آ گیا تھا۔

"مت روکیں اسے' یہ کام یہ پہلی بار نہیں کر رہا' عورت پر ہاتھ اٹھانے والا بزدل ہے یہ۔" دراج بھڑک اٹھی۔ "اپنی ماں' بہنوں کی موجودگی میں تم آب حیات نوش کر کے گھر آ سکتے ہو تو گھر کی عزت پر بھی ہاتھ ڈال سکتے ہو کیونکہ تم جانتے تھے کہ اپنی ماں بہنوں سے تمہیں شہ ملے گی' اپنی آنکھوں سے تمہاری ذلالت دیکھنے کے بعد بھی وہ تمہیں معصوم قرار دیں گی' تمہارے سیاہ کرتوتوں کو چھپا چھپا کر آج وہ تمہیں کس مقام پر لے آئی ہیں کہ گناہ کر کے بھی مجھ پر غرا رہے ہو' تم' تمہاری ماں' تمہاری بہنیں' بھائی سب کے سب دوغلے ہو..."

"دراج... میری ماں بہنوں کو تم درمیان میں نہیں لاؤ گی' سنا تم نے۔" زرکاش کی بلند آواز پر دراج کی رگوں میں شرارے دوڑ گئے تھے۔

"بات میری عزت' میرے کردار پر آئے گی تو میں آپ کے باپ کو بھی درمیان میں لاؤں گی۔" وہ چیخ اٹھی۔ "آپ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا... دکھائی نہیں دے رہا کیا بھائی کی محبت میں... اس عیاش کی عیاشیوں کے لیے روپے کما' کما کر سٹھیا گئے ہیں کیا... عقل گھاس چرنے بھیج دی کیا...؟" ساکت نظروں سے زرکاش اسے دیکھتا رہا۔ جو سرخ آنکھیں اس پر نکالے حلق کے بل چیخ رہی تھی۔ وہ اس دراج کو پہچان نہیں سکا تھا' بس گنگ نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

"دراج... میرے بھائی کی شان میں اگر تم نے اب کوئی گستاخی کی تو زبان کھینچ لوں گا' چند سکوں کے عوض بکنے والی نیچ عورت' میرے بھائی کے جوتوں پر لگی خاک بھی نہیں تم..." شیراز خون رنگ آنکھوں سے اسے گھورتا مشتعل ہوا۔

"بھائی... آپ نے دیکھ لیا اپنی آنکھوں سے اس کی اصلیت... یہ ہے اس کا اصل چہرہ... یہ جس کا کھاتی ہے اسی پر غراتی ہے' اس کی بے غیرتی اور کالے کرتوت کی وجہ سے اللہ کا عذاب پڑا اس کے ماں باپ پر' وہ دونوں ایڑیاں رگڑتے ہوئے مرے ہیں۔" شیراز کے بھڑکتے ہوئے حقارت زدہ لہجے پر دراج کی گردن کی رگیں تن گئی تھیں' سرخ چہرہ مارے جلال کے تمتما اٹھا تھا' اگلے ہی پل چیل کی طرح شیراز پر جھپٹتی وہ اس کا گریبان دبوچ لیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ماں باپ کا ذکر بھی اپنی غلیظ زبان پر لانے کی... میرے ماں باپ تو عزت سے عدم کو

itsurdu.blogspot.com

سدھار گئے ہیں' ایڑیاں رگڑتے ہوئے' خون تھوکتے ہوئے تو تم سب کے سب جاؤ گے دنیا سے... تیری قبر میں کیڑے پڑیں گے..." شیراز کا گریبان جھنجوڑتی وہ غصے میں پاگل ہو رہی تھی۔ شیراز ایک جھٹکے میں اسے دور دھکیلنے میں کامیاب ہو گیا تھا... دوسری جانب زرکاش اپنی جگہ ساکت سپاٹ نظروں سے یہ سب دیکھ رہا۔

"آپ اپنی ماں' بہنوں کے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہیں کر سکتے تو میں بھی اپنے ماں باپ کے خلاف کوئی لفظ برداشت نہیں کروں گی... میں تھوکتی ہوں آپ پر اور آپ کے احسانوں پر..." ایک بار پھر وہ زرکاش پر حلق کے بل چیخی اور دوبارہ شیراز کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اور تم... کس بے شرمی سے ثبوت کی بات کر رہے تھے... ثبوت تو تم اپنے بازو پر سجائے گھوم رہے ہو جہاں میرے دانتوں کے نشان ہوں گے... میں تو وہ ناگن ہوں جس کا کاٹا ہوا تمہاری سات نسلیں بھی نہیں بھولیں گی... ہمت ہے تو دکھاؤ اپنے بازو پر گناہوں کے ثبوت اپنے بھائی کو... ہے اتنی ہمت...؟" سرخ آنکھوں سے شیراز کو گھورتی وہ گرجی جبکہ شیراز بس ایک پل کے لیے بوکھلاہٹ کا شکار ہوا تھا۔

"اڑ گیا چہرے کا رنگ' اب کیا بہانہ بناؤ گے بھونکو جلدی..." وہ غرائی۔

"تمہارا یہ ناٹک بھی بھائی کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتا' سب جانتے ہیں محلے میں ہزاروں لڑائیاں ہوئی ہیں میری' چوٹ کے ہزاروں نشان جسم پر لیے گھوم رہا ہوں... لہٰذا اپنی جھوٹ کی دکان کہیں اور جا کر چکاؤ..." شیراز حقارت زدہ انداز میں بولا۔

"تمہارے کچے چٹھے کھول رہی ہوں وہ کافی نہیں ہیں...؟ باتوں میں گھمانے کے بجائے اپنے گناہ کا ثبوت جان سے پیارے بھائی کو دکھاؤ..." چبا چبا کر وہ زہر خند لہجے میں بولی جبکہ شیراز نے ایک نگاہ زرکاش کو دیکھا جو خاموش نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا۔

"بھائی یہ شاطر لڑکی ہے' میری چوٹوں کے نشانوں کو یہ کوئی اور ہی رنگ دے کر مجھے جھوٹا ثابت کرنا چاہتی ہے' سچ تو یہ ہے کہ یہ خود بے راہ روی کا شکار' سڑکیں ناپنے والی بدکار لڑکی ہے' یہ مجھے اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے' میں نے نہیں اس نے مجھ پر بری نیت رکھی' مجھ پر حملہ کیا تھا' میں اس کے قابو میں نہیں آیا تو..."

شیراز کی بات ادھوری رہ گئی جب دراج نے آگے بڑھ کر اس پر تھوک دیا تھا۔ دم بخود رہ جانے والا شیراز اس سے پہلے

itsurdu.blogspot.com

کہ ہوش میں آتا زرکاش نے ایک جھٹکے سے دراج کو اپنے سامنے کیا۔

اب میرے چہرے پر بھی تھوکو... تھوک دو مجھ پر بھی..." بھینچی ہوئی آواز میں وہ اس سے مخاطب ہوا' جو تیز نظروں سے اسے دیکھتی رہی اور پھر اس کی گرفت اپنے بازو سے ہٹاتی پیچھے ہٹی۔

بھائی... آپ درمیان سے ہٹ جائیں' آج یہ نہیں یا میں نہیں' گردن اتار کر پھینک دوں گا اس بے غیرت کی..."

شیراز آپے سے باہر ہوتا دھاڑا۔

بے غیرت تو تم ہو... جس کا کھاتے رہے' جس کا دیا پہنتے رہے ہو' جس کے روپوں پر عیاشیاں کرتے رہے ہو' نوچتے رہے ہو گدھ کی طرح اسی کی جھوٹی قسم کھاتے ہو... اتنے ہی سچے ہو تو تائی امی کے سر کی قسم کھا کر کہو میرا الزام غلط ہے' تم نے مجھ پر شیطان بن کر حملہ نہیں کیا تھا۔ اٹھاؤ اس عورت کی قسم جس نے تمہیں پیدا کیا' ابھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا... اس کے بعد میں ایک لفظ بھی اور نہیں بولوں گی۔" اس کے چیلنج دینے والے قطعی انداز پر شیراز کے تاثرات بدلے تھے۔

تم جیسی آوارہ لڑکی کے لیے میں اپنی ماں کی قسم اٹھاؤں' جا کر شکل دیکھو آئینے میں' اس شکل پر ایک دن میں نے بھی نہ تھوکا تو شیراز نام نہیں میرا... اب تمہیں جو بولنا ہے بولتی رہو' تمہاری ساری بکواس میرے جوتے کی نوک پر..."

شیراز غیض وغضب میں اس پر دھاڑتا پھر رکا نہیں تھا' زہریلی نظروں سے باہر نکلتے شیراز کو دیکھنے کے بعد وہ زرکاش کی طرف متوجہ ہوئی۔

اب کوئی مجھے جھوٹا سمجھے یا سچا' مجھے فرق نہیں پڑتا' میں جانتی تھی کہ وہ تائی امی کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا' اس لیے دم دبا کر بھاگ گیا' میں جو ثابت کرنا چاہتی تھی وہ ثابت ہو چکا' اب آپ کو بھی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ جس بھائی پر آپ کو بہت بھروسہ اور یقین ہے اس کی نظر میں آپ کا کیا مقام اور حیثیت ہے۔" وہ سرد لہجے میں بولی اور پھر کسی بھی جانب دیکھے بغیر وزیٹنگ روم سے باہر نکل گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

الجھی نظروں سے زنانشہ نے پھر اسے دیکھا جو آج میدان کی طرف رخ کیے بیٹھا بالکل خاموش تھا' اس کی نظریں دور کچی بستی میں ٹمٹماتی روشنیوں پر جمی تھیں۔

itsurdu.blogspot.com

عرش... کیا بات ہے آج تم بہت خاموش ہو' طبیعت تو ٹھیک ہے ناں تمہاری یا پھر تھک گئے ہو... ؟ کھانا بھی تم نے ٹھیک سے نہیں کھایا۔" بالآخر زنائشہ کو ہی خاموشی توڑنی پڑی۔

میں ٹھیک ہوں بس تھوڑی تھکن ہو رہی ہے اور کچھ نہیں۔" اپنے شانے پر رکھے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیتا" وہ بولا۔

نہیں' ضرور کوئی بات ہے' تم مجھ سے چھپا نہیں سکتے۔ تمہارے چہرے سے لگ رہا ہے کہ تم مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہو" مگر کہہ نہیں پا رہے۔" زنائشہ کے تشویش زدہ لہجے پر عرش نے اسے دیکھا۔

"...ہاں' بات تو ہے... تم سے کہنا بھی چاہتا ہوں مگر"

مگر کیا... ؟ بولتے رہو۔" اس کی ایک لمحے کی خاموشی بھی زنائشہ کو گراں گزری۔"

مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم کچھ غلط نہ سمجھو... یا یہ کہ میں تم سے مطالبے شروع کر چکا ہوں... ہمارے درمیان موجود رشتے" کا فائدہ اٹھا کر مجبور کر رہا ہوں تمہیں۔" عرش کے گمبھیر لہجے نے اسے حیران کر دیا۔

ایسی بھی کیا بات ہے جو تم اتنے خدشات میں گھر گئے ہو' میں کچھ غلط کیوں سمجھوں گی جب مجھے تم پر پورا اعتبار ہے" اب تم صاف صاف وہ بات کرو جو کرنا چاہتے ہو۔" زنائشہ کے مطمئن کرنے والے لہجے پر بھی وہ فوری طور پر کچھ بول نہیں سکا۔

"... کل مجھے قرض کی رقم مل جائے گی تمہیں پتہ ہے"

ہاں' میں تو دن گن گن کر گزار رہی تھی کل کا دن بہت اہم ہے خاص طور پر تمہارے لیے۔" زنائشہ نے کہا۔"

"... میری کوشش ہوگی کہ کل ہی گھر کے کاغذات حاصل کر لوں رقم کی ادائیگی کر کے"

"صرف کوشش نہیں بس کل ہی تمہیں یہ سارا کام مکمل کرنا ہے' اب آگے بولو۔"

زنائشہ' تمہارے بغیر اپنا گھر حاصل ہونے کی خوشی ادھوری رہے گی... میں اتنے بڑے گھر میں تنہا رہوں گا' تمہیں" اس گھر کو حاصل کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں پہنچے گا... تم پھر بھی یہیں رہو گی خطروں کے درمیان اور میں وہاں گھر میں رہوں گا تمہاری طرف سے پریشان اور غیر مطمئن... زنائشہ... وہ گھر مجھ سے پہلے تمہارا ہے تمہارا حق ہے اس پر' میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تم اپنی امی کے ساتھ اس گھر میں آ جاؤ' وہاں تم میری نظروں کے سامنے محفوظ رہو گی تو میں بھی

itsurdu.blogspot.com

پُرسکون رہوں گا۔" رک کر عرش نے بغور اسے دیکھا جو اس کی طرف متوجہ بالکل خاموش تھی۔

"تم ایسا مت سوچنا کہ تم میرے ساتھ ایک گھر میں رہو گی تو میں تم پر اپنا حق استعمال کروں گا' یا تمہیں کسی بات کے لیے مجبور کروں گا... میں جانتا ہوں کہ حالات ایسے رہے کہ ہم نے وقت سے پہلے ہی شادی کر لی ہے' لیکن ہم دونوں اپنی زندگی تب ہی شروع کریں گے جب صحیح وقت آئے گا یا جب تم چاہو گی' مجھے معلوم ہے کہ ابھی تمہاری امی کو تمہاری زیادہ ضرورت ہے' ہم دونوں مل کر ان کا خیال رکھیں گے' میری کوئی ذمہ داری نہیں ہو گی تم پر' گھر میں ہمارا تعلق ویسا ہی رہے گا جیسا ابھی ہے۔" خاموش ہو کر عرش نے پھر بغور اس کے تاثرات جانچے مگر کچھ اندازہ نہیں لگا سکا۔

"زنائشہ... ضروری نہیں جو میں چاہتا ہوں وہ تم بھی چاہو... تم جس میں راضی ہو میں بھی اسی میں راضی رہوں گا... تم اس بارے میں سوچنا چاہو تو سوچنا' ہو گا وہی جو تم چاہو گی۔" اس نے تفصیل سے وضاحت کی۔

"چلو میں تمہیں گیٹ تک چھوڑ دوں' کافی رات ہو چکی ہے۔" رسٹ واچ پر نظر ڈالتا وہ اٹھا اور زنائشہ نے خاموشی سے ہی اس کی تقلید کی' پول کی تیز روشنی میں آتے ہوئے عرش نے ایک بار پھر اسے دیکھا جس کے چہرے پر کسی گہری سوچ کے سائے پھیلے تھے' عرش کو یہی بہتر لگا کہ اسے مخاطب نہ کرے مگر سڑک پر پہنچتے ہی اچانک زنائشہ نے اسے مخاطب کیا۔ سوالیہ نظروں سے عرش نے اسے دیکھا تھا جو سڑک کے وسط میں رکی کچھ تذبذب میں مبتلا نظر آ رہی تھی۔

"عرش... مجھے بھی وہی ٹھیک لگ رہا ہے جو تم چاہتے ہو۔" اس کی جانب دیکھے بغیر وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

"کیا واقعی تم میرے ساتھ گھر جانا چاہتی ہو...؟" عرش کو اپنی سماعتوں پر شک ہوا۔

"...ہاں' جب جانا ہی وہاں ہے تو آج یا کل کیا... لیکن زرق"

"اس کی تم فکر مت کرو' وہ جہاں بھی چھپا ہے' میں اسے ڈھونڈ کر لاؤں گا۔" وہ درمیان میں بول اٹھا۔ "تم نہیں جانتیں کہ تم نے کتنی بڑی خوشی دے دی ہے مجھے' میں جانتا تھا تم میری بات کو سمجھو گی' جانتا تھا کہ تم بھی مجھ سے دور نہیں رہنا چاہو گی' میں تمہیں بتا نہیں پا رہا' تمہاری رضا نے مجھے کتنا خوش کر دیا ہے..." وہ پُر مسرت لہجے میں بولا' اس کی خوشی قابل دید تھی' اس کا چہرہ اور آنکھیں جگمگا اٹھیں تھیں۔

"عرش... میں گھر جا کر اپنی پڑھائی شروع کرنا چاہتی ہوں تم پر کوئی بوجھ تو نہیں پڑے گا...؟"

itsurdu.blogspot.com

بالکل نہیں‘ تم جتنا پڑھنا چاہو پڑھنا‘ جو کچھ کرنا چاہو کرنا‘ میں تمہیں کسی چیز سے نہیں روکوں گا‘ میرے لیے یہ بہت ”

“ہے کہ تم میری نظروں کے سامنے میرے قریب رہو گی۔

اور تم... تمہاری پڑھائی بھی تو ادھوری رہ گئی تھی‘ ماما کی خواہش تھی کہ تم پڑھائی کا سلسلہ دوبارہ شروع کرو۔“ زنائشہ ”

نے درمیان میں ٹوکا۔

ٹھیک ہے کل گھر چلتے ہیں پھر بیٹھ کر اس بارے میں بات کرتے ہیں۔“ عرش کے کہنے پر اس نے مسکراتے ہوئے سر ”

ہلا دیا۔

کل آنے سے پہلے میں تمہیں فون کروں گا‘ تم تیار رہنا‘ بس ضروری چیزیں پیک کر لینا‘ باقی کچھ ساتھ لے جانے کی ”

“... ضرورت نہیں

میں کل صبح سے ہی تمہارا انتظار شروع کر دوں گی‘ تم فکر مت کرو۔“ اس کی ہدایت پر زنائشہ مسکراتے ہوئے بولی۔ ”

اب تو میرا دل چاہ رہا ہے کہ یہیں تمہارے ساتھ صبح ہونے تک بیٹھا رہوں‘ کل اتنا دور لگ رہا ہے‘ پتہ نہیں یہ رات ”

کیسے کٹے گی...“ بے بس انداز میں بولتا وہ یک دم رک کر زنائشہ کے ساتھ ہی سڑک کے دائیں جانب متوجہ ہوا تھا‘ تیز

سائرن کے ساتھ وہ یقیناً پولیس وین تھی۔

پولیس... یہاں...“ زنائشہ نے چونک کر عرش کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے۔ ”

یہاں تو کبھی اس طرح پولیس نہیں آئی...“ زنائشہ کی بات ادھوری رہ گئی تھی جب عرش نے اس کا بازو تھاما تھا۔ ”

میرے ساتھ چلو جلدی...“ عرش نے جس طرح اسے اپنے ساتھ کھینچا تھا وہ دہل اٹھی تھی‘ اگلے ہی پل وہ ماؤف دماغ ”

کے ساتھ عرش کے دوڑتے قدموں کا ساتھ دے رہی تھی‘ اسے ساتھ لیے عرش برق رفتاری سے سڑک کے مخالف

سمت دوڑ رہا تھا‘ اچانک یہ سب کیا ہو رہا ہے‘ زنائشہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

عرش... تم پولیس سے کیوں بھاگ رہے ہو؟“ پھولی سانسوں کے درمیان وہ چیخی۔ ”

پولیس یونہی یہاں نہیں آئی ہے‘ وہ مجھے اریسٹ کرنے آئی ہے۔“ پوری رفتار سے دوڑتا وہ بلند آواز میں بولا۔ ”

مگر تم وہ سارے غلط کام چھوڑ چکے ہو...“ تیز سائرن کی ہولناک آواز میں وہ پھر چیخی۔ ”

یہ سچ تم جانتی ہو‘ میں جانتا ہوں‘ مگر وہ نہیں‘ وہ یقین نہیں کریں گے‘ میرے بارے میں ان کو سب پتہ ہے وہ مجھے ”

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

پہچانتے ہیں' وہ بہت پہلے سے میری تاک میں ہیں' میں اب کسی صورت ان کے ہاتھ نہیں لگنا چاہتا۔'' وہ بلند آواز میں بولا۔ رکتی سانسوں کے درمیان زنائشہ کا دل حلق میں آ رہا تھا' وہ بے دم ہو رہی تھی' اس کے بے جان ہوتے قدم عرش کے بھاگتے قدموں کا ساتھ دینے سے انکار کر رہے تھے مگر وہ عرش کی گرفت میں کھنچتی جا رہی تھی' پولیس کے خوف اور انجانے خدشات نے زنائشہ کی زبان بند کر دی تھی' عرش سڑک سے ہٹتا دو عمارتوں کے درمیان ایک تنگ و تاریک گلی میں اسے ساتھ لیے داخل ہو گیا تھا' وہ دونوں اس طویل گلی میں اندھا دھند دوڑ رہے تھے گلی کے اختتام پر رکتے عرش نے اسے سنبھالا جو منہ کے بل گرتے گرتے بچی تھی' اس کے ہوش و حواس گم تھے' وہ اپنے پیروں پر کھڑے رہنے کے قابل بھی نہ تھی۔

زنائشہ... ہوش میں آؤ' سنبھالو خود کو۔'' عرش نے اسے شانوں سے تھام کر ہلایا جو بے ترتیب سانسوں کے درمیان ادھ موئی ہوئی جا رہی تھی۔

میری بات غور سے سنو' تمہیں یہاں سے فوراً جانا ہے' تم اس طرف سے سیدھے جانا' تمہارے فلیٹ کی بلڈنگ کا'' مین گیٹ زیادہ دور نہیں' میں یہیں رک کر تمہیں دیکھتا رہوں گا' مگر تم تیزی سے جانا کیونکہ میں زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکتا۔'' اس کے گرد بے ترتیب چادر کو درست کرتا وہ عجلت میں ہدایت دے رہا تھا۔

میں تمہیں اس طرح خطرے میں چھوڑ کر نہیں جا سکتی' تم بھی میرے ساتھ چلو۔'' سختی سے اس کا ہاتھ پکڑے وہ'' لرزتی آواز میں بولی۔

تم میری فکر مت کرو' مجھے کچھ نہیں ہوگا میں اس سب کا عادی ہوں مگر اپنی وجہ سے میں تمہیں کسی مصیبت میں نہیں'' ڈال سکتا' اب دیر مت کرو۔'' عرش کے لہجے میں سختی در آئی تھی' محتاط رہ کر اس نے دائیں بائیں سڑک کا جائزہ لیا تھا۔

میں کسی محفوظ جگہ پہنچ کر تمہیں فون کرتا ہوں انتظار کرنا اور پریشان بالکل مت ہونا' بہت خیال سے جانا۔'' اس کا'' چہرہ ہاتھوں میں قید کیے وہ چند لمحوں تک اس کے خوف زدہ نقوش آنکھوں میں اتارتا رہا اور پھر اس کی پیشانی پر لب رکھ دیئے۔

جلدی کرو' نکلو یہاں سے۔'' اسے شانوں سے تھام کر عرش نے آگے بڑھایا مگر وہ پیچھے ہٹی غائب دماغی سے اسے ہی'' دیکھتی رہی تھی' پتہ نہیں کیوں اس کا دل ڈوب رہا تھا' دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ وہ دوبارہ کبھی عرش کو نہیں دیکھ سکے

itsurdu.blogspot.com

گی‘اس کے پیر زمین میں جکڑے جارہے تھے‘اس کی آنکھیں دھندلانے لگی تھیں۔

زنائشہ... جاؤ یہاں سے‘ تمہیں میری قسم ہے رکنامت‘ نہ پلٹنا...“ عرش کے چیخنے پر وہ بد حواسی میں پیچھے ہٹتی پلٹ کر تیزی سے دور ہوتی چلی گئی‘ سائرن کی آواز دور کہیں سے اب بھی سنائی دے رہی تھی‘ زنائشہ اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکی تھی لہٰذا اب اسے بھی یہاں نہیں رکنا تھا‘ اسے خدشہ تھا کہ اگر پولیس نے گھیرا ڈال لیا تو ان عمارتوں اور گلیوں کے جال سے نکلنا اس کے لیے مشکل ہو جاتا‘ زنائشہ کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد اس کے پیروں میں جیسے بجلی بھر گئی تھی‘ سڑک کو پار کرتا وہ ایک اور تنگ گلی میں داخل ہو گیا تھا‘ تاریکی میں بھاگتے ہوئے اسے ٹھوکر لگی تھی‘ بری طرح لڑکھڑاتا وہ گرنے سے بچا مگر اس کی شرٹ کی اوپری جیب سے نکلتا فون ایک کھلے مین ہول میں جا گرا تھا شاید رک کر دیکھنے کا وقت اس کے پاس نہیں تھا‘ اس کے قدم پھر رفتار پکڑ چکے تھے‘ پتہ نہیں کتنی تاریک گلیوں سے وہ گزرتا رہا تھا‘ ایسی ہی وہ گلی تھی جس سے نکلتا وہ ایک سڑک پر آیا تھا کہ کسی گاڑی کی تیز ہیڈ لائٹس نے اس کی آنکھوں کو چندھیا دیا تھا‘ فضا میں گاڑی کے بریکس کی بھیانک چنگھاڑ گونج اٹھی تھی‘ شدید تصادم کے بعد اس کا پورا وجود ہوا میں اڑتا گاڑی کی چھت سے جا ٹکرایا اور پھر بری طرح لڑھکتا سڑک پر دور تک چلا گیا تھا۔

بے حس و حرکت ہوتے وجود کے ساتھ اس کی نیم وا آنکھیں تاریک آسمان پر ساکت ہوئی تھیں جہاں ایک چہرہ روشن ہوا تھا اور پھر آہستہ آہستہ معدوم ہوتا تاریکی میں غائب ہو گیا تھا‘ بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا تھا‘ گاڑھے خون کا ایک تالاب اس کے غافل وجود کے گرد بنتا جا رہا تھا... انسان کیا سوچتا ہے‘ کیا چاہتا ہے یہ معنی نہیں رکھتا‘ ہوتا وہی ہے جو قدرت چاہتی ہے جو وقت کا تقاضہ ہوتا ہے۔

ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا

زندگی کاہے کو ہے خواب ہے دیوانے کا

ہر نفس عمر گزشتہ کی ہے میت فانی

زندگی نام ہے مر مر کے جئے جانے کا

www.PakDigestNovels.Com

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب اچانک ندا بیدار ہوئی تھیں‘ پیاس سے حلق خشک ہو رہا تھا‘ رات میں وہ کمرے میں پانی

itsurdu.blogspot.com

رکھنا بھول گئی تھیں، سو اب ان کو کچن کی طرف جانا ہی تھا، کمرے سے نکل کر کچن کی طرف بڑھتے ہوئے یک دم ان کے قدم رکے تھے، برآمدے کی طرف کھلتے دروازے نے ان کو چونکا دیا تھا، ان کو اچھی طرح یاد تھا کہ وہ دروازہ معمول کی طرح سونے سے پہلے خود بند کر کے سوئی تھیں مگر اس وقت تو وہ دروازہ چوپٹ کھلا نظر آرہا تھا، یکا یک ان کو رجاب کا خیال آیا، وہ فوراً پہلے اس کے کمرے کی طرف گئیں۔ ادھ کھلے دروازے کو کھول کر انہوں نے رجاب کو پکارا بھی تھا مگر نہ رجاب وہاں موجود تھی، نہ کہیں سے اس کی آواز سنائی دی تھی، ندا واپس پلٹ کر تیز قدموں سے برآمدے کی طرف آئیں مگر وہاں کرسیاں خالی تھیں، رجاب ان کو وہاں بھی نہ نظر آئی، عجیب وسوسوں کو دباتیں وہ صحن میں نکل آئیں، صحن میں نظریں دوڑاتے ہوئے یک دم ایک عجیب سے احساس کے تحت انہوں نے سر اوپر اٹھایا، اگلے ہی پل ان کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں، ان کے حلق سے بلند ہوتی چیخ گہرے سناٹے کو چیر گئی تھی۔

تیز قدموں سے صحن میں آتے راسب نے ایک پل کو رک کر اوپر دیکھا، چھت کی باؤنڈری پر وہ پیر لٹکائے ساکت بیٹھی تھی، اس کی ذرا سی حرکت بھی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی، راسب کے پیچھے ندا بھی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی چھت پر آئیں، اس سے پہلے کہ ندا اسے پکارتیں، راسب نے ان کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا، قدموں کی آہٹ کے باوجود رجاب اسی طرح نیچے خلا میں گھورتی ساکت بیٹھی تھی، باؤنڈری پر اس کے ہاتھ سختی سے جمے ہوئے تھے، دھیرے دھیرے اس کی جانب بڑھتے راسب کی چھٹی حس بیدار تھی، رجاب کی ایک ایک جنبش پر ان کی نگاہ تھی تب ہی راسب کے قدم رکے تھے جب یک دم رجاب نے گردن موڑ کر ان کی جانب دیکھا، اس کے ساتھ ہی اس نے باؤنڈری پر سے ہاتھ ہٹا لیے تھے، باؤنڈری کی چکنی سطح سے اسے پھسلتے دیکھ کر ندا دہل کر چیخی تھیں جبکہ راسب برق رفتاری سے اس کے پھسلتے وجود کو بازوؤں میں جکڑ گئے تھے، اس کی کھلی آنکھیں آسمان پر ساکت تھیں جب راسب اس کے بے حس و حرکت وجود کو بازوؤں میں سنبھالے سیڑھیوں کی جانب بڑھے تھے وہ انگاروں کی طرح دہک رہی تھی، بخار کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ تھا، آنکھیں لہو رنگ تھیں۔

بیڈ پر اس کے سرہانے بیٹھیں ندا ٹھنڈے یخ پانی کی پٹیاں اس کے سر پر رکھ رہی تھیں، رجاب کی بند آنکھوں کو دیکھنے کے بعد انہوں نے راسب کو دیکھا، جو قریب ہی کرسی پر بیٹھے وہاں موجود نہیں تھے، ایک ٹک رجاب کو دیکھتے وہ جانے کیا سوچ رہے تھے۔

itsurdu.blogspot.com

آہستہ آہستہ ہی اندر کی گھٹن باہر نکلے گی' ہمیں اب ان حالات کے لیے ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیے' جانے کتنے عرصے تک ہمیں صبر سے کام لینا پڑے' آپ کے سوچنے یا پریشان رہنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔'' ندا کے کہنے پر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

''تم تھک گئی ہو' ان حالات سے؟'' راسب کے سوال پر وہ ایک پل کے لیے ان کی طرف متوجہ ہوئیں۔

''جس دن آپ تھک گئے تو شاید میں بھی تھکنے کا سوچوں لیکن میں جانتی ہوں رجاب کے لیے آپ کبھی نہیں تھک سکتے۔'' ندا سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں۔

''لیجیے... ہو گیا بخار کم... نیند پوری ہوگی دوا لے گی تو بالکل ٹھیک ہو جائے گی' اب آپ بھی جا کر آرام کریں' میں ہوں اس کے پاس۔'' ندا بولیں' جبکہ تشکر آمیز نظروں سے انہیں دیکھتے راسب کچھ بول نہیں سکے۔

www.PakDigestNovels.Com

''اس ڈائن کو تو بخشوں گی نہیں میں' کل ہی بلاتی ہوں رائمہ کو یہاں' نہیں سنبھل رہی تو خود ہی گلا گھونٹ دے بہن کا' ہم سے کس جنم کے بدلے لے کر بددعائیں سمیٹ رہی ہیں یہ دونوں احسان فراموش' لیکن زرکاش' آفرین ہے تم پر' کیا اسی دن کے لیے تم اپنے باپ اور چچا کے نام پر اس بدبخت لڑکی کی ذمہ داریاں اٹھا رہے تھے کہ تمہارے سامنے وہ تمہارے بھائی پر غلاظت اچھالتی رہی اور تم دیکھتے رہے' وہ تمہارے بھائی پر تھوک کر چلی گئی اور تم تماشہ دیکھتے رہے' اس کا منہ لال کیوں نہ کر دیا طمانچوں سے مگر میں تم سے کیوں شکایت کر رہی ہوں' بہت قربانیاں دی ہیں تم نے اس گھر کے لیے' مجھے کیا حق پہنچتا ہے کہ میں تم سے کوئی شکایت کروں' وہ لڑکی تمہارے سامنے مجھ پر بھی تھوک جائے تو بھی تم خاموش رہنا' بہت اذیت پہنچائی ہے تم نے میرے دل کو' میں اب تمہارے اس گھر میں نہیں رہوں گی' رکھو یہاں ان سب کو جن کے لیے تم اپنے بھائی اور ماں کو بھی ذلیل ہوتا دیکھ سکتے ہو' کہیں بھی چلی جاؤں گی میں اپنے دونوں بچوں کے ساتھ مگر اب تمہارا کوئی احسان نہیں لینا مجھے' بہت احسان کر چکے ہو تم ہم سب پر' اب تم ان دونوں بہنوں میں سے ہی کسی کو اپنی ماں بنا لو' ہماری تمہیں ضرورت نہیں' اپنے بھائی کو ذلت سے دوچار ہوتا دیکھ کر تمہیں فکر نہ ہوئی کہ اپنے باپ کو کیا منہ دکھاؤ گے' فکر تو تب ہوتی جب تمہیں باپ کی عزت کا خیال ہوتا' ماں کی عزت کس گنتی میں آتی ہے' تمہاری وجہ سے میں اور میرے بچے دو کوڑی کے ہو گئے۔ اپنی اولاد ہی دشمن بن گئی ہے تو دوسروں کو کیا کہوں...'' صبغہ

itsurdu.blogspot.com

شدید غصے میں جو منہ میں آرہا تھا زرکاش کو بول رہی تھیں' شہزا نے ایک نگاہ شیراز پر ڈالی جو دیوار سے پشت لگائے سینے پر بازو باندھے سر جھکائے چپ چاپ کھڑا تھا۔

امی... آپ کو اور بھی کچھ کہنا ہے تو کہہ دیں' میں سنوں گا مگر حقیقت تو یہ ہے کہ دراج نے شیراز کے نہیں میرے منہ پر تھوکا ہے کیونکہ اس نے اپنے ہی گھر کی چار دیواری میں وہ کام کیا کہ میرا سر اپنی ماں' بہنوں کے سامنے بھی جھک گیا ہے' میرا بھی بھائی جس پر میں جان دیتا ہوں وہی اپنے گناہ کو چھپانے کے لیے میرے سر کی جھوٹی قسم کھاتا ہے' آپ کیا میں خود اپنی شکل آئینے میں دیکھنے کے قابل نہیں رہا' آپ نہیں' میں دو کوڑی کا ہو کر رہ گیا ہوں صرف اس لیے کہ مجھے اپنے بھائی پر اندھا اعتبار تھا مگر اب کیا اوقات رہ گئی ہے میری دو کوڑی کی۔'' سرخ چہرے کے ساتھ بول کر زرکاش وہاں مزید نہیں رکا' باہر نکلتے زرکاش سے نگاہ ہٹا کر شہزا نے تیز نظروں سے سر جھکائے ساکت کھڑے شیراز کو دیکھا۔

امی بھائی نے جو کہا' غلط نہیں کہا' شیراز کے لیے انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا' ہم سب سے زیادہ اس پر محبت نچھاور کی اور اب بھی اس کا مستقبل بنانے کے لیے کوشش کر رہے ہیں مگر اس نے کیا' کیا ان کے ساتھ... اس نے میرے سامنے بھائی کے سر پر ہاتھ رکھ کر ان کی جھوٹی قسم کھائی تھی اور میں اس کی سفاکی پر ایک لفظ بھی بولنے کی ہمت نہیں کر سکی... میرے پوچھنے پر اس نے خود مجھے بتایا تھا کہ دراج نے خوامخواہ واویلا نہیں مچایا تھا' اس نے واقعی دراج کے ساتھ غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تھی' ہم آج تک اس کی تمام حرکتوں پر پردہ ڈالتے رہے مگر یہ تو اتنا خود غرض ہے کہ اپنے مفاد کے لیے آپ کی اور میری جھوٹی قسم بھی کھا سکتا ہے' دراج ہماری دشمن ہے' قابل نفرت ہے مگر اس پر دراج نے جھوٹا الزام نہیں لگایا' آج اس کی وجہ سے بھائی بھی دراج کے ہاتھوں بے عزت ہوئے ہیں مگر اس نے جو بھائی کے ساتھ کیا ہے وہ بدتر سے بھی بدتر ہے' آج اس کی وجہ سے ہی بھائی کی آنکھوں میں آنسو آئے ہیں' اس کی وجہ سے ہم سب بھائی سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہیں رہے۔'' شہزا شدید طیش میں بول رہی تھی۔

سر اٹھا کر شیراز نے قریب آتی صبغہ کو دیکھا اور اگلے ہی پل ان کے زناٹے دار تھپڑ نے اسے دوبارہ سر جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔

میری ہی تربیت میں کمی رہ گئی تھی' میری جھوٹی قسم کھا لیتے پر اپنے بھائی کو تو بخش دیتے' تمہیں ذرا شرم نہیں آئی'' ایک بار بھی تمہارا دل نہیں کانپا کہ تمہارا جھوٹ کھلنے سے اسے کتنی اذیت پہنچے گی' میری زبان سے بھی اسے زخم

itsurdu.blogspot.com

لگوائے‘ تم لوگوں کی خاطر میں نے اپنے بیٹے کو اپنے کلیجے سے کاٹ کر اسے خود سے جدا رکھا‘ اپنے دل پر پتھر رکھ لیا‘ سالوں تک اس کے لیے چپ چاپ تڑپتی رہی‘ وہ پردیس میں اپنا خون پسینہ ایک کرتا رہا صرف اس لیے کہ اس کے گھر والوں کی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں‘ تم سب کو آسائشیں ملتی رہیں‘ تن تنہا جانے کیسے کیسے وقتوں کا وہ مقابلہ کرتا رہا تاکہ تم سب کو ہر وہ چیز دے سکے جو تمہارا باپ بھی نہ دے سکا اور تم نے یہ صلہ دیا ہے اسے... وہ بدزبان دراج جیسی بھی ہے مگر خون تو تمہارے باپ‘ چچا کا ہی ہے ان دونوں کی عزت کا ہی پاس رکھ لیتے‘ میرے سر میں تو تم نے خاک ڈال دی مگر اپنے باپ جیسے بھائی کو بھی ذلیل کر کے رکھ دیا... تم جیسی اولاد کا تو پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ دینا چاہیے تھا‘ اب کس منہ سے سامنا کرو گے اس کا... کس منہ سے اسے بھائی کہو گے؟“ پے در پے اسے تھپڑ مارتیں صبغہ غم و غصے سے نڈھال ہو گئی تھیں۔

اسٹڈی روم میں داخل ہوتیں صبغہ کو اس نے بس ایک نظر دیکھا تھا اور دوبارہ سر جھکا لیا تھا مگر وہ اس کی ایک نظر ہی صبغہ کا دل چیر گئی تھی‘ اذیت‘ غم‘ یاسیت کیا کچھ نہیں تھا اس کی آنکھوں میں۔

زر کاش...“ اس کے شانے کو چھوتے ہوئے صبغہ اس کے سامنے ہی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ ”

میں جانتی ہوں تمہیں بہت تکلیف پہنچی ہے‘ شیراز کی حرکت نے مجھے بھی وہی اذیت پہنچائی ہے‘ میری طرف سے ” تمہیں اجازت ہے جو چاہے سزا اسے دو‘ وہ سزا کا مستحق ہے‘ تمہارے بہن بھائی یہ بھول سکتے ہیں کہ تم نے ان کے لیے کتنی قربانیاں دی ہیں مگر میں نہیں... انجانے میں‘ میں نے بھی بہت کچھ کہہ دیا ہے تمہیں‘ مجھے معاف کر دو‘ کم از کم مجھے تو اپنی اولاد میں فرق نہیں کرنا چاہیے تھا...“ صبغہ کی آواز گھٹ گئی تھی جب وہ ان کے شانے میں چہرہ چھپاتا اپنے درد کو نہیں چھپا سکا تھا‘ اسے بازوؤں میں چھپائے صبغہ بھی اپنے آنسو نہیں روک سکی تھیں۔ دروازے پر رکی شمزا بہتے آنسوؤں کے ساتھ ان کے قریب چلی آئی۔

بھائی... مجھے اندازہ نہیں تھا کہ شیراز یوں آپ کی قسم کھائے گا‘ اپنی حرکتوں کو چھپانے کے لیے‘ میں آپ کے سامنے ” سچ بولنے سے ڈر گئی تھی کہ کہیں کوئی ہنگامہ نہ کھڑا ہو جائے‘ کہیں آپ شیراز کی وجہ سے ہم سب سے دور نہ ہو جائیں‘ “...آپ مجھے معاف کر دیں

چلی جاؤ یہاں سے... چھوڑ دو ہم ماں بیٹے کو تنہا‘ سب کچھ جانتے ہوئے بھی تم نے شیراز کے جھوٹ کا ساتھ دیا‘ اب ”

itsurdu.blogspot.com

تمہارے سچ سے کیا حاصل ہوگا‘ اب نہیں ہے تمہاری معافیوں کی ضرورت۔‘‘ صبغہ نے شدید غصے میں شمزا پر برستے ہوئے اسے زرکاش سے دور کیا‘ جس پر شمزا کے آنسوؤں میں مزید شدت آگئی تھی۔ دہلیز پر اترے چہرے کے ساتھ نادم وشرمسار شیراز کو دیکھ کر وہ بھڑک اٹھی۔

’’یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے‘ تمہاری وجہ سے مجھے بھی برا سمجھا جارہا ہے‘ میری کوئی غلطی‘ قصور نہیں پھر بھی... اب آگئے ہو تماشہ دیکھنے...‘‘ شمزا اس پر چیخ رہی تھی جو صبغہ کی کرسی کے پاس دو زانوں بیٹھ گیا تھا۔

’’امی‘ بھائی... مجھے معاف کردیں‘ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی‘ بھائی... آپ کے لیے میں اپنی جان بھی دے سکتا ہوں امی کے بعد آپ سے بڑھ کر مجھے کچھ عزیز نہیں‘ بس ایک آخری موقع دے دیں‘ مجھے معاف کردیں۔‘‘ زرکاش کی پشت سے لپٹا وہ بچوں کی طرح سسکتا بار بار یہی الفاظ دہرا رہا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

جو وہ کرنا چاہتی تھی‘ وہ ہوگیا تھا‘ شیراز کو مٹی چٹانے کے ساتھ لگے ہاتھوں زرکاش کے بخیے بھی ادھڑ گئے تھے‘ اب اس میں کوئی حیرت کی بات تو تھی نہیں کہ تین دن گزر چکے تھے مگر زرکاش کی طرف مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی‘ زرکاش کی کال کا انتظار بیکار جان کر اس نے خود ہی اسے کال کرلی‘ ایک بار نہیں کئی بار مگر زرکاش نے ایک بار بھی اس کی کال ریسیو نہیں کی‘ بس اسی بات نے اسے فکرمند کردیا تھا‘ رائمہ کو اس نے شیراز کی آمد کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا لہٰذا زرکاش کے بارے میں اس سے بھی کچھ نہیں پوچھ سکتی تھی۔ جس طرح اس کی کالز اگنور ہو رہی تھیں‘ دل تو اس کا یہ چاہ رہا تھا کہ شیراز سے پہلے زرکاش کا خون کردے مگر وہ جانتی تھی کہ اسے پہلی فرصت میں زرکاش سے معافی مانگنی ہے اور اس کے لیے ضروری تھا کہ پہلے رابطہ تو ہو... وہ اسی الجھن میں تھی کہ کیا کرے کیا نہیں کہ اچانک اس کے ذہن میں امان کا خیال آیا‘ اسے اندازہ تھا کہ ایک امان ہی ہے جو زرکاش کے کسی معاملے سے بے خبر نہیں رہتا‘ زرکاش اس سے کیوں ناراض ہے یہ امان بھی جانتا ہوگا لیکن ابھی اس کے پاس امان کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا زرکاش تک پہنچنے کا ورنہ تو وہ ہمیشہ ہی اپنی جھجک کے باعث امان سے سامنا کرنے سے بچتی تھی‘ بہرحال ہمت کرکے اس نے امان کو کال کی۔

’’دراج...! خیریت تو ہے؟‘‘ امان کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ اس نے کبھی امان کو اس طرح کال نہیں کی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

امان بھائی... مجھے آپ سے زرکاش کی خیریت پتہ کرنی تھی' تین دن سے میرا ان سے کوئی کانٹیکٹ نہیں ہو پا رہا تو اس لیے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں۔'' وہ بمشکل بولی۔

''ہاں' وہ خیریت سے ہے' دراصل کل شیراز کی فلائیٹ ہے یورپ کے لیے تو شاید مصروف ہو۔''

جی... وہ تو ٹھیک ہے مگر... وہ مجھ سے ناراض ہیں' اس لیے میری کال بھی ریسیو نہیں کر رہے۔'' وہ جھجکتے لہجے میں بولی۔

اور تم جانتی ہو اس کی وجہ کیا ہے؟'' امان کے کہنے پر وہ کچھ بول نہیں سکی۔''

دراج.. مجھے تمہارے اور زرکاش کے کسی معاملے میں کچھ کہنے کا حق نہیں لیکن زرکاش مجھے بہت عزیز ہے وہ بہت مخلص اور بے غرض انسان ہے' ایسے انسان کی قدر کرنا اور بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے تم جانتی ہو اچھی طرح کہ تم اس کی دل آزاری کا سبب بنی ہو...''

غصے میں مجھ سے غلطی ہو گئی' آپ ان سے کہیں کہ مجھے معافی مانگنے کا ایک موقع تو دیں' آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گی۔'' وہ التجائی لہجے میں بولی۔

ٹھیک ہے میں اس سے بات کروں گا' ظاہر ہے وہ زیادہ دیر تم سے ناراض تو رہ نہیں سکتا' یہ تم بھی جانتی ہو۔'' امان کے کہنے پر وہ بس اس کا شکریہ ہی ادا کر سکی... امان سے بات کرنے کے بعد اس کا غصہ پھر بیدار ہوا تھا' زرکاش کی دل آزاری ہوئی تھی تو شیراز کی وجہ سے اس کی بھی دل آزاری ہوئی تھی۔ شیراز کی ساری حقیقت کھل کر سامنے آچکی تھی مگر پھر بھی زرکاش اس سے ہی ناراض تھا' ان ہی باتوں کو سوچتی وہ پیچ و تاب کھا رہی تھی جب اسے وزیٹنگ روم میں کسی کی آمد کی اطلاع ملی' حیران ہوتی وہ نیچے پہنچی' سامنے بیٹھے شیراز نے پہلے اسے دنگ مگر پھر کچھ الجھن میں بھی مبتلا کر دیا تھا لیکن اپنے چہرے سے اس نے کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا۔

کیسے آنا ہوا؟'' تیکھی نظروں سے دراج نے اسے دیکھا جو صوفے سے اٹھتا اس کے مقابل آ گیا تھا۔''

سنا ہے' تم یورپ سدھار رہے ہو بھائی کے بل بوتے پر' اب وہاں جگہ جگہ منہ مارتے نہ پھرنا' یہاں تو خوب باپ' بھائی کی ناک کٹواتے رہے ہو۔'' وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔

میں یہاں تم سے کوئی بحث نہیں کرنے آیا' بس یہ کہنے آیا ہوں کہ میرے بھائی کے پیروں سے نکل کر اس کے بستر پر''

itsurdu.blogspot.com

"... بیٹھنے کی کوشش بھی مت کرنا

"ورنہ کیا کروگے...؟" دراج نے تیزی سے اس کی بات کاٹی۔ "تم دھمکانے آئے ہو مجھے...؟"

"نہیں' یہ یاد دلانے آیا ہوں کہ اپنی اوقات میں رہنا' اپنے کسی شاطرانہ جال میں اگر تم نے میرے بھائی کو پھنسانے کی ہمت بھی کی تو مجھے واپس یہاں آکر تمہاری گردن توڑنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔" شیراز کے سخت اور بھینچے لہجے پر وہ استہزائیہ انداز میں مسکرائی۔

"جال میں پھنسانے والی ہوتی تو تم مجھے تر نوالہ سمجھ کر نگلنے کی جرأت بھی نہ کرتے' میری اوقات تو تمہارے فرشتے بھی کبھی نہیں جان پائیں گے' میری فکر چھوڑ کر تم بس اپنے گریبان میں جھانکتے رہا کرو' عاقبت سنور جائے گی۔"

"اور تم نے تو اپنی دنیا سنوارنے کی کوشش شروع کردی ہے میرے بھائی کا سہارا لے کر' اندازہ جو ہوگا تمہیں کہ تم اس سے بہت کچھ حاصل کرسکتی ہو' اس لیے ان کی نظروں میں مظلوم بننے کی کوشش کرتی رہی ہو۔" شیراز تلخ لہجے میں بولا۔

"کیوں حاصل کرنے کا سرٹیفکیٹ کیا صرف تمہیں ملا ہوا ہے' بلکہ تم تو چھیننے میں بھی ماہر ہو' تمہیں کیا لگ رہا ہے' کیا میں اتنی آسانی سے بھول سکتی ہوں کہ تم لوگوں کی وجہ سے میں گھر سے بے گھر ہوئی ہوں۔" وہ زہریلے لہجے میں بولی۔

"جو ہونا تھا وہ ہوچکا' لہٰذا اپنے دکھڑے رونا بند کرو اور ایک بات دل و دماغ میں بٹھالو کہ اب میرے بھائی کے ذریعے مجھ پر کوئی وار مت کرنا' ان کا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں۔"

"لینا دینا ہو یا نہ ہو پر گیہوں کے ساتھ گھن کو تو پسنا ہی ہوتا ہے اور میں کوئی دکھڑے نہیں رو رہی' تم سب کی سفاکی بیان کررہی ہوں' البتہ اپنے بھائی کا رونا رونے تم ضرور یہاں آئے ہو' میرا اب تم سے بھی کوئی لینا دینا نہیں' سارے حساب بے باک کردیے ہیں اور دشمنی تم سے رکھ کر مجھے کرنا بھی کیا ہے' ایک ایک پیسے کے لیے تو تم اپنے بھائی کے محتاج ہو..."

"جو بھی ہوں' تمہاری طرح ان کی آستین کا سانپ نہیں ہوں' اس لیے سمجھا رہا ہوں کہ میرے بھائی کو ڈسنے کی غلطی مت کرنا ورنہ وہ حال کروں گا کہ آسمان میں کیا پاتال میں بھی تمہارا نام و نشان نہیں ملے گا۔" شیراز بپھرے لہجے میں خبردار کررہا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

یہ گیدڑ بھبکیاں اپنے ساتھ ہی پیک کر کے یورپ لے جانا' گوری چڑیوں پر شاید یہ اثر کر جائیں۔" وہ جھڑکنے والے انداز میں بولی۔ "اور جتنا منہ ہو بات اتنی ہی کرو تو اچھا ہے' تم مجھے پاتال میں پہنچانے کی بات کر رہے ہو' میں چاہوں تو ابھی ایسی صورت حال بنا ڈالوں کہ منٹ نہیں لگیں گے اور تم سلاخوں کے پیچھے بند ہو گے پھر کہاں کی فلائیٹ' کہاں کا یورپ' تمہارا بھائی فیڈر پیتا بچہ نہیں ہے' ان کی فکر میں ہلکان ہونے کے بجائے اپنی فکر کرو' یہ اطمینان رکھو دراج سب کچھ نگل سکتی ہے مگر انسان کو نہیں' تمہارا بھائی بھی سلامت رہے گا۔" اس کی دل جلا دینے والی مسکراہٹ پر شیراز کا چہرہ تپ اٹھا۔

"میری باتوں کو ہلکا مت لینا دراج... دولت کی بھوک اور لالچ میں تم نے میرے بھائی پر اپنے جنتر منتر چلائے تو تمہارے لیے زمین تنگ کر دوں گا' تمہیں زمین میں اتارنے کی میری حسرت پوری ہونے میں زمانے نہیں لگیں گے۔"

"جنتر منتر کی مجھے ضرورت نہیں پڑے گی' میری طلب میں آنے والے خود ہی گڑگڑاتے ہوئے چلے آئیں گے... اپنی تسلی کے لیے اپنے بھائی کو باندھ کر چلے جاؤ... میں تو ان کی بہت عزت کرتی ہوں' میں ان کے گلے میں پٹا نہیں ڈال سکتی..."

"پٹہ گلے میں ڈالنے کے قابل تو تم ہو' جس کے ٹکڑوں پر پروان چڑھ رہی ہو' خیرات کے لیے جن کے تلوے چاٹتی ہو ان کے گلے میں پٹا ڈالنے کی بات کر رہی ہو... تم دیکھنا تمہارا کیا حشر کرتا ہوں اگر تم نے حد پار کی..." شیراز غصے میں بھڑک رہا تھا جب دراج نے ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھ جوڑے۔

"اب تم جاؤ گے بھی یا یہیں کھڑے بھونکتے رہو گے..." زہریلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس نے پوچھا۔

"جا رہا ہوں لیکن واپس ضرور آؤں گا تمہیں گڑھے میں اتار کر مٹی ڈالنے۔" تمتمائے چہرے کے ساتھ شیراز زیر لب دو چار بھاری بھر کم لفظوں سے اسے نوازتا سامنے سے ہٹ گیا تھا۔

"ہیو آ نائس جرنی' لویو..." دل جلا دینے والے لہجے میں دراج نے پیچھے سے آواز لگائی۔

"خس کم' جہاں پاک..." ہنستے ہوئے وہ خود سے ہی مخاطب ہوئی۔

itsurdu.blogspot.com
www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

ساری رات آنکھوں میں کٹ گئی' صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام ہو گئی مگر انتظار تھا کہ ختم ہو کے نہیں دے رہا تھا' دل ڈوبا جا رہا تھا ہر گھڑی' خوف' اندیشے چاروں طرف سے اس کے ناتواں وجود کو گھیرے ہوئے تھے' دل کو تسلی دیتے دیتے وہ تھک چکی تھی' حوصلہ ٹوٹتا جا رہا تھا' جانے کتنی بار اس نے عرش کو فون کیا مگر اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا' انتظار کی اذیت ناقابل برداشت ہو چکی تھی' رات سر پر آئی تو بڑھتے اضطراب سے دم گھٹنے لگا' دیوانہ وار وہ گھر سے نکل کر پول تک آئی' تیز روشنی میں بھی اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا' وجود کے اندر اندیشے' وسوسے چیخ چیخ کر سر پٹخ رہے تھے' ضبط کی حدوں سے گزرتی وہ لاغر ہو چکی تھی' کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عرش کیوں نہیں آیا' کیا وجہ ہو سکتی ہے...؟ یہ خیال بھی جان لیوا تھا کہ عرش پولیس کے ہتھے تو نہیں چڑھ گیا... اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ صبح ہی اس کی تلاش میں نکلے گی' عرش کے اس فلیٹ میں جائے گی جہاں وہ اپنی ماما کے ساتھ رہتا تھا' اسے فلیٹ تک کے راستے ازبر تھے' اسے پوری امید تھی کہ فلیٹ کے ارد گرد سے ضرور اسے عرش کے بارے میں کوئی خبر مل جائے گی' یا اس گیرج کا پتہ مل جائے گا جہاں وہ کام کرتا ہے' یہ امکان بھی قوی تھا کہ ہو سکتا ہے کل عرش خود ہی چلا آئے... لیکن وہ جانتی تھی کہ سارا دن بیٹھ کر وہ انتظار نہیں کر سکتی' عرش اس کے پیچھے یہاں آ گیا تو ضرور اس کو فون کرے گا' اس لیے اس کا صبح ہی عرش کے فلیٹ تک جانا ٹھیک تھا' وہ اب کسی قیمت پر انتظار کی اذیت نہیں جھیلنا چاہتی تھی اور انتظار کی نہ ختم ہونے والی قیامت کی رات... اس کا خوف حد سے سوا تھا' عرش کے انتظار میں رات ختم ہی نہیں ہو رہی تھی' اتنے گھنٹے گزرنے کے باوجود سورج طلوع ہونا ہی بھول گیا تھا' دن نکلتا ہی نہیں تھا' بس رات ہی تھی ہر رات کے بعد' تاریکی ہی تھی چہار اطراف...

www.PakDigestNovels.Com

تین دن مزید گزر گئے تھے' پتہ نہیں امان نے زرکاش تک اس کا میسج پہنچایا بھی تھا یا نہیں... میسج دیا تو ہو گا مگر شاید زرکاش بہت زیادہ ناراض تھا لیکن یہ بھی وہ قبول نہیں کر سکتی تھی' دل نہیں مان رہا تھا کہ اپنی ناراضگی میں زرکاش اس طرح اس سے لاتعلق بھی ہو سکتا ہے... سب کچھ زرکاش کے سامنے تھا' اگر اس سے غلطی سرزد ہوئی تھی تو وہ بہت کچھ غلط برداشت بھی تو کرتی رہی تھی... گزرے تین دن میں اس نے چاہا تھا کہ دوبارہ امان کو کال کر کے زرکاش کے بارے میں پوچھے اسے بتائے کہ زرکاش اب بھی اس کی کالز اگنور کر رہا ہے مگر پھر اس کی ہمت نہیں ہوئی' کسی کام میں دل بھی

itsurdu.blogspot.com

نہیں لگ رہا تھا' نہ کتابوں میں نہ کالج میں' نہ دوستوں میں ویک اینڈ پر رائمہ بلاتی رہ گئی مگر وہ کالج میں ٹیسٹ کا بہانہ کر کے اسے بھی ٹال گئی تھی' دل بوجھل رہنے لگا تھا' ہاسٹل فرینڈز کے ساتھ شاپنگ پر جانا اس کا محبوب مشغلہ تھا مگر ابھی تو وہ سارے ہی مشغلوں سے بیزار تھی' ہر طرف سے طبیعت جیسے اکتا گئی تھی' بس اپنا روم اور تنہائی اسے بہتر لگ رہی تھی۔ اس وقت بھی وہ آنکھیں موندے زرکاش کے بارے میں سوچ رہی تھی' اسے یاد تھا کہ زرکاش کی آواز سنے ایک ہفتہ گزر گیا ہے' یہ بھی یاد آیا تھا کہ گزرے کچھ دنوں میں زرکاش کے علاوہ اس نے کسی چیز کے بارے میں نہیں سوچا' اپنی یہ کیفیت اسے بہت عجیب اور اجنبی لگ رہی تھی' شاید ایسا اس لیے تھا کہ اسے زرکاش کی بہت عادت ہو چکی تھی مگر زرکاش کو بھی تو اس کی عادت ہو گئی ہو گی پھر وہ اتنے دن تک کیسے اس سے غافل رہ سکتا ہے' اسے اگنور کر سکتا ہے... ان ہی سوچوں میں وہ غلطاں تھی کہ فون پر آتی کال نے اسے چونکا ڈالا' اس وقت تو زرکاش کال کرتا ہے' وہ سرعت سے اٹھی مگر رائمہ کا نام دیکھ کر دل پھر بجھ گیا۔

"...دراج... میں اسد کے ساتھ ہاسپٹل میں ہوں"

سب خیریت تو ہے؟" اس کا دل کانپ اٹھا۔"

دراج... زرکاش بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے دو گھنٹے ہو چکے ہیں' وہ آئی سی یو میں ہیں' تم ان کے لیے دعا کرو..." رائمہ" کے جملے اسے پتھر کی طرح ساکت کر گئے تھے' رائمہ اور کیا کہہ رہی ہے اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا' بس ارد گرد "...یہی جملہ گونج رہا تھا۔ "وہ آئی سی یو میں ہیں

فون اس کے ہاتھ سے کب نکلا اسے خبر نہ تھی' اس کا بے جان وجود بیڈ کے کنارے سے پھسلتا نیچے آیا اور آنکھوں کے سامنے بس زرکاش کا چہرہ گھوم رہا تھا۔

"...اس عیاش کی عیاشیوں کے لیے روپے کما کما کر سٹھیا گئے ہو کیا"

میں تھوکتی ہوں آپ پر اور آپ کے احسانوں پر..." اسے اپنا سفاک لب و لہجہ سماعتوں میں تیر کی طرح اترتا محسوس ہوا" تھا۔

کانوں پر سختی سے ہاتھ رکھتی وہ گھٹنوں میں چہرہ چھپا گئی تھی' اس کا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔

www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

پانچ دن اس کے لیے قیامت بنے رہے تھے' ہوش و حواس گم تھے' وہ جیسے انگاروں پر چلتی رہی تھی' نہ کھانے کا ہوش تھا' نہ پینے کا' بس ایک کام وہ مسلسل کرتی رہی زرکاش کی سلامتی کی دعا اور رائمہ سے اس کی خیریت پوچھنا۔

جس دن اسے یہ خبر ملی کہ زرکاش ہاسپٹل سے گھر شفٹ ہو گیا ہے اس کی جان میں جان آئی تھی لیکن ساتھ ہی صبر کا دامن بھی ہاتھ سے چھوٹا جا رہا تھا' زرکاش کو دیکھے اور ملے بغیر قرار نہیں آنے والا تھا مگر وہ اس کے گھر میں کیسے قدم رکھ سکتی تھی' وہاں تو اسے نفرت اور حقارت کے قابل گردانا جاتا تھا' کیسے اس گھر کی دہلیز تک جاتی جہاں سے دھتکار دیا جانا یقینی تھا' زرکاش کے لیے وہ اپنی انا کو پیروں تلے روند کر بھی اس گھر تک جانے کے لیے تیار تھی مگر اسے پتہ تھا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہونے والا' زرکاش سے اس کا ملنا اور بھی دشوار ہو جاتا۔

رات بھر ٹوٹے اعصاب کے ساتھ بخار میں جھلستے رہنے کے بعد صبح وہ ہاسٹل کے لان میں بینچ پر بیٹھی زرکاش کو ہی یاد کرتی نڈھال ہو رہی تھی' رائمہ اپنے شوہر کے ساتھ زرکاش کی عیادت کے لیے ہاسپٹل بھی جاتی رہی تھی اور گھر بھی گئی تھی' ایک بار بھی اس نے وراج سے یہ نہیں کہا کہ اسے بھی زرکاش سے ملنے جانا چاہیے' یہ وہ بھی جانتی تھی کہ وراج کا وہاں جانا ایک ہنگامہ کھڑا کر دے گا' شیراز نہیں تھا مگر صبغہ تو تھیں اور پھر شہزا' شذرا بھی زرکاش کی وجہ سے سسرال سے آئی ہوئی تھیں' ان میں سے کوئی ایک بھی تو اس کو پسند نہیں کرتا تھا' زرکاش کی وجہ سے بھی کوئی اسے برداشت نہیں کر سکتا تھا' اپنی بے بسی اور تنہائی پر اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے' سر جھکائے گھٹی سسکیوں سے روتی وہ دل میں اٹھتی درد کی لہروں کو دباتی بے حال ہوتی رہی تھی' زرکاش کی بے تحاشہ یاد آ رہی تھی' دل کی بے چینی حد سے گزر گئی تھی' بہت دیر تک دل کا غبار نکالتے رہنے کے بعد اس نے بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑ ڈالیں' خالی خالی نظروں سے ہاسٹل کے گیٹ کو تکتے ہوئے اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا' زرکاش کے گھر تک پہنچنا مشکل نہیں تھا تو گھر کے اندر جانے کا بھی کوئی موقع' کوئی راستہ اسے مل سکتا ہے' کوشش کر کے بھی ناکام رہی تو کیا ہوا' دل کو کچھ قرار تو مل جائے گا' اس تک نہ سہی اس کے گھر کے در و دیوار تک تو وہ پہنچ سکتی ہے جہاں وہ موجود ہو گا' ہو سکتا ہے اسے یاد بھی کر رہا ہو... بس چند لمحے لگے تھے اسے حتمی فیصلہ کرنے میں۔

پھولدار نیلی چادر کے نقاب کو چہرے پر لیے وہ اس پوش علاقے میں موجود تھی۔ جہاں دوپہر کے اس وقت اکا دکا راہ گیر نظر آ رہے تھے' بڑے بڑے عالیشان گھروں کے اندر باہر خاموشی اور سناٹے کا راج تھا' وہ ایک بڑا سا سفید آہنی گیٹ تھا

itsurdu.blogspot.com

جس کی بیرونی دیوار پر پھولوں سے بھری بیلیں بہار دکھا رہی تھیں' نیم پلیٹ کو دیکھتے ہوئے اس کے قدموں کی رفتار سست ہوگئی مگر رکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کیونکہ اس گیٹ کے باہر ہی موجود گن مین کی شکل دیکھ کر اس کا دم خشک ہو رہا تھا اور پھر وہ دراج کو کافی مشکوک نظروں سے بھی دیکھ رہا تھا' لہٰذا قدموں کو تیز کرتی وہ آگے بڑھتی چلی گئی' ناکام واپس وہ جانا نہیں چاہتی تھی' کتنی ہی دعائیں کرتی وہ یہاں تک آئی تھی' چلتے چلتے وہ گھر کے عقبی حصے کی طرف آ گئی تھی' دعائیں شاید رنگ لا رہی تھیں' گھر کی عقبی دیوار کے قریب اسے ایک درخت نظر آرہا تھا۔

چند لمحوں تک وہ درخت کے پاس کھڑی ارد گرد کا جائزہ لیتی رہی تھی' ہر سمت ہی سناٹے کا راج تھا' بیگ سے اس نے ایک شاپر نکالا' اس میں اپنے پیروں سے سلیپرز اتار کر رکھے اور وہ شاپر واپس بیگ میں رکھ کر بیگ گردن میں لٹکا لیا تھا' جدوجہد اسے بہر حال کرنی تھی درخت پر چڑھنے کے لیے' ایک مضبوط شاخ عقبی دیوار کے عین اوپر اور قریب تھی' دیوار کے اوپر لگے کانچ سے اس کے ہاتھ پیروں کو کافی اذیت پہنچی تھی مگر اس نے پروا نہیں کی تھی' خوف سے اس کا دل بہت تیز دھڑک رہا تھا' دیوار زمین سے بہت زیادہ اونچی نہیں تھی' اس کی کوشش یہی رہی تھی کہ وہ کودنے کے بجائے احتیاط سے پشت کے بل نیچے گرے تاکہ پیر سلامت رہیں اور ہڈیاں بھی۔

بیک یارڈ کافی وسیع تھا' پھولی سانسوں اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ سب سے پہلے اسی گلاس ونڈو کی طرف بڑھی تھی جو کھلی ہوئی تھی مگر پردے گرے ہوئے تھے' بہت احتیاط سے اندر جھانکتے ہوئے جب اندر پھیلی نیم تاریکی میں اس کی آنکھیں کچھ دیکھنے کے قابل ہوئیں تو دل خوشی سے نہال ہو گیا تھا' وہ ساری چوٹیں بھول گئی تھی' دل کی مراد بر آئی تھی' بیڈ پر جو دراز تھا اس کا چہرہ تو اسے دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر سامنے ہی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی زرکاش کی تصویر اسے خوش اور مطمئن کر گئی تھی' پلک جھپکتے ہی وہ کمرے کے اندر تھی' سر سے چادر ہٹاتی وہ تیزی سے دروازے تک گئی اور اسے لاک کر دیا' لائٹ آن کرتی وہ بے تابی سے بیڈ کی طرف آئی' دل دھک سے رہ گیا تھا' سینے تک چادر پھیلائے وہ سویا ہوا تھا' اس کا چہرہ بے حد زرد اور نقاہت زدہ دکھائی دے رہا تھا' دل بھر آیا تھا' اس کے سینے سے سر ٹکاتی وہ اپنی سسکیاں ضبط نہیں کر سکی تھی' یک دم بیدار ہوتا زرکاش ایک پل کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں پایا تھا لیکن اگلے ہی پل وہ دراج کے آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو پہچانتے ہوئے ہک دک رہ گیا تھا۔

دراج...! تم یہاں کیسے پہنچیں...؟'' گھبرائے ہوئے انداز میں پوچھتے ہوئے زرکاش نے اٹھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا''

itsurdu.blogspot.com

تھا‘ دراج رونے میں مشغول کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھی سو اپنے حواس قابو میں کرتے ہوئے اس نے پھر ایک بازو کے سہارے اٹھنے کی کوشش کی اس بار اس کی کوشش دراج کو متوجہ کر گئی تھی سو فوراً ہی وہ سسکیوں کو دباتی اسے بیک گراؤنڈ سے پشت لگانے میں مدد دینے لگی تھی۔

”مت رو دراج... میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔“ زرکاش کی یہ تسلی بھی غضب ہو گئی‘ اس کے شانے سے لگتی وہ دوبارہ رونا شروع کر چکی تھی۔

”دراج... تم نے صرف رونا ہی ہے یا مجھ سے بات بھی کرنی ہے‘ میں حیران پریشان ہوں کہ تم یہاں تک کیسے آگئیں...؟“ زرکاش کے کہنے پر اس بار وہ آنکھیں خشک کرتی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

”بس آگئی میں... نہیں آتی تو دم گھٹ جاتا میرا... مگر آپ کو کیا فرق پڑتا ہے‘ آپ کے قریب تو اتنے لوگ ہیں‘ آپ کا خیال رکھنے والے‘ آپ اتنی تکلیف میں تھے مگر ایک بار بھی آپ نے مجھے اپنے پاس نہیں بلانا چاہا ہوگا‘ بہت نفرت جو ہو گئی ہے آپ کو مجھ سے... اس سے تو اچھا تھا کہ آپ مجھے مار لیتے‘ برا بھلا کہہ لیتے مگر یوں مجھ سے لاتعلق نہ ہوتے‘ اوپر سے اتنا زخمی بھی کر لیا خود کو...“ بہتے آنسوؤں کے ساتھ وہ روندھے لہجے میں بولتی رہی۔

”تم سے لاتعلق ہو کر‘ تم سے نفرت کر کے مجھے مرنا نہیں تھا‘ تم جانتی ہو کہ یہ ممکن ہی نہیں‘ میں چاہتے ہوئے بھی تمہیں اپنے پاس نہیں بلا سکا‘ اس کی وجہ بھی تم جانتی ہو۔“ بغور اس کی سرخ آنکھوں اور آنسوؤں سے دھلے چہرے کو دیکھتا وہ بولا۔ ”اور میں تمہیں اتنا یاد کر رہا تھا کہ تم خود بخود میرے سامنے آگئیں... مگر آ کیسے گئیں‘ یہ سمجھ نہیں پا رہا...“

”میں اس ونڈو سے اندر آئی ہوں۔“ دراج کے اشارے پر اس نے حیرت سے پہلے ونڈو کو اور پھر اسے دیکھا جو گھر کے اندر کودنے کی تفصیل بتا رہی تھی۔

”میرے اللہ...! دراج تم نے اپنے ہاتھ پیروں کو کس قدر زخمی کر لیا...“ حیران پریشان ہوتے زرکاش نے سائیڈ ٹیبل کی دراز سے کاٹن نکالی اور تیزی سے دراج کی طرف بڑھایا تھا جسے وہ تھامتی اپنی ہتھیلیوں سے رستے خون کو صاف کرنے لگی۔

”آپ تک پہنچنے کے لیے میں اس سے بھی زیادہ تکلیفیں اٹھا سکتی ہوں...“

”چپ رہو‘ پاگل پن ہے یہ...“ زرکاش نے درمیان میں اسے ڈپٹا۔

itsurdu.blogspot.com

میں آپ کی فکر میں مرنے لگی تھی اور آپ ہیں کہ میرے یہاں آنے پر یوں بیزار ہو رہے ہیں۔" وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی شکوہ کر رہی تھی۔

"میں کبھی تم سے بیزار نہیں ہو سکتا بے وقوف لڑکی میں پریشان ہو رہا ہوں کہ کس طرح تم نے خود کو خطرے میں ڈالا اور زخمی بھی کر لیا۔" زرکاش نے زچ ہو کر تصحیح کی۔

"اتنے زیادہ زخمی ہو گئے ہیں آپ تو..." پریشان نظروں سے دراج نے اس کا جائزہ لیا۔

"تم پہلے اپنے ہاتھوں اور پیروں پر یہ دوا لگاؤ... جلدی۔" زرکاش کے قطعی انداز پر اس نے جلدی جلدی اپنے ہاتھ پیروں پر جراثیم کش دوا کاٹن کی مدد سے لگائی۔ بغور زرکاش اسے دیکھ رہا تھا' جو بہت کمزور دکھائی دے رہی تھی۔ آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے تھے۔ رنگت میں زردیاں گھلی ہوئی تھیں۔

"آپ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں؟ فکر مت کریں کسی نے مجھے نہیں دیکھا' جس طرح آئی تھی اسی طرح احتیاط کے ساتھ واپس چلی جاؤں گی۔" زرکاش کی نظروں پر چونکتی وہ بولی۔

"میں تمہیں دیکھ کر فکر مند ہو رہا ہوں دراج... میرے لیے تم کس قدر پریشان ہو' اندازہ ہو رہا ہے مجھے' بیمار کر لیا ہے خود کو' اسٹڈیز کی طرف سے بھی غافل رہی ہو گی تم۔"

"جب آپ سب جانتے ہیں تو اب میں کیا کہوں... جان پر بنی رہی تھی میری... اور اب آپ کو اس حال میں دیکھنے کے بعد مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں سکون سے کیسے رہوں گی؟" وہ مضطرب انداز میں بولی۔ "مجھے کہنے دیں کہ آپ کی اس حالت کا ذمہ دار صرف اور صرف شیراز ہے اس نے آپ کی جھوٹی قسم..."

"وہم مت کرو' ایکسیڈنٹ میری لاپروائی کی وجہ سے ہوا اور کوئی اس کا ذمہ دار نہیں۔" زرکاش نے سمجھانے والے انداز میں اس کی بات کاٹ دی۔

"مجھے پتہ تھا آپ ایسا کچھ ہی کہیں گے۔" وہ شدید ناراضگی سے بولی۔

"اب میں کیا کروں؟ سر پر بھی چوٹ لگی ہے' نہ ہاتھ سلامت ہیں آپ کے' نہ پیر' روز روز کھڑکی' دیواریں پھلانگ کر آؤں گی کیا آپ تک۔"

"تمہیں اللہ کا واسطہ ہے دراج' ایسا مت کرنا... ابھی میں اس لیے مطمئن ہوں کہ گھر میں صرف ملازم ہیں' امی اور شہزا"

itsurdu.blogspot.com

شنذرا کے ہمراہ اس کے سسرال گئی ہوئی ہیں اگر ان تینوں میں سے کسی نے تمہیں اس طرح میرے کمرے میں دیکھ لیا تو میں اس خطرناک صورت حال کو سنبھالنے کے قابل بھی ہرگز نہیں۔" زرکاش نے زچ ہو جانے والے انداز میں التجا کی۔

لیکن میں کس طرح آپ کو اس تکلیف میں چھوڑ کر پُر سکون رہوں گی؟ پتہ نہیں کتنے دن لگیں گے آپ کو ٹھیک ہونے میں..." وہ روہانسے انداز میں بولی۔

تم میرے لیے دعا کرو گی تو جلدی ٹھیک ہو جاؤں گا اور میں بہت بہتر ہوں اب' تمہارے آنے سے ہر تکلیف دور ہو گئی۔" زرکاش نے مسکراتی نظروں سے اس کے بگڑے تاثرات کو دیکھا۔

مجھے پتہ ہے' یونہی دل رکھنے کے لیے کہہ رہے ہیں' اتنی اہم ہوتی تو یوں منہ نہ موڑ لیتے' معافی مانگنے کا موقع تک نہیں دیا' اماں بھائی سے جان جاتی ہے میری مگر مجبوراً مجھے ان سے سفارش کروانی پڑی مگر آپ کے دل پر ذرا اثر نہ ہوا۔" اس نے شکوہ کیا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تم سے منہ موڑ لوں' ہاں یہ ضرور تھا کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کس طرح تمہارا سامنا کروں... کس منہ سے تم سے بات کروں؟" اس کی جانب دیکھے بغیر وہ مدھم لہجے میں بولا۔

تمہیں لگتا ہے کہ شیراز نے جو کچھ کیا اس کے بعد میں تمہارے سامنے کھڑے ہونے کے قابل تھا؟ کیا کہتا تم سے... یہی کہ میں کچھ نہیں کر سکا' کیونکہ میرے سامنے میرا بھائی تھا' جسے معاف کرنے کے سوا میرے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔"

آپ نے شیراز کو معاف کر دیا...؟" وہ درمیان میں بول اٹھی جبکہ زرکاش اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکا تھا۔

ہاں دراج... میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں' نہیں دیکھ سکا اپنے سامنے اس کے جڑے ہاتھ' ندامت سے بہتے اس کے آنسو' شرمساری سے جھکے اس کے سر نے مجھے معاف کرنے پر مجبور کر دیا... لیکن یہ بھی سچ ہے کہ تم مجھے بہت عزیز ہو' میں اب کبھی تمہارے لیے شیراز پر بھروسہ نہیں کر سکوں گا... اس کی وجہ سے جو اذیت تمہیں پہنچتی رہی اس کے لیے میں تم سے معافی مانگتا ہوں... تم معاف کرو یا نہ کرو یہ تم پر منحصر ہے' لیکن میں ساری زندگی اس سب کے لیے تمہارے سامنے نادم رہوں گا۔" بغور وہ اسے دیکھتا بول رہا تھا' جو سر جھکائے اپنے ہاتھوں پر لگی خراشوں کو دیکھ رہی

itsurdu.blogspot.com

تھی۔ شاید وہ اس ذکر پر بس خاموش رہنا چاہتی تھی۔

دراج..." کچھ تھا زرکاش کے لہجے میں کہ اسے نگاہ اٹھانا پڑی۔"

شیراز کی وجہ سے کوئی نقصان تو نہیں پہنچا تھا تمہیں...؟" زرکاش کا سوال تمام معنی و مفہوم اس پر واضح کر گیا تھا۔"

اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ نقصان پہنچایا نہیں...اب یہ سوال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں' اس کو معاف تو آپ نے کرنا تھا"

اور یوں بھی..." اس کے سپاٹ لہجے پر زرکاش فوری طور پر کچھ بول نہیں سکا۔

میں نے بہت مایوس کیا ہے تمہیں؟" زرکاش کا بوجھل لہجہ سوالیہ ہوا۔"

نہیں' ایسا تو بالکل نہیں بلکہ آپ کی وجہ سے تو مجھے موقع ملا حقیقت کو سامنے لانے کا' آپ نے مجھ پر بھروسہ کیا"

میرے لیے یہی بہت ہے۔" وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی اور پھر زرکاش کو دیکھا۔

مایوس تو میں آپ کو کرتی ہوں' بہت بدلحاظی اور بدتہذیبی کا مظاہرہ کیا تھا میں نے... مگر وہ سب غصے میں میری زبان"

"سے آپ کے لیے نکلا...آپ مجھے معاف کردیں' میں اس دن سے ہی شرمندہ ہوں آپ سے۔

تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں' میرے دل میں اگر کوئی گلہ تھا بھی تو یہاں تک آنے کی جرأت کر کے تم نے"

اسے بھی ختم کردیا۔" زرکاش سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا جبکہ دراج گہری سانس لیتی وسیع و عریض نفاست سے سجے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔

گھر بہت اچھا ہے مگر سیکیورٹی کا انتظام صفر ہے... میری جگہ کوئی اور بھی تو بہت آسانی سے گھر میں داخل ہو سکتا ہے"

مین گیٹ پر موجود گارڈ یہاں تک فوراً آ کر کچھ نہیں کر سکے گا۔" وہ تشویش سے بولی۔

ہاں' بیک یارڈ کی طرف ابھی کافی کام رہتا ہے' مصروفیت آڑے آتی رہی مگر اب جلد از جلد وہاں کام مکمل کرائوں گا..."

"چور سے زیادہ تمہارے دوبارہ آنے کا خطرہ ضرور ہے۔

سچ آ ہی گیا زبان پر..." ناراضگی سے دراج نے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔"

اچھا اب خود سے ہی اٹھ کر کچھ کھا پی لو' میں ہرگز تمہاری خاطر مدارت کے قابل نہیں' فریج سے ضرور تمہارے"

مطلب کی کوئی چیز نکل آئے گی جاؤ پلیز۔" زرکاش نے روم فرج کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ دراج کو بھی حلق میں چبھتے کانٹوں کا احساس شدید ہونے لگا تھا' فریج کی جانب بڑھتے ہوئے اسے اپنے نیم زخمی پیروں میں تکلیف کا بھی

itsurdu.blogspot.com

احساس ہوا تھا' غنیمت تھا کہ زرکاش کی نظر اس کے پیروں تک نہیں پہنچی تھی' پیروں میں کانچ لگنے کی وجہ سے اگر بلڈ چھلکا بھی ہوگا تو ڈارک میرون کارپٹ پر نشان واضح نہیں ہوئے تھے۔

کولڈ ڈرنک سے اجتناب کرنا' پہلے ہی تمہاری طبیعت ناساز ہے۔'' عقب سے سنائی دیتی زرکاش کی ہدایت کو خاطر میں لائے بغیر اس نے ٹن نکال کر منہ سے لگالیا تھا۔ ایک سیب اٹھاتی وہ چونک کر زرکاش کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو فون پر کسی سے محو گفتگو تھا' سرعت سے وہ زرکاش کی سمت آئی اور اس کے بچتے بچتے بھی سیل فون اس سے چھینتی لائن ڈسکنیکٹ کردی۔

''کوئی فائدہ نہیں ہوا' میری بات تقریباً مکمل ہوگئی تھی۔'' مسکراتے لہجے میں بولتے ہوئے زرکاش نے دلچسپی سے اس کے غصیلے تاثرات کو دیکھا۔

''آپ نے اس وقت امان بھائی کو یہاں کیوں بلایا...؟ میں یہاں نہ آپ کو کھا جانے کے مقصد سے آئی ہوں نہ ہی یہاں مستقل ڈیرہ جمانے۔'' وہ صدمے اور غصے سے چیخی۔

''مجھے تمہارے ان دونوں مقاصد پر کوئی اعتراض بھی نہ ہوتا' امان کو میں نے خاص طور پر یہاں نہیں بلایا' اسے آج یہیں میرے ساتھ لنچ کرنا ہے' میں نے صرف اسے جلدی پہنچنے کے لیے کہا ہے تاکہ وہ ساتھ خیریت سے تمہیں ہاسٹل تک پہنچادے... وہ راستے میں ہے بس پہنچنے ہی والا ہے۔''

''میری یہاں موجودگی آپ سے برداشت نہیں ہورہی تھی تو بتادیتے میں خود ہی دفع ہوجاتی۔ امان بھائی کو یہاں بلاکر مجھے شرمندہ کرنا ضروری تھا...؟ کیا سوچیں گے وہ مجھے اس طرح یہاں دیکھ کر... یہی کہ میں چور راستوں سے آپ تک آتی ہوں...'' اس کے سرخ ہوتے چہرے اور آنکھوں میں تیرتے آنسوؤں نے زرکاش کو سنجیدہ کردیا تھا۔

''تمہیں مجھ تک ہر راستے سے پہنچنے کا حق ہے یہ بات امان جانتا ہے' نہ میں تمہیں کسی چیز کے لیے شرمندہ کررہا ہوں نہ ہی مجھے تمہاری یہاں موجودگی گراں گزر رہی ہے' میں بس یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح تم آئی ہو اسی طرح واپس جانے میں تم خود کو مزید زخمی نہ کرو یا کسی خطرناک صورت حال میں گرفتار نہ ہوجاؤ...'' زرکاش کی بات ادھوری رہ گئی تھی' جب وہ فون اور سیب دونوں ہی بیڈ پر پھینکتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

''دراج... کہاں جارہی ہو... رک جاؤ۔'' دنگ نظروں سے زرکاش نے اسے دیکھا جو ان سنی کیے تیز قدموں سے وننڈو

itsurdu.blogspot.com

کی سمت جا رہی تھی۔

"دراج..واپس آ کو ورنہ میں بھی تمہارے پیچھے آؤں گا... تم رکتی ہو یا نہیں..."شدید غصے میں وہ زرکاش کی پکار کو نظر انداز کرتی ونڈو سے نکلنے ہی والی تھی جب یک دم زرکاش کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اس کا دل حلق میں آیا تھا' سرعت سے وہ دوڑتی ہوئی اس تک آئی جو بیڈ کے کنارے پر ہاتھ رکھے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مت کرواب یہ ہمدردی..."وہ اس کا بازو تھام کر اٹھنے میں مدد دینا چاہ رہی تھی جب زرکاش نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔"میں تمہارے پیچھے بھاگنے سے معذور ہوں اس لیے تم نہیں رکیں تو اب کیوں واپس آئی ہو؟ نہیں چاہیے تمہارا سہارا..."اس کے مزید غصے پر وہ بس سن ہوتی فق چہرے کے ساتھ اسے دیکھتی رہی تھی مگر اسے مشکل میں دیکھ کر خود کو روک نہیں سکی تھی۔اس کے پلاسٹر میں جکڑے پیر کو بیڈ پر رکھنے میں مدد دے کر وہ چور نظروں سے اس کی طرف متوجہ ہوئی جو اسے نہیں دیکھ رہا تھا'اس کے پیروں پر چادر ٹھیک کرتی وہ اس کے تنے ہوئے تاثرات کا جائزہ لیتی سامنے آ بیٹھی تھی۔

"میں یہاں آپ کو تکلیف دینے نہیں آئی تھی۔"

"بالکل اسی طرح میں بھی تمہیں اپنی وجہ سے کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا... مگر تم بات کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتی۔"اس بار زرکاش کے لہجے میں صرف ناراضگی تھی جبکہ دراج کا چہرہ مزید تن گیا تھا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر میں کوشش کے باوجود کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہی ہوں'بہت عجیب ہو رہا ہے میرے ساتھ... جس وقت مجھے یہ خبر ملی کہ آپ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے تب سے اب تک ایسا لگ رہا ہے جیسے میں نے خود کو کہیں کھو دیا ہے۔"اس کے چہرے کے بے حد سنجیدہ تاثرات اور لہجے کی پراسراریت نے زرکاش کو بھی چونکا دیا تھا۔"ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا کہ میں ساری' ساری رات آپ کو سوچتی رہوں'آپ سے ملنے کے لیے'آپ سے بات کرنے کے لیے بے چین رہوں'کتاب کھولتی ہوں تو آپ کا چہرہ سامنے آ جاتا ہے'آئینہ دیکھوں تو سمجھ نہیں آتا کہ اس میں'میں اپنا چہرہ دیکھ رہی ہوں یا آپ کا... سچ تو یہ ہے کہ آج میں یہاں صرف آپ سے ملنے نہیں خود کو بھی پانے آئی ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ مجھے آپ سے کوئی دوسری خطرناک قسم کی محبت ہو گئی ہے۔"تشویش زدہ انداز میں وہ زرکاش کو مزید دنگ کر گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

درراج... کچھ بعید نہیں تم سے کہ آگے جاکر تم دوسری کے بعد تیسری' چوتھی' پانچویں محبت کا اعتراف بھی مجھ سے کر کے میرا دم خشک کرتی رہو گی' یہ سب تمہارے فارغ دماغ کا خبط ہے اور کچھ نہیں۔"

"تو آپ ہی بتایئے یہ کیا ہے؟ آپ نے تو دنیا دیکھی ہے' کیا محبت کی بھی قسمیں ہوتی ہیں' درجات ہوتے ہیں؟" وہ مضطرب ہوتی پوچھ رہی تھی۔

"میں بس یہ جانتا ہوں کہ تمہیں مجھ سے بہت محبت ہے مگر اسے خود پر اس قدر حاوی مت ہونے دو کہ اور کچھ دکھائی ہی نہ دے' جبکہ تمہیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔" زرکاش کے زچ ہونے والے انداز پر وہ بس خاموش نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

"اب مجھے اس طرح مت دیکھو... نہ میں بے حس ہوں' نہ تمہارے جذبات سے بے خبر... اچھی طرح سمجھ رہا ہوں تمہاری کیفیات' جس عمر میں تم ہو اس عمر کے دورسے میں بھی گزر چکا ہوں' محبت میں ہر طرف سے آنکھیں بند کر کے اس میں ہی غرق ہو جانا کوئی کمال نہیں۔ محبت کو اپنی کمزوری نہیں بننے دو اسے اپنی کامیاب زندگی کی وجہ بناؤ تاکہ ہر دن اس پر فخر کر سکو اور میرے لیے اس سے بڑھ کر قابل فخر کیا ہو سکتا ہے کہ تمہاری کامیابیوں کا محرک میری ذات اور محبت بنے۔" زرکاش کے خاموش ہونے پر وہ سر جھکاتی خاموش رہ گئی۔

"اب کیا سوچ رہی ہو؟ یہی کہ میں مکمل سٹھیا گیا ہوں..." زرکاش کے مسکراتے لہجے پر وہ خفت سے کچھ بولنے ہی والی تھی کہ زرکاش کا فون چیخ اٹھا۔ فون اٹھاتے ہوئے درراج نے سرسری نگاہ بلنک کرتے کالر کے نام پر کی تھی مگر اگلے ہی پل اس کے تاثرات بدل گئے تھے' حیرت سے زرکاش نے اسے دیکھا' جو فون کو دیکھتی ساکت ہوئی تھی اس سے پہلے کہ زرکاش اسے مخاطب کرتا وہ فون اس کی طرف بڑھا گئی تھی' بغور درراج نے زرکاش کے بے حد سنجیدہ ہوتے تاثرات کو دیکھا پھر کال فوراً ریسیو کرنے کے بجائے اس نے نظر اٹھا کر درراج کو دیکھا تھا مگر وہ نظر چراتی اپنے بیگ کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔ حالانکہ وہ زرکاش سے پوچھنا چاہتی تھی کہ جس عورت سے یورپ میں ہی وہ تعلق ختم کر چکا تھا' اب اس سے رابطے میں رہنے کی وجہ کیا ہے؟ وہ پوچھنے کا حق رکھتی تھی مگر نہیں پوچھ سکی تھی۔ اپنے شوز پہنتے ہوئے اس کا وجود برف کی طرح سن اور سرد ہو رہا تھا' اس کی سماعتوں تک زرکاش کی آواز ضرور پہنچ رہی تھی مگر وہ جس زبان میں فون پر گفتگو کر رہا تھا وہ درراج کے لیے اجنبی تھی' وہ نہیں جانتی تھی کہ رومانیہ میں کون سی زبان بولی جاتی ہے' یقیناً وہاں

itsurdu.blogspot.com

بولی جانے والی اور بھی زبانیں ایسی ہوں گی جن کو سمجھنا اس کے لیے ناممکن ہوگا مگر جس زبان میں زرکاش فون پر بات کر رہا تھا وہ اس کے دل کو مٹھی میں جکڑ رہی تھی' اتنی شدت سے کہ دل میں اٹھتی درد کی لہروں سے اس کی ہتھیلیاں پسیج گئی تھیں' رخ پھیرے وہ لرزتے ہاتھوں سے اپنی چادر میں چہرے کو ڈھانپ رہی تھی' دوسری جانب زرکاش نے بس دو' تین منٹ کی بات کی تھی مگر اس دوران اس کی نظریں دراج پر ہی مرکوز رہی تھیں' لیکن وہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے سے قاصر تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے مخاطب کرتا انٹرکام نے اپنی طرف متوجہ کر لیا جبکہ دراج کسی بھی جانب دیکھے بغیر دروازے کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی۔

امان پہنچ گیا ہے...'' انٹرکام کا ریسیور رکھتے ہوئے اس نے دراج کو اطلاع دی' خاموشی سے وہ دروازے کا لاک کھولتی'' دیوار سے پشت لگا کر کھڑی ہوگئی تھی۔

دراج... میں جانتا ہوں تم ڈسٹرب ہوگئی ہو لیکن یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے' میں رات میں کال کرتا'' ہوں تمہیں' انتظار کرنا اور کچھ بھی غلط نہیں سوچنا پلیز۔'' اس کی تنبیہ پر دراج نے بس ایک نگاہ اسے دیکھا تھا تب ہی دستک کے ساتھ امان اندر داخل ہوا' عجیب کشمکش میں گھری وہ اسے سلام تک نہ کر سکی تھی۔

زرکاش... تم نے بتایا نہیں کہ تمہارے گھر میں بغداد کے ڈاکو گھس آئے ہیں؟'' دراج کے چادر میں چھپے چہرے کو'' دیکھنے کے بعد امان نے کہا۔

تم ذرا جلدی اسے ہاسٹل ڈراپ کر کے واپس آؤ۔'' مسکراتے ہوئے زرکاش نے امان سے کہا جبکہ دراج پہلے ہی کمرے'' سے باہر نکل گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

گہری نیند میں اس کی بڑھتی بے چینی حد سے تجاوز کر رہی تھی' جھینگروں کی آوازیں اس کے ارد گرد گھوم رہی تھیں' اور اسی میں ابھرتی کھلتے دروازے کی پراسرار چرچراہٹیں بھاری قدموں کی دھمک... جانے کتنی گھنٹیاں گھنٹیاں بجاتی اس کے وجود کو روندتی گزر رہی تھیں' بہت قریب کہیں کچھ جانوروں کی کریہہ آوازوں پر بالآخر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔ سختی سے کانوں پر ہاتھ جمائے وہ وحشت ناک نظروں سے در و دیوار کو دیکھ رہی تھی' ایک ایک گوشے سے وہ ابھرتی کریہہ آوازیں اس کے وجود کو لرزا رہی تھیں' صحرا کی طرح خشک حلق سے وجود کے اندر غدر مچاتی چیخیں آزاد

itsurdu.blogspot.com

ہونے کی سر توڑ کوشش کر رہی تھیں' مساموں سے پسینہ پانی کی طرح پھوٹ رہا تھا' ایک ہی جست میں بیڈ سے اترتی وہ کمرے سے نکلی تھی' برآمدے میں کھلنے والے دروازے کو اس نے کھولنے کی بے طرح کوشش کی مگر وہ نہیں کھلا' دم تھا کہ گھٹا جا رہا تھا' حشر جب اپنے اندر برپا ہو تو فرار کے تمام راستے تنگ پڑ جاتے ہیں' کھڑکی کی آہنی سلاخوں کو دونوں ہاتھوں سے کھینچ نکالنے کی کوشش میں ہذیانی کیفیت جنون میں بدلتی جا رہی تھی' اس کی سانسیں اور دھڑکنیں سمندر کی طغیانیوں کو مات دے رہی تھیں' اس کی دلخراش چیخوں نے باہر پھیلے سناٹے کو بھی لرزا کر رکھ دیا تھا' خوف' وحشت' اذیت' اشتعال دلدوز چیخوں کی صورت بلند ہو رہی تھیں...تب ہی آہنی سلاخوں پر سختی سے چہرہ ٹکائے چیختی وہ یک دم پتھر کی طرح ساکت اور پُرسکون ہو گئی تھی' اس کی پھٹی آنکھیں باہر پھیلی تاریکی میں کسی غیر مرئی شے پر جمی ہوئی تھیں' اس کی سماعتوں میں اب صرف بلند ہوتی فجر کی اذان کی آواز گونج رہی تھی' دھیرے دھیرے آہنی سلاخوں پر اس کی گرفت ڈھیلی ہونے لگی تھی' وحشت میں کمی آتی جا رہی تھی' تاریک رات میں بھیانک طوفان سے گزرنے کے بعد نمودار ہوتے سورج کی روپہلی کرنوں میں سمندر پر چھائی خاموشی اور سکون اس کے وجود پر بھی طاری ہو گیا تھا' دور کہیں سے اب بھی اذان کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں' حمد و ثنا کرتے پرندوں کی خوش الحان زندگی سے بھرپور آوازیں بھی...! دروازے کو تھوڑا مزید کھول کر ندا نے باہر دیکھا' دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی رجاب اپنے کمرے کی سمت جا رہی تھی' گہری سانس بھر کر ندا نے دروازے کے قریب دیوار سے پشت لگائے کھڑے راسب کو دیکھا تھا' جن کی آنکھیں بند اور چہرے پر تھکن پھیلی ہوئی تھی۔

اس کی خاموشی ٹوٹ رہی ہے' کسی بھی طرح ہی سہی مگر اس کے اندر بھرا غبار تو نکلا' دل و دماغ سے بوجھ اترے گا تو ہی ہم اس کے چہرے پر سچی مسکراہٹ دیکھ سکیں گے۔ جہاں اتنا کچھ برداشت کر لیا ہے وہاں تھوڑا اور سہہ لیں۔'' ندا کے تسلی آمیز لہجے پر بھی وہ اسی طرح ساکت و جامد رہے تھے' ندا بس تاسف سے انہیں دیکھتی رہیں' یہ وہی جانتی تھیں کہ کتنی مشکل سے انہوں نے راسب کو رجاب تک پہنچنے سے روکا تھا' رجاب کی ہذیانی چیخوں پر راسب کی حالت ماہی بے آب جیسی ہو گئی تھی۔

میں اسے دیکھ کر آتی ہوں۔'' ندا ان کو مخاطب کرتیں کمرے سے نکل گئیں' ادھ کھلے دروازے سے ندا نے رجاب'' کے کمرے میں جھانکا' اگلے ہی پل ان کی تمام فکریں طمانیت میں بدل گئی تھیں' سامنے ہی جائے نماز پر رجاب رکوع

itsurdu.blogspot.com

میں جاتی نظر آ رہی تھی' سفید دوپٹے کے ہالے میں اس کے چہرے پر عجیب سا سکون اور ٹھہراؤ نظر آ رہا تھا۔

سورج کی روشنی ہر سمت پھیل چکی تھی جب وہ کمرے سے باہر نکلی' چائے کی زبردست پھیلی خوشبو نے اسے کچن کی سمت موڑ دیا تھا۔

"اچھے وقت پر آئی ہو' اپنی اور راسب کی چائے لے جاؤ وہ برآمدے میں ہیں' میں ذرا ناشتہ تیار کرلوں۔" ایک سرسری نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے ندا بولیں' چائے کے مگ ان سے لے کر وہ خاموشی سے ہی جا رہی تھی کہ ندا نے کچھ سوچ کر اسے پکارا۔

"ایک مسئلے کو لے کر تمہارے آغا جان بہت پریشان ہیں' تمہیں بتانا چاہتے ہیں مگر بتا نہیں پا رہے... دراصل وہ تمہیں اپنی طرف سے مایوس نہیں کرنا چاہتے ورنہ میں نے تو کہا تھا کہ تم سے چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں' تمہیں حقیقت کا علم ہو جانا چاہیے۔"

"بھابی... بات کیا ہے؟" اس نے حیران نظروں سے ان کو دیکھا۔

"جو بھی بات ہے' میں چاہتی ہوں تم خود اپنے آغا جان سے پوچھو' وہ ضرور تمہیں بتائیں گے' اب جاؤ جا کر خود بات شروع کرو۔" ندا کے تاکیدی انداز پر وہ الجھتی مگر اثبات میں سر ہلاتی کچن سے نکل گئی۔ اخبار سے نگاہ ہٹاتے راسب نے بغور اس کے تشویش زدہ چہرے کو دیکھا۔

"آغا جان... ایسی بھی کیا بات ہے کہ آپ چاہتے ہوئے بھی مجھے نہیں بتا پا رہے؟" چائے کا مگ ان کے سامنے ٹیبل پر رکھتی وہ خود بھی ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ دوسری جانب راسب کچھ سوچتے ہوئے فوری طور پر کچھ بول نہیں سکے۔

"دی ہیب سے کوئی اطلاع آئی ہے؟" اس کے کھوجتے لہجے میں کی گئی درست قیاس آرائی پر راسب نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر گہری سانس بھرتے ہوئے اثبات میں سر کو اثبات میں حرکت دی۔

"وہ فرار ہو گیا ہے رجاب... میں نے بہت کوشش کی کہ وہ کسی طرح علاج مکمل کروانے پر راضی ہو جائے' ایک اچھی زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے... اس لیے نہیں کہ تم ایسا چاہتی تھیں بلکہ اس لیے بھی کہ میں خود بھی یہی چاہتا تھا' مگر میں اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا... شاید وقت نے میری تقدیر میں لکھ دیا ہے کہ مجھے ہر بار تمہارے سامنے

itsurdu.blogspot.com

شرمسار ہونا ہے' ہر بار تمہیں مایوس کرنا ہے اپنی ذات سے۔" اس کے گہرے سنجیدہ ہوتے تاثرات کو دیکھتے راسب بہت کمزور اور بوجھل لہجے میں بولے۔

آغا جان' میں کبھی آپ کی ذات سے مایوس نہیں ہو سکتی' میں جانتی ہوں آپ نے بہت کوشش کی ہے اسے راہ راست پر لانے کی' یہ بھی مجھے یقین ہے کہ آپ کی کوشش رائیگاں نہیں جائے گی۔" رجاب کے پُر یقین لہجے نے راسب کا حوصلہ بڑھا دیا تھا۔

میں اسے ڈھونڈ نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا' میں نے پولیس کو بھی اطلاع کر دی ہے' اس کے پاس کچھ نہیں "اور پھر نشے کی طلب... وہ کسی دوسرے شہر بھاگ نہیں سکتا۔

بات پھر وہی آجاتی ہے جیسا کہ آپ کہتے ہیں' زبردستی اسے کب تک مجبور رکھا جا سکتا ہے' وہ ہر بار فرار ہو جائے گا" جب تک اسے خود احساس نہیں ہوگا' کوئی اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتا' مگر آپ بس ایک آخری بار اسے ڈھونڈ نکالیں اور بس ایک بار' میری اس سے بات کروا دیں پھر وہ چاہے تو اپنی زندگی سنوار لے چاہے تو پھر تاریکیوں میں پلٹ جائے۔" رجاب کے قطعی لہجے پر راسب نے تائید میں سر ہلایا۔

www.PakDigestNovels.Com

چلتے چلتے جیسے صدیاں بیت گئی تھیں' تلاش میں بھٹکتی نگاہیں پتھرا چکی تھیں' انسانوں کے سمندر میں بس ایک وہی چہرہ دکھائی نہیں دیتا تھا جو درماں تھا' آوازوں کے شور میں ایک وہی آواز سنائی نہیں دیتی تھی جو مسیحا تھی' گہرے سناٹوں میں وہ آہٹ وہ مانوس چاپ ابھرتی ہی نہ تھی جو نئی زندگی' نئی راہوں کی نوید ہوا کرتی تھی... شاید وہ اپنی ہی تلاش میں تھی' شاید کہیں گم کر دیا تھا اس نے خود کو... اتنی کٹھنائیوں کو سر کرنے کے بعد اب یہ سب کچھ اسے زندگی سے دور کر رہا تھا' کہیں نہ کہیں زندگی توڑ ہی دیتی ہے حوصلوں کو ہی نہیں انسان کو بھی... تنہا وہ پہلے بھی تھی مگر اس تنہائی میں اور اس تنہائی میں زمین' آسمان کا فرق تھا' تاریک سفر میں اچانک جگنوؤں کا ملنا اور پھر اچانک ہی ان کا کھو جانا' تاریک سفر سے زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے' اس اذیت نے اس کے وجود کو بھی بے جان کر دیا تھا' اتنی دور نکل آنے کے بعد وقت نے پھر وہیں لا کر پٹخا تھا جہاں سے اس نے سفر شروع کیا تھا' اب ہر سمت گھور اندھیروں میں تھرکتی مایوسی اور سوگواری تھی' انتظار لاحاصل ہو گیا تھا۔ کھڑکی کے پٹ تھامے وہ سڑک کے دوسری جانب پول سے برستی روشنی میں پھیلی وحشتوں کو اپنے

itsurdu.blogspot.com

اندر تک اترتا محسوس کر رہی تھی' مانوس آوازیں اس کے ارد گرد سر پٹخ رہی تھیں۔

"زناشہ... تمہیں کبھی میرے تاریک ماضی کی وجہ سے میری سنگت پر پچھتاوا تو نہیں ہوگا؟ غصے میں تم کبھی مجھے اس چیز کا طعنہ تو نہیں دو گی...؟" عرش کے اس اندیشے نے اسے حیران کر دیا تھا۔

"عرش... ایسا آئندہ کبھی مت سوچنا' جو فخر مجھے آج تم پر ہے وہ کل بھی رہے گا' تم نے ایک غلط مگر آسائشوں سے بھرپور راستہ چھوڑ کر ایک ایسا راستہ اپنا لیا ہے' جہاں دشواریاں' کٹھنائیاں ہیں مگر یہ ایک پاکیزہ' سیدھا اور سچا راستہ ہے' اس راستے کا انتخاب ثبوت ہے اس بات کا کہ تمہارا ضمیر زندہ ہے' تمہارے اس عمل کی وجہ سے مجھ پر فرض ہے کہ میں ہمیشہ تمہاری قدر کروں' تمہاری عزت کروں۔" نرم لہجے میں بولتی وہ اس کے چہرے پر پھیلتے سکون اور طمانیت کو دیکھ رہی تھی۔ "میرے نزدیک تمہارے کل کی بھی بہت اہمیت ہے اور تمہارے آج کی اہمیت گزرے کل سے بھی زیادہ ہے' آج تم ایک محنت کش انسان ہو جو اپنے لیے اور خود سے وابستہ رشتوں کے لیے حلال رزق حاصل کرنے میں اپنا خون پسینہ ایک کر رہے ہو اور مجھے غصہ کیوں تم پر آئے گا؟ گھر کا خیال رکھنے میں تمہارا خیال رکھنے میں' تمہارے لیے سجنے سنورنے میں مجھے اتنا وقت کیسے مل سکتا ہے کہ مجھے غصہ آئے۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے مگر غصہ کرنے کا کوئی موقع تو کبھی نہ کبھی مل ہی سکتا ہے۔ فرض کرو اگر تم نے اپنی موجودگی میں مجھے کسی دوسری لڑکی کو توجہ سے دیکھتے ہوئے پکڑ لیا تو...؟" اس کی تشویش نے زناشہ کو دنگ کر دیا تھا' وہ سمجھ نہیں سکی تھی کہ کیا عرش واقعی سنجیدہ ہے۔

"میں کیوں بلاوجہ یہ فرض کروں؟ تم کسی دوسری لڑکی کی طرف دیکھو گے ہی کیوں؟ میری موجودگی یا غیر موجودگی کی بات مت کرو' آخر تم ایسی خراب حرکت کرنے کا سوچو گے بھی کیوں؟

"مگر میں انسان بھی تو ہوں۔" وہ درمیان میں بول پڑا تھا۔

"نہیں' یہ کہو کہ مرد بھی تو ہوں۔" زناشہ نے خشمناک نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"جو بھی ہے مگر بلا ارادہ بھی تو نظر کسی چہرے پر ٹھہر سکتی ہے' اچھے چہرے کو اچھی نظر سے ہی دیکھوں گا۔" وہ خفت سے بولا تھا۔

"اچھی نظر سے بھی کیوں دیکھو گے تم...؟ میری موجودگی میں یہ حرکت کر کے اگلی سانس بھی لے سکو گے تم...؟" وہ

itsurdu.blogspot.com

بگڑے تیوروں سے بولی تھی۔

"تم کہتی ہو' تمہیں مجھ پر غصہ نہیں آئے گا کبھی' لیکن دیکھو ابھی صرف ایک بات کی ہے تو تم بگڑنے لگی ہو جب ایسی کوئی حرکت سرزد ہوگئی مجھ سے تب کتنا غصہ آئے گا تمہیں۔"

"جب تمہیں پتہ ہے تو ایسا کوئی کام ہی مت کرنا... بیکار کی باتیں کیے جارہے ہو' چند دن ہوئے ہیں مجھے تمہاری بیوی بنے' میرے سامنے ایسے بے ہودہ ارادے بیان کروگے تو غصہ نہ آئے تو کیا پیار آئے تم پر..." وہ شدید ناگواری سے بولی تھی۔

"یہی تو مسئلہ ہے تمہیں میری ساری ہی باتیں بے ہودہ لگتی ہیں' دنیا سے نرالی ہوتی ہے کیا چند دن کی نئی نویلی بیوی کہ اسے محبت کا اظہار بھی بے ہودہ لگتا ہے اور مجھے دیکھو اتنی پروا کرتا ہوں تمہاری کہ اپنے جذبات دل میں ہی دبائے رکھتا ہوں۔" وہ جتانے والے انداز میں خفگی سے ہی بولا تھا۔

"ہاں... اندازہ ہو رہا ہے کتنی پروا ہے میری' ابھی سے تمہیں یہ فکر ستا رہی ہے کہ میری موجودگی میں حسین دوشیزائوں کے جلوئوں سے اپنی آنکھوں کو فیض یاب کر بھی سکوگے یا نہیں۔"

"میں صرف غصہ آنے کی وجوہات بیان کر رہا تھا تم بات کو کہاں سے کہاں لے گئیں' مٹی ڈالو اس موضوع پر۔" وہ کوفت سے بولا تھا۔

"آگ لگا کر اب مٹی ڈال رہے ہو۔" زناشہ کی ناگوار نظروں پر وہ اپنی مسکراہٹ نہیں چھپا سکا تھا۔

"ویسے میں جانتی ہوں کہ میں تمہاری طرح خوب صورت نہیں ہوں' مجھے تو یہ سوچ کر فکر ہوتی ہے کہ ہمیں ساتھ دیکھ کر لوگ جانے کیا کہیں... مجھ پر ہی ہنسیں گے..." اس کے ایک دم تاسف سے کہنے پر اس بار عرش دنگ رہ گیا تھا۔

"تمہارے دماغ میں اچانک یہ خلل کیسے آ گیا جو یہ بیکار سوچ ذہن میں ابھری...؟ کس نے کہا کہ تم خوب صورت نہیں؟ میں نہیں جانتا کہ تمہاری نظر میں خوب صورتی کا کیا معیار ہے مگر میری نظر سے خود کو دیکھو جس میں تمہارا حسن سب سے الگ اور جدا ہے' جنگل میں کھلے پھول جیسا' منفرد' خوشبو بکھیرتا..." وہ وارفتہ نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا تھا۔

"جنگل میں پھول کھلا کس نے دیکھا۔" وہ خفت سے گویا ہوئی۔

"میں نے دیکھا بس کافی ہے' کسی اور کو دیکھنے دوں گا بھی نہیں جو تم غم زدہ ہو رہی ہو... دوبارہ بھی احساس کمتری کا شکار مت

itsurdu.blogspot.com

نظر آنا میری نظر میں تم سر سے پیر تک چلتا پھرتا تاج محل ہو' سمجھیں..." وہ سخت ناگواری سے بولا تھا۔

"تم میری تعریف کر رہے ہو یا مجھے کھری کھری سنا رہے ہو؟" زناشہ حیرت سے اسے دیکھتی یک دم خاموش ہوگئی تھی جبکہ عرش نے بھی چونک کر اس کی نظروں کے تعاقب میں آسمان کو دیکھا تھا۔ جہاں ایک جانب سے ہیلی کاپٹر اپنی مخصوص آواز کے ساتھ نمایاں ہوتا جا رہا تھا' بغیر پلک جھپکے وہ ایک ٹک اس ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہی تھی جو آب و تاب سے چمکتے چاند سے ذرا ہی فاصلے پر سے گزر رہا تھا۔ رات کی خنک خاموش فضا میں ہیلی کاپٹر کی آواز اسے ہر بار کی طرح اس وقت بھی مبہوت کر رہی تھی' دوسری جانب اس کی محویت نے عرش کو حیران ضرور کیا تھا مگر اس نے زناشہ کی محویت کو توڑا نہیں تھا' کچھ دیر بعد جب ہیلی کاپٹر اوجھل ہوا تب ہی وہ عرش کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"عرش... مجھے ہیلی کاپٹر بہت اچھا لگتا ہے' بچپن سے ہی' بہت دل چاہتا ہے کہ میں بھی اس میں بیٹھ کر آسمان پر جاؤں اور وہاں سے اس دنیا کو دیکھوں..." اس کی خواہش پر وہ مسکرایا تھا۔

"ہاں' مجھے اندازہ ہوگیا کہ تمہیں ہیلی کاپٹر کتنا پسند ہے' اس کے آتے ہی تم مجھ سے بھی غافل ہوگئیں' رقیب روسیاہ کہیں کا۔"

"ہاں' شاید اس لیے کہ وہ میری بہت پرانی کمزوری ہے۔" عرش کی مسکراتی نظروں پر وہ اپنی کمزوری خجالت سے قبول کر رہی تھی۔

"کاش اس کی جگہ میں تمہاری کمزوری ہوتا۔"

"تم میری کمزوری نہیں میری طاقت' میرا فخر ہو۔" وہ فوراً بولی تھی۔ "عرش... کیا میں کبھی ہیلی کاپٹر میں نہیں بیٹھ سکتی...؟ کیا یہ اتنی بڑی خواہش ہے جو پوری نہیں ہو سکتی؟" وہ بجھے انداز میں بولی تھی۔

"کیوں پوری نہیں ہو سکتی... یہ ہیلی کاپٹر کیا چیز ہے میں تمہیں ہوائی جہاز میں بٹھا کر آسمان پر لے جاؤں گا جب جب تم چاہو گی۔"

"ہرگز نہیں' مجھے نہیں پسند ہوائی جہاز' نہ ہی اس میں بیٹھنے کا' سفر کرنے کا شوق ہے۔"

"عجیب لڑکی ہو تم..." عرش نے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"عرش... ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر میں بہت فرق ہے' تم نہیں سمجھو گے۔ بس مجھے ہیلی کاپٹر پسند ہے اور مجھے اس میں ہی

itsurdu.blogspot.com

بیٹھنا ہے۔" وہ جھلا کر بولی تھی۔

"اب میں ہیلی کاپٹر کا انتظام کہاں سے کروں گا تمہارے لیے؟" وہ حیران و پریشان ہو گیا تھا۔

"پہلی بار اپنی خواہش کا اظہار صرف تمہارے سامنے کیا ہے' کچھ نہیں کر سکتے تو تسلی ہی دے دو' میرا کیا ہے دیکھتی رہوں گی ساری زندگی اڑتے ہیلی کاپٹر کو حسرت سے۔" وہ روٹھے انداز میں بولی تھی۔

"تم سے کس نے کہا کہ میں کچھ نہیں کر سکتا؟ تم کسی خواہش کا اظہار کرو اور میں اسے پورا نہ کروں ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا' تم نے مجھ سے کہہ دیا اب سب مجھ پر چھوڑ دو۔"

"عرش... کیا واقعی تم میری خواہش پوری کرو گے' میں واقعی ہیلی کاپٹر میں بیٹھ سکتی ہوں؟" وہ شدید بے یقین تھی۔

"بالکل' ایک ایسی ہی رات ہو گی وہ اور آسمان پر چاند بھی چمک رہا ہو گا' تارے بھی دمک رہے ہوں گے جب میں ہیلی کاپٹر میں اپنے ساتھ اڑا کر آسمان کی سیر کرواؤں گا تمہیں۔" وہ اسے یقین دلا رہا تھا۔

"تم ہیلی کاپٹر میں مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ گے... مطلب تم ہیلی کاپٹر خود اڑاؤ گے...؟" وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔

"ظاہر ہے یہ کام مجھے ہی کرنا پڑے گا ورنہ کسی پروفیشنل سے مدد لے لی تو میری محنت ایک طرف' تم اس کے ہی واری صدقے ہوتی رہو گی۔"

"عرش... تم واقعی ہیلی کاپٹر اڑاؤ گے۔" وہ خوشگوار حیرت سے بولتی بے ساختہ ہنسی تھی۔ سماعتوں سے ٹکراتی مدھم کراہیں اسے حال میں لے آئی تھیں' کھڑکی سے ہٹتی وہ تیزی سے کمرے میں آئی تھی' ماں کے سرہانے بیٹھتے ہوئے اس نے دھیرے سے ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تھا جو بخار سے ابھی بھی تپ رہی تھی' دوا نے فی الوقت کوئی خاطر خواہ اثر نہیں کیا تھا' مگر اسے امید تھی کہ کچھ دیر اور لگے گی پھر بخار مکمل اتر جائے گا' دھیرے دھیرے ان کا سر دباتی رہی کیوں وہ ان کی بند آنکھوں اور بے رونق زرد چہرے کو دیکھتی عجیب خوف میں مبتلا ہو رہی تھی' اس کی متورم آنکھوں سے برستے آنسو بہت خاموشی سے دامن میں جذب ہوتے رہے تھے۔

"مجھے معاف کر دیں امی... میں کچھ بھی تو ٹھیک نہیں کر سکی' میرے کندھوں پر بہت بوجھ آ چکا ہے' نہ اٹھا پا رہی ہوں' نہ اتار پا رہی ہوں' میری ساری امیدیں' حوصلے' خواب سب اس کی تلاش میں بھٹکتے گم ہو چکے ہیں' اس کے قدموں کے نشان تک نہیں ملے مجھے' میری اس زندگی سے بھی زیادہ اذیت ناک ہے اس کی تلاش' میرے پیروں میں آبلے پڑ گئے

itsurdu.blogspot.com

ہیں۔" دل میں اٹھتی اذیت ناک لہروں کے بوجھ سے نڈھال ہوتی وہ گھٹنوں پر جھکتی چلی گئی تھی۔ آنسوؤں کا ریلا اس کے چہرے پر بہہ نکلا تھا۔

یہ سڑکیں' یہ گلیاں' یہ راستے اتنے طویل کیوں ہیں.. یہ دنیا اتنی بڑی کیوں ہے...زندگی اتنی تنگ تاریک کیوں ہے؟" دیوار سے سر ٹکائے وہ شدید کرب سے کراہتی آواز میں بول رہی تھی۔

یہ سب ختم کیوں نہیں ہو جاتا..ان سناٹوں میں دم گھٹ رہا ہے میرا مگر سانسیں نہیں رک رہیں... تم ماں ہو' میرے لیے دعا کر دو' میری مشکل ختم کر دو' بس ایک بار میرے لیے موت کی دعا کر دو..." کراہوں اور سسکیوں میں اس کی گھٹی آوازیں' التجائیں گم ہونے لگی تھیں۔

درودیوار سے یاسیت برس رہی تھی' اس کا ناتواں وجود پختہ فرش پر کرچیوں کی طرح بکھر رہا تھا... نجانے کب تک' آہستہ آہستہ اس کا نڈھال وجود ارد گرد سے غافل ہونے لگا تھا' سسکیاں معدوم ہوتی چلی گئی تھیں' ایک گمبھیر سناٹا کمرے پر قابض ہو چکا تھا' دبے پاؤں جانے کتنے لمحے یونہی گزر گئے تھے۔

قوت شامہ سے بار بار ٹکراتی ایک عجیب تیز خوشبو اسے غنودگی سے باہر کھینچ رہی تھی۔ اسے اپنے ارد گرد کچھ آہٹیں محسوس ہو رہی تھیں' یک دم اس کی بے انتہا سرخ سوجی آنکھیں کھل گئی تھیں' سر کو حرکت دیے بغیر اس نے دیواروں پر نظر دوڑائی تھی' زرد و ملگجی روشنی میں پہلے کبھی اسے ایسی ویرانی اور وحشت دکھائی نہیں دی تھی' ایسی ہیبت کا شکار وہ پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی' جانے کتنے لمحے گزرنے کے بعد وہ خود کو حرکت میں لانے کے قابل ہو سکی تھی' وہ عجیب سی خوشبو بیداری میں بھی اسے محسوس ہو رہی تھی' جانے یہ اس کا وہم تھا یا پر ہیبت سناٹوں کا اثر کہ اسے واقعی غنودگی میں اور غنودگی سے بیداری کی سرحد پر بھی کچھ آہٹیں اپنے ارد گرد محسوس ہوئی تھیں' کسی کی موجودگی کا شدت سے احساس ہوا تھا' اس نے دروازے کو دیکھا' وہ اندر سے مقفل ہی تھا' کمرے کی چار دیواری میں کوئی روزن تک نہ تھا' اس کی خالی نظریں درودیوار سے گزرتیں اپنی ماں تک پہنچی تھیں اور پھر ان کے چہرے پر ساکت رہ گئی تھیں جو لٹھے کی مانند سفید ہو رہا تھا' ان کے چہرے پر ایسا سکون اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا' پتھرائی نظروں سے زندگی کی حرارت سے محروم اپنی ماں کے وجود کو دیکھتے ہوئے اس کے ارد گرد کسی پہاڑ کے لرزنے کی ہیبت ناک گڑگڑاہٹیں گونج رہی تھیں' بے شمار وزنی پتھروں کے ساتھ ملبہ اس پر گرتا جا رہا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

www.PakDigestNovels.Com

کل سے یہ وقت ہو گیا ہے، بہت کوشش کی مگر ایک آنسو بھی اس کی آنکھ میں نہیں اترا، یہ ٹھیک نہیں ہے۔" کوئی عورت مدھم آواز میں بولی تھی۔

"صدمہ بھی تو کم نہیں ہے، ایک ماں کا سہارا ہی تو تھا، اس کے بھائی کو بھی سب نے بہت ڈھونڈا مگر نہیں ملا کمبخت... جیسا بھی تھا، تھا تو بیٹا، آخری کاندھا دینا بھی نصیب نہ ہوا اسے..." ایک اور عورت تاسف سے بولی تھی۔

"تن تنہا کیسے رہے گی... کہاں جائے گی؟ جوان لڑکی ہے کوئی بھی ذمہ داری نہیں لے گا... جانے کیا ہو گا اس کا... دیکھو تو... کل سے اب تک دروازے کو ہی تک رہی ہے، جانے اب اسے کس کا انتظار ہے...؟" مدھم آوازیں اس کی سماعتوں تک بھی پہنچ رہی تھیں مگر کوئی لفظ نہ اعصاب پر اثر انداز ہو رہا تھا نہ دل پر... سر سے پیر تک وہ پتھر کا مجسمہ بنی ہوئی تھی... ہاں پتھر کا مجسمہ، کتنا آسان ہے یہ کہنا، کتنا آسان ہوتا ہے کسی انسان کو پتھر بنا ہوا دیکھنا... مگر یہ کوئی ان سے ہی پوچھے جو صعوبتوں کے پتھر نگلتے نگلتے پتھروں پر چلتے ہوئے خود پتھرا جانے کے مقام تک پہنچ جاتے ہیں، وہ بھی ساکت بیٹھی اسی مقام تک پہنچ چکی تھی۔

زندگی اللہ کا بہت ہی پیارا تحفہ ہے، بڑا ہی خوب صورت سفر ہے، جس کی دلکشی دیکھنے کے لیے آنکھ کافی نہیں، نظر کا ہونا بہت ضروری ہے۔" نظر والے ہی زندگی کے اسرار و رموز کو پہچانتے ہیں، جانتے ہیں کہ زندگی کا کوئی مول نہیں، یہ وہ سفر ہے کہ جس میں انسان کندن اور پتھر بھی بنتا ہے، پھول اور کانٹا بھی بنتا ہے، راکھ کا ڈھیر بھی بنتا ہے تو پارس بھی... زندگی کی معراج تو ان ہی عروج و زوال، بگڑنے، بکھرنے اور سنورنے میں کہیں چھپی ہوتی ہے، یہ سب پڑاؤ سفر کا ہی تو حصہ ہیں... اپنے پروردگار کا قرب حاصل کرنے کا سفر، پھولوں کا سفر ہے، مگر سمجھنے والوں کے لیے، جو سمجھ گئے انہوں نے صبر کیا اور وہ پا گئے، جو سمجھ اور صبر سے بیگانے رہے ان کے راستے آنسوؤں، گلوں اور شکوؤں میں دھندلا گئے۔

اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں نہیں پتھرائی تھیں، ملبہ اب بھی اس پر گر رہا تھا مگر وہ جانتی تھی سمجھ چکی تھی کہ کیا ہو چکا ہے اور کیا ہونے جا رہا ہے، اس کے قریب موجود وہ آخری عورت بھی تسلی تشفی کے چند بول اس کی جھولی میں ڈال کر رخصت ہو چکی تھی، اپنی ماں کو آخری سفر پر روانہ کرنے کے بعد اب اسے کسی آنے اور جانے والے کی پروا نہیں تھی، وہ جانتی تھی کہ کچھ دن یونہی دنیاداری کی نظر ہو جائیں گے پھر کسی کے پاس نہ ہمدردی کا وقت ہو گا نہ دنیاداری

itsurdu.blogspot.com

نبھانے کا... زندگی نے کبھی سات پردوں میں چھپ کر اسے منہ کے بل نہیں گرایا تھا' اس کی نظروں کے سامنے ہی کئی بار زندگی نے آسمان کو زمین پر لا پٹخا تھا' کئی بار اس کے پیروں سے زمین کو نکال کر اوندھا کر گیا تھا' زندگی کی یہی ادا تو اسے خوب صورت لگا کرتی تھی مگر اس بار' زندگی نے دھوکہ دیا... ایک کے بعد ایک دھوکہ' ہر دھوکے سے بڑا دھوکہ تو یہی تھا کہ اس کی بے خبری میں اس کی جنت چھین لی گئی تھی... اب پہلی بار وہ نفرت کرنا چاہتی تھی اپنی زندگی سے' شدید نفرت... یک دم ہی اس کے سپاٹ چہرے پر کچھ تاثرات نمودار ہونے لگے تھے جب کھلتے دروازے سے اس نے زرق کو اندر داخل ہوتے دیکھا تھا۔

وہیں رک جا... ایک قدم بھی آگے نہ بڑھانا...'' پھر کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی... ''اب کس کو کاندھا دینے آئے ہو؟ مر گئی وہ تیرے غم کا بوجھ اٹھاتے ہوئے مگر یہ دنیا چھوڑتے ہوئے بھی تجھ پر بوجھ نہیں بنی' نکل جا یہاں سے' کوئی نہیں بچا تجھ پر ماتم کرنے والا...'' اس کا گریبان پکڑے حلق کے بل چیختی وہ اسے باہر دھکیل رہی تھی۔ ''جہنمی... دنیا میں ہی اب اپنے حصے کی آگ ساتھ لے کر دربدر کی ٹھوکریں کھا' قیامت تک اسی آگ میں جلتا رہ... میرے قبر میں اترنے تک تجھے زندہ رہنا ہوگا اور تو رہے گا زندہ...'' خون آشام نظروں سے زمین پر گرا زرق بس سر پکڑے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا' اس نے نہ کسی مزاحمت کی کوشش کی اور نہ وہ کچھ کہنے کے قابل رہا تھا۔

اب کس کی میت پر آنسو بہا رہے ہو... اب تو سب کچھ منوں مٹی تلے دفن ہو چکا ہے' نہیں چاہیں میری ماں کو تمہارے'' آنسو' اس عورت کے ساتھ یہی ہونا چاہیے تھا' اپنی موت پر اسے اولاد کے دو آنسو بھی نصیب نہیں ہونے چاہیے تھے' میں اس کے لیے دن رات ایک کرتی رہی ہوں جب میں نے ایک آنسو نہیں بہایا تو پھر تو کون ہوتا ہے اس کے لیے رونے والا۔ چلا جا یہاں سے ختم کر لوں گی خود کو اگر دوبارہ تو میری نظروں کے سامنے آیا۔'' شدید اشتعال میں بول کر وہ گھر میں جانے کے لیے پلٹی تھی مگر پھر رک گئی۔

ایک بات یاد رکھنا میری ماں کا اور میرا صبر قیامت تک تجھے جلاتا رہے گا' اس دنیا کا کوئی نشہ تجھے راکھ بننے سے بچا نہیں'' سکے گا اور دوسری دنیا میں' میں تیرا پکا انتظام کرواؤں گی۔'' انگارے اگلتی وہ گھر میں گئی اور جھٹکے سے دروازہ بند کر لیا تھا' اس کی سانسیں دھونکنی کی طرح چل رہی تھیں' ایک تلاطم تھا جو اس کے اندر برپا تھا۔

صرف ایک میں ہی ہوں جو کبھی تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گا...'' گردش کرتی مانوس آواز اس کے جنون کو بڑھا رہی''

itsurdu.blogspot.com

تھی' بھاری ضربیں فون پر مارتی وہ فون کے پرخچے اڑا رہی تھی۔

تیری رحمتوں کے دیار میں تیرے بادلوں کو پتہ نہیں

ابھی آگ سرد ہوئی نہیں' ابھی اک الاؤ جلا نہیں

میری بزم دل تو اجڑ چکی' میرا فرش جاں تو سمٹ چکا

سبھی جا چکے میرے ہم نشیں' مگر اک شخص گیا نہیں

www.PakDigestNovels.Com

رات کی تاریکی میں وہ دور جھاگ اڑاتی لہروں کو دیکھ رہی تھی' جو ایک کے اوپر ایک امڈی چلی آ رہی تھیں' تیز ہوا کے جھونکوں کے ساتھ سمندر کے شور نے بھی اس کے گرد بکھری خاموشی کو نہیں توڑا تھا' ایسا لگ رہا تھا جیسے صدیوں بعد وہ خود سے مل رہا ہو' یہ تنہائی' یہ خاموشی اس کے لیے سکون کا باعث تھی' زندگی کے کئی ماہ و سال زمانے کے سرد و گرم میں ڈوبتے ابھرتے گم ہو جائیں تو تنہائی اور خاموشی کی قدر بڑھ جاتی ہے۔ ٹیرس پر آتی دراج نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو اس کی پکار پر بھی متوجہ نہیں ہوا تھا۔

زرکاش... آپ جہاں بھی ہیں' واپس آ جائیں۔" اس بار قریب سے ابھرتی دراج کی آواز نے اسے متوجہ کر لیا تھا۔

وہ "خادم نے آپ کے لیے دعوت شبراتی کا اہتمام کر لیا ہے سو تشریف لے چلیں اور گرما گرم کھانا نوش کر لیجیے۔"

بڑے احترام سے بولتی زرکاش کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔

"خادم نہیں خادمہ۔" زرکاش نے تصحیح کی۔ "اور دوسری غلطی یہ کہ دعوت شبراتی نہیں دعوت شیرازی ہوتا ہے۔"

دوسری غلطی پر مجھے کوئی شرمندگی نہیں' میں دعوت شبراتی ہی کہنا پسند کروں گی ورنہ حلق تک کڑوا ہو جائے گا۔" وہ نخوت سے بولی۔

دراج..." زرکاش کے تنبیہی لہجے نے اسے کوفت زدہ کیا۔"

اور کوئی غلطی ہوئی ہے تو وہ بھی بتا دیں؟" وہ خفت سے بولی۔"

"کھانا تناول کیا جاتا ہے نوش نہیں۔"

تو پھر نوش کیا... کیا جاتا ہے؟" اس نے بیزاری سے پوچھا۔"

itsurdu.blogspot.com

"پانی یا کوئی مشروب یا جو چیزیں لیکوڈ فارم میں ہوں۔"

"توبہ ہے... چل کر اب کھانا کھالیں۔" وہ اکتا کر بولی۔

"ویسے مجھے لگتا ہے آپ کو اپنی یادداشت پر زور دینا چاہیے کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ آپ کی کوئی ایکس گرل فرینڈ ایسی بھی رہی ہے جس کا تعلق لکھنؤ سے رہا ہوگا۔" زرکاش کے خاموشی سے دیکھنے پر روانی سے بولتی وہ یک لخت زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی۔

"آجائیں' کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔" عجلت میں بولتی وہ اس سے پہلے ہی آگے بڑھ گئی تھی۔

"آج تو آپ نے بہت زبردست سرپرائز دیا' مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ مکمل صحت یاب ہونے سے پہلے یہاں آجائیں گے۔" ٹیرس کا دروازہ بند کرتی وہ بولی۔ "اتنے دن بعد آپ سے ملنے کی بہت خوشی ہے مگر مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا آپ کو اس طرح اسٹک کے سہارے چلتا دیکھ کر... ڈاکٹر نے آپ کو زیادہ چلنے سے منع کیا ہے ابھی' آپ کو احتیاط کرنی چاہیے۔"

"ہاں مگر میں اب مزید ایک کمرے تک محدود نہیں رہ سکتا تھا اور پھر تم سمیت یہ سب کچھ میں بہت مس کر رہا تھا' مجھے تم سے کچھ باتیں بھی کرنی تھیں جو میں نے فون پر بھی کئی بار تم سے کرنی چاہی تھیں مگر شاید تم میری وہ باتیں سننا ہی نہیں چاہتی تھیں اس لیے ہر بار موضوع بدل دیتی تھیں جبکہ میں بے چین رہا ہوں کہ اگر تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے تو اسے دور کروں' تم جانتی ہو میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔"

"زرکاش... ماضی میں آپ کا جس عورت سے تعلق رہا ہے وہ ایک حقیقت ہے' کسی نہ کسی صورت میں اگر وہ آپ سے رابطے میں ہے تو یہ حیران کن بات نہیں ہے۔" وہ گہری سنجیدگی سے بولی۔

"رابطہ بس اس حد تک ہے کہ وہ کبھی کبھی خیریت دریافت کرنے کے لیے کال کر لیتی ہے' وہ اپنی زندگی میں سیٹل ہے اور مجھے پیچھے پلٹ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں' تمہارے سامنے اس کی کال کا آنا میرے لیے شرمندگی کا باعث صرف اس لیے ہے کہ تم ہرٹ ہوئی تھیں۔"

"جی ہاں' یہ تو سچ ہے اور یہ بھی کہ جس شخصیت کا ذکر بھی مجھے پسند نہیں اس کے بارے میں آپ کی کوئی بات سننا بھی میں اگنور کرتی رہی مگر آپ کو نہ شرمندہ ہونے کی ضرورت ہے نہ کچھ کلیئر کرنے کی' کیونکہ مجھے آپ پر مکمل بھروسہ د

itsurdu.blogspot.com

یقین ہے۔" سنجیدگی سے بولتی وہ اس کے سامنے سے ہٹ گئی۔

"دراج... دعوت شیرازی میں بہت سادہ کھانا ہوتا ہے' تم نے چائنیز کھانے کو دعوت شیرازی کا نام دے کر میری بھوک کو ضرور چمکا دیا ہے۔" سوپ کا باؤل اٹھاتے ہوئے زرکاش نے مسکراتے ہوئے اسے مخاطب کیا جو بہت خاموشی سے کھانے کی طرف متوجہ تھی۔

"آپ کو چائنیز پسند ہے اس لیے۔" وہ ذرا سی مسکراہٹ کے ساتھ اتنا ہی بولی تھی' کچھ بات کرنے کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا' پچھلے کئی دنوں سے وہ عجیب کشمکش میں مبتلا تھی' کیا سوچا تھا اور کیا ہوتا جا رہا تھا' کبھی کبھی تو اس کا دماغ ہی ماؤف ہونے لگتا تھا یہ سوچ کر کہ اسے ہوتا کیا جا رہا ہے۔ جانا کہاں تھا اور وہ جا کس طرف رہی ہے... ایسا ہونا بھی چاہیے تھا کیا...؟ بے دلی سے کھانا کھاتے ہوئے اس نے کن اکھیوں سے زرکاش کو دیکھا' اس پیارے سے انسان سے صرف محبت ہی کی جاسکتی ہے' اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ سو بار جنم لے کر بھی وہ اسے دغا دینے کی متحمل نہیں ہو سکتی' پتہ ہی نہیں چلا تھا کہ کب' کس وقت اس شخص کی چاہت رگ و پے میں رچ بس کر تمام شاطرانہ چالوں پر غالب ہو گئی اور وہ کچھ نہ کر سکی سوائے اس شخص سے محبت' محبت اور صرف محبت کرتے رہنے کے... !

"دراج..." زرکاش کی پکار نے اسے چونکا دیا تھا۔

"تم مجھے صرف بولتی ہوئی اچھی لگتی ہو' سنجیدگی اور خاموشی سے سوچنے والا کام تم میرے سامنے مت کیا کرو... ویسے کس سوچ میں گم تھیں؟" زرکاش کے خشمگیں لہجے پر وہ ذرا مسکرائی تھی۔

"کچھ نہیں' بس یونہی۔"

"مطلب' بتانا نہیں چاہتیں۔" زرکاش نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا تھا جواباً وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"جانتا ہوں کہ کیوں نہیں بتانا چاہتیں' تمہیں یہ خدشہ ہوگا کہ میں تمہیں لیکچر دینے لگوں گا یا تمہاری سوچ کو خرافات کا نام دے دوں گا... مگر میں یہ بہت غلط کرتا ہوں مجھے احساس ہو گیا ہے۔" زرکاش کے اس اعتراف نے اسے کچھ حیران کیا تھا۔

"دراج! مجھے یقین ہے کہ تمہیں واقعی مجھ سے کوئی دوسری خطرناک قسم کی محبت ہو گئی ہے کیونکہ مجھ پر بھی اس کا خاصا اثر ہوا ہے گزرے دنوں میں... تم سے ملنا اور تمہیں دیکھنا میرے لیے اتنا ہی ضروری ہو گیا ہے جتنا کہ زندہ رہنے

itsurdu.blogspot.com

کے لیے آکسیجن... یعنی کوئی دوسری خطرناک قسم کی محبت صرف تمہیں ہی نہیں ہوئی' یہ اگر خبط ہے تو مجھے تمہاری طرح خبطی ہونے پر کوئی اعتراض نہیں۔" سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولتا دراج کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

آنکھیں کھولتی وہ شدید نقاہت کے ساتھ اٹھ بیٹھی' دائیں جانب اسے ایک دروازہ کھلا نظر آ رہا تھا جس کے پار جانے وہ دھند تھی یا تیز دودھیا سی روشنی... اپنے لاغر وجود کو بے جان قدموں پر کھینچتی وہ دروازے سے باہر نکلی تھی' سفید ریتلی زمین اس کے سامنے پھیلی ہوئی تھی' عجیب سی خنکی اور پر اسرار سکوت ہر سمت طاری تھا' یہ زمین اور ماحول شاید اس دنیا کا نہیں تھا' یہ سب اس کے لیے اجنبی تھا' آگے بڑھتے ہوئے اس کی نگاہیں اس درخت کی جانب ٹھہر گئی تھیں جو ہریالی سے محروم تھا' اس کی سوکھی شاخیں سفید زمین پر جھک رہی تھیں' سوکھے درخت کے قریب ہی سفید لبادے میں اسے ایک ہیولہ سا دکھائی دے رہا تھا' خوف کے باوجود کوئی انجانی طاقت اسے درخت کی جانب کھینچے لے جا رہی تھی' دھند کے باعث وہ چندھیائی آنکھوں سے اس ہیولے کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی جو واضح ہوتا جا رہا تھا' یک لخت اس کے قدم سفید ریتلی زمین نے جکڑ لیے تھے' اس کی نظروں کے سامنے اس کا اپنا ہی تو ایک بھولا بسرا عکس تھا... وہ مجسم اپنے ہی وجود کو دیکھ رہی تھی' فرق صرف یہ تھا کہ سفید لبادے میں جو چہرہ تھا وہ اس کا وہی بے داغ حسین چہرہ تھا جس کے ساتھ وہ دنیا میں آئی تھی' وہی چہرہ جو اس سے چھین لیا گیا تھا' ایک ٹک اپنے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے اندر اذیت کی لہریں اٹھنے لگی تھیں' یہ چہرہ یہ وجود تو کہیں گم ہو گیا تھا' مگر اب نظروں کے سامنے موجود اسے امتحان میں ڈال گیا تھا۔

رجاب... تمہارے دل میں ہمیشہ اپنے چہرے' اپنی پہچان کو کھو دینے کی کسک رہے گی' تم چاہو تو اپنا یہ چہرہ مجھ سے " واپس لے لو اور اپنے اس داغدار چہرے کو میرے حوالے کر کے مجھے اس کے ساتھ ختم ہو جانے دو..." ساکت کھڑی وہ اپنے عکس کو مخاطب ہوتا دیکھ رہی تھی' اپنی ہی سرد آواز کو سن رہی تھی۔

مگر تمہیں یاد ہونا چاہیے کہ تمہارا یہ حسین چہرہ تو سب سے بڑا دھوکہ بنا رہا ہے تمہارے لیے... یہ چہرہ تمہارے پاس تھا" تو کتنے ہی کریہہ چہرے نقاب میں چھپے تمہارے پروانے بنے رہے تھے' اس حسین چہرے نے تمہیں سب اچھا' اچھا دکھایا' ہر سچ کو چھپایا' تمہیں ان کی محبتوں کا مرکز بنایا جن میں سانپ سے بھی زیادہ زہر تھا' اس حسین چہرے نے

itsurdu.blogspot.com

تمہاری آنکھوں پر پردہ ڈالے رکھا کبھی پہچاننے ہی نہیں دیا ان کو جو اپنی غرض کے پجاری تھے' تمہارے ظاہری حسن کے شیدائی تھے' اس بے داغ چہرے نے تمہیں دنیا کی حقیقتوں اور سچائیوں کو دیکھنے سے محروم رکھا... تم سے مخلص تو تمہارا یہ نیا چہرہ ہے جو خوب صورت نہیں مگر اس نے تمہاری آنکھوں سے تمام پردے ہٹا دیئے ہیں' تمہارے اسی چہرے نے تمہیں حقیقت سے روشناس کروایا کہ تم پر پھول نچھاور کرنے والے ہاتھ کس طرح تمہیں کانٹوں پر دھکیل گئے... اسی داغدار چہرے نے تمہیں زندگی کا وہ روپ دکھایا جس سے تمہارے حسین چہرے نے تمہیں محروم اور بے خبر رکھا اور نام نہاد محبتوں کے سانپ تمہاری آستین میں پلتے رہے' اس حسین چہرے نے تمہیں کتنے فریب میں رکھا مگر اب جو چہرہ تمہارے پاس ہے وہی سچ ہے' یہ وہی سب تم پر آشکار کر رہا ہے جو حقیقت ہے' اس حقیقت کی تلخیوں کو تم گھونٹ' گھونٹ پی کر ہر فریب سے آزاد ہو چکی ہو' تمہاری آنکھوں پر اب کوئی پردہ نہیں' کوئی غرض کا پجاری تمہیں اب فریب نہیں دے سکتا' اب تم دنیا کو شیشے کی طرح آر پار سے دیکھ سکتی ہو' چہرے کے پیچھے چھپے کئی چہروں کو پہچان سکتی ہو' جو زندگی پہلے تھی وہ سب فریب تھا' زندگی تو یہ ہے جس سے تم گزر رہی ہو... کیا اب بھی تمہارے دل میں کہیں اپنے حسین چہرے کو پانے کی خواہش ہے؟ کیا تم حق اور سچ کو عیاں کر دینے والے اپنے داغدار چہرے سے بیزار ہو؟ اگر ہاں' تو دے جاؤ مجھے یہ چہرہ اور اپنے حسین چہرے کے ساتھ لوٹ جاؤ فریبوں سے بھری دنیا میں۔''

''نہیں...'' وہ کانپتے لہجے میں انکار کرتی دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

''مگر... میرے ساتھ کیا یہ سب ہونا ضروری تھا... کیا اس سب کے بغیر اس دنیا کی حقیقتوں کو نہیں پہچان سکتی تھی؟''

پہلی بار وہ اپنے آپ سے ہی شکوہ کر رہی تھی' سوال کر رہی تھی۔

''پہچان دنیا کی ہو یا زندگی کی' لذتیں نہیں تلخیاں پہچان کرواتی ہیں' جو لبالب بھرے ہوں' ان میں کچھ جاننے پہچاننے کی طلب ہوتی ہے نہ پیاس... زندگی کی حقیقتوں سے واقف ہونے کے لیے خالی ہونا پڑتا ہے' تلخیوں کے گھونٹ پینے پڑتے ہیں' ایک بار فہم و ادراک کے در کھل گئے تو ساری الجھنیں ختم ہو جائیں گی' پھر چاہے شہریار بن کے رہو یا فقیر بن کر' نجات تو باطن کی عاجزی اور فقیری میں چھپی ہے۔''

''میں اپنے اسی داغدار چہرے کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں چاہے لوگ مجھ سے خوف زدہ ہو کر دور بھاگیں مگر میں اللہ سے کوئی شکوہ' شکایت نہیں کروں گی' میں اب کسی فریب' کسی دھوکے میں نہیں رہنا چاہتی' زندگی کے تلخ گھونٹ پی کر

itsurdu.blogspot.com

اسے جاننا چاہتی ہوں' اپنی زندگی کے مقصد کو پہچاننا چاہتی ہوں۔'' لرزتے لہجے میں بولتی وہ یک دم خاموش ہوئی تھی۔ جب سفید لبادے میں چھپا اس کا وجود اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور پھر سفید زمین پر گرتا ساکت و بے حس ہو گیا تھا۔ پتھرائی نظروں سے وہ ان کھلی ہوئی بے رونق آنکھوں کو دیکھ رہی تھی' جس کی گہری سبز پتلیاں اس کے ہی زرد چہرے پر ٹھہری ہوئی تھیں' کوئی تیز دھاری خنجر اس کے دل میں اندھا دھند وار پر وار کر رہا تھا' اپنے آپ کو اپنے سامنے مرتے دیکھنا' صفحۂ ہستی سے مٹتے دیکھنا صرف اذیت ناک نہیں تھا اس سے بھی بڑھ کر کچھ تھا' دل کے زخموں سے رستا لہو اس کی آنکھوں سے جاری ہو گیا تھا' وہ جانتی تھی کہ وہ آخری بار اپنے سنگِ مرمر سے تراشے گئے حسین چہرے کو دیکھ رہی ہے' اس چہرے کے ساتھ اس نے اپنی ماں کی آغوش میں آنکھ کھولی تھی' یہ حقیقت تھی' اس چہرے کو بے شمار بار اس کے ماں باپ نے محبت سے دیکھا تھا' چوما تھا' جس میں کوئی بناوٹ کوئی دھوکہ نہیں تھا' اس حسین چہرے کے کھو جانے کا دکھ فطری تھا مگر اس کے ساتھ کچھ حقیقتیں بھی منسلک تھیں جو اس کی آنکھوں کو نمکین پانی سے بھر رہی تھیں۔ یک دم تیز ہوا چلی' سفید اڑتی ریت کے غبار میں اس کا حسین چہرہ' بے جان وجود کے ساتھ غائب ہوتا چلا گیا تھا' ہوا کی شدت بڑھتی جا رہی تھی' واپس پلٹتے ہوئے اس کے قدم نڈھال تھے' ہواؤں کے جھکڑوں میں اس کے قدم زمین سے اکھڑ رہے تھے مگر وہ چل رہی تھی ہوا کے تھپیڑوں کو پچھاڑتے ہوئے۔

''شہر یار بن کے رہو یا فقیر بن کر...'' اپنی آواز اسے سماعتوں میں مستقل گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔

ایک تیز چنگھاڑتی آواز نے اسے بیدار کر دیا تھا' اس کا وجود پسینے میں شرابور تھا' ابھی وہ خواب کے سحر سے نکلی بھی نہ تھی کہ وہی چنگھاڑ گونجی تھی جو اسے بیدار کرنے کا محرک بنی تھی' گیٹ پر کوئی موجود کال بیل دیئے جا رہا تھا' بیڈ سے اتر کر وہ کمرے سے باہر نکلی۔

''رات کا ایک بج رہا ہے' جانے اس وقت کون آیا ہے؟'' ندا اسے مخاطب کرتیں تجسس میں خود بھی راسب کے پیچھے چلی گئی تھیں۔

گیٹ پر پولیس کے ایک اہلکار کی موجودگی سے زیادہ حیران وہ اسے دیکھ کر ہوئے تھے جو جھکے سر اور جھکے شانوں کے ساتھ کھڑا تھا۔

''یہ کہاں سے ملا؟'' راسب نے پہلا سوال یہی کیا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

یہ خود تھانے پہنچا تھا' آپ سے ملنے کی ضد لگائے ہوئے تھا' ہمارے صاحب جی نے اس کی بات مان کر آپ کے پاس بھیجا ہے' اب آپ بتائیں اس کا کیا کرنا ہے؟" اہلکار کے سوال پر راسب نے ایک پل کو کچھ سوچا۔

"ٹھیک ہے' اسے یہیں چھوڑ جاؤ' میں کل خود انسپکٹر صاحب سے بات کر لوں گا۔" راسب کے کہنے پر وہ سر ہلاتا چلا گیا۔

"اندر آ جاؤ تم..." راسب نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا' نظر اٹھائے بغیر وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اندر داخل ہوا'

راسب کے قریب کھڑی ندا نے چونک کر حیران پریشان رجاب کو دیکھا جو تیزی سے قریب آئی تھی۔

"اب کیا چاہتے ہو تم... بھاگ گئے تھے تو اب واپس کیوں آ گئے؟" کچھ سخت لہجے میں وہ مخاطب ہوئے۔

"بھائی جی... میں نے اپنے ہاتھوں سے دنیا تنگ کر لی ہے' اتنی بد دعائیں سمیٹ لی ہیں کہ موت بھی مجھے قبول نہیں کرے گی۔ مجھے اس زندگی سے نجات دلوا دو' بھلے پھانسی لگوا دو..." ہاتھ جوڑے وہ گھٹی گھٹی آواز میں روتا جانے اور کیا کیا بول رہا تھا' ندا تو بس عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں مگر رجاب بغور اسے سن رہی تھی۔

"میں تم سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ تم میرے اور میری بہن کے محسن ہو' ہم تمہارے احسان مند ہیں۔ پھانسی چڑھے بغیر بھی تم اس زندگی کو بدل سکتے ہو۔ مجھ سے جو ہو سکے گا تمہارے لیے کروں گا' مگر مجھے بھائی مت کہو' بھائی بول کر پشت میں خنجر گھونپو گے تو زیادہ تکلیف ہو گی۔" راسب کے آخری سرد جملوں پر رجاب نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"یہ ایسا کبھی نہیں کرے گا آغا جان' اس نے مجھے دھوکہ نہیں دیا تو آپ کو بھی نہیں دے گا... آپ نے غور نہیں کیا مگر اس کا آپ کو بھائی کہہ کر مخاطب کرنا مجھے بہت اچھا لگا ہے' آج سے یہ آپ کو بھائی ہی کہے گا کیونکہ اب یہ ہمارا بھائی ہے۔"

"لیکن رجاب..." ندا نے اشارتاً اسے خاموش کرانا چاہا مگر ان کو خود خاموش ہونا پڑا راسب کے اشارے پر' رجاب کے چہرے پر ندا نے ایک ایسی سچی اور خالص مسکراہٹ دیکھی تھی کہ ساری مخالفت اور ناگواری ان کو بھول گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

رات اپنے تمام اسرار کے ساتھ سیاہ پر پھیلائے سنسان سڑک پر طاری تھی' تیز برستی زرد روشنی میں وہ پول سے پشت ٹکائے ساکت بیٹھی تھی۔ بکھرے الجھے بال' ملگجا لباس' انگاروں کی طرح سرخ آنکھیں کسی صحرا کی طرح خشک تھیں جو زرد سوکھے پتوں پر جمی ہوئی تھیں' امید کے تمام دیے ایک ایک کر کے بجھ چکے تھے' آس کا دامن چھوٹے زمانہ گزر

itsurdu.blogspot.com

گیا تھا، نہ کوئی منزل رہی تھی نہ کوئی راستہ... اسے اب یاد بھی نہیں رہا تھا کہ عرش کے فلیٹ تک وہ کتنی بار گئی تھی۔ وہاں اب کوئی اور لوگ آبسے تھے، فلیٹ کے مالک کو بھی عرش کی کوئی خبر نہیں تھی، اس نے زیادہ انتظار کیے بغیر عرش کا سامان جو کہ مختصر ہی تھا فروخت کروا کر دوسرے کرائے داروں کو فلیٹ رہائش کے لیے دے دیا تھا، اس نے زناشہ کو بتانے کی زحمت بھی نہیں کی تھی حالانکہ زناشہ کئی بار عرش کے بارے میں پوچھنے فلیٹ کے مالک تک گئی تھی مگر اس نے کوئی باز پرس نہیں کی تھی، گھر کا سامان فروخت کرنے کے سلسلے میں... اسے یاد تھا کہ جو سامان یا چیزیں عرش کی نظر میں ضروری تھیں وہ اس نے کسی محفوظ جگہ پہنچادی ہیں اور یہ شاید اس کی بدقسمتی تھی کہ اسے موقع ہی نہ مل سکا تھا کہ عرش سے اس محفوظ جگہ کے بارے میں پوچھتی... کوئی آس، کوئی امید تو باقی رہتی، اس کے مل جانے کی... شہر کے جانے کتنے گیراج کے چکر اس نے عرش کی خاطر لگائے تھے، کون اس کی تلاش کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے یا اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے، اس سب کی پروا کیے بغیر وہ سڑکیں ناپتی رہی تھی، مگر آخر کب تک...؟ وہ جان چکی تھی کہ یہ تلاش بے معنی اور لاحاصل ہے، جو اپنی مرضی سے گم ہو جائیں ان کی تلاش بے مقصد ہی رہتی ہے، محبت، انتظار بن جائے تو لہو تھوکوا دیتی ہے، انتظار بھی وہ جس میں واآس نہ ہو۔

اس کے دل ودماغ میں کوئی سوچ کوئی خیال نہیں تھا سوائے آگ کے جلتے بھانبڑوں کے... البتہ سماعتیں کسی گاڑی کی آواز کی شدت سے منتظر تھیں... کتنا عجیب دوراہا تھا یہ کہ وہ چاہتی تھی کہ کوئی گاڑی اس کے لیے آج آئے مگر رکے بغیر اسے کچلتی ہوئی گزر جائے، ہمیشہ کے لیے اسے ان پُرہیبت سناٹوں سے نجات مل جائے، اس شہر خموشاں میں ہی اس کے پرخچے اڑ جائیں۔ ایک دم گردن موڑ کر اس نے دور سے آتی گاڑی کی ہیڈ لائٹس کو دیکھا اور اگلے ہی پل اپنے نیم جاں وجود کو کھینچتی پول کا سہارا لیے اٹھ کھڑی ہوئی تھی، اس کی وحشت زدہ پھٹی آنکھوں کے عزائم بہت بھیانک تھے، سوکھے ہونٹ سختی سے آپس میں بھنچ گئے تھے، آگ بھڑکتی جارہی تھی، اس کے لاغر وجود میں طوفان اٹھ رہے تھے، وہ گاڑی بہت قریب آچکی تھی جب ایک انجانی قوت اسے کھینچ کر سڑک کے بیچوں بیچ لے آئی تھی اگلے ہی پل ٹائر کی بھیانک آواز نے سناٹوں میں غدر مچا دیا تھا، سڑک پر ساکت کھڑی وہ پھٹی آنکھوں سے اس گاڑی کو ہی دیکھ رہی تھی، جو بروقت رخ بدل کر بری طرح بے قابو ہوتی گھڑی کے کانٹے کی طرح گھومتی چلی گئی تھی، یہ سب پلک جھپکتے ہی ہوا تھا، گاڑی اب سڑک کے وسط میں آڑی ترچھی حالت میں رکی ہوئی تھی، ایک بار پھر موت جیسا سناٹا طاری ہو گیا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

دراج... تم ٹھیک ہو؟" حواسوں میں لوٹتے زرکاش نے تڑپ کر اسے شانوں سے تھاما جو بمشکل سڑک پر ساکت کھڑی "
زناشہ سے نگاہ ہٹاتی جیسے ہوش میں آئی تھی۔

مجھے کچھ نہیں ہوا، آپ ٹھیک ہیں؟" دراج کے تشویش زدہ لہجے پر زرکاش نے کچھ کہنے کے بجائے غصیلی نظروں سے "
سڑک کی جانب دیکھا، اس سے پہلے کہ وہ گاڑی سے اترتا اس کے بگڑے تیور بھانپ کر دراج نے سرعت سے اس کا بازو
تھام کر روک لیا۔

اسے سبق سکھانا ضروری ہے دراج... وہ اگر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی یا تمہاری زندگی خطرے میں آجاتی "
خدانخواستہ تو دونوں صورتوں میں میری بربادی یقینی تھی، اب تم یہ مت کہنا کہ تم اس پاگل کی ہمدردی میں غرق ہو رہی
ہو..." دراج کے روکنے پر وہ اس پر ہی برس پڑا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی نارمل نہ ہو، آپ رکیں میں جا کر اس کی خبر لیتی ہوں۔"

ہرگز نہیں، تم کسی خطرے میں بھی گرفتار ہو سکتی ہو، دیکھو ذرا وہ اب بھی کس طرح مرنے مارنے کے لیے تن کر "
کھڑی ہے۔" زرکاش کے بپھرے لہجے پر دراج نے ایک نگاہ دوبارہ زناشہ پر ڈالی۔

وہ تنہا ہے، خالی ہاتھ ہے، نارمل بھی نہیں ہے اور پھر وہ لڑکی ہے، آپ کا اس وقت اس کے پاس جانا ٹھیک نہیں... مجھے "
اس کے پاس جانے دیں، کوئی مسئلہ ہوا بھی تو آپ بھی یہیں ہیں۔" دراج کے التجائی اور اصرار بھرے لہجے پر زرکاش کو
ناچاہتے ہوئے بھی خاموش ہونا پڑا۔

احتیاطاً وہ دراج کے ساتھ ہی گاڑی سے اترا جبکہ زناشہ ہنوز سڑک کے وسط میں کسی مجسمے کی مانند ایستادہ تھی، جیسے جیسے
دراج اس کے قریب بڑھ رہی تھی اس کے سپاٹ تاثرات اور انگارہ آنکھوں سے زیادہ اس کے واضح ہوتے نقوش نے
دراج کو دنگ کرنا شروع کر دیا تھا... ایسے مومی نقوش تھے اس کے کہ اصل اور نقل میں فرق کرنا مشکل تھا، یوں لگ رہا
تھا کہ جیسے واقعی وہ کسی بے جان مومی مجسمے کے سامنے کھڑی ہے، ایسا مومی مجسمہ جس کے چہرے کا ایک ایک نقش بڑی
مہارت سے تراشا گیا ہو، جس کے ایک ایک انگ میں بہت ناپ تول کا خیال رکھا گیا ہو، اس کے شفاف ترشے نقوش
میں پاکیزگی کا نور گھلا ہوا تھا، گندمی رنگت بے نام سی چمک میں ڈھلی ملی ہوئی تھی، اس کی بڑی بڑی آنکھیں اندر لگی آگ
سے دہک رہی تھیں، وحشت سے کچھ اور پھیل گئی تھیں، دراج نے اپنی زندگی میں آج سے پہلے کبھی اتنی لانبی، گھنی

itsurdu.blogspot.com

خمدار پلکیں نہیں دیکھی تھیں' طلوع ہوتے ماہتاب جیسے چہرے کے گرد سیاہ الجھے بال بکھرے تھے' گھنے بالوں کی لمبی چوٹی آگے کی طرف گری ہوئی تھی' ایک شانے پر اٹکی رہ جانے والی چادر کے سرے سڑک کو چھو رہے تھے۔ ایسا ملکوتی جلوہ اور اس جگہ' اس وقت' اس حالت میں' دراج گنگ اور متعجب تھی' موی مجسمے کی نازک لمبی سی کھڑی گردن جس میں ذرا بھی خم نہ تھا اپنی حرکت پر بھی' اس کے کسی اچھے اور غیرت مند خاندان سے تعلق ہونے کا ثبوت تھی۔ تب ہی مومی مجسمے کے پنکھڑیوں جیسے لب حرکت میں آئے تھے۔

اب تم مجھے برا بھلا کہہ کر اپنا غصہ نکالو گی... تو کیا یہ بہتر نہیں کہ واپس جا کر گاڑی میں بیٹھو اور مجھے اپنی گاڑی سے کچلتی ہوئی گزر جاؤ...'' اس کے پھنکارتے لہجے نے دراج کو ہک دک کر دیا تھا' ہونقوں کی طرح وہ اسے دیکھتی ہی رہی۔

گھبراؤ مت' کوئی میرے خون کا حساب لینے تمہارے پیچھے نہیں آئے گا' لاوارث ہوں' میری لاش پر ماتم کرنے والا'' کوئی باقی نہیں رہا' مجھے گڑھے میں دفن کرنے میں دیر نہیں کی جائے گی۔'' اس کے سرد لہجے پر اس بار دراج نے گہری سانس بھر کر کچھ کہنے کے لیے خود کو تیار کیا۔

بہت جلدی ہے تمہیں دنیا سے تعلق توڑ جانے کی... یعنی تم اپنی ہار پر سمجھوتا کر چکی ہو۔'' بغور اسے دیکھتے ہوئے دراج'' نے کہا۔

پتہ نہیں... جب داؤ پر لگانے کے لیے کچھ بچا ہی نہ ہو تو کیسی جیت' کیسی ہار... جاؤ چلی جاؤ۔ کوئی دوسری گاڑی آ جائے'' گی۔'' تلخ لہجے میں کہتی وہ دراج کے سامنے سے ہٹ گئی تب ہی زرکاش کی پکار نے اسے متوجہ کیا' گاڑی ایک طرف لگائے تھوڑے فاصلے پر منتظر کھڑا زرکاش ناگواری سے اسے واپس آنے کا اشارہ کر رہا تھا' متذبذب میں مبتلا دراج نے ایک بار پھر پول کے ساتھ بیٹھی زناشہ کو دیکھا' سچ تو یہ تھا کہ وہ اس لڑکی کو اس طرح موت کے انتظار میں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی لہٰذا زرکاش کی ناراضگی کی پروا کیے بغیر وہ اسے رکنے کا اشارہ کرتی پول کی جانب بڑھ گئی۔

تم چلی کیوں نہیں جاتیں یہاں سے؟'' اپنے سامنے پنجوں کے بل بیٹھتی دراج کی جانب دیکھے بغیر وہ خشک لہجے میں'' بولی۔

ضرور چلی جاتی... اگر تمہارے اندر مجھے اپنا ہی عکس دکھائی نہ دے جاتا۔'' دراج کے جواب پر زناشہ نے اسے دیکھا۔''

زیادہ وقت نہیں گزرا جب میں بھی اس کیفیت میں مبتلا تھی جس سے تم گزر رہی ہو... اپنے باپ کو اذیت میں دن''

itsurdu.blogspot.com

رات دیکھنا' اپنی ماں کو تکلیف سے کراہتے دیکھنا اور خود کو بے بس دیکھنا... بہت بار چاہا موت کو گلے لگا کر نجات حاصل کرلوں مگر... یا تو میں بہت بہادر تھی یا پھر بے حس ہو چکی تھی... پھر یوں ہوا کہ اردگرد نہ اذیتیں رہیں نہ کراہیں' بس میں تھی اور تنہائی..."

تم یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہو' چلی جاؤ یہاں سے..." دراج کی بات کاٹتی وہ ناگواری سے بولتی چہرہ دوسری طرف پھیر گئی تھی۔

تمہیں یہ سب اس لیے بتا رہی ہوں کہ میں یہ سب صرف تم سے ہی کہہ کر دل ہلکا کرسکتی ہوں اور اس لیے بھی کہ" صرف تم ہی ہو جو میری ان باتوں کو سمجھ سکتی ہو... بالکل اسی طرح جس طرح میں تمہیں سمجھ رہی ہوں..." دراج کے کہنے پر وہ کچھ بولی تھی نہ اس کی طرف دیکھا تھا۔

غربت و مفلسی نے میرے سر سے ہر سائبان چھین لیا اس سے پہلے کہ میرے قدم کسی غلط راستے کی طرف جاتے یا" پھر میں اپنی زندگی ختم کرنے کا ارادہ کرتی کہ میرے دماغ نے مجھ سے بات کرنی شروع کردی۔" اس کے ایک پل کو خاموش ہونے پر زناشہ نے اسے دیکھا۔

میں خود سے اپنی زندگی سے ناراض تھی شاید اس لیے دل سے میرا ہر رابطہ ختم ہو گیا تھا' ایسے میں دماغ کی باتیں زیادہ" پُراثر ہوتی ہیں' ذرا ادھر دیکھو..." دراج کے متوجہ کرنے پر اس نے سڑک کے کنارے گاڑی کے پاس محوِ انتظار زرکاش کو دیکھا۔

اس شخص کو دیکھ کر پہلا خیال یہی آتا ہے' شاندار اور مجھے دیکھو... مجھ جیسی مفلس زدہ' ہر پل خودکشی کے بارے میں" سوچتی ناکام' ناامید' مایوس لڑکی' آج اس شاندار شخص کے ساتھ اس کی گاڑی میں تمہیں دکھائی دی... جانتی ہو کس وجہ سے؟" دراج کے سوال پر وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

صرف اپنے اس دماغ کی وجہ سے۔" اپنی کنپٹی کو شہادت کی انگلی سے بجاتی وہ خود ہی جواب دے رہی۔"

میرے دماغ نے مجھے بتایا کہ مجھے زندگی جیسی نعمت اس لیے نہیں ملی کہ ایک دن تنگ آکر میں اپنے ہاتھوں سے اس" نعمت کو اجاڑ دوں... تم بھی ایک بار اپنے دماغ کو بولنے کا موقع دو' وہ تم سے یہی کہے گا کہ اس دنیا میں تمہارا بھی حصہ ہے' حق ہے' اسے حاصل کرنے کے لیے کوشش تمہیں خود کرنی ہے' خود راستے تلاش کرنے ہیں کسی بھی سہارے کی

itsurdu.blogspot.com

محتاجی کے بغیر... ایک بار اگر تم نے ٹھان لیا تو راستے خود بخود کھلنے لگیں گے' سہارے خود آئیں گے تم تک مگر تمہیں ان کی ضرورت بھی نہیں ہو گی۔"

"مجھے اب کچھ حاصل نہیں کرنا اس دنیا سے... جو کچھ مجھ سے چھن گیا ہے اس کے بعد مجھے کسی منزل' کسی راستے پر جانے کی خواہش نہیں۔" زناشہ سرد لہجے میں بولی۔

"یہ ہاتھ دیکھو..." دراج نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا اور پھر اس کی مٹھی بنالی تھی۔ "میری اس مٹھی میں بہت کچھ ہے' تم بھی اپنی مٹھی میں اتنی طاقت پیدا کرو کہ جتنا کچھ چھن گیا ہے اس سے دوگنا بلکہ کئی گنا زیادہ تمہاری مٹھی میں آ کر قید ہو جائے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ دل کا رونا' سننا بند کرو اور صرف دماغ کی سنو' سمجھیں کچھ...؟" دراج نے بغور اس کی متورم آنکھوں میں دیکھا جو بالکل خاموش تھی۔

"میرے ساتھ چلو گی...؟" دراج کے اچانک اس سوال نے پہلی بار اسے چونکایا تھا۔ "میں ہاسٹل میں رہتی ہوں گھر موجود ہے لیکن... خیر ابھی اس بات کو رہنے دو... تمہارا کوئی گھر ہے... کہاں رہتی ہو تم...؟" دراج کے سوال پر اس نے مختصراً اپنے گھر کے بارے میں بتایا۔

"تمہارے پاس تو سب کچھ ہے پھر مجھے اپنے ساتھ کیوں لے جانا چاہتی ہو؟" زناشہ سوال کیے بغیر نہ رہ سکی۔

"میں بتا چکی ہوں کہ تمہارے اندر مجھے اپنا ہی عکس دکھائی دیا ہے... میں نہیں چاہتی کہ تم کسی دوسری گاڑی کے نیچے آ کر اپنی زندگی کا خاتمہ کرو... رہی بات یہ کہ میرے پاس سب کچھ ہے تو... نہیں' بہت کچھ ضرور ہے لیکن ابھی سب کچھ حاصل کر لینے کا سفر جاری ہے' چند گنے چنے رشتے بھی ہیں لیکن سب تقسیم شدہ ہیں' ایک سچے اور خالص دوستی کے رشتے کی کمی ہے میری زندگی میں' جو کئی حصوں میں بٹا ہوا نہ ہو' جس کا تعلق صرف مجھ سے ہو' جس سے میں اپنے دل کی ہر بات کہہ سکوں... اس کمی کو صرف تم پورا کر سکتی ہو... اگر تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے تو چلو میرے ساتھ... ان سناٹوں' ان مایوسیوں سے باہر نکل کر دیکھو' یہ دنیا بہت خوب صورت بھی ہے' جہاں خوشیاں' قہقہے' شرارتیں اور ہم دونوں بھی اگر تم چاہو..." دراج نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں نے سنہری خوابوں کا انجام بھگت لیا ہے' اب اور کسی خواب کی گنجائش نہیں۔" زناشہ کا لہجہ تلخ ہوا۔

"میں نے صرف دنیا کا ایک ایک روپ اور سچا روپ بیان کیا تھا' تمہیں سنہرے خواب کے جال میں پھانس کر مجھے کیا"

itsurdu.blogspot.com

"حاصل ہوگا...؟ کیا تمہیں یہ لگ رہا ہے کہ مجھے تم سے کوئی لالچ ہے یا پھر مجھ سے خوفزدہ ہو؟

نہیں تمہیں مجھ سے کیا لالچ ہو سکتا ہے' اور جسے موت کا خوف نہ رہے اسے پھر کسی چیز سے خوف نہیں ہوتا۔" زناشہ بولی۔

تو پھر اٹھو' تمہارے گھر چلتے ہیں' اپنی ضروری چیزیں سمیٹ لو باقی باتیں ہاسٹل پہنچ کر کریں گے۔ اس جگہ سے نکل کر تم خود دیکھنا کہ دنیا اجاڑ' ویران ہی نہیں اس کے اور بھی رنگ و روپ ہیں..." دراج نے عجلت میں خوشی سے کہا۔

وہ شخص تمہارا کون ہے؟ کیا وہ تمہیں اتنی آسانی سے اجازت دے سکتا ہے کہ تم ایک انجان لڑکی کو سڑک سے اٹھا کر" "اپنے ساتھ لے جاؤ؟

وہ میرے کزن ہیں' تایا کے بیٹے اور یہ تو سچ ہے کہ آسانی سے نہیں مانیں گے' بہت پکائیں گے جرح کر کر کے۔"" آخری جملہ دراج نے کوفت سے کہا۔

پھر...؟" زناشہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔"

پھر کیا...ارے بھئی وہ میرے محبوب بھی تو ہیں ورنہ اتنی فرماں برداری سے وہاں کھڑے وہ میرا انتظار نہ کر رہے ہوتے... بہر حال بات تو میری مانی ہے ان کو' تم رکو' میں آتی ہوں ابھی۔" دراج اس کے سامنے سے اٹھتی سڑک کی جانب بڑھ گئی جبکہ زناشہ کی جلتی نگاہیں گھنے درخت تلے پھیلی تاریکی سے آگے باؤنڈری پر جا ٹھہری تھیں' دو مانوس ہیولے اسے ایک دوسرے سے دور بیٹھے دکھائی دیئے تھے' سپاٹ چہرے کے ساتھ وہ ان دونوں ہیولوں کو دھیرے دھیرے گم ہوتا دیکھتی رہی تھی' دل میں درد کی ایک لہر سی اٹھی تھی' خالی باؤنڈری سے نگاہ ہٹا کر اس نے اپنے ہاتھ میں دمکتی انگوٹھی کو دیکھا اور پھر اس انگوٹھی کو انگلی سے اتار دیا تھا۔

در و بام سب نے سجا لیے' سبھی روشنی میں نہا لیے
میری انگلیاں بھی جھلس گئیں مگر اک چراغ جلا نہیں
غم زندگی تیری راہ میں' شب آرزو تیری چاہ میں
جو اجڑ گیا وہ بسا نہیں' جو بچھڑ گیا وہ ملا نہیں

www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

گونجتی آوازیں اسے کسی کھائی کی گہرائیوں اور تاریکیوں سے باہر کھینچ رہی تھیں... بہت دھیرے دھیرے، آہستہ آہستہ، بالآخر اس کی کھلتی آنکھیں چبھتی روشنی سے پوری طرح نہ کھلنے کے باوجود کچھ کھل ہی گئی تھیں، آنکھوں کے سامنے چھائی دھند میں اسے کچھ چہرے خود پر جھکے دکھائی دے رہے تھے مگر ہر چہرہ دھندلایا ہوا تھا۔

"کیا تم میری آواز سن سکتے ہو... کیسا محسوس کر رہے ہو تم...؟" ایک مرد کی بھاری آواز اسے بہت دور سے آتی سنائی دے رہی تھی۔

"تم جانتے ہو تم کہاں ہو اس وقت... تمہیں اپنا نام یاد ہے؟" ایک اور اجنبی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تھی... بس کچھ الفاظ اسے سمجھ آئے تھے، اس نے اپنا نام یاد کرنے کی کوشش کی مگر... سر کی پچھلے حصے میں اٹھتی تیز ٹیسوں نے اسے مہلت نہیں دی۔ دھند گہری ہوتی جا رہی تھی۔ آوازیں بہت دور کہیں چلی گئی تھیں اور پھر اس نے دوبارہ خود کو گہری تاریکیوں میں گرتا محسوس کیا تھا۔ کاریڈور میں ٹہلتے شہرام تیزی سے روم سے باہر آتے ڈاکٹر کی طرف بڑھے۔

"پوری امید ہے کہ وہ کومہ سے مکمل طور پر باہر آ چکا ہے لیکن سر کی اندرونی چوٹ کو ٹھیک ہونے میں مزید وقت لگ سکتا ہے، لہٰذا کچھ ٹیسٹ ہمیں آج ہی کروانے ہوں گے۔" شہرام کے استفسار سے پہلے ہی ڈاکٹر نے بتایا۔

"لیکن وہ اس سے پہلے بھی ہوش میں آتا رہا ہے مگر پھر کومہ میں چلا جاتا ہے، اس بار بھی تو ایسا ہو سکتا ہے۔" شہرام نے خدشے کا اظہار کیا، سچ تو یہ ہے کہ گزرے چھ ماہ میں ان کو پہلی بار ڈاکٹر سے اس اچھی خبر کی امید تھی نہ ہی یقین آ رہا تھا۔

"نہیں، اب ایسا نہیں ہوگا، اس بار اس کے ہوش میں رہنے کا دورانیہ طویل تھا، ری کوری میں مزید کتنا وقت لگ سکتا ہے یہ ٹیسٹ کی رپورٹس دیکھنے کے بعد ہی معلوم ہو سکتا ہے، لیکن ایک اندیشہ موجود ہے، آپ کو بھی ذہنی طور پر اس کے لیے تیار رہنا ہوگا..." ڈاکٹر کے آخری جملوں نے شہرام کو زیادہ دیر تک پُرسکون نہیں رہنے دیا۔

"اس کی یادداشت سلامت ہو، اس کے ففٹی پرسینٹ چانسز ہیں... لیکن آپ پریشان مت ہوں، اس کی یادداشت بحال آہستہ آہستہ ہو جائے گی، یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ اس کے دماغ پر لگنے والی چوٹیں جان لیوا ثابت ہو سکتی تھیں..." ڈاکٹر کی بات سو فیصد درست تھی، شہرام دن رات کے لمحوں میں جانے کتنی بار اللہ کے اس کرم پر شکر ادا کرتے رہے تھے کہ اس اجنبی لڑکے کا زندہ رہ جانا بھی کسی معجزے سے کم نہ تھا، وہ رات ان کو نہیں بھولتی جب ان کی گاڑی سے وہ بھیانک

itsurdu.blogspot.com

ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔

روم کی خنک خاموش فضا میں وہ چند لمحوں تک اسے دیکھتے رہے جواب ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ گیا تھا' جانے کس گھر کا چشم وچراغ تھا' جانے اس کے اہل خانہ پر کیا بیت رہی ہوگی... ہر دم شہرام یہ سوچ کر اپنے ضمیر کی عدالت میں مجرم بن چکے تھے لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ انہوں نے ہر ممکن' سر توڑ کوشش کی تھی کہ اس لڑکے کے اہل خانہ' یا دوست احباب تک پہنچ جائیں مگر ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا' جب ان کی گاڑی سے ایکسیڈنٹ اس لڑکے کا ہوا تو ساتھ کچھ قریبی دوست بھی گاڑی میں تھے' یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان سے کوئی چوک نہیں ہوئی لڑکا اچانک ان کی گاڑی کے سامنے آگیا تھا مگر وہ بری طرح گھبرا گئے تھے' دوستوں نے بہت ڈھارس دی' ان کی مہربانی سے کوئی پولیس کیس بھی نہیں بنا لیکن بعد میں شہرام کو اس چیز کا بہت پچھتاوا ہوا تھا جواب تک موجود تھا' ذراہمت کر کے وہ اگر پولیس کو انوالو کر لیتے تو اس لڑکے کا کوئی نام ونشان مل جاتا' دل پر بوجھ تو نہ ہوتا... مگر اس وقت حالات ہی کچھ ایسے تھے' کچھ ایسے مسئلے میں وہ گرفتار تھے کہ ان کو یہی مناسب لگا تھا پولیس کو رپورٹ نہ کی جائے... بہر حال اس لڑکے کو بہترین علاج فراہم کرنے میں اور اس کی تیمارداری میں شہرام نے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی' یہ ان کی محنت' صبر اور دعاؤں کا ہی ثمر عطا ہوا تھا کہ اس کے کومہ سے باہر آنے کی نوید ڈاکٹر نے دے دی تھی لیکن شہرام سکون کی سانس اس وقت ہی لے سکتے تھے جب تک کہ وہ لڑکا مکمل صحت یاب نہ ہو جائے' اس وقت ان کے دل سے بوجھ ہٹ سکتا تھا جب تک کہ وہ اس کے گھر والوں تک نہ پہنچ جاتے... سیل فون پر آتی کال نے شہرام کو سوچوں سے باہر نکالا تھا۔

''شہرام... اور کتنا وقت لگے گا آپ کو ہاسپٹل میں...؟''

ایک اچھی خبر ہے وہ کومے سے باہر آگیا ہے' اس کے کچھ ضروری ٹیسٹ ابھی ہوں گے' فارغ ہو کر آتا ہوں پھر تفصیل بتاؤں گا۔''

''میں بس یہ دعا کر رہی ہوں کہ وہ مکمل ہوش میں آجائے' اپنا اتا پتہ بتانے کے قابل ہو جائے تاکہ آپ کو تو نجات مل جائے اس دن رات کے سوشل ورک سے... اس کی وجہ سے آپ نے ہم سب کو پس پشت ڈال دیا ہے' اتنے ماہ میں آپ اپنا وقت' پیسہ' توانائی بے دریغ اس پر آنکھیں بند کر کے لگا رہے ہیں' اب اللہ کے لیے اسے کسی ویلفیئر ٹرسٹ وغیرہ کے حوالے کریں' آپ نے جو غلطی کی نہیں اس کا ہرجانہ بہت ادا کر چکے ہیں آپ۔''

itsurdu.blogspot.com

سحر... پھر وہی تکرار مت شروع کرو' تمہاری نظر میں انسانیت کی کوئی اہمیت ہے بھی یا نہیں؟ تم اچھی طرح جانتی ہو" کہ جانے انجانے میں ہی سہی مگر یہ بے چارا میری ہی وجہ سے اس حال میں پڑا ہے... میں کیسے اسے بے یار و مددگار چھوڑ دوں۔ تمہاری کون سی حق تلفی کی ہے میں نے' کسی چیز میں کمی کی ہے میں نے جو تم یہ چاہتی ہو کہ میں اسے کسی خیراتی اسپتال یا ادارے کے حوالے کر کے اپنے روپے بچاؤں۔" شہرام سخت ناگواری سے بول رہے تھے۔ "یہ جب تک "اپنے قدموں پر چلنے کے قابل نہیں ہو جاتا نہ میں اس سے غافل ہو سکتا ہوں' نہ ہی خود کو معاف کر سکتا ہوں۔

ٹھیک ہے' آپ کو جو بہتر لگے کیجیے' میں اب اس معاملے میں نہ کچھ بولوں گی نہ ہی کچھ سنوں گی' بس اتنا آپ کو یاد دلانا" چاہتی ہوں کہ آپ مجھے اور بچوں کو تو ایک طرف کر دیں لیکن آپ کے گھر میں آپ کا ایک بھائی بھی ہے جسے آپ کی ضرورت ہے' جو دنیا سے کٹ کر ایک کمرے میں قید ہو کر رہ گیا ہے' ایک غیر انسان کے لیے آپ اپنے دن رات ایک کر رہے ہیں اور گھر میں آپ کا اپنا بھائی جو آپ کے لیے اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر اہم رہا ہے وہ آپ کے چند لمحوں پر بھی حق نہیں رکھتا' اس کی ایک غلطی اس قدر ناقابل معافی ہے کہ آپ نے اس کے وجود کو ہی بھلا دیا ہے... یہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کی لاتعلقی اور خاموشی اسے کس طرح زندگی سے دور کر رہی ہے۔" شدید غم و غصے میں بات ختم کر کے سحر نے رابطہ منقطع کر دیا تھا' کچھ لمحوں تک شہرام غائب دماغی سے سفید چادر میں چھپے کمزور اور لاغر وجود کو دیکھتے رہے پھر بھاری دل کے ساتھ قریب ہی رکھی کرسی پر بیٹھ گئے... وہ جانتے تھے کہ سحر غصے میں یہ سب کچھ کہہ گئی ہیں ورنہ ان سے یہ چھپا تو نہیں تھا کہ وہ کس طرح اس سے لاتعلق ہو سکتے ہیں جو ان کے وجود کا حصہ ہے' جس میں ان کی جان قید ہے' ماں باپ نے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے بہت کچھ دیا تھا ان کو اور اس بہت کچھ میں سب سے اہم' سب سے قیمتی صرف وہی تھا جو ان کے ماں باپ کی سب سے خوب صورت نشانی بھی تھا' کہنے کو تو وہ ان کا چھوٹا بھائی تھا مگر شہرام کے لیے ماں' باپ' دوست' ساتھی' سب ہی رشتے اس کے وجود میں یکجا ہو گئے' ماں باپ کی جدائی کے بعد بھی انہوں نے کبھی خود کو تنہا محسوس نہیں کیا تھا کیونکہ ان کا شریک ان کا غم گسار ان کا سایا ان کا بھائی جو پاس تھا' حالانکہ باپ کی وفات کے کچھ ہی عرصے کے بعد جب ماں بھی آخری سفر پر روانہ ہوئیں تو شہرام کے لیے آسان نہیں تھا اپنے بھائی کو اس غم میں سنبھالنا کیونکہ وہ بہت زیادہ سمجھدار بھی نہیں تھا ایسے میں شہرام کو بروقت فیصلہ کرنا پڑا اور وہ سحر کو اپنے گھر' بیوی کے روپ میں لے آئے جو کہ ان کی خالہ زاد بھی تھیں... شادی کے پانچ سال گزر جانے کے بعد ایک سال

itsurdu.blogspot.com

پہلے تک شہرام اولاد کی نعمت سے محروم تھے مگر ان کو کبھی اس محرومی نے بے چین نہیں کیا تھا کیونکہ ان کے پاس ان کا بھائی تھا' ان کے لاڈ پیار اور تمام تر محبتوں کا مرکز وہی تو تھا' زندگی بہت پُر سکون اور خوب صورت تھی' ماں باپ گھر جائیداد بہت کچھ ان دونوں بھائیوں کے لیے بنا گئے تھے' فارن کمپنی میں شہرام بہت اعلیٰ پوسٹ پر کام کر رہے تھے' آسائشوں کی کمی نہیں تھی' گھر کا سکون حاصل تھا' اولاد کی صورت میں چھیتا بھائی پاس تھا' وہی ان کے گھر اور زندگی کی رونق تھا' وقت بہت خوشگواری اور سبک روانی سے گزر رہا تھا کہ اچانک وہ رات آئی جو ان کا چین سکون سب غارت کر گئی' یہ وہ رات تھی جس میں ان کی گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہوا تھا' ان کی زندگی میں آنے والی یہ دونوں ہی راتیں بہت بھاری ثابت ہوئی تھیں۔

!... فلیش بیک

رات گہری ہوتی جا رہی تھی' جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا' ان کا غصہ بھی بڑھ رہا تھا' مسلسل گیٹ کے قریب ٹہلتے وہ اپنے غصے کا اظہار بھی کر رہے تھے۔

رہ گیا ہوگا دوستوں میں کہیں... ہو جاتا ہے کبھی ایسا..." سحر نے ایک بار پھر ان کا غصہ کم کرنے کی ناکام کوشش کی۔"

نہیں ہونا چاہیے کبھی بھی ایسا... ابھی وہ اتنا خود مختار نہیں ہوا ہے کہ میں اسے بے لگام چھوڑ دوں..." شہرام غصے میں" برسے تھے۔ "مجھے پہلے ہی شک تھا کہ اس کی صحبت ٹھیک نہیں... ورنہ یہ شریفوں کے طور طریقے ہیں...؟ ہم پر فاتحہ پڑھ کر گھر سے گیا ہے وہ جو واپس آنے کی فکر تک نہیں... یہ سب میری نرمی اور تمہاری طرف داریوں کا نتیجہ ہے جو..." کال بیل پر ان کی بات ادھوری رہ گئی... بگڑے تیوروں کے ساتھ انہوں نے ایک جھٹکے سے گیٹ کھولا۔

کہاں تھے تم اتنی رات تک...؟ گھر واپس آنے کا ہوش اب آیا ہے تمہیں..." غصے میں باز پرس کرتے شہرام یک دم" رکے تھے' اس کے زرد چہرے کے تاثرات سے زیادہ اس کے گریبان پر لگے سرخ دھبوں نے ان کو دنگ کر دیا تھا۔

جھکے سر کے ساتھ وہ ان کے سامنے ٹھہرنا نہیں چاہتا تھا مگر شہرام نے اس کا بازو تھام کر روک لیا۔

یہ خون کیسے لگا ہے تمہاری شرٹ پر...؟ کس سے جھگڑا کر کے آئے ہو تم...؟" شہرام کا سوال ادھورا رہ گیا تھا جب وہ اپنا"

itsurdu.blogspot.com

بازو چھڑاتا سرعت سے گھر کے اندر بڑھ گیا۔

"میں نے کیا پوچھا ہے تم سے؟ کیا کر کے آئے ہو تم...؟" اس کا خاموشی سے منہ چھپا کر جانا شہرام کی تشویش اور غصے کو مزید ہوا دے گیا تھا' تیز قدموں کے ساتھ وہ اس کے پیچھے گئے تو سحر بھی ہول کر ان کے پیچھے دوڑیں۔

کمرے میں داخل ہوتے شہرام ہک دک نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے جو دیوار سے لگا آنکھوں پر ہاتھ رکھے گھٹی آواز میں رو رہا تھا۔

"آخر ہوا کیا ہے' تم بتاتے کیوں نہیں... کہاں سے آرہے ہو... کیا کر آئے ہو؟" سحر روہانسے لہجے میں چیخیں۔ برستی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اس نے پہلے سحر اور پھر شہرام کو دیکھا تھا جو اس کے سامنے کھڑے تھے۔

"بھائی مجھے معاف کر دیں' میں وہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا' مجھ سے غلطی ہو گئی مگر... میں... وہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا۔" خوف سے کانپتے لرزتے لہجے میں بولتا وہ شہرام کو معاملے کی سنگینی کا مکمل یقین کروا رہا تھا۔

"کیا کر آئے ہو تم... کیا غلط ہوا ہے تم سے...؟" شہرام اس کے آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھتے بمشکل پوچھ سکے تھے جواباً گھٹے سہمے لہجے میں وہ جو کچھ بتا رہا تھا وہ سب شہرام کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچنے کے لیے کافی تھا۔

"مجھے معاف کر دیں' مجھ سے غلطی ہو گئی..." وہ اب ان کے پیروں سے لپٹا گھٹ گھٹ کر رو رہا تھا... ماؤف دماغ کے ساتھ شہرام نے اسے شانوں سے تھام کر اٹھایا' ان کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کہ ان کا اتنا مہذب اور فرماں بردار بھائی کسی انسان' کسی عورت کے ساتھ ایسی بربریت کا مظاہرہ کرنے کا اعتراف کر رہا ہے... اخلاقی قدروں کی سیڑھیوں سے وہ اس حد تک کیسے گر سکتا ہے... انہوں نے تو تربیت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی مگر آج اندازہ ہو رہا تھا' اس کے اعتراف گناہ کو سننے کے بعد کوئی شک بھی نہیں رہ گیا تھا کہ کہیں نہ کہیں' کوئی نہ کوئی کمی تو رہ گئی تھی... جانے یہ اس سے گہری محبت ہونے کی مجبوری تھی یا کمزوری کہ وہ غم و غصے کے باوجود چاہتے ہوئے بھی اس پر ہاتھ نہیں اٹھا سکے تھے۔

"چلو تم میرے ساتھ..." تمتمائے چہرے کے ساتھ وہ اسے بازو سے کھینچتے اپنے ساتھ لے جا رہے تھے جب ساکت کھڑی سحر ہوش میں آتی تیزی سے ان کے راستے میں آئی تھیں۔

"میں جانتی ہوں آپ کہاں جا رہے ہیں مگر اب آپ کے وہاں جانے سے کیا ہو جائے گا...؟" سحر شدید خوف اور وحشت سے بولیں۔

itsurdu.blogspot.com

جو کچھ یہ کر کے آرہا ہے' اس سب کو بھگتنے کے لیے وہاں جانا تو پڑے گا... اگر معاملہ اور بگڑ گیا تو پولیس میرے دروازے پر ہو گی۔" وہ بھڑکے۔

"مگر اب بہت دیر ہو چکی ہے' پولیس اس جگہ پہنچ چکی ہو گی۔" سحر بولی تھی۔

"پولیس کے ڈر سے میں انسانیت نہیں بھول سکتا' اللہ کا خوف ہے میرے دل میں اسی لیے وہاں جا رہا ہوں' کم از کم اس لڑکی کو مزید کسی نقصان سے تو بچایا جا سکتا ہے' ہو سکتا ہے پولیس وہاں نہ پہنچی ہو' اس لڑکی کے گھر والوں تک خبر نہ پہنچی ہو' پتہ نہیں وہ زندہ بھی ہے یا..."

"شہرام... جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے' آپ کو کچھ اندازہ ہے کہ اب آپ کے وہاں جانے سے کیا قیامت ہم پر ٹوٹ سکتی ہے...؟ ایک ہی بھائی ہے آپ کا' وہ مان رہا ہے نادانی میں ہو گیا اس سے... آپ کو اس کی حالت دکھائی نہیں دے رہی' آپ اس لڑکی تک جا کر اپنے بھائی کو خود اپنے ہاتھوں سے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیں گے' اس کا مستقبل تباہ ہو جائے گا' ہماری زندگی برباد ہو جائے گی' یہ گھر تو اجڑ جائے گا' کیا باقی رہ جائے گا ہمارے پاس... میں اپنی جان دے دوں گی مگر آپ کو کسی صورت وہاں نہیں جانے دوں گی۔" بہتے آنسوؤں کے ساتھ سحر نے چیختے ہوئے فیصلہ سنایا تھا اور شہرام کی گرفت سے اس کا ہاتھ آزاد کروالیا تھا جو سر جھکائے بالکل گم صم کھڑا تھا۔

"تو پھر بیٹھ جاتا ہوں میں بھی گھر میں منہ چھپا کر... کرو اس وقت کا انتظار جب پولیس دروازے پر آکر تماشہ لگوائے گی..." سحر کے واویلے نے خود ان کو بھی کمزور کر دیا تھا یا پھر جان سے عزیز تر بھائی کے انجام نے ان کو بھی خوف زدہ اور ہر طرف سے آنکھیں بند کر لینے پر مجبور کر دیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

اس رات کے بعد سے اب تک گھر میں موجود تینوں ہی نفوس ایک دوسرے سے نظریں چراتے دن رات گزار رہے تھے' گھر کے دروازے پر اب تک پولیس نہیں آئی تھی' ہر دن کے ساتھ شہرام کا پچھتاوا بڑھتا گیا تھا بس ایک یہ تسلی تھی کہ ان کا بھائی سلاخوں کے پیچھے نہیں مگر قید تو وہ ہو گیا تھا' اپنے خول میں' اپنے کمرے میں' باہر کی دنیا سے اس کا تعلق ٹوٹ چکا تھا' بے حسی اور بے ضمیر نہ شہرام خود تھے اور جانتے تھے کہ ان کا بھائی بھی نہیں ہے... مگر وہ اس معاملے میں بے بس تھے' اپنے پچھتاوے میں جلتے وہ اسے بھی اپنے گناہ کی آگ میں تپتا دیکھتے رہتے تھے' کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا

itsurdu.blogspot.com

کہ اس سے کیا کہیں' اپنے ضمیر کو کس طرح مطمئن کریں۔

بری طرح چونک کر حال میں واپس آتے وہ بیڈ کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر تیزی سے اس کے قریب گئے تھے جو اپنے سر کو حرکت دیتا کراہا بھی رہا تھا۔

تم خیریت سے ہو' بہت جلد بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے' میں ہوں یہاں تمہارے ساتھ۔" اس پر جھکے شہرام پُر شفقت لہجے میں بولے' دوسری جانب نیم واشہد رنگ آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں ابھرا تھا' شہرام جانتے تھے کہ وہ مکمل ہوش میں نہیں مگر وہ اپنے دن رات کی ریاضت اور دعاؤں کا ثمر مل جانے پر بہت دن بعد سچی خوشی محسوس کر رہے تھے' اپنے بھائی کی وجہ سے پولیس کے نام سے جو خوف' وحشت ان کے اعصاب پر طاری تھی اس کے باعث وہ اس لڑکے کے لیے بھی پولیس سے رابطہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے تھے مگر اب امید بندھ گئی تھی کہ اس ندامت اور پچھتاوے سے ان کو جلد نجات مل جائے گی۔

www.PakDigestNovels.Com

موسم کی خو بدلتے رہنا ہے
کبھی کن من کرتی بوندوں کی
برستی بارشوں کی صورت
!... کبھی دھوپ' چھاؤں' بدلیاں تو کبھی حبس زدہ دن رات
کبھی جاڑے کی خنک دھند میں لپٹے
شام وسحر' کبھی بہاروں کی آمد پہ
رنگ بکھیرتے پھولوں کے کنج پر منڈلاتی تتلیاں

خزاں کی سوگواری میں ٹنڈ منڈ شجر... موسم کی یہ پرتیں کھلتی رہیں گی' بدلتی رہیں گی تاابد... یہ تغیر' یہ بدلاؤ زندگی کی نشانیاں ہیں' زندگی تغیر کا ہی تو دوسرا نام ہے' غم بھی بدل بدل کر نہ ملیں تو ان کو جھیلنا ناممکن ہو جائے' یکسانیت تو مرگ زیست ہے' زندگی اسی لیے زندگی ہے کہ یہ کبھی جامد وساکت نہیں ہوتی' موسم کے بدلتے رنگ وروپ میں' وقت کے بہاؤ اور حالات کے بدلتے دھاروں میں زندگی پنپتی ہوئی آگے بڑھتی رہتی ہے کیونکہ یہ فطرت ہے' زندگی

itsurdu.blogspot.com

کبھی رکتی نہیں، موسم کبھی ٹھہرتا نہیں اور حالات کا بدلتے رہنا اٹل ہے۔

ان ہی تغیرات اور تبدیلیوں کے درمیان محبت کے نازک پودے بھی نمو پا سکتے ہیں جو دل کے موسموں سے وابستہ ہوتے ہیں، چاہتوں کے پھول، پتے دل کے موسم کے مطابق کلام کرتے ہیں، دل کے موسموں میں سے ایک موسم ہجر و فراق کا بھی تو ہے، وصال کی تڑپ میں انتظار میں سلگتا... فراق کی طوالت سے نڈھال، آہ کو رسائی مل جانے کے انتظار میں بوجھل موسم... کائنات کے سارے موسموں سے بالکل الگ اور نرالے ہوتے ہیں یہ دل کے موسم... جن میں محبتوں کے پھول ہر شب وصل کی آرزو کرتے نکھرتے ہیں، ہر شام فراق میں اپنی خواہشوں کی رم جھم میں پھلتے پھولتے ہیں، عجب اصولوں پر کاربند ہے یہ کائنات کہ جس میں دھرتی کو اپنے آسمان سے مطلب ہے، ہجر کو وصل کی چاہ ہے، گل اپنی بو کے بن ادھورا ہے، جدائی کے قافلے ملن رتوں کے آنچل میں پہنچنے کو بیتاب رہتے ہیں، محبت محب اور محبوب کے یہ سلسلے یہ ضابطے افق تک پھیلے ہیں... کہیں نہ کہیں سے کوئی ہوک، کوئی صدا ہر پل بلند ہوتی ہے، دشت و کوہ سے لے کر بلندیوں سے گرتے آبشاروں کے سروں میں، بہتی ندی کی جلترنگ میں، ویرانوں سے چمن تک یہ صدائیں، یہ پکاریں گونجتی ہیں، ان صداؤں، ان گونجتی ہوک کا درد ایک دل ہی محسوس کر سکتا ہے، جو دل درد محسوس نہیں کر سکتا، اسے دل کہہ نہیں سکتے، وہ دل ہو نہیں سکتا۔

www.PakDigestNovels.Com

چہار سمت پھیلے گھور اندھیرے میں اگر کوئی چیز واضح طور پر دکھائی دے رہی تھی تو وہ ایک سڑک تھی جس کی طوالت حد نگاہ تک جا رہی تھی، گہری تاریکی میں وہ سڑک ایک زرد روشنی کی نہ ختم ہونے والی لکیر کی طرح نمایاں تھی، بھیانک سناٹا، ہو کا عالم اس سڑک پر پھیلا تھا، جانے یہ پراسرار سڑک کہاں سے شروع ہو کر کہاں ختم ہو رہی تھی، مگر خنک سناٹوں میں پھیلی یہ سڑک انتہائی ہیبت ناک منظر پیش کر رہی تھی، یک دم اس پر سکوت، پر ہیبت سڑک کا سناٹا ٹوٹا تھا، دور کہیں سڑک پر دوڑتے بھاری قدموں کی دھمک ابھری تھی اور پھر رکی نہیں تھی، یہاں تک کہ قدموں کی دھمک سے سڑک لرزنے لگی تھی، وہ پوری قوت، پوری طاقت سے دوڑتا آ رہا تھا، اندھا دھند، دیوانہ وار، شاید اس نے نہ رکنے کا تہیہ کر رکھا تھا یا شاید اس کے لیے بھاگتے رہنا ضروری تھا... پتہ نہیں کوئی اس کے تعاقب میں تھا یا وہ کسی کے تعاقب میں، جانے وہ کسی کے پیچھے بھاگ رہا تھا یا کسی سے دور بھاگ رہا تھا، بھاگتے بھاگتے وہ بری طرح نڈھال اور پسینے میں

itsurdu.blogspot.com

شرابور ہو چکا تھا' اس کے مسلسل دوڑتے قدموں سے اس کی تھکاوٹ اس کی اذیت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا' وہ بس بھاگ رہا تھا' قدم کہاں تھے وہ خود کہاں جا رہا تھا' وہ کچھ سمجھنے کے قابل نہ تھا' دھونکنی کی طرح چلتی سانسیں' اکھڑتے قدم منجمد ہوتے اعضاء' سن ہوتے اعصاب' اس کی حالت بد سے بدتر ہو چکی تھی مگر اس کے باوجود وہ رکنے کو تیار نظر نہیں آ رہا تھا' کوئی تو طاقت و خوف تھا جو اس کے نیم جاں وجود کو' بے جان ہوتے قدموں کو آگے ہی آگے کھینچتا جا رہا تھا۔

بھاگتے' بھاگتے بے حال ہوتا اس کا وجود خود اس کے اپنے اختیار سے باہر ہو چکا تھا' ہیبت ناک سڑک کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ اسے کسی عفریت کی طرح نگلنے کے لیے تیار تھا کہ کب اس کے بھاگتے قدم رکیں اور کب وہ اس کے شکستہ وجود کو سالم اپنے اندر سمو لے... آخر کب تک؟ اس کے اکڑے اعضاء مفلوج ہو گئے تھے' دماغ سے وجود کا رابطہ ختم ہونے لگا تھا' قدموں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا تھا' نیم مردہ حالت میں وہ جو منہ کے بل سڑک پر گرا تو پھر اٹھ نہ سکا۔

پتہ نہیں کتنا وقت اسے اسی حالت میں بے حس و حرکت اور ارد گرد سے غافل گزر چکا تھا... موت جیسا خنک سناٹا آہستہ آہستہ اسے نگلتا جا رہا تھا کہ اچانک گہری خاموشی میں قریب ہی کہیں سڑک پر کچھ پراسرار سی آہٹیں ابھرنے لگی تھیں' جیسے جیسے یہ آہٹیں نمایاں ہو رہی تھیں اس کے غافل وجود کی سماعتیں بھی مزید غافل نہ رہ سکی تھیں' اس کے حواس بیدار ہونے لگے تھے' آہٹیں قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی تھیں' بمشکل آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے کھردری سڑک کی گرد آلود سطح سے اپنا چہرہ ذرا اٹھایا تھا' اس کی تھکی تھکی نیم وا آنکھیں اپنے سامنے رکتے دو پیروں پر ساکت ہو گئی تھیں' تیز زرد روشنی میں ان برہنہ پیروں کی جلد دودھیا اور بے داغ تھی' نازک' نازک انگلیوں پر سجے ترشے گلابی ناخن بے تحاشہ چمک رہے تھے' اتنے حسین پیر کسی انسان کے نہیں ہو سکتے تھے مگر یہ پیر انسان کے علاوہ کسی دوسری مخلوق کے بھی نہیں ہو سکتے تھے... ایک ٹک ان حسین پیروں کی خوب صورت بناوٹ کو دیکھتے ہوئے یک دم اس کے دل کی دھڑکن رکی تھی... ان شفاف دودھیا پیروں پر اسے گاڑھے سرخ رنگ کے قطرے گرتے دکھائی دے رہے تھے... ان گرتے قطروں میں تیزی آ رہی تھی' دیکھتے ہی دیکھتے وہ حسین بے داغ پیر سرخ خون سے تر ہوتے چلے گئے تھے' شدید دہشت کے ساتھ یہ منظر دیکھتے ہوئے اس نے اپنی نظریں اوپر اٹھانے کی کوشش کی تھی... گہرے سبز رنگ کے دمکتے ہوئے ایک لبادے کا آغاز ہوا تھا جس میں قید وجود کسی عورت کا تھا... ایک قیامت خیز' ہوشربا' ترشا ہوا نازک وجود... اس کی خوف اور دہشت سے پھیلی آنکھیں مزید تجسس میں اوپر اٹھی تھیں اور پھر اگلے ہی پل اس چہرے

itsurdu.blogspot.com

تک پہنچ کر پھٹ گئی تھیں۔ دہشت سے اس کی چیخیں حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئی تھیں... اس عورت کے بھیانک چہرے سے دور بھاگنے کی کوشش میں اس کی پشت کھردری سڑک سے ٹکرائی تھی' وجود میں رہا سہا دم خم بھی ختم ہو گیا تھا' بمشکل کہنیوں کے بل اپنے بے جان وجود کو گھسیٹتا وہ اس سے دور بھاگ جانا چاہتا تھا جو دھیرے دھیرے اس کی سمت بڑھی آ رہی تھی' وہ اذیت سے کراہ رہا تھا' سانس لینا ناممکن ہو گیا تھا' کھردری سڑک سے اس کی کہنیاں بری طرح زخمی ہو رہی تھیں مگر اس میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ اپنے قدموں پر اٹھ کر بھاگتا وہ اب بھی اپنے بھیانک چہرے کے ساتھ اس کے قریب ہو رہی تھی جو پشت اور کہنیوں کے بل رینگتا دور ہٹنے کی کوشش میں تھا۔

مت جاؤ مجھ سے دور..." ٹھنڈی سرسراتی آواز نے اسے ساکت کر دیا تھا۔"

دیکھو... میں کتنی تکلیف میں ہوں' پھر بھی تم مجھے چھوڑ کر بھاگ رہے ہو۔" وہ پھنسی پھنسی اذیت ناک آواز میں بولتی" اس کے انتہائی قریب آ چکی تھی' جو پتھرائی نظروں سے اسے دیکھتا سانس لینا بھول چکا تھا۔

میں قبر تک تمہارا پیچھا کروں گی' تم مجھ سے دور بھاگ ہی نہیں سکتے..." تیز چنگھاڑتی آواز میں وہ اسے پاتال اتار گئی" تھی۔

ایک جھٹکے سے اٹھتا وہ یک دم ساکت ہوا تھا' اپنے ارد گرد کے ماحول کو پہچاننے میں اسے چند لمحے لگے تھے' دم اب بھی گھٹ رہا تھا' بمشکل سانس کھینچتے ہوئے اس نے اپنی عرق آلود پیشانی پر ہاتھ پھیرا' اس کے ہاتھ میں لرزش بہت واضح تھی... اتنے طویل عرصے بعد بھی کیا اسے بھلایا جا سکتا ہے جسے ہر پل آنکھیں تلاش کرتی ہوں' خوف اور وحشت کے باوجود؟ سر ہاتھوں میں تھامے وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش میں تھا' جب دروازے پر دستک ہوئی۔

جبران... جلدی اٹھ جاؤ' تمہیں یاد ہے' ہمیں کہاں جانا ہے؟ نو بجنے والے ہیں۔" باہر سے ابھرتی پکار اور تاکید کا کوئی" جواب فی الوقت وہ دینے کے قابل نہیں تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

سنو!

وادی سبزہ زار میں

شام ڈھلنے سے پہلے

itsurdu.blogspot.com

جب شاہ خاور کی
بنفشی کرنیں پھیلتی ہیں
جب مہکتی فضا میں
طائر پرواز بھرتے ہیں
جب برف پوش پہاڑوں کو
چیرتا' ہراتا' بل کھاتا آبشار
... سرمستی سے چھلکتا
سبک رواں ندی سے ملتا ہے
جب عشق پیچاں کے پھولوں سے بھری
ڈالیوں پر کوئل کوکتی ہے
جب گڈریا سرسبز وشاداب ڈھلانوں پر
بھیڑیں ہنکارتا جاتا ہے
جب سکھ چین کے پیڑوں تلے
کوئی بانسری بجاتا ہے
جب جھیل میں تیرتے
ان گنت کنول کے پھولوں پر
اوس کے موتی چمکتے ہیں
جب نیلے گگن پر شام کا
پہلا ستارہ مسکراتا ہے
!... ہاں... تب
دل سے اک ہوک اٹھ کر

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

لبوں تک آتی ہے

میری صدائے آشنا

دور بہت دور کہیں

دھند کی وسعتوں سے گزر کر

اس سنہری جزیرے تک جاتی ہے

جہاں... تم ہو...!

وہ صدا تمہیں بلاتی ہے کہ

آئو... شام ڈھلنے سے پہلے

ان دلفریب مناظر کو

ہاتھوں میں ہاتھ تھامے

اپنی آنکھوں میں جذب کر لیں

اس سے پہلے کہ یہ شام ڈھل جائے

آئو ہم اس شام کو

مٹھیوں میں قید کر لیں

اڑتی تتلیوں کے رنگ چرا لیں

آئو کہ اس شام کی مسحور کن خوشبو کو

اپنی سانسوں میں اتار لیں

اس الوہی شام کے طلسم میں

گم ہو جائیں...!

امر ہو جائیں...!

کون جانے کہ...!

itsurdu.blogspot.com

ڈھلتی شام کے یہ حسین لمحے

!... پھر پلٹ کر کبھی آئیں نہ آئیں

مختصر گیلری کی باؤنڈری کے قریب ہاتھ پر چہرہ ٹکائے وہ اتنے خوب صورت موسم اور خوشگوار شام میں بھی بہت بجھی بجھی تھی' اس کی اداس آنکھیں کبھی دور ہاسٹل کے گیٹ تک جاتیں اور کبھی وسیع سبزے پر ابر آلود موسم اور ٹھنڈی ہوائوں کو انجوائے کرتی لڑکیوں تک... کبھی کبھی وہ سوچتی تھی کہ جس ہاسٹل میں ایک دن بھی گزارنا کبھی اس کے لیے مشکل تھا' وہاں پانچ سال کا اتنا طویل عرصہ اسے گزر گیا اور پتہ بھی نہیں چلا... اس عرصے میں بہت کچھ بدل چکا تھا' رائمہ اور شندرا دو دو بچوں کی مائیں بن چکی تھیں' شیراز چھٹیاں گزارنے تین بار وقفے وقفے سے آیا تھا ہر بار وہ اس کے جانے پر اللہ کا شکر ادا کرتی تھی کیونکہ جتنے دن وہ یہاں ہوتا زرکاش کا چہرہ بھی اسے دکھائی دینا مشکل ہو جاتا تھا کیونکہ اس کا سارا وقت پھر شیراز کے ساتھ ہی گزرتا تھا' زرکاش سے اسے پتہ چلتا رہتا تھا کہ صبغہ سخت مخالف تھیں شیراز کے اتنا عرصہ یورپ میں گزارنے کی مگر شیراز ابھی وہاں اسٹڈیز کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتا تھا' دراج کو اندازہ تھا کہ اسٹڈی تو صرف بہانہ ہے ورنہ یورپ کی آزاد فضائوں میں رہنے کے بعد اب شیراز کے لیے واپس یہاں آ کر قید و بند والی زندگی میں ایڈجسٹ کرنا ناممکن ہی ہوگا... خیر اس کے لیے تو یہ اچھا ہی تھا' شیراز کی صورت وہ کبھی دیکھنا چاہتی بھی نہیں تھی۔ زرکاش کا ساتھ اسے حاصل تھا' زندگی میں سکون ہی سکون تھا۔ زرکاش کے لیے ہی اس نے خوب محنت سے اسٹڈیز کا سلسلہ جاری رکھا تھا ورنہ اس کا بس چلتا تو وہ بس دو ہی کام کرتی' پہلا زرکاش کی محبت میں صبح و شام تمام کرنا' دوسرا شاپنگ کرنا۔ آن لائن شاپنگ کا اسے کریز ہو چکا تھا' زرکاش سخت نالاں رہتا تھا' دراج عادی ہو چکی تھی اس لیے خود بھی خیال رکھتی تھی لیکن اس کے لیے صدمے کی بات یہ چیز تھی کہ زرکاش نے اسے محبت میں صبح و شام تمام کرنے کی فرصت بھی نہیں ملنے دی تھی' اسٹڈیز کے ساتھ جانے کتنے کورس' ڈپلومہ' اسے زرکاش کی ہدایت پر کرنے پڑے تھے' اسے خود اندازہ نہیں تھا کہ اس کے پاس کتنے سرٹیفکیٹس جمع ہو چکے ہیں' حالانکہ زرکاش اپنے بزنس میں خود اتنا مصروف تھا لیکن دراج کو حیرت ہوتی تھی کہ زرکاش کو وقت کیسے مل جاتا ہے اس کی فراغت پر نظر رکھنے کا... بہر حال یہ فائنل ایئر بغیر کسی ایکسٹرا کلاسز' کورسز وغیرہ کے گزرا تھا کیونکہ اس نے زرکاش سے صاف کہہ دیا تھا کہ اب صرف کوکنگ اور سلائی کڑھائی کے کورس رہ گئے ہیں جو وہ کسی صورت نہیں کرنے والی' فائنل ایئر کے بعد بس اسے کوئی اچھی

itsurdu.blogspot.com

ہی جاب کرنی تھی' ماسٹرز کی ڈگری حاصل کر کے بس اسے زرکاش کے چہرے پر خوشی دیکھنی تھی... اپنی کامیابیوں پر اس نے سچی خوشی صرف زرکاش کے چہرے پر ہی دیکھی تھی جیسے یہ کامیابی اس کی نہیں خود زرکاش کی ہو' دراج کو بس اسے خوشی دے کر خوشی ملتی تھی' ٹھیک ہے رائمہ اور اسد کا بھی اہم مقام تھا اس کی زندگی میں مگر زرکاش کا معاملہ سب سے الگ تھا... ایک وہی تو تھا جو اس کے لیے بالکل نہیں بدلا تھا' روز اول کی طرح وہ آج بھی مہربان' مخلص اور خیال رکھنے والا تھا' خود سے قریب ہر فرد کی ذرا سی تکلیف پر بھی تڑپ اٹھنا آج بھی اس کی فطرت میں شامل تھا' لیکن گزرے تمام عرصے میں اس نے خود کو کافی حد تک بدل لیا تھا یا پھر بے خبری میں زرکاش کی محبت کا شکار ہو جانے کے بعد اسے یہی مناسب لگا تھا کہ انہی رنگوں میں رنگ جائے جو زرکاش کو بہت بھاتے ہیں۔ گزرے تمام عرصے میں اس کی یہی کوشش رہی تھی کہ اپنی کسی حرکت یا زبان سے زرکاش کی دل آزاری نہ کرے' وہ اس قدر محتاط ہو چکی تھی کہ زرکاش کی ماں بہنوں وغیرہ کا ذکر بھی نہیں نکالتی تھی' زرکاش کوئی ذکر کرتا تو بھی وہ صرف 'ہوں ہاں' ہی کرتی کسی بھی تبصرے سے گریز کرتی کہ مبادا کوئی سخت جملہ زبان سے نہ پھسل جائے کیونکہ یہ تو سچ ہی تھا کہ صبغہ سے لے کر شیراز تک وہ سب سے ہی الرجک تھی... زرکاش کے لیے اسے وقت سے پہلے ہی میچورٹی اختیار کرنی پڑی تھی' وقت بے وقت کے جذبات کے اظہار محبت کے الاپ' روٹھنا' آنسو بہانہ' شکوے' شکایتیں یہ سب خرافات وہ بہت پہلے ہی ترک کر چکی تھی کیونکہ یہ سب زرکاش کو اس سے بیزار بھی کر سکتا تھا اور اسے ہلکا بھی' سو محتاط ہوئے زمانہ گزر گیا تھا۔

ٹھنڈی آہ بھر کر اس نے ایک نگاہ باؤنڈری پر ہی رکھے چائے کے مگ کو دیکھا جسے اس نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا' آج طبیعت میں اداسی کے ساتھ عجیب سوگواری بھی گھلی ہوئی تھی' پورے دو ماہ ہونے والے تھے زرکاش کو گئے ہوئے...

تین ماہ پہلے شہزا کی شادی بھی ہو گئی تھی' دراج آگاہ تھی کہ شہزا کو رخصت کرنے کے بعد زرکاش اور صبغہ عمرہ کی ادائیگی کے لیے جائیں گے وہاں سے صبغہ کو اپنے بھائی کے پاس ٹھہرنا تھا جو اپنی فیملی کے ساتھ عرب امارات میں برسوں سے مقیم تھے' دراج کو اس بات کا سکون تھا کہ مسلسل دن رات اپنے کام میں غرق زرکاش کو کچھ دن فراغت اور آرام کے لیے مل جائیں گے' مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ زرکاش کے جانے کے بعد ہر دن کتنا پھیکا اور بے کیف ہو جائے گا' ایسا نہیں تھا کہ زرکاش روز ہاسٹل آ جاتا تھا یا وہ ہر دوسرے دن اپارٹمنٹ پہنچ جاتی تھی... اب تو بہت کم ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ جس میں زرکاش کو ہاسٹل کے اندر آنا پڑے ورنہ صرف ویک اینڈ پر وہ اسے ہاسٹل ڈراپ کرنے ہی آتا تھا

itsurdu.blogspot.com

یا کبھی اسے پک بھی کرنے وہی آجاتا ورنہ تو دراج خود ہی اپارٹمنٹ پہنچ جاتی' بس اپنے پہنچنے کی اطلاع وہ زرکاش کو دے دیتی تھی اس کے بعد زرکاش جلدی پہنچے یا دیر سے دراج کو کوئی ایشو نہیں تھا' جانتی تھی کہ اپنے کام کے علاوہ زرکاش کا وقت اپنے گھر کے لیے بھی ہوتا ہے' شیراز کے جانے کے بعد زرکاش صبغہ کے لیے زیادہ حساس ہو گیا تھا' یہ بھی بہت اچھا تھا کہ شہزا رخصت ہو کر بھی بہت قریب ہی تھی ورنہ صبغہ تنہائی کا شکار ہو کر پھر بیٹیوں کے ساتھ مل کر زرکاش کی شادی کا شور اٹھا دیتیں' حالانکہ پچھلے پانچ سال میں یہ شور پہلے بھی چند بار اٹھ چکا تھا' جسے زرکاش نے کس طرح دبایا' یہ وہی جانتا تھا' دراج کو اس کے گھر کے معاملات سے اب کوئی دلچسپی نہیں تھی' جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ شہزا نے صاف یہ آرڈر پاس کر دیا تھا کہ اس کی شادی میں دراج کو انوائیٹ ہرگز نہ کیا جائے' تب سے ہی شہزا کے یہ جملے دراج کی ان سب سے نفرت اور بیزاری کو دوام بخش گئے تھے ورنہ تو اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ جس انسان کا بھی تعلق زرکاش سے ہے اس کی وہ عزت کرے گی' لاکھ رنجش کے باوجود سامنا ہونے پر بھی زرکاش کی ماں بہنوں کے خلاف کوئی بات نہیں کرے گی مگر شہزا کے غرور نے اسے پھر پٹری سے اتار دیا تھا' صبغہ نے بڑے جتانے والے انداز میں رائمہ کے سامنے اپنی بیٹی کے یہ جملے دہرائے تھے وہ بھی شادی کی تقریب کے دوران' خیر' کوئی اور موقع ہوتا تو بھی رائمہ خاموش ہی رہتی مگر یہ بات وہ دراج سے نہیں چھپا سکی تھی' دراج نے جب اس بات کی تصدیق زرکاش سے چاہی تو وہ کوئی تصدیق یا تردید سے احتراز کرتا بات کو ہی ٹال گیا تھا' گر وہ پہلے والی دراج ہوتی تو زرکاش کے سامنے شہزا کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیتی... مگر خاموشی سے اس بات کو جانے دیا تو صرف اس لیے کہ وہ زرکاش اور اپنے تعلق کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی... ورنہ یہ اندازہ تو رائمہ اور زرکاش دونوں کو ہی تھا کہ شہزا کے بیان سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا' دراج خود اس کی شادی میں شرکت کرنے سے انکار کر دیتی جیسے کہ اس نے شنذرا کی شادی کے وقت انکار کیا تھا' زرکاش نے بھی اس بار کوئی اصرار نہیں کیا تھا اور پھر شادی پر شیراز کی آمد بھی ہو رہی تھی غالباً وہ بھی اس خوشی کے موقع پر کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔

بالکونڈری سے بازو ہٹاتے ہوئے اس نے سر جھٹک کر ان بیکار سوچوں سے خود کو نکالا تھا' اس کی سرسری نگاہ ہاسٹل کے گیٹ پر ڈھلتی شام پر ٹھہر گئی تھی' گیٹ سے اندر داخل ہوتے شخص نے صرف اس کی ہی نہیں قرب وجوار میں موجود سب ہی صنف نازک کی بصارتوں کو اپنی سمت کھینچ لیا تھا' بلیک جینز اور ڈارک میرون شرٹ میں ملبوس دراز قامت

itsurdu.blogspot.com

شخص کی پرسنیلٹی شاندار تھی' الوداع کہتی نرم سنہری شام میں اس کے سادہ مگر منفرد اسٹائل میں سنورے سیاہ نرم بال چمکنے کے ساتھ ساتھ کچھ بھیگے بھیگے بھی لگ رہے تھے' ڈارک میرون شرٹ کی سلیوز کو اس نے کہنیوں سے ذرا نیچے تک فولڈ کر رکھا تھا' اس کی مضبوط کلائی میں برانڈڈ رسٹ واچ سج رہی تھی' اس کے تیکھے نقوش' جاذب نظر چہرے پر سج کر سیاہ سن گلاسز کی خوب صورتی میں اضافہ کر رہے تھے' وہ ہاسٹل کے اندرونی حصے میں غائب ہوا تو دراج جیسے ہوش میں آئی تھی' تقریباً بھاگتی وہ واش بیسن تک گئی' رگڑ رگڑ کر ہاتھ منہ دھونے کے بعد وہ ڈریسنگ کے سامنے عجلت میں اپنے بالوں میں برش پھیر رہی تھی جب ہاسٹل کی ہی اس کی وہ دونوں دوستیں علجت میں روم میں داخل ہوئی تھیں۔

''دراج... جلدی آجائو تمہارے کزن آئے ہوئے ہیں۔'' ان میں سے ایک پھولی سانسوں کے درمیان شور مچاتی اسے مزید ہواس باختہ کر گئی تھی۔

''جارہی ہوں' تھوڑا بن سنور لوں' کچھ تو اچھی لگوں۔'' بالوں کو پونی ٹیل میں جکڑتی وہ بولی۔

''مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ میرے سامنے موجود ہیں... آپ نے تو کہا تھا کہ ایک ہفتہ اور لگے گا واپس آنے میں... اب اچانک آگئے' مجھے بتایا کیوں نہیں...؟''

''ویسے ہی تمہیں تنگ کرنے کے لیے غلط بیانی کی تھی ایک ہفتے والی... اور آنے سے پہلے تمہیں اطلاع کر دیتا تو تمہاری یہ خوشی اور والہانہ انداز کہاں ملتا...'' زرکاش نے مسکراتے ہوئے بغور اس کے جھلملاتے چہرے کو دیکھا۔

''آپ بس اب بیٹھ جائیں' اتنی جلدی نہیں جانے دوں گی آپ کو۔'' اس کا بازو تھام کر بٹھاتی وہ خود بھی قریب بیٹھی تھی۔

''پہلے یہ بتائیں آپ کے لیے چائے لائوں یا کولڈ ڈرنک۔''

''فی الحال کچھ بھی نہیں' بس تمہیں ملنے آیا ہوں سر پر پیر رکھے' مجھے سامنے دیکھ کر تم جس بے تابی اور گرم جوشی سے مجھ تک آئیں اور جو خوشی مجھے تمہارے چہرے پر نظر آرہی ہے اس نے مجھے میری ہی نظروں میں بہت اہم بنا دیا ہے' تمہاری ایک یہی عادت کبھی مجھے بہت پسند ہوا کرتی تھی کہ میرے لیے تم اپنے جذبات چھپا کر نہیں رکھتی...''

''پسند ہوا کرتی تھی... سے کیا مطلب ہے آپ کا؟ کیا اب میری یہ عادت ختم ہوگئی ہے؟'' دراج نے مسکراتے ہوئے بات کاٹی۔

itsurdu.blogspot.com

ہاں تو اور کیا... اب تو تم اظہار کے معاملے میں چور ہو گئی ہو' روکھی پھیکی سی سڑی ہوئی گرل فرینڈ کی طرح' نہ اب میرے لیے آنسو بہاتی ہو' میرے ہاسٹل نہ آنے پر غصہ بھی نہیں کرتیں' ناراض بھی نہیں ہوتیں' ضد بھی نہیں کرتیں' نہ ہی اب یہ بتاتی ہو کہ تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے..." زرکاش مسکراہٹ چھپائے بولتا اسے کھلکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"...آپ ہی چاہتے تھے کہ میں ایسی روکھی پھیکی سڑی ہوئی بن جاؤں"

"بالکل بھی نہیں' میں تو آج تمہیں پہلے والی جون میں دیکھ کر بہت مس کر رہا ہوں اس دراج کو...اور سوچ رہا ہوں آگے بھی منظر سے اسی طرح غائب ہوتا رہوں گا تاکہ تمہیں اتنا ایکسائٹڈ دیکھ سکوں۔"

"ہر گز نہیں' ایسا سوچیے گا بھی مت' آپ کے تائی امی کے ساتھ عمرہ پر جانے کی خوشی میں' میں یہ بھی بھول گئی کہ اتنے دن آپ کے بغیر کیسے رہوں گی مگر اب کہیں جانے کا ارادہ بھی مت کیجیے گا۔" وہ فوراً بولی۔

"میرا خیال ہے کہ آخری دو دن کے علاوہ دو ماہ میں ایسا کوئی دن نہیں گزرا جس میں تم سے تفصیلی بات نہ ہوئی ہو۔" زرکاش نے یاد دلایا۔

"ظاہر ہے' یہاں میرے علاوہ کون ہو سکتا ہے آپ کے ہر منٹ کی خیر خبر رکھنے والا۔" وہ مسکرائی۔ "تائی امی تو بہت خوش ہوں گی عمرہ کی ادائیگی کی سعادت حاصل کر کے...؟"

"ہاں یہ تو سچ ہے' ان شاء اللہ ان کی حج کی خواہش بھی پوری ہو گی... جانتی ہو وہاں میں نے اپنے اور تمہارے لیے بہت دعائیں اللہ سے مانگی ہیں' ان کے قبول ہونے کا یقین بھی ساتھ لے کر آیا ہوں۔"

"اندازہ ہو رہا ہے آپ کے چہرے سے۔" وہ سنجیدہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"امی مکمل ارادہ کر کے آئی ہیں کہ اب ہر صورت میری شادی کروانی ہے... سمجھ نہیں آ رہا اس بار کیسے اس معاملے کو ٹالوں گا..." زرکاش کے بتانے پر وہ خاموش رہی تھی حالانکہ زرکاش منتظر تھا کہ وہ کچھ کہے گی مگر اس کی خاموشی پر زیادہ حیران بھی نہیں ہوا تھا' دراج جو کبھی اس سے شادی کر لینے کے اصرار کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی اب کافی وقت گزر گیا کہ اس نے شادی کا ذکر تک کرنا چھوڑ دیا تھا' جب جب گھر میں زرکاش کی شادی کا موضوع زور پکڑتا وہ ضرور دراج کو بتاتا مگر اس کی خاموشی یا موضوع بدل جانا زرکاش کو الجھا دیتا تھا' کہیں نہ کہیں وہ منتظر رہنے لگا تھا کہ دراج

itsurdu.blogspot.com

... کبھی تو پہلے کی طرح اس سے شادی کرنے پر اصرار کرے مگر

''زرکاش... آپ ایسے ہی آگئے خالی ہاتھ میرے لیے کچھ بھی نہیں لائے؟'' اچانک یاد آنے پر دراج نے صدمے سے پوچھا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے... سب ابھی نہیں لا سکتا تھا' صبح ہی تو واپس آیا ہوں' سامان ابھی پیک رکھا ہے' آرام کرنے کا موقع بھی نہیں ملا' شذرا کو ریسیو کرنے ایئرپورٹ جانا پڑا' اسے گھر چھوڑ کر ہاتھ لے کر سیدھا یہاں آیا ہوں... دیکھو' بال بھی گیلے ہو رہے ہیں' آئینے میں شکل دیکھنے تک کا موقع نہیں ملا' مجھے۔''

''اب یہ مت کہیے گا کہ جلدی جانا ہے۔'' دراج خفت سے ٹوک گئی۔

''کہنا تو پڑے گا' تمہیں اندازہ ہو گا کہ گھر پر سب جمع ہو رہے ہیں' میرا ابھی وہاں ہونا ضروری ہے۔ ایسا کرتے ہیں کل شام ریڈی رہنا' تمہیں پک کرتا ہوا لے جاؤں گا اپارٹمنٹ' کل شام کا سارا وقت تمہارا' اپنا سامان بھی چیک کر لینا' تم نے جو لسٹ دی تھی اس کے مطابق ہرگز نہیں ہے' پہلے سے بتا رہا ہوں' چیں چیں مت کرنا' تم جانتی ہو کاسمیٹکس وغیرہ سے مجھے الرجی ہے۔'' تاکید کرتا وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

''تو کیا ضرورت تھی پھر آج آنے کی' کال کر دیتے میں کل پہنچ جاتی اپارٹمنٹ۔'' اس کے شدید خفت زدہ انداز پر زرکاش نے گہری سانس لے کر اسے دیکھا۔

''اگر میرے لیے یہ کرنا آسان ہوتا تو میں واپس آتے ہی پاگلوں کی طرح یہاں دوڑا نہیں آتا... اتنے دن بعد تمہیں قریب سے دیکھا ہے' کیا محسوس کر رہا ہوں' بتا نہیں سکتا' تم سے دور تمہیں دیکھے بغیر رہنا میرے لیے بھی بہت دشوار ہے' یہ تم بھی جانتی ہو۔'' اس کے گمبھیر لہجے اور پُر حدت نگاہوں نے دراج کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر دیا تھا۔

''یہی سننا چاہ رہی تھیں تم...؟'' اس کے گڑبڑانے پر زرکاش نے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا تھا' جواباً وہ اثبات میں سر ہلاتی ہنسی نہیں چھپا سکی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

وہ فضائی فورسز کا ایک اہم دن تھا' دریا کے کنارے یہ خاص تقریب منعقد کی گئی تھی' سرکاری اور غیر سرکاری فضائی اداروں کے ہوا باز آج اپنے انوکھے کمالات کے ذریعے فضائیہ کو خراج تحسین پیش کرنے والے تھے' آج ان تمام

itsurdu.blogspot.com

پائلٹس کے لیے بھی یہ دن زیادہ اہم تھا جن کی ٹریننگ مکمل ہو چکی تھی اور آج وہ شائقین کے سامنے اپنی مہارت کا عملی نمونہ پیش کرنے جا رہے تھے' اس تقریب میں آرمی آفیسرز' فلائٹ کوچز اور پائلٹس کی فیملیز موجود تھیں' لوگوں کی کافی تعداد ساحل پر موجود تھی اور کافی تعداد ان دو بحری جہازوں پر موجود تھی جن کو بطور خاص آج دریا میں اتارا گیا تھا۔

جہاز کے عرشے پر وہ اپنے ہینڈی کیم کو سیٹ کر رہا تھا جب ایک ناگوار آواز سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔

"جبران... کتنا وقت لگنا ہے یہاں...؟ میں زیادہ دیر نہیں ٹھہروں گا' کہا بھی تھا میں نے کہ میں یہاں نہیں آنا چاہتا مگر لے آئے زبردستی..."

"شہرام... ابھی تو ہم یہاں پہنچے ہیں تو کم از کم موڈ تو اچھا رکھیے۔" سحر زچ ہونے والے انداز میں بولیں۔

"کچھ بھی ہو سکتا ہے یہاں... یہ جانتے ہوئے بھی تم میرے موڈ کی بات کر رہی ہو۔" شہرام غصیلے انداز میں بولے۔

"بھائی... یقین رکھیے کچھ ایسا نہیں ہوگا جس کا اندیشہ آپ کو ہے' اس کی ٹریننگ مکمل ہو چکی ہے' اسے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی' آج آپ کو یقیناً اس پر بہت فخر ہوگا۔" جبران کا لہجہ پُریقین تھا۔

"کیا خاک فخر ہوگا... پہلے اس کی ٹریننگ نے میری جان سولی پر چڑھائے رکھی تھی اور اب تم مجھے یہاں کھینچ لائے ہو اس کے اسٹنٹس دکھا کر میرا خون خشک کروانے کے لیے۔" شہرام ہنوز برہم ہی تھے۔

پہلے بہت سے ایئر کرافٹس ایک ساتھ فضا میں نمودار ہوئے تھے پھر ان کی پوزیشنز بدل گئی تھیں' آڑھے ترچھے' اوپر نیچے اڑان بھرتے' اس کے بعد جنگی طیاروں کے شور سے فضا گونجنے لگی تھی جنہیں پائلٹس نے بڑی مشاقی سے کنٹرول کیا ہوا تھا۔ شائقین کے لیے یہ مناظر بہت دلچسپ اور پُرجوش کر دینے والے تھے۔ خوشگوار صبح کی نرم سی دھوپ اور کھلے آسمان پر نمودار ہوتے ان تمام چمکتے ہوئے سیاہ رنگ کے ہیلی کاپٹرز نے شائقین کی توجہ کھینچ لی تھی' ویڈیو ریکارڈنگ کرتے جبران کے کیمرے کا فوکس وہ ہیلی کاپٹر تھا جس پر سرخ رنگ بھی نمایاں تھا' دیکھتے ہی دیکھتے تمام ہیلی کاپٹرز نے اس سیاہ و سرخ ہیلی کاپٹر کو گھیرے میں لے لیا تھا' اسی پوزیشن میں آگے بڑھتے ہوئے وہ سب دریا کی سطح سے اب زیادہ فاصلے پر نہیں تھے پھر اچانک ان ہیلی کاپٹرز کے درمیان میں موجود سیاہ و سرخ رنگ کا ہیلی کاپٹر اس گھیرے سے نکلتا ایک جھٹکے سے دریا کے بہتے پانی کی سطح سے ٹکراتا' پانی پر چلتا چلا گیا تھا' باقی ہیلی کاپٹرز اسی سرکل پوزیشن میں پانی کی سطح سے اوپر تقلید میں رہے تھے' عرشے پر موجود شہرام سانس روکے بس اس سرخ و سیاہ رنگ کے ہیلی کاپٹر کو

itsurdu.blogspot.com

دیکھ رہے تھے جو بڑی مہارت سے پانی کی سطح پر پھسلتا دور تک گیا تھا اور پھر دوبارہ اڑان بھرتا باقی ہیلی کاپٹرز سے جاملا تھا.. فضا میں شائقین کی پُرجوش آوازوں اور تالیوں کا شور جاری تھا کیونکہ وہ تمام ہیلی کاپٹرز بہت زبردست پوزیشن میں اب ایک ساتھ پانی پر چل رہے تھے۔

اس کھلے علاقے کی ریتیلی زمین پر ہیلی کاپٹرز نے لینڈ کیا تھا' کاک پٹ سے باہر آتا وہ تیز قدموں سے ان تینوں کی جانب بڑھنے لگا تھا جو اس کے ہی منتظر تھے.. ناراضگی کے باوجود شہرام اس پر سے اپنی نگاہ نہ ہٹا سکے تھے' اپنے ہاتھوں سے لگائے گئے پودے کو پھلتے پھولتے دیکھنا ان کے لیے بھی باعث فخر اور خوشی تھا' بس انجانے خوف اور خدشات ان کو لاحق رہتے تھے' یہ وہی جانتے تھے کہ یہ دن دیکھنے کے لیے انہوں نے کتنی ریاضت کی تھی' جس کے لیے کبھی اپنے پیروں پر کھڑا ہونا بھی ناممکن تھا آج اس کے مضبوط قدموں سے زمین گونج رہی تھی' جس کی رفتار سمندروں کو' ہواؤں کو تسخیر کرنے والی تھی۔

خاکی یونیفارم اس کی دراز قامت پر سج رہا تھا' کشادہ پیشانی پر تیز ہوا سے شہد رنگ بال بکھر رہے تھے' سرخ و سفید چہرے پر خوشی سے بھرپور مسکراہٹ جگمگا رہی تھی' آگے بڑھ کر جبران نے اسے گلے سے لگالیا تھا۔

بھائی کو ابھی راضی کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو مان جاؤں گا تمہیں۔'' جبران نے اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے چیلنج'' کیا۔

وہ یہاں تک آگئے کیا یہ کامیابی کم ہے۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولا۔''

عرش... سب سے پہلے میرا شکریہ ادا کرو' میری سپورٹ اور سفارش سے تم یہ کامیابی حاصل کر سکے ہو۔'' سحر چہکتے'' ہوئے انداز میں بولیں۔

یہاں نہیں بھابی... اوپر لے جا کر شکریہ ادا کروں گا' آجائیں' بس ایک فلائٹ۔'' اس کی اچانک دعوت پر سحر نے دہل'' کر چیختے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑایا تھا۔

''ہرگز نہیں' میرے بچوں کو ابھی میری ضرورت ہے۔''

بھابی... یہ بہت چالاک ہے' آپ کو اوپر ہی چھوڑ آئے گا اور بھائی کو راضی کرنے کے لیے دوسری بھابی لے آئے گا۔''''

جبران نے مسکراہٹ چھپا کر ایک نظر شہرام کو بھی دیکھا جن کے تاثرات بدستور تنے ہوئے تھے۔

itsurdu.blogspot.com

تمہارے اور تمہارے بھائی کے ارمان یونہی دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔'' سحر نخوت سے بولیں۔ ''

بھائی یہ نہیں چھوڑیں گی آپ کی جان... '' عرش ہنستے ہوئے ان کے گلے سے لگا تھا جو خشمناک نظروں سے اسے دیکھ ''

رہے تھے۔

ان کو کیا بتا رہے ہو' جانتے ہیں یہ بھی' تم بس ان کو یہ تسلی کروا دو کہ تم زندہ سلامت زمین پر آ چکے ہو۔'' سحر بولیں۔ ''

میں بالکل ٹھیک ٹھاک کھڑا ہوں آپ کے سامنے بھائی... مجھے پتہ ہے آج آپ مجھ سے بہت خوش ہوئے ہیں تو کیا''

ضروری ہے ناراضگی ظاہر کرنا؟'' مسکراتی نظروں سے شہرام کو دیکھتا وہ پوچھ رہا تھا۔

ایڈونچر کی خاطر اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالتے ہو اور پھر میری ناراضگی پر سوال اٹھاتے ہو... '' شہرام اپنی ناراضگی ''

میں اور بھی جانے کیا کہہ رہے تھے جبکہ وہ دور قطار میں کھڑے ہیلی کاپٹرز کو دیکھتا بس یہی سوچتا رہا تھا کہ یہ سب کوئی ایڈونچر نہیں ہے' یہ کسی کا خواب' کسی کی شدید خواہش ہے جس کی چاہ میں وہ ایک عرصے تک زمین پر بھٹکتے بھٹکتے اب آسمان کو چھاننے کے لیے بھی کمربستہ ہے' زمین سے آسمان تک پھیلی خواہشوں اور خوابوں کی ان بھول بھلیوں میں ہی تو کہیں اسے ملنا ہے... ایک اسی یقین کے سہارے تو وہ اب تک جانے کتنی بار خود کو سمیٹتا' جوڑتا رہا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

حالانکہ کمپنی کی گاڑی ہاسٹل کے گیٹ پر اسے ڈراپ کرتی گزرتی تھی مگر آج بھی وہ ہاسٹل سے ذرا فاصلے پر اتر گئی تھی' کبھی کبھی بے وجہ ہی چلتے رہنا اچھا لگتا ہے' آج کی شام بھی بہت سہانی تھی' ابر آلود آسمان' خوشگوار ہوائیں' عجلت میں اپنی اپنی منزلوں کی طرف رواں دواں لوگ' کچھ دیر پہلے ہونے والی ہلکی پھوار نے ہاسٹل کی طرف جاتی سڑک کو بھی بھگو دیا تھا' فضا میں سوندھی مہک رچ بس گئی تھی' گہری سانس بھر کر اس نے سوندھی مہک کو اپنے اندر جذب کیا تھا' پتہ نہیں وہ اپنی زندگی سے واقعی مطمئن تھی یا اس نے سمجھوتا کر لیا تھا' وہ خود کوئی فیصلہ نہیں کر پائی تھی اس معاملے میں۔

ہاسٹل سے چند قدم کے فاصلے پر موجود اخبار کے اسٹال پر معمول کی طرح رکتے ہوئے اس نے ایک بار پھر سڑک کے دوسری جانب کھڑی گرے سوک کو دیکھا تھا' یہ گاڑی بہت عرصے سے اسے کہیں نہ کہیں دکھائی دے جاتی تھی' اکثر تو یہیں جہاں وہ اس وقت موجود تھی' اب وہ عادی ہو چکی تھی' اتنا فاصلہ ہمیشہ ہوتا تھا کہ وہ کبھی یہ نہیں دیکھ سکی تھی کہ

itsurdu.blogspot.com

اس گاڑی میں ایسا کون فارغ انسان موجود ہے جو یقیناً اس کے ہی تعاقب میں ہے... البتہ اسے بس یہ اندازہ ضرور تھا کہ گاڑی کے اندر جو بھی ہے' کوئی مرد ہی ہے... اس خاموش تعاقب نے کبھی اس کے لیے کوئی مسئلہ کھڑا نہیں کیا تھا اس لیے وہ پہلے کی طرح اب ہراساں نہیں ہوتی تھی' اب تو یہ ہوتا تھا کہ دو دن اگر اسے وہ گاڑی کہیں نظر نہ آئے تو اسے بہت عجیب لگتا تھا۔ شام کا اخبار معمول کی طرح اس نے لیا تھا' اخبار کا رول بناتے ہوئے اس نے ایک آخری نگاہ گرے سوک پر ڈالی اور ہاسٹل کے گیٹ کی طرف متوجہ ہو گئی تھی... گارڈن میں کافی لڑکیاں موسم انجوائے کرتیں خوش گپیوں میں مشغول تھیں' کچھ آوازوں نے اسے بھی متوجہ کیا تھا' جواباً وہ بھی ہاتھ کے اشارے سے ان سب کو وش کرتی اخبار کی طرف متوجہ ہو گئی تھی' روم تک پہنچتے ہوئے کم از کم ہیڈ لائنز تو پڑھی جا سکتی تھیں۔ اپنے روم میں داخل ہوتے ہوئے اندر بکھری خوشبوؤں نے اسے حیران کر دیا تھا' کاسنی رنگ کے دیدہ زیب لباس میں بڑی سج دھج کے ساتھ دراج قیامت بنی کھڑی تھی۔

تم ابھی تک یہیں ہو گئی نہیں؟ یہ مجھے کیوں اتنے غصے میں گھور رہی ہو؟" بیگ بیڈ پر رکھ کر چادر اتارتے ہوئے اس نے" حیرت سے دراج کو دیکھا تھا جو اب پہلو پر ہاتھ رکھے اسے گھور رہی تھی۔

اپنے ست الوجود باس سے زیادہ ست تم ہو' اتنی دیر لگا دی آنے میں' رات میں نے کہا بھی تھا کہ جلدی آنا مجھے ہیئر" اسٹائل تم سے بنوانا تھا' تمہارے انتظار میں چائے بھی رہ گئی میری... اب جلدی چینج کر کے آؤ' میں چائے ریڈی کرتی ہوں' دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا میں نے..." اس کے ہاتھ سے چادر لے کر تہہ لگاتی وہ عجلت میں بولی تھی۔

سر کے آنے اور ان کے ساتھ جانے کی خوشی میں تم کھانا بھول گئیں تو یہ بھی میرا ہی قصور ہے... ویسے تمہاری اطلاع" "کے لیے عرض ہے کہ سر یعنی زرکاش بھائی یعنی کہ تمہارے بوائے فرینڈ وغیرہ وغیرہ ابھی اپنے آفس میں ہی ہیں۔

کیا بول رہی ہو تم..." دراج نے صدمے سے اسے دیکھا جو اپنی اور دراج کی مشترکہ وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالتی" اس کے تاثرات پر ہنسی تھی۔

اتنے دن بعد آج وہ اپنے آفس پہنچے تھے' ظاہر ہے بڑے ہوں گے کام پینڈنگ میں... ورنہ بقول تمہارے ہم سب" ایمپلائز ہیں تو اپنا خون پسینہ بہا کر کمپنی چلانے کے لیے' باس تو سب ہر تین ماہ بعد نئی گاڑیاں بدلنے اور بینک بیلنس بڑھانے کے لیے ہیں..." مسکراتی نظروں سے دراج کے بیزار تاثرات دیکھتی وہ واش روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

چائے اور سینڈوچز سائیڈ ٹیبل پر رکھتی دراج اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو کاٹن کے ڈھیلے ڈھالے سے لباس میں دوپٹے سے بھیگا چہرہ تھپتھپاتی اس کی طرف آ رہی تھی۔

''آ جاؤ پہلے بال بنوا لو' زرکاش بھائی پہنچ گئے ابھی تو مجھ پر لعنت بھیجتی ہوئی جاؤ گی۔''

بس رہنے دو' آ جاؤ ورنہ چائے ٹھنڈی ہو جائے گی' پہلے ہی اتنی تھکی ہوئی لگ رہی ہو۔'' دراج کے خشمگیں لہجے پر وہ'' مسکراتے ہوئے بیڈ کے قریب رکھی کرسی پر آ بیٹھی تھی۔

یہ تم آج اتنی تیاریوں کے ساتھ گھر تو نہیں جا رہیں زرکاش بھائی کے ساتھ... جلدی بتاؤ' کہاں لے جا رہے ہیں وہ'' تمہیں؟''

ہائے مجھے تو حسرت ہی رہ گئی کہ وہ مجھے گھر کے سوا بھی کہیں اور لے جائیں... مگر مجال ہے جو یہ شخص یکسانیت سے ذرا'' تنگ آ جائے...'' دراج کے جلے کٹے لہجے پر وہ دھیرے سے ہنسی۔

اتنے دن بعد وہ واپس آئے ہیں' سوچا تھوڑا بن سنور جاؤں' ان کی آنکھوں میں سمانے کی تھوڑی اور کوشش کروں...''

''یہ تو اٹل حقیقت ہے کہ تعریف میری وہ ہرگز نہیں کرنے والے' کتنے ہی سنگھار کر لو مگر ان پر ذرا اثر نہیں ہوتا۔

ہوگا اثر' ضرور ہوگا' صحیح وقت تو آنے دو... ویسے مجھے پتہ ہے اثر تو اب بھی ہوتا ہوگا' اظہار تم سے نہیں کرتے وہ الگ'' بات ہے۔''

تم تو چپ ہی کرو' ہمیشہ ان کی فیور میں ہی بولتی ہو' میرے دکھ نظر نہیں آتے تمہیں' اس پتھر کے پگھلنے کے انتظار'' میں آدھی ہو چکی ہوں۔'' دراج اسے گھورتی ہوئی بولی۔

یہ تم بھی جانتی ہو کہ تم ان کے بارے میں کافی مبالغے سے کام لے رہی ہو اس لیے مجھے مزید ہنسانے کی کوشش بے'' کار ہے اور اب مجھے گھورنا بند کرو' میں ان کی نمک حلال ہوں سو ان کے حق میں ہی بولوں گی۔''

ہاں' پتہ ہے' ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتا تمہیں ضرورت ہی کیا ہے صبح سے شام تک خود کو تھکانے کی... ڈپارٹ چلے گا'' نہیں جیسے تمہارے بغیر یا کمپنی بند ہو جائے گی۔'' دراج کو پھر موقع مل گیا تھا اس کی جاب سے بیزاری ظاہر کرنے کا۔

ایسا تو بالکل نہیں ہے لیکن تم جانتی ہو کہ میں اپنی محنت سے اپنے پیروں پر کھڑے رہنا چاہتی ہوں' تم پر یا زرکاش بھائی'' پر بوجھ بننا مجھے پہلے دن سے منظور نہیں تھا' تم دونوں نے مجھے اتنا سپورٹ کیا ہے کہ میں ساری زندگی بھی کوشش کرتی

itsurdu.blogspot.com

رہوں تو کبھی ان سب احسانوں کا بدلہ نہیں اتار سکتی۔ تمہاری وجہ سے مجھے بغیر کسی وقت کے اتنی اچھی جاب ملی ہے' اپنے ڈپارٹ کی انچارج ہوں' سب وہاں عزت کرتے ہیں' احترام دیتے ہیں' اتنے اچھے لوگوں کے درمیان کام کر کے مجھے بالکل تھکن نہیں ہوتی بلکہ اپنے اہم ہونے کا احساس ہوتا ہے کہ میں کہیں بہت پیچھے نہیں رہ گئی۔ وقت اور دنیا کے ساتھ ساتھ چل رہی ہوں۔"

"زنائشہ... آج تم جہاں ہو وہاں اپنی محنت کی وجہ سے ہو۔ کسی نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ میں تمہاری شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھ پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کیا ورنہ یہ ہاسٹل تو میرے لیے کسی عقوبت خانے سے کم نہ ہوتا' تمہاری وجہ سے میری تنہائی دور ہو گئی' زندگی کتنی آسان ہو گئی' تمہارے بغیر اتنا طویل عرصہ یہاں گزارنا میرے لیے ناممکن ہوتا' تمہاری وجہ سے میری زندگی میں بھی کوئی ہلچل ہے' میں بھی فخر سے کہہ سکتی ہوں کہ میرے پاس ایک بہت مخلص' ہم درد' غمگسار اور پیار کرنے والی دوست ہے۔" دراج نے پوری سچائی سے کہا۔

"تم ہمیشہ ہی یہ سب کہتی ہو' یہ تمہاری اچھی فطرت اور پیار ہے مگر میری نظر میں تم بہت خوش قسمت ہو' میرے علاوہ بھی تمہارے پاس مخلص اور پیار کرنے والے لوگ ہیں' مگر کبھی کبھی میں دیکھتی ہوں کہ تم ان سب سے بدظن اور کچھ بیزار ہو جاتی ہو۔" بغور اس کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے زنائشہ نے کہا۔

"جو رشتے قدرت کی طرف سے ہیں ان کی پاسداری اور قدر تو رکھنی پڑتی ہے... سب کی اپنی' اپنی زندگی ہے' مصروفیات ہیں' میں کسی سے بدظن یا بیزار نہیں ہوں' بس میں نے سب کو ان کے حال اور مرضی پر چھوڑ دیا ہے اور خود کو بھی۔" چائے کے سپ لیتی وہ کسی گہری سوچ کے درمیان بولی۔

"زرکاش بھائی کے بارے میں بھی تمہارے یہی نظریات ہیں؟" زنائشہ نے پوچھا۔

"ان کے بارے میں بس یہی کہہ سکتی ہوں کہ مجھے ان سے بے حد محبت ہے' ان کا جو مقام میرے دل اور زندگی میں ہے وہاں تک کوئی اور نہیں پہنچ سکتا... باقی بہت سی چیزوں پر میں نے سمجھوتا کر لیا ہے۔" اپنے ہاتھوں کو دیکھتی وہ سنجیدگی سے بولی اور پھر زنائشہ کو دیکھا۔

"تم نے اور میں نے اپنی' اپنی زندگی میں سمجھوتے کیے زنائشہ تب ہی ہم اتنے مطمئن اس ہاسٹل کی چھت کے نیچے طویل عرصے سے موجود ہیں ورنہ واویلا مچانے کے لیے ہمارا ایک یہی درد مشترک ہے کہ ہم دونوں کا ہی کوئی گھر' کوئی

itsurdu.blogspot.com

آشیانہ نہیں۔" دراج کے بے تاثر لہجے پر زنائشہ کے چہرے پر تاریک سایا لہرایا تھا۔

"زرکاش بھائی کا گھر بھی تو تمہارا ہی گھر ہے دراج... وہاں کی سیاہ و سفید کی مالک صرف تم ہی تو ہو۔" زنائشہ نے یاد دلایا۔

"یہ بات تو بجیا اور اسد بھائی بھی ہزاروں بار کہہ چکے ہیں کہ ان کا گھر میرا ہی گھر ہے... مگر اس طرح کوئی گھر اپنا تھوڑا ہی ہو جاتا ہے۔" وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"زرکاش بھائی اپنا گھر عملی طور پر بھی تمہارے نام کریں گے تب تم مکمل طور پر اس کو اپنا گھر سمجھو گی...؟" زنائشہ نے کریدا۔

"ہاں' حقیقت کتنی ہی عجیب ہو اس سے نگاہ نہیں چرائی جا سکتی' زرکاش پر بھروسہ اور بہت مان ہونے کے باوجود میں اس خدشے کو دل سے نہیں نکال سکتی کہ آج اگر میں ان کے گھر میں کھڑے ہو کر ان کی ماں' بہنوں اور بھائی کے خلاف بات کروں تو وہ منٹ نہیں لگائیں گے مجھے اپنے گھر سے باہر نکالنے میں..."

"وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتے..."

"کر سکتے ہیں کیوں نہیں کر سکتے؟" اس نے بھی زنائشہ کی بات کاٹ کر سوال کیا جس کا کوئی جواب زنائشہ کے پاس نہیں تھا۔

"زرکاش کی نظر میں میری اہمیت ان کے گھر والوں کے برابر تو ہو سکتی ہے مگر ان سے زیادہ نہیں' وہ اپنے دل پر پتھر رکھ کر مجھے تو ایک طرف ہٹا سکتے ہیں مگر اپنے گھر والوں کو نہیں' ابھی بھی مجھے ایک طرف ہٹا کر اپنے اور میرے تعلق کو چھپا کر ہی تو رکھا ہوا ہے انہوں نے... صرف اس لیے کہ ان کے گھر والوں کو دھچکہ اور اذیت نہ پہنچے... ان کے گھر والوں کی نظر میں میری اوقات آج بھی بس اتنی ہے کہ میں ان کی دی گئی زکوٰۃ' خیرات پر گزارا کر رہی ہوں... اور زرکاش نے کبھی یہ بات اپنے گھر والوں کے دماغ سے نکالنے کی کوشش نہیں کی' صرف اس لیے کہ سچ کہا تو ان کی ذات سے ان کے گھر والوں کو اذیت پہنچے گی' وہ سب ان سے بدگمان ہو جائیں گے' زرکاش کبھی میرے لیے اپنے گھر والوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔"

"تم چاہتی ہو کہ وہ تمہارے لیے اپنے گھر والوں کو چھوڑ دیں؟"

"کبھی بھی نہیں۔" جواب دینے میں دراج نے سیکنڈ کی دیر بھی نہیں کی۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"تمہیں یہ لگتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کی خاطر تمہیں چھوڑ سکتے ہیں؟"

"بس یہی تو دیکھنا ہے' ایسی کوئی نوبت آنے تو دو پہلے... میں نے ابھی کچھ کہا تو چھوٹا منہ' بڑی بات ہو جائے گی' زرکاش پر بہت بھروسہ ہے مگر اس سے زیادہ یقین مجھے اپنے جذبوں پر ہے۔"

"یہ ہوئی نہ جی داری والی بات' یہی مثبت سوچ رکھنا' ذرا اچھی نہیں لگتی کڑھتے ہوئے۔" زنائشہ نے خوشی سے کہا۔

"بس بہت ہو گئی' اب تم ان سے کہو' شادی کے انتظامات کریں۔"

"میں یہ کیوں کہوں' یہ اب ان کا درد سر ہے' وہ بھی اب کہیں نہ کہیں سے شادی کا ذکر نکال کر لے آتے ہیں... جب ان کو معلوم ہے کہ ان کو مجھ سے شادی سے پہلے اپنے گھر والوں کو راضی کرنے کا معرکہ سر کرنا ہے تو پھر مجھ سے اشاروں' کنایوں میں کیا جاننا چاہتے ہیں جبکہ پتہ بھی ہے کہ میں اتنے عرصے سے ان کے لیے ہی مری جا رہی ہوں..." وراج کے ناگوار انداز پر زنائشہ بے ساختہ ہنسی۔

"وہ یہ جاننا چاہتے ہوں گے کہ اب بھی مر رہی ہے یہ لڑکی میرے لیے یا نہیں۔" زنائشہ ہنسی کے دوران ہی بولی۔

"اب بس کفن لپیٹنے کی ہی کسر رہ گئی ہے۔" وراج کی بات پر زنائشہ مزید ہنسی۔

"کیوں ایسی خطرناک باتیں کر رہی ہو' ابھی تو تم نے ان کے گھر کی مالکن بننا ہے' ان کو بتا دو ابھی سے کہ حق مہر میں تم اپارٹمنٹ اپنے نام کرواؤ گی۔"

"ہاں' یہ بتا کر خود کو ان کی نظروں سے گرا دوں... اپنے مشورے ابھی سنبھال کر رکھو' بعد میں کام آنے والے ہیں..." وراج شرارت سے بولی۔

"کیا مطلب ہے... میں تو مذاق کر رہی تھی' تم کیا واقعی ان سے گھر ہتھیانے کے چکر میں ہو...؟" زنائشہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"بعد میں کام آنے والے ہیں تمہارے مشورے مگر میرے نہیں تمہارے لیے۔" وراج نے خشمگین نظروں سے اسے دیکھا۔

"اپنی خوشی سے زرکاش مجھے کچھ بھی دے دیں... بس زہر نہ دیں ورنہ وہ زہر میں ان کو ہی کھلا کر اگلے پچھلے سارے حساب بے باک کر دوں گی۔" وہ مزے سے بولی۔

itsurdu.blogspot.com

وہ ایسے احمق نہیں کہ تم جیسی حسین دلہن کو حق مہر میں زہر دیں گے۔" زنائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

ہو ہی نہ جائوں کہیں میں ان کے لیے حسین و جمیل۔" دراج بیزاری سے بولی۔"

توبہ... کبھی ان میں خامیاں نکالنامت بھولنا۔" زنائشہ کے گھر کنے پر وہ کھلکھلائی۔"

وہ میری تعریف نہیں کرتے' مجھ سے محبت کا اظہار نہیں کرتے' میرے ناز نخرے نہیں اٹھاتے تو میں اور کیا کردوں"

"...گی' ان میں کیڑے ہی نکالوں گی

اللہ کو مانو دراج... میں نے اپنی آنکھوں سے تمہاری فرمائش پر رات کے دو بجے بھی ان کو آئسکریم' پزاو غیرہ یہاں" پہنچاتے دیکھا ہے۔" زنائشہ نے اسے شرمندہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔

تو احسان کیا ہے انہوں نے... کیوں لی میری ذمے داری انہوں نے؟ اب بھگتنے دو۔" وہ ڈھٹائی سے بولی۔"

میرا خیال ہے تمہاری ذمہ داری ان کے سوا کوئی اور بندہ اٹھانے کی ہمت بھی نہیں کر سکتا..." زنائشہ نے مسکراتے" ہوئے کہا تب ہی دراج کے چنگھاڑتے فون نے دونوں کو چونکا دیا تھا' کال ریسیو کرتی وہ سرعت سے بیڈ سے اتری تھی۔

یہ تو ہوا کے پروں پر آتے ہیں' تم نے بھی باتوں میں لگادیا مجھے۔" عجلت میں سینڈلز پہنتی دراج نے اسے گھورا جو" ڈریسنگ سے برش اور کیچر اٹھا کر تیزی سے آرہی تھی۔

بڑی مہربانی..." خشمگیں نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے دراج نے برش اس سے لے کر بالوں میں پھیرا اور کیچر بالوں" میں اٹکالیا۔

اتنے دن بعد زرکاش بھائی کے ہاتھ سے پکا کھانا کھانے کو ملے گا.. یاد سے لانا میرے لیے۔" زنائشہ نے تاکید کی۔"

ضرور' یہ بھی کہنے والی بات ہے' مگر تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آج میں زرکاش کے لیے کھانا پکاؤں گی..."

اس کا رخسار تھپتھپاتے ہوئے دراج نے اس کی خوشی غارت کی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زنائشہ کو زرکاش کی پکائی ہر ڈش بہت ذائقے دار لگتی ہے۔

فکر مت کرو' چائنیز نہیں' آج چکن بریانی پکائوں گی' تمہیں پسند بھی ہے۔ اب تم آرام کرو میں جلدی واپس آجائوں" گی۔" عجلت میں بات مکمل کرتی دراج بیگ سنبھالے باہر بھاگ گئی تھی' مسکراتے ہوئے اس نے دروازہ بند کیا اور گیلری کی طرف آگئی۔ گیٹ کے باہر جاتی دراج سے نظر ہٹا کر اس نے آسمان کا جائزہ لیا تھا' اڑتے پنچھیوں نے اپنے اپنے

itsurdu.blogspot.com

آشیانوں میں واپسی کا سفر شروع کر دیا تھا' خالی ذہن اور خالی نظروں سے اطراف کا جائزہ لیتی وہ جانے کتنی دیر یونہی کھڑی رہی تھی' مغرب کی اذانیں بلند ہونے لگیں تو وہ بوجھل قدموں کے ساتھ پلٹ کر واپس روم میں چلی آئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

وہ ایک ٹرسٹی ہاسپٹل تھا' جو بہت منظم طریقے سے خدمت خلق سر انجام دے رہا تھا' ہر شعبہ امراض میں مستحق مریضوں کے لیے مفت علاج کی بہترین سہولتیں موجود تھیں' مہنگے سے مہنگا ٹیسٹ' دواؤں سے لے کر ایک سرنج تک کے لیے مریضوں کو روپے خرچ نہیں کرنے پڑتے تھے' چوبیس گھنٹے ہاسپٹل کا اسٹاف مستعد رہتا تھا۔ ہمہ وقت کوالیفائیڈ ڈاکٹرز موجود رہتے' اکثریت ان ڈاکٹرز کی تھی جو کسی پرائیویٹ ہاسپٹل یا بڑے سرکاری ہاسپتال سے منسلک تھے مگر وہ سب اپنی مرضی سے ہفتے کے دو دن بلا معاوضہ یہاں اپنی خدمات سر انجام دیتے تھے۔

اس ہاسپٹل میں نمبر کے حصول کے لیے لوگوں کی بڑی تعداد منہ اندھیرے ہی پہنچ جاتی تھی' اس وقت صبح کے نو بج چکے تھے' مریضوں کی آمد و رفت جاری تھی۔ ہر ڈاکٹر کے روم کے باہر مریضوں کا رش بڑھتا جا رہا تھا' ایسے ہی ایک روم کے باہر ایک نازک اندام لڑکی رش کو کنٹرول میں رکھنے اور باری باری انہیں ڈاکٹر کے روم میں بھیجنے کی ذمے داری نبھانے میں ہلکان ہو رہی تھی۔ مریضوں میں عورتیں' مرد' بچے سب ہی شامل تھے' جب کوئی مرد چیک اپ کے لیے اندر جاتا تو اس کے ہمراہ ایک وارڈ بوائے ضرور ہوتا کیونکہ اندر لیڈی ڈاکٹر تھی۔

"آپ لوگ عقل سمجھ ہونے کے باوجود ان عطائیوں کے ہاتھوں اپنی درگت بنواتے ہیں' محنت کے پیسے الگ برباد کرتے ہیں' یہ دانت نکالنا ضروری تھا ہی نہیں' اس کی جڑیں مضبوط تھیں' اس ناتجربہ کار نے زبردستی اچھا خاصا دانت نکال لیا اور وہ بھی اس طرح کہ دانت کا ایک ٹکڑا اندر ہی رہ گیا' اب وہی تکلیف دے رہا ہے۔" چمڑے کے بیڈ پر لیٹے درد سے کراہتے شخص کا چیک اپ کرنے کے بعد وہ اب اس کی بیوی پر برہم ہو رہی تھی۔ "ہم یہاں آپ لوگوں کے لیے ہی بیٹھے ہیں مگر آپ لوگ خود اپنے دشمن بنے ہوئے ہیں۔" واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھتی وہ پیپر' پین سنبھال چکی تھی۔

"ڈاکٹر صاحبہ! اس ہاسپٹل کا پہلے پتہ نہیں تھا' بس کم پیسوں کے چکر میں یہ اذیت لے لی' کل سے یہ درد سے تڑپ رہے ہیں' کھانا' پینا' سونا سب مشکل ہو گیا ہے' بڑی مشکل سے یہاں تک پہنچے ہیں' آپ وہ آدھا ٹکڑا بھی دانت کا نکال دیں یا کوئی ایسی دوا دے دیں کہ درد کم ہو جائے۔" پریشان حال عورت التجائی لہجے میں بولی۔

itsurdu.blogspot.com

ابھی جو گولی کھلائی ہے وہی فوری طور پر کام کرے گی..." پیپر پر لکھتی وہ عورت سے مخاطب ہوئی۔

"آج صرف چیک اپ کا دن ہے' ان کو تکلیف اور سوجن بہت ہے' ایسی حالت میں دانت نہیں نکالا جا سکتا' درد ابھی کم ہونا شروع ہو جائے گا' آپ بھی ابھی یہیں رکیں تب تک' سب دوائیں یہیں سے ملیں گی' ایک ٹیبلیٹ میں اپنے پاس سے دے رہی ہوں۔" بولتے ہوئے اس نے ٹیبل کی دراز سے ایک پیکٹ نکال کر عورت کے حوالے کیا۔ "اس میں صرف دو ٹیبلیٹس ہیں ایک آج رات اور ایک کل رات اپنے شوہر کو کھلانا باقی دوائیں تینوں ٹائم دینی ہیں' یہ کارڈ سنبھال کر رکھنا' پرسوں ساتھ لے کر آنا اور کھانے میں صرف دلیہ' پتلی کھچڑی' جوس ہی دیجئے گا جو یہیں سے دوائوں کے ساتھ مریض کے لیے دیئے جاتے ہیں۔" اس کی تاکید پر مشکور نظروں سے اسے دیکھتی عورت کارڈ' سلپ وغیرہ سنبھالتی اپنے شوہر کی طرف چلی گئی جبکہ وہ انتظار میں بیٹھی دوسری پیشنٹ کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

شور کی آواز پر وہ ایک پیشنٹ کو چیک کرتی چونک کر دروازے کی طرف متوجہ ہوئی تھی' پیرا میڈکس اسٹاف کے ایک لڑکے کے ہمراہ بلند آواز میں ایک باباجی بڑبڑاتے چلے آ رہے تھے' سر پر صافہ لپیٹے' لمبے سے کرتے میں' جھکی کمر اور لاٹھی کے سہارے چلتے یہ باباجی تین دن پہلے بھی اپنے پوتے کے ساتھ آئے تھی' بڑی مشکل سے انہوں نے بتیسی کا سائز دیا تھا۔ آج کوئی ایک گھنٹہ پہلے ہی اس نے باباجی کی رام کہانیاں سنتے ہوئے ان کے نئے دانت چیک کر کے' دانت اور باباجی کو پیرا میڈکس اسٹاف کے حوالے کر دیا تھا۔

"کیا ہوا... دانت لگوا کر چیک کروا لیے... کوئی مسئلہ...؟" اس نے حیرت سے پوچھتے ہوئے باباجی کو بھی دیکھا۔

"ان لوگوں نے میرے دانت بدل دیئے' یہ وہ والے دانت نہیں جو آپ نے دیئے تھے' مجھے اس پر شک ہے' اس نے میرے دانت کسی اور کو دیئے ہیں۔"

"اکبر... کچھ کھلایا تھا ان کو' چبائیں گے تو ایڈجسٹ ہوں گے دانت۔" مسکراہٹ چھپائے وہ استفسار کر رہی تھی۔

"یہ بہت کچھ کھا بھی چکے ہیں' چبا بھی چکے ہیں مگر ایک گھنٹے سے تکرار کر رہے ہیں' ماننے کو تیار ہیں نہ سمجھنے کو... مجھے ان سے کوئی دشمنی ہے جو میں ان کے دانت بدل دوں گا۔"

"تو نے بدلے ہیں میرے دانت... مجھے بوڑھا سمجھ کر احمق بنا رہا ہے' میں ابھی شکایت والے دفتر میں جا کر تیری شکایت کرتا ہوں۔

itsurdu.blogspot.com

"بابا جی... اگر یہاں کسی بات کے لیے آپ کو پریشان کیا جا رہا ہے یا آپ کے ساتھ کوئی اچھی طرح پیش نہیں آ رہا تو ضرور کمپلین آفس میں جائیے' اکبر بابا جی کو یہاں کرسی پر بٹھا دو۔" نرم لہجے میں بابا جی کو مخاطب کرنے کے بعد اس نے اکبر کو ہدایت دی۔

"اب ایسا کرو بابا جی کے لیے چار' پانچ قسم کے تازہ پھل منگواؤ اور ٹھیک طرح سے دھو کر کاٹ کر لاؤ۔" پیسے اکبر کے حوالے کرتی وہ تاکید کر رہی تھی جبکہ اکبر سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔

پہلے سے موجود ایک پیشنٹ کو چیک کرنے کے بعد وہ دوبارہ بابا جی کی طرف متوجہ ہوئی جن کی شکایتیں جاری تھیں۔

"بابا جی' میں اچھی طرح چیک کر چکی ہوں' اب آپ میری بات غور سے سنیں' بتیسی کا ہر سائز الگ الگ ہوتا ہے لہٰذا آپ کے مصنوعی دانت کسی دوسرے بندے کے کسی کام کے نہیں' نہ ہی کسی اور کے دانت آپ استعمال کر سکتے ہیں' دراصل آپ پہلی بار مصنوعی دانت استعمال کر رہے ہیں اسی لیے آپ کو دشواری ہو رہی ہے' کچھ دن لگیں گے آپ کو عادی ہونے میں' آپ میرے سامنے پھل کھائیے گا' اس دوران کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو میں دیکھ لوں گی' بے فکر رہیے۔" پھر کوئی ایک گھنٹہ تو مزید لگا تھا بابا جی کو مطمئن کرنے میں' اپنے پیشنٹ کو چیک کرتے ہوئے وہ بڑی مستقل مزاجی سے بابا جی کی دنیا جہان کی باتیں بھی سنتی محظوظ ہوتی رہی تھی۔ آخری میں رہ جانے والے کچھ پیشنٹس کو نمٹاتے ہوئے وہ مسلسل آنے والی کالز کو اگنور کر رہی تھی۔

"ڈاکٹر صاحبہ' وہ بلا رہے ہیں آپ کو' گارڈ بتا رہا ہے اس پر غصہ ہو رہے ہیں۔" ایک بار پھر اکبر کی آمد ہوئی۔

"کہہ دو' بس دو منٹ میں آ رہی ہوں۔" وہ مصروف انداز میں بولی۔

"آپ یہ فون پر کہہ دیں ان کو۔" اکبر نے مشورہ دیا۔

"کیوں؟ میری جگہ اگر گارڈ دو' چار کھری کھری سن لے گا تو کوئی حرج ہے؟" اس کے خشمناک لہجے پر اکبر مسکراتے ہوئے سر ہلاتا باہر نکل گیا۔ دس منٹ بعد وہ واقعی بیگ سنبھالے بہت عجلت میں ہاسپٹل کے گیٹ سے برآمد ہوئی تھی' فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اس نے غلطی سے بھی ایک نگاہ اسے نہیں دیکھا تھا جو بڑی سنجیدگی سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

"زرق... مجھے گھورتے رہنے سے تمہارا برباد ہو جانے والا وقت واپس نہیں آ جائے گا' اس سے پہلے کہ مزید تمہارا قیمتی وقت ضائع ہو' گاڑی اسٹارٹ کرو پھر سارا راستہ مجھے گھورتے رہنا۔" اس کے گھرکنے کا خاطر خواہ اثر ہوا مگر وہ جانتی تھی

itsurdu.blogspot.com

کہ باتیں تو ضرور سننی ہوں گی۔

تم جانتی ہو‘ مجھے بورڈ میٹنگ ارینج کروانی تھی پر یہ کام منیجر کو سونپ کر میں ایک گھنٹے پہلے تمہارے ایک فون پر یہاں موجود ہوں۔‘‘

تم ہمیشہ ہی میرے ایک فون پر یہاں آتے ہو‘ اب کیا ہر بار اس مہربانی کے لیے تمہارا شکریہ ادا کرنا ہوگا؟‘‘ وہ بیزاری سے بولی۔

کم از کم اپنی غلطی تو مان سکتی ہو کہ تم کبھی وقت کی پابندی نہیں کرتیں‘ تمہاری وجہ سے بھائی کی باتیں سن کر اب مجھے ان کا سامنا بھی کرنا ہوگا‘ آئندہ اپنے مریضوں سے فارغ ہو کر ہی مجھے کال کرنا ورنہ میں مریضوں کے درمیان سے تمہیں اٹھالے جاؤں گا۔‘‘

کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کہ دنیا کے اگر سارے بھائی میرے بھائیوں جیسے ہوں تو کسی کو چنگیز خان اور ہلاکو خان جیسی شخصیات کے بارے میں جاننے کے لیے تاریخ کے اوراق چھاننے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔‘‘ وہ کافی سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

تمہیں اپنی اس سوچ سے بھائی کو ضرور آگاہ کرنا چاہیے۔‘‘ مشورہ بھی بہت سنجیدگی سے دیا تھا۔‘‘

اب میرا اس قدر بھی دماغ خراب نہیں ہوا۔‘‘ رجاب نے خشمگین نظروں سے اسے دیکھا۔ ’’اب ذرا اسپیڈ بڑھاؤ ورنہ آغا جان کو ڈرائیور کے ساتھ گھر جانا پڑا تو تمہارے ساتھ ساتھ میری بھی خیر نہ ہوگی۔‘‘

’’فکر مت کرو‘ تمہارے حصے کی ناراضی مجھ پر اتر چکی ہے ہر بار کی طرح۔‘‘

پھر تو ساری بات ہی ختم جو ہونا تھا وہ ہو چکا‘ تم یہ بتاؤ فلائیٹ کب کی ہے تمہاری؟‘‘ مسکراہٹ چھپائے وہ موضوع بدل گئی۔

’’کل شام کی۔‘‘

’’واپسی کب ہوگی؟‘‘

’’بس تین دن لگیں گے‘ دعا کرنا کامیاب رہوں‘ کمپنی کو ایک بڑا آرڈر ملنے کی توقع ہے۔‘‘

بالکل فکر مت کرو ٹینڈر ہماری کمپنی کا ہی پاس ہوگا‘ اپنی محنت اور صلاحیت کے بل بوتے پر تم نے وہ مقام حاصل کیا‘‘

itsurdu.blogspot.com

ہے جسے حاصل کرنے میں آدھی زندگی گزر جاتی ہے' آغا جان کو یونہی تم پر بھروسہ اور اعتماد نہیں' ان کو اچھی طرح اندازہ ہے تمہاری قابلیت کا' جو انسان اپنے نفس کو لگام دینا جانتا ہو وہ پھر دنیا کا ہر معرکہ سر کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔"

"یہ تم کہہ سکتی ہو ورنہ میں اپنی حقیقت جانتا ہوں' میں پستیوں میں گرا ایک گناہ گار انسان تھا اور پستیوں سے نکل کر بھی..." اس کے سرد لہجے پر رجاب نے گہری سانس لے کر اسے دیکھا۔

"اس معاملے میں کچھ بھی اس وقت تک نہیں کہہ سکتی جب تک تم سے کوئی بھی سوال نہ کرنے کا جو وعدہ میں نے کیا ہے اس وعدے کی مدت پوری نہ ہو جائے۔" رجاب کے کہنے پر وہ خاموش رہا جبکہ وہ اس کے سپاٹ چہرے سے نگاہ ہٹاتی باہر متوجہ ہو گئی تھی۔

"ہم گھر کی طرف نہیں جا رہے؟" کچھ دیر بعد بدلتے راستوں نے رجاب کو چونکایا' جواباً زرق نے اسے بس ایک نگاہ دیکھا اور اس کے بعد کچھ کہنے سننے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہ جاتی تھی۔

ہاسٹل سے کچھ فاصلے پر سڑک کے دوسری جانب گاڑی رکی تھی' ایک لفافہ زرق نے خاموشی سے رجاب کے حوالے کیا' جسے لے کر وہ دوپٹے کے نقاب میں چہرہ چھپاتی گاڑی سے اتر گئی تھی۔ بہت سے سوال آج پھر اس کے ذہن میں کلبلاتے تجسس کو بڑھا رہے تھے' اگر اس نے زرق سے کوئی بھی سوال نہ کرنے کا وعدہ نہ کیا ہوتا تو کم از کم وہ اس لفافے اور ہاسٹل میں موجود اس شخصیت کے حوالے سے ضرور سوال اٹھاتی' یہ الجھن سب سے زیادہ اہم تھی کہ اس شخصیت سے زرق کا تعلق کیا ہے جس کے نہ سامنے وہ جانا چاہتا ہے نہ اپنا نام ظاہر کرتا ہے' یوں چھپ کر اتنے مشکوک انداز میں وہ کس کے لیے اس ہاسٹل تک آنے پر مجبور ہے' رجاب کے لیے یہ سب اور ایسے بہت سے سوال ایک معمہ تھے۔ کسی معمول کی طرح لفافہ ہاسٹل کے چوکیدار کے حوالے کرتی وہ واپس آ گئی تھی' زرق نے کوئی سوال کیا نہ ہی اسے کسی سوال کی اجازت تھی اسے بس وقت آنے تک اسی طرح خاموشی سے زرق کے لیے یہ کام کرتے رہنا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

وسیع و عریض کمرے کی بند کھڑکیوں اور ان پر گرے بھاری پردوں کی وجہ سے روشنی کی کوئی لکیر بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی تھی' جو سکوت اور سوگواری ماحول پر چھائی ہوئی تھی وہ اس وجود پر بھی طاری تھی جو بیڈ پر بکھرا ہوا تھا' لیمپ کی مدھم روشنی میں اس کی کھلی آنکھیں چھت پر ساکت تھیں۔ بعض اوقات زندگی بس ایک بوجھ بن کر رہ جاتی ہے' ایک

itsurdu.blogspot.com

ایسا بوجھ جسے کاندھوں سے اتار کر پھینکا بھی نہیں جا سکتا۔ قیمتی چیزیں بھی گم ہو جائیں تو صبر آ جاتا ہے مگر جس سے روح کا، سانسوں کا تعلق ہو وہی گم ہو جائے تو پھر زندگی میں باقی کیا رہ جاتا ہے۔ کچھ بھی تو نہیں' اس کی آنکھوں کے کنارے سے ایک تواتر سے گرم سیال پھسل رہا تھا۔

عرش... میں تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تم رویا مت کرو' پتہ ہے اتنی اذیت' اتنی وحشت ہوتی ہے مجھے تمہاری" آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ کر کہ دل چاہتا ہے تمہارے سارے دکھ کہیں رکھے ہوئے مل جائیں اور میں ان کو سمندر کی گہرائیوں میں چھپا آؤں' مگر میں بے بسی سے تمہیں روتا دیکھتی رہتی ہوں' پھر یہ بھی سوچتی ہوں کہ تم میرے سامنے اپنا دل ہلکا نہیں کرو گے تو اور کون ہے یہاں میرے سوا' مجھے ہمت سے کام لینا ہو گا تب ہی تو ہم آگے بڑھ سکیں گے' ہمارے درمیان اب ایک مضبوط رشتہ ہے' ہم نے ہی تو ایک دوسرے کو سنبھالنا ہے۔" کانوں میں گونجتی ایک آواز اس کے آنسوؤں کی رفتار کو بڑھا رہی تھی۔" تمہیں جب جب ماما کی بہت زیادہ شدت سے یاد آئے تو اللہ کو پکارا کرو' ماما کے لیے دعا کیا کرو' ان کو تمہارے آنسوؤں کی نہیں تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے' تمہاری دعائیں ان کے آخرت تک کے سفر کو آسان کریں گی' پھولوں سے بھر دیں گی' ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تم مجھ سے ان کے بارے میں بات کیا کرو' جو کچھ تم ان سے نہیں کہہ سکے تھے' وہ سب باتیں مجھ سے کیا کرو' تمہارے آنسو تو ان کو سوائے تکلیف کے اور کچھ نہیں دے سکیں گے۔" بازوؤں میں چہرہ چھپاتے ہوئے اس نے دوبارہ اس آواز کو سننے کی کوشش کی تھی مگر' ایک ہولناک سناٹے کے سوا اردگرد کچھ نہیں تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس رات آخری بار زرناشہ کا چہرہ دیکھنے کے بعد اس نے کتنا عرصہ گزر جانے کے بعد آنکھیں کھولی تھیں' اسے نہیں یاد تھا کہ کتنا وقت گزر جانے کے بعد وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل ہوا تھا' بس اسے یہ پتہ تھا کہ اس نے سب کچھ کھو دیا ہے' یہاں تک کہ اپنی یادداشت کو' خود اپنے آپ کو بھی گم کر دیا تھا' یہ تو کوئی اور ہی دنیا تھی جہاں اس نے آنکھیں کھولی تھیں' یہاں کچھ بھی تو نہیں تھا اس کے لیے' کوئی شناسا' مانوس چہرہ تک نہیں' اپنی جڑ' اپنی بنیاد' شجرہ شناخت کا کوئی سراغ' کوئی نشان تک اس کے پاس نہیں تھا' وہ کون تھا' کیا تھا' کہاں سے آیا تھا؟ اسے کچھ معلوم نہ تھا' اگر اس وقت اس کے قریب شہرام نہ ہوتے تو وہ دیواروں سے سر ٹکرا ٹکرا کر خود کو ختم کر چکا ہوتا یا پھر جنونی کیفیت میں سڑکوں پر بھاگتا کسی گاڑی سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتا' اگر شہرام سائے کی طرح اس کے ساتھ نہ لگے ہوتے حالانکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ شہرام سے اس کا کیا تعلق ہے' وہ نہیں

itsurdu.blogspot.com

جانتا تھا کہ یہ کون شخص ہے جو اس کے ناکارہ' لاغر وجود کو ہاتھوں میں اٹھائے کبھی کسی معالج کے پاس بھاگتے تو کبھی کسی معالج کے پاس' اس کے لیے تو خود اپنا وجود' اپنا ہی چہرہ اجنبی اور ناآشنا تھا۔ اس نئی دنیا میں شہرام نے اسے ہتھیلی کا چھالہ بنائے رکھا تھا اس کی دنیا صرف شہرام اور ان کے گھر تک محدود ہو کر رہ گئی تھی' گمشدہ یادداشت اور منتشر حواسوں کے ساتھ اپنی اس اجنبی زندگی میں ایڈجسٹ ہونا بہت مشکل اور کٹھن تھا' شہرام اور ان کے گھر کے گنے چنے دیگر نفوس کے درمیان جیسے اس نے دوسرا جنم لیا تھا' نئے سرے سے اس کی پرورش ہوئی تھی' شہرام نے اسے سکھایا کہ اللہ کو کیسے پکارنا چاہیے' شہ رگ سے بھی زیادہ قریب اللہ ہے' اللہ کو اپنے بندے کا رونا' گڑگڑانا' پکارنا پسند ہے حالانکہ اللہ سب جانتا ہے' تو پھر مانگو اس سے' گڑگڑاؤ' پکارو اسے سجدوں میں' اس نے بھی سیکھا' سمجھا اور اس پر عمل بھی کیا' یہ سب اس کی بے چینی اور وحشت کو کم کرتا تھا' شہرام کی حوصلہ افزا باتیں' نصیحتیں اسے ناامیدی اور مایوسیوں کی تاریکی سے نکالتی تھیں' پھر وہ وقت بھی قریب آنے لگا جب دھند ختم ہونے لگی' بادل چھٹ گئے تھے' مگر جانے کیوں اچانک کوئی آسمانی بجلی آ گری تھی' اپنے نام و نسب اور خالی ذہن کے ساتھ وہ جس اذیت میں رہا تھا' چھٹتے بادلوں اور یادداشت کی کھلتی پرتوں نے اسے ایک قیامت کے درمیان لا کھڑا کیا تھا' جس وقت وہ دیوانہ وار گھر سے نکلا' دنیا حیرت سے اسے اور اس کے پیچھے سڑک پر دوڑتے شہرام کو تک رہی تھی' بس ایک وہی تھا جسے کوئی ہوش نہیں تھا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا' کوئی ہے جو اس کا انتظار کر رہا ہوگا' دو آنکھیں اس کی راہ تک رہی ہوں گی' اس کے وجود کا ہی ایک حصہ جو اس کے ساتھ ہی سانس لے رہا تھا' اسے یاد آ گیا تھا' مگر جہاں اس کے قدم رکے وہ تو کوئی اور ہی جگہ تھی' عالم دیوانگی میں پھٹی آنکھوں سے اس نے کئی بار سفید پول کو دیکھا' گھنے درخت اور باؤنڈری کو بھی' اس جانب تو سب کچھ وہی تھا لیکن سڑک کے دوسری جانب دور دور تک ملبے کا ڈھیر پھیلا تھا' کسی عمارت کا نام و نشان تک نہ تھا' ملبہ اٹھانے والوں سے شہرام نے پوچھ گچھ کی تو معلوم ہوا کہ حالیہ طوفانی بارشوں میں دو عمارتیں گر گئی تھیں' کافی جانی اور مالی نقصان ہوا جس کے بعد ان تمام عمارتوں کو مخدوش قرار دے کر حکومت نے مسمار کروا دیا' اس کے لیے عمارتوں کا گرنا ہی ایک اندوہناک خبر تھی' کسی صدمے کو وہ سہنے کی حالت میں نہ تھا' ایک اور قیامت کا سامنا کرتے ہوئے اسے بس اپنی دھاڑیں سنائی دے رہی تھیں' اس کا کمزور لاغر وجود ملبے کے ڈھیر میں ہی پھر سے بکھر گیا تھا' اس کا بس چلتا تو وہیں پول کے پاس اپنے دن' رات بسر کرتا مگر شہرام اسے یوں چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے' اس میں طاقت نہیں تھی مزاحمت کی' وہ پھوٹ پھوٹ کر روتا ان

itsurdu.blogspot.com

سے التجائیں کرتا رہ جاتا مگر شہرام زبردستی اسے اپنے ساتھ گھر لے آئے اس وعدے کے ساتھ کہ کل وہ اسے دوبارہ یہاں لے آئیں گے اور اس کے ساتھ مل کر اس گم گشتہ ہستی کی تلاش کریں گے کہ جس کے بغیر وہ اب اس دنیا میں رہنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

عرش... ہم کم از کم یہ تو پتہ کر چکے ہیں کہ وہ زندہ ہے اور تمہارے لیے یہ بھی بہت ہونا چاہیے' وہ یہاں ہونے والے حادثے سے بہت پہلے ہی چلی گئی تھی' اپنی ماں کے انتقال کے بعد وہ تنہا یہاں رک بھی کیسے سکتی تھی' یقیناً وہ اپنے کسی رشتے دار کے پاس چلی گئی ہے' اس شہر میں یا کسی دوسرے شہر میں مگر وہ ہے اسی دنیا میں تمہارے لیے یہ حقیقت کسی خوشی اور اطمینان کا باعث نہیں؟'' اس دن بھی پھر شہرام نے اسے سمجھایا جب اس نے پول کے پاس گم صم بیٹھے صبح سے شام کر دی تھی۔ وہ شہرام کو نہیں سمجھا سکتا تھا کہ اس جگہ جو تسکین اس کی تڑپتی روح کو ملتی ہے' وہ کہیں اور نہیں مل سکتی۔ وہ شہرام پر چیخنا چاہتا تھا کہ آخر یہ شخص اسے اس کے حال پر کیوں نہیں چھوڑ دیتا' وہ ان کو بتانا چاہتا تھا کہ ان کو یہ حق نہیں کہ وہ اسے اپنی مرضی کے مطابق چلنے پر مجبور کریں' مگر وہ ایسا نہیں کر سکا تھا کیونکہ ہر بار اسے یاد آ جاتا تھا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے بے شمار راتیں اس کی تیمارداری اور دلجوئی میں تیاگ دی۔ اسے نہیں بھولتا تھا یہ سچ کہ جب وہ چل نہیں سکتا تھا تو یہ شخص اس کے پیر بن گیا تھا' جب وہ اپنے ہاتھ سے کچھ کھانے کے بھی قابل نہ تھا تو یہی شخص اس کے ہاتھ بن گیا تھا' یہ شخص اس کے لیے شفقت اور مہربانیوں کا ایک سمندر تھا' یہ شخص بنا کسی غرض کے ہمہ وقت اس کا سہارا بنے رہنے کے لیے تیار رہتا تھا' ایسے انسان کی تذلیل وہ کر بھی کیسے سکتا تھا' وہ اپنی ذات سے ان کو کبھی کوئی تکلیف نہیں دے سکتا تھا' اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا شہرام کی تقلید میں چلنے کے سوا۔

ہم مل کر اسے ڈھونڈیں گے' زمین آسمان ایک کر دیں گے مگر ہمت نہیں ہاریں گے' تم نے جہاں اس حد تک خود کو سنبھالا ہے تھوڑا اور خود کو مضبوط کر لو' تم جانتے ہو تم نے اس سے کتنے وعدے کیے تھے' ان وعدوں کو پورا کرنے کے لیے تمہیں ہمت کرنی ہوگی تاکہ جب وہ تم سے ملے تو تمہاری کامیابیوں پر اسے فخر ہو۔ مجھے یقین ہے تم ضرور اسے ڈھونڈ لوگے' جس سے محبت ہوتی ہے اس سے اس لیے بھی دور ہونا پڑتا ہے تاکہ انسان اس کی اور زیادہ قدر کرے' دل میں اس کی محبت اور اہمیت اور زیادہ بڑھ جائے' تمہیں بس اس بات پر یقین قائم کر لینا چاہیے۔'' بے شمار مرتبہ شہرام کو یہ سب دوہرانا پڑتا تھا جبکہ وہ بس خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھتا رہتا مگر شہرام جانتے تھے کہ ان کی کوشش رائیگاں

itsurdu.blogspot.com

نہیں جارہی' وہ اس کی نفسیات سے اچھی طرح واقف ہو چکے تھے' اس لیے پر امید تھے کہ بوند بوند گرتا پانی بھی مضبوط پتھر پر اثر کر جاتا ہے۔

www.PakDigestNovels.Com

زرکاش کے ہمراہ وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہی ہوئی تھی کہ بروقت امان کی آمد نے اس کا سارا جوش و خروش ماند کر دیا تھا اور وہ چور سی الگ بن گئی تھی' مناسب یہی تھا کہ وہ ان دونوں دوستوں کے درمیان سے ہی نکل جائے' لہٰذا چائے کا اہتمام ان دونوں کے لیے کرنے کے بعد وہ ٹی وی کے سامنے آ بیٹھی تھی۔ اسے ایک گھنٹہ تو گزر ہی گیا تھا چینل چینج کرتے کرتے' امان بھی بہت فرصت سے آیا تھا' بڑھتی بوریت کے ساتھ اس پر جھنجلاہٹ طاری ہونے لگی تھی' مزید کچھ وقت گزرا تو اسے حیرت بھی ہوئی کہ ڈرائنگ روم میں ایسی بھی کیا گفتگو ہو رہی ہے جو ختم ہو کر ہی نہیں دے رہی' بڑھتے تجسس کو وہ روک نہیں سکی تھی لہٰذا دبے قدموں ڈرائنگ روم کے نیم وا دروازے کے نزدیک جا پہنچی۔

"تم آج بھی میری وہی ایک بات ماننے کے لیے تیار نہیں جو کم از کم دو سال پہلے ہی تمہیں مان لینی چاہیے تھی' کافی وقت مل گیا تھا دراج کو اپنی اسٹڈیز اور میچور ہونے کے لیے' اپنے فیصلے لینے کے لیے' اپنے مقاصد کے حصول اور ان کو سمجھنے کے لیے تو ساری زندگی ہے' وہ ہمیشہ سے بہت سمجھدار اور ذہنی طور پر میچور لڑکی ہے' دو سال پہلے اگر تم فیصلہ لے لیتے تو وہ اب تک نہ صرف تمہیں اور تمہاری زندگی کو سنبھال چکی ہوتی بلکہ اب تک تو وہ تمہارے گھر والوں سے اپنے تمام تعلقات بہتر کر کے خود کو منوا چکی ہوتی' مگر تمہیں نہ جانے ابھی اور کون سے صحیح وقت کا انتظار ہے۔" سانس روکے وہ اندر سے ابھرتی امان کی آواز کو سن رہی تھی۔

"زرکاش... اب بہت ہو چکا' اپنے علاوہ تمہیں ہمیشہ سب کی ہی فکر رہی ہے' اپنی خوشیوں اور خواہشوں کو ایک طرف ہٹا کر تم نے ہر بار خود سے تعلق رکھنے والوں کی خوشیوں اور خواہشوں کو پورا کرنے میں اپنی زندگی کے بے شمار برس لگا دیئے مگر اب تو کوئی بڑی ذمہ داری نہیں رہی تم پر' تمہارے بہن بھائی سب خوش ہیں' اپنی اپنی زندگی میں اب' کم از کم اب تو اپنی طرف دیکھ سکتے ہو تم۔"

"اپنی طرف ہی تو دیکھ رہا ہوں اسی لیے تو اپنے لیے کچھ بھی سوچنے سے ہچکچاتا ہوں' سچ کہوں تو ڈرتا ہوں۔" زرکاش کی گمبھیر سنجیدہ آواز نے دراج کو چونکایا۔

itsurdu.blogspot.com

"امان... تم سب جانتے ہو مگر تمہیں میرے چہرے پر لگی سیاہی اور میرے دامن پر لگے داغ اس لیے نظر نہیں آسکتے کیونکہ تم مجھ سے انسیت اور محبت رکھتے ہو' تم صرف میرے کردار کے اس ایک رخ کو دیکھتے ہو جو بہت صاف شفاف ہے مگر میں اپنے کردار کے اس سیاہ رخ کو بھول نہیں سکتا جو ایک حقیقت ہے' جس سے نہ تم نگاہ چرا سکتے ہو نہ ہی دراج' ایک نارمل انسان کی طرح میں بھی چاہتا ہوں کہ میرا گھر' میری زندگی آباد ہو' میری اپنی ایک فیملی ہو مگر میں جب جب اس خواہش کی تکمیل کے لیے دراج کی طرف دیکھتا ہوں تو کوئی چابک سی لگتی ہے اور مجھے اپنا وہی مسخ شدہ کردار یاد آجاتا ہے' میں یہ قبول کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں' دراج نے ایسا کوئی گناہ نہیں کیا کہ جس کے بدلے اسے مجھ جیسے گناہ گار' سیاہ کار انسان کے ساتھ زندگی گزارنی پڑے' اب وقت بہت بدل چکا ہے' وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ سمجھدار اور معاملہ فہم ہو چکی ہے' آج نہیں تو کل وہ کہیں نہ کہیں یہ ضرور سوچے گی کہ کیا اس کے لیے اس دنیا میں ایک استعمال شدہ انسان ہی رہ گیا تھا؟ میں جانتا ہوں کہ تم میری ان باتوں سے اختلاف کرو گے مگر میں اس وقت سے نگاہ نہیں چرا سکتا' دراج میرے لیے صرف ایک لڑکی نہیں ہے جو میری محبت میں مبتلا ہے یا میں اس کی' سب سے پہلے میرا اس سے ایک خونی رشتہ ہے جو قطعاً مجھے اجازت نہیں دیتا کہ اپنی خواہشوں کے لیے میں کسی خود غرضی کا مظاہرہ کروں نہیں' وہ کسی بھی طرح اس سب کی حق دار نہیں ہے۔" زرکاش مضطرب لہجے میں بول کر خاموش ہوا۔

"زرکاش... مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اللہ پر تمہارا یقین کمزور بھی ہو سکتا ہے۔" گہری خاموشی میں امان کی تاسف بھری آواز ابھری۔

"اللہ تو بندے کے پہاڑ جتنے گناہ بھی اس کے ندامت بھرے آنسو کی بدولت معاف فرماتا ہے اور تم تو اللہ کے گھر کا طواف کر کے آئے ہو' مقدس زمین کو چوم کر آئے ہو' میں جانتا ہوں کہ تم اپنے گناہ کے لیے کتنے نادم اور شرمسار رہے ہو' کفارہ ادا کرتے رہے ہو' تو پھر اللہ کے اس مقدس گھر جا کر تم نے کس' کس طرح نہ اپنے گناہوں کی معافی مانگی ہو گی' کوئی لمحہ وہاں ایسا نہ ہو گا کہ جس میں تمہاری آنکھیں خشک ہوئی ہوں گی اور تم اب اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والی باتیں کر رہے ہو' کیا تم چاہتے ہو کہ ساری دنیا مل کر تمہیں سنگسار کر ڈالے پھر تمہیں یقین آئے گا کہ اللہ نے تمہیں معاف کر دیا؟" امان سخت تاسف کے ساتھ بولا۔ "گناہوں سے کوئی انسان پاک نہیں ہے زرکاش' میری طرف دیکھو' برسوں سے تڑپ رہا ہوں' اس خواہش کو دل میں چھپائے ہوئے ہوں' سجدوں میں گڑگڑاتا ہوں کہ ایک بار تو

itsurdu.blogspot.com

بلاوا آ جائے' پیسہ ہے' پاسپورٹ تیار ہے' ویزے کا بھی کوئی مسئلہ نہیں مگر ہار بار کوئی نہ کوئی رکاوٹ کوئی نہ کوئی مجبوری راستہ روک لیتی ہے اور میرا صبر بڑھتا جاتا ہے' میری نظر میں تم مجھ سے زیادہ بہتر اور قابل رشک ہو کیونکہ تمہاری ندامت' تمہاری التجائوں پر نظر کرم ہوئی' مجھے شدید دکھ ہے کہ ایسی سعادت مل جانے کے باوجود اب بھی تم یہ سوچ رکھتے ہو۔" اماں اور بھی کچھ کہہ رہا تھا مگر دراج ڈرائنگ روم سے دور ہتی پر سوچ انداز میں کچن کی جانب چلی گئی تھی۔

ٹیبل کے گرد بیٹھے خالی گلاس کو تکتے ہوئے پتہ نہیں اور کتنے لمحے گزر گئے تھے' اپنی سوچوں میں اسے اندازہ نہیں ہوا تھا' اکثر اوقات جب سوچیں حاوی ہوتیں تو ماضی اور حال کا موازنہ کرتے ہوئے اسے بہت عجیب لگتا تھا' پہلے اسے زرکاش کے سوا اس سے سب کچھ چاہیے تھا مگر اب زرکاش' اس کی پہلی ترجیح تھا۔ باقی سب پس پشت جا چکا تھا' اب اس کے لیے سب کچھ زرکاش کے بعد آتا تھا' ماضی میں وہ تنگ دستی کی ماری' غربت کی سفاکیوں سے نڈھال ایک ترسی ہوئی' محرومیوں کا شکار باغی اور نو عمر لڑکی ہی تو تھی اسے اپنے لیے جو ٹھیک لگا وہی راستہ وہ اپناتی رہی تھی مگر پھر وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے حالات اسے راہ راست پر لے آئے' زرکاش کی وجہ سے اس نے واقعی اپنی خواہش کے مطابق روپے پیسے کی ریل پیل دیکھی اور دیکھ رہی تھی' آسائشوں کی قیمتی چیزوں کی اس کے پاس کوئی کمی نہ رہی تھی اور جس چیز کی کمی نہ رہے اس کی پھر اہمیت بھی بہت زیادہ باقی نہیں رہ جاتی۔ فراوانی طبیعت میں اعتدال بھی لے آتی ہے' وہ بھی سمجھ چکی تھی کہ بے غرض' بے لوث تعلق' سچے جذبے اور خلوص نیت مادی چیزوں سے بڑھ کر انسان کی زندگی میں وزن رکھتے ہیں۔ قدموں کی آہٹ پر وہ چونک کر کچن میں داخل ہوتے زرکاش کی طرف متوجہ ہوئی۔

مجھے پتہ ہے تمہارا موڈ خراب ہوگا' مگر قصور میرا نہیں' تم اماں کو ہی برا بھلا کہو تو زیادہ بہتر ہوگا۔" زرکاش کے کہنے پر سنجیدہ سی مسکراہٹ دراج کے لبوں پر بکھری تھی۔

آپ یہاں بیٹھیں میرے جانے کا وقت ہوگیا ہے کچھ باتیں ہی کر لیتے ہیں۔" اس کے کہنے پر زرکاش سر ہلاتا قریب ہی کرسی پر براجمان ہوگیا۔

اب کرو بات' ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔" اس کے خاموشی سے دیکھتے رہنے پر وہ حیرت سے بولا۔"

دیکھ رہی ہوں کہ اللہ اپنے جن بندوں سے خوش اور راضی ہوتا ہے ان کے چہرے بھی آپ کے چہرے کی طرح" ہوتے ہوں گے کہ جن کو دیکھ کر ہی آنکھوں میں ٹھنڈک اور روشنی اتر آتی ہے۔" اس کے رشک بھرے لہجے نے

itsurdu.blogspot.com

زرکاش کو مزید حیران کر دیا۔

"میں آپ سے معذرت کرنا چاہتی تھی کیونکہ میں نے آپ کی اور امان بھائی کی کچھ باتیں سنی ہیں۔"

تو کوئی بات نہیں' یہ تمہارا گھر ہے' یہاں تمہیں کوئی پابندی نہیں نہ میں پابند کرنے کا حق رکھتا ہوں۔" زرکاش کے "فوراً ہی کہنے پر وہ ایک پل کے لیے خاموش ہوئی۔

"آپ کو برا نہیں لگا جب امان بھائی نے اللہ پر آپ کے یقین کے کمزور ہونے کی بات کی تھی؟"

نہیں' کیونکہ اس کے اندازے میں کوئی سچائی نہیں تھی' ہر گزرتا دن اللہ پر میرے یقین اور ایمان کو مضبوط کرتا ہے" "سو برا لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

"پھر آپ اپنے کسی گناہ' کسی غلطی پر نادم ہونے کے بعد بھی اتنے تذبذب کیوں ہیں؟"

تذبذب تو انسانوں کے لیے دل میں پیدا ہوتا ہے دراج' اللہ تو معاف کر دیتا ہے' پر انسان نہیں' لوگ ہزاروں اچھے" عمل بھول جاتے ہیں مگر ایک برا عمل نہیں' ایک اللہ کی ذات ہی ہے کہ جس کی بارگاہ میں بندے کا ایک اچھا عمل مقبول ہو کر سارے گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ یہ فطری بات ہے کہ میں محتاط رہوں' آگے بڑھنے سے پہلے اپنے پچھلے "اعمال کو بھی یاد رکھوں کیونکہ مجھے رہنا تو ابھی اسی دنیا کے انسانوں کے درمیان ہی ہے ناں۔

آپ کی نظر میں کیا میں بھی دنیا کے باقی لوگوں کی طرح ہوں' جو آپ میری طرف سے بھی محتاط اور تذبذب کا شکار" ہیں؟" اس کے سنجیدگی سے کیے گئے سوال پر زرکاش نے گہری سانس بھر کر اسے دیکھا۔

ایسا کیسے ممکن ہے کہ تم میرے لیے دنیا کے باقی لوگوں میں شامل ہو' مگر تم انسان تو ہو' سب سے بڑھ کر ایک عورت" تو مجھے یہ یاد رکھنا چاہیے' ہر حقیقت کے باوجود میں یہ کبھی نہیں چاہوں گا کہ میرا جو مقام تمہارے دل میں ہے وہ مجھ سے "... میرے برے عمل کی وجہ سے چھن جائے

آپ کا یہ مقام نہ کوئی چھین سکتا ہے نہ کوئی عمل آپ کو وہاں سے ہٹا سکتا ہے۔" وہ درمیان میں بول اٹھی۔"

زرکاش... آپ اس دور میں نہ میچور تھے نہ تن تنہا دشواریوں کا سامنا کرنے کا اسٹیمنا رکھتے تھے' آپ کو اس عمر میں" اپنے ماں باپ' اپنے گھر سے بہت دور ہونا پڑا تھا جب ان سب کی آپ کو ضرورت تھی۔ آپ جہاں تنہا زندگی گزارنے پر مجبور تھے وہاں کوئی لگام ڈالنے والا' کوئی روک ٹوک کرنے والا آپ کے ساتھ نہیں تھا' آپ بھٹک گئے' اس سچ کی لکیر

itsurdu.blogspot.com

ساری زندگی پیٹتے رہنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا' نہ کوئی اور اس سچ کو آپ کے ماضی سے نکال سکتا ہے مگر آپ کو بعد میں جو کرنا چاہیے تھا ہر اچھے انسان کی طرح وہ آپ نے کیا' آپ سے اللہ کی لگائی گئی حد توڑنے کی خطا ہوئی' گناہ سرزد ہوا' اس کا آپ کو احساس ہے' ندامت و پچھتاوا ہے' یہ آپ کا اور اللہ کا معاملہ ہے' آپ میرے یا کسی اور انسان کے گناہ گار نہیں تو پھر مجھے یا کسی کو بھی کیا حق پہنچتا ہے آپ پر انگلی اٹھانے کا' انسان اپنے ہی اعمال کا احتساب کرنے بیٹھ جائے تو کسی دوسرے کے اعمال جانچنے کی فرصت بھی نہ ملے' آپ جانتے ہیں کہ اللہ کو کیسے راضی کرنا چاہیے' کیسے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیے' کیسے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہیے' تو پھر انسانوں کی طرف سے کیوں خدشات ہیں آپ کو؟ اللہ جس کا پردہ رکھتا ہے اسے بے پردہ کرنے کی طاقت اور جرأت کسی انسان میں نہیں' آپ کہتے نہیں مگر میں جانتی ہوں کہ میرا یہاں اس طرح موجود ہونا بھی غلط ہے لیکن اللہ نیتوں کا حال جانتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اور میں مل کر اس غلط کو درست کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔'' اس کی آخری بات پر زرکاش نے بغور اس کے تاثرات کا جائزہ لیا تھا۔

''مجھے بہت طمانیت محسوس ہو رہی ہے تمہاری باتیں سن کر' کچھ الفاظ' کچھ اعتراف انسان سننا چاہتا ہے کسی بہت اپنے سے' میں خوش ہوں کہ تم نے میری اس خواہش کو محسوس کیا اور اسے پورا بھی کیا۔'' زرکاش کے تشکر آمیز لہجے پر وہ بس مسکرا دی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

لگاتار محنت کے بعد چمک اٹھنے والے کچن پر طائرانہ نگاہ ڈال کر سحر کچن سے نکلیں تو ڈائننگ ہال کی بے ترتیبی نے کچن سیٹ ہو جانے کا اطمینان غارت کر دیا' لاؤنج میں ٹیرس کی طرف کھلتیں کھڑکیوں سے انہیں بچوں کی آوازیں آئیں تو وہ ٹیرس کی طرف آ گئیں' مزاج تو ان کا پہلے ہی بگڑا ہوا تھا' بالکل سامنے والے ٹیرس پر کتاب منہ کے سامنے پھیلائے بیٹھی لڑکی پر کھولتی نگاہ ڈال کر وہ بچوں کی طرف متوجہ ہوئیں۔

''حسن' حسین' جلدی اندر آؤ دونوں۔'' ان کے سخت لہجے پر بچے ان کی طرف دوڑے آئے' ایک جھٹکے سے گیٹ بند کر کے وہ شہرام کی طرف بڑھی تھیں جو ادھر اُدھر ٹہلتے فون میں مصروف بیزار نظر آ رہے تھے۔

''ابھی تک پردے بھی نہیں لگے کھڑکیوں پر' بے ہودہ لوگوں کی نظریں گھر کے اندر تک کے نظارے کر رہی ہیں۔''

itsurdu.blogspot.com

کھولتے ہوئے سحر نے پھر اسے دیکھا' جو سرعت سے کتاب دوبارہ چہرے کے سامنے پھیلا گئی تھی۔

”پتہ نہیں کس طرح یہ پھیلا سامان درست ہوگا' شتقرام جانے کہاں رہ گیا اور عرش کا تو پتہ کریں کچھ' دو دن سے غائب ہے۔ الیکٹریشن کو اس نے ہی لانا تھا۔“

”ان دونوں نواب زادوں کے ہی نمبر ٹرائی کر رہا ہوں' عرش کے سارے نمبر آف ہیں' شتقرام کال ریسیو نہیں کر رہا' تم نے بھی سارے کام ایک ساتھ کرنے ہیں' کہا بھی تھا ذرا صبر کر جاؤ' یہاں جو کام کروانے ہیں وہ مکمل ہو جائیں تو پھر شفٹنگ کے بعد مسئلہ نہیں ہوگا مگر تمہیں جانے کس بات کی جلدی تھی' اب بھگتو سب۔“ شہرام جواباً ان پر برس پڑے۔

”میری جلدی کی وجہ سے ہی ہم گھر شفٹ کر سکے ورنہ آپ تو ارادہ ہی کرتے کرتے مزید دو' تین سال لگا دیتے۔ آپ گیرج کے نمبر پر کال کریں' عرش کی وجہ سے اتنے کام رکے ہیں۔“

”وہ گیرج بھی نہیں پہنچا' ایک تو یہ لڑکا میری سمجھ سے باہر ہے۔“ ناگواری سے بولتے شہرام رک کر فون پر آتی کال کی طرف متوجہ ہوئے۔

”یہ عرش کہاں گم ہے؟ نمبر آف کر رکھے ہیں اس نے' گیرج میں بھی کسی کو کچھ خبر نہیں' تمہاری بات ہوئی تھی اس سے؟“

”نہیں' میری بات نہیں ہوئی مگر آپ کو پتہ ہے' وہ کہیں دستیاب نہیں ہے تو ظاہر ہے اپنے گھر میں بند ہوگا' ایسے میں وہ حضرت دنیا سے کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔“ شتقرام نے جواب دیا۔

”اس کے ان دوروں سے میں بہت تنگ ہوں' گھر کے جھمیلوں سے فرصت ملے تو کہیں اور دیکھوں۔“ شہرام کے بگڑے لہجے پر سحر بس انہیں دیکھ کر رہ گئیں۔

”اب آپ ہی اسے گھر سے باہر لا سکتے ہیں' میرا جانا فضول ہے' گیٹ ہی نہیں کھولے گا۔“ شتقرام بولا۔

”لگا تا ہوں جا کر ہوش ٹھکانے اس کے اور تم کہاں ہو؟ کالز ریسیو کیوں نہیں کر رہے تھے؟“

”میں لفٹ میں ہوں ابھی۔“

”لفٹ میں کیا تم امریکہ سے یہاں آ رہے ہو؟“

itsurdu.blogspot.com

''بھائی لفٹ رکی ہوئی ہے۔دس منٹ ہو چکے ہیں' یہاں سگنلز پرابلم کی وجہ سے خود ہی کالز ڈسکنیکٹ ہو رہی تھیں۔''

لفٹ رکی ہوئی ہے۔اب یہ کیا نئی مصیبت ہے۔''جھلائے انداز میں شہرام نے سحر کو بھی جیسے اطلاع دی۔''

''ابھی کیسے بات کر رہے ہو لفٹ کے اندر سے؟''

''لفٹ کے چار کونے ہیں' ایک طرف سگنلز مل ہی گئے۔''

''ایمرجنسی بٹن ہے وہاں بات کرو سیکیورٹی سے' بتاؤ لفٹ رکی ہوئی ہے۔''

''بتا دیا ایمرجنسی میں' وہ کہہ رہے ہیں' پانچ' دس منٹ اور گزار لو' لفٹ خود بخود اسٹارٹ ہو جائے گی۔''

ان لوگوں کا دماغ خراب ہے کیا؟ بند لفٹ میں دم گھٹ گیا تو کون ذمہ دار ہوگا؟ کوئی ہے اور لفٹ میں یا تم اکیلے ہو؟''' شہرام کچھ پریشان ہوئے۔

''سمجھ لیں میں اکیلا ہی ہوں۔''

''میں کیوں ایسا سمجھوں؟ سیدھی طرح بتاؤ لفٹ میں اور کتنے لوگ ہیں؟''

''بھائی اندھیرا بہت ہے' کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔''

ابھی دکھاؤں تمہیں اندھیرے میں تارے؟'' شہرام بگڑے۔''

شاید ایک خاتون ہیں بس۔''اسے بتانا ہی پڑا۔''

شاید نہیں' یقیناً وہ لڑکی ہے' جب ہی تم اطمینان سے بند لفٹ میں موجود ہو۔''شہرام نے بری طرح گھر کا۔''

''بھائی' آواز نہیں آرہی آپ کی۔''

مگر میں آرہا ہوں' شرافت سے جہاں کھڑے ہو وہیں کھڑے رہنا۔''شہرام کی تاکید اس نے سنی ہی نہیں تھی۔''

www.PakDigestNovels.Com

مجھے یہاں تک آواز آرہی تھی' آپ کو فون پر سنائی نہیں دے رہا تھا وہ کیا کہہ رہے ہیں۔''لفٹ کی نیم تاریکی میں'' ابھرتی آواز پر وہ بس اسے دیکھ کر رہ گیا جو لفٹ کی دیوار سے شانہ ٹکائے اطمینان سے کھڑی تھی' شقرام نے دوبارہ آگے بڑھ کر سرخ رنگ کا ایمرجنسی بٹن دبایا۔

کوئی فائدہ نہیں اس بٹن کو دباتے رہنے کا' میری طرح صبر کریں' ابھی اسٹارٹ ہو جائے گی لفٹ۔''اسے تسلی دے کر''

itsurdu.blogspot.com

وہ فون پر آتی کال کی طرف متوجہ ہوئی۔

"کیا ضرورت تھی؟ تمہیں پتہ ہے پھر بھی اسٹیئرز کے بجائے لفٹ سے نیچے آنے کی گیٹ سے واپس آرہا ہوں تمہارا انتظار کرتے کرتے"

"اب ہو گئی کاہلی میں غلطی کیا کروں۔" وہ بیزاری سے بولی۔

"کتنے لوگ ہیں لفٹ میں؟"

"ابھی لفٹ کھلے گی تو آپ خود دیکھ لیجیے گا۔" خشمگیں لہجے میں بولتی وہ لائن ڈسکنیکٹ کر گئی تھی۔ لفٹ کے باہر ٹہلتے زرکاش نے ایک سرسری نگاہ قریب آتے شہرام پر ڈالی۔

"لفٹ رکی ہوئی ہے؟" شہرام کے سوال پر اثبات میں سر ہلا کر وہ رسٹ واچ میں وقت دیکھنے لگا۔

"کیا یہاں اکثر لفٹ اسی طرح رک جاتی ہے؟" چند لمحوں بعد شہرام کے سوال پر وہ پھر ان کی طرف متوجہ ہوا۔

"اکثر نہیں مگر کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے' آپ یہاں کسی سے ملنے آئے ہیں؟" زرکاش نے یونہی پوچھ لیا۔

"نہیں' میرا گھر ہے تھرڈ فلور پر' دو دن پہلے ہی یہاں شفٹنگ کی ہے' لفٹ میں بھائی ہے میرا' اس نے فون پر بتایا لفٹ رکی ہوئی ہے' مجھے پتہ نہیں تھا کہ یہاں لفٹ میں یہ خرابی بھی ہے' آپ کی رہائش بھی یہیں ہے؟" آخر میں شہرام نے سوال کیا۔

"جی' میرا اپارٹمنٹ فورتھ فلور پر ہے' میری بھی کزن ہیں لفٹ میں' اسی لیے یہاں موجود ہوں۔" زرکاش نے جواب دیا' اگلے پانچ منٹ میں لفٹ کھلنے تک زرکاش اور شہرام کے درمیان رسمی سی تعارفی گفتگو ہوتی رہی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟" شترام کا چہرہ نظر آتے ہی شہرام نے بے اختیار جس تشویش سے پوچھا تھا' وراج بے ساختہ امڈتی مسکراہٹ کے ساتھ زرکاش کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو مسکراتی نظروں سے شہرام کی طرف متوجہ تھا۔ شترام کیا جواب دیتا اثبات میں سر ہلاتا شدید خجل ہوا۔

"کبھی کبھی بھائی شرمندہ کر دیتے ہیں سب کے ہی سامنے' وہ لڑکی اور اس کا کزن دونوں مسکرا رہے تھے میری شکل دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا میں لفٹ سے نہیں میدان جنگ سے نکل کر آرہا ہوں۔" کچن میں موجود سحر کو وہ شدید ناراضگی سے بتا رہا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

تم ان کو چھوڑو یہ بتاؤ وہ لڑکی کیسی تھی؟ باتیں ہوئیں اس سے یا ایسے ہی ہاتھ جھاڑتے چلے آئے؟'' پانی کا گلاس اسے دیتے ہوئے سحر نے مسکراہٹ چھپائے پوچھا۔

حد ہوتی ہے' میں کیا بات کر رہا ہوں اور آپ کہاں سے کہاں نکل گئیں۔'' بیزاری سے بولتا وہ گلاس کی طرف متوجہ ہوا۔

اچھا' بات سنو' آج کی تاریخ میں پردے لگوانے میں میری مدد کر دو خبردار جو تم نے منع کیا' اتنی بے پردگی ہو رہی ہے۔'' اسے نفی میں سر ہلاتے ہوئے دیکھ کر سحر تقریباً چیخیں۔

بھابی' اس گھر میں دیواروں سے زیادہ کھڑکیاں ہیں' یہ کام تو آپ اپنے شوہر نامدار سے ہی کروایئے گا۔'' صاف انکار کرتا وہ کچن سے نکل گیا۔

رکو تو سہی' عرش کی طرف جاؤ پہلے' شہرام کہیں اسے بے لاگ نہ سنانے لگ جائیں' پہلے ہی وہ ڈسٹرب ہو گا۔'' سحر کی پکار پر وہ رکا۔

آپ جانتی ہیں کہ ایسے میں اسے صرف بھائی کی باتیں ہی سمجھ میں آتی ہیں' میری نصیحت اس پر اثر ہی نہیں کرتی' جب تک ماضی سے دامن نہیں چھڑائے گا آگے کیسے بڑھے گا' بھائی اس پر غصہ نہ کریں تو کیا کریں؟ ہر طرح سے تو سمجھاتے ہیں اسے۔'' وہ سنجیدگی سے بولا۔

تمہاری نصیحت کیا اثر کرے گی' اس پر تم اپنے ماضی سے دامن چھڑا سکے ہو جو اسے یہ سمجھاتے ہو؟ تم جانتے ہو یہ اس کے اختیار میں نہیں۔'' سحر بغور اس کے بدلتے تاثرات دیکھتیں بولی تھیں جبکہ وہ خاموشی سے واپس پلٹتا آگے بڑھ گیا تھا۔ گہری سانس بھرتے ہوئے ایک بار پھر ان کی نگاہ طویل لاؤنج کی ایک سرے سے دوسرے سرے تک جاتیں خوب صورت قد آدم سائز کی گلاس ونڈو کا جائزہ لے رہی تھیں' شہرام کی بات ان کو ٹھیک ہی لگی تھی کہ یہاں دیواروں سے زیادہ کھڑکیاں ہیں' سچ تو یہ تھا کہ اس اپارٹمنٹ کا روشن اور ہوادار ہونا ہی اس کا پلس پوائنٹ تھا' خوب صورتی اپنی جگہ تھی' یہ اپارٹمنٹ دراصل دو سال پہلے ہی ان کی بڑی خالہ سے خریدا تھا' پہلے وہ قریب ہی ایک دوسرے اپارٹمنٹ میں مقیم تھیں' بڑی خالہ کے دونوں بیٹے ملک سے باہر سیٹل تھے' حال ہی میں بڑی خالہ آخری بیٹی کی شادی کے فرض سے سبکدوش ہوئیں تو ان کے بیٹوں نے ماں باپ کو اپنے پاس بلا لیا' جانے سے پہلے بڑی خالہ کو یہ اپارٹمنٹ فروخت

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کرنا تھا' سحر تو پہلے ہی یہاں ایسے ہی اپارٹمنٹ کو خریدنے کا تہیہ کر چکی تھیں' بڑی خالہ کے ارادے پتہ چلے تو پھر انہوں نے یہ اپارٹمنٹ خرید کر ہی دم لیا کیونکہ ان کو پتہ تھا کہ بدلتے وقت کے تقاضے شہرام بھی سمجھتے ہیں لیکن آبائی گھر کو چھوڑنا ان کے لیے آسان نہ تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

لفافہ ہاتھ میں تھامے بیٹھی وہ دراج کو ہی دیکھ رہی تھی' جو پُرسوچ تاثرات کے ساتھ اس کے سامنے آبیٹھی تھی۔

چوکیدار بابا سے کوئی سوال کرنا بیکار ہے' اکھڑ آدمی ہیں' جھڑک کر رکھ دیں گے' شکایت الگ پہنچادیں گے' تم جانتی ہو یہاں رولز کتنے سخت ہیں' وارڈن سے بھی زیادہ سوال نہیں کیے جاسکتے' کون پھر سوالوں کے جواب دیتا پھرے گا' تم الگ مشکوک قرار دے دی جاؤ گی۔'' دراج کے تشویش زدہ لہجے پر اس کا چہرہ مزید اتر گیا تھا۔

''یہ لفافہ تمہارے ابو کے نام سے اس گھر کے ایڈریس سے تمہارے لیے آتا ہے جہاں تم پلٹ کر دوبارہ کبھی نہیں گئیں' جانے کی کوئی وجہ تھی بھی نہیں' وہاں تو اب شاپنگ پلازہ بن گئے ہیں' پورا سال گزر گیا اور ہم ابھی تک یہ لفافہ بھیجنے والے کا کوئی سراغ نہیں لگا سکے۔'' متفکر انداز میں بولتی دراج ایک پل کو رکی۔

''تمہیں وہ مشکوک گاڑی اب بھی نظر آرہی ہے؟'' دراج کے سوال پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

''میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ تھوڑی ہمت کر کے اس گاڑی کے قریب جاؤ کسی طرح اس کا نمبر نوٹ کر لو تو یہ معمہ حل ہوسکتا ہے۔'' دراج کے کہنے پر وہ بس سر جھکائے خاموش رہی۔

''زنائشہ... تمہیں ایک بار اس فرم میں جانا چاہیے جس کے مالک کی طرف سے تمہاری امی کے علاج کے لیے رقم دی جاتی تھی' ہوسکتا ہے انہوں نے تمہارے بارے میں معلوم کر لیا ہو اور وہ اس طرح بھی تمہاری مدد ہمدردی کی بنیاد پر...''

''ایسا ممکن نہیں ہے دراج' براہ راست میں نے کبھی اس فرم کے مالک کو دیکھا بھی نہیں' بڑے لوگوں کے پاس اتنا وقت نہیں کہ ملازموں کے حالات کی خبر رکھیں اور ان کو ضرورت ہی کیا ہے اس طرح چھپ کر مجھے روپے بھیجنے کی' جبکہ فرم کا مالک مجھے جانتا بھی نہیں۔'' وہ کمزور لہجے میں بولی۔ ''ہر بار کی طرح اب تم میرے کسی رشتے دار کا پوچھو گی اور میں تمہیں وہی جواب دوں گی کہ میرے تمام رشتے میرے ماں باپ کے ساتھ ہی مر چکے تھے۔'' لرزتے لہجے میں

itsurdu.blogspot.com

کرب سے بولتی وہ سر ہاتھوں میں تھام گئی تھی جبکہ دراج ترحم آمیز نظروں سے اسے دیکھتی چاہتے ہوئے بھی کچھ بول نہیں سکی تھی۔

ہر بار تم سب کا ذکر کرتی ہو مگر اپنے بھائی کو بھول جاتی ہو۔" سر اٹھا کر زنائشہ نے بھیگی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔" اس لیے کہ تم جانتی ہو کہ یہ معجزہ میرے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ گندے نالوں اور کوڑے کے ڈھیر میں دنیا سے بے خبر پڑا انسان اپنے لیے بھی دو پیسے نہیں کما سکتا' یہ سچ میں بھی جانتی ہوں مگر تم میری تسلی کے لیے بھی زرق پر شک تک نہیں کرتی ہو بھولے سے بھی میں ان روپوں کو استعمال نہیں کر سکتی مگر میں ان کو پھینک بھی نہیں سکتی کیونکہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ کالا دھن نہیں' اس لفافے میں سے مجھے کسی کی دن رات کی محنت' مشقت کی خوشبو آتی ہے' خون پسینہ ایک کر کے کمائے گئے روپے انسان صرف اس کے ہاتھ پر رکھتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے جسے وہ اپنے ہی وجود کا حصہ سمجھتا ہے اور میری زندگی میں زرق کے علاوہ کوئی ایسا رشتہ نہیں بچا جسے میں نے زندہ دیکھا ہو۔ مگر تم میری جھوٹی تسلی کے لیے بھی اس کا نام نہیں لیتی۔" اس کے سرخ چہرے اور بھڑکتے لہجے پر دراج اس کے خاموش ہونے تک بہت پُر سکون بیٹھی اسے سنتی رہی تھی کیونکہ دراج چاہتی تھی کہ اس کا دل ہلکا ہو جائے۔

زنائشہ... جھوٹی تسلی اور دھوکے کے سوا گزرے وقت میں تمہیں اور کچھ نہیں ملا' کوئی جھوٹی تسلی دے کر میں تمہیں" کسی نئے دھوکے میں مبتلا ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔ ہمیں صرف حقیقت تک پہنچنا ہے کسی بھی تسلی' کسی بھی خوش فہمی کے بغیر اگر تم زرق کا نام نہیں سننا چاہتی تو پھر تم ایک نام اور یاد رکھو' اس کا نام اپنی زبان پر لا کر میں مزید تمہیں اذیت نہیں دینا چاہتی مگر مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ ہو سکتا ہے اسے احساس ہوا ہو کہ تم اس کی بیوی تھیں اور اس کا کوئی بھی فائدہ اٹھائے بغیر تمہیں چھوڑ دینا' اس کی غلطی تھی' اب یہ طریقہ اختیار کر کے وہ پہلے تمہیں موم کرنا چاہتا ہے' روپے تمہیں دے کر سمجھانا چاہتا ہے کہ اسے تمہاری پرواہ ہے' اسے یاد آ گیا ہے کہ تم اس کی ذمہ داری ہو' اگر یہ سچ ہو گا تو ضرور ایک دن وہ سامنے آئے گا اور..." دراج بات ادھوری چھوڑ کر دروازے کی سمت متوجہ ہوئی ساتھ والے روم کی لڑکی اسے باہر بلا رہی تھی۔

میں آتی ہوں ابھی۔" زنائشہ کا ہاتھ تھپتھپا کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔ بند ہوتے دروازے سے نگاہ ہٹا کر اس نے گھٹنوں" پر سر رکھ لیا۔

itsurdu.blogspot.com

جو شکوک دراج نے ابھی بیان کیے وہ اس کے دل میں کبھی نہیں اٹھ سکتے تھے' نفع' نقصان کی پروا کیے بغیر جانے والے واپس پلٹنے کے تمام راستے بھی بند کر جاتے ہیں' اس حقیقت کو قبول کرنے کے لیے نجانے کتنی قیامتوں سے گزرنا پڑا تھا' اب تو یاد بھی نہیں تھا' دل ایسا پتھر بن چکا تھا جس میں کسی شک کسی ابہام کی گنجائش نہیں نکل سکتی تھی' تعلق میں کتنی ہی شدت کیوں نہ ہو مگر وہ ٹوٹ بھی سکتے ہیں' رستے بدل بھی سکتے ہیں اور ہمسفر بھی۔ اس تلخ حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد کچھ باقی نہیں رہا تھا' نہ دل میں نہ یادداشت میں' جس قدر بے قیمت کر گیا تھا وہ اس کی ذات کو' نہ پیروں تلے زمین چھوڑی تھی نہ سر پر آسمان رہنے دیا تھا۔

زنائش...'' دراج کی پکار پر بھی اس نے گھٹنوں سے سر نہیں اٹھایا۔''

پاگل لڑکی' کس کے لیے اپنے قیمتی آنسو ضائع کر رہی ہو' ان کے لیے جو بیچ منجدھار میں تمہیں چھوڑ گئے اپنی غرض' اپنی خواہشوں کے لیے' اس طرح خود کو اذیت دے کر تم کوئی نقصان پورا کر سکتی ہو تو ضرور بہاؤ آنسو۔'' دراج سخت تاسف سے بولی۔

مجھے کسی کی پروا نہیں مگر میں اپنے بھائی کے لیے دل کو پتھر نہیں کر سکی ہوں' چاہتے ہوئے بھی نہیں' وہ تو پہلے ہی اپنے ہاتھوں اپنی زندگی برباد کر چکا تھا' مگر میں نے اس پر رحم نہیں کیا' چھوڑ آئی اسے رلنے کے لیے' ایک جھوٹے تعلق کے غرور میں' میں نے اپنے ایک واحد رہ جانے والے رشتے سے نفرت کی' کسی کی زیادتیوں کا بدلہ میں نے اپنے بھائی سے لیا' کسی کے چھوڑ جانے کا بدلہ' میں دن رات اسے برا بھلا کہتی رہتی' اسے بددعائیں دیتی مگر اسے اپنی زندگی سے بے دخل نہ کرتی' اب تو میری آنکھیں بھی اس کی تلاش میں بھٹکنے سے ڈرتی ہیں' پتہ نہیں وہ زندہ بھی ہے یا...'' بہتے آنسوؤں کے درمیان اس کی لرزتی آواز گھٹ گئی تھی۔

ایسا مت سوچو' اچھی امید رکھو گی تو صلہ بھی اچھا ہی ملے گا' معجزات انسانوں کی زندگی میں رونما ہوتے ہیں' تمہارا بھائی بھی تو ایک انسان ہی ہے وہ ضرور تمہیں ملے گا' تمہارا صبر رائیگاں نہیں جائے گا' تم نے کسی سے کوئی بدلہ نہیں لیا سب کچھ تنہا سہا ہے' تمہیں اس وقت جو ٹھیک لگا تم نے کیا' یہ ہو سکتا ہے کہ تمہارا ازرق سے دور ہو جانا ہی اس کے اور تمہارے حق میں بہتر ہو' یہ تو وقت ہی ثابت کرے گا۔'' اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے دراج سمجھانے والے انداز میں بول رہی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

میں جانتی ہوں کہ ان آنسوؤں میں کہیں نہ کہیں کچھ حصہ اس شخص کا بھی ہے جس نے تمہاری قدر نہیں کی تھی۔"

جسے یقیناً تمہارا نعم البدل یا تم سے بہتر کوئی ملا اور وہ تمہارا ساتھ چھوڑ گیا مگر یہ بہت بڑی بات ہے کہ تم نے ساری حقیقت کو قبول کیا، اس شخص کے لیے اپنی زندگی نہیں تیاگ دی، وہ تمہارے آنسوؤں کے بھی قابل نہیں، تم جان چکی ہو کہ نہ وہ تمہارے لیے تھا نہ ہی تم اس کے لیے، تم بہت ناسمجھ تھیں اس وقت جب باآسانی تمہیں شیشے میں اتار گیا تھا مگر پھر اس شخص کو اندازہ ہوا کہ تم اور تمہاری بیمار ماں اس کی آسائشوں اور عیاشیوں کے راستے میں رکاوٹ بن رہی ہیں۔ نام نہاد تعلق کے بل بوتے پر کوئی اپنے کاندھوں پر کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا، کم از کم اس جیسا عیار اور مکار انسان تو ہرگز بھی خود کو ان جھمیلوں میں نہیں ڈال سکتا تھا، راہ چلتے بنائے گئے رشتے کبھی پائیدار نہیں ہوتے، وہ کسی نہ کسی موڑ پر دم توڑ جاتے ہیں، تمہیں اللہ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے کہ تمہیں ایک بھنور میں گھرنے سے بچا لیا، تمہیں محفوظ رکھا، مجھے پورا یقین ہے کہ تمہیں ایک ایسا شخص ضرور ملے گا جو تمہارے قابل ہوگا، جو تمہیں سر آنکھوں پر رکھے گا، اچھے وقت کا تھوڑا اور انتظار کرو، اپنے بھائی کی سلامتی کی دعا کرو اور بس خود کو مضبوط رکھو، سمجھ رہی ہو تم یا نہیں؟" دراج کے تاکید بھرے لہجے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اور جہاں تک اس لفافے کا معاملہ ہے، ایک کوشش اور کر لیتے ہیں، ہاسٹل میں کچھ دوستیں ایسی ہیں جن پر ہم اعتماد کر سکتے ہیں، پہلے یہ پتہ کرنا اہم ہے کہ یہ لفافہ چوکیدار کو دے کر کون جاتا ہے، بس اس کا چہرہ نظر آ جائے، لیکن اگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی تو مجبوراً تمہارے منع کرنے کے باوجود مجھے اس معاملے پر زرکاش سے بات کرنی ہوگی، یہ تم بھی ذہن نشین کر لو ابھی سے۔" دراج کے قطعی لہجے پر وہ بس چپ ہی رہی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

اس کفر عشق سے مجھے کیوں روکتے ہو تم

ایمان والو! میرا ہی ایمان جائے گا

اب اس مقام پر ہیں میری بے قراریاں

سمجھانے والا ہو کے پشیمان جائے گا

اس کے بے ترتیب حلیے اور سرخ انگارہ آنکھوں نے شہرام کو حیرت زدہ نہیں کیا تھا کیونکہ اس خستہ حالی اور کیفیت میں

itsurdu.blogspot.com

وہ اسے پہلی بار نہیں دیکھ رہے تھی' بغور اسے دیکھتے وہ نشست سنبھال چکے تھے' دوسری جانب وہ اس طرح نظر چرائے کھڑا تھا جیسے جبراً وہاں کھڑا ہو۔

"بیٹھ جاؤ' صرف یہ دیکھنے نہیں آیا تھا کہ تم زندہ ہو یا نہیں۔" ان کے کڑے لہجے پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی براجمان ہو گیا تھا۔

"آئینہ دیکھا تم نے؟ دو دن میں کیا حال بنا لیا ہے اپنا۔"

"آئینہ ہی تو دیکھ رہا ہوں۔" ان کی جانب دیکھے بغیر وہ سرد لہجے میں بولا۔

"مگر مجھ میں اب اور ہمت نہیں کہ تمہیں اس حال میں دیکھتا رہوں' لیکن تم مجبور کرتے ہو' تمہیں میری پریشانی کا بھی ذرا احساس نہیں' یہ سب کب تک چلے گا' کب تک میں وہی باتیں تمہیں سمجھاتا رہوں گا جنہیں تم بھول کر اپنا یہ حشر کر لیتے ہو آخر کب تک تم یونہی دنیا سے کٹ کر الگ رہتے رہو گے اور میں تمہیں کھینچ کھینچ کر واپس دنیا سے جوڑتا رہوں گا۔" شہرام کا لہجہ شدید برہم تھا۔

"اس طرح مایوس ہو کر دنیا ترک کر کے بیٹھ جانے سے کیا حاصل ہو گا تمہیں؟ تم لاکھ چاہو مگر تمہاری زندگی کسی ایک انسان کے لیے رک نہیں سکتی' تمہیں کم از کم یہ احساس تو ہونا چاہیے کہ کچھ اور لوگ بھی ہیں تمہاری زندگی میں اور ان کے لیے تمہیں خود کو سنبھال کر رکھنا ہے۔ ہمیشہ تم ہم سب پر فاتحہ پڑھ کر بھول جاتے ہو ہر نصیحت' ایک ہستی کے غم میں تم باقی ہر رشتے کو خاک میں ملا سکتے ہو مگر میں پھر بھی ہر بار تمہیں سمیٹتا ہوں کیونکہ مجھے تمہاری پرواہ و فکر ہے' میں نے تمہیں صرف بھائی کہا نہیں سمجھا بھی ہے' شہرام سے زیادہ' اس سے بڑھ کر ہو تم میرے لیے مگر تمہیں صرف اس کی پرواہ ہے جس کے لیے تم میری ریاضتوں کو خاک میں ملا دیتے ہو' اس کے لیے تم ہم سب سے غافل ہو جاتے ہو' جو ابھی تمہاری زندگی میں واپس نہیں آئی۔"

"اس نے واپس آنا بھی نہیں ہے لہٰذا آپ اس کی بات مت کریں۔" اس کی بلند ہوتی آواز پر شہرام خاموش ہوتے اس کی لہو رنگ آنکھوں میں دیکھتے رہ گئے۔

"اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود میں اسے ڈھونڈنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تو صرف اس لیے کہ مجھے مایوس اور نامراد ہی مرنا ہے' آپ مجھے اور خود کو جھوٹی تسلیاں دینا بند کر دیں کیونکہ میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ سب کوئی آزمائش' کوئی

itsurdu.blogspot.com

امتحان نہیں' یہ صرف اور صرف میرے ماضی کے گناہوں کی سزا ہے جسے آخری سانس تک مجھے جھیلنا ہے میری توبہ' میری التجائیں میرے منہ پر ماردی گئی ہیں' یہ آپ بھی قبول کر کے مجھے خوش فہمیوں سے باہر آنے دیں۔" وہ ان کی بات کو رد کرتے ہوئے بولا۔

"یہ سچ نہیں ہے' تم جانتے ہو کہ یہ سچ نہیں ہے۔" سخت لہجے میں شہرام بولے۔

"ورنہ آج تم اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل نہ ہوتے' تمہاری توبہ کو رد کر دیا گیا ہوتا تو آج تم عزت سے سر اٹھا کر اس زمین کے سینے پر نہ چل رہے ہوتے' کبھی ایک نئی اور کامیاب زندگی نہ حاصل کرتے' برسوں لگ جاتے ہیں انسان کو اپنے قدم زمین پر جمانے کے لیے' معاشرے میں ایک مقام بنانے کے لیے مگر تم انتہائی سنگین حالات کے شکنجے سے نکل کر بہت مختصر عرصے میں اس مقام پر پہنچ گئے جہاں تک رسائی کی خواہش ہر مہذب انسان کرتا ہے' یہ واقعی بہت کم مدت ہے' ایک نئی زندگی شروع کرنے کے لیے' اپنا ظاہر' باطن اور مستقبل سنوارنے کے لیے' اس کامیابی کو تم کوئی سزا کیسے کہہ سکتے ہو' میں جانتا ہوں کہ یہ سب مرحلے تمہارے لیے آسان نہیں تھے' جس اذیت کو دل میں چھپائے تم دشوار گزار رستوں سے یہاں تک پہنچے ہو اس اذیت میں ایک لمحہ بھی ایک صدی کے برابر تھا' تم اچھی طرح یہ جانتے ہو کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے' اللہ پر مضبوط یقین رکھنے والے' جدوجہد کرتے رہنے والے ضرور کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں' تمہیں بھی اسی یقین اور جدوجہد کے ساتھ منزل تک پہنچنا ہے۔" ایک پل رک کر شہرام نے اس کے تاثرات جانچے جو کہ سپاٹ ہی تھے۔

"ایسا نہیں ہے کہ تمہیں اپنی تلاش میں کوئی کامیابی نہ ملی ہو' چھ ماہ پہلے ہی ہمیں یہ خبر مل چکی ہے کہ زرق اسی شہر میں ہے' ہم اس کے جاننے والوں سے مسلسل رابطے میں ہیں' آگے بھی مزید کوئی اچھی خبر ملے گی۔"

"آپ اس جھوٹی خبر پر یقین کر سکتے ہیں مگر میں اس کے نشئی دوستوں پر بھروسہ نہیں کر سکتا' وہ سب چند روپوں کے لیے بڑے سے بڑا جھوٹ بھی بول سکتے ہیں' ورنہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ زرق کی حالت سدھر جائے اور وہ گاڑی میں گھومتا دکھائی دیا جائے۔"

"کیوں ممکن نہیں ہو سکتا؟ تم موت کے منہ سے نکل کر آ سکتے ہو' کہاں سے کہاں پہنچ چکے ہو' جب تمہارے ساتھ یہ ممکن ہو سکتا ہے تو سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے' اللہ صرف تمہارے لیے ہی تو مہربان نہیں۔" شہرام اس کی بات کاٹ کر

itsurdu.blogspot.com

بولے۔

شاید میرا یقین بھی ڈگمگا جاتا کہ زرق کے دوست نے مجھ سے مزید رقم حاصل کرنے کے لیے وہ اطلاع دی تھی مگر دو"

"دن پہلے اس نے مجھے فون پر جو خبر دی' اس خبر نے میرے یقین کو اور مضبوط کر دیا۔

کیسی خبر' اب کیا بتایا اس نے؟" عرش بری طرح چونکتا بے چین ہوا تھا۔"

میں یہ بات تمہیں اس وقت ہی بتاتا جب میں خود زرق تک پہنچ جاتا مگر آج تمہاری وجہ سے مجبوراً مجھے زبان کھولنی"

"پڑی۔

بھائی! اللہ کے لیے مجھے بتائیے اس نے کیا بتایا؟" وہ شدید اضطراب کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھا۔"

ہماری ہدایت کی مطابق اس نے زرق کی گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا ہے' پہلی بار زرق نے اسے پہچاننے سے انکار کر دیا تھا"'

اس بار بھی وہ زرق کا تعاقب نہیں کر سکا مگر چھپ کر گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا' بہر حال وہ نمبر میں نے شہرام کے حوالے

"کر دیا ہے۔

آپ ابھی مجھے اس گاڑی کا نمبر دیں ورنہ میں شہرام کے پاس جاتا ہوں۔" وہ کسی طور صبر کرنے پر تیار دکھائی نہیں"

دے رہا تھا۔

شہرام میری اجازت کے بغیر تمہیں کچھ نہیں بتائے گا نہ ہی زرق کا دوست' تم پہلے اپنا حلیہ درست کر کے آؤ' ابھی"

"...میرے ساتھ تم گھر چلو گے پھر وہاں میں

"... مگر مجھے ابھی آپ سے جاننا ہے' میں ایک منٹ بھی"

عرش... جو کہا ہے وہ کرو ورنہ میں ابھی اٹھ کر چلا جاؤں گا۔" شہرام کے سخت بھڑکتے لہجے اور غصیلی نظروں پر وہ لب"

بھینچے سرعت سے ان کے سامنے سے ہٹتا کمرے کی سمت بڑھ گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

وسیع رقبے پر پھیلے سرسبز لان کی تمام لائٹس آن تھیں۔ خوشگوار ہوا کے مدھم جھونکے ایک تواتر سے چل رہے تھے'

پھولوں سے بھری کیاریوں اور دیواروں پر چھائی گھنی بیلوں میں سجے بے شمار پھولوں کی ملی جلی بھینی بھینی خوشبوئوں

سے فضا مہک رہی تھی' گہری سانسوں کے درمیان ان خوشبوئوں کو اپنے اندر اتارتی وہ دھیرے دھیرے لان میں موجود

itsurdu.blogspot.com

راسب کی سمت جا رہی تھی جو اس وقت ویڈیو کال میں مصروف دکھائی دے رہے تھے' ان کے قریب ہی چیئر پر بیٹھتے ہوئے اس کا اندازہ درست ثابت ہوا' وہ زرق سے ہی محو گفتگو تھے۔

"مجھے یقین تھا کہ تم میرے یا اپنے کسی بھی دوسرے باس کے بغیر بھی سب کچھ بہت کامیابی سے ہینڈل کر لو گے اور ایسا ہی ہوا' تم نے بے وجہ ہی پریشر لے رکھا تھا' میں تو جانتا تھا کہ تم کسی کے ماتحت نہ رہ کر بھی اپنی قابلیت کا مظاہرہ زیادہ اچھی طرح کر سکتے ہو' اب اس چیز کو دماغ پر سوار نہ کر لینا کہ اتنے بڑے آرڈر کے ساتھ آ رہے ہو' ہماری کمپنی وقت پر آرڈر مکمل کر کے دے سکے گی یا نہیں۔"

"بھائی... آپ جانتے ہیں کہ کام زیادہ ہونے کا پریشر میں نہیں لیتا' ہماری کمپنی نے ہمیشہ بڑے سے بڑا آرڈر بھی وقت سے پہلے مکمل کر کے دیا ہے' یہ ریکارڈ آئندہ بھی نہیں ٹوٹ سکتا' یہ آرڈر بھی ڈے' نائٹ شفٹ میں وقت سے پہلے مکمل ہو گا' ان شاء اللہ۔" زرق پُراعتماد لہجے میں بولا تھا۔

"ہاں' میں یہ جانتا ہوں' تم مطمئن ہو اس لیے میں تو بس تمہاری کامیابی پر خوش ہوں اور بے فکر بھی لہٰذا ڈٹ کر کھانا کھایا ہے' اب سوچ رہا ہوں واک کر لوں تو اچھا رہے گا۔"

"بھائی... مجھے پتہ ہے کہ آپ کسی کا دل نہیں توڑ سکتے یقیناً آج کھانا رجاب نے پکایا ہے' اب ہضم کرنے کے لیے واک تو ضروری ہے۔" زرق کے بہت سنجیدگی سے کہنے پر راسب نے مسکراتے ہوئے رجاب کو دیکھا جو ابرو چڑھائے فون ان سے لے چکی تھی۔

"اور تم یقیناً یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اتنا عمدہ کھانا پکاتی ہوں کہ آغا جان رغبت سے کھاتے ہوئے ضرورت سے زیادہ کھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔"

"میں بالکل بھی یہ نہیں کہنا چاہتا۔"

"بکومت۔" رجاب کے فوراً ہی تھتے سے اکھڑنے پر راسب دھیرے سے ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کھانے کی اور کھانا پکانے والے کی ہمیشہ عزت کرنی چاہیے۔" زرق کی مصنوعی سنجیدگی پر اس نے خشمگیں لہجے میں جتایا۔

"اور جو بے چارے کھانا کھانے والے ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔"

itsurdu.blogspot.com

ان سب کا اللہ مالک ہے تم سب کی فکر کے پردے میں اپنے دل کے پیچھے لے مت چھوڑو۔ دواؤں کی لسٹ اتنی بھی طویل نہیں کہ ہفتہ لگ جائے ضروری دوائیں ہیں' میرے کچھ پیشنٹس کو ان کی بہت ضرورت ہے' ویسے بھی آغا جان تمہیں اب دو دن سے پہلے واپس نہیں آنے دیں گے تاکہ کسی طور تو تم کام سے کچھ وقت دور رہو۔"

"کام کی وجہ سے تین دن یہاں میں نے جیسے تیسے گزار لیے' مزید تمہیں لسٹ کے مطابق سب دوائیں مل جائیں گی پر مجھے تو آنے دو۔" زرق کے التجائی لہجے پر فوراً نفی میں سر ہلاتی وہ اسے زچ کر رہی تھی۔

"دوائیں تم ہی لے کر آؤ گے' اپنے ساتھیوں کے ساتھ ذرا گھومو' پھرو' ہوٹل کے روم میں قید نہ رہو تو چٹکیوں میں وقت گزر جائے گا۔" اس کے مشورے پر زرق بس فون کی اسکرین کو دیکھتا رہ گیا۔

پشت پر ہاتھ باندھے چہل قدمی کرتے راسب گہری سوچوں میں ڈوبے ہوئے تھے' ایک طائرانہ نگاہ انہوں نے سامنے اپنے گھر کی خوب صورت عمارت پر ڈالی۔ ایک طویل سفر تھا خون کو پانی کر دینے والا' انتھک محنت کے بعد وہ اس قابل ہوئے تھے کہ خود سے تعلق رکھنے والوں کو ایک اچھی زندگی مہیا کر سکیں' اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سفر میں گھر کے سب ہی افراد نے تمام مصیبتوں کا بہت صبر کے ساتھ سامنا کیا تھا۔ کاروبار کے لیے اپنا گھر فروخت کر کے ان سب کو ایک چھوٹے سے گھر میں تقریباً دو سال گزارنے پڑے تھے' ساری جمع پونجی انہوں نے کاروبار میں لگا دی تھی' وہ جانتے تھے کہ انہوں نے رسک نہیں لیا ہے کیونکہ انہیں اللہ کے بعد اپنے زور بازو پر بہت بھروسہ تھا اور ندا کے دونوں بھائیوں پر بہت اعتماد تھا' وہ دونوں تجربہ کار تھے۔ اپنے باپ کی لگائی گئی گارمنٹس فیکٹری کو چلا رہے تھے' خود راسب ایک ملازمت پیشہ شخص تھے' کاروبار کا کوئی تجربہ نہیں تھا جب ہی کچھ ہی عرصے میں کاروبار نقصان کی طرف بڑھنے لگا مگر ان کے پاس عزم' حوصلہ اور مخلص ساتھی تھے' گارمنٹس کمپنی کی بنیاد رکھنے اور مضبوط کرنے میں انہوں نے حقیقتاً خود کو بھی بھلا دیا تھا' گھر بچے اور رجاب سب کو ندا نے سنبھالے رکھا تھا' قدرت کی طرف سے زرق کی صورت میں ایک اور ذمہ داری کا اضافہ ہوا تھا' زرق کے معاملے میں رجاب کی یہی کوشش رہی تھی کہ جہاں تک ممکن ہو' راسب کو ڈسٹرب نہ کیا جائے' علاج کے دوران ہی زرق کی اسٹڈیز کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا' اپنی اسٹڈیز کے ساتھ ساتھ رجاب نے زرق کے علاج اور اس کی پڑھائی پر نظر رکھنے کی ذمہ داری خود اپنے سر لے لی تھی' اس کا مقصد صرف زرق کا علاج نہیں بلکہ ہر حال میں اسے ایک کامیاب زندگی اور صحیح راستے کی طرف لے جانا تھا' یہ مقصد اور مصروفیت خود

itsurdu.blogspot.com

رجاب کی شخصیت کی نئے سرے سے تعمیر میں بہت مددگار ثابت ہوئی تھی' صرف راسب نے ہی نہیں ندا نے بھی اس چیز کو محسوس کیا تھا۔ راسب جب اپنا یہ گھر خریدنے کے قابل ہوئے تو سب کے ساتھ زرق کو بھی وہ اپنے اسی گھر میں لے آئے تھے' جانے یہ ان کا وہم تھا یا کچھ اور مگر یہ سچ تھا کہ جب زرق اپنی رضامندی کے ساتھ واپس لوٹ کر آیا تب سے ہی راسب کا کاروبار پھلنے پھولنے لگا تھا۔ حالانکہ ان کا نام کاروباری دنیا میں بالکل نیا تھا' اس وقت ورکرز کی تعداد بہت زیادہ نہیں تھی' مشنریز بجٹ کے حساب سے محدود تھیں مگر پھر بھی ایک کے بعد ایک آرڈر ملتے رہے تھے' بڑھتے کام کے ساتھ ورکرز کو بڑھانا ضروری تھا' مشینریز کی خرید کے ساتھ مزید ڈپارٹمنٹ کی تعمیر بھی شروع ہوگئی' نہ صرف رقبے کے لحاظ سے بلکہ کام کے لحاظ سے بھی ان کی کمپنی بڑھتی اور پھیلتی رہی' ندا کے بھائیوں نے اپنی فیکٹری منیجر کے کاندھوں پر ڈال کر خود کو اس مشترکہ کمپنی کے لیے وقف کردیا تھا کیونکہ انہیں اندازہ تھا کہ اس کمپنی کی ساکھ مستقبل میں کہاں پہنچنے والی ہے الغرض' زرق کے آنے کے بعد ان کی زندگی میں کامیابیوں کا راستہ کھل گیا تھا' اپنی مصروفیات کے باوجود وہ اس سب کو محسوس کررہے تھے' ایک دن وہ اس کا اظہار ندا کے سامنے کر ہی بیٹھے' ندا نے بھی ان کی تائید کی تھی۔ زرق نے جب اس گھر میں ان سب کے درمیان رہنا شروع کیا تو یہ وہ وقت تھا جب زرق کا علاج مکمل ہوگیا تھا اور اس پر بہت دھیان دینے اور نظر رکھنے کی ضرورت تھی کہ ایسا کوئی موقع' کوئی راستہ نہ چھوڑا جائے کہ جو اسے واپس تاریکیوں میں کھینچ کرلے جائے سو ایک اس وجہ سے بھی راسب اسے کمپنی میں اپنے ساتھ اور نظر کے سامنے رکھتے تھے' صحت مند ہونے کے بعد زرق کے لیے کام سیکھنا اور پڑھائی' پہلی ترجیح رہی' اسے ایک نارمل زندگی کی طرف لانا اس لیے بھی سہل ہوتا گیا کیونکہ وہ خود بھی مہذب معاشرے کا ایک مہذب فرد بننا چاہتا تھا' راسب کی طرح ایک ذمہ دار اور محنت کش انسان بننا چاہتا تھا' اپنی کم گوئی اور فرماں بردار فطرت کے باعث اس نے بہت کم عرصے میں راسب کے گھر میں ایک اہم فرد کی حیثیت حاصل کرلی تھی اور سب کے دل میں بھی' کمپنی میں کام سیکھنے کے بعد جب اس نے باقاعدہ کام شروع کیا تو پھر وہ رکا نہیں' راسب چاہتے تھے کہ وہ اپنے بل بوتے اور محنت سے کمپنی میں اپنے قدم جمائے اس کی محنت اور لگن کو دیکھتے ہوئے راسب نہیں چاہتے تھے کہ کہیں سے بھی یہ آوازاٹھے کہ ان سے تعلق کی وجہ سے زرق کے ساتھ کمپنی میں امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے' اس لیے زرق نے پیکنگ کے کام سے لے کر فائنل چیکنگ تک کا ہر کام سب ورکرز کے درمیان رہ کر کیا' ڈے' نائٹ' اوور ٹائم لگا کر وہ کام کرتا رہا' ہر ڈپارٹ

itsurdu.blogspot.com

کا انچارج اس سے خوش تھا' راسب نے بھی بہت خاموشی سے اس پر نظر رکھی ہوئی تھی' ایک ورکر سے وہ پہلے سپروائزر' انچارج' ہیڈ انچارج کے عہدوں تک پہنچا پھر منیجر کی معاونت کی مگر اس کے باوجود جب کبھی کسی ڈپارٹمنٹ میں جلد کام مکمل کروانا ہوتا تو وہ خود وہاں جا کر سب میں شامل ہو کر عام ورکر کی طرح ہی کام کرتا تھا۔ زرق کی قابلیت میں نکھار اور اعتماد میں اضافہ اس وقت ہوا جب کمپنی کے سب ورکرز میں سے اہلیت اور قابلیت کی بنا پر کچھ ورکرز کو منتخب کر کے چھ ماہ کے لیے ملک سے باہر گارمنٹس کے حوالے سے کچھ جدید اور اہم کورسز مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا' ان منتخب ورکرز میں زرق شامل تھا' ایسے کورسسز اور ٹریننگز ورکرز اور کمپنی دونوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں' راسب کا کاروبار اب بڑے پیمانے پر پھیل چکا تھا' باہر کی کمپنیز ان سے رابطے میں تھیں' باہر سے آنے والے آرڈرز اور وفود کے دوروں نے ان کی کمپنی کی ساکھ کو اور بھی مضبوط کر دیا تھا۔ گارمنٹس کے کاروبار میں ان کی کمپنی اب ایک نمایاں نام حاصل کر چکی تھی اور زرق اب ان کا رائٹ ہینڈ تھا۔ رجاب کی پکار پر وہ رک کر اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

ناراض ہو گئے ہیں حضرت۔'' مسکراتے ہوئے اطلاع دے کر اس نے فون راسب کے حوالے کیا۔ ''

ایک تم ہی ہو جس سے وہ ناراض ہو جاتا ہے کبھی کبھی ورنہ تو اس نے ساری دنیا کو اپنی ذات سے خوش رکھنے کی قسم کھا رکھی ہے۔'' راسب بولے۔ ''

اور اس نے مجھ سے اختلاف کرنے کی قسم کھا رکھی ہے' کہہ رہا ہے مجھ سے پوچھے بغیر ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ کیوں رکھا'' انسٹرکٹر سے بات کیوں کی' ہوں اب سے سے پوچھ کر بات کی جائے' خیر چھوڑیں راضی بھی ہو جائے گا۔ آپ کافی لیں گے ابھی یا کچھ دیر بعد؟'' اس نے پوچھا۔ ''

نہیں کافی کی گنجائش نہیں۔'' راسب مسکراتے ہوئے بولے۔ پھر اسے متوجہ دیکھ کر کہنے لگے۔ ''

رجاب' یہ زرق کی غلط فہمی ہو گی کہ میں انجان ہوں ورنہ یہ تمہیں بھی پتہ ہے کہ اس نے اپنے کچھ معاملات ہم سے'' بھی چھپا کر رکھے ہوئے ہے' مجھے کبھی کبھی افسوس ہوتا ہے کہ اسے کم از کم تم سے تو کچھ نہیں چھپانا چاہیے۔ مجھ سے زیادہ تو وہ تمہارا فرماں بردار ہے۔ ''

آغا جان... مناسب وقت آنے پر وہ کچھ مخفی نہیں رکھے گا' کوئی نہ کوئی وجہ تو ہے جو ابھی وہ خاموش ہے' ہمیں اس چیز کو''

itsurdu.blogspot.com

سمجھتے ہوئے کوئی شکایت اس کے لیے دل میں نہیں رکھنی چاہیے۔" رجاب کے کہنے پر انہوں نے پُر سوچ انداز میں سر ہلایا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

آنکھیں کھول کر اس نے تکیے کے قریب رکھی رسٹ واچ میں وقت دیکھا' ساڑھے بارہ بج رہے تھے' نیند روٹھی ہوئی تھی' گردن موڑ کر اس نے دراج کو دیکھا جو اپنے بیڈ پر بیٹھی فون پر گفتگو میں مصروف تھی۔ بیزاری سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے چاہا تھا کہ دراج کو اشارے سے کال سے جلد فارغ ہونے کا کہے مگر ایسا کرنا اسے اچھا بھی نہیں لگا' کبھی کبھی تو اس ٹائم دراج فون پر زرکاش سے بات کرتی نظر آتی تھی البتہ اکثر وہ آن لائن زرکاش کے ساتھ اسنوکر ضرور کھیلتی تھی جسے زنائشہ صرف اس لیے دلچسپی سے دیکھتی تھی کہ زرکاش سے مات کھا کر دراج کے تاثرات اور جلے کٹے جملے زیادہ مزہ دیتے تھے مگر اس وقت گفتگو کافی سنجیدہ نوعیت کی ہو رہی تھی لہٰذا زنائشہ بیڈ کے سرہانے کی طرف بند کھڑکی کھول گئی تھی۔ ہاسٹل کے اس عقبی حصے میں سنسان سڑک چاند کی تیز روشنی میں نمایاں تھی سڑک کے دوسری جانب ایک سرکاری اسپتال کی عمارت تھی' کھڑکی کے کنارے پر بازوؤں سے چہرہ ٹکائے وہ خاموش نظروں سے سڑک پر جانے کیا کھوجنے لگی تھی' یہ سڑک اس کے لیے کبھی اجنبی نہیں تھی نہ ہی اس پر طاری سکوت انجانا تھا' یہ سڑک بھی ماضی کی تاریکیوں سے گزرتی اس کے حال میں داخل ہو کر اب نظروں کے سامنے موجود تھی اور اس پر اکثر ہنسا کرتی تھی' ٹھیک ہی تو ہے وہ اس سڑک سے جان چھڑا کر دور بھاگ ہی نہیں سکی تھی' کسی سانپ کی طرح یہ سڑک اس کے تعاقب میں رہی' کچھ چونک کر اس نے دراج کی سمت دیکھا جو فون کان سے لگائے اپنا لیپ ٹاپ اس کی جانب بڑھا رہی تھی یقیناً وہ اس کی بے خوابی اور بوریت سے انجان نہیں تھی' مگر زنائشہ نفی میں گردن ہلاتی دوبارہ باہر متوجہ ہو گئی' دراج کو حیرت نہیں تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ ان چیزوں سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔

شام سے گم حواس میرے اب جا کر قابو میں آئے ہیں' اچانک جانے کیا ہوا' اب تک سمجھ نہیں آیا' امی تو بہت خوش تھیں شذرا اور بچوں کی آمد پر' وہ ہم سب کے درمیان ہی موجود تھیں' باتیں کر رہی تھیں کہ یک دم ان کی طبیعت بگڑی' بلڈ پریشر چیک کیا شذرا نے' اس دوران ہی ان کی حالت اتنی غیر ہو چکی تھی کہ پھر میں نہیں رکا' احمد چاہتا تھا کہ میں ڈرائیو نہ کروں مگر میں تو بس یہ سوچ رہا تھا کہ میرے علاوہ کوئی امی کو چند لمحوں میں ہاسپٹل تک نہیں لے جا سکتا

itsurdu.blogspot.com

"اگر دیر ہو گئی تو کچھ ہو جائے گا" دماغ بالکل ماؤف تھا میرا۔

آپ کو احمد بھائی کی بات مان لینی چاہیے تھی' یا پھر خود کو کسی بھی طرح کمپوز کرنا چاہیے تھا تائی امی کی بگڑی حالت نے "

"آپ کو یقیناً حواس باختہ کر دیا ہو گا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کبھی کبھی آپ کی ڈرائیونگ خطرناک ہو جاتی ہے۔

"بس اس وقت صورت حال ہی کچھ ایسی تھی کہ کنٹرول کرنا دشوار ہو گیا تھا۔"

"اب تو بہتر ہے تائی امی کی طبیعت لہٰذا آپ تھوڑا آرام کریں' صبح آپ کو ہاسپٹل جانا ہو گا۔"

ہاں' شہزا امی کے پاس ہے مگر میں بھی ہاسپٹل میں رکنا چاہتا تھا لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا' شہزا سے کون جیت سکتا "

"ہے سو اس لیے گھر آنا پڑا۔

ڈاکٹر شاید کل تائی کو ڈسچارج کر دیں گے بلڈ پریشر تو اب کنٹرول میں ہے۔" دراج نے تائید چاہی تھی۔'

ٹیسٹ کی رپورٹ شام تک ملے گی تو اس کے بعد ڈاکٹر ہو سکتا ہے گھر جانے کی اجازت دے دیں۔" بولتے ہوئے وہ "

ایک پل کو چپ ہوا تھا۔

دراج... میں جانتا ہوں کہ کچھ مشکل ہو گا لیکن کیا تم میرے چاہنے پر امی کی عیادت کے لیے ہاسپٹل آ سکتی ہو؟" وہ "

بالآخر اس سے پوچھ بیٹھا۔

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں پہلے ہی بجیا کے ساتھ صبح ہاسپٹل جانے کا ارادہ کر چکی ہوں۔"

واقعی؟" زرکاش اپنی حیرانگی نہیں چھپا سکا تھا۔ "یہ تو بہت اچھی بات ہے' مجھے تم سے ایسے ہی کسی مثبت جواب کی امید "

"تھی کیونکہ میں جانتا ہوں تمہارا دل کتنا خوب صورت ہے۔

جی ہاں پر آپ کے دل سے زیادہ نہیں۔" وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔"

چاند کی روشنی سے منور آسمان سے نگاہ ہٹاتی زنائشہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو تکیے کے سہارے نیم دراز کسی سوچ میں گم تھی۔

"دراج... تم واقعی کل ہاسپٹل جانا چاہتی ہو یا زرکاش بھائی کی خاطر خود پر جبر کر کے جاؤ گی؟"

نہیں میں اپنے لیے کبھی ظالم نہیں بن سکتی کہ خود پر جبر کروں' صرف زرکاش کی وجہ سے ہی نہیں' مجھ میں اتنی "

انسانیت تو ہے' ایسے موقع پر تو دشمن بھی سب کچھ بھلا دیتے ہیں اور پھر مجھے ان سے اپنا رشتہ یاد ہے' ہمارے گھر میں

itsurdu.blogspot.com

بڑی ایک وہی تو ہیں۔" پُر سوچ نظروں سے وہ دیوار کو تکتی زنائشہ سے مخاطب تھی۔

اب کیا سوچ رہی ہو تم؟" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بالآخر زنائشہ نے ہی اسے مخاطب کیا۔ "

سوچ رہی ہوں زرکاش کا بیٹا کیسا ہو گا مجھے اسے دیکھنا ہے۔" دراج کے بہت سنجیدہ لہجے پر زنائشہ نے دنگ ہو کر اسے " دیکھا مگر اگلے ہی پل وہ کھلکھلا کر ہنستی چلی گئی۔ جبکہ دراج مسکراتی نظروں سے بس اسے دیکھ رہی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

دوپہر ڈھل رہی تھی جب رائمہ ہاسٹل پہنچی تھی' سچ تو یہ تھا کہ اسے اپنے ساتھ ہاسپٹل لے جاتے ہوئے رائمہ خود بہت کنفیوژ اور فکر مند تھی کہ جانے صبغہ اور ان کی بیٹیوں کا کیا ردعمل ہوتا دراج کو دیکھ کر حالانکہ اسے حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی جب دراج نے خود صبغہ کی عیادت کے لیے جانے کی بات کی مگر یہ بات صبغہ اور ان کی بیٹیوں کو ناگوار گزرے گی اس کا یقین بھی تھا لیکن وہ بھی چاہتی تھی کہ دراج اپنا یہ فرض ضرور پورا کرے' سارا راستہ وہ دراج کو سمجھاتی رہی تھی کہ ہر قسم کی صورت حال کے لیے تیار رہے' اسے کسی کی بھی کڑوی بات کا جواب نہیں دینا' بس خاموشی سے سننا ہے' صبغہ ابھی اگر منہ پھیر لیں تو کوئی شکایت نہ اپنی زبان پر نہ لائے اور نہ ہی اپنے کسی عمل سے اظہار کرے۔ رائمہ کی تمام ہدایتیں وہ خاموشی سے سنتی رہی تھی' جانتی تھی کہ نفرت کا سامنا کرنے کے لیے وہ مکمل تیار ہے اسے جو کرنا چاہیے تھا وہ بس وہی کر رہی تھی۔ ہاسپٹل کے کاریڈور میں شزا کے شوہر احمد کے ہمراہ آتے زرکاش نے دور سے ہی اسے دیکھ لیا تھا جو ایک طرف کھڑی نظر آ رہی تھی' دراج بھی ان دونوں کو دیکھ چکی تھی لہٰذا خود کو نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے ان دونوں کو سلام کیا تھا۔

تم کس کے ساتھ آئی ہو اور یہاں کیوں کھڑی ہو؟" زرکاش کے سوالوں پر اس نے تذبذب کے ساتھ ایک نظر احمد کو " دیکھا۔

بجیا کے ساتھ آئی ہوں' وہ اندر روم میں ہیں تائی امی کے پاس' میں یہاں ان کا ہی انتظار کر رہی ہوں' بس اب جائیں " " گے۔

تم امی کے پاس نہیں گئیں؟" زرکاش نے بغور اس کے تاثرات کو دیکھا۔ "

نہیں میں یہیں ٹھیک ہوں۔" نہ چاہتے ہوئے بھی دراج کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔ "

itsurdu.blogspot.com

"تم امی سے ملنے آئی ہو تو ان سے مل کر ہی جاؤ گی' چلو میرے ساتھ۔" زرکاش کے تحکم آمیز لہجے پر وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ بروقت رائمہ وہاں آ گئی۔

"تم اسے امی کے پاس کیوں نہیں لے گئیں؟" زرکاش اب رائمہ سے پوچھ رہا تھا۔

"میں ضرور اسے ان کے پاس لے جاتی اگر اسے جانے دیا جاتا' شنزا نے اسے روم میں آنے سے منع کر دیا کہ کہیں اس کی وجہ سے خدانخواستہ تائی امی کی طبیعت خراب نہ ہو جائے۔"

"یہ کیا حرکت کی شنزا نے۔" احمد نے حیران ہو کر زرکاش کے بے حد سنجیدہ ہوتے تاثرات کو دیکھا۔

"دراج... آپ آئیں میرے ساتھ' میں شنزا کی طرف سے معذرت کرتا ہوں آپ سے۔" احمد شرمندہ ہوتا دراج سے بولا۔

"کوئی بات نہیں' شنزا نے تائی امی کی فکر میں یہ احتیاط کی ہو گی' بلاوجہ وہ ڈسٹرب ہو جائیں گی تو یہ ہمارے لیے شرمندگی کی بات ہو گی۔" رائمہ درگزر کرنے والے انداز میں بولی۔

"میں تم دونوں کو ڈراپ کر آتا ہوں۔" زرکاش بولا۔

"نہیں' باہر رکشہ موجود ہے ہم اس میں ہی جائیں گے' آپ تائی امی کے پاس جائیں پوچھ رہی تھیں آپ کا۔" رائمہ سلیقے سے اسے روک کر اللہ حافظ کہتی پھر رکی نہیں تھی' دراج کا ہاتھ پکڑے تیز قدموں سے آگے بڑھ گئی تھی۔

دوسری جانب روم سے باہر آتی شنزا نے بگڑے تیوروں کے ساتھ دور جاتی دراج کو زہریلی نظروں سے دیکھا اور پھر زرکاش کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"اس کی ہمت دیکھیں ذرا' کیسے دندناتی ہوئی یہاں آ پہنچی' جن کو بددعائیں دیتی رہی ہے آج ان کی ہمدرد بن کر عیادت کے ڈرامے کرنے آ گئی۔"

"شنزا... تم نے جو کرنا تھا وہ کر چکی ہو' لہٰذا اب خاموش رہو۔" زرکاش نے سخت ناگواری سے اسے ٹوکا۔

"تمہیں حق نہیں تھا اس طرح کسی کو بے عزت کرنے کا۔ کچھ دیر کی بات تھی' ملنے دیتیں اسے پھوپی جان سے۔" احمد نے بھی اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔

"میں نے جو کیا ٹھیک کیا' وہ اسی لائق ہے' ہمارے ٹکڑوں پر پلنے والے ہم پر ہی غراتے رہے ہیں' کسی کو تو اسے اس کی

itsurdu.blogspot.com

اوقات یاد دلانی پڑے گی۔ امی کو پتہ تھا کہ وہ بھی آئی ہوئی ہے' اس کے کرتوت ہی ایسے رہے ہیں کہ امی نے بھی مروتاً اسے اندر بلانے کا نہیں کہا۔" تیز لہجے میں شزا اور بھی جانے کیا بول رہی تھی مگر زرکاش بمشکل ضبط کرتا وہاں رکا نہیں' روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

گیٹ کھول کر ایک طرف ہٹتیں سحر نے بغور اس کے ستے ہوئے چہرے کو دیکھا تھا۔

عرش.. کوئی ایک کال تو ریسیو کر لیتے' کیوں اپنے دشمن بنے ہوئے ہو' صبح ایک سو تین بخار میں جو گئے تو اب واپس آ رہے ہو۔" سحر کے مدھم آواز میں گھرکنے پر وہ چپ چاپ نظر جھکائے شہرام کے کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ شہرام کی آواز نے اس کے قدم روک لیے۔

"پہلے کھانا کھا لو پھر کمرے میں جانا۔"

مجھے ابھی بھوک نہیں۔" وہ کمزور آواز میں بولا۔"

ہاں' اب تو تمہیں اس وقت تک بھوک نہیں لگے گی جب تک اس فلیٹ کا لاک نہیں کھلے گا۔" ضبط کے باوجود شہرام کا لہجہ بگڑا۔

ابھی تو وہ گھر آیا ہے' اسے سکون سے بیٹھنے تو دیں' اس کے آتے ہی شروع مت ہو جائیں اب۔" سحر ٹوکے بغیر نہ رہ سکیں۔

تم شروع کب ہونے دیتی ہو مجھے' ہزار بار کہا ہے کہ تم درمیان میں مت بولا کرو۔" شہرام بھڑک ہی تو اٹھے تھے۔

"گاڑی کا نمبر مل گیا' اس شخص کا ایڈریس مل گیا' ہم اس کے گھر تک بھی پہنچ گئے' ابھی وہ نہیں ہے اس شہر میں تو کیا کریں اب؟ اس احمق انسان کی طرح اس کے فلیٹ کے آگے ڈیرہ ڈال کر بیٹھ جائیں' حد ہوتی ہے کسی بات کی' میں دو دن میں بے شمار چکر لگا چکا ہوں' ارد گرد کے رہنے والوں سے معلومات کر لی ہیں' جس کا فلیٹ ہے اس نے واپس تو آنا ہے اور وہ آئے گا مگر کچھ تحمل کا مظاہرہ تو کرو۔"

میں بات کرتی ہوں اس سے" آپ پریشان مت ہوں' یہ اب وہاں نہیں جائے گا' میں سمجھا دوں گی اسے۔" سحر دھیمے لہجے میں بولیں' عرش نے بس ایک نگاہ اٹھا کر شہرام کو دیکھا پھر پلٹ کر کمرے کی سمت چلا گیا۔

itsurdu.blogspot.com

سحر... اسے سمجھاؤ جاکر' پہلے ہی حال سے بے حال تھا' اب دو دن سے بھوک' پیاس سے لاتعلق بخار میں پھنکتا اس فلیٹ کے سامنے سے ہٹنے کو تیار نہیں۔ مجھے تو خدشہ ہے کہ یہ لاک توڑ کر اس فلیٹ میں داخل نہ ہو جائے۔"

"نہیں' مجھے یقین ہے کہ وہ ایسی کوئی غیر اخلاقی حرکت نہیں کرے گا۔" سحر فوراً بولیں۔

"جس دیوانگی میں یہ مبتلا گھوم رہا ہے اس میں کچھ بعید نہیں کہ یہ کیا کر جائے۔ غلطی میری ہے' اپنے دل کو تھوڑا مضبوط کر لیتا اور اس شخص تک پہلے خود پہنچتا پھر اسے خبر کرتا مگر اس کی حالت نے مجھے مجبور کر دیا تھا اور اب بھگت رہا ہوں۔" شہرام برہمی سے بولتے وہاں سے اٹھ گئے۔

"اب کچھ نہیں بولو گے تم مگر یوں منہ چھپائے رکھنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا' تمہاری فکر میں بے حال ہونے والے موجود ہیں' اس لیے تمہیں قدر نہیں۔" سحر شدید ناگواری سے اس سے مخاطب تھیں جو جوتوں سمیت بیڈ پر اوندھے منہ بے حس و حرکت لیٹا ہوا تھا۔

"شہرام بس یہ چاہتے ہیں کہ تم اس طرح خود کو اذیت میں نہ ڈالو' کوشش کرنے سے کون روک رہا ہے مگر کوئی حد تو رکھو' حد سے باہر جاکر تم وقت سے پہلے کچھ حاصل نہیں کر سکتے' جو وقت مقرر ہے وہ ہے' اب کھانا کھاکر سونا ورنہ پھر صبح تمہارے ساتھ ساتھ سب لپیٹ میں آجائیں گے۔" اسے تاکید کرتیں سحر ٹیرس کی طرف کھلنے والے دروازے کی سمت گئیں جہاں شتقرام لائٹس نصب کرنے میں کافی دیر سے مصروف تھا' پہلی نگاہ سحر کی سامنے والے ٹیرس پر ہی گئی تھی جہاں ہمہ وقت موجود مخلوق دل خراب کرنے کے لیے کافی تھی' کوفت کے ساتھ نگاہوں کا زاویہ بدلتیں وہ سوئچ بورڈ میں کام کرتے شتقرام کی طرف بڑھ گئیں۔

"تمام لائٹس لگ چکی ہیں' آپ کے گھر کا یہ ایک آخری آرائشی کام بھی تقریباً مکمل ہو گیا۔" ان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی شتقرام نے تسلی دی۔

"میرے بھائی... تم کتنے اچھے ہو' تم نہ ہوتے تو یہاں کوئی کام مکمل نہ ہوتا اس عرش نے تو دغا دے دی تھی مجھے بات سنو' اب میں تو سونے جا رہی ہوں مگر تم نے کسی بھی طرح عرش کو کھانا کھانے کے لیے راضی کرنا ہے اور ٹیبلیٹس بھی دینی ہیں ورنہ صبح پھر شہرام کا پارہ آسمان پر ہوگا۔"

"آپ بے فکر ہو کر جائیں' میں یہ سب کر لوں گا۔" شتقرام مصروف انداز میں بولا۔

itsurdu.blogspot.com

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكَاتُهُ

www.PakDigestNovels.Com پر خُوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

سنو... اس لڑکی نے تم سے بات کرنے کی کوشش تو نہیں کی؟" سحر کے مشکوک لہجے پر شتقرام پہلے چونکا اور پھر سامنے "
والے ٹیرس کی طرف نگاہ ڈال کر ٹھنڈی سانس بھری۔

"افسوس صد افسوس، بالکل نہیں۔"

"ضرور افسوس کرو مگر مجھے تم اس سے کلام کرتے نظر آئے تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔"

بھابی... صلہ رحمی کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں، آخر وہ ہماری کزن لگتی ہے رشتے میں، دور کی ہی سہی۔" مسکراہٹ "
چھپائے وہ ان کو سلگا گیا۔

جہنم میں جائے ایسی رشتے داری، میرے بھائی کو جانے کتنے لوگوں کے سامنے ذلیل کیا تھا اس بدبخت لڑکی نے، میں تو "
"قیامت تک اس کی شکل نہ دیکھوں۔

لیکن دیکھنی تو پڑتی ہے، آپ کو صبح شام اس کی شکل، آپ کو اس گھر میں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔" شتقرام مسکراتے لہجے "
میں بولا۔

اب اس کی وجہ سے کیا اتنا شاندار گھر ہاتھوں سے نکل جانے دیتی۔ مجھے کیا پڑی ہے جو صبح شام اس کی شکل دیکھوں اور "
یہ تمہارے دل میں رشتہ داری کا جو درد جاگ رہا ہے ناں اسے ابدی نیند سلا دو، میرے بھائی سے تمہارا جو قریبی رشتہ
"ہے اس پر کسی ایرے غیرے کو فوقیت دینے کی ضرورت نہیں۔

معاف کیجیے گا بھابی... آپ کے بھائی نے کام ہی کچھ ایسا عزت افزائی والا کیا تھا۔" شتقرام نے یاد دلایا۔ "

تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے، وہ تمہاری صحبت میں زیادہ رہا ہے، پھر ایسے ہی کام کر سکتا تھا ناک کٹوانے والے۔" "
سحر کے کھا جانے والے انداز پر وہ خجالت سے مسکرا کر رہ گیا۔

سوئچ بورڈ کا کام مکمل کرنے کے بعد اس نے احتیاطاً ٹیرس کی تمام لائٹس چیک کرنے کے لیے آن کی تھیں، اونچے شیڈز
میں نصب لائٹس سے پورا ٹیرس ایک سرے سے دوسرے سرے تک جگمگا اٹھا تھا۔ فرش پر بکھرا سامان سمیٹتے ہوئے
شتقرام کی نگاہ اس پر گئی تھی جو کتاب چہرے کے سامنے سے ہٹائے اس کے ٹیرس کی لائٹس کا جائزہ لے رہی تھی۔

کمپنی دینے کا بہت شکریہ، ورنہ تنہا یہاں کام کرتے کرتے میں بیزار ہو جاتا۔" شتقرام کے شرارتی لہجے پر وہ ناگواری "
سے اسے گھور کر پھر کتاب کی طرف متوجہ ہو گئی۔

itsurdu.blogspot.com

کیا فائدہ اتنی کتابیں پڑھنے کا' دل کو تو وہی بھایا ہے جو تمیز و تہذیب سے ہی نابلد ہے۔'' شفرام کے مزید کہنے پر وہ سلگتی نگاہ اس پر ڈالتی پہلو بدل کر رہ گئی۔

''اچھا' تو منہ پھیر کر نفرت کا اظہار کر رہی ہو' میں بھی اپنے ٹیرس کی تمام لائٹس آف کر کے جاؤں گا' ہماری لائٹس فری کی نہیں' اپنے ٹیرس کی آن کرو۔'' اسے مزید جلاتا وہ واقعی ٹیرس کی تمام لائٹس آف کر گیا تھا۔

''عرش... شرافت سے اٹھ جاؤ' میں جانتا ہوں تم جاگ رہے ہو۔'' شفرام نے اس کے شانے کو تھپتھپایا۔ چند لمحوں کے توقف کے بعد وہ تکیہ ایک طرف ہٹاتا اٹھ بیٹھا۔

''کیا کر رہے ہو تم؟ اب جبکہ تمہاری تلاش ختم ہونے والی ہے' تو یوں ہمت ہار رہے ہو' آخر کیا سوچ رہے ہو تم یا کوئی خوف' خدشہ ہے؟'' تاسف سے اس کے سرخ چہرے کو شفرام نے دیکھا۔

''کم از کم تمہیں مجھ سے کوئی سوال نہیں کرنا چاہیے ایک ایک سیکنڈ بھاری ہے میرے لیے' عذاب بن رہا ہے مزید صبر اور انتظار۔'' اس کے مدھم گمبھیر لہجے میں بے بسی تھی۔

''مگر پھر بھی تمہیں یہ دونوں کام ابھی کرنے ہیں' کوئی نہ کوئی وجہ تو ہے جو راستے کھل رہے ہیں' ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھے' ابھی تو صبر کا دامن اور مضبوطی سے تھامے رکھنے کی ضرورت ہے' بس یہ یاد رکھو۔'' شفرام کے سنجیدہ لہجے پر وہ بس خاموش رہا۔

''اب تم جا کر چینج کرو' میں کھانا گرم کرتا ہوں' اٹھو جلدی' مجھے بھی بھوک لگی ہے۔'' شفرام کمرے سے نکل گیا۔

کچھ دیر بعد آرام دہ شلوار سوٹ میں ملبوس وہ کمرے سے باہر آیا تھا کہ مین گیٹ پر ابھرتی دستک کی آواز نے اس کے قدم روک لیے تھے۔

گیٹ کھولتے ہی اس کی یہ حیرت ختم ہو گئی کہ آنے والے نے ڈور بیل استعمال کیوں نہیں کی' عرش کے راستہ دینے سے پہلے ہی راستہ بناتا وہ اندر گھس آیا تھا اور عرش کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتا بیگ سنبھالے دبے قدموں تیزی سے شفران کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ بڑی سی ٹرے ہاتھوں میں سنبھالے کچن سے باہر آتا شفران اسے دیکھ کر رک گیا۔

''تم یہیں کھانا کھا لو گے؟''

''نہیں' کمرے میں آ جاؤ' ایک پلیٹ اور لیتے آنا۔'' ٹرے اس سے لیتے ہوئے عرش نے کہا۔

itsurdu.blogspot.com

"ابھی امام آیا ہے۔" شقران کی سوالیہ نظروں پر اس نے بتایا۔

"تم نے اس کے لیے گیٹ کیوں کھولا؟ کھول ہی دیا تھا تو اندر کیوں آنے دیا؟ بھائی نے سختی سے اس کے یہاں داخلے پر پابندی لگا رکھی ہے۔"

"اب کیا کر دیا اس نے؟" عرش نے پوچھا۔

"اس کے ابا حضور نے پھر اسے جاب پر لگوایا جسے وہ پھر چھوڑ آیا بلکہ لڑ جھگڑ کر گھر سے بھی فرار ہے اب 'بھابی کو بتانا پڑے گا ان کا چہیتا یہاں آ دھمکا ہے۔"

"ابھی رہنے دو' یہ سب کوئی پہلی بار نہیں ہوا' بھائی کو اس کی موجودگی کا پتہ چل گیا تو اس کی شامت آ جائے گی۔" عرش کے کہنے پر وہ سر ہلاتا واپس کچن میں چلا گیا۔

فلور کشن پر براجمان وہ دونوں اس کی طرف متوجہ تھے جو ڈریسنگ کے سامنے بڑی فرصت اور نفاست سے اپنے بال سنوارنے میں مصروف تھا۔

"میرا انتظار کیوں کر رہے ہو بھائیوں... تکلف بر طرف 'بسم اللہ کرو۔" امام نے جھکتے ہوئے اپنی نشست سنبھالی اور گرم گرم مرغ پلاؤ سے پلیٹ بھرنا شروع کر دی۔

"ویسے معاف کرنا بہن کے گھر میں غیرت مند بھائی ایک گلاس پانی پینا بھی گوارا نہیں کرتے 'کیوں عرش؟"" مسکراہٹ چھپاتے ہوئے شقران نے تائید چاہی مگر عرش نے بس ایک مسکراتی نظر امام پر ڈالی جو ڈھٹائی سے ہنستا شامی کباب کی طرف متوجہ تھا۔

"کیسی دقیانوسی باتیں کر رہے ہو بھائی 'آج کے دور میں' وہ زمانے گئے' اب لوگ روشن خیال ہو گئے ہیں' اب ایسی خرافات پر کوئی کان بھی نہیں دھرتا' تم جانے کس زمانہ میں رہ رہے ہو۔" امام نے الٹا شقران کو ہی لاجواب کر دیا۔

"ویسے بھی یہ میری بہن کا گھر بعد میں' پہلے میرے خالہ زاد بھائیوں کا ہے' یوں بھی مجھے اس گھر سے بڑی خالہ کی وجہ سے بہت انسیت ہے' سب سے زیادہ میرا آنا جانا رہا ہے اس گھر میں۔"

"صرف آنا جانا نہیں تمہاری تو صبح بھی یہیں ہوتی تھی اور شام بھی اس کی وجہ بھی سب کو معلوم ہے پر اب ایسا نہیں چلے گا' شکر کرو عرش کی وجہ سے اس گھر کا دروازہ تمہارے لیے کھل گیا ورنہ تمہارے ابا جان نے تمہارے بہنوئی صاحب کو

itsurdu.blogspot.com

"تاکید کر رکھی ہے کہ اس گھر میں تمہیں پناہ نہ دی جائے۔

"اب ان دونوں حضرات کا ذکر کر کے کھانے کا مزہ کرکرا مت کرو بھائی۔" امام نے بیزاری سے بات کاٹی۔

"جاب کیوں چھوڑ دی تم نے؟" عرش نے پوچھا۔

"شہنشاہ لوگ بھی کبھی کام کرتے ہیں کیا، تم لوگ کرو، تم لوگوں پر کام کرنا جچتا ہے۔" وہ فخر سے کالر کھڑے کرتا بولا۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو، شہنشاہ لوگ اپنی سہیلیوں سے قرض کے نام پر روپے بٹورتے ہیں اور پھر سر عام ان کے ہاتھوں سے تھپڑ کھاتے ہیں۔" شقران نے طنزیہ لہجے میں تائید کی۔

"تمہاری شہنشاہی نے یہاں شفٹ ہونے سے پہلے ہی ہمیں منہ چھپانے پر مجبور کر دیا اور عرش تم بھی تو گئے تھے اس کے طرف دار بن کر تھپڑ کا حساب لینے، شرمندگی ہوئی تھی کہ نہیں؟" شقران نے ناگواری سے عرش کو بھی مخاطب کیا۔

"تو یہ تمہاری طرح دغاباز نہیں جو لوگوں کے جھگڑے میں مجھے تنہا چھوڑ کر بھاگ جاتا۔" امام جل کر بولا۔

"تو میں اور کیا کرتا؟ شفٹنگ کے پہلے ہی دن جب میں اس کے ساتھ مین گیٹ پر موجود تھا سونے پر سہاگہ کہ وہاں سیکیورٹی گارڈز سب کے سب جمع پولیس سے کوئی مذاکرات کر رہے تھے، پولیس کے کوئی ایک دو اہلکار نہیں، پوری پولیس وین وہاں کھڑی تھی۔" شقران نئے سرے سے عرش کو تفصیل بتاتا دل ہلکا کر رہا تھا۔ "اب ایسے خطرناک اسپاٹ پر ایک لڑکی اچانک ہم دونوں کو آ کر روکتی ہے، میں نے سوچا رشتہ داری ہو گی، سلام دعا کے لیے روکا ہو گا پر کہاں بات تو اس نے کی ہی نہیں چھوٹتے ہی اسے رکھ کے تھپڑ رسید کر دیا اس کا تو جانے کیا ہوا میرے تو اپنے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔" شقران بول رہا تھا جبکہ عرش بے ساختہ اسے دیکھ کر مسکرایا جو مسمسی صورت بنائے نہ نظر آنے والے آنسو صاف کر رہا تھا۔

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں

اس عاشقی میں عزت و سادات بھی گئی

پانی کے گھونٹ بھرتا عرش شعر گوئی سے رک نہ سکا۔

"واہ عرش میاں... شعر میں کیا اعلیٰ ترجمانی کی ہے تم نے میرے حال پریشان کی۔" امام نے تڑپ کر تعریف کی۔

itsurdu.blogspot.com

"ویسے میں تو کہتا ہوں تم دونوں جیسے ایک 'دو ناصح اور مل جائیں تو باہر والوں کو ضرورت ہی نہیں ہمیں بے عزت کرنے کی۔"

"ہم کافی ہیں تمہارے لیے۔" شقران ہنستے ہوئے بولا۔

"امام... اب کوئی غلط حرکت نہ کرنا یہاں' بھائی کی وجہ سے احتیاط کرنی پڑے گی تمہیں۔" عرش نے سنجیدگی سے کہا۔

"رجاء نے سارے کچے چٹھے میرے سامنے کھول دیے ہیں تمہارے 'میں تمہارا طرف دار بن کر گیا تھا لیکن وہ حق پر تھی' اسے ایک نہیں دو' چار رسید کرنے چاہیے تھے تمہیں ایک تو تم اس سے ہزاروں روپے لے کر ہضم کر چکے ہو' دوسرا یہ کہ اس کی نظروں کے سامنے دوسری لڑکیوں کے ساتھ گھوم بھی رہے ہو اندھیر نگری نہیں ہے یہ۔"

"ہزاروں روپے وہی مجھے اپنی خوشی سے دیتی رہی ہے' میں نے کوئی اسے بلیک میل کر کے نہیں لیے' حالانکہ میں کر سکتا ہوں۔" وہ ڈھٹائی سے بولا۔

"تم ایسا کر کے دیکھ لو' جوتوں سے ہی تواضع ہو گی پھر۔" شقران نے خشمگین لہجے میں کہا۔

"میرے لیے ایک ٹیبلیٹ نگلنا مشکل ہے اور تم مزید تین اور پیش کر رہے ہو۔" عرش نے بیزاری سے سر پر کھڑے شقران کو دیکھا۔

"پیش نہیں کر رہا' مجبور کر رہا ہوں' کھالو ورنہ صبح بھائی نہار منہ مجھے یہ ٹیبلیٹس کھلا دیں گے' گن کر رکھ گئے ہیں' سب کھالو۔" شقران زچ ہو کر بولا۔

"شقران... اتنی شفقت کے مظاہرے نہ کرو' مجھے اپنی امی کی یاد آ رہی ہے۔" ڈریسنگ کے کنارے منہ لٹکائے بیٹھے امام نے ٹوکا۔

"ابو کو یاد کرو' بھنائے ہوئے ڈھونڈتے پھر رہے ہیں تمہیں۔" شقران بولا۔

"میری ایک بات غور سے سن لو بھائیوں... سامنے والے ٹیرس کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے' اس مقام کو شجر ممنوعہ سمجھنا ہے' سمجھے۔" امام نے وارن کرنے والے انداز میں دونوں کو دیکھا۔

"ہم تو تمہیں بھی ممنوعہ سمجھتے ہیں۔" عرش کے کہنے پر شقران ہنستا ہوا بیڈ پر دراز ہو گیا۔

"ویسے تم نے بتایا نہیں تھپڑ والا تجربہ کیسا رہا؟ کیا جذبات واحساسات تھے اس وقت آپ کے؟" عرش نے مسکراتی

itsurdu.blogspot.com

نظروں سے امام کو دیکھا۔

"یار... سچ پوچھو تو اس وقت گرما گرمی میں پتہ نہیں چلا پر بعد میں احساس ہوا بڑا زبردست ہاتھ پڑا ہے' ایک ہفتہ گزر گیا جبڑے کا درد نہیں جارہا۔" امام جس طرح اپنا رخسار سہلاتا حیرت سے بتا رہا تھا' شقران کے ساتھ ساتھ عرش کی ہنسی بھی بے ساختہ تھی' جبکہ امام کے زخم ہرے ہوئے تھے وہ سرعت سے اٹھا اور ٹیرس کا گلاس ڈور کھولتا باہر نکل گیا۔

"مر گئے' وہ ابھی بھائی کو فون کرے گی کہ یہ نمونہ ہمارے ہی گھر میں ہے' بھائی نے اسے میرے سامنے کہا تھا کہ امام کانٹیکٹ کرے تو وہ ضرور خبر دے' اسے بھی پتہ ہے یہ مفرور ہے۔"

"اسے تو پکڑ کے اندر لاؤ پہلے۔" عرش کے یاد دلانے پر وہ تیزی سے بیڈ سے اترا۔

"ذرا سی شرم نہیں آئی تمہیں' ایک آزاد ملک کے آزاد شہری کو قانون کے سامنے تم نے تشدد کا نشانہ بنایا تھا' سیدھا سیدھا کیس بن سکتا تھا تم پر لیکن میری شرافت دیکھو کہ..."

"تم بھی غور سے دیکھو' وہ فون پر بات کر رہی ہے' بھائی تک پہنچ گئی تمہاری یہاں موجودگی کی اطلاع۔" درمیان میں امام کو گھر کتے ہوئے شقران اسے اندر کھینچ لایا۔

"تم نے گیٹ کھولا تھا' اب تم ہی بھائی کو جواب دینا' ان کو امام کے بارے میں بتانے سے بھی تم نے مجھے روکا تھا۔" شقران نے عرش کو جتایا۔

"میں دوبارہ زندگی لے کر بھی یہ سچ قبول کرنے والا نہیں' مجھے کیا پتہ گیٹ کس نے کھولا۔" عرش اطمینان سے بول کر چادر سر تک تان گیا۔

"اپنی' اپنی پڑی ہے تم دونوں کو' میرا تو کوئی حل نکالو۔" امام نے دہائی دی۔

"تمہارا کوئی حل ہوتا تو تم اس مقام پر ہوتے؟ کونے کھانچے میں جہاں جا کر سما سکتے ہو' چھپ جاؤ۔" شقران نے بھی ہاتھ جھاڑ کر تکیہ سنبھالا۔

"کونے کھدروں میں جا کر سمانے کا مشورہ تو ایسے دے رہے ہو جیسے میں چھپکلی ہوں' میرا یہ ایک ہی روپ ہے بھائی ساڑھے چھ فٹ کا بندہ کیسے..." امام کھا جانے والی نظروں سے شقران کو دیکھتا یک دم رکا تھا' چہرے سے چادر ہٹا کر عرش نے پہلے امام اور پھر شقران کو دیکھا' باہر سے ابھرتی شہرام کی آواز پر ان تینوں کو ہی سانپ سونگھا تھا۔ اشارے

itsurdu.blogspot.com

سے امام نے عرش سے مدد طلب کی' اگلے ہی پل عرش کے اشارے پر وہ سیکنڈ کی بھی دیر لگائے بغیر بیڈ کے نیچے جا گھسا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے شہرام نے بغور ان دونوں کو دیکھا جو بیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا ہو رہا ہے؟" دروازے پر رک کر وہ ان دونوں سے ہی مخاطب ہوئے۔

"باتیں ہو رہی ہیں۔" شقران کی آواز حلق میں پھنسی۔ جب ہی جواب عرش نے دینے میں پہل کی۔

"صدیوں کے بچھڑے آج ملے ہو جو رات کے دو بجے باتیں ہو رہی ہیں امام کہاں ہے؟" شہرام نے سخت ناگوار لہجے میں پوچھا۔

"وہ یہاں کیسے ہو سکتا ہے بھائی؟" شقران گڑبڑاہٹ چھپائے بولا۔

"عرش؟" شہرام کے کڑے لہجے پر وہ متوجہ ہوا۔

"وہ بیڈ کے نیچے چھپا ہے بھائی۔" سنجیدگی سے اطلاع دے کر عرش نے شقران کے ہکا بکا تاثرات کو دیکھا اور پھر سر جھکا تا بمشکل اپنی امڈتی ہنسی چھپا پایا۔

"اس بدتمیز لڑکے کے لیے تم میرے منہ پر ہی سفید جھوٹ بول رہے ہو۔" شہرام اب شقران پر برس پڑے جو عرش کی دبی دبی ہنسی کو سنتا اس کے جھکے سر کو گھورتا دانت پیس کر رہ گیا۔

"امام... تم باہر نکلتے ہو یا نہیں۔" شہرام کی دھاڑ پر وہ بیڈ کے نیچے سے رینگتا ہوا باہر نکل کر اٹھ کھڑا ہوا' شقران نے اپنا سر پکڑا جبکہ امام کے بکھرے بال اور تمتمائے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے عرش ہنسی روکنے کی کوشش میں بے حال ہو رہا تھا۔

"جب بتانا ہی تھا تو چھپایا کیوں مجھے؟" امام نے بھنائے انداز میں عرش کو گھورا جو چہرے سے تکیہ لگائے بیٹھا تھا۔

"اور تم اتنے فرماں بردار کہ چھپ گئے۔" شہرام بھڑکے۔ "تمہیں ذرا بھی احساس ہے اپنے ماں باپ کی پریشانی کا' باہر آؤ ذرا میں آج تمہارے دماغ پر چڑھی ساری گرمی نکالتا ہوں آؤ باہر۔" شہرام اسے ساتھ لے جا کر ہی ٹلنے والے تھے' اترے چہرے کے ساتھ شہرام کی طرف جاتے ہوئے اسے بس شہرام کے پلٹنے کا انتظار تھا' ان کے دہلیز سے ذرا آگے بڑھتے ہی امام نے پھرتی سے دروازہ بند کر کے لاک کیا' لائٹ آف کی اور ایک ہی جست میں بیڈ پر آتا سر سے پیر تک چادر تان گیا' باہر سے آتی شہرام کی غصیلی آواز شقران اور عرش کے بلند ہوتے قہقہوں میں دب گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

www.PakDigestNovels.Com

گاڑی کی ہیڈلائٹس میں سیاہ تارکول کی سڑک چمک رہی تھی' کچھ دیر پہلے ہونے والی ہلکی پھوار نے فضا میں خنکی اور سوندھی مہک کو پھیلا دیا تھا' ٹریفک کا شور وغل بہت پیچھے کہیں رہ گیا تھا' لہٰذا اب ڈرائیونگ کے دوران وہ بہت پُرسکون تھا۔ کل وہ کوریا سے واپس آیا تھا' آج کا دن معمول کے مطابق گزرا' رات کے کھانے سے ذرا پہلے وہ گھر پہنچا تھا' راسب کا یہ حکم وہ ہمیشہ یاد رکھتا تھا کہ رات کا کھانا سب گھر والوں کے ساتھ کھانا ہے' یہ حکم سب گھر والوں کے لیے تھا' کم از کم ایک اسی معاملے میں وہ رجاب کو بھی نہیں بخشتے تھے جو وقت پر کھانا کھانے کے معاملے میں بہت لاپروا تھی' زرق کو کبھی رجاب کی طرح راسب سے ساتھ مل کر کھانا کھانے کی اہمیت کے لیکچر نہیں سننے پڑے اس کی ایک بڑی وجہ ندا بھی تھیں جو آدھے گھنٹے پہلے ہی اسے فون پر یاد دلا دیا کرتی تھیں' آدھا گھنٹہ کافی تھا کمپنی سے گھر تک پہنچنے کے لیے اور عموماً وہ صرف رات کے کھانے کے لیے ہی آتا اور پھر واپس کمپنی... آج تو اسے نائٹ شفٹ کا شیڈول ترتیب دینا تھا جو کہ ندا کے فون آنے تک مکمل ہو چکا تھا کھانے کے بعد یونہی اس کا دل چاہا اپنے فلیٹ تک آنے کا تو اس طرف نکل آیا' کوئی چھ ماہ پہلے جب اسے اندازہ ہوا کہ وہ اب اس قابل ہو گیا ہے کہ ایک چھوٹا سا گھر خرید سکے تو اس حوالے سے راسب اور رجاب سے بات کرتے ہوئے دل میں خدشات ضرور تھے کہ کہیں وہ دونوں اس سے بدظن نہ ہو جائیں یا یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ ان سب سے اب الگ ہونا چاہتا ہے حالانکہ ایسا سوچنا بھی اس کے لیے شرمساری کا باعث تھا' ذاتی گھر کی خواہش ہونا ایک فطری بات تھی مگر یہ صرف ایک خواہش نہیں' ایک حسرت' ایک محرومی بھی تھی' وہ بھی ایک جان سے عزیز تر ہستی کی... بے شک وہ اس آگ کی شدت کو کم نہیں کر سکتا تھا جسے وہ ساتھ لیے گھوم رہا تھا مگر بس ایک امید تھی۔

زرق... یہ ہم سب کا اپنا گھر ہے' یہاں ہم سب عزت و احترام اور یگانگت کے ساتھ رہتے ہیں' تم کس وجہ سے الگ ہونا چاہتے ہو ہم سب سے؟'' اس کی خواہش سن کر ہی رجاب کا چہرہ اتر گیا۔

میں ایسا بالکل نہیں چاہتا' یہ میرا گھر ہے' میں الگ رہنے کی بات ہی کہاں کر رہا۔'' وہ شرمندہ لہجے میں بولا۔

تو پھر کیا ضرورت ہے ایک اور گھر کی...؟ تم تو اکثر راتوں میں بھی کمپنی کے معاملات دیکھ رہے ہوتے ہو۔'' رجاب جرح کے موڈ میں تھی جبکہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ رجاب کو کیسے مطمئن کرے اس کے مضطرب تاثرات بغور دیکھتے

itsurdu.blogspot.com

راسب خاموش نہیں رہ سکے۔

"زرق... میں جانتا ہوں کہ گھر تم اپنے لیے نہیں خریدنا چاہتے' کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تم کس کے لیے گھر خریدنا چاہتے ہو؟" راسب کے سوال پر وہ ان کی جانب نہیں دیکھ سکا۔

"جب وقت آئے گا تو آپ خود دیکھ لیجیے گا۔" وہ بمشکل بولا۔ جس پر راسب اور رجاب کے درمیان خاموش نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے' تم جہاں اور جیسا گھر لینا چاہتے ہو' مجھے بتانا میں وہ تمہارے لیے خرید دوں گا پھر وہ گھر تم جس کے نام بھی کرنا چاہو..."

"نہیں' میں نے اس لیے گھر کا ذکر آپ کے سامنے نہیں کیا تھا' میں گھر خود خریدوں گا' اپنی استطاعت کے مطابق۔" وہ درمیان میں بولا۔

"مگر میں چاہتا ہوں کہ گھر خریدنے کے لیے رقم میں تمہیں دوں... تم نے کمپنی کی بنیاد کو مضبوط کرنے کے لیے دن رات محنت کی ہے' تمہارا حق ہے یہ۔"

"بھائی... میں اپنی محنت کا صلہ اور حق ہر ماہ کمپنی سے وصول کرتا ہوں' مجھے اگر ضرورت ہوئی تو آپ سے ہی کہوں گا۔" اس کے قطعی لہجے پر راسب نے گہری سانس لے کر رجاب کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی۔

"آغا جان... اس کی خوشی جس میں ہے اسے وہی کرنے دیں' یہ صرف اپنے زور بازو پر خواہش کی تکمیل چاہتا ہے۔"

"میں بھی اسے کہاں روک رہا ہوں' بلکہ میرے لیے تو یہ خوشی کی بات ہے کہ یہ اپنے محنت سے حاصل کیے گئے روپوں کا استعمال صحیح طریقے سے کر رہا ہے۔" راسب بولے۔

"ٹھیک ہے زرق... پھر کل سے ہی ہم پراپرٹی ڈیلر سے ملنا شروع کرتے ہیں۔" رجاب بخوشی بولی اور پھر واقعی وہ اس معاملے میں زرق سے زیادہ سرگرم رہی' یہ ایک صاف ستھرا علاقہ تھا' سڑک پر ہی وہ بڑا سا آہنی گیٹ کھلا ہوا تھا' سوسائٹی کے سیکیورٹی گارڈ کرسیاں بچھائے ایک جانب بیٹھے آنے جانے والوں پر نظر رکھنے کے لیے موجود تھے' جس وقت زرق کی گاڑی گیٹ کراس کرتی اندر آئی اسی وقت گیٹ سے ذرا ہٹ کر ایک وہائٹ گاڑی رکی۔

کھلے پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کر کے وہ اس عمارت کی جانب بڑھ گیا جس کے پہلے ہی فلور پر اس کا تین کمروں پر

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

مشتمل ایک کشادہ فلیٹ تھا۔ گہری خاموشی نے اس کا استقبال کیا‘ گیٹ لاک کر کے اس نے لائٹس آن کی تھیں‘ کچھ وقت اپنے ساتھ‘ اپنے پچھتاوؤں کے ساتھ یہاں گزارتا تھا‘ یہ گھر تو اس کے پاس کسی کی امانت تھا‘ وہی جس کے منتظر یہاں کے دیوار و در بھی تھے‘ جس کا سامنا کرنے کے وہ قابل بھی نہ تھا۔ ایک خوف تھا جو اسے سامنا کرنے کی جرأت نہیں کرنے دیتا تھا۔

”ختم کر لوں گی خود کو اگر دوبارہ میری نظروں کے سامنے...“ ایک چیختی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی... دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا وہ سامنے والے کمرے کی سمت بڑھا‘ دروازہ کھول کر اس نے سوئچ بورڈ کی سمت ہاتھ بڑھایا‘ ایک ایک کر کے تمام لائٹس آن کر دیں‘ روشن کمرے کی صاف شفاف دیواریں چند پینٹنگز‘ فینسی لائٹس اور وال کلاک سے سجی ہوئی تھیں‘ ریشمی پردوں سے کھڑکی‘ دروازے سجے تھے۔ کمرے میں ضرورت کے مطابق فرنیچر ابھی تک کسی نے استعمال نہیں کیا تھا‘ کسی چیز پر گرد کا نام و نشان نہیں تھا۔ رجاب اسے بتائے بغیر بھی یہاں آ کر صفائی ستھرائی کر جایا کرتی تھی‘ زرق نے کبھی اسے یہاں آنے سے نہیں روکا تھا‘ لائٹس آف کیے بغیر دروازہ بند کرتا وہ دوسرے کمرے کی سمت بڑھ گیا‘ اس کمرے کو رجاب نے اپنی مرضی سے ڈرائنگ روم کی شکل دے دی تھی‘ چابیاں اور والٹ گلاس ٹیبل پر رکھتا وہ تھکے ہوئے انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا اور جلتی آنکھیں موند لیں... یہ وہ گھر تھا جو اپنے مکینوں کا منتظر تھا‘ ان کے لیے ترس رہا تھا‘ ماں باپ عدم کو سدھار چکے تھے اس سے کوئی خدمت‘ اس کا کوئی احسان لیے بغیر‘ اس سے بڑھ کر بدنصیبی اور کیا ہو سکتی تھی‘ بہن تھی مگر اسے اب اس کے تحفظ‘ اس کے سہارے اور سائبان کی ضرورت نہیں تھی‘ جب ضرورت تھی تب وہ سارے عالم سے بیگانہ تھا‘ انسانیت اور ہر مقدس رشتے کے نام پر ایک سیاہ دھبہ تھا۔ اسے آج بھی یاد تھا وہ وقت جب پچھتاوؤں کی آگ میں وہ جھلستا‘ اذیت اور خوف کے باوجود زنائشہ کے پیروں سے لپٹ جانا چاہتا تھا مگر اس کے اشتعال اور خود کو ختم کر دینے والی دھمکی سے وہ بہت ڈر گیا تھا‘ ایک بہن ہی تو رہ گئی تھی اس دنیا میں بے چینی اور اضطراب میں وہ بار بار چھپ چھپ کر گھر کی طرف آتا اور پلٹ جاتا‘ کسی پل قرار نہ تھا‘ ایسی ہی کیفیات میں اس وقت وہ عقبی سنسان سڑک پر پہنچا جب اس نے دیکھا کہ زنائشہ ایک اجنبی لڑکی کے ساتھ بڑی سی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی‘ اس سے پہلے کہ وہ دوڑتا ہوا گاڑی تک پہنچتا‘ گاڑی اسٹارٹ ہوتی آگے بڑھ گئی تھی‘ اس کے بعد تو اس کے دوڑتے قدم پھر رکنے والے نہیں تھے۔

itsurdu.blogspot.com

جانے کون سی طاقت اس کے لاغر وجود کو اس گاڑی کے پیچھے اندھا دھند دوڑا رہی تھی مگر بہر حال وہ اس گاڑی کی رفتار کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا' ایک رکشہ سڑک پر خالی جا رہا تھا' اسے روکنے میں وہ کامیاب ہو گیا' جیب سے سارے روپے نکال کر رکشہ ڈرائیور کو تھمائے' رکشہ ڈرائیور پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ وہ گاڑی کے تعاقب میں ہے اور پھر شاید زرق کی کچھ 'حالت اور منت سماجت پر بھی اسے رحم آ گیا تھا' اجرت تو اسے مل ہی رہی تھی' سو لگا دیا اپنا رکشہ گاڑی کے پیچھے وقت ضائع ضرور ہوا تھا مگر رات ہونے کے باعث اس سڑک پر ٹریفک بھی بہت کم تھی' لہٰذا مطلوبہ گاڑی آنکھوں سے اوجھل ہونے سے پہلے ہی پہنچ میں آ گئی تھی' وہ گاڑی ایک ہاسٹل کے سامنے رکی تھی' زنائشہ اور اجنبی لڑکی کے ہاسٹل کے اندر جانے کے بعد وہ گاڑی وہاں سے چلی گئی مگر زرق کے جانے کتنے دن' کتنی راتیں اس ہاسٹل کے باہر ہی گزریں' اس نے بہت بار زنائشہ کو اسی اجنبی لڑکی کے ساتھ آتے جاتے دیکھا' ان دونوں کا وہ تعاقب کرتا رہا' طرح طرح کے خدشات اس اجنبی لڑکی کے حوالے سے زرق کو تھے مگر اسے اپنی بہن کا پتہ تھا اس کی طرح کم از کم وہ اپنے ماں باپ کو ان کی قبروں میں بے سکون نہیں کرے گی' وہ مر تو جائے گی مگر کسی غلط راہ پر نہیں جائے گی اور اس کا یہ یقین مستحکم ہوتا رہا... اپنے صبح' شام اس کے یونہی زنائشہ سے چھپ کر روتے' کر لاتے گزرے' اپنی بے بسی اور لاچاری پر نہیں بلکہ اپنی بہن کی محرومیوں اور بے سائبانی پر

=

ڈور بیل کی گونج نے اسے بری طرح چونکایا' کون آ سکتا تھا؟ یہی سوچتے ہوئے زرق نے گیٹ کھولا اور اگلے ہی پل ششدر رہ گیا' سامنے موجود شخص کو پہچاننے میں اسے بس چند لمحے لگے تھے' دوسری جانب اس نے زرق کے کچھ بولنے کا زیادہ انتظار نہیں کیا' اسے سامنے سے ہٹاتا وہ خود ہی راستہ بنا کر اندر داخل ہوا' ایسا کرتے ہوئے اس کی کڑی نگاہیں زرق پر ہی مرکوز تھیں' رکے بغیر وہ زرق سے نگاہ ہٹاتا تیز قدموں کے ساتھ سامنے والے کمرے کی سمت گیا' زرق نے اسے روکا نہیں تھا' گیٹ بند کرتے ہوئے وہ بس اسے دیکھتا رہا' جو سامنے والے کمرے سے نکلتا شعلہ بار نظروں سے زرق کو گھورتا دوسرے کمرے کی سمت چلا گیا' چند منٹ ہی لگے تھے اسے فلیٹ کا کونا' کونا چھاننے میں' اس کے بعد زرق نے اسے دوبارہ جارحانہ تیوروں کے ساتھ اپنے مقابل آتے دیکھا۔

زنائشہ کہاں ہے؟'' اس کے بپھرے لہجے پر زرق بس سپاٹ نظروں سے اس کے تپتے ہوئے سرخ چہرے کو گھورتا رہا'' تھا۔

itsurdu.blogspot.com

میں نے پوچھا زنائشہ کہاں ہے؟" اس بار وہ حلق کے بل دھاڑا۔"

"میں نہیں جانتا... "زرق کا لہجہ سپاٹ تھا مگر اگلے ہی پل عرش کا بھرپور مکا اس کے چہرے سے ٹکرایا تا اسے لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا' لب سے رستے خون کو روکتے ہوئے زرق نے شدید نفرت انگیز نظروں سے اسے دیکھا۔

"... یہ ٹھاٹ باٹ' گھر' گاڑی' سب کچھ حاصل کرنے کے لیے تم نے اگر اسے داؤ پر لگایا ہے تو"

آگے ایک لفظ بھی اور کہا تو... " بھینچے لہجے میں زرق غرایا۔"

"یہ غلیظ کام تم جیسا سڑک کا آوارہ جانور کر سکتا تھا مگر اللہ نے اسے محفوظ رکھا... تم جیسا بدکردار شخص کبھی اس کے سائے تک بھی نہیں پہنچ سکتا' دوبارہ اپنی گندی زبان پر اس کا نام بھی مت لانا... "زرق کے خونخوار لہجے پر عرش نے ایک جھٹکے سے اس کا گریبان پکڑا۔

"مجھے نہ تم سے کوئی سروکار ہے' نہ تمہاری کسی بکواس سے' میرے لیے صرف یہ اہم ہے کہ وہ میری کون ہے؟ اور مجھ سے اس کا تعلق کیا ہے؟ اس تک پہنچنے کے لیے میں تمہاری گردن بھی توڑ سکتا ہوں اور اسی لیے یہاں موجود ہوں۔" عرش مشتعل ہوتا بولا۔

"تم جانتے ہو تمہاری اصلیت کیا ہے' اس جیسی لڑکی سے تمہارا کوئی تعلق کبھی بن ہی نہیں سکتا' جب میں اپنے سیاہ چہرے کو اس کی پاک صاف زندگی سے دور رکھنے کے لیے خود پر جبر کر رہا ہوں تو تمہارے سیاہ وجود سے اس کی زندگی کو کیسے ناپاک ہونے دے سکتا ہوں' قدرت نے کسی طور سے اسے تم جیسے گھاگ شکاری کے جال سے نکالا میں نہیں جانتا لیکن اب میں کسی صورت اسے تمہارا تر نوالہ نہیں بننے دوں گا۔" قہر آلود نظروں سے اسے گھورتے ہوئے زرق کی آواز بلند ہوئی۔ بغور اس کے غصیلے تاثرات دیکھتے ہوئے عرش نے اس کا گریبان چھوڑا۔

"تم جانتے ہو وہ کہاں ہے؟ تمہیں یہ بھی خبر ہے کہ وہ اس وقت کس جگہ موجود ہے۔" اس بار عرش کا لہجہ سخت ہی نہیں پر یقین بھی تھا۔

"ہاں' جانتا ہوں' بہت اچھی طرح جانتا ہوں' وہ عزت دار ماں باپ کی عزت دار اولاد ہے اور عزت دار لوگوں کے درمیان زندگی گزار رہی ہے' وہی زندگی جو میں اسے دینے کے قابل نہ تھا' وہی زندگی جس میں تم جیسے سانپ کے لیے اس کے پاس جگہ نہیں تھی اور نہ ہو سکتی ہے اگر ہوتی تو تم بہت پہلے اس تک پہنچ چکے ہوتے' روز اول سے وہ اسی دنیا'

itsurdu.blogspot.com

اسی شہر، اسی زمین پر ہے تمہاری طرح سڑکوں پر نہیں، جب قدرت نے اسے تم سے بچائے رکھنے کے لیے تمہیں اندھا بنا رکھا ہے تو میں کیوں تمہارے دل میں رحم ڈالوں... وقت وقت کی بات ہے، پہلے میں کمزور تھا، تمہارے ہاتھوں دھتکارا گیا مگر آج میں کوئی بدلہ نہیں لینا چاہتا لیکن اس تک پہنچنے کا خیال دل دماغ سے نہ نکالا تو میں ضرور تمہیں زمین میں اتار دوں گا۔'' زرق کے بھڑکتے انداز کو وہ بہت تحمل سے دیکھتا اور سنتا رہا۔

''تم اور بھی کچھ کہنا چاہو تو ضرور کہو، تم کہہ سکتے ہو کیونکہ سب کچھ پتہ ہونے کے باوجود تم بہت سے معاملات سے بے خبر ہو، ناواقف ہو... ابھی تم سے کچھ کہنا بیکار ہے مگر مجھے افسوس کے ساتھ تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ بہت جلد تمہارا زعم خاک میں ملنے والا ہے، اور دوسری بات یہ کہ میں کیا تھا، کیا ہوں، یہ میں جانتا ہوں، تم بس اپنے گریبان کی فکر رکھو اور اس میں جھانکتے رہو۔'' عرش پُرسکون لہجے میں بولا، یک دم ہی اسے احساس ہوا تھا کہ زرق سے زور زبردستی، بحث و تکرار سب بے معنی ہے، زرق جو بول رہا ہے، جو اس کا ردِ عمل ہے، وہ سب جائز ہے، اس کے سامنے صرف زرق نہیں تھا، ایک بہن کا بھائی بھی تھا جس کی غیرت اگلی پچھلی تمام کسر پوری کرنے کے لیے جاگ اٹھی تھی، اس کی نفرت، حقارت، دھمکیاں اب عرش کو مشتعل نہیں کر سکتی تھیں گہری سانس لے کر عرش اس کے سامنے سے ہٹ کر ارد گرد کا جائزہ لینے لگا مگر پھر چند لمحوں بعد دوبارہ زرق کو دیکھا جو زہر خند نظروں سے بس اسے گھور رہا تھا۔

''تمہاری زندگی اور حالت کیسے سدھر گئی؟'' وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

''خون پسینہ ایک کیا ہے، تمہاری طرح عیاشیوں میں اپنے دام کھرے نہیں کرتا رہا ہوں۔'' جواب توقع کے عین مطابق آیا تھا۔

''زرق... آئینہ میں بھی تمہیں دکھا سکتا ہوں لیکن میں ایسا نہیں کروں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ خون پسینہ ایک کیسے کیا جاتا ہے، اس لیے میں تمہاری محنت اور ریاضت پر مٹی نہیں ڈالنا چاہتا۔'' سرد نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے عرش نے کہا۔ ''کیا اس نے تمہیں معاف کر دیا... کیا وہ جانتی ہے کہ تم آج ایک اچھے مقام پر ہو؟'' عرش کے کھوجتے لہجے اور نظروں پر زرق کے تاثرات مزید تن گئے۔

''میں نے تمہیں آئینہ دکھایا ہے تو خود کو بھی پارسا نہیں کہا، میں آج بھی اس کے لیے گمشدہ ہوں، وہ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتی، جس دن اس کا سامنا کرنے کے قابل ہوا تب ہی اپنی نظروں میں خود کو کوئی مقام دے سکوں گا۔''

itsurdu.blogspot.com

زرق نہ چاہتے ہوئے بھی بول گیا۔

"تم کہتے ہو کہ ایک ہی شہر میں ہونے کے باوجود قدرت نے مجھے اندھا رکھا کہ اس تک میں پہنچ نہ سکوں مگر قدرت نے تمہیں اس تک پہنچا کر بھی اس سے دور رکھا ہوا ہے' اپنے زور بازو پر اپنی بہن کو تحفظ اور باعزت زندگی دینے کے معاملے میں تم کل بھی قلاش تھے اور آج بھی قلاش ہو' میں یہاں رحم کی بھیک کے لیے نہیں بلکہ حق کے ساتھ آیا تھا' پوری کوشش کروں گا کہ دوبارہ یہاں آکر تمہارے زخموں کو نہ چھیڑوں۔" سرد نظروں سے اسے دیکھتا عرش وہاں سے چلا گیا جبکہ زرق اپنی جگہ پر ساکت کھڑا اسے تیز قدموں کے ساتھ باہر نکلتا دیکھتا رہا۔

عرش کے انتظار میں کچھ فکر مند ہوتا شقران اس لمحے پُر سکون ہوا جب اس نے عرش کو گیٹ سے باہر آتے دیکھا۔

"وہ ملا تم سے...کچھ بتایا اس نے؟" شقران نے بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہی گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

"ہاں' یہ تو اس نے اچھی طرح بتا دیا ہے کہ میں اگر اس کے زبان کھولنے کا منتظر رہا تو قیامت تک زنائشہ سے نہیں مل سکوں گا۔"

"پھر...؟" شقران الجھا۔

"پھر یہی کہ اب اس پر نظر رکھنی ہے' وہ کہاں جاتا ہے' کس سے ملتا ہے' میری وجہ سے وہ اب چوکنا رہے گا مگر اپنی بہن تک جانے والے راستوں سے کب تک نظر چرائے رکھے گا۔" عرش ایک نگاہ اس پر ڈالتا بولا۔

"ظاہر ہے اب یہی کرنا ہوگا مگر کیا تم نے اسے بتایا کہ زنائشہ تمہاری بیوی ہے؟" شقران نے پوچھا۔

"نہیں' کچھ احتیاط تو مجھے بھی رکھنی ہے' عجلت میں ورنہ زرق سے بھی ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں۔" عرش نے کہا۔

"اس سے مل کر تمہیں کچھ اطمینان ہوا؟" شقران نے پوچھا۔

"یہ کہا جاسکتا ہے کہ کچھ تسلی ضرور مل گئی ہے' زنائشہ ٹھیک ہے' محفوظ جگہ ہے' یہ خبر کسی اور ذریعے سے ملتی تو میں کبھی آنکھیں بند کر کے یقین نہ کرتا مگر زرق نے غصے میں ہی سہی پر مجھے کچھ پُر سکون کر دیا ہے' سچ کہوں تو زرق کو دیکھ کر میں پہلے شاک میں تھا لیکن اب خوش ہوں' میرے ماں باپ کی طرح یقیناً اس کے ماں باپ کی بھی نیکیاں اور دعائیں اسے تباہی کے راستوں سے بچا کر لے آئی ہیں۔" ونڈ اسکرین کے پار دیکھتا وہ طمانیت سے بولا۔ کچھ فاصلہ ہی طے ہوا تھا

itsurdu.blogspot.com

جب اچانک ہی سڑک کے کنارے عرش نے گاڑی روک دی' ایک نگاہ شفران نے سامنے مسجد کو دیکھنے کے بعد سوالیہ نظروں سے عرش کو دیکھا' عشاء کی نماز اس نے عرش کے ہمراہ ہی گھر کی طرف قریبی مسجد میں ادا کی تھی' مسجد سے نکلتے ہی عرش کے فون پر اس گاڑی کے بارے میں اطلاع ملی جو کہ شہر کی ایک جامع مسجد کے قریب ہی پارک کی گئی تھی' زرق کی گاڑی کو ان دونوں نے وہیں سے ٹریپ کرنا شروع کیا تھا۔

وہ ضرور دعا کرے گا کہ میں اس کی بہن کے قدموں کی خاک بھی نہ پا سکوں' لہٰذا میں اس سے پہلے ہی اپنی عرضی لگانا چاہتا ہوں۔" شفران کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی اس نے بتایا۔ "تم جانا چاہو تو گھر چلے جاؤ' مجھے کچھ وقت یہاں لگے گا۔"

نہیں' تم اطمینان سے واپس آؤ' میں یہیں ہوں۔" شفران نے کہا۔"

عرش کو مسجد میں گئے کچھ دیر گزری تھی جب وہ خود بھی گاڑی سے باہر آ گیا' یہاں لوگوں کا رش نہیں تھا' چوڑی سڑک کے دوسری جانب کچھ شاپس کھلی ہوئی تھیں جن میں سب سے نمایاں وہ ہار پھولوں کی شاپ تھی' کھلی پُرسکون فضاء میں بیٹھنے کے لیے مسجد کی سیڑھیوں سے زیادہ مناسب جگہ کوئی اور نہیں تھی سو وہ وہیں جا بیٹھا' اسے ہمیشہ اس چیز نے متاثر کیا تھا کہ عرش کے نزدیک دعاؤں کی اہمیت بہت شدید قسم کی رہی تھی' دعاؤں کا اثر اس کی زندگی میں نظر بھی آتا تھا اور نظر آ رہا تھا' اس کی نگاہیں غیر ارادی طور پر ہار پھولوں کی شاپ کے سامنے موجود ایک جوڑے پر ٹھہر گئی' ان دونوں کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ نئی زندگی کا سفر شروع کیے دونوں کو زیادہ وقت نہیں گزرا' مرد نے کنگن خرید کر عورت کے حوالے کیے جن کو پہننے میں اس عورت نے دیر نہیں لگائی' چاہتے ہوئے بھی وہ ان دونوں پر سے نگاہ نہیں ہٹا سکا تھا اس وقت تک جب تک کہ وہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گئے تھے' کبھی کبھی جانے کیوں آنکھیں اجنبی چہروں میں ان چہروں کو ڈھونڈتی ہیں' جنہیں دل ڈھونڈنے پر مجبور کرتا ہے' کچھ خواہشیں بہت عجیب ہوتی ہیں' دعا بن کر لبوں تک آنے سے خوف زدہ رہتی ہیں کہ جانے انجام کیا ہو... مگر اس وقت مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے وہ اپنی ڈری سہمی اس ایک خواہش کو دعا بن کر لبوں تک آنے سے نہ روک سکا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

سست قدموں سے وہ ہاسپٹل کے وسیع ہال میں داخل ہوا تھا' اس کا رخ سامنے کاؤنٹر کی جانب تھا جہاں پہلے ہی کافی

itsurdu.blogspot.com

لوگ موجود تھے' کاؤنٹر کے پیچھے دو عورتیں اور ایک مرد بہت مصروف اور مستعدی سے اپنا کام کرتے نظر آرہے تھے۔ مخصوص خنک ماحول میں افراتفری کا عالم تھا' دائیں جانب مریضوں کا شمار ناممکن تھا' کاؤنٹر کے پاس سے رش کم ہونے کا انتظار کرتا وہ بار بار اردگرد کا جائزہ بھی لے رہا تھا جیسے وہ کسی کا متلاشی ہو' تب ہی دائیں جانب سے ایک کرخت نسوانی آواز بلند ہوئی۔

ڈاکٹر رجاب کے سارے پیشنٹس اوپر روم نمبر چار کے باہر جمع ہوں' ڈاکٹر کاظمی دیکھیں گے سب کو۔'' سانس روکے وہ اس عورت کو دیکھتا رہا جو اعلان کرتی وہاں رکی نہیں تھی' مریضوں کا شور وغل بڑھنے لگا' کچھ سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگے اور کچھ اسی شش وپنج میں تھے کہ روم نمبر چار کے ڈاکٹر کے پاس جائیں یا نہیں۔

بہت ہمت کرکے بالآخر اس نے کاؤنٹر کے پیچھے موجود مرد کو مخاطب کر ہی لیا جس کے پاس سر اٹھا کر دیکھنے کی بھی فرصت نہیں تھی۔

ڈاکٹر صاحبہ تو اب کسی پیشنٹ کو نہیں دیکھیں گی' آپ اوپر چلے جائیں کوئی نمبر بچا ہوگا تو ملے گا ورنہ کل آیئے...'''

کاغذوں کے پلندوں میں کچھ ڈھونڈتا وہ مرد جان چھڑانے والے انداز میں بولا۔ مایوسی کے ساتھ اردگرد کا جائزہ لیتا وہ اس طرح واپس جانا نہیں چاہتا تھا' دائیں جانب مریضوں کا رش کسی حد تک کم ہوگیا تھا' یہ دوسرے کسی ڈاکٹر کے مریض تھے' لوگوں کی تعداد کم ہوتے ہی اسے صاف طور پر اندرونی حصے میں جاتا کاریڈور نظر آرہا تھا' یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ کوئی اس کی جانب متوجہ نہیں وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا اس کاریڈور کی جانب بڑھ گیا' وہ کاریڈور کا پہلا ہی روم تھا جس کی پیشانی پر لگے بورڈ نے اس کے قدم ساکت کر دیے تھے' اندر سے ابھرتی ایک مانوس آواز نے اس کی سانسوں کو بھی روک دیا۔

اکبر... میں بس نکل رہی ہوں' میرے لاکرز کی چابیاں تم اپنے پاس رکھو اور یاد سے ڈاکٹر کاظمی کو میری طرف سے شکریہ ادا کرنا۔''

جی میں ضرور آپ کا میسج دے دوں گا۔'' اس آواز کے ساتھ ہی ایک شخص روم سے نکلا مگر اسے سامنے دیکھ کر رک گیا۔

آپ یہاں کیسے؟'' اکبر سوال کرتا اس لمحے دنگ ہوا جب کوئی جواب دینے کے بجائے وہ سرعت سے روم میں داخل

itsurdu.blogspot.com

ہو گیا۔ ایک جانب واش بیسن میں ہاتھ واش کرتی رجاب کی پشت پر اس کی نگاہیں ٹھہر گئی تھیں' ایک کند چھری اسے اپنے سینے میں اترتی محسوس ہوئی۔ روم کی لائٹس کے علاوہ کھڑکیوں سے داخل ہوتی روشنی میں وہ زرد رنگ کے سادہ لباس میں اپنی دراز قامت کے ساتھ پلٹتی یک دم چونکی تھی' اگلے ہی پل اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے رہ گئی' پھیلتی آنکھوں کی گہری سبز پتلیاں سامنے موجود شخص پر جم گئی تھیں' یہ شخص اس کے ماضی کا وہ خنجر تھا جس سے لگنے والے گھاؤ کی اذیت اپنی پشت پر وہ آج پھر محسوس کر رہی تھی' اس کا رنگ یوں لٹھے کی مانند سفید ہوا تھا جیسے سامنے کوئی شخص نہیں بلکہ عفریت ہو۔

''آپ اس طرح بغیر کسی کی اجازت سے منہ اٹھا کر یہاں کیوں گھسے چلے آئے ہیں۔'' اکبر اس شخص پر برہم ہوا جسے رجاب کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا' نہ ہی کچھ سنائی دے رہا تھا۔

''ڈاکٹر صاحبہ... میں نے ان کو روکا تھا' مگر یہ...'' اکبر اب اس سے مخاطب تھا جس کے وجود میں جھرجھری سی دوڑی تھی اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ اکبر کیا کہہ رہا ہے' ہر طرف سے نظر چرائے وہ برق رفتاری سے ٹیبل کی طرف آئی اور بیگ اٹھاتے روم سے نکلنے کے لیے قدم اٹھائے ہی تھے۔

''رجاب... میری بات سن لو... میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔'' التجائی لہجے میں وہ شخص رجاب سے مخاطب دزدیدہ نظروں سے اسے دیکھتا سامنے آ کھڑا ہوا مگر وہ سائیڈ سے ہوتی سر جھکائے تیر کی طرح کاریڈور سے بھی نکل گئی' حیران ہوتا اکبر رجاب کے پیچھے جاتے اس شخص کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

حیرت سے زرق نے اس کی عجلت کو دیکھا تھا جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہی ونڈو کا شیشہ اوپر کر رہی تھی۔

''گاڑی اسٹارٹ کرو فوراً۔'' لرزتے لہجے میں حکم دیتی وہ زرق کو مزید حیران کر گئی۔ تب ہی زرق کی نگاہ اس شخص پر پڑی جو ان کی گاڑی کے قریب آ گیا اور اب ونڈو کے بند شیشے پر ہاتھ رکھے وہ یقیناً رجاب سے کچھ کہہ رہا تھا۔

''یہ کون ہے اور...''

''سوال مت کرو' چلو یہاں سے۔'' لہو رنگ آنکھوں سے اسے دیکھتی رجاب جس طرح بھڑک کر بولی تھی زرق نے الجھن کے باوجود گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

''رجاب... اس طرح چیخ کر تم مجھے خاموش نہیں کر سکتیں... میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ شخص کون تھا جو تمہارے پیچھے آیا''

itsurdu.blogspot.com

تھا... کیا ارادہ تھا اس کا' تم کیوں اس سے فرار حاصل کرنا چاہتی ہو؟ کوئی شخص اس طرح تمہارے پیچھے میری نظروں کے سامنے آئے گا تو میں خاموش تماشائی نہیں بنا رہوں گا...'' اس کی جانب دیکھے بغیر زرق بمشکل غصے کو ضبط کرتا بولا۔

مجھے اس وقت کوئی تکرار نہیں کرنی زرق... بہت سے سوال مجھے بھی تم سے کرنے کی اجازت نہیں ہے۔'' سرخ'' چہرے کے ساتھ رجاب نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔ زرق نے بس ایک نظر اسے دیکھا' جو فوراً ہی منہ پھیر گئی تھی' گہری سانسیں بھرتے ہوئے رجاب کو کچھ وقت لگا تھا خود کو کمپوز کرنے کے لیے' اس دوران زرق نے بالکل بھی اسے مخاطب نہیں کیا تھا۔

اس بارے میں کوئی بات آغا جان کے سامنے مت کرنا...'' باہر پیچھے بھاگتے مناظر کو تکتی وہ سپاٹ لہجے میں کہہ گئی۔''

''آغا جان کو ہرگز اس بات کی خبر نہیں ہونی چاہیے۔

''میں جانتا ہوں' مجھے کیا کرنا ہے' تم مجھے پابند نہیں کر سکتیں''

''تم بات کو سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔''

میں کچھ نہیں سمجھنا چاہتا یہ دیکھنے کے بعد کہ تم میری موجودگی میں بھی اس شخص سے خوف زدہ نظر آرہی تھیں' کیا'' ''مجھے خود پر لعنت نہیں بھیجنی چاہیے؟

میں صرف اس لیے خوف زدہ تھی کہ اگر آغا جان کو معلوم ہو گیا کہ وہ شخص مجھ تک آن پہنچا ہے تو اللہ جانے وہ کیا کر'' گزریں گے...'' رجاب کے لرزتے لہجے پر زرق نے اسے دیکھا۔

تو میرا شک درست ہے' وہ حاذق تھا۔'' زرق کے سپاٹ لہجے پر وہ اس کی جانب نہیں دیکھ سکی۔''

مجھ سے غلطی ہوئی' تمہاری بات ماننے کے بجائے مجھے اس شخص کا وہ حشر کرنا چاہیے تھا کہ وہ دوبارہ تمہارے پیچھے'' آنے کی جرأت بھی نہ کرتا۔'' زرق کے مشتعل لہجے پر وہ بس درد سے پھٹتے سر کو ہاتھوں میں تھام گئی تھی' صبح سے سر میں ہونے والا درد اتنی شدت اختیار کر گیا تھا کہ وہ اپنے تمام پیشنٹس کو بھی نہیں دیکھ سکی تھی' حاذق کا یوں اچانک سامنے آنا اس کے اعصاب کو شدید توڑ پھوڑ سے دوچار کر گیا تھا۔

''کیا تم اس کی وجہ سے ہاسپٹل میں نہیں رکنا چاہتی تھیں؟''

نہیں' سر میں شدید درد ہے اس لیے تمہیں بلایا' بس فوراً گھر جانا چاہتی تھی' وہ تو بس اچانک ہی...'' مدھم آواز میں''

itsurdu.blogspot.com

بولتی وہ چپ ہوئی۔

تم پریشان مت ہو' میں بھائی سے اس بات کا ذکر نہیں کروں گا' لیکن تم مجھ سے وعدہ کرو کہ آئندہ وہ تمہارے راستے '' ''میں آیا تو تم مجھ سے نہیں چھپاؤ گی' مجھے اطلاع دو گی۔

زرق... تم جانتے ہو کہ میں اس معاملے پر صرف تم سے ہی بات کر سکتی ہوں' ابھی میں اس سب کے لیے ذہنی طور پر '' تیار نہیں تھی اس لیے بس خاموش رہنا چاہتی تھی۔ '' وہ بات ختم کرنے والے انداز میں بولتی باہر متوجہ ہو گئی۔

وقت کیسے رنگ و روپ بدل کر سامنے آتا ہے کہ عقل و نگ 'اعصاب شل ہو جاتے ہیں' وہ جانتی تھی' بہت پہلے سے جانتی تھی کہ ایک دن یہ ہونا ہی ہے' زمین اور آسمان میں معلق اپنے زخم خوردہ وجود کے ساتھ' اپنی اذیتوں کو ایک طرف ہٹا کر اس نے بہت کوشش کی تھی حاذق کو روکنے کی' وقت گواہ تھا مگر جو اپنے زعم 'اپنی 'میں' میں گرفتار ہو جائیں اسے اکثر پانی سر سے گزر جانے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھوں' اپنے ہی ظلم کا شکار ہو گیا ہے۔

ہونٹوں پہ ہنسی' آنکھ میں تاروں کی لڑی ہے
وحشت بڑے دلچسپ دوراہے پہ کھڑی ہے
کیا نقش ابھی دیکھیے ہوتے ہیں نمایاں
حالات کے چہرے سے ذرا گرد جھڑی ہے

میں نے تم سے کہا بھی تھا آج گھر میں ہی رہو' تمہارے چہرے سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ طبیعت ٹھیک نہیں۔ '' جس '' وقت وہ گھر میں داخل ہوئی ندا نے خفت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

بھابی... کون آیا ہے؟ '' زرق نے پوچھا۔ ''

''راسب کے دوست اور ان کی وائف ہیں۔ ''

بھائی کے دوست؟ یہ اچانک کہاں سے دریافت ہو گئے؟ '' زرق نے حیرت سے پوچھا جبکہ رجاب کے لیے بھی یہ '' حیران کن بات تھی۔ راسب کے کبھی کوئی ایسے دوست نہیں رہے جو گھر تک آئیں۔

راسب کے چیک اپ کے لیے میں بھی ساتھ ہاسپٹل گئی تھی' وہیں ان کے دوست مل گئے' میں تو خود حیران رہ گئی کہ '' راسب ان سے اتنی گرم جوشی سے ملے اور بہت اصرار کے ساتھ گھر بھی لے آئے... اب تم دونوں آ کر ملو ان کے

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

"...دوست سے 'راسب کو برا لگے گا ورنہ

ملنا تو پڑے گا' خاص دوست ہی ہو سکتے ہیں۔" رجاب نے مسکراتے ہوئے زرق سے تائید چاہی۔"

ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی پہلی ہی نظر میں ان دونوں شخصیات نے بہت اچھا تاثر چھوڑا تھا' رجاب اپنا دردِ سر بھول گئی تھی' راسب نے بہت محبت سے ان دونوں کا تعارف مہمانوں سے کروایا۔

شہرام صاحب... بس یوں سمجھ لیں کہ میرے یہ دونوں بہن بھائی میرے گھر کی ہی نہیں میری زندگی کی بھی رونق ہیں۔"

بالکل' وہ تو نظر بھی آ رہا ہے' ابھی کچھ دیر پہلے اتنی زیادہ رونق آپ کے چہرے پر نہیں تھی جتنی کہ اب نظر آ رہی ہے۔" شہرام کے برجستہ کہنے پر راسب مسکرائے۔

ان دونوں کی وجہ سے آج راسب گھر پر ہی تھے تاکہ چیک اپ کے لیے جا سکیں' میں روز کہتی تھی مگر سنتے نہیں تھے" "اور یہ کتنا اچھا اتفاق ہوا کہ آپ لوگوں سے ملاقات ہو گئی۔

ندا آپ کی شکایت کو صرف میں ہی سمجھ سکتی ہوں' ہمارے گھر میں بھی تقریباً یہی سلسلہ ہے' شہرام سے کوئی بات منوانے کے لیے مجھے ان کے بھائیوں سے ہی کہنا پڑتا ہے ورنہ مجھے پتہ ہے کہ میں بس کہتی ہی رہ جاؤں گی۔" سحر مسکراتے ہوئے بولیں جبکہ رجاب ان سے نظر ہٹاتی ان کی تقریباً سال بھر کی پیاری سی بیٹی کی طرف متوجہ ہو گئی تھی جسے زرمل اپنی گود میں سنبھالنے کی کوشش میں تھی۔

زرق... میں جب بینک میں کام کرتا تھا اس وقت کی بات ہے' شہرام ہمارے بہت اچھے کلائیٹ ہوا کرتے تھے' یہ جب کبھی بینک آتے تو بہت طویل گفتگو ہوا کرتی تھی ان سے۔" راسب نے بتایا۔

پھر اچانک آپ بینک سے ایسے غائب ہوئے کہ وہاں کسی کو آپ کے بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں تھا' آج اچانک آپ سے ملاقات ہوئی دل خوش ہو گیا' اب غائب ہونے کا سوچیے گا بھی نہیں۔" شہرام بولے۔

اب تو غائب ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا' خواتین اگلی ملاقات طے کر چکی ہیں۔" راسب ہنستے ہوئے بولے۔"

جی ہاں' آپ سب ہمارے گھر آ رہے ہیں' کوئی بہانہ نہیں چلے گا' رجاب ہاسپٹل کی ٹائمنگ کیا ہیں؟" سحر نے پوچھا۔"

صبح نو سے شام کے چار' پانچ بھی بج جاتے ہیں' ہفتے میں بس دو دن جانا ہوتا ہے' اگر ضرورت ہو تو اس کے علاوہ بھی"

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

جانا پڑ جاتا ہے۔‘‘ رجاب نے تفصیل سے بتایا۔

آپ نے کسی ہاسپٹل میں جاب کے لیے اپلائی نہیں کیا؟ یا اپنے کلینک کے لیے نہیں سوچا؟‘‘ شہرام براہ راست پوچھے ’’ بغیر نہ رہ سکے جبکہ سحر بغور اس کے چہرے کو ہی دیکھ رہی تھیں‘ رجاب نے اس چیز کو محسوس کر لیا تھا مگر اب لوگوں کی نظریں اپنے چہرے پر دیکھ کر اسے عجیب نہیں لگتا تھا‘ وہ عادی ہو گئی تھی۔

نہیں‘ ابھی تک تو ایسا کچھ نہیں سوچا‘ پھر جاب اور کلینک بڑی ذمہ داری ہے‘ میں جتنا کر رہی ہوں اس میں ہی خوش ’’ ہوں۔‘‘

اور پھر لوگوں کو فیض تو پہنچ رہا ہے‘ جو پڑھا لکھا ہے سیکھا ہے وہ کام آ رہا ہے۔‘‘ درمیان میں راسب بول اٹھے۔ ’’

بے شک‘ یہ بہت اچھی بات ہے کہ ہماری ذات سے دوسروں کو فائدہ حاصل ہو۔‘‘ شہرام تائیدی انداز میں بولے۔ ’’ زرق اجازت لے کر جانے کے لیے اٹھا تو وہ بھی چینج کرنے کے بہانے اس کے پیچھے ہی ڈرائنگ روم سے نکل آئی۔

www.PakDigestNovels.Com

جھلائی نظروں سے وہ ان دونوں بچوں کو دیکھ رہا تھا جو اپنے سامنے رکھے سینڈوچز کو دیکھ کر منہ بناتے اسے کھانے کے لیے تیار نظر نہیں آ رہے تھے۔

اب تو یہی کھانے پڑیں گے‘ شکر کرو یہ سینڈوچ بھی بن گئے ورنہ مجھے تو یہ بھی نہیں بنانے آتے۔ پتہ نہیں یہ بھی کیسے ’’ بنا لیے‘ غیبی مدد آئی تھی کوئی... ویسے غیبی امداد نہیں آتی ہوتی ہے جب شامت آئی ہوتی ہے اس کام میں آ گئی...‘‘ آخری جملے امام نے خشمگیں لہجے میں شفران کو مخاطب کرتے ہوئے ادا کیے۔

بچوں کے معدے پر برا اثر نہیں پڑنا چاہیے‘ بس اتنا یاد رکھنا‘ تمہاری بہن تمہاری ذمہ داری پر چھوڑ گئی ہیں بچوں کو‘ ذرا بھی گڑبڑ ہوئی تو میں ایک پیر پر کھڑا ہوں تمہاری عاقبت ملیامیٹ کرنے کے لیے۔‘‘ شفران نے وارن کیا۔

تمہاری اس دھمکی سے بچے بھی نہیں ڈرنے والے... اتنا ہی درد و فکر ہے بھتیجوں کی تو تم بنا دو ان کے لیے نوڈلز ’’ میکرونی‘ ابھی خدمت کر لو بعد میں یہی بچے تمہارے بڑھاپے کی لاٹھی بن جائیں گے۔ تمہارے بچے پتہ نہیں ہوں نا ’’...ہوں

تمہارے منہ میں خاک‘ جیسے بھیانک اعمال ہیں تمہارے ویسی ہی پیشن گوئیاں کرتے ہو۔‘‘ شفران نے اسے لتاڑا۔ ’’

itsurdu.blogspot.com

چاچو... مجھے نوڈلز اور حسین کو میکرونی کھانی ہیں مگر ماموں کو تو کچھ بھی پکانا نہیں آتا۔" بھوک سے بے حال حسن" روہانسا ہو کر بولا۔

بیٹا... ماموں بے عزت تو ہو رہا ہے تم دونوں کی خاطر وہ کافی نہیں... ایک گھنٹے سے ٹیرس پر جا جا کر رو رہا ہوں پر وہ کتابی" کیڑا کان دھرنے کو تیار نہیں۔" امام کھا جانے والے انداز میں بولا۔

پر میرے کہنے پر ضرور کان دھرے گی۔ سر پر خوان' ہاتھوں میں رکابیاں اٹھائے کچے دھاگے سے بندھی چلی آئے" گی' بس تم دل پر مت لینا' باقی میں سنبھال لوں گا۔" شفران بولا مگر اگلے ہی پل امام کے جھپٹنے پر وہ سرعت سے بچتا بچتا نکل گیا تب ہی ڈور بیل بجی' رکے بغیر اس نے پلٹ کر امام کو دیکھا جو اس کا تعاقب چھوڑ کر ٹیرس کی طرف چلا گیا تھا۔

یہ کیا ہے؟" عرش کو اندر آنے کا راستہ دیتے ہوئے شفران نے اس کے دونوں ہاتھوں میں موجود بڑے بڑے شاپرز" کو دیکھا۔

پتہ نہیں' باہر کاریڈور میں رجاء کے گھر کی ملازمہ نے یہ شاپرز دیئے' کہہ رجاء نے بھیجا ہے امام کو دینے ہیں یہ..." عرش" کی بات سننے تک شفران نے دونوں شاپرز کا جائزہ لے لیا' تین ہاٹ پاٹ تھے' اندازہ ہو گیا تھا کہ گرما گرم کھانا آ چکا ہے۔" بات سنو' ابھی امام کو ان شاپرز کے بارے میں کچھ مت بتانا۔" عجلت میں عرش کو تاکید کرتے ہوئے شفران نے شاپرز لاؤنج میں ہی چھپا دیئے' شفران کے ساتھ ہی ٹیرس پر آتے عرش نے حیرت سے امام کو دیکھا جو آستینیں چڑھائے' پہلوؤں پر ہاتھ ٹکائے بگڑے تیوروں سے اسے گھور رہا تھا جو حسب عادت کرسی پر پیر سمیٹے بیٹھی کتاب میں چہرہ چھپائے ہوئے تھی۔

اب بھی اس کے سامنے تن کر کھڑے ہو... جو بچی کھچی ہے وہ بھی عزت ہاتھ سے جائے گی۔" ٹیرس کی باؤنڈری پر" ایک بازو ٹکائے عرش نے مسکراتی نظروں سے امام کو دیکھا۔

مجھے بھیجو جہنم میں۔" امام کلس کر بولا۔"

بھیجیں گے نہیں' تمہیں خود چھوڑ کر آئیں گے' پکے انتظام کے ساتھ۔" شفران بولا۔"

ہاں' جو چیز جہاں کی ہو وہیں اچھی لگتی ہے۔" عرش نے تائید کی۔"

itsurdu.blogspot.com

ایک تو اس کھٹور دل عورت کے ہاتھوں میں بے عزت ہوا' دوسرا ستم یہ کہ میرے باپ بھائیوں نے میرا گھر میں رہنا" دوبھر کر دیا' مجبوراً میں بے آسرا' بے سائبان' مفلسی کی حالت میں یہاں ہوں' مگر کوئی اس بات کو سیریس ہی نہیں لے رہا۔ آپی اپنے دونوں افلاطون میرے سر پر چھوڑ گئیں' کچن کے کام بھی کرنے پڑ رہے ہیں اوپر سے تم لوگ میرے زخموں پر نمک چھڑک رہے ہو۔" امام نے احتجاج کیا۔

تم پر یہ ستم اکثر ہی ہوتے ہیں' کوئی پہلی بار تو تم گھر بار چھوڑ کر یہاں نہیں آئے' کام تو کرنا پڑے گا لہٰذا اب رونا بند" کرو۔" شقران نے گھر کا۔

یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے' اب تو بہت سکون مل رہا ہوگا تمہیں۔" امام کا رخ پھر اس کی طرف ہو گیا جو غافل نظر آنے" کی کوشش میں کامیاب تھی۔ "ایسی مگن ہو کتاب میں جیسے زندگی کی آخری کتاب پڑھ رہی ہو... معصوم بچوں کی بھوک بھی تمہیں اپنی فرعونیت میں دکھائی نہیں دے رہی' میں تو دامن پھیلا پھیلا کر دعا کر رہا ہوں کہ اس کتاب کا ہیرو وہی "عدم کو سدھار جائے۔

اور پھر تم جیسے کسی دو نمبری کی انٹری ہو جائے گی اس میں۔" ہنستے ہوئے شقران اس کا شانہ تھپتھپاتا کرسی پر بیٹھ گیا۔"

مجھ پر طنز کے تیر برسانا بند کرو ورنہ میری زبان نے فراٹے بھرنے شروع کیے تو تم دونوں بھائیوں کو بہت شرمندگی" اٹھانی پڑے گی۔" امام بگڑا۔

مجھے درمیان میں کیوں لا رہے ہو تم...؟ ذرا دوبارہ یہ دھمکی دینا تاکہ ہوش ٹھکانے لگاؤں میں تمہارے۔" عرش نے" تیوریاں چڑھا کر اسے دیکھا۔

تم اس سنگ دل لڑکی کی طرف داری کیوں کرتے ہو؟" امام لڑنے والے انداز میں بولا۔"

ہاں تو وہ لڑکی ہے میں تو کروں گا' اس کی طرف داری۔" عرش کی ڈھٹائی پر شقران قہقہہ لگا تا ہنسا۔"

یہ اچھی منطق ہے تمہاری۔" امام دنگ ہوا۔ "کم از کم حق' ناحق کا فرق تو رکھو...' میں تو اسے بھگت رہا ہوں' مجھ سے" زیادہ بہتر کون پہچان سکتا ہے اسے' رائل بلیو ڈریس میں میچنگ کی چوڑیاں پہنے خود کو بہت مہذب دوشیزہ ظاہر کر رہی ہیں محترمہ... میری نظر سے دیکھو تو اندازہ ہوگا قیامت کی نشانی ہے یہ..." امام نے جل کر رجاء کو گھورا۔

نشانی کا تو پتہ نہیں لیکن قیامت ہے۔" باآواز بلند بولتے ہوئے شقران نے مسکراتی نظروں سے رجاء کو دیکھا جو لب"

itsurdu.blogspot.com

بھینچے ترچھی نظروں سے اسی جانب دیکھ رہی تھی۔

"تم پھر گھور رہی ہو مجھے' اتنی دیر سے بے چارا امام اپنا خون خشک کر رہا ہے' اسے تو کوئی رسپانس نہیں دیا تم نے' پھر وہ مجھ پر شک کرتا ہے' دوبارہ اس طرح نہیں گھورنا مجھے ورنہ شک یقین میں بدل دوں گا۔" شقران نے بری طرح ڈپٹا۔

"معاملہ میرا اور اس کا چل رہا ہے' یہ تم کس چکر میں اتنے جذباتی ہو رہے ہو۔ ایسے برس رہے ہو اس پر جیسے اس کے باپ بھائی ہو... آئے بڑے شک یقین میں بدلنے والے۔" بھنائے ہوئے انداز میں امام برسا۔

"تو وہ کس تعلق سے مجھے گھور رہی ہے' میں بتا رہا ہوں تمہیں امام... یہ تمہیں رسوا کر کے تم سے دستبردار ہو چکی ہے۔" شقران نے بڑی سنجیدگی سے مزید اکسانے کی کوشش کی۔

"اور سن لو ان کی عامیانہ باتیں' اس منہ سے تمہیں ایسی ہی باتیں سننے کو ملیں گی' ایسوں کے سامنے میرا رونا رو رہے ہو۔" اپنے ٹیرس کی باؤنڈری کے قریب تن فن کرتی رجاء آئی۔

"ایک منٹ..." شقران نے چونک کر رجاء کو متوجہ کیا۔ "اپنے اسی منہ کے ساتھ کل میں تمہیں یونیورسٹی ڈراپ کرنے گیا تھا۔"

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں یہاں کیوں کھڑا ہوں' ٹیرس سے نیچے کیوں نہیں کود جاتا..." شقران کے انکشاف نے امام کو انگاروں پر لوٹا دیا تھا۔

"امام... بھائی کے کہنے پر شقران اسے ڈراپ کرنے گیا تھا' اس کی گاڑی خراب تھی اور وہ یونیورسٹی سے لیٹ ہو رہی تھی۔" اپنا فون چیک کرتے عرش نے سنجیدگی سے پوری بات بتائی۔

"تمہاری بہن کی طرح اور بھی کئی ایسے ہیں جن کو رشتے داری کا لحاظ تک نہیں' ان میں سرفہرست تم ہو امام۔" رجاء نے خونخوار نظروں سے امام کو دیکھا۔

"بھابی اپنی جگہ۔ بالکل ٹھیک ہیں' ناحق وہ اپنے بھائی کی بھی طرف داری نہیں کرتیں مگر کوئی بھی بہن اپنے بھائی کی ایسی بے عزتی برداشت نہیں کرتی جیسی کہ تم کر چکی ہو امام کی۔" شقران کے دل میں اچانک ہی امام کے لیے ہمدردی جاگی۔

"تو بہن کو بھی چاہیے کہ نظر رکھے بھائی کہاں کہاں کس' کس کے ساتھ مٹر گشت کرتا پھر رہا ہے۔ جواب میرے پاس بھی بڑے کرارے ہیں مگر میں صرف عرش کی وجہ سے خاموش ہوں' میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ بات کو اور نہیں

itsurdu.blogspot.com

بڑھاؤں گی۔"

"اور ابھی چھ سات وعدے کرلو عرش سے... غیروں کی اہمیت ہے' مجھ سے جو وعدے کیے ان سب کو تو ٹھوکر مار دی تم نے' تم بات سڑکوں تک لے گئی ہو' اب سڑک پر ہی تم سے بات ہو گی۔" جذباتی ہوتے امام نے خالی کرسی کو ٹھوکر لگائی جو عرش کے قریب جا گری تھی' ایک نظر کرسی پر ڈال کر عرش نے جن نظروں سے امام کو دیکھا' سارا غصہ وہ بھول گیا تھا۔

"یہ تو ہاتھا پائی پر اتر آیا ہے' ابھی بھائی کو کال کرتا ہوں۔" شفران فوراً اپنی جگہ سے اٹھا۔

"میں کہاں کر رہا ہوں ہاتھا پائی... یہ فرش ہی پتہ نہیں کیسا ہے' کرسی خود پھسل کر وہاں چلی گئی... معاف کر دو یار... ایسے کیوں گھور رہے ہو مجھے۔" ہونقوں کی طرح امام نے ان دونوں کو دیکھا۔

"عرش... یہ دوغلا آدمی ہے' اس نے دل میں چھپا زہر ظاہر کر دیا آج... حملہ کیا ہے اس نے تم پر... بھائی اسے گردن سے پکڑ کے اسے اس کے گھر چھوڑ آئیں گے۔" شفران نے مزید امام کا خون خشک کیا۔

"عرش یہ بیکار میں اکسا رہا ہے تمہیں۔" امام مسمسی صورت بنائے بولا۔

"فساد کی جڑ تو وہ ہے جو ہمارے درمیان جھگڑے کروانا چاہتی ہے۔"

"شرافت سے اس کرسی کو اٹھا کر وہاں رکھو جہاں یہ رکھی ہوئی تھی۔" عرش نے خطرناک سنجیدہ انداز میں حکم دیا جبکہ امام نے فوراً تعمیل کی تھی۔

"اڑ گیا سارا طنطنہ...؟" شفران کے مسکراتے لہجے پر امام کڑھتی نظر اس پر ڈال کر رہ گیا۔

"عرش... سامنے ذرا کسی شعر کا ایسا تیر پھینکو کہ امام کے جذبات کی ترجمانی بھی ہو جائے اور سامنے والا جل کر راکھ بھی ہو جائے۔" شفران نے شرارتی نظروں سے رجاء کو بھی دیکھا جو دوبارہ کرسی سنبھالتی کتاب کھول چکی تھی جبکہ عرش فوراً مستعد ہوا تھا۔

آنکھیں ہی لگ جاتی ہیں اس جاذبہ کو میر
آتی ہے بہت دیر جو اس منہ پہ نظر جائے

شعر کا اختتام ہونے سے پہلے ہی شفران نے بے ساختہ قہقہہ لگایا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

www.PakDigestNovels.Com

دائمہ کی نند یعنی امان کی بڑی بہن کے بیٹے کی شادی تھی' دائمہ کی تاکید اور دراج کے اصرار پر وہ شادی میں شرکت کے لیے رضامند ہو ہی گئی تھی۔ میرج لان میں رونق' رسومات اور فوٹو سیشن کا سلسلہ عروج پر تھا' دراج کے ساتھ ہی وہ کوفت سے کبھی اس شخص کو دیکھتی جو وارفتہ نگاہوں سے دراج کی طرف متوجہ تھا اور کبھی وہ دراج کو دیکھتی جو نان اسٹاپ بول رہی تھی' وہ تو غنیمت ہوا کہ اس شخص کو کہیں سے پکارا گیا تو ہی وہ دراج کے سامنے سے ہٹا مگر زنائشہ کو پورا یقین تھا کہ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ دراج کے سامنے آ کھڑا ہو گا۔

''یہ موصوف کچھ زیادہ ہی لگاوٹ کا مظاہرہ نہیں کر رہے؟'' زنائشہ کے بیزار انداز پر دراج ہنسی۔

''یار بھائی شروع سے ہی میرے ساتھ ایسے ہی پیش آتے ہیں ورنہ ایسی ویسی کوئی بات نہیں' اب بجیا کے سسرالی بھی تو ہیں' لحاظ' مروت تو رکھنی پڑتی ہے۔''

''کچھ لحاظ مروت زرکاش بھائی کے لیے بھی دل میں جگا لو' وہ کب سے آئے ہوئے ہیں' کم از کم اب تو ان سے سلام دعا کرنے چلو' دور سے ہی وہ ہمیں بہت بار دیکھ چکے ہیں۔'' زنائشہ نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔

''تو دیکھنے دو' اس کے علاوہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتے۔'' دراج لاپروائی سے بولی۔

''بری بات ہے دراج... ان کی بہن کے غلط رویے کا بدلہ ان سے تو نہ لو' ان کا قصور نہیں پھر بھی وہ معذرت کر چکے تھے تم سے' اگر تمہارا دل صاف نہیں تھا تو کیوں غلط بیانی کی یہ کہہ کر کہ تمہارے دل میں کوئی شکایت نہیں... اور پھر بعد میں تم فون پر بھی مصروفیت کا بہانہ بنا کر ان سے بات کرنے سے کتراتی رہی ہو۔''

''اچھا اب میرے سامنے ان کی وکالت کر کے مزید موڈ میرا غارت نہ کرو' میرا جب دل چاہے گا تب ہی جاؤں گی ان کے پاس' تمہیں سلام دعا کرنی ہے تو ضرور جاؤ' میں نے تمہیں تو پابند نہیں کیا۔'' دراج تڑخ کر بولی۔

''ٹھیک ہے پھر میں خود ہی چلی جاتی ہوں۔'' زنائشہ ناراضگی سے اسے دیکھتی جانے کے لیے پلٹ گئی۔

''بات سنو...'' دراج کی آواز پر وہ رکی۔

''ضرورت سے زیادہ حسین لگ رہی ہو' پر اتنا یاد رکھنا وہ میری امانت ہیں۔'' دراج نے شرارت سے جتایا۔

''تم ڈوب کر مر جاؤ چلو بھر پانی میں۔'' زنائشہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا جو ہنستی چلی گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

"وہ پھر آرہے ہیں تمہارے بابر بھائی۔" زنائشہ کی اطلاع پر دراج کی ہنسی کو بریک لگے۔

"تو رکی کیوں ہو بھاگو زرکاش کی طرف میں بچیا سے اپنا بیگ لے کر آتی ہوں۔" ہول کر زنائشہ کو کندھوں سے تھام کی آگے بڑھاتی وہ خود بھی سرعت سے دوسری طرف نکل گئی۔ گہری سانس بھر کر امان نے بغور زرکاش کے کچھ مضطرب تاثرات کو دیکھا۔

"یہ کوئی پریشان ہونے والی یا چھپنے کی بات نہیں زرکاش... آج نہیں تو کل یہ ہونا ہی ہے' صرف میرے گھر میں ہی نہیں' بڑی آپا کے گھر میں بھی دراج کو سب پسند کرتے ہیں' باتوں باتوں میں پہلے بھی بڑی آپا ہمیں یہ اشارہ دے چکی ہیں کہ دراج کو وہ بابر کے لیے پسند کر چکی ہیں' باقاعدہ رشتے کی بات وہ تب ہی کریں گی جب بابر کی جاب شروع ہو گی' ابھی تو اس کی اسٹڈیز مکمل ہوئی ہے' گھر میں سب سے چھوٹا ہے بس اب اس کی شادی کی ذمہ داری باقی رہ گئی ہے' دراج کی بھی باہر سے بہت اچھی بات چیت ہے سو بظاہر کسی رکاوٹ کی گنجائش نظر نہیں آتی۔"

"تم نے یہ سب مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟" زرکاش اپنے لہجے کی ناگواری نہیں چھپا سکا تھا۔

"کیونکہ میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا' آپا نے باقاعدہ ابھی کوئی بات نہیں کی' مجھے تم کو جو سمجھانا تھا وہ میں تمہیں سمجھاتا رہا ہوں زرکاش... ابھی بھی وقت ہے' ٹھیک ہے دراج نے بابر کے لیے انکار ہی کرنا ہے مگر وہ کب تک' کس کس رشتے کے لیے انکار کرتی رہے گی؟" امان کے لہجے میں کچھ تھا کہ زرکاش بس خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"ایک بار ٹھان لو گے تو کچھ مشکل نہیں رہے گا' میں تمہارے ساتھ ہوں اور سب سے بڑھ کر دراج تمہارے ساتھ ہے' اپنے لیے اور دراج کے لیے تمہیں اب جلد کوئی فیصلہ کرنا پڑے گا' مت پروا کرو دنیا کی اگر تمہاری خواہش جائز اور حق پر ہے' دنیا تمہارے ہر اس فیصلے پر خوش نہیں ہو گی جو تمہاری اپنی ذات کی خوشی اور بھلائی کے لیے ہو' صرف دنیا کی بھلائی اور خوشی کے لیے اپنی ذات کو مت کھونے دو' تم ایک انسان ہی ہو فرشتہ نہیں۔" امان کے خاموش ہونے پر وہ کسی سوچ میں گم ہوتا چپ ہی تھا جبکہ امان کی نگاہ قریب آتی زنائشہ تک گئی۔ زنائشہ کے سلام کرنے کی آواز پر وہ بھی چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"زرکاش... میں بس کچھ دیر میں آتا ہوں' ابھی جانا مت۔" زرکاش کے شانے کو تھپتھپا کر بولتا امان وہاں سے چلا گیا۔

"کیسی ہو زنائشہ... سب خیریت؟" زنائشہ کی طرف متوجہ ہوتا وہ نرم لہجے میں مخاطب ہوا۔

itsurdu.blogspot.com

"میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟" وہ بمشکل پوچھ سکی۔

"میں اچھا ہوں، کیا تمہیں نہیں لگ رہا؟" زرکاش کے حیران لہجے پر وہ جس طرح نروس ہوتی گڑبڑاہٹ میں مبتلا ہوئی زرکاش بمشکل مسکراہٹ چھپا سکا تھا۔

"میں دراج کو بلاتی ہوں۔" بوکھلا کر زنائشہ نے پر تولے۔

"رہنے دو، یہ تم بھی اچھی طرح جانتی ہو کہ وہ جان بوجھ کر مجھے اگنور کر رہی ہے۔" زرکاش نے سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"نہیں، ایسا تو نہیں ہے۔" زنائشہ شرمندہ سی ہوئی۔

"ایسا ہی ہے، تم اس کی اتنی اچھی دوست ہو مگر اسے بالکل نہیں سمجھاتی۔" زرکاش نے پہلی بار یہ شکایت کی۔

"اسے سمجھانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی زرکاش بھائی... آپ بھی جانتے ہیں کہ اس کی ناراضگی اور غصہ سب جھاگ کی طرح ہوتا ہے۔" زنائشہ مسکرا کر بولی۔

"ہاں، یہ تو نظر بھی آ رہا ہے۔" زرکاش کے ذومعنی لہجے پر زنائشہ نے بھی چونک کر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا، دور سے دراج اسی جانب آتی دکھائی دے رہی تھی، پستئی رنگ کی دیدہ زیب جھلملاتے لباس میں دور سے ہی اس کی چھب سب سے الگ اور نمایاں تھی، ڈارک میک اپ اور خوبصورت تراش کے ریشمی آزاد بالوں کے ہالے میں اس کا روپ دمک رہا تھا، حسین نقوش میں گھلے خفت زدہ تاثرات کے ساتھ وہ قریب آنے سے پہلے ہی زرکاش کے دل میں اتر گئی تھی مگر کمال کے مضبوط اعصاب تھے زرکاش کے، مجال ہے جو دل میں موجزن محبت کے سمندر کی کوئی لہر، کوئی تاثر اس نے اپنے چہرے پر ظاہر ہونے دیا ہو پر سامنے بھی دراج تھی، خود پر ساکت زرکاش کی روشن آنکھوں میں چاہتوں کے جلتے دیپ اور اپنے عکس کو ایک نظر میں ہی دیکھ لینا اس کے لیے نہ پہلے مشکل تھا نہ اب... سو بے نیازی کا مظاہرہ کرتی وہ زنائشہ کی طرف ہی متوجہ ہوئی۔

"زنائشہ... ذرا میرے ساتھ چلو، بابر بھائی اپنا کیمرہ گھر بھول آئے ہیں، ہمیں ان کے ساتھ جانا ہے۔" دراج کے کہنے پر زنائشہ حیران تھی جبکہ زرکاش نے چونک کر اپنی رسٹ واچ میں وقت دیکھا۔

"بات سنو، تمہارے بابر بھائی کی یہاں تمہارے علاوہ بھی اور بہنیں ہیں، وہ ان کو ساتھ لے جائے گا، نہ تم کہیں جا رہی

itsurdu.blogspot.com

ہو' نہ زنائشہ' بس چلنے کی تیاری کرو' بہت وقت گزر چکا ہے۔'' زرکاش کچھ ناگواری سے بولا۔

اسد بھائی ڈراپ کردیں گے ہمیں ہاسٹل۔'' وہ نخوت سے بولی۔''

دراج... نہ ہاسٹل کے رولز اچانک بدلے ہیں' نہ اسد یا کوئی اور اچانک تمہارا سرپرست بن سکتا ہے' تم دونوں ابھی'' میرے ساتھ ہاسٹل جارہی ہو' جاؤ... وائمہ کو بتا کر آؤ' اگر تم نے مزید رکنے کی ضد کی تو میں زنائشہ کو ساتھ لے جاؤں گا۔'' دراج نے جھلا کر درمیان میں کچھ کہنے کی کوشش کی مگر زرکاش نے موقع دیے بغیر قطعی انداز میں کہا۔

ہمیں کھانا کھانے کا ٹائم تو دے دیں زرکاش... پتہ ہے وہیں ہاسٹل میں جا کر سڑنا مرنا ہے۔'' وہ جھلا کر اتنا ہی بول سکی'' تھی۔

کھانا راستے سے ہی پیک کروالوں گا ورنہ یہاں ایک گھنٹہ اور لگ جائے گا۔'' زرکاش کسی طور اس کی ماننے والا نہیں'' تھا۔

دراج... میں بجیا سے جانے کی اجازت لے کر آتی ہوں' تم یہیں رکو۔'' دراج کے کچھ کہنے سے پہلے ہی زنائشہ درمیان'' میں بولتی عجلت میں وہاں سے چلی گئی۔

کچھ سیکھو زنائشہ سے' کتنی ذمہ دار اور فرمان بردار لڑکی ہے۔'' مسکراہٹ چھپاتے ہوئے زرکاش نے اس کے تنے ہوئے تاثرات کو دیکھا۔

وہ میری دوست ہے' مجھے اس کی تمام اچھائیوں کی خبر پہلے سے ہے' آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں' جب آپ میری'' تعریف نہیں کرسکتے تو میرے سامنے کسی کی بھی تعریف نہ کیا کریں۔'' وہ جل کر بولی۔

اور جب تم مجھے نظر انداز کرتی ہو تو میرے سامنے کسی اور کو بھی اہمیت اور توجہ دینے کی ضرورت نہیں' سمجھیں...؟'' بابر سے آج تم پہلی بار نہیں ملی جو اس سے تمہاری گفتگو اتنی طویل رہی۔'' زرکاش کے سنجیدہ شکایتی لہجے پر دراج نے حیرت سے اسے دیکھا۔

آپ بابر بھائی سے جیلس ہو رہے ہیں...؟ ارے کہاں آپ' کہاں وہ...'' دراج بے ساختہ ہنسی۔''

ویسے یہ آپ کی شادی کی تقریب تو نہیں' پھر آج آپ کو اتنا ہینڈسم لگنے کی کیا ضرورت تھی۔ خوامخواہ سب کی نظروں'' میں آرہے ہیں' کسی کی نظر لگ گئی تو پتہ چلے گا...'' دراج شرارتی انداز میں بولی۔

itsurdu.blogspot.com

بس تمہاری نظر نہ لگے باقی سب نظروں کی خیر ہے۔" مسکراتی نظروں سے دراج کے تاثرات دیکھتا وہ دھیرے سے ہنسا تب ہی زنائشہ کے ہمراہ آتی دائمہ نے بغور زرکاش کے خوشگوار تاثرات کے ساتھ دراج کے کھلے کھلے چہرے کو بھی دیکھا۔

"معاف کیجیے گا زرکاش بھائی' مجھے آپ تک پہنچنے میں دیر ہوگئی' مجھے پتہ ہے کہ آپ زیادہ دیر نہیں رک سکیں گے اور ان دونوں کو بھی ہاسٹل پہنچنا ہے امان بھائی بس آ رہے ہیں آپ لوگوں کے لیے کھانا پیک کروا کے۔"

"اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں تھی' یہاں سب سے ملاقات ہوگئی' اچھا وقت گزرا کافی تھا۔" زرکاش نے کہا۔

"یہ تکلف بالکل نہیں ہے اگر ہے بھی تو آپ یہ شکایت امان بھائی سے کیجیے گا۔" دائمہ مسکرائی۔

"بجیا... مروتاً ہی کچھ دیر اور یہاں رکنے کا کہہ دیں' یہ تو پہلے ہی ایک پیر پر تیار کھڑے ہیں جانے کے لیے..." دراج خشمگیں لہجے میں بولی۔

"تائی جی کی وجہ سے میں زرکاش بھائی کو مجبور نہیں کر سکتی' وہ ان کا انتظار کر رہی ہوں گی' تمہیں یاد رکھنا چاہیے۔" دائمہ کے تنبیہی لہجے پر وہ خجالت سے سر ہلاتی خاموش رہی۔

www.PakDigestNovels.Com

لیدر کی چیئر کی بیک سے سر ٹکائے بند آنکھوں کے ساتھ وہ جانے کب سے خود کو جوڑنے اور پُر سکون کرنے کی کوشش میں تھا مگر اضطراب اور اندر کی گھٹن میں کسی طور کمی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ اس وقت وہ اپنے گیرج کے وسیع و عریض روشنیوں سے جگمگاتے شاندار کیبن میں موجود تھا' دائیں جانب شیشے کی دیوار کے دوسری جانب قطار در قطار مختلف ماڈل کی کاریں چمچما رہی تھیں' ان میں وہ گاڑیاں تھیں جو سروس کے بعد اپنے مالکان کے انتظار میں تھیں اور کچھ فروخت ہونے کے لیے۔ اس کیبن کو از سر نو تعمیر کرواتے وقت شیشوں کے استعمال پر خاص توجہ دی گئی تھی۔ تقریباً یہ پورا کیبن ہی شیشے کا تھا اور اندر کی خوبصورتی کو باہر سے بخوبی دیکھا جا سکتا تھا مگر اس وقت اس جگمگاتے' سجے کیبن میں سب سے زیادہ پُرکشش' نمایاں اور مبہوت کر دینے والا مجسم وہ خود تھا۔ سیاہ فٹڈ جینز کی جیکٹ میں اس کی گہری سانسوں کے زیر و بم اندرونی خلفشار کی آگاہی دے سکتے تھے' کیبن کی منقش چھت میں نصب تیز لائٹس میں اس کے بالوں کی سنہری چمک کچھ اور بڑھ گئی تھی روشن پیشانی پر ہلکی سلوٹیں پڑی ہوئی تھیں' گلاس ڈور کھلنے کی ہلکی سی آواز کیبن کے

itsurdu.blogspot.com

خنک ماحول کے سکوت میں اس کی خمدار پلکوں کو کھول گئی تھی۔ بغور اس کے تیکھے نقوش میں گھلی سوگواری اور آنکھوں میں تیرتی گلابیوں کو دیکھتا شقران خاموشی سے گلاس ٹیبل کے دوسری طرف چیئر کھینچتا بیٹھا۔

فی الحال میرے پاس بھی ایسی کوئی خبر نہیں جو تمہاری خاموشی اور سوگواری کو ختم کر دے۔" اس کی کھوجتی نظروں پر" شقران نے صاف گوئی سے کام لیا۔

شقران... اس وقت کوئی اور بات کرو' اس بارے میں کوئی بھی اچھی بری بات نہ کرنا جو مجھے صبر کا دامن چھوڑنے پر" یہ دنیا تہس نہس کرنے پر مجبور کر دے..." بھینچے لہجے میں شدت ضبط سے انگارہ ہوتے چہرے کے ساتھ وہ بولا۔

دوسری جانب ٹیبل کے کنارے پر بازو ٹکائے شقران بہت سکون سے اس کے بپھرتے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

دنیا کو تہس نہس کرنے کی بات نہ کرو کیونکہ تمہاری دنیا بھی اسی دنیا میں موجود ہے۔" شقران نے ہلکے پھلکے انداز میں" اسے شانت کرنے کی کوشش کی۔

"خود کو اذیت میں ڈالنے سے بہتر ہے کہ وہی کام کر لو جو تم کرنا نہیں چاہتے۔"

میں اذیت میں کب نہیں رہا ہوں شقران...؟ عادت ہو چکی ہے مجھے۔" وہ درمیان میں بولا۔" ہاں' میں نہیں استعمال" کرنا چاہتا کوئی غلط راستہ... ورنہ میرے لیے مشکل نہیں زرق سے سب کچھ اگلوانا مگر یہ حربے استعمال کر کے میں اپنے صبر کو داغدار نہیں کر سکتا' مجھے زنائشہ تک راہ راست پر چلتے ہی پہنچنا ہے۔" وہ اپنے لفظوں پر زور دیتا بولا تھا۔

"... عجیب انسان ہو تم... میں بھی تو تمہیں یہی سمجھانا چاہتا ہوں کہ"

شقران... تم کوئی اور بات نہیں کر سکتے تو بہتر ہے گھر جاؤ۔" ناگواری سے عرش نے اس کی بات کاٹی اور دوبارہ چیئر کی" پشت سے سر ٹکاتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔

ٹھیک ہے مجھے کوئی شوق بھی نہیں یہاں بیٹھ کر تمہیں نصیحتیں دینے کا' کافی کا کہہ کر آیا تھا باہر' پی کر ہی جاؤں گا۔"" خشمگیں نظروں سے اسے دیکھتا شقران اطمینان سے بیٹھا رہا' عرش نے آنکھیں کھول کر بس ایک نگاہ دیکھا تھا۔

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح"

کوئی چارہ ساز ہوتا' کوئی غم گسار ہوتا

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے' شب غم بری بلا ہے

itsurdu.blogspot.com

''مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

عرش کے گمبھیر لب و لہجے کو سنتے ہوئے شفران نے گہری سانس بھر کر اسے دیکھا۔

تمہارا پراوفیشنل ٹریننگ کورس کتنے عرصے میں مکمل ہو رہا ہے؟''شفران نے موضوع بدلا۔

زیادہ وقت نہیں لگے گا' فکر مت کرو پروفیشنل پائلٹ کا لائسنس ملتے ہی میں بھائی کو اپنی اس ٹریننگ سے آگاہ کر دوں ''گا۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ بخوشی تمہیں یہ پروفیشن اختیار کرنے کی اجازت دیں گے...؟ تمہاری خواہش پر فلائیٹ'' ٹریننگ سینٹر جائن کرنے کی اجازت لینے کے لیے ہی مجھے اور بھابی کو کتنی ناراضگی جھیلنی پڑی تھی بھائی کی... تم اپنی خواہش پوری کر چکے ہو' فلائیٹ لائسنس تمہیں مل چکا ہے' جب چاہے ہیلی آسمان پر لے جاؤ تو پھر مزید لائسنس کی کیا ''منطق...؟

پروفیشنل پائلٹ کا لائسنس میرے لیے زیادہ اہم ہو گیا ہے وہ حاصل کرنے کے بعد میری پرواز بہت محدود نہیں'' رہے گی' میں ایئر کرافٹ کے ساتھ پہاڑوں اور سمندر پر سفر کر سکوں گا۔ فضائی ادارے سے منسلک رہ کر میں قدرتی یا ناگہانی آفات میں گھرے انسانوں کو بچانے کے لیے اپنی خدمات پیش کر سکوں گا' تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے ہیلی کاپٹر اڑانا کیوں سیکھا' زنائشہ کی یہ خواہش میرا جنون ہے' اس خواہش اس جنون سے جس قدر دوسروں کو فیض پہنچے گا اسی قدر مجھے سکون ملے گا۔''وہ ٹھہرے ہوئے پر سکون لہجے میں بولا۔

اچھی بات ہے' ایک شاندار کامیاب گیراج کی بنیاد بھی تم نے اسی جوش و ولولے سے رکھی تھی اور مجھے یقین ہے کہ اب'' اس نئے پروفیشن کو بھی تم کامیابی سے نبھاؤ گے... لیکن ایک بار اور اچھی طرح اپنی مصروفیات کا جائزہ ضرور لینا تاکہ اندازہ ہو جائے کہ نجی پروازوں کے لیے یہ دلگرفتہ پائلٹ دستیاب ہو بھی سکے گا یا نہیں... کہیں ایسا نہ ہو پیسنجرز تمہارے کاک پٹ میں جلوہ افروز ہونے کے انتظار میں ہی منزل تک پہنچنے سے پہلے نڈھال ہو جائیں۔''شفران نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

مینیج کر لوں گا۔ فلائیٹ لینا میری لیے آکسیجن ہے' ایک عادت بھی اور ضرورت بھی جس کی وجہ سے مجبوراً مجھے بھائی'' کو ایک بار پھر بہت ناراض دیکھنا پڑے گا' تم سپورٹ کرو گے اس لیے کچھ تسلی ہے۔''عرش نے سنجیدگی سے کہا۔

itsurdu.blogspot.com

ہاں' بالکل تمہیں سپورٹ کرنے کے چکر میں میں پچھلی بار بھائی کے ہاتھوں زندہ در گور ہونے کی جو کسر باقی رہ گئی تھی "

وہ اس بار ضرور پوری ہو جائے گی۔" شفران کے جتانے والے خشمگین لہجے پر وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کیبن میں

کافی کے ساتھ داخل ہوتے شخص کی طرف متوجہ ہوا۔

تمہارا کام ختم ہو گیا ہے تو ساتھ ہی نکلتے ہیں۔" شفران نے کہا۔ "

نہیں' تم جاؤ میں آج گھر نہیں آ رہا' ویسے بھی لیٹ نائٹ رکوں گا یہاں' کچھ گاڑیوں کا کام آج رات ہی مکمل کروانا "

ہے۔" عرش نے کہا جبکہ شفران اثبات میں سر کو حرکت دیتا کافی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ چیئر پر ہی براجمان وہ گلاس

وال سے گاڑی کی سمت جاتے شفران کو دیکھتا رہا' کچھ ہی دیر میں شفران گاڑی سمیت آنکھوں سے اوجھل ہو گیا مگر

عرش کی نگاہیں باہر کا ہی جائزہ لے رہی تھیں پھر وہ رہ نہیں سکا' چیئر سے اٹھتا وہ پہلے گلاس وال کے قریب رک کر چند

لمحوں تک باہر کی طرف متوجہ رہا پھر گلاس ڈور کھول کر باہر نکل کر اطراف میں نظریں دوڑائیں' سب کچھ معمول کے

مطابق ہی تھا' نائٹ شفٹ کے سارے مکینک مکمل اپنے کام میں مگن تھے' سامنے سڑک پر روز رات کے اس وقت

ٹریفک بہت کم ہو جاتا تھا' مگر کہیں نہ کہیں کچھ غیر معمولی تو تھا جو اس کی تمام حسوں کو بیدار کر گیا تھا' خنک سی ہوا کے

بے آواز جھونکے اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے اس نے بلا ارادہ ہی اپنے فون پر سحر سے رابطہ کیا۔

"عرش... کچھ بولو اب' خیریت... گیراج میں ہو؟"

بھابی... آج کوئی خاص دن تھا یا کل کوئی خاص دن ہے؟" روشن رات کی خاموش فضا میں تیرتے سکون کو محسوس کرتا "

وہ پوچھ رہا تھا۔

کس طور سے؟" سحر الجھیں۔ "

"کسی بھی طور سے... مذہبی یا تاریخی؟

نہیں چاند کی بھی آج تیرہ تاریخ ہے باقی کوئی خاص تہوار یا تاریخی دن نہ آج تھا نہ کل ہے مگر تمہیں اس وقت اچانک یہ "

"سوال کرنے کا خیال کیوں آیا؟

کچھ نہیں' بس یونہی پوچھا... شفران گھر پہنچا؟" وہ ٹالنے کے لیے سوال کر گیا۔ عجیب ٹرانس میں وہ چیئر پر آ بیٹھا مگر "

دھیان اور نگاہیں باہر ہی رہ گئی تھیں' کچھ تو ایسا تھا جو غیر معمولی تھا یا شاید اسے ہی ایسا محسوس ہو رہا تھا' آج یہ رات جانے

itsurdu.blogspot.com

کیوں اتنی انوکھی اور پُر رونق تھی' چاند ہر ماہ کی طرح اب کے بھی اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ اپنے عروج پر پہنچ رہا تھا کیوں...کچھ راتیں اور کچھ ساعتیں بہت پُر کشش ہوتی ہیں' قدرت کے قریب ترین کرنے لگتی ہیں' دنیا کے جھمیلوں سے لاتعلق کردیتی ہیں' دل بس اپنے پروردگار کی حمد و ثناء کرنے کے لیے بے چین ہو جاتا ہے' اسے بھی توفیق ہی تو ملی تھی' سر جھکائے وہ بند آنکھوں کے ساتھ روز و نیاز شکر اور اپنے تخلیق کرنے والے کی محبت اور احسانات کی تسبیح میں ارد گرد سے غافل تھا۔ قبولیت کی یہ ساعتیں بھی اسے گنوانا نہیں تھا' انسان تو پھر انسان ہی ہے' اسے بھی پتہ تھا کہ اسے کیا کیا مانگنا ہے قبولیت کے در تو قیامت تک کھلے ہیں۔

www.PakDigestNovels.Com

گاڑی اپنی رفتار سے تارکول کی سڑک پر رواں دواں تھی۔ بیک سیٹ سے سر ٹکائے وہ باہر پورے جوبن پر پہنچی رات کا جائزہ لیتی دراج کی آواز بھی سن رہی تھی جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھی جانے کس موضوع پر زرکاش سے محو گفتگو تھی۔ زنائشہ کا دھیان اس کی باتوں پر تھا بھی نہیں' تیز ہوا سے بکھرتے بالوں کی پروا کیے بغیر اس کی ساری توجہ کا مرکز آسمان پر اپنے ساتھ ساتھ سفر کرتا پورا روشن چاند تھا مگر جانے کیوں جگ مگ کرتے چاند کی دودھیا ٹھنڈی چاندنی اسے ماندسی لگی تھی' اداس چاند کی سوگوار سی چاندنی دل کے سناٹوں میں اتر کر ہر گوشے میں پھیل جائے تو چاند بہت شناسا' بہت اپنا سا لگتا ہے...اس وقت اسے بھی چاند اپنے دل کے بہت قریب محسوس ہو رہا تھا' دل میں خواہش سی ابھری تھی کہ آسمان پر تنہا سفر کرتے چاند کو اپنی آغوش میں سمیٹ لے اور اس کی تمام اداسی کو اپنے اندر جذب کر لے۔

یک دم جھٹکے بھرتی گاڑی نے اسے بری طرح چونکایا' کچھ پریشان ہو کر اس نے دراج کو دیکھا جو گاڑی کی ڈانواں ڈول ہوتی رفتار پر بے ساختہ ہنستی اس کی طرف ہی متوجہ ہوئی تھی۔

دیکھ لو زنائشہ...زبردستی ہمیں بھری تقریب سے کھینچ لانے کا انجام یہی ہونا تھا۔'' شوخی سے وہ زنائشہ سے مخاطب'' ہوتی زرکاش کو جتا رہی تھی' وہ ایک بہت وسیع و عریض روشنیوں سے منور اوپن گیراج تھا' لب سڑک پر ہی' رات کے اس پہر یہاں دور' دور تک سکون اور خاموشی کا راج تھا' چند ایک ہی آتی جاتی گاڑیوں کی آوازیں اس ماحول پر اثر انداز نہیں ہو سکتی تھیں' زرکاش نے سڑک سے ذرا ہٹ کر گاڑی روک دی' گیراج میں دائیں جانب کافی فاصلے پر کچھ مکینک چھوٹی' بڑی گاڑیوں کی مرمت میں مصروف نظر آرہے تھے' اس سے پہلے کہ زرکاش ان کی طرف جاتا' ایک مکینک اپنا

itsurdu.blogspot.com

کام چھوڑ کر زرکاش کی طرف آتا دکھائی دیا' گاڑی میں موجود دراج کافی دلچسپی سے تیز روشنیوں میں جگمگاتے گیراج کا جائزہ لے رہی تھی' یہاں گاڑیوں کی بھرمار نہیں تھی شاید اس لیے بھی یہ صاف ستھرا اور کھلا کھلا سا گیراج آنکھوں کو بہت بھلا لگ رہا تھا' سامنے شیشے کی ایک دیوار کا سلسلہ دکھائی دے رہا تھا اور اس کے پیچھے موجود گاڑیاں بھی۔

زنائشہ... یہاں کا ماحول کتنا پُرسکون اور اچھا لگ رہا ہے' آؤ ذرا باہر کھلی فضا میں نکلتے ہیں۔" دراج کے اصرار بھرے لہجے پر کچھ تذبذب کے ساتھ اس نے تقلید کی' کھلے بونٹ کے پاس مکینک کے ساتھ موجود زرکاش نے ان دونوں کو گاڑی سے باہر آتے دیکھا مگر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بقعٔ نور بنی اس جگہ کو شاید چاندنی رات نے زیادہ پُرکشش بنا رکھا تھا' خنک مدھم ہوا سے بکھرتے بالوں کو سمیٹتے ہوئے وہ اردگرد کا جائزہ لے رہی تھی جب دراج نے اسے مخاطب کیا۔

زنائشہ... وہ جیپ دیکھو' کتنی ہیوی لگ رہی ہے اور کیا زبردست ماڈل ہے' بیک گراؤنڈ بھی پرفیکٹ ہے' اپنی کچھ تصویریں ہی یہاں بنا لیتے ہیں' اتنی تیاریاں کر رکھی ہیں مگر زرکاش کی وجہ سے شادی کا فوٹو سیشن بھی ہاتھ سے نکل گیا۔"

دماغ خراب ہے کیا' کتنا عجیب لگے گا' سب دیکھیں گے تو جانے کیا سوچیں گے۔" زنائشہ نے فوراً مخالفت کرتے ہوئے انکار کیا۔

دماغ تمہارا خراب ہے' اتنی محنت کی ہے ہم نے خود پر' کچھ یادگار تصویریں بن جائیں گی تو محنت ہی وصول ہو جائے گی۔ تمہیں بھی اپنی تصویریں دیکھ کر اندازہ ہوگا کہ آج کیا قیامت ڈھا رہی ہو۔" دراج نے گھرکتے ہوئے اسے گھورا' سچ تو یہ تھا کہ اسے زنائشہ کی تصویریں ہی محفوظ کرنی تھیں کہ آج پہلی بار وہ ہار سنگھار کے تمام تر ہتھیاروں سے لیس ہوئی تھی' لائٹ پرپل اور سلور امتزاج کے نفیس لباس میں اس کا سراپا دمک رہا تھا' سجے سنورے چہرے کے نقوش مبہوت کر دینے والے تھے' رہی سہی کسر بھری بھری خوش رنگ چوڑیوں اور پھولوں کے مہکتے کنگنوں نے پوری کر ڈالی تھی' اس کی ایک بھی سنے بغیر دراج اسے جیپ کی طرف لے آئی جو گیراج کی حدود میں ہی بالکل الگ تھلگ کھڑی تھی' نروس ہوتی زنائشہ نے احتیاطاً گردن موڑ کر زرکاش کی جانب دیکھا' امید تھی کہ وہی دراج کو ٹوک کر واپس آنے کے لیے کہے گا مگر زرکاش تو اس وقت اپنے فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا اور اس کا رخ بھی ان کی جانب نہیں تھا۔

itsurdu.blogspot.com

اب چہرے کے تاثرات تو ٹھیک کرو، فکر نہ کرو کوئی ہماری طرف متوجہ نہیں، یہاں سب محنت کش اور شریف لوگ ہیں، ان کے پاس نظر اٹھا کر دیکھنے کی بھی فرصت نہیں، اب اپنے بال ذرا ٹھیک کر دو اور جیپ سے تھوڑا اور قریب ہو جائو۔" دراج اسے ہدایت کر کے ریڈی ہونے کا وقت دیتی اپنے موبائل فون کے کیمرے کا فوکس چیک کرنے لگی تھی، سامنے گاڑیوں اور ان پر کام کرنے والوں کو فوکس میں رکھتے ہوئے اس نے یونہی رخ کیبن کی سمت کیا کہ تب ہی کیبن کے کھلتے گلاس ڈور سے کوئی برآمد ہوا تھا۔

ساری روشنیاں جیسے دم توڑنے لگی تھیں، ایک سنہری سی دھوپ ہر سمت پھیلنے لگی تھی، زوم کے آپشن کو حرکت میں لاتے ہوئے دراج کی آنکھیں مزید پھیلتیں اس پر ساکت ہو گئی تھیں۔

"یہ کیا بلا ہے...؟" بے اختیار دراج کی زبان سے یہ لفظ نکلتے زنائشہ کو حیران کر گئے تھے، دراج کی نظروں کے تعاقب میں متوجہ ہوتے ہوئے اس کی پہلی نگاہ سرسری ہی تھی مگر الجھتے ہوئے دراج سے اس نے کچھ پوچھنا چاہا تھا کہ یک لخت اس شخص کی طرف جاتی دوسری نگاہ زنائشہ کی آواز حلق میں ہی دم توڑ چکی تھی، اس کی آنکھیں پتھرا ہی تو گئی تھیں، پتہ نہیں سانس بھی چل رہی تھی یا نہیں، یا وہ ہی سانس لینا بھول گئی تھی، کانوں میں سائیں، سائیں کرتا سناٹا اتنا گہرا تھا کہ اسے دراج کی آواز بھی نہیں سنائی دے رہی تھی، روشنیاں اس قدر تیز ہو گئی تھیں کہ ایک صرف اس چہرے کے سوا کچھ اور دکھائی نہیں دے رہا تھا، وہم اور خواب کے درمیان موجود خلا کس قدر جان لیوا ہوتا ہے، کس قدر وحشت ناک ہوتا ہے؟ یہ کوئی خلا میں بھٹکتے سر پٹختے انسانوں سے پوچھے... وہم اور خواب کو اپنی آنکھوں کے سامنے چلتے، پھرتے دیکھنا اگر آسان ہوتا تو آنکھیں پتھر اور دل دھڑکنوں سے محروم نہ ہونے لگتا... مگر پھر بھی... پھر بھی اس خواب، اس وہم کو چھو کر محسوس کرنے کی شدت کم نہیں ہوتی، تمام وحشتوں، تمام ہیبتوں کے باوجود بھی... دنگ نظروں سے دراج اسے دیکھ رہی تھی جو کسی ٹرانس کے زیر اثر دراج کی موجودگی سے غافل آگے بڑھتی جا رہی تھی، اس کی سمت کا تعین بھانپتے ہوئے یکایک دراج کے ذہن میں جھماکے سے ہوئے تھے۔

"مجھ سے اس کی ذات، اس کی شخصیت کے بارے میں کچھ مت پوچھو دراج... میرے پاس ایسا کچھ ہے ہی نہیں کہ تم اس کا کوئی خیالی خاکہ تک بھی اپنے ذہن میں بنا سکو... میری آنکھوں سے تم کبھی اس کو نہیں دیکھ سکتیں کیونکہ میری آنکھوں کا اسے دیکھنا نہ دیکھنا ایک برابر ہی تھا... پتہ نہیں شاید یہ بھی کوئی دھوکہ ہی تھا، آنکھیں تاب ہی نہ لاتی تھیں

itsurdu.blogspot.com

اسے نظر بھر کر دیکھنے کی... ''زنائشہ کی لرزتی آواز دراج کے کانوں میں گونج رہی تھی' اس نے دوبارہ زنائشہ کو پکارنے یا روکنے کی کوشش نہیں کی تھی جو من من بھر کے کانپتے قدموں سے آگے بڑھتی جا رہی تھی' رگوں میں منجمد ہوتا لہو اس کے وجود کو گلیشیئر بنا رہا تھا مگر پھر بھی وہ اپنے بے جان ہوتے پیروں کو کھینچ رہی تھی' پتھرائی آنکھیں اس پر ساکت تھیں جو اب ایک گاڑی کے پاس رکا ہوا تھا اور گاڑی پر کام کرتے شخص سے محو گفتگو تھا۔

وہ سر سے پیر تک ایک دھوکہ ہو سکتا تھا مگر میں بس اتنا جانتی ہوں کہ جب وہ چلتا تھا تو یوں لگتا تھا جیسے زمین' آسمان''' ہوا' چاند' سورج' راستے' سڑکیں سب کے سب اس کی رفتار کے ساتھ چل رہے ہوں اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب کچھ ساکت ہوتا لگتا' میری نظروں میں تو ساری کائنات ہی اس کے ساتھ ٹھہر جاتی تھی' وہ بیان کی حد سے باہر تھا اور اب تو وقت نے اسے میرے وہم و گمان کی حد میں بھی نہیں رہنے دیا۔

فضا میں آکسیجن کم سے کم ہوتی جا رہی تھی' سانس لینا ناممکن تھا' وہ اندھا دھند دور بہت دور کہیں بھاگ جانا چاہتی تھی مگر کوئی آہنی شکنجہ اس کے برف ہوتے نیم جاں وجود کو جکڑے گھسیٹ رہا تھا' آنکھوں میں دھند بڑھتی جا رہی تھی' اس دھند میں چوڑی پشت اور چمکتے بالوں کی مانوس سنہری سطح کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا' دو قدم کا ہی تو بس فاصلہ تھا جہاں مانوس خوشبو کی بھاری زنجیروں نے اس کے ناتواں وجود کو جکڑ کر بے حس و حرکت کر ڈالا تھا' دوسری جانب وہ اپنے مخاطب کے یک دم خاموش ہونے اور حیران تاثرات پر چونکتا اپنے عقب میں متوجہ ہوتا خود بھی نہ صرف دنگ رہ گیا تھا بلکہ اتنے قریب اچانک ایک لڑکی کی موجودگی پر سرعت سے ایک قدم ذرا اور پیچھے ہٹا تھا' فوری طور پر اس کی آنکھوں میں تیرتی ازل کی گلابیوں میں حیرت اور الجھن کے سوا کوئی تاثر زنائشہ کو دکھائی نہیں دیا تھا' مگر اگلے ہی پل عرش کے تاثرات بدلے تھے اور چہرے کا رنگ بھی' نگاہیں گہرے میک اپ کی تہوں سے گزرتیں زرد پڑتے اس چہرے پر جم کر ساکت ہو گئی تھیں... بس پلک جھپکنے کی ہی دیر لگی تھی' شدت سے دھڑکتے دل کی طوفانی دھڑکنوں کے شور میں وہ سرعت سے واپسی کے لیے پلٹ گئی تھی' زمین' آسمان' اس کی آنکھوں کے سامنے ہم آغوش ہو رہے تھے' سارے منظر آپس میں گڈمڈ ہو رہے تھے' اپنی پشت پر ساکت نگاہیں اسے خنجر کی طرح وجود میں اترتی محسوس ہو رہی تھیں' اذیت کی شدت سے مساموں سے ٹھنڈا پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔ دماغ کے پرخچے اڑ رہے تھے' وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس طرح زمین پر قدم جما کر چل رہی ہے' وہ بس پیروں سے لپٹی بھاری آہنی زنجیروں کے وزن کو کھینچتی گاڑی تک

itsurdu.blogspot.com

پہنچنا چاہتی تھی' دوسری جانب دراج پریشان نظروں سے اس کے ہلدی کی طرح زرد ہوتے چہرے کو دیکھتی کوئی بھی سوال کیے بغیر اس کے ساتھ ہی بیک سیٹ پر آبیٹھی تھی' دھیرے سے دراج نے اس کا سرد اور بھیگا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا جو سر جھکائے بیٹھی بس گہری سانسیں بھر رہی تھی۔

پتہ نہیں مجھے کیا غلط فہمی ہوئی تھی' یہاں سے جلدی چلو دراج' مجھے بہت تھکن محسوس ہو رہی ہے۔" سر اٹھائے بغیر وہ لرزتے لہجے میں بولی جبکہ دراج کو اس کی آواز کسی کھائی سے ابھرتی محسوس ہوئی تھی' اس سے پہلے کہ دراج کچھ کہتی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے زرکاش نے اسے متوجہ کیا' پھر زیادہ وقت نہیں لگا تھا گیراج سے روانہ ہونے میں' ماؤف دماغ کے ساتھ دراج دور موجود اسی جگہ' اسی پوزیشن میں ساکت کھڑے شخص کو دیکھتی بری طرح الجھ رہی تھی

دوسری جانب زنائشہ کو ہوش نہیں تھا کہ کب ہاسٹل تک کا راستہ طے ہوا اور کس وقت وہ دراج کی ہمراہی میں روم تک پہنچی' کسی ڈمی کی طرح وہ بس دراج کے قدموں کی رفتار کا ساتھ دیتی رہی تھی۔

تشویشناک نظروں سے وہ زنائشہ کو دیکھ رہی تھی جو روم میں داخل ہوتے ہی بیڈ پر ڈھے گئی تھی' پتہ نہیں پیروں کو بھی کیسے اس نے سینڈلز سے آزاد کیا تھا اور اب بے سدھ تھی۔

زنائشہ... آنکھیں تو کھولو' بات کرو مجھ سے' گھبراہٹ ہو رہی ہے مجھے' زرکاش ابھی راستے میں ہی ہوں گے' میں ان کو کال کرتی ہوں' ڈاکٹر سے چیک اپ کروانا پڑے گا' مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہیں۔" دراج مزید اپنی بے چینی پر قابو نہیں رکھ سکی تھی سو اس کے یخ بستہ وجود کو' متوجہ کرنے کے لیے جھنجوڑا۔

مجھے کچھ بھی نہیں ہوا دراج... بس بہت تھکن ہو رہی ہے' میں سونا چاہتی ہوں' تم بھی آرام کرو..." بمشکل آنکھیں کھولتی وہ غنودگی اور کمزور آواز میں بولتی نیند میں ڈوبتی جا رہی تھی۔

تم نے کھانا بھی نہیں کھایا' مجھے تمہارا بلڈ پریشر لو لگ رہا ہے' میں اس طرح تمہیں نہیں سونے دوں گی' تھوڑی ہمت کر کے اٹھ کر بیٹھو۔" اسے شانوں سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے دراج نے اس کے انکار کی پروا نہیں کی اور زبردستی جوس کا پورا گلاس اسے پلا دیا تھا۔ تکیے پر سر رکھتے ہی وہ اردگرد سے غافل ہوتی چلی گئی تھی' اسے چینج کرنے کا کہنا بے کار تھا' اس کی جیولری دراج کو ہی اتارنی پڑی تھی' کمبل اس پر پھیلا کر وہ اس کے سرہانے ہی بیٹھی اس کی سرد ہتھیلیوں کو دھیرے دھیرے اپنے ہاتھوں سے سہلاتی گرم کرنے کی کوشش میں لگی رہی تھی۔ پتہ نہیں کیوں وہ زنائشہ کی طرف

itsurdu.blogspot.com

سے مطمئن نہیں ہو پا رہی تھی جو کچھ وہ محسوس کر رہی تھی اس کے بعد مطمئن رہ بھی نہیں سکتی تھی۔ اسے اندازہ تھا کہ زنائشہ نے اس سے کچھ چھپایا ہے یا جو وہ بتا نہیں پائی اس کا خود بھی سامنا کرنے کی تاب نہیں لا سکی تھی۔ دھیرے دھیرے گزرتے وقت کے ساتھ اس کے دل کو کچھ سکون ملنے لگا تھا کہ زنائشہ کی سرد پیشانی بھی اب گرم ہوتی جا رہی تھی‘ اس کی سانسوں کے اتار چڑھاؤ نارمل تھے اور گہری نیند میں ہونے کا پتہ دے رہے تھے۔ چینج کر کے اس نے کھانے کے بس چند لقمے لیے تھے‘ بھوک تو پہلے ہی ختم ہو چکی تھی‘ سارا کھانا فرج میں محفوظ کرنے کے بعد وہ لائٹ آف کرتی اپنے بیڈ پر آ گئی تھی‘ غائب دماغی سے زنائشہ پر نظر جمائے وہ گیراج میں سامنے آنے والے غیر متوقع حالات پر ہی سوچ رہی تھی‘ وہ جانتی تھی کہ زنائشہ کو ایسی کوئی غلط فہمی نہیں ہو سکتی کہ وہ سب کچھ بھلا کر اتنی بے اختیاری میں کسی انجان شخص کے قریب پہنچ جائے‘ وہ خود زرکاش جیسے شخص کو پانے کے بعد کسی کی وجاہت‘ کسی کی بھی خوبروئی پر یوں چونک نہیں سکتی تھی‘ پہلی ہی نظر میں اس شخص کو دیکھ کر یونہی اسے گمان نہیں ہوا تھا کہ یا تو اس شخص کو کہیں دیکھا ہے یا کسی کے لفظوں سے اس شخص کے پیکر کو اس کے ذہن نے تراش کر محفوظ کر رکھا ہے اور اب اسے یقین تھا کہ چاندنی رات میں روشنی بکھیرتے اس شخص کے سراپے کو اس نے جس کی آنکھوں میں لہراتے دیکھا‘ جس کی باتوں میں اس کی شبیہہ دیکھی وہ آنکھیں‘ وہ باتیں زنائشہ کی ہی تھیں‘ یہ سب کچھ اس کے ذہن کا خبط بھی ہے تو وہ شخص کیوں اپنی جگہ پتھر کا بت بنا رہا تھا‘ کیوں ان کی گاڑی کی طرف متوجہ رہتے ہوئے بھی اس کا سکتہ نہیں ٹوٹا تھا اور اب زنائشہ کی یہ عجیب کیفیت... بھاری ہوتے سر کو ہاتھوں میں تھامے اسے انجانے خدشات لاحق ہونے لگے تھے‘ دل کو کچھ ہو رہا تھا‘ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کچھ ہونے والا ہے‘ فون پر آتی کال نے اس کے دل کو مٹھی میں جکڑ لیا تھا کہ پہلے ہی دل گھبرا رہا تھا۔

”سب ٹھیک تو ہے زرکاش... تائی امی ٹھیک ہیں؟“

سب ٹھیک ہے دراج... مجھے تو تم ٹھیک نہیں لگ رہیں‘ اتنا گھبرائی ہوئی کیوں ہو... کیا میں نے پہلی بار تمہیں رات کے تین بجے کال کی ہے؟“ زرکاش کے لہجے میں حیرت تھی۔

نہیں‘ بس یونہی...“ گہری سانس بھر کر خود کو پُرسکون رکھنے کی کوشش میں وہ یہی کہہ سکی تھی۔

اگر تمہاری نیند ڈسٹرب ہوئی ہے تو ایم ریلی سوری کیونکہ میں واقعی تمہیں ڈسٹرب کر کے بات کرنا نہیں چاہتا تھا۔“

itsurdu.blogspot.com

زرکاش نے کہا۔

"میں جاگ ہی رہی تھی اگر اتنی ہی ضروری بات تھی تو آپ پہلے ہی کال کر لیتے' اب جلدی بتائیں بات کیا ہے؟"

بات شاید تمہارے لیے بھی زیادہ اہم نہ ہو مگر میرے لیے پریشان کن ضرور ہے' آج امان نے مجھے بتایا کہ اس کی بہن "

"اپنے بیٹے بابر کے لیے تمہیں پسند کرتی ہیں۔

"آپ یہ جان کر پریشان ہیں؟"

تو کیا نہیں ہونا چاہیے؟" اس کے لہجے میں پریشانی در آئی تھی۔"

تو پھر مجھے تو پریشان رہ 'رہ کر ڈپریشن کا مریض اب تک بن جانا چاہیے تھا کیونکہ آپ کی بہنیں بے شمار لڑکیوں کو آپ "

"کے لیے پسند کر چکی ہیں۔

"میری بات مت کرو' تمہیں پتہ ہے کہ میں ان کی پسند کے سامنے ہتھیار نہیں ڈال سکتا۔"

تو میں بھی کسی ایرے غیرے کو اپنے گلے کا ہار نہیں بنانے والی۔ پسند کی بنیاد پر... کیوں پریشان کر رہے ہیں خود کو..."

اس کا جھلایا لہجہ زرکاش کو پسند نہیں آیا۔

وراج.. انسان جس سے بے پناہ محبت کرتا ہے اس پر کسی کی بری کیا اچھی نظر پڑنے سے بھی خوف زدہ رہتا ہے' کم از کم "

میرے ساتھ تمہارے معاملے میں ایسا ہی کچھ ہے۔" زرکاش کے بے حد سنجیدہ لہجے پر وہ ایک پل کے لیے خاموش رہ گئی تھی۔

زرکاش...! آپ کیا چاہتے ہیں؟" وہ بھی سنجیدگی سے گویا ہوئی۔"

میں اب فوری طور پر امی سے اپنے اور تمہارے بارے میں بات کر کے ان کی رضامندی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

ایک پل کو رک کر وہ بولا۔

"آپ کی بہنیں اور بھائی؟"

میرے لیے سب سے بڑھ کر امی کی خوشی اور اجازت اہم ہے' ان کے بعد میں کسی کو بھی کنوینس کرنا کسی بھی حالات "

کو فیس کرنے میں دشواری محسوس نہیں کر سکتا۔" زرکاش کے کہنے پر وہ چپ رہی۔

خاموش کیوں ہو...؟ ایک تو کبھی کبھی مجھے تم پر شدید غصہ آتا ہے' پہلے شادی کی رٹ لگائے رکھتی تھیں اب شادی کا"

itsurdu.blogspot.com

ذکر بھی نہیں کرتیں' مشورہ' حوصلہ تو دے سکتی ہو' تمہارے ساتھ کے بغیر میں کیسے قدم آگے بڑھا سکتا ہوں۔'' وہ آج گلہ کر ہی گیا۔

''پہلے رشتوں کی قدر و اہمیت نہیں تھی زرکاش... صرف اپنی خوشی کی پروا تھی لیکن اب ایسا نہیں ہے اور اب تو سب سے بڑھ کر ان رشتوں کی پرواز یادہ ہو گئی ہے جن کا آپ سے تعلق ہے' آپ ان سب سے ہیں اور وہ سب آپ سے... آپ سے شادی کا ذکر کرتے ہوئے اب دل کو دھڑ کا سا لگا رہتا ہے کہ یہ خواہش سب کچھ ختم نہ کر دے... یہ خوف رہتا ہے کہ مجھے آپ کے قابل نہ جان کر رد کر دیا جائے گا' آپ سے تعلق رکھنے والے لوگ مجھ سے اور زیادہ نفرت کرنے لگیں گے' مجھے آپ سے دور کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔''

''میں تمہارے اس خوف کو سمجھ سکتا ہوں دراج... لیکن اس خوف کی وجہ سے میں اور تم اپنی ساری زندگی یونہی برباد نہیں کر سکتے' ہمیں ایک دوسرے پر جو یقین اور بھروسہ ہے وہ ہمیں پہلے خود پر بھی ہونا چاہیے' کس کا ردعمل کیا ہو گا' کون دیواریں اٹھانے کی کوشش کرے گا' یہ سب حاوی نہیں ہونا چاہیے ہماری کوششوں پر... مجھے امید نہیں تھی کہ تم اس طرح کمزور پڑ جاؤ گی' اتنی بزدل کب سے ہو گئیں تم...؟ مجھ پر تمہارا یقین متزلزل ہے تو وجہ بتاؤ مجھے؟'' زرکاش کے لہجے میں ناراضگی کا عنصر تھا۔

''ایسا بالکل نہیں ہے' بات صرف اتنی ہے کہ میں آپ کے لیے بہت زیادہ حساس اور محتاط ہوتی جا رہی ہوں۔'' وہ مدھم لہجے میں بولی۔

''دراج... کچھ دن بعد شنذرا گھر آ رہی ہے میں اس کی موجودگی میں اپنے اور تمہارے معاملے پر بات کرنا چاہتا ہوں' حالات جو بھی سامنے آئیں' اب پیچھے نہیں ہٹنا' میں چاہتا ہوں کہ تم اب مستقل طور پر اپنے گھر آ جاؤ اور ایک نئی زندگی کی ابتداء کرو' تمہارا اب ہاسٹل میں رہنا مجھے گوارہ نہیں' دل سے بوجھ ہٹ جائے گا کہ میں ہی تمہیں وہاں تک لے گیا تھا۔''

''مگر میری بہتری کے لیے' اچھا اور مناسب وقت آنے تک کے لیے...'' دراج نے درمیان میں کہا۔ ''میں آپ کے ہی آگے بڑھ کر فیصلہ کر لینے کے انتظار میں اب تک خاموش تھی... آپ کو ذہنی طور پر مخالفت کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا ہو گا۔''

itsurdu.blogspot.com

جانتا ہوں مگر تم ساتھ ہو تو ثابت قدم رہوں گا' میں تم سے بھی یہی امید رکھتا ہوں کہ تم صبر اور برداشت کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دو گی' بس یہ یقین رکھنا کہ کتنی ہی مخالفت کیوں نہ ہو میں حالات کو اپنے اور تمہارے لیے سازگار کر کے رہوں گا۔"

"میری طرف سے آپ مطمئن رہیں' میں ہر حال میں آپ کے ساتھ ہوں۔" وہ گہری سانس لے کر بولی۔

"اب کافی اطمینان ہوا ہے دل کو تم سے بات کر کے کل گھر آ رہی ہو تم؟ کب تک آؤں پک کرنے؟"

"نہیں... میں گھر نہیں آ رہی کل کیونکہ مجھے زنائشہ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مگر آپ تھوڑا وقت نکال کر ہاسٹل ضرور آئیں کل' مجھے زنائشہ کے حوالے سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"

"ٹھیک ہے مگر تمہیں یاد رکھنا ہو گا کہ ہم اس کے معاملات میں ایک حد تک ہی دخل دے سکتے ہیں' وہ تمہارے ساتھ ہے مگر کسی کی بیوی' کسی کی امانت ہے۔"

"وہ سب صرف ایک دھوکہ تھا۔" وہ بول اٹھی۔

"قیاس آرائیاں نہ کرو' زنائشہ کو راضی کرو کہ وہ حقیقت کو کھوجنے کی کوشش کرے تب ہی میں اس کے اتنے ذاتی معاملے میں کوئی ساتھ دے سکوں گا۔" زرکاش کے قطعی انداز پر وہ خاموش رہی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

بہت دشوار گزاریوں کے بعد کہیں جا کر زندگی کے راستے سہل ہوئے تھے' بہت پامال ہونے کے بعد وہ ہموار ہوئی تھی کہ اب پھر زندگی کی تلخیاں ماضی کی دھند سے نکل کر اس کے سامنے آتی رکاوٹیں کھڑی کرنے کے لیے تیار تھیں...

اوس میں بھیگی یخ بستہ گھاس اس کے مسلسل چلتے پھرتے قدموں کو سن کر چکی تھی' نڈھال ہوتی وہ چیئر پر جیسے ڈھے گئی تھی' دزدیدہ نظروں سے اس نے چاند' تاروں سے روشن و منور آسمان کو دیکھا تھا' کیا کیا منظر' کیا کیا ہولناک حقیقتیں بھی اس آسمان نے نہ دیکھ رکھی تھیں' اس کے ماضی کے کتنے ہی ہولناک لمحوں کا گواہ تھا یہ آسمان' اس وقت بھی اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ نہیں بلکہ آسمان اسے دیکھ رہا ہے' اسے یہ تسلی دے رہا ہے کہ آج بھی وہ ہمیشہ کی طرح اس کے ساتھ ہے' تماشائی بن کر نہیں بلکہ گواہ بن کر... آج اسے اکبر نے ہاسپٹل سے کال کر کے یہ اطلاع دی کہ حاذق پھر ہاسپٹل آیا تھا تو وہ چند پل کے لیے گم صم ضرور ہوئی تھی مگر اسے کوئی دھچکا نہیں پہنچا تھا' یقیناً حاذق کو آج ہی معلوم ہوا

itsurdu.blogspot.com

ہو گا کہ ہاسپٹل میں وہ روزانہ موجود نہیں ہوتی‘ اکبر نے بتایا کہ جب اس نے حاذق کو دیکھا‘ وہ واپس جارہا تھا ورنہ اکبر خود اس تک پہنچ کر باز پرس کرتا... رجاب نے اکبر کو تاکید کی تھی کہ وہ حاذق کی دوبارہ آمد کے بارے میں زرق کو کچھ نہ بتائے لیکن وہ جانتی تھی کہ اکبر اس کی تاکید پر زیادہ دیر عمل نہیں کر سکے گا‘ کیونکہ زرق پہلے ہی بہت سختی سے اکبر کو یہ ہدایت دے چکا تھا کہ حاذق کے بارے میں ضرور اسے خبر دے اگر وہ ہاسپٹل کے ارد گرد بھی دکھائی دے‘ یہ زرق بھی جانتا تھا کہ راسب بظاہر پرسکون ضرور ہیں مگر اندر سے وہ کسی زخمی شیر سے کم نہیں‘ حاذق رجاب تک پہنچنا چاہتا ہے اس بات کی بھنک بھی ان کو پڑی تو وہ ایک پل کی بھی دیر نہیں لگائیں گے حاذق کے گریبان تک پہنچنے میں‘ ایک قیامت وہ اٹھا دیں گے... رجاب کو اب کسی قیامت کا خوف نہیں تھا البتہ یہ اس کے لیے ناقابل برداشت تھا کہ راسب مزید کسی اذیت میں مبتلا ہوں یا ایک بار پھر ان کے زخم تازہ ہو جائیں‘ حاذق کا نام ان کے زخموں پر نمک سے کم ہرگز نہ تھا... اور وہ خود کسی طور پلٹ کر دیکھنے کے لیے تیار نہ تھی۔ حاذق کو اچانک اپنے سامنے دیکھ کر اس کے دل ودماغ میں بس یہی ایک چیز تھی کہ حاذق سے اپنے سائے کو بھی چھپا کر رکھنا ہے‘ اس وقت بھی یہ سوچ کر ہی اسے ابکائی محسوس ہو رہی تھی کہ حاذق سے اس کا کوئی مضبوط تعلق بھی استوار ہوا تھا‘ حاذق کے لیے اس کے دل میں کچھ نہیں تھا‘ کچھ بھی نہیں... بس ایک وحشت تھی‘ جس سے بچنے کے لیے وہ اب کبھی حاذق کا چہرہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی‘ وہ اپنے حصے کی اذیتوں کا بوجھ اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھا چکی تھی اس کے باوجود اس نے تب بھی یہی کوشش کی تھی کہ حاذق ایسا کوئی قدم نہ اٹھائے جو اس کے ہی دل کو ویران کر ڈالے‘ کہیں عجلت میں وہ اس راستے کی طرف نہ چلا جائے جو راستہ اپنے مسافر کو پچھتاوؤں کی بھڑکتی آگ تک پہنچا کر تاریک کھائی میں گم ہو جاتا ہے مگر نہ حاذق کو اس کا خلوص سمجھ آیا نہ اس کے الفاظ سنائی دیے تھے‘ وہ بس اسی خوف میں مبتلا رہا کہ کہیں اسے ساری زندگی ایک بدصورت لڑکی کے ساتھ نہ گزارنی پڑ جائے‘ اسے بس دامن جھٹکنا تھا سو وہ جھٹک گیا تھا‘ خوب صورت چیزوں کی ہوس میں اندھا دھند بھاگنے والے خوب صورت منزلوں سے محروم ہو جایا کرتے ہیں مگر اس نے کبھی بددعا نہیں دی تھی کسی کو‘ جس سے کوئی تعلق ہی نہ ہو‘ جس کے لیے دل میں کوئی مبہم سا جذبہ تک نہ ہو اس کے لیے برا کہنے یا چاہنے کا بھی سوال نہیں پیدا ہونا چاہیے‘ اس کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ تھا‘ اب وہ کسی قیمت پر بھی ماضی میں اٹھائی گئی ذلتوں‘ اذیتوں اور وحشتوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی‘ کسی پکار پر رکنا بھی اس کے لیے ناممکن تھا... وہ نہیں جانتی تھی کہ کس وجہ سے حاذق اس کے پیچھے آیا

itsurdu.blogspot.com

ہے' وہ جانا چاہتی بھی نہیں تھی' وقت گزر چکا تھا' اب اس کے پاس حاذق کو دینے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا' وہ خود کو اس قابل سمجھتی ہی نہیں تھی کہ کسی کو کچھ دے سکے' کم از کم حاذق کے لیے تو وہ مفلس ہی تھی بالکل اسی طرح جیسے کبھی وہ رجاب کے کشکول میں یقین واعتبار کے چند سکے بھی ڈالنے کے قابل نہ تھا۔ دور کہیں سے فجر کی بلند ہوتی آوازوں پر اسے فضا کی چبھتی ہوئی یخ بستگی کا احساس ہوا تھا' ٹھنڈی سانس بھر کر ایک آخری نگاہ آسمان پر ڈالتی وہ چیئر سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی' وہ بروقت ہی کمرے میں داخل ہوئی تھی اس لیے زرق کی کال اس نے ریسیو کرلی تھی۔

"مجھے پتہ تھا تم بیدار ہوچکی ہو گی' نماز کے بعد اگر تم نے سونا ہے تو مجھے بتادو؟"

میرے سونے جاگنے کی چھوڑو' تم گھر آکر کچھ گھنٹوں کے لیے سو جاؤ' آغا جان بھی رات میں کھانے پر خفا ہو رہے تھے تم پر لیکن تم جانے کس مٹی کے بنے ہو..."

"اب یہ تحقیق بعد میں کرلینا' ابھی جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔"

اگر تم حلوہ پوری کا ناشتہ کروا رہے ہو تو میں بالکل جاگ رہی ہوں۔" وہ فوراً بولی۔"

اب فجر کے وقت تمہارے لیے کون حلوہ پوری تیار کررہا ہوگا؟" زرق کا لہجہ خشمگیں ہوا۔"

تو تم کون سا ابھی آرہے ہو' تمہارا ایک گھنٹہ بھی تو دو گھنٹے کے برابر ہوتا ہے' نماز پڑھنے کے بعد شہر کے کسی بھی حصے سے ڈھونڈ کر حلوہ پوری لے کر آؤ' زیادہ انتظار نہیں کروانا۔" وہ تاکید کررہی تھی۔"

ہاں' میں خود جلد از جلد تم سے بات کرنا چاہتا ہوں' مشورہ بھی کرنا ہے۔" زرق کے کہنے پر وہ چونکی۔"

اگر اتنی ضروری بات ہے تو تم سب چھوڑو' نماز کے بعد سیدھے گھر آؤ' میں اپنے اور تمہارے لیے گھر میں ہی ناشتہ تیار کروں گی۔"

"نہیں تم کچھ مت کرنا' میں بس ایک گھنٹے کے اندر پہنچتا ہوں۔"

اچھا سنو' معاملہ کیا ہے کچھ بتادو' ورنہ بے چین ہی ہوتی رہوں گی۔" وہ اصرار سے بولی۔"

تم جاننا چاہتی تھیں کہ ہاسٹل میں کون رہتا ہے اور اس سے میرا کیا تعلق ہے' آج اس کے بارے میں ہی تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

وہ تو ٹھیک ہے مگر آج اچانک یہ خیال کیسے آیا... کوئی خاص وجہ؟" رجاب حیران ہوئی۔"

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

"ہاں، وجہ بھی ہے، آکر بتاؤں گا وہ بھی... بس ابھی یہ بات میرے اور تمہارے درمیان رہنی چاہیے۔"

تمہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں، بے فکر رہو۔" رجاب نے کہا اس کے لیے یہ بھی بہت تھا کہ زرق اتنے اہم اور خفیہ" معاملے پر اس سے بات کرنے پر تو تیار ہوا۔

www.PakDigestNovels.Com

جلتی آنکھیں کھول کر اس نے اپنے ارد گرد کے ماحول کو پہچاننے کی کوشش کی، دماغ ماؤف اور اعصاب اب بھی سن تھے، جسم میں جیسے جان ہی باقی نہ رہی تھی۔ رات میں وہ ہاسٹل کے روم تک کس طرح پہنچی، اسے کچھ یاد نہیں تھا، یہاں تک کہ اپنا بھی اسے ہوش نہ رہا تھا، بمشکل اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی، سر کسی پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا اور اس اندھیرے میں بس ایک ہی چہرہ تھا، وہی چہرہ جو کل اس کی روح قبض کر گیا تھا، وہی چہرہ جسے وہ زندگی میں دوبارہ کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی، ٹھنڈے پانی کے چھینٹے متورم آنکھوں پر مارتے ہوئے بھی اس کا دماغ چکرا رہا تھا، اپنا وجود اسے خلا میں تیرتا، بے وزن سا محسوس ہو رہا تھا، بھیگے چہرے کے ساتھ وہ واش روم سے نکلی تو اسے دراج کی غیر موجودگی کا احساس ہوا، رات تقریب کے لیے جو لباس زیب تن کیا تھا اسے چینج کرنا تھا، اسے ہلکے پھلکے آرام دہ لباس کی ضرورت تھی مگر وارڈروب تک جانا بھی اس کے لیے محال تھا، شدید نقاہت کے باعث آنکھوں کے سامنے تمام منظر گڈمڈ ہو رہے تھے، بند آنکھوں کے ساتھ وارڈروب کا سہارا لے کر اس نے اپنے لڑکھڑاتے وجود کو سنبھالا، گہری سانسیں بھرتے ہوئے اسے دروازے پر قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی، یکایک اس کی گہری سانسیں تھم گئی تھیں، وہی خوشبو اس کے ارد گرد پھیلتی ساکت کر رہی تھی جو خوشبو اس زمین کی نہیں تھی، اس دنیا کی نہیں تھی، وہی خوشبو جو کہکشاؤں کے سفر پر کبھی لے جایا کرتی تھی۔

زنائشہ...!" عقب سے ابھرتی وراج کی پکار پر وہ کرنٹ کھا کر پلٹی مگر اگلے ہی پل اس کے پیروں تلے سے زمین نکل" گئی، اس کی پشت کو وارڈروب نے سہارا دے رکھا تھا ورنہ وہ اپنے قدموں پر کھڑے رہنے کے قابل نہ رہی تھی، دراج کہاں تھی اسے یہ دکھائی نہیں دیا تھا وہ تو بس وحشت سے پھٹی آنکھوں کے ساتھ اس جان لیوا وہم کو تمام تر حقیقتوں سمیت مجسم اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہی تھی... ایک ٹک اس پر نظر جمائے وہ اس کے قریب آرکا تھا، جو بے حس و حرکت، جامد و ساکت تھی، پلک جھپکے بغیر اس کے لٹھے کی مانند سفید چہرے کو تکتا وہ دھیرے سے اس کے شانوں کو

itsurdu.blogspot.com

تھام چکا تھا‘ تمام جذبات‘ احساسات جیسے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں سمٹ آئے تھے اگر زنائشہ ہوش وحواس میں ہوتی تو اس چٹخا دینے والی گرفت کی گہرائی سے ادھ موئی ہو جاتی مگر اس وقت تو اس کی تمام حسیات گم تھیں۔

زنائشہ... میں یاد نہیں کرنا چاہتا کہ آخری بار کتنا عرصہ پہلے میں نے تمہارے چہرے کو دیکھا تھا... مگر آج‘ اس وقت" میں عہد کرتا ہوں کہ اب میں اپنی آخری سانس تک کی زندگی بس تمہارے چہرے کو ہی دیکھتے ہوئے گزار دوں گا..."

آنکھوں میں اذیت کی نمی لیے وہ بھاری لرزتے لہجے میں بولا‘ ضبط کی حدوں سے تجاوز کرتے جذبات کی شدت سے اس کا چہرہ تمتما رہا تھا‘ آنکھیں خوں رنگ تھی‘ کیا کچھ نہیں تھا اس کی بھیگی شہد رنگ آنکھوں میں مگر اس وقت تو دھند چھا رہی تھی‘ آنکھوں میں ہی نہیں دماغ پر بھی... دوسری جانب ضبط کی اذیت اور لرزتے لبوں سے وہ پورے استحقاق سے اس کے بے حس وحرکت‘ بے جان وجود کو اپنے سینے کی وسعتوں میں چھپا گیا تھا‘ گہری تاریکی میں ڈوبتے ہوئے زنائشہ مضبوط بازوئوں کی آہنی قید میں پھڑپھڑا بھی نہ سکی تھی۔

کچھ فاصلے پر ساکت کھڑی دراج کی نظروں سے زنائشہ کی کیفیت چھپی نہیں تھی‘ ہوش میں آتی وہ تیزی سے قریب آئی تھی۔

تم چھوڑو زنائشہ کو‘ دور ہٹو اس سے..." ہول کر چیختے ہوئے دراج نے زنائشہ کو اس سے الگ کرنا چاہا تھا مگر اگلے ہی پل دراج ششدر رہ گئی تھی جب عرش نے سرعت سے اس کا ہاتھ زنائشہ سے دور کیا تھا‘ اس کے تاثرات اور ایک کڑی نگاہ ہی کافی تھی دراج کو سن کر دینے کے لیے‘ ہک دک نظروں سے وہ اس کی جرأت کو دیکھ رہی تھی وہ زنائشہ کو سنبھالے روم سے نکل رہا تھا۔

یک دم ہوش میں آتی دراج سرعت سے اپنا بیگ اور فون اٹھاتی اس کے پیچھے ہی بھاگی تھی۔ غفلت میں ڈوبی زنائشہ کا سر اپنی گود میں رکھے وہ بیک سیٹ پر موجود شدید غصے میں بولتی جا رہی تھی۔

"تمہارے اندر ذرا بھی شرم باقی ہوتی تو اسی وقت ڈوب کر مر جاتے جب زنائشہ سے تمہارا سامنا ہوا تھا‘ مگر تمہارے پاس تو انسانیت نام کی بھی کوئی چیز نہیں... اب کون سی کسر باقی رہ گئی ہے جو تم پھر اس کے پیچھے آ گئے ہو... لیکن یہ تمہاری بھول ہے کہ تم ایک بار پھر اسے بے وقوف بنا لو گے‘ تم جیسا گرا ہوا انسان صرف دھوکہ دے سکتا ہے‘ جذبات سے کھیل سکتا ہے‘ یہ سچ زنائشہ خود تمہیں بتائے گی۔" لب بھینچے دراج کی چبھتی آواز سنتا وہ بمشکل ضبط کیے جلد از جلد کسی

itsurdu.blogspot.com

ہاسپٹل تک پہنچنا چاہتا تھا۔

"تم جیسے بے حس انسان کو یہ تک پروا نہیں تھی کہ جسے آسرے میں رکھا تھا وہ زندہ ہے بھی یا نہیں... تم نے ایک معصوم لڑکی کی زندگی میں زہر گھولا تھا' میں تمہیں ذلیل وخوار کروادوں گی اگر تم نے اپنا کوئی گھٹیا حق زنائشہ پر تھوپنے کی کوشش کی... تم زنائشہ کے لیے مرچکے ہو' یہ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی اس لیے صدمے سے بے ہوش ہوگئی ہے جس کے تم ذمہ دار ہو' کوئی تعلق نہیں ہے تمہارا اس سے' سیدھی طرح شرافت سے ہمیں ہاسپٹل پہنچادو اور اس کے ہوش میں آنے سے پہلے بھاگ جاؤ جس طرح پہلے بھاگے تھے اسے دھوکہ دے کر..." سڑک کے کنارے ایک جھٹکے سے رکتی گاڑی کے ساتھ ہی دراج کی چلتی زبان کو بھی بریک لگے تھے' جارحانہ انداز میں وہ ڈرائیونگ سیٹ سے اترتا ایک جھٹکے سے بیک سیٹ کا ڈول کھول تھا۔

"باہر نکلو تم..." عرش کے بپھرے تاثرات اور سخت کھردرے لہجے پر دراج ایک پل کو گنگ رہ گئی۔

"ہرگز نہیں' میں کسی حال میں زنائشہ کو اس طرح تمہارے رحم وکرم پر چھوڑ کر نہیں جاؤں گی کیونکہ میں تمہاری طرح بزدل نہیں ہوں۔"

"باہر آؤ ورنہ پھر مجھے خود یہ کام کرنا ہوگا۔" عرش کے سخت لہجے پر دراج کا پارہ چڑھ گیا تھا۔

"تم زبردستی مجھے زنائشہ سے الگ نہیں کرسکتے' کوئی بھروسہ نہیں کہ تم اس کی حالت کا فائدہ اٹھا کر اسے اغوا کر کے لے جاؤ' ہاسٹل کی انتظامیہ کو تم بے وقوف بناسکتے ہو مگر مجھے نہیں' اگر تم نے مجھے ہاتھ بھی لگایا تو تماشہ لگوادوں گی یہاں اور تم لاک اپ میں..." غصے میں بھڑکتی دراج کی آواز اس وقت حلق میں گھٹ گئی' یقیناً عرش کے ضبط کی انتہا ہوچکی تھی۔ مجبوراً اسے دراج کے ہاتھ کی جانب ہاتھ بڑھانا پڑا تھا مگر وہ اس درجے جرأت پر ہول کر چیخی' زنائشہ کو چھوڑ چھاڑ کر خود ہی گاڑی سے باہر نکل گئی' عرش کو کوئی تگ ودو کرنی ہی نہیں پڑی تھی۔

"تم جانتے نہیں ہو مجھے' اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرواتی ہوں' ابھی پولیس اسٹیشن جا کر ایف آئی آر کٹواتی ہوں۔ پوری نفری کے ساتھ اسی گیرج پر دھاوا بولوں گی جہاں کل تم..." وہ بھڑکتی چیختی رہ گئی تھی جبکہ عرش کان دھرے بغیر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی ہوا میں اڑا لے گیا تھا' سڑک کے کنارے کھڑی دراج غصے میں بے حال زرکاشر کو کال کرتی رودینے والی ہوگئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

www.PakDigestNovels.Com

سبزے پر دھیرے دھیرے بکھرتی نرم گرم سی دھوپ سے نگاہ ہٹا کر رجاب نے بغور اسے دیکھا جو ٹیبل کی سطح پر نگاہ جمائے بالکل خاموش تھا۔ اس کے چہرے پر ملال اور سوگواری ہی سوگواری پھیلی تھی۔

"تم اگر مجھے پہلے ہی یہ سب کچھ بتا دیتے تو اب تک یقیناً سب بہتر ہو چکا ہوتا۔ حالات تمہارے کنٹرول میں ہوتے، تمہیں تھوڑی ہمت سے کام لینا چاہیے تھا اپنی بہن کے معاملے میں۔ ماضی میں جس حد تک بھی برا ہوا مگر تمہارا اس سے رشتہ ٹوٹ تو نہیں سکتا، اسے واپس تم تک پلٹنا ہی پڑتا۔" اس کی شدت گریہ سے متورم اور سرخ آنکھوں کو دیکھتی وہ بولی۔

"بہر حال دیر تو ہوئی ہے مگر اتنی بھی نہیں، جو گزر گیا وہ گزر گیا اب آگے کا سوچو، مجھے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟"

"میں بس یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے معاف کرے یا نہ کرے، ساری زندگی ٹھوکروں پہ رکھے مگر اس غلط انسان کے شکنجے میں دوبارہ نہ پھنسے۔ وہ زنائشہ کو تنہا سمجھ کر ایک بار پھر شیشے میں اتارنے کی کوشش کرے گا، اس تک پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ مجھے بس زنائشہ کا تحفظ عزیز ہے، میں اسے بربادی کی طرف جاتا نہیں دیکھ سکتا۔ وہ شخص شاطر ہے، جادوگر ہے اور میری بہن آج بھی معصوم اور تنہا ہے۔ وہ شاطر آدمی جانتا ہے کہ میرے اور زنائشہ کے درمیان براہ راست کوئی رابطہ نہیں، زنائشہ کے لیے میں آج بھی گم شدہ ہوں۔ مجھے فی الوقت کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ زنائشہ کی حفاظت کے لیے مجھے کون سے اقدامات کرنے چاہئیں جبکہ میں آج بھی اس کا سامنا کرنے کی ذرا بھی ہمت نہیں رکھتا۔" زرق مضطرب انداز میں بولتا چلا گیا۔

"سب سے پہلے تو تم اللہ پر یقین رکھو، اللہ نے اب تک تمہاری بہن کو جس طرح تحفظ میں رکھا ہے وہ آگے بھی رکھے گا۔ دوسری بات یہ کہ اپنی بہن کی بہتری اور بھلائی کے لیے اب تمہیں اس کا سامنا کرنے کی ہمت کرنی پڑے گی۔ میں جانتی ہوں یہ مرحلہ تمہارے لیے بہت مشکل ہوگا مگر اب تمہارا چھپے رہنا تمہارے لیے مزید کسی پچھتاوے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ ایک بار ہمت کر لو گے تو پھر تمام خدشات دور ہو جائیں گے، تمہیں اس شخص کا بھی کوئی خوف نہیں رہے گا جو تمہاری بہن کے تعاقب میں ہے۔ تمہارے ساتھ ہونے والی تلخ کلامی کے بعد وہ شانت ہو کر نہیں بیٹھے گا، اس نے تم پر نظر رکھی ہوگی، تمہارے تعاقب میں ہوگا، تمہارا یہ اندازہ بالکل ٹھیک ہے تم نے یہ بہت اچھا کیا کہ ہاسٹل کا رخ نہیں کیا، ابھی کچھ دن تک ہاسٹل کے اس راستے سے بھی نہ گزرنا مگر اب وقت آگیا ہے کہ زنائشہ کو اپنی زندگی میں تمہاری

itsurdu.blogspot.com

موجودگی کا مکمل علم ہو جائے۔ دو دن بعد میں خود ہاسٹل میں زنائشہ سے ملاقات کروں گی اور میری یہ بھرپور کوشش ہو گی کہ اس کا اعتماد حاصل کر کے اسی دن اسے تمہارے فلیٹ پر لے آؤں۔" رجاب نے گہری سنجیدگی سے اپنے لائحہ عمل سے اسے آگاہ کیا۔

"رجاب... مجھے تم پر مکمل یقین اور بھروسہ ہے' تم جو کرنا چاہتی ہو اس پر جلد از جلد عمل کر ڈالو۔ اب میرے لیے ایک ایک دن گزارنا بھی کٹھن ہو رہا ہے' میری بہن کسی بھی لمحے خطرے میں گھر سکتی ہے۔ یہ اندیشے مجھے سانس نہیں لینے دے رہے۔" زرق شدید بے چینی میں مبتلا تھا۔

"خود کو پر سکون رکھو زرق... وہ شخص ابھی نہیں جانتا کہ زنائشہ کہاں موجود ہے' میں ہاسٹل بھی ڈرائیور کے ساتھ جاؤں گی' عین وقت تک ہمیں محتاط رہنا ہو گا۔ مجھے امید ہے کہ تم کسی عجلت میں کوئی گڑبڑ نہیں کرو گے۔" رجاب کے لہجے میں تنبیہہ تھی۔

"نہیں' میں صبر کے ساتھ اپنے فلیٹ پر تمہارا انتظار کروں گا' مجھے یقین ہے کہ تم زنائشہ کو اپنے ساتھ لے کر پہنچو گی مگر یہ یاد رکھنا کہ اسے راضی کرنا اتنا آسان نہیں ہو گا۔ وہ شدید نفرت کرتی ہے مجھ سے' شاید نفرت کی اس دیوار کو گرانے میں تمہیں بھی اذیت پہنچ سکتی ہے۔" وہ افسردہ لہجے میں بولا۔

"تمہاری یہ قیاس آرائی غلط بھی ہو سکتی ہے' وقت حالات اور نظریات کو بدلنے کا خوب ہنر رکھتا ہے اگر تمہاری قیاس آرائی درست ہے بھی تو میں اسے تم تک آنے کے لیے مجبور کر دوں گی۔ تم سے پہلے وہ اب میری بہن ہے' اسے قائل ہونا پڑے گا' تمہاری یہ نئی زندگی' تمہارا ظاہر اور باطن اس کے دل سے تمام کدورتوں کو دھو دے گا' سب کچھ بھول جاؤ بس یہ یاد رکھو کہ تمہاری بہن بالآخر تمہارے پاس آنے والی ہے۔" رجاب کے پر یقین لہجے پر زرق نے تشکر آمیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

www.PakDigestNovels.Com

ہاسٹل کے وزیٹنگ روم میں شدید بے چینی اور فکر میں مبتلا مسلسل ٹہلتی' ہاتھ ملتی درراج طیش میں بھی تھی' جس سڑک پر عرش نے اسے گاڑی سے اتارا تھا' وہیں اس نے شدید اشتعال میں زرکاش کو فون پر مختصراً ساری صورت حال سے آگاہ کر کے جلد ہاسٹل پہنچنے کی تاکید کی تھی' غصے میں بھری وہ واپس ہاسٹل پہنچی تھی' تب سے اب تک زرکاش کی منتظر وہ

itsurdu.blogspot.com

بھڑکتی آگ بنی ہوئی تھی۔ زرکاش سیدھا اس کے پاس آنے کے بجائے ہاسٹل کے آفس میں زنائشہ کے بارے میں بات کرنے چلا گیا تھا' فون پر اس نے عرش کے بارے میں خوب نمک مرچ لگا کر زرکاش کو سب بتایا تھا اس کے بعد شاید زرکاش کو یہی بہتر لگا تھا کہ پہلے ہاسٹل کی انتظامیہ سے جواب طلبی کی جائے۔ اتنا وقت یونہی گزر گیا اور دراج کو یہی فکر کھائے جارہی تھی کہ جانے عرش اب تک زنائشہ کو لے کر کہاں سے کہاں نکل گیا ہو' اسے یقین تھا کہ عرش اب نہ زنائشہ کو واپس ہاسٹل لائے گا نہ ہی اس سے دستبردار ہوگا۔ دراج اسے اسی مقصد میں ناکام کرنے کے لیے پاگل ہوئی جارہی تھی' اس سے پہلے کہ اس کے صبر کی انتہا ہو جاتی' غنیمت ہوا کہ زرکاش کی آمد ہو گئی۔

''میں یہاں پریشانی میں گھل رہی ہوں اور آپ ان بے پروا' غیر ذمہ دار لوگوں سے مذاکرات میں وقت برباد کررہے ہیں جن کو یہ بھی نہیں پتا کہ وہ اوباش انسان زنائشہ کو لے کر جانے کہاں غرق ہو چکا ہوگا' آپ کو پہلے میرے پاس آنا چاہیے تھا۔ سب کچھ میری موجودگی میں ہوا تھا' وہ میرے سامنے زنائشہ کو اغوا کر کے لے گیا ہے' ان لوگوں نے تو کر دیا تھا اس بدقماش آدمی کے حوالے میری دوست کو' وہ تو اس حالت میں بھی نہیں تھی کہ یہ دیکھتی اس کے ساتھ کیا ہونے جارہا ہے' میں کس منہ سے سامنا کروں گی اس معصوم لڑکی کا اگر اس کے ساتھ مزید کچھ غلط ہوا تو میں ہی ذمہ دار ٹھہرائی جاؤں گی کیونکہ میں نے بھی بزدلی کا مظاہرہ کیا' ڈٹ جاتی' مرجاتی مگر زنائشہ کو یوں ہاتھوں سے نہ نکلنے دیتی۔ آپ پہلی فرصت میں ہاسٹل والوں کی اس غیر ذمہ داری کی رپورٹ پولیس کو دیں۔'' شدید غصے میں چیختی وہ اپنے آنسو بھی ضبط نہیں کر سکی تھی۔

''اپنے آپ کو سنبھالو دراج... حالات کو پہلے سمجھنے کی کوشش کرو' اس طرح رونے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔'' اس کی کیفیت کو زرکاش اچھی طرح سمجھ سکتا تھا سو پہلے نرمی سے سمجھا کر اسے بیٹھنے اور پانی پینے پر راضی کیا تاکہ اس کے منتشر حواس درست ہوں۔

''اب غور سے میری بات سنو دراج... یہاں کسی نے کوئی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کیا' اس شخص نے تمام ثبوت دکھائے ہیں جس کے بعد کوئی شک نہیں رہتا کہ وہ زنائشہ کا شوہر ہے جبکہ یہاں سب کے سامنے ان کا نکاح نامہ دیکھ کر تم خود اس بات کی تصدیق کر چکی ہو۔ یہ بھی بتا چکی ہو کہ وہی نکاح نامہ کورٹ کا جاری کیا ہوا زنائشہ کے پاس بھی موجود ہے ورنہ یہاں کی سیکیورٹی کا تمہیں پتا ہے' کسی غیر متعلقہ شخص کا ہاسٹل میں قدم رکھنا بھی ناممکن ہے جبکہ وہ شخص

itsurdu.blogspot.com

ہاسٹل کے روم تک پہنچ گیا تو صرف اس لیے کہ وہ زنائشہ سے تعلق بھی رکھتا ہے اور حق بھی۔ زنائشہ کی بگڑی طبیعت کی تصدیق کرنے والی سب سے پہلے تم تھیں‘ زنائشہ کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ اس کے شوہر کو روکا جاتا کہ وہ اسے ہسپتال نہ لے جائے‘ روکے جانے کا کوئی جواز نہیں تھا لیکن پھر بھی تمہاری ضد پر تمہیں ان دونوں کے ساتھ بھیجا گیا اب ہاسٹل کے باہر کے حالات کی ساری ذمہ داری تم پر عائد ہوتی تھی مگر تم نے مجھے کال کرنے سے پہلے ہی سارا معاملہ بگاڑ دیا۔‘‘

’’زرکاش... میں یہ سب مانتی ہوں‘ ہر تصدیق کے ساتھ میں یہ تصدیق کرنے کو بھی تیار ہوں کہ ہوش و حواس میں زنائشہ کبھی اس نام نہاد شوہر کے ساتھ کہیں بھی جانے پر راضی نہ ہوتی۔‘‘ دراج درمیان میں بول اٹھی۔

’’میں یہی تمہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ زنائشہ ہوش و حواس میں نہیں تھی کہ مزاحمت کرتی مگر تم تو مکمل حواسوں میں تھیں۔‘‘ زرکاش نے جس طرح اس کی بات کاٹی چند لمحوں تک وہ سن بیٹھی اس کے سنجیدہ تاثرات دیکھتی رہی۔

’’مگر اس نے زبردستی مجھے گاڑی سے اترنے پر مجبور کر دیا تھا اگر غصے میں‘ میں نے اسے بتا دیا کہ زنائشہ اس سے نفرت کرتی ہے اس پر لعنت بھیج چکی ہے کہ وہ اسی قابل تھا تو یہ سچ ہے۔‘‘

’’تو اپنے سچ کا ردعمل دیکھ لیا تم نے۔‘‘

’’ہر سچ کہنے کے لیے نہیں ہوتا اگر کہنا ہی تھا تو موقع کی نزاکت کو پہلے دیکھنا چاہیے تھا تمہیں۔‘‘

’’زرکاش... میں نے جو بھی کہا مگر اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں تھا کہ وہ اس طرح زنائشہ کو لے کر غائب ہو جاتا۔ اس کی نیت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی‘ میں خاموش رہتی تو بھی اس نے وہی کرنا تھا جو وہ کر چکا ہے‘ وہ اسی ارادے سے یہاں آیا تھا۔‘‘ دراج یک دم بھڑکتے لہجے میں بولی۔

’’ٹھیک ہے‘ میں مان لیتا ہوں کہ اس نے زنائشہ کی غفلت کا فائدہ اٹھایا لیکن اگر تم ضبط کا مظاہرہ کر لیتیں تو زنائشہ کے ساتھ ہوتیں۔ مجھے اتنا وقت مل جاتا کہ میں اس کے شوہر تک پہنچ جاتا یا کم از کم زنائشہ خود حالات کو فیس کرنے کی حالت میں آ جاتی مگر تم نے سارے سچ اپنے طور پر ایسے نازک وقت میں بول دیئے کہ جسے سننے کے بعد وہ شخص یقیناً حواس باختہ ہو گیا ہوگا اگر اسے یونہی بھاگنا ہوتا تو وہ تمہیں ہاسٹل کے گیٹ پر ہی چھوڑ کر فرار ہو جاتا۔ پتا نہیں وہ شخص کن حالات میں زنائشہ سے دور رہنے پر مجبور تھا‘ اتنے عرصے بعد جانے کس طرح اپنی بیوی تک پہنچا تھا۔ تمہارے ایسے سچ

itsurdu.blogspot.com

سننے کے بعد اس نے یونہی فرار ہونا تھا۔ بہر حال ہم یہاں کسی کو موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتے‘ اب ایک سچ میں بھی تمہیں بتانا چاہوں گا کہ وہ شخص اپنا ایڈریس‘ کانٹیکٹ نمبر وغیرہ سب غلط دے کر گیا ہے‘ فی الوقت اسے ڈھونڈنے کے لیے ہمارے پاس کوئی سراغ نہیں۔“ زرکاش کی اطلاع پر دراج کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

”یہ اس شخص کی غلط فہمی ہے کہ وہ اپنے سچ‘ جھوٹ کے ہیر پھیر سے ہاسٹل والوں کی آنکھوں میں دھول جھونک سکتا ہے مگر وہ مجھے نہیں جانتا۔ میں تو اس کی پچھلی نسلوں تک بھی پہنچ جاؤں گی با آسانی۔ فی الحال آپ ایسا کریں کہ مجھے اسی گیراج تک لے چلیں جہاں کل رات آپ گاڑی کی سروس کے لیے رکے تھے۔“ اس کے چبھتے ہوئے مگر ذو معنی انداز نے زرکاش کو حیران کر دیا تھا۔

”میں سمجھا نہیں‘ کیا مطلب ہے تمہارا؟“

”مطلب یہ کہ اس شخص کا اتا پتا اسی گیراج سے ملے گا‘ کل رات وہ وہیں تھا اور کسی عفریت کی طرح زنائشہ کے تعاقب میں گاڑی کا پیچھا کرتا ہاسٹل تک پہنچا تھا۔“

”مگر وہ گیراج میں کہاں موجود تھا‘ مجھے کل ہی کیوں نہ بتایا تم نے؟“ زرکاش دنگ ہوا۔

”بتایا تو مجھے بھی نہیں تھا زنائشہ نے مگر اس شخص کو دیکھ کر زنائشہ کی جو حالت تھی اس کے بعد شک تو مجھے وہیں ہو گیا بلکہ کسی حد تک یقین بھی مگر صبح تک یقین مستحکم بھی ہو گیا۔ آپ نے بھی یقیناً اسے دیکھا ہوگا‘ وہ بلیک جیکٹ میں تھا اور....“ دراج رکے بغیر عرش کا نقشہ کھینچتی زرکاش کو بری طرح چونکنے پر مجبور کر گئی تھی۔

”دراج... تمہیں پورا یقین ہے کہ وہی شخص زنائشہ کا شوہر ہے جسے کل گیراج میں تم نے دیکھا اور آج ہاسٹل میں؟“

”بالکل سو فیصد وہی تھا‘ میں تو اب آنکھیں بند کر کے بھی اس فتنے کو پہچان سکتی ہوں‘ آپ اب مزید دیر مت کریں۔ پولیس کو ساتھ لے کر گیراج پہنچیں‘ اس شخص کے سب نام و نشان وہیں سے ملیں گے‘ وہ وہاں جس حیثیت سے بھی موجود تھا مگر گیراج میں کام کرنے والے سب اسے جانتے ہوں گے‘ سب سے بڑھ کر اسے پہچاننے کے لیے میں خود جو موجود ہوں۔“ دراج تیز لہجے میں بولتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی جبکہ زرکاش جو پُر سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا‘ فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”دراج... میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی عجلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے‘ زنائشہ کو کوئی مشکل بھی پیش آسکتی ہے بہتر یہی

itsurdu.blogspot.com

ہے کہ میں پہلے خود اس شخص سے ملاقات کروں اس کے ارادے دیکھوں پھر کوئی انتہائی قدم اٹھانے کی نوبت آئی تو ظاہر ہے عمل کرنا پڑے گا۔" زرکاش کچھ سنبھل کر بولا۔

اسے کوئی رعایت دینے کی ضرورت نہیں' ایک تو پہلے ہی آپ جرح اور میری غلطیوں کی نشان دہی کروانے میں اتنا" وقت ضائع کر چکے ہیں اس کے بعد بھی آپ کو یہ سب عجلت لگ رہی ہے۔ آپ ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ گیراج چلیں' مجھے آج ہی ہر صورت زنائشہ کو اس شخص کے چنگل سے نکالنا ہے۔" وہ ہتھے سے اکھڑتی قطعی انداز میں فیصلہ سنا گئی تھی۔

بات کو سمجھنے کی کوشش کیا کرو دراج... وہ شخص کوئی اغوا کار نہیں' زنائشہ کا شوہر ہے' زنائشہ کیا چاہتی ہے یہ جانے بغیر" میں پولیس کو انوالو کر کے کوئی اور مصیبت کھڑی نہیں کر سکتا۔ تم پہلے ہی معاملہ بگاڑ چکی ہو' تمہاری موجودگی میں وہ شخص مجھ سے ملنے کے لیے بھی شاید تیار نہ ہو۔ میں تنہا گیراج جاؤں گا اور میرے کال کرنے تک تم کسی سے بھی اس بارے میں کوئی بات نہیں کرو گی۔" یک دم زرکاش جس طرح برہم ہوا تھا' دراج ہک دک نظروں سے اسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی جبکہ اس کی خاموشی کو غنیمت جان کر ڈرائنگ روم سے نکلنے میں زرکاش نے بالکل دیر نہیں کی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

تیز چبھتی روشنی میں آنکھیں کھولنا اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا مگر پھر دھیرے دھیرے وہ آنکھیں مکمل کھولنے میں کامیاب ہو گئی تھی' ارد گرد نظر ڈالتے ہوئے اس کے تمام حواس بیدار ہو رہے تھے۔ کشادہ کمرے کی آرائش سے سادگی اور نفاست جھلک رہی تھی مگر یہ اجنبی در و دیوار اور ماحول اسے غنودگی کی کیفیت سے مکمل نکالنے کے لیے کافی تھا۔ خالی دماغ میں آہستہ آہستہ گزرے حالات' واقعات بھی اس کی حسوں کے ساتھ بیدار ہوتے چلے گئے تھے' بمشکل وہ شدید نقاہت کے باوجود اپنے بے جان سے وجود کو کھینچتی اٹھ بیٹھی تھی۔ دل خوف اور اندیشوں سے ڈوبنے لگا تھا' وحشت زدہ نظروں سے ایک بار پھر اپنے اطراف میں دیکھتے ہوئے اس کی نگاہ دائیں جانب سائیڈ ٹیبل پر رکھی سنہری فریم میں جکڑی ایک تصویر پر ساکت رہ گئی تھی وہ اس تصویر میں نمایاں چہروں کو کیسے بھول سکتی تھی جو اس کی سانسیں روک رہے تھے۔ چند لمحوں تک وہ جامد و ساکت سناٹے میں گھری رہی مگر پھر اگلے ہی پل پیروں پر سے چادر دور جھٹکتے ہوئے اس نے وحشت ناک نظروں سے بند دروازے کی سمت دیکھا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

ساری صورت حال اسے خود بخود سمجھ آتی چلی گئی' دراج وہ ڈوبتے دل کے ساتھ چپکتی بیڈ سے اتری تھی' چند لمحوں کے توقف کے بعد شدید اضطرابی کیفیت میں وہ لرزتے قدموں کے ساتھ دروازے کی سمت بڑھنے لگی تھی۔ چند قدم ہی وہ چلی تھی کہ دروازے کے باہر ابھرتی آہٹ نے اس کے پیر ساکت کردیئے تھے۔ دھیرے سے دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی اندر داخل ہوتے شخص نے جیسے اس کی روح کھینچ لی تھی' سفید لباس میں ملبوس وہ شخص اگر فرشتہ تھا بھی تو زنائشہ کے لیے وہ صرف موت کا فرشتہ ہی ثابت ہو رہا تھا' پتھر بنی وہ وحشت سے پھٹی آنکھوں اور تھم کر رہ جانے والی سانسوں کے ساتھ اسے اپنی سمت بڑھتا دیکھ رہی تھی۔ دوسری جانب عرش کے لیے بہت مشکل تھا' اپنے جذبات اپنی بے قراریوں پر بند باندھے رکھنا' زندگی تو یہ تھی جسے کھو کر وہ سر پٹختا رہا تھا' محبت کا ماورائی چہرہ یہی تو ہے جسے واپس پانے کے لیے وہ تنہائیوں میں گریہ وزاری کرتا رہا تھا۔ اپنے سجدوں میں' اپنی دعاؤں میں جسے وہ مانگتا رہا تھا' جسے بالآخر سجا سنوار کر تحفے کی صورت ایک بار پھر قدرت نے عطا کر دیا تھا۔ وہ حقیقت میں مجسم اس کے روبرو تھی' ہاتھ بڑھا کر وہ اسے چھو سکتا تھا' دل اسے محسوس کرنے کی تڑپ میں پگھل رہا تھا مگر دیدار کے رعب نے اس کی جرأت کو پست کر دیا تھا۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ اس کے بغیر تو وہ بس سانس لے رہا تھا' زندہ تو اب ہوا ہے' جانے کتنے الفاظ آتش فشاں بنے سینے کی دیواروں سے ٹکراتے شور مچانے کے لیے بے تاب ہو رہے تھے۔ فراق میں جنم لینے والی ان گنت آہیں' کراہیں اس بت بے نیاز کے قدموں میں بکھرنے کے لیے تڑپ رہی تھیں۔ کڑی آزمائشوں سے لیس مسافتوں کے گلے شکوے' اذیتیں لبوں تک آنے کے لیے مچل رہی تھیں مگر چارہ ساز کے پہنچنے تک وجود میں جان کی ہلکی سی رمق ہی تو باقی رہ گئی تھی۔ زبان گنگ ہو رہی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ بولنا تو دور کی بات وہ آہ تک نہ بھر سکے گا' بس ایک غبار تھا جو آنسوؤں کی صورت چارہ گر کے دامن کو تر کر سکتا تھا اس وقت تک جب تک کہ دل ہلکا نہ ہو جائے۔ سانسوں میں روانی نہ آجائے اور اس خواب ناک' زندگی سے بھرپور محبت کی تمام رعنائیوں سے مرقع وجود کے قریب ہونے کا یقین نہ آجائے تب تک... تب تک... شدت ضبط سے سرخ اور نم آنکھوں سے وہ یک ٹک زنائشہ کے متغیر چہرے کو دیکھ رہا تھا' وہ کچھ بھی بولنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔ تمام لفظ جیسے کھو گئے تھے مگر پھر بھی جانے کیا کہنے کی کوشش میں اس کے ہونٹ لرز رہے تھے' یوں لگ رہا تھا کہ جیسے کسی بھی پل بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دے گا۔ یہ خوف حاوی تھا کہ وہ اس کے چھوتے ہی غائب نہ

itsurdu.blogspot.com

ہو جائے' کہیں یہ خواب ٹوٹ نہ جائے اور ایک بار پھر کہیں وہ تہی دست ' تہی داماں نہ رہ جاتے۔ اس کے خوف کے باوجود جانے کس بے اختیاری کیفیت میں اس نے اپنے لرزتے ہاتھوں میں دھیرے سے زنائشہ کا فق چہرہ تھاما تھا' پھٹی آنکھوں سے یک ٹک عرش کے تمتمائے چہرے کو تکتی زنائشہ کو جیسے انگاروں نے چھو لیا تھا۔ اپنے پیروں کے نیچے سے اسے ایک بار پھر زمین سرکتی محسوس ہوئی تھی' ایک جھٹکے سے عرش کے ہاتھ اپنے چہرے سے دور جھٹکتی وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی تھی اور وہ جو پہلے ہی جذبات کی شدت سے مغلوب اور سینے میں اٹھتی درد کی لہروں سے ادھ موا ہو رہا تھا چند لمحوں کے لیے موت جیسے سناٹوں میں گھر از نائشہ کی آنکھوں میں رقصاں خوف' وحشت اور اجنبیت کے تاثرات دیکھتا ساکت رہ گیا تھا' عرش کی آنکھوں میں کیا کچھ تھا یہ دیکھنے کی اسے کوئی چاہ نہ تھی۔ بدحواسی میں وہ سرعت سے کھلے دروازے کی سمت بڑھی تھی مگر بروقت اس کے ارادے بھانپتا عرش دوسرے ہی قدم پر اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں جکڑ گیا تھا۔ زنائشہ کے حلق سے بلند ہوتی وحشت ناک چیخ عرش کے دل و دماغ کے پرخچے اڑا گئی تھی۔ زنائشہ اپنا ہاتھ اس کی مضبوط گرفت سے نکالنے کی کوشش میں ادھ موئی ہو رہی تھی حتیٰ کہ وہ دنگ نظروں سے اسے دیکھتا اس صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

مجھے یہاں سے جانے دو۔" کوشش میں ناکام ہوتی وہ حلق کے بل اس پر چیخی۔"

کیوں... کیوں دور بھاگ رہی ہو مجھ سے؟ کیوں جانا چاہتی ہو تم یہاں سے؟" زنائشہ کی آنکھوں میں ابلتے غصے' نفرت" و کراہیت کو بے یقینی سے دیکھتا وہ بمشکل بول سکا۔

میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گی' میں نہیں جانتی تمہیں' مجھے جانے دو یہاں سے۔" اپنا ہاتھ آزاد" کروانے کے لیے جدوجہد کرتی وہ پھر چیخی جبکہ عرش کو لگا تھا جیسے بہت اونچائی سے کسی نے اسے دھکا دے دیا ہو' زنائشہ کے الفاظ برچھی بن کر سینے میں پیوست ہوئے تھے۔

کیا کہا تم نے' تم مجھے نہیں جانتیں؟" شدید صدمے سے اسے دیکھتے ہوئے عرش کے تاثرات تن گئے تھے۔" کیوں" مجھے کند چھری سے یوں ذبح کر رہی ہو؟ کیوں ایک بار پھر مجھے جہنم میں غرق کر دینا چاہتی ہو تم؟" شدید اذیت سے عرش کا لہجہ گھٹ گیا۔

میں مر تو سکتی ہوں مگر ایک منٹ بھی اور یہاں نہیں رک سکتی۔ میں تم جیسے غلیظ انسان کی صورت بھی نہیں دیکھنا"

itsurdu.blogspot.com

چاہتی' دور رہنا چاہتی ہوں تمہارے سائے سے بھی۔ چھوڑ دو میرا ہاتھ..." بڑھتی گرفت کی اذیت سے وہ طیش میں غرائی تھی جبکہ عرش کی رگوں میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔

میں غلیظ انسان ہوں... یہ آج تمہیں یاد آیا ہے؟ یہ تم نے اس وقت کیوں نہ یاد رکھا جب مجھ سے تعلق باندھا تھا' یہ سچ اس وقت تم کیسے بھول گئی تھیں۔ جب مجھ سے محبت کی تھی' آخری سانس تک ساتھ رہنے کا عہد کیا تھا' بتاؤ مجھے؟" سرخ چہرے اور بھینچے لہجے کے ساتھ سوال کرتا وہ بخوبی اپنے لیے زنائشہ کی آنکھوں میں نفرت اور حقارت دیکھ سکتا تھا۔

کل رات میں یہی سوچ کر خود کو سمجھاتا رہا تھا کہ تم مجھ سے دور نہیں بھاگ رہی ہو' بس مجھ سے بدظن ہو' بدگمان ہو' خفا ہو اور اس سب کے لیے تم حق بجانب ہو مگر اب مجھے اندازہ ہو رہا ہے حقیقت کا۔ یقین ہو رہا ہے مجھے کہ میرے منظر سے ہٹتے ہی تمہیں احساس ہوا کہ مجھ جیسے غلیظ انسان سے تعلق جوڑ کر تم نے کتنی بڑی غلطی کر ڈالی... میری غیر موجودگی نے تمہارے پچھتاوے کو پختہ کر دیا اور اسی لیے تم نے اپنے پیچھے ایسا کوئی نشان تک نہیں چھوڑا کہ جس کے ذریعے میں دوبارہ تم تک پہنچ سکتا۔ مجھے اب احساس ہوا ہے کہ کل رات تم نے مجھ سے منہ نہیں پھیرا تھا بلکہ میرے منہ پر طمانچہ مارا تھا' اس کا یقین مجھے اس وقت تمہاری نفرت اور حقارت دیکھ کر ہو چکا ہے۔ تمہیں موقع ملا اور تم مجھ سے جان چھڑا کر گئیں' ہر جذبے' ہر تعلق پر مٹی ڈال کر بھاگ گئیں میری پہنچ سے دور اور اب تک بھاگ رہی ہو ورنہ ایک ہی شہر میں دن رات تمہاری تلاش میں سرگرداں میں مر مر کر نہ جی رہا ہوتا۔" وہ بلند آواز میں بولا جبکہ اس کی کمزور پڑتی گرفت سے اپنا ہاتھ جھٹک کر نکالتی زنائشہ نے زہرخند نظروں سے اسے دیکھا۔

میرے لیے کوئی راستہ باقی چھوڑا تھا تم نے جو میں کہیں بھاگ جاتی' جان چھڑا کر میں نہیں تم بھاگے تھے۔ نت نئے شوق تمہارے منہ کو لگے تھے بدکردار انسان' تم کہاں ساری زندگی کسی ایک پر صبر کر سکتے تھے۔ گھاٹ گھاٹ پر منہ کالا کیے بغیر تھا تمہارا گزارہ؟" خونخوار انداز میں چیختے ہوئے زنائشہ کی آواز یک لخت اس لمحے بند ہوئی تھی جب اس نے عرش کو انتہائی جارحانہ انداز میں اپنی طرف قدم بڑھاتے اور پھر یک دم رکتے دیکھا تھا' اس کی خون رنگ آنکھوں اور چہرے کے بکھرے تاثرات سے زنائشہ کو لگا تھا کہ اب عرش کا ہاتھ اٹھے گا اور اس کے چہرے پر نشان چھوڑ جائے گا مگر جانے کیوں ایسا ہوا نہیں تھا۔ زنائشہ کے دو دھاری لفظوں نے اس کے سینے کو زخموں سے بھر دیا تھا۔

رگوں میں ابلتے لہو میں انگارے دوڑ گئے تھے' بڑھتا اشتعال مقابل کی دھجیاں اڑا دینے کے لیے کافی تھا مگر وہ یہ نہیں

itsurdu.blogspot.com

بھول سکتا تھا کہ اس کے مقابل کون ہے' کون ہے کہ جس کی نفرت کا پھندہ گردن میں تنگ ہوتا اسے زمین و آسمان کے درمیان معلق رکھے ہوئے تھا۔

زنائشہ... تمہاری زبان سے یہ سب سننے سے پہلے مجھے واقعی زندہ نہیں رہنا چاہیے تھا۔" زنائشہ کی خونخوار نگاہوں میں دیکھتا وہ بھینچے لہجے میں بولا۔

"میں ہر بار اسی یقین کے سہارے تم تک پہنچنے کی کوشش کرتا رہا تھا کہ کم از کم ایک انسان تو اس دنیا میں جس سے میرا گہرا' اٹوٹ رشتہ ہے۔ وہی رشتہ جسے آسمانوں میں کہیں جوڑا گیا تھا' سانس لینے کے لیے یہ احساس کافی تھا کہ ایک انسان کے پاس تو وہ آنکھیں ہیں جسے میرے وجود میرے دامن پر لگے داغ نظر نہیں آسکتے' جسے کبھی غلاظت میں لتھڑی میری روح سے بھی گھن محسوس نہیں ہوئی تھی' اس انسان پر یقین کے سہارے میں نے اپنے شب و روز دو ہی کام پوری دیانت داری سے کرتے ہوئے گزارے۔ ایک اس قیمتی انسان کو تلاش کرنا' دوسرا اپنے گناہوں کی معافی اللہ سے مانگتے رہنا' تمہیں اللہ سے مانگنا کام نہیں تھا۔ میرے سانس لینے کی وجہ اور ضرورت تھی' ضرورت اس لیے کہ میں تمہارے لیے زندہ رہنا چاہتا تھا جو خواب تمہاری آنکھوں میں' میں نے دیکھے تھے' ان کو تعبیر دینے کے لیے مجھے دار پر لٹکتے ہوئے بھی سانس لیتے رہنا تھا' ہر سانس میں' ہر گھڑی تمہیں مانگنا۔ گزرے ماہ و سال میں بس یہی سب کچھ رہا میری زندگی میں' کل رات اچانک تمہیں اپنے سامنے دیکھ کر مجھے یہ یقین کرنے میں دیر لگی کہ میرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں' اسی لیے قدرت نے مجھے ایک بار پھر تم سے نواز دیا۔ تم ثبوت تھیں میری دعاؤں کے مقبول ہو جانے کی مگر آج میرے سب یقین ملیامیٹ ہو چکے ہیں' آج تم نے دوبارہ مجھے اسی غلاظت میں دھکیل دیا جس سے باہر نکلتے نکلتے میری روح تک چھلنی ہو گئی تھی۔ آج تمہیں اپنی دسترس میں' اپنے روبرو دیکھنے کے بعد میں یہ سوچنے پر مجبور ہو رہا ہوں کہ اگر میں تمہارے مل جانے کی دعائیں مانگتا ہی رہ جاتا تو کم از کم آس اور امید کے سہارے زندہ تو رہ جاتا مگر آج تم نے مجھے مار دیا ہے اپنے لفظوں سے' اپنی نفرت سے۔ کل رات تمہیں مجھ تک نہیں آنا چاہیے تھا یا ماضی میں مجھے اپنی ذات سے' اپنی زندگی سے محبت کرنے کا درس نہیں دینا چاہیے تھا۔ اتنی نفرت مجھے اپنے آپ سے پہلے کبھی نہیں ہوئی جتنا کہ اب ہو رہی ہے۔" دزدیدہ نظروں سے اسے دیکھتا وہ زخم خوردہ لہجے میں بولا۔

"تمہیں خود سے نفرت ہونی بھی چاہیے کیونکہ تم اس نفرت کے حق دار ہو' تم پر بھروسہ کرنے جیسی بھیانک غلطی کے

itsurdu.blogspot.com

بعد میں بھی آج تک اپنی ذات سے نفرت کرتی رہی ہوں مگر اس ایک غلطی کی سزا کے طور پر مجھے موت تو قبول ہے لیکن تمہارے اس جہنم میں چند لمحے بھی رکنا گوارا نہیں' مجھے اس دوزخ میں روکنے کی کوشش بے کار ہے۔" زہر خند لہجے میں بولتی وہ ایک بار پھر دروازے کی سمت بڑھنا چاہتی تھی مگر عرش نے ایک قدم بھی اسے اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دیا۔ شدید اذیت کے باعث زنائشہ کے حلق سے کراہ بلند ہوئی تھی۔

لہو تھوکتا رہا ہوں تمہارے لیے' اتنی آسانی سے تم مجھے یوں ٹھوکر مار کر نہیں جا سکتیں۔" اس کے بال مٹھی میں جکڑے وہ شعلہ باز لہجے میں بولا' سرخ انگارہ آنکھوں اور اس کے جارحانہ سلوک نے زنائشہ کو سن کر دیا تھا۔

اس گھر کی بنیادوں میں میرے ماں باپ کی محبت ان کے خواب شامل ہیں' تمہیں اس گھر تک لانا میری زندگی کا سب سے بڑا ارمان تھا' اس گھر کو میری اس جنت کو دوزخ کا نام دے کر تم نے مجھ سے زیادہ میرے ماں باپ کو اذیت پہنچائی ہے۔ توہین کی ہے ان کی' اب اس گھر سے تم تو کیا تمہارا سایہ بھی باہر نہیں جا سکتا' اپنے ہاتھوں سے یہیں دفن کروں گا تمہیں۔" بھڑکتے لہجے میں غراتے ہوئے عرش نے ایک جھٹکے سے اسے آزاد کیا' لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ منہ کے بل گری تو پھر اٹھ نہ سکی۔ دوسری جانب وہ مزید کچھ کہے بغیر تیز قدموں سے باہر نکل گیا تھا۔ دروازہ دھماکے سے بند کرنے کے بعد وہ نہیں جانتا تھا کہ کس طرح اسٹیئرز تک پہنچا تھا' وجود خلاء میں تھا' پیروں تلے زمین محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی۔ دوسرے ہی اسٹیپ پر رکتا وہ ریلنگ کا سہارا لیتا مزید قدموں پر کھڑا نہیں رہ سکا تھا۔

گردن موڑ کر اس نے جلتی نگاہوں سے بند دروازے کو دیکھا تھا' کاری وار اس کے اعصاب کو بری طرح توڑ پھوڑ گئے تھے' یہ سب تو نہیں چاہا تھا اس سب کے لیے تو ریاضتیں نہیں کی تھیں۔ دماغ ماؤف تھا کہ سنگ دلی کی حد اس نے توڑ ڈالی تھی جو زندگی اور قسمت سے بھی زیادہ بڑھ کر ظالم ثابت ہوئی تھی۔ سر ہاتھوں میں تھامے وہ اپنی جلتی آنکھوں سے بہتے گرم سیال کو چہرے پر بکھرتا محسوس کر رہا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

طائرانہ نگاہوں سے کیبن کا جائزہ لیتے ہوئے زرکاش یہی سوچ رہا تھا کہ اسے بات کا آغاز کس طرح کرنا ہو گا کہ بہرحال یہ کسی کا بہت ذاتی قسم کا معاملہ تھا۔ دراج کی طرف سے دباؤ نہ ہوتا تو بھی یہ اس کی ذمہ داری تھی کہ زنائشہ کے سلسلے میں وہ عرش سے ملے۔ دراج نے کل رات گیراج میں موجود جس شخص کی نشان دہی کرتے ہوئے انکشاف کیا وہ اس

itsurdu.blogspot.com

کے لیے بہت ناقابل یقین تھا۔ اب تک وہ حیرت اور تعجب میں مبتلا تھا اگر وہ پہلے سے عرش کو جانتا' پہچانتا نہ ہوتا تو کبھی اس قدر نہ الجھتا۔ شہرام کی بدولت عرش سے اس کا تعارف ہو چکا تھا' وہی عرش سے اس کی پہلی سرسری سی ملاقات تھی' ایک شام اتفاق سے شہرام سے کوریڈور میں ملاقات ہوئی' اسی دوران وہاں عرش آتا دکھائی دیا تو شہرام نے بتایا کہ وہ بھی ان کا بھائی ہے' اس تعارف نے زرکاش کو کافی حیران کیا تھا حالانکہ وہ اس سے پہلے شفران سے بھی مل چکا تھا مگر ایسی حیرانی نہیں ہوئی تھی۔ اس کی شخصیت شہرام اور شفران سے بالکل مختلف تھی کسی طور بھی عرش ان دونوں سے مشابہت نہیں رکھتا تھا مگر زرکاش کو اس کی شخصیت بہت پسند آئی تھی اس پر نظر کا ٹھہر جانا کوئی حیرانی کی بات نہیں تھی۔ شہرام کی وجہ سے عرش کو قدم روکنے پڑے تھے' ان کے تعارف کروانے پر بس اشارے سے اس نے زرکاش کو سلام کرنے پر ہی اکتفا کیا اور عجلت میں ہی شہرام سے شفران کی گھر میں موجودگی کا پوچھتا آگے بڑھ گیا تھا۔

براہ مت ماننا زرکاش... یہ ذرا اپنے آپ میں مگن رہنے والا بندہ ہے۔ گھر بھر کے چہیتے ہیں اس لیے مزاج ذرا کم ہی ملتے ہیں۔" شہرام نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

بالکل نہیں' آپ اتنے فارمل نہ ہوں' ویسے بھی بندہ ضرورت سے زیادہ حسین و جمیل ہو تو مزاج ذرا کم ہی ملتے ہیں۔" زرکاش نے ہلکے پھلکے انداز میں مسکرا کر کہا تھا۔

اگر ایسا ہے تو اس حساب سے تمہارے مزاج تو بالکل نہیں ملنے چاہئیں۔" شہرام برجستہ بولے تھے۔"

ایسا ہونا تو چاہیے مگر میں آپ کی طرح عاجزی اور کسر نفسی سے کام لیتا ہوں۔" شہرام بے ساختہ ہنسا تھا۔"

اس سرسری ملاقات کے بعد زرکاش نے دوبارہ کل رات ہی گیراج میں عرش کو دیکھا تھا مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ کل عرش نے اسے دیکھا یا نہیں' یا یہ کہ دیکھا بھی ہے تو پہچانا بھی تھا یا نہیں۔

کھلتے گلاس ڈور کی مدھم آواز پر زرکاش چونک کر متوجہ ہوتا چیئر سے اٹھا تھا۔ اسے امید نہیں تھی مگر عرش نے کافی خوش اخلاقی اور گرم جوشی سے اس بار مصافحہ کیا تھا۔

اگر فون پر مجھے آپ کی یہاں آمد کا معلوم نہ ہوتا تو آج میرا یہاں آنے کا ارادہ نہیں تھا' تشریف رکھیے۔" اسے بیٹھنے کا" اشارہ کرتا وہ ٹیبل کے دوسری جانب چلا گیا' اس مختصر وقت میں زرکاش نے مکمل اس کا جائزہ لے لیا تھا۔ رائل بلیو شرٹ کی سلیوز کہنیوں تک چڑھائے وہ اس وقت بھی کافی عجلت میں لگ رہا تھا اس کی آنکھوں کی سرخی اور لہجے کا بھاری

itsurdu.blogspot.com

پن زرکاش کی نگاہوں سے چھپ نہیں سکا تھا' اس کی مسکراہٹ بھی زرکاش کو جبری اور مصنوعی لگی تھی۔

"پھر تو مجھے معذرت کرنی چاہیے کیونکہ میری وجہ سے تمہیں یہاں آنے کی زحمت اٹھانی پڑی۔"

بالکل نہیں' شرمندہ مت کریں' زحمت تو آپ نے کی ہے' گاڑی کا کوئی مسئلہ یا معاملہ تھا تو آپ بھائی کو کال کر دیتے۔"

"میں گیراج سے کسی کو بھیج دیتا۔

نہیں' میں گاڑی کے کسی سلسلے میں یہاں نہیں آیا ہوں۔" زرکاش کے کہنے پر اس کے بے حد سنجیدہ تاثرات میں"

حیرانی بھی ابھر آئی تھی۔

"...میں جس معاملے پر تم سے بات کرنے آیا ہوں وہ ذرا الگ نوعیت کا ہے اگر تم مجھے تھوڑا وقت دے سکو تو"

ضرور' آپ کے لیے وقت ہی وقت ہے جو بات بھی ہے بلا جھجک کیجیے۔" عرش کے فوراً کہنے پر زرکاش نے کچھ"

سنبھل کر اسے دیکھا۔

"میں تم سے زنائشہ کے سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔"

کیا نام لیا آپ نے؟" عرش بری طرح چونکا' ایک پل کو اسے یہی لگا کہ اس کی سماعتوں کو دھوکا ہوا ہے۔"

زنائشہ کا ہی نام لیا ہے میں نے' وہ اس وقت کہاں ہے؟" زرکاش کے مزید کہتے وہ چند لمحوں تک دنگ نظروں سے"

اسے دیکھتا رہا مگر پھر اس کے چہرے کے تاثرات تن گئے تھے۔

آپ اسے کیسے جانتے ہیں اور کس حیثیت سے اس کے بارے میں مجھ سے سوال کر رہے ہیں؟" عرش کا لہجہ سپاٹ اور"

سرد ہو گیا تھا۔

"ہاسٹل میں تم زنائشہ کی دوست اور روم میٹ سے ملے ہو گے' دراج میری کزن بھی ہے۔"

تو پھر؟" حسب توقع عرش کے چہرے پر ہی نہیں لہجے میں بھی ناگواری اتر آئی تھی۔"

"...زنائشہ کافی عرصے سے میری ایمپلائی ہے اور"

تو کیا آپ اپنی کمپنی کے تمام ایمپلائز کے بارے میں اسی طرح پوچھ گچھ کرنے کا حق بھی رکھتے ہیں؟" عرش کے چبھتے"

ناگوار لہجے پر زرکاش فوری طور پر کچھ بول نہیں سکا۔

اور بہت معذرت کے ساتھ' اپنی جس کزن کا آپ نے ابھی نام لیا ان کا نام تک میں دوبارہ نہیں سننا چاہتا کیونکہ جو کچھ"

itsurdu.blogspot.com

میں جان چکا ہوں اس کے بعد مجھے اچھی طرح اندازہ ہو چکا ہے کہ زنائشہ پر ان کے اثرات کافی گہرے رہے ہوں گی۔"

عرش انتہائی سرد اور خشک لہجے میں بولا۔ "میں اپنے اس ذاتی معاملے پر کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا' وہ آپ ہی کیوں نہ ہوں' مجھے امید ہے کہ اس معاملے کو اپنی طرف سے آپ یہیں ختم کر کے جائیں گے' آپ کو اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔"

"میں اس معاملے کا پرچار کرنے کا ارادہ رکھتا بھی نہیں ہوں۔ کل گیراج میں میں نے بھی تمہیں دیکھا لیکن تم سے زنائشہ کے تعلق کے بارے میں مجھے آج دراج سے معلوم ہوا میں یہاں اپنی الجھن اس لیے بھی دور کرنے آیا ہوں کیونکہ شہرام کے بھائی کی حیثیت سے میں تمہیں جانتا ہوں مگر فی الوقت میں نے یہ بات دراج سے چھپائی ہے اگر اسے بھنک بھی لگ گئی تو وہ کسی طور صبر نہیں کرے گی۔ زنائشہ سے اس کا تعلق بہت گہرا ہے' وہ بہت جذباتی ہے میں جانتا ہوں کہ تمہاری موجودگی میں اس نے ضبط کا مظاہرہ نہیں کیا ہوگا یقیناً اس نے مشتعل کر دینے والی بات کی ہوگی اس کے لیے میں تم سے معذرت چاہتا ہوں' تمہارے کسی ذاتی معاملے میں یقیناً مجھے دخل دینے کا بالکل حق نہیں لیکن میں اپنی الجھن سے زیادہ دراج کی وجہ سے تمہارے پاس آنے پر مجبور ہوا ہوں۔"

"زرکاش... آپ مجھے یہ سب مت بتایئے' برائے مہربانی آپ اپنا اور میرا وقت برباد مت کیجیے' میں آپ کی عزت کرتا ہوں جب تک میں زنائشہ اور اپنے درمیان سب کچھ ٹھیک نہیں کر لیتا تب تک میں آپ کی کوئی الجھن دور کرنے سے قاصر ہوں۔" عرش اس کی بات کاٹتا قطعی انداز میں بولا۔

"عرش... تم میری پوری بات سن لو پہلے' مجھے تمہارے اور زنائشہ کے معاملے سے کوئی سروکار نہیں۔ تم شہرام کے بھائی ہو' زنائشہ کے شوہر ہو میرے اطمینان کے لیے یہ بہت ہے مگر دراج کے لیے تمہیں لچک رکھنی پڑے گی۔"

زرکاش کا لہجہ کچھ برہم ہوا۔

"اگر میں ایسا نہ کروں تو؟" عرش نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"تو پھر مجبوراً مجھے شہرام سے بات کرنی ہوگی۔" زرکاش صاف گوئی سے بولا۔

"آپ مجھے بلیک میل کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں' خوب۔" عرش نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔

"ہرگز نہیں' میں کہہ چکا ہوں کہ مجبوراً مجھے یہ کرنا پڑے گا' دراج اور زنائشہ کے درمیان بہت گہرا جذباتی تعلق ہے۔"

itsurdu.blogspot.com

دراج اس کے لیے بہت پریشان ہے' میں اسے تکلیف میں دیکھ سکتا ہوں ناں دراج کے آنسو برداشت کر سکتا ہوں کیونکہ میرے لیے وہ صرف ایک کزن نہیں ہے۔ آگے تم خود سمجھ دار ہو' مجھے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔''

زرکاش کے خاموش ہونے پر وہ جو بغور اسے دیکھ رہا تھا گہری سانس لے کر یوں سر ہلایا جیسے سمجھ گیا ہو۔

اگر یہ بات ہے تو مجھ سے زیادہ بہتر آپ کی مجبوری کو کوئی اور نہیں سمجھ سکتا خیر آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔'' عرش نے سنجیدگی سے کہا۔

میں بس تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کم از کم دراج کو یہ حق ضرور حاصل ہے کہ اسے معلوم ہو زناشہ کیسی ہے' کس حال میں کہاں ہے۔ ان دونوں کا ساتھ تقریباً پانچ سال سے زیادہ کے عرصے پر محیط ہے' دراج کچھ زیادہ ہی اٹیچڈ ہے اس سے ظاہر ہے دن رات کا' دکھ سکھ کا طویل ساتھ رہا ہے شاید تمہیں معلوم نہ ہو کہ دراج کی اس سے پہلی ملاقات بہت گمبھیر قسم کی رہی ہے۔ میں خود اس کا گواہ ہوں' کیا تم یقین کرو گے کہ زناشہ خودکشی کے ارادے سے میری گاڑی کے سامنے آئی تھی؟'' ایک پل کو رک کر زرکاش نے عرش کے بدلتے تاثرات کو دیکھا۔

وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکی' اسے ایک نئی زندگی کی طرف لانے میں دراج کا بہت عمل دخل رہا ہے' باقی کے حالات زناشہ تمہیں زیادہ اچھی طرح سے بتا سکتی ہے جہاں تک میری بات ہے تو میں یہ تک نہیں جانتا تھا کہ زناشہ کے شوہر کا نام کیا ہے' ایک دو بار میں نے دراج سے کہا کہ زناشہ اپنے شوہر کے بارے میں مجھے بتائے تو میں اسے ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہوں مگر زناشہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔ وہ میری کمپنی کے سینئر ایمپلائز میں سے ایک ہے' دراج سے بہت کلوز ہے اس لیے میرے لیے قابل عزت ہے' میں یہ چاہتا ہوں کہ تم ان دونوں کو الگ نہ کرو۔ دراج ہی نہیں زناشہ بھی اچانک یہ سب ذہنی طور پر قبول کرنے پر تیار نہیں ہو گی۔ تم ان دونوں کو کم از کم فون پر رابطہ کرنے کی اجازت دو' دراج کی وجہ سے مجھے تم پر یہ دباؤ ڈالنا پڑ رہا ہے۔ امید ہے کہ تم میری پوزیشن کو بھی سمجھو گے۔''

مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ میری غیر موجودگی میں آپ اور آپ کی کزن نے زناشہ کو سپورٹ کیا ہے' یہ میری خوش قسمتی ہے کہ وہ آپ جیسے اچھے لوگوں کے حصار میں محفوظ رہی ہے۔ حالات کچھ ایسے رہے کہ میں کوشش کے باوجود زناشہ تک نہیں پہنچ سکا۔ اب جبکہ وہ میرے پاس ہے تو میرا یہ بالکل ارادہ نہیں کہ اسے سب سے کاٹ کر اپنی ذات تک محدود رکھوں مگر آپ کو اندازہ ہو گا کہ میری اتنے طویل عرصے کی گمشدگی نے زناشہ کو کس حد تک میرے خلاف اور

itsurdu.blogspot.com

بدظن کرر کھا ہوگا۔ میں آپ کا مقصد سمجھ چکا ہوں اس لیے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں جب تک اس کی بدگمانیاں دور کر کے اسے خود بھی تیسرے شخص کی مداخلت سے بچا کر رکھنا چاہتا ہوں۔ میرے اپنے گھر والے بھی زنائشہ کے مل جانے سے تب تک لاعلم رہیں گے حالانکہ وہ سب زنائشہ کے حوالے سے سب جانتے ہیں' یہ بھی کہ وہ میری بیوی ہے مگر وقت کے ہیر پھیر نے ہمیں جدا کر دیا تھا۔ زنائشہ سے جب میرا تعلق بنا اس وقت میں بالکل تنہا تھا مگر اس سے جدا ہو جانے کے بعد قدرت نے مجھے کچھ محبت کرنے والے مقدس رشتے عطا کر دیئے۔ زنائشہ ان سب سے لاعلم ہے ہو سکتا ہے ان سب کو میری زندگی میں قبول کرنا اس کے لیے مشکل ہو لیکن یہ تب بہت مشکل نہیں رہے گا جب وہ مجھ سے راضی ہو جائے گی جب میں دوبارہ اس کا اعتبار جیت لوں گا۔ آپ کی مشکل کو سمجھتے ہوئے مجھے آپ کی کزن سے "زنائشہ کی بات کروانے میں کوئی اعتراض نہیں بشرطیکہ وہ زنائشہ کو اکسانے والی کوئی بات نہ کریں۔

اس تعاون کے لیے میں تمہارا شکر گزار رہوں گا' میں دراج کو بھی سمجھا دوں گا کہ وہ زنائشہ سے ایسی کوئی بات نہیں کر" جو تمہاری مشکل کو بڑھائے اس طرح سے بھی مطمئن رہو کہ اس معاملے کی کوئی بھنک تمہارے گھر تک پہنچے گی۔ اپنے گھر والوں کو تم زنائشہ کے بارے میں کب بتاتے ہو یہ تمہارا الگ نوعیت کا اپنا معاملہ ہے۔ میری طرف سے تمہیں کوئی شکایت نہیں ہوگی' میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تم جلد از جلد سب کچھ ٹھیک کرو' زنائشہ بہت سمجھ دار اور ذمہ دار لڑکی ہے وہ یقیناً تمہاری تمام پرابلمز سے آگاہ ہونے کے بعد راضی ہو جائے گی مجھے پوری امید ہے۔" زرکاش نے کہا۔

مجھے بھی یہی امید ہے اور اگر آپ کو ناگواری نہ ہو تو یہ کر سکتے ہیں کہ زنائشہ کا ضروری سامان پیک کروا کے مجھ تک "
" پہنچا دیں۔ آپ کی کزن یہ کام کر سکتی ہیں؟

ضرور' تم یہاں کب تک ہو؟" زرکاش نے پوچھا۔ "

"آپ اگر آج ہی یہ کام کروا سکتے ہیں تو مجھے بتا دیں وقت' میں یہیں ملوں گا۔ "

دراصل مجھے یہاں سے ہاسٹل ہی جانا ہے تو میں زنائشہ کا سامان بھی پیک کروا دیتا ہوں۔ ایک گھنٹے بعد میں آتا ہوں" یہاں۔" زرکاش نے رسٹ واچ میں وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

www.PakDigestNovels.Com

جانے کتنا وقت گزر گیا تھا' نرم دبیز کارپٹ پر وہ اسی طرح منہ چھپائے جامد و ساکت ہو چکی تھی' اپنی بے بسی اور وقت کی

itsurdu.blogspot.com

سسکیوں پر سسکتے ہوئے اس کی آنکھیں سوج گئی تھیں۔ وجود غم کی شدت سے لاغر ہو چکا تھا' ماضی کی لغزشیں اس کے حال کو برباد اور مستقبل کو تاریک کر دینے کے درپے تھیں' اسے اپنی انتھک محنت' جدوجہد' حوصلے یہاں تک کہ اپنا وجود بھی خاک میں ملتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے بند دروزے سے سر ٹکرانے کی کوشش کی تھی' نا فرار کے لیے کوئی روزن تلاش کرنے کی کوشش کی' وہ بس یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ وقت اسے اب اور کس حد تک' کہاں تک تباہ کاریوں کی طرف دھکیلتا ہے' اب انتہائی سوجی آنکھوں کے دکھتے پپوٹے کھولتی وہ بمشکل اٹھ بیٹھی تھی۔ نقاہت کی وجہ سے یک دم آنکھوں کے سامنے اندھیرا پھیلا تھا' بھاری دکھتے سر کو ہاتھوں میں سنبھالے وہ چند لمحوں تک آنکھیں بند کیے ساکت رہی تھی۔ کچھ دیر بعد سر اٹھا کر اس نے وال کلاک میں وقت دیکھا جس میں رات کے اٹھ بجنے والے تھے۔

ڈوبتے دل کے ساتھ دراج کا خیال آرہا تھا جانے فکر و پریشانی میں اس کا کیا حال ہو چکا ہوگا' ایک بار پھر اس کی آنکھیں دھندلا گئی تھیں۔ بخار میں پھنکتے وجود کے ساتھ وہ خود کو کھینچتی کچھ فاصلے پر موجود سائیڈ ٹیبل تک آئی اور اس سے پشت ٹکالی تھی' گھٹنوں کے گرد ہاتھ لپیٹتے ہوئے اس نے اپنا سر گھٹنوں پر رکھ لیا تھا' وہ نہیں جانتی تھی کہ اب آگے کیا ہونے والا ہے مگر کچھ اچھا ہونے کی امید بھی اسے نہیں تھی البتہ دل کو یہ یقین ضرور تھا کہ دراج نے زرکاش کو سب کچھ بتا دیا ہوگا اور وہ دونوں اس تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اسے اب کسی انہونی کا ہی انتظار تھا' عرش کے بارے میں سوچتے ہوئے بھی اس کی وحشت حد سے تجاوز کر رہی تھی کیونکہ وہ باور کروا گیا تھا کہ اپنی دسترس سے وہ اسے نکلنے نہیں دے گا۔ اس کے تیور بھی اس کے ارادوں کی تصدیق کر چکے تھے' سوچنے' سمجھنے کی ہمت بھی اس میں زیادہ نہیں رہی تھی مگر کہیں نہ کہیں دل میں اس نے پہلے ہی تہیہ کر لیا تھا کہ وہ بھی آسانی سے عرش کے سامنے زیر ہو کر ہتھیار نہیں ڈالے گی۔ اس کی زندگی ہی کیوں نہ خطرے میں پڑ جائے' زندگی سے کوئی لگاؤ اب باقی بھی نہ رہا تھا' عرش کا چہرہ دیکھنے کے بعد تو بالکل بھی نہیں' بس ایک نفرت کا جذبہ تھا جسے وہ چھپا کر رکھنا نہیں چاہتی تھی۔ بخار کی شدت اور اعصابی انتشار نے اسے بری طرح نڈھال کر دیا تھا' نفرت اور اشتعال کے الاؤ اس کے گرد بھڑک رہے تھے۔ آنکھیں انگاروں کی طرح سلگ اٹھی تھیں۔ گہری خاموشی میں دروازے پر ہوتی آہٹ نے اسے ہوشیار کر دیا تھا مگر اس نے گھٹنوں سے سر نہیں اٹھایا تھا' عرش چند لمحوں تک اس کی جانب دیکھتا رہا۔ جان گیا تھا کہ وہ اس کی آمد سے بے خبر نہیں ہے مگر یقیناً وہ اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق جو کھانا اور دوائیں وہ لایا تھا وہ سب سائیڈ

itsurdu.blogspot.com

ٹیبل پر رکھ کر اس نے پھر بغور زنائشہ کو دیکھا اور اگلے لمحے بہت خاموشی سے اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔

"تم بے شک نفرت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھو مگر میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے دیکھو شاید میرے چہرے' میری آنکھوں سے تم ان تمام اذیتوں کو پڑھ سکو جو تمہارے بعد مقدر بنی رہیں' شاید ماضی کا کوئی اچھا لمحہ میرے چہرے کو دیکھ کر تمہیں یاد آ جائے یا شاید وہ تمام سنہری وقت یاد آ جائے جسے تم بھول چکی ہو اور مجھے بے موت مار گئی ہو۔" بھاری مدھم لہجے میں کہہ کر وہ چند لمحوں تک اس کے متوجہ ہونے کا منتظر رہا مگر پھر جانے کس بے اختیاری کیفیت میں اس نے دھیرے سے زنائشہ کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا' اس بات سے بے خبر کہ اس کے اس لمس نے ہی زنائشہ کی رگوں میں شرارے بھر دیئے ہیں' سرعت سے وہ اس کا ہاتھ اپنے سر سے دور جھٹکتی خونخوار نظروں سے اسے دیکھتی غصے کی شدت سے کچھ بول نہ سکی تھی۔

"ہاتھ جھٹکنے سے میرا حق ختم نہیں ہو جائے گا زنائشہ... یہ مضحکہ خیز حرکت دوبارہ مت کرنا' تم جتنی شدت سے مجھے دور ہو گی میں اس سے زیادہ شدت سے تمہاری طرف بڑھوں گا۔ دنیا کا کوئی قانون' کوئی طاقت مجھے اب تم سے دور نہیں کر سکتی' تم بھی نہیں۔" اس کی سرخ انگارہ آنکھوں میں دیکھتا وہ بھینچے لہجے میں بولا تھا۔

"تم بھی یاد رکھو کہ تم کسی طور بھی مجھے زیر ہونے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ بہتر یہی ہے کہ مجھ پر اپنی طاقت مت آزماؤ۔" وہ بھڑکتے لہجے میں بولی۔

"جو تمہارے قدموں میں روز اول سے ڈھیر ہے' جس کا دل' جس کا سر تمہارے سامنے ہمیشہ کے لیے جھک چکا ہے وہ تمہیں کیا زیر کرے گا زنائشہ' جو تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں چھونے تک کی ہمت نہیں کر سکتا' وہ کیا تم پر اپنی طاقت آزمائے گا۔"

"مجھے اپنی دوغلی باتوں میں مت الجھاؤ' اس چار دیواری میں مجھے قید کرنے کے باوجود تم یہ سب کہہ رہے ہو۔ شرم آنی چاہیے تمہیں زبردستی مجھے اپنی قید میں رکھ کر ایسے دعوے کرتے ہوئے۔" وہ اسی لہجے میں غرائی۔

"اس گھر کے مین گیٹ کے علاوہ کوئی دروازہ تمہارے لیے لاک نہیں ہے۔ میں نے اس گھر میں تمہیں قید کرنے کا خواب نہیں دیکھا تھا' ہمیشہ اپنے تصور میں' میں نے تمہیں یہاں استحقاق سے چلتے پھرتے دیکھا ہے۔ آج حقیقت میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم اس گھر کے ہر حصے کو دیکھو' محسوس کرو کہ یہاں کے سب در و دیوار کس شدت سے تمہارے

itsurdu.blogspot.com

منتظر رہے ہیں۔ یہ گھر تمہارا ہے اور تمہارا ہی رہے گا اس پر صرف تمہارا حق ہے' ایسا مت سوچو کہ تم یہاں قید ہو یا نظر بند ہو' جس حد تک بھی زبردستی پر میں مجبور ہوا ہوں اس پر میں واقعی شرمسار ہوں مگر اس کے مقصد پر نہیں۔ تم اس مقصد کو سمجھنے کی کوشش تو کرو' میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے اپنی صفائی میں کچھ کہنے کا بس ایک موقع دے دو۔''

''میرے پاس تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں بچا' ایک موقع بھی نہیں۔ تھوک چکی ہوں تم پر' میں اپنا دامن بچا کر رکھنا چاہتی ہوں ماضی کی سیاہیوں سے۔ تمہارے سیاہ چہرے سے' یہ میرا گھر نہیں' اس زمین پر قبر کے سوا میرا کوئی گھر کبھی نہیں ہو سکتا۔ میں یہ قبول کر چکی ہوں' مجھے اپنی سنہری باتوں میں الجھا کر دوبارہ کوئی دھوکہ دینے کا تمہارا ارمان بس ارمان ہی رہے گا۔ میں تمہاری طرح گری ہوئی نہیں ہوں' مجھے آزاد کرو اور جا کر اپنے ہی جیسی کوئی ڈھونڈو۔'' زہر خند انداز میں بولتی وہ عرش کو ضبط کی حدوں پر لے گئی تھی۔

''ایک بات ذہن نشین کر لو وہ یہ کہ میرے حصار' میری دسترس سے نکلنا تمہارے لیے ناممکن ہے اس چیز کو تم قید کا نام دو یا کوئی اور...'' وہ سرخ چہرے کے ساتھ شعلہ بار لہجے میں بولا۔ ''تم جس قدر چاہو مجھے برا بھلا کہو' میں سب سنوں گا' برداشت کروں گا مگر اس غلط فہمی سے نکل آؤ کہ میں تمہیں دامن چھڑانے دوں گا یا تم سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ تمہیں سننا ہوگا' محسوس کرنا ہوگا میرے کرب میں کراہتے لمحے کو' جس کا ثمر مجھے یہ ملنا تھا۔ تمہاری یہ نفرت' یہ ذلت جو میں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ رہا ہوں' تمہیں قائل ہونا پڑے گا۔ واپس لینا ہوگا اپنے ہر الزام کو' اپنی زندگی کے قیمتی ماہ و سال تمہارے لیے گنوا سکتا ہوں تو اپنے جذبوں کی بے قدری اور بے حرمتی کے لیے ساری زندگی تمہاری سانسوں پر بھی جبراً مسلط ہو سکتا ہوں اور اس کی ذمہ دار صرف تم ہو گی۔'' بپھرے لہجے میں اس کی آواز بند کرتا وہ سامنے سے اٹھ گیا تھا۔

''مجھ سے نفرت کرنے کے لیے بہت دم خم کی ضرورت ہے لہٰذا کھانا اور دوائیں کھانا مت بھولنا۔'' بات ختم کرتا وہ پھر رکا نہیں تیز قدموں سے باہر نکل گیا تھا۔ دوسری جانب زنائشہ سلگتی نظروں سے بند دروازے کو دیکھتی رہی تھی اور پھر تھکے تھکے انداز میں دوبارہ سر گھٹنوں پر رکھ لیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

''مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ مجھ پر یقین ہونے کے باوجود تم کیوں رو رو کر اپنا حال خراب کیے جا رہی ہو' تمہاری فکر

itsurdu.blogspot.com

پریشانی کو میں سمجھ سکتا ہوں اس لیے میں نے عرش تک پہنچنے میں دیر نہیں کی۔ بار بار کہہ رہا ہوں کہ زنائشہ محفوظ ہے وہاں، اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوگا پھر بھی تم ہمت ہارے بیٹھی ہو۔" زچ ہو کر زرکاش نے اسے ڈپٹا جو بار بار بہتے آنسو صاف کرتی بالکل خاموش تھی۔

"وہ عرش اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ میری تفصیلی بات ہوئی ہے عرش سے، بس یہ چاہتا ہے کہ جن حالات میں وہ زنائشہ سے دور رہا ہے ان حالات سے زنائشہ واقف ہو جائے۔ عرش سے راضی ہو کر تمام غلط فہمیوں سے نکل آئے ان دونوں کو ہمیں وقت دینا ہوگا دراج... جان بوجھ کر عرش نے زنائشہ کو کوئی دھوکا نہیں دیا۔ اس کی زندگی میں زنائشہ کی اہمیت ہے، وہ اپنے اور اس کے تعلق کے لیے پوزیسو ہے اسی وجہ سے ہر ممکن سب کچھ ٹھیک کرنے کی کوشش وہ کرے گا۔ ان دونوں کو اپنے معاملات خود طے کرنے دو، میں تو یہی چاہوں گا کہ زنائشہ مزید اپنا وقت برباد نہ کرے، عرش کو اس سے ہزار گنا زیادہ بہتر لڑکی مل سکتی ہے، اس کے لیے مشکل نہیں زنائشہ سے تعلق توڑنا مگر وہ ایسا نہیں کرے گا کیونکہ میں دیکھ چکا ہوں کہ وہ زنائشہ سے محبت کرتا ہے۔ بے حد حساس ہے وہ اس کے لیے، کیا تم نہیں چاہتیں کہ تمہاری دوست اپنے گھر میں آباد ہو کر مطمئن زندگی گزارے؟ کیا تم اسے ساری زندگی ہاسٹل میں، میرے اور اپنی سہارے دیکھنا چاہتی ہو... کیا یہ اس کے ساتھ ظلم نہیں ہوگا؟" زرکاش کے سوالوں پر وہ بس خاموش تھی۔ جانتی تھی کہ عرش نے بہت اچھی طرح زرکاش کو قائل کر لیا ہے لہٰذا اب کچھ کہنا بے کار ہے، زرکاش اب اس کی نہیں سنے گا۔ معاملہ فہم انسان ہے سو تمام معاملات کو سامنے رکھ کر آگے بڑھے گا۔

"عرش نے مجھ سے کہا ہے کہ وہ زنائشہ کو تم سے الگ نہیں کرنا چاہتا، میں نے بھی اسے خبردار کر دیا ہے کہ زنائشہ سے تمہارا رشتہ بھی کمزور نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ وہ تمہیں زنائشہ سے رابطہ کرنے دے اور اس نے میری بات مان لی۔ وہ رات تک کال کرے گا پھر تم خود زنائشہ سے بات کر کے تسلی کر لینا لیکن یہ یاد رکھنا کہ تمہیں اس سے عرش کے خلاف بھڑکانے والی کوئی بات نہیں کرنی ورنہ عرش کے سامنے مجھے شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔" زرکاش کے تاکیدی لہجے پر وہ پیشانی پر بل ڈالے بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"اب جاؤ اور زنائشہ کا ضروری سامان پیک کر کے لے آؤ، گیراج میں پہنچانا ہے اور تم بھی میرے ساتھ گھر چلو، عرش میرے ہی فون پر رابطہ کرے گا۔" زرکاش کے کہنے پر وہ جیسے جبراً اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ اس کے وزیٹنگ روم سے

itsurdu.blogspot.com

نکل جانے کے بعد زرکاش نے گہری سانس لے کر رسٹ واچ دیکھی' دراج کی خاموشی نے اسے تشویش میں مبتلا کر رکھا تھا کہ بہر حال یہ خاموشی بڑی غیر معمولی اور کسی طوفان کا پیش خیمہ ہی معلوم ہو رہی تھی اور زرکاش مسلسل اسے سمجھاتے ہوئے طوفان کو روکے رکھنے کی کوشش میں تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی یہ دیکھ کر کہ کھانا' دوائیں یہاں تک کہ پانی کا گلاس بھی جوں کا توں رکھا ہے' ایک گھونٹ بھی پانی پینا اس نے گوارا نہیں کیا جو خود بھی وہیں ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھی جیسا کہ عرش اسے چھوڑ کر گیا تھا۔ صبح نیم غشی میں ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق عرش نے وقفے وقفے سے اسے دوبارہ جوس پلایا تھا اور اب تو اسے غذا اور دواؤں کی اشد ضرورت تھی۔

تم نے اب تک کھانا کیوں نہیں کھایا؟ تمہیں یہ لگتا ہے کہ اس طرح بھوکا' پیاسا رہ کر تم مجھے کمزور کر سکتی ہو؟ ایسا کر کے تم مجھ سے زیادہ خود کو نقصان پہنچاؤ گی۔'' کچھ فاصلے پر کھڑا وہ سرد لہجے میں بولا۔

کیا ہی اچھا ہو کہ تمہاری حسرت پوری ہو جائے' میں یہاں سے نہیں جا سکتی مگر میرا جنازہ تو جا سکتا ہے یا پھر یہیں دفن کر کے مقبرہ بنوا دو گے میرا۔'' ایک جھٹکے سے سر اٹھاتی وہ غرائی۔

بار بار اس گھر کو جہنم مت کہو تم۔'' وہ بھڑک کر بلند آواز میں بولا۔''

میں ہر اس جگہ کو جہنم کہوں گی' جہاں تمہارا سایہ بھی پڑتا ہے ایک بار نہیں ہزار بار کہوں گی۔ تمہیں آگ لگتی ہے تو لگتی رہے' نہیں کھاؤں گی تمہارا دیا ہوا کھانا' تم سمیت اس گھر کی ہر چیز حرام ہے مجھ پر۔'' وہ پھولی سانسوں کے درمیان چیخی تھی کہ یک دم عرش درمیانی فاصلہ پلک جھپکتے ہی عبور کرتا اس کے مقابل پنجوں کے بل بیٹھتا اس کا چہرہ سختی سے اپنے ہاتھ کی گرفت میں جکڑ گیا تھا جبکہ زنائشہ کی سانس ہی نہیں دھڑکن بھی رک گئی تھی۔ اس کی آہنی انگلیوں کا شکنجہ زنائشہ کو اپنے جبڑوں میں اترتا محسوس ہو رہا تھا۔

تمہارے کہہ دینے سے حلال' حرام میں نہیں بدل سکتا۔'' عرش کا بھرا لہجہ آگ برساتا اس کے چہرے کو جھلسا گیا'' تھا۔ جبڑوں کو چٹخا دینے والی گرفت کی اذیت سے اس کی آنکھیں جل تھل ہو گئی تھیں' سختی سے لب بھینچے وہ اپنی کربناک چیخ کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔

itsurdu.blogspot.com

میں دوبارہ آؤں گا تب اگر تم نے کھانا کھانے سے انکار کیا تو یاد رکھو مجھے حد سے آگے بڑھنے میں دیر نہیں لگے گی۔"

میں تمہارے لیے جو کچھ بھی ہوں مگر یہ نہیں بھولنا کہ تم مجھ پر حلال ہو۔" اس کے سرد لہجے میں جو کچھ تھا وہ یخ بستہ سرد لہریں زنائشہ کے وجود میں دوڑا گیا تھا' دوسری جانب وہ ہلکے سے جھٹکے سے اس کا چہرہ آزاد کرتا سامنے سے اٹھ گیا تھا۔ زنائشہ سن بیٹھی نگاہ اٹھا کر بھی اس کی جانب نہیں دیکھ سکی تھی جو کھانے کی ٹرے اٹھائے کمرے سے نکل گیا تھا۔ بند دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے اذیت کا سمندر بہہ نکلا تھا۔ ہاتھوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے اس کی ہمت اور حوصلہ دونوں ہی ختم ہو کر رہ گئے تھے۔

کچن میں ٹیبل کے گرد کرسی کی پشت سے سر ٹکائے وہ آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا' اس کے اعصاب ہی نہیں چہرے کے تاثرات بھی تناؤ میں تھے' کنپٹیوں کی نسیں پھڑک رہی تھیں' جانے زیادہ غم و غصہ اسے زنائشہ کے کٹھور پن پر تھا یا اپنے جارحانہ سلوک پر' بار بار بند آنکھوں میں زنائشہ کا اذیت سے متغیر ہوتا چہرہ لہرا رہا تھا۔ تکلیف سے برستی آنکھوں کا درد چابک بن کر عرش کو اپنی پشت پر پڑتا محسوس ہو رہا تھا' وہ یہ کیا کر رہا تھا؟ وہ کیوں اپنی انا' اپنی ضد میں ایسی سفا کی' ایسے جبر کا ارتکاب کر رہا ہے جو اس کی فطرت میں ہی شامل نہیں۔ فطرت کے خلاف جا کر وہ زنائشہ پر ہی نہیں خود پر بھی ظلم توڑ رہا ہے۔ دل کے کسی گوشے سے ابھرتی ہیجان خیز آوازوں نے اس پر عجیب جنونی کیفیت طاری کی تھی۔ پانی کے گلاس کے گرد اس کی گرفت آخری حد تک جا پہنچی تھی' ایک چھناکے کی آواز کے ساتھ ٹوٹتے گلاس کی کرچیاں اس کی ہتھیلی اور انگلیوں میں اترتی چلی گئی تھیں۔ سپاٹ نظروں سے اپنے زخمی خون سے تر ہاتھ کو دیکھتے ہوئے اسے یک گونا سکون ملا تھا۔ یہی ہاتھ اسے اذیت پہنچانے کی وجہ بنا تھا جسے وہ کبھی کسی اذیت سے دوچار کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا' یہ سزا پھر بھی بہت کم تھی اس اذیت سے جو اذیت اس نے زنائشہ کی آنکھوں اور چہرے پر دیکھی تھی۔ اسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ اپنے حواس کھوتا جا رہا ہے' یہ سچ ہے کہ جس سے بے پناہ محبت ہو اسی کی نفرت اور حقارت برداشت کرنا بھی بے پناہ اذیت ناک ہوتا ہے۔ صبر اور برداشت کے سارے اسباق بھول گئے تھے' وہ تو چند گھنٹوں میں ہی ٹوٹ پھوٹ گیا تھا۔

ہاتھ کے زخموں کو صاف کرتا وہ اسی کشمکش میں تھا کہ آخر کس طرح زنائشہ کو کھانا اور ٹیبلٹس کھانے کے لیے راضی کرے' وہ جانتا تھا کہ زنائشہ ٹھیک نہیں ہے' عرش کو بس اب اس کی صحت کی فکر تھی۔ جس قسم کی صورت حال ہو چکی

itsurdu.blogspot.com

تھی اس میں زنائشہ کو کھانے کے لیے راضی کرنا بھی کسی معرکے سے کم نہ تھا۔ دستک کی آواز پر وہ اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹتی سرعت سے آنکھیں رگڑ کر خشک کر گئی تھی۔ اپنے آنسو عیاں کر کے وہ مزید خود کو بے بس اور لاچار ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی' دوبارہ وہ کھلے دروازے کی طرف متوجہ نہیں ہوئی تھی' اس کے جھکے سر کو دیکھتا وہ سائیڈ ٹیبل تک آیا تھا' گرم کھانے کی ٹرے وہاں رکھی اور پھر واپس اس کے سامنے آ رکا تھا۔

مجھے مارنے کے لیے ایک تمہاری نفرت ہی کافی تھی مزید کسی حربے کے طور پر تمہیں خود کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں۔'' گمبھیر آواز پر زنائشہ نے کن انکھیوں سے دیکھا وہ اس کے سامنے سے ہٹتا بیڈ کے کنارے بیٹھ رہا تھا۔

میں نہیں جانتا تھا کہ محبت میں کبھی جبر کرنا بھی مجبوری بن جاتا ہے اگر یہ واقعی سچ ہے تو بھی میری فطرت کے خلاف ہے' میں اس سے زیادہ کسی سختی کا مظاہرہ کر بھی نہیں سکتا جس حد تک کر چکا ہوں اس کے لیے مجھے معاف کر دینا۔ میں تم سے التجا تو کر سکتا ہوں مگر جبر نہیں' یہ میرے بس کا کام نہیں ہے۔'' اس کی ندامت سے چور مدھم آواز پر زنائشہ اس کی جانب دیکھے بغیر نہ رہ سکی تھی جبکہ اسے اس طرح خاموشی سے یک ٹک اپنی طرف دیکھتا پا کر عرش کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ اس کے زرد چہرے اور بکھری حالت پر عرش کا دل چاہا تھا کہ اسے سب سے چھپا کر بہت دور کسی اور دنیا میں چلا جائے۔

تم اپنی دوست سے بات کرنا چاہو گی؟'' عرش کے اس اچانک سوال پر وہ جو سر جھکا چکی تھی بری طرح چونک کر دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

دراج سے؟'' شدید بے یقینی سے وہ سوال کر گئی جواباً اثبات میں سر ہلاتا عرش اس کی آنکھوں میں پھیلی بے یقینی کو بھانپ گیا تھا۔

''اس کا کزن زرکاش آیا تھا تمہارے سلسلے میں مجھ سے بات کرنے۔''

وہ خود آئے تھے؟'' زنائشہ بے اختیار پوچھ بیٹھی جبکہ عرش کے چہرے کے تاثرات کچھ بدلے تھے۔''

ہاں' وہ خود آئے تھے' تمہاری دوست سے زیادہ شاید اسے فکر ہے تمہاری۔'' عرش کے عجیب سے چبھتے لہجے پر وہ سناٹے میں گھرتی منہ پھیر گئی تھی کہ یک دم دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے' اس شخص کی جرأت کی وجہ سے زرکاش کی نظروں میں بھی اس کی عزت کی دھجیاں آج اڑ گئیں۔ سارے پردے اٹھ گئے' جانے زرکاش کیا سوچ رہا

itsurdu.blogspot.com

ہو گا اس کے بارے میں' ایک بار پھر اسے عرش سے شدید نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔

میں نے زرکاش کو زبان دی ہے' پھروں گا نہیں ورنہ تمہاری دوست اس قابل نہیں کہ ... '' تلخ ہوتے لہجے کے ساتھ '' وہ بات ادھوری چھوڑ گیا۔

'' تمہیں ابھی اپنی دوست سے بات کرنی ہے تو پہلے ہاتھ منہ دھو کر کھانا اور ٹیبلٹس کھاؤ۔ ''

کیا تم واقعی ابھی درراج سے میری بات کرواؤ گے؟ '' مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ اب بھی بے یقین سی '' تھی۔

ہاں لیکن پہلے جو کہا ہے وہ کرو۔ '' وہ سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھتا بولا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھتا بیڈ کے دوسری جانب '' گلاس ونڈو کے پاس جا کھڑا ہوا۔ چند لمحوں تک زنائشہ کچھ سوچتی رہی مگر پھر اپنی نقاہت پر قابو پاتی اٹھ کر واش روم کے دروازے کی طرف بڑھتی تھی۔ ٹھنڈے پانی کے کئی چھینٹے آنکھوں پر مارنے کے باوجود نہ آنکھوں کی جلن کم ہوئی تھی نہ دل کی۔ بے سائبان اور بنا کسی مضبوط ڈھال کے سانس لیتی عورت کو جلتی' بھڑکتی آگ کے درمیان ہی جانے کیوں زندگی کو گزارنا پڑتا ہے۔

تلخ حقیقت کے ادراک سے دل مزید نڈھال اور بوجھل ہو گیا تھا' بھیگے چہرے کو آئینہ میں دیکھتے ایک بار پھر اس نے اپنے شانوں کے گرد لپٹی گرم شال پر غور کیا تھا' شال جس خوشبو میں بھیگی تھی اس سے اندازہ ہو چکا تھا کہ یہ کس کی ہو سکتی ہے مگر اپنی نفرت اور کراہیت میں وہ اس شال کو اپنے وجود سے الگ کر کے بے پردگی کی مرتکب بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ واپس کمرے میں آئی تب عرش ہنوز گلاس ونڈو کے پاس کھڑا باہر ہی متوجہ رہا تھا' زنائشہ کی سمت دیکھنے کی اس نے کوشش نہیں کی تھی شاید وہ یہ چاہتا تھا کہ زنائشہ بنا کسی حیل وحجت کے کھانا کھا لے۔ ویسے بھی بیڈ کے کنارے بیٹھی زنائشہ کی پشت اس کی جانب تھی لیکن وہ یہ دیکھ سکتا تھا کہ زنائشہ کھانا کھا رہی ہے' عرش نے جہاں سکون کی سانس لی وہیں دل میں ان دونوں شخصیات کے لیے اس کے دل میں رقابت کا جذبہ بھی سر اٹھا رہا تھا۔

اندازہ ہو رہا تھا کہ زرکاش اور درراج کی کیا اہمیت اور درجہ ہے زنائشہ کے دل میں کہ جو بات منوانا عرش کے لیے ناممکن ہو رہا تھا وہ ان دونوں شخصیات کے نام لیتے ہی زنائشہ نے ممکن کر دیا تھا۔ ٹیبلٹس کھا کر اس نے نیم گرم دودھ کا آخری گھونٹ بھی حلق سے اتارا تھا۔ اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا' فون پر بات کرتا وہ عقب سے اس کے سامنے آ گیا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

زنائشہ کے لیے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ زرکاش سے بات کر رہا ہے بہر حال چند منٹ کے بعد اس نے خاموشی سے زنائشہ کی سمت فون بڑھایا' فون لیتے ہوئے زنائشہ نے براہ راست اسے دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی جو فوراً ہی سامنے سے ہٹتا واپس ونڈو کی طرف چلا گیا تھا۔

زنائشہ... کیسی ہو تم' بچ بتانا اس سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔" بے تابی سے بولتی دراج کی آواز سنتے ہی اس" کا دل بھرنے لگا مگر اسے ضبط کرنا تھا۔

میں ٹھیک ہوں اور کیا کہوں۔" زنائشہ کی آواز بھرا گئی تھی۔"

کیا وہ ہماری گفتگو سن رہا ہے؟" دراج نے احتیاطاً پوچھا۔"

"نہیں۔"

"کیا وہ قریب ہی کہیں ہے؟"

ہاں مگر فاصلے پر ہے' تم بولتی رہو۔" زنائشہ نے کہا۔"

بڑی مشکل سے زرکاش نے مجھے تنہائی میں تم سے بات کرنے کی اجازت دی ہے' ان کو وہ شخص بہت ہوشیاری سے" کنوینس کر چکا ہے۔ زرکاش کو یہ خدشہ ہے کہ میں تمہیں اس کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کروں گی' تم ہی بتاؤ جس قسم کے کرتوت اس کے سامنے آ رہے ہیں اس کے بعد مجھے تم کو اس کے خلاف کرنے کی ضرورت نہیں وہ اپنے ہاتھوں سے بہت پہلے ہی اپنی اصلیت ظاہر کر کے یہ کام کر چکا ہے۔ اس نے بہت عیاری سے زبردستی مجھے راستے میں ہی اپنی گاڑی سے اترنے پر مجبور کر دیا ورنہ میں کبھی تمہیں اس کے آسرے پر نہ چھوڑتی۔ بس ایک غلطی ہو گئی مجھ سے کہ جذبات میں بہہ کر بے موقع اس سے بھڑ گئی اور اس نے اسی موقع کا فائدہ اٹھایا مگر میرا نام بھی دراج ہے اس کے چودہ طبق روشن کر کے ہی دم لوں گی مگر تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا۔ تم پہلے یہ بتاؤ کہ تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ تمہاری آواز سے لگ رہا ہے کہ تم ٹھیک نہیں ہو اس نے تمہارے ساتھ کسی قسم کی زبردستی یا تشدد تو نہیں کیا؟"

نہیں' بس اس نے مجھے زبردستی یہاں روکا ہوا ہے' یہ اس کا گھر ہے۔ میں ٹھیک تب ہی ہو سکتی ہوں جب تک اس قید" سے مجھے رہائی نہیں مل جاتی۔" وہ مدھم کمزور لہجے میں بولی۔

تم فکر مت کرو' اس سے زیادہ زبردستی وہ کر بھی نہیں سکتا ورنہ زرکاش چھوڑیں گے نہیں اسے' وہ اچھی طرح"

itsurdu.blogspot.com

تمہارے معاملے میں اسے خبردار کر چکے ہیں اور اس سے رابطہ میں ہیں لیکن یہ سب مسئلہ کا حل نہیں' اس شخص سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہم دونوں کو ہی کچھ کرنا ہوگا۔''

میں ایک کمرے تک محدود ہوں دراج... تم بتاؤ میں کیا کر سکتی ہوں؟'' وہ بہت ہلکی آواز میں بول رہی تھی۔ ''

سب سے پہلے تو اپنی سیکیورٹی کا پورا دھیان رکھو' یہ کام صرف تم ہی کر سکتی ہو۔ دوسری بات یہ کہ کسی بھی صورت میں خود کو اس کے سامنے کمزور ظاہر کر کے پسپائی اختیار مت کرنا ورنہ میں کچھ نہیں کر سکوں گی۔ تیسری بات یہ کہ جلد از جلد اپنی طبیعت ٹھیک کرو' تم لاوارث نہیں ہو میں اور زرکاش ہیں تمہارے ساتھ۔ ہمت سے کام لو' عقل کو استعمال کرو' تمہیں فوری طور پر اس قید سے نکلنا ہوگا۔''

مگر کیسے؟'' زنائشہ کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی۔ ''

عقل کے ساتھ آنکھیں بھی استعمال کرو' کوئی نہ کوئی راستہ مل ہی جائے گا۔ ایک بار تم وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئیں تو پھر میں اور زرکاش مل کر سب سنبھال لیں گے۔ یہ بتاؤ تمہیں کچھ آئیڈیا ہے کہ اس کا گھر شہر کے کس حصے میں موجود ہے؟''

''مجھے کچھ خبر نہیں دراج.. مجھے تو ہوش ہی اس کمرے میں آیا ہے' جہاں میں ابھی ہوں۔''

''کیا اس کمرے میں تم قید ہو؟''

نہیں' دروازہ لاک نہیں ہے مگر میں کیا کروں گی کمرے سے نکل کر' گھر سے باہر نکلنے کا گیٹ تو اس نے لاک کیا ہوا ہے' وہ بتا چکا ہے مجھے۔'' مدھم آواز میں بولتے ہوئے زنائشہ نے چور نظروں سے عرش کو دیکھا جو ونڈو کے پاس جانے باہر کس طرف متوجہ تھا۔

یہ بھی تمہارے حق میں بہتر ہے کوئی کھڑکی' بالکنی میسر نہیں تو کیا گیٹ اور دیوار پھلانگنا بھی ممکن نہیں؟ بے وقوف کمرے سے باہر نکل کر پہلے جائزہ تو لو۔ تم جانتی ہو کہ وہاں سے تمہیں جلد از جلد فرار ہونا ہے۔'' دھیمی آواز میں دراج نے گھرکتے ہوئے کہا۔

میں بھی کہاں رکنے والی ہوں لیکن دراج اگر میں کوشش کے باوجود فرار ہونے میں ناکام رہی تو؟'' زنائشہ کا دل ہی نہیں آواز بھی ڈوب گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

تو بھی تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں' اپنا اعتماد اور حوصلہ گنوانا مت جب تک میں موجود ہوں تمہاری زندگی میں کچھ غلط نہیں ہوگا اب۔ یہ تمہاری زندگی ہے اسے اپنی مرضی سے گزارنے کا تمہیں پورا حق حاصل ہے۔ میں تم تک پہنچ کر ہی دم لوں گی اس کام کے لیے میں زرکاش کی بھی محتاج نہیں' ابھی اس لیے ضبط کر رہی ہوں کہ تم اپنی مرضی سے واپس آؤ گی تو زرکاش مکمل تمہارا ساتھ دیں گے۔ دوبارہ زبردستی تمہیں اس شخص کی قید میں نہیں جانا پڑے گا' معاملہ ہمارے حق میں ہوگا۔"

"ہاں' تم ٹھیک کہہ رہی ہو' مجھے ہی پہلا قدم اٹھانا پڑے گا۔"

"بس اسی عزم کے ساتھ کوئی راستہ تلاش کرو' ہزاروں مل جائیں گے اور سنو اس نے زرکاش سے کہہ کر ہاسٹل سے تمہارا سامان منگوالیا ہے۔" دراج کی اطلاع نے اسے دنگ کر دیا تھا۔

"مگر مجھے تو میرا کوئی سامان نہیں ملا اور زرکاش بھائی نے اس کی بات مانی ہی کیوں؟"

"اس کی بات ماننے کے لیے زرکاش کے پاس یہی وجہ کافی ہے کہ تم اس کی بیوی ہو' میں بھی انکار نہیں کر سکتی تھی لیکن ایک طرح سے مجھے تم سے رابطہ رکھنے کا بہانہ بھی مل رہا تھا سو کوئی بحث نہیں کی۔ تمہارے بیگ میں' میں نے تمہارا سیل فون چھپا کر رکھا ہے' وہ تمہارا بیگ آج یا کل تمہارے حوالے ہی کرے گا۔ بہت احتیاط سے اور اس کی نظروں سے چھپا کر رکھنا ہے تمہیں سیل فون۔"

"تم بے فکر رہو' اسے معلوم نہیں ہوگا دراج' تم نہیں جانتیں کہ تم سے بات کر کے مجھے کتنی ڈھارس ملی ہے' ایسا لگ رہا ہے تم نے دوبارہ مجھے زندہ کر دیا ہے۔ پتا نہیں میری کون سی نیکی کا صلہ ہو تم' تمہارے احسانات کے بدلے میں کیا دے سکوں گی تمہیں۔"

"مت کرو ایسی باتیں زنائشہ' تم صرف میری دوست نہیں بہن بھی ہو' چوٹ تمہیں لگے گی تو درد مجھے بھی ہوگا۔"

"کمرے کی دیواریں کاٹ کھانے کا دوڑ رہی ہیں' جی چاہ رہا ہے بس روتی رہوں۔ میری حالت دیکھ کر زرکاش گھر لے آئے ہیں' اب ان کے سامنے رو بھی نہیں سکتی۔" دراج نم لہجے میں بولی۔

"مجھے سمجھا رہی ہو خود بھی تو مضبوط رہو' مت رو میں کل ہی نکلنے کی کوشش کرتی ہوں۔" زنائشہ نے رندھے لہجے میں کہا۔

itsurdu.blogspot.com

"دیکھو' جلد بازی میں کام نہ کرنا' دن کی روشنی میں کوشش کرنا' نکلنے سے پہلے مجھ سے بات کرنا۔ میں رابطے میں رہوں گی اور جب تک اس گھر میں ہو دروازہ اندر سے لاک رکھنا' سمجھ رہی ہو ناں۔" دراج نے مزید کچھ ضروری ہدایتیں دیں اور پھر نا چاہتے ہوئے بھی دونوں کو رابطہ ختم کرنا پڑا تھا۔ ونڈو کے گلاس بند کرتا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا جو سیل فون اپنے سے دور بیڈ پر رکھ چکی تھی' گہری سانس لیتا وہ اس کی طرف آیا جو سر جھکائے ساکت بیٹھی تھی۔ فون اٹھاتے ہوئے عرش نے بغور اس کی بھیگی پلکوں کو دیکھا۔

"تمہاری دوست کے خیالات میرے بارے میں جو بھی ہوں مگر تمہاری وجہ سے مجھے اس کی عزت کرنی پڑے گی' تم اگر اسی طرح کھانا اور دوا ئیں وقت پر کھاؤ گی تو میں وعدہ کرتا ہوں روز تم اپنی دوست سے بات کر سکو گی۔" وہ نرم لہجے میں بولا۔

"اس مہربانی کی ضرورت اب نہیں ہو گی۔" سوچتے ہوئے زنائشہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"اب تم آرام کرو' یہ تمہارا گھر ہے یہاں تمہیں کسی سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے' مجھ سے بھی نہیں۔" ایک پل کو رک کر عرش نے اسے دیکھا جو نظر اٹھا کر اسے دیکھنا تو دور کی بات اب اس کی آواز بھی نہیں سننا چاہتی تھی۔

"اپنے اطمینان کے لیے تم دروازہ اندر سے لاک کر سکتی ہو اور ہاں' تمہیں بتانا تھا کہ ہاسٹل سے تمہارا سامان آگیا ہے۔ کل تم اپنی دوست سے بات کرو گی تو اسے بتا دینا کہ بیگ میں سے سیل فون میں نکال چکا ہوں' وہ میرے پاس امانت کے طور پر محفوظ رہے گا۔" بات ختم کرتا وہ دروازے کی سمت بڑھ گیا جبکہ اس کی پشت گھورتی زنائشہ سلگ اٹھی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

سحر کچھ چونک کر دوبارہ شہرام کی طرف متوجہ ہوئیں اور پھر ان کی نظروں کے تعاقب میں اسٹیئرز کی سمت دیکھا' دور سے سحر کو اندازہ نہیں ہوا تھا کہ نیچے جاتی وہ لڑکی کون ہے یا یہ کہ وہ کس کے ہمراہ ہے۔ درمیان میں فاصلہ نہ ہوتا تو بھی ان کو معلوم نہ ہوتا کہ یہاں کے رہائشیوں سے وہ تقریباً انجان ہی تھیں۔

"کیا ہوا... کون ہے وہ؟" شہرام کو دیکھتی وہ پوچھ رہی تھیں۔

"کچھ نہیں' وہ زرکاش تھا اپنی کزن کے ساتھ۔" جواب دے کر وہ سحر سے حمنہ کو لیتے آگے بڑھ گئے۔

"یہ زرکاش کی وہی کزن ہے جو اکثر یہاں نظر آتی ہے؟" شہرام کے پیچھے ہی لاؤنج میں آتیں وہ پوچھ رہی تھیں۔

itsurdu.blogspot.com

"ہاں۔" بچی کی طرف متوجہ وہ مختصر جواب دے سکے تھے۔

"ایک بات تو بتائیں' زرکاش کے بارے میں آپ نے یہی بتایا تھا کہ اس کے گھر والے یہاں نہیں رہتے' یہاں صرف وہ خود آتا جاتا ہے۔"

"ہاں' زرکاش نے تو یہی بتایا تھا۔" شہرام بولے۔

"اس نے کافی وقت ملک سے باہر گزارا ہے' الگ تھلگ رہنے کی عادت ہے ویک اینڈ یہیں اپارٹمنٹ میں گزارتا ہے۔"

"اس کے باقی گھر والے اسی شہر میں ہیں؟" سحر نے مزید سوال کیا۔

"اس کے گھر والے بھی اسی شہر میں ہیں' اب کہاں رہتے ہیں' یہ مجھے پتا نہیں اتنی پرسنل گفتگو اس سے میری کبھی نہیں ہوئی ویسے میں جانتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہی ہو۔"

"سوچنے کی ہی بات ہے یہ' یہاں اپارٹمنٹ اگر زرکاش نے اپنی پرائیویسی کے لیے رکھا ہے تو اس کی کزن یہاں کس لیے آتی ہے؟ میرا تو کبھی ان دونوں سے آمنا سامنا نہیں ہوا مگر آپ ہی بتا رہے تھے کہ پچھلے ویک اینڈ پر بھی دونوں ساتھ یہاں سے جا رہے تھے جب زرکاش کے گھر والے اسی شہر میں موجود ہیں تو اس کی کزن کو کیا ضرورت ہے' تنہائی میں اس سے ملنے کی' وہ زرکاش کے گھر جا کر بھی تو سب کے درمیان اس سے ملاقات کر سکتی ہے۔ یہ کوئی اچھی بات تو نہیں' کزن ہے محرم تو نہیں جو اس طرح یہاں آتی' جاتی ہے۔ مجھے تو یہ کوئی اور ہی معاملہ لگ رہا ہے' آپ یہ سب دیکھتے ہوئے بھی زرکاش کی اتنی تعریف کرتے ہیں۔" سحر حیرت و تعجب سے بولی۔

"اب اس بارے میں' میں کیا کہہ سکتا ہوں' زرکاش قابل تعریف بندہ ہے تو اس کی تعریف کرتا ہوں مگر بہر حال اس کی کزن کا یہاں آنا جانا اس کے امیج کو خراب کرتا ہے' اسے یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اب فارن میں نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں کی طرز زندگی کا عادی ہو اور یہاں بھی وہی سلسلہ جاری ہو پر کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بڑے لوگوں کے اپنے ہی مزاج ہوتے ہیں' کوئی اور معاملہ بھی ہو سکتا ہے' ہم کسی کے کردار پر انگلی نہیں اٹھا سکتے' وہ بہت مہذب انسان ہے' بڑی متاثر کن شخصیت ہے اس کی۔ ذرا بھی گھمنڈ نہیں اس میں' جو شک تمہیں ہو رہا ہے' وہ مجھے بھی ہے مگر مجھے امید ہے کہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوگا۔"

itsurdu.blogspot.com

شہرام... جب اس کے اپارٹمنٹ میں ایک تنہا لڑکی کا آنا ہو سکتا ہے پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے' کسی کا بھروسہ نہیں کیا" جا سکتا یہ دور ہی ایسا ہے۔ پتا نہیں وہ لڑکی اس کی کزن ہے بھی یا نہیں' یونہی دنیا کی نظر میں ایک رشتہ باندھ رکھا ہو' ایسے لوگوں سے میل ملاپ رکھتے ہوئے آپ کو احتیاط سے کام لینا چاہیے۔" سحر کچھ تشویش سے بولی تھیں۔

امام کہاں ہے؟ شقران سے پوچھنا تھا کہیں شوروم سے بھی رفو چکر نہ ہو گیا ہو؟" شہرام موضوع بدلنے کے لیے بات" بدل گئے تھے۔

کہیں رفو چکر نہیں ہوا وہ' شقران کی کال آئی تھی' وہ دونوں شوروم سے کچھ دوستوں کے ساتھ باہر کھانے پر گئے ہیں" آ جائیں گے کچھ دیر میں ویسے آپ کے سمجھانے کا امام پر بڑا اثر ہوا ہے حالانکہ سمجھانے سے زیادہ آپ نے اس کی اچھی خاصی بے عزتی کی تھی۔" سحر نے ناراضگی سے جتایا۔

اپنی بے عزتی کے انتظامات وہ خود کرواتا ہے' اتنا ہی برا لگتا ہے تو خود سمجھا لیا کرو' بگاڑا بھی تم نے ہے اسے' چھوٹا ہے" نادان ہے' یہی کہہ کہہ کر سر پر چڑھا لیا ہے اسے۔" شہرام ناگواری سے بولے۔

"آپ کی بات تو سمجھ رہا ہے' صبح کہنے کی ضرورت بھی نہیں پڑی خود تیار ہو کر شوروم پہنچ گیا تھا۔"

جس نے اپنے باپ کی کبھی نہیں سمجھی وہ میری بات کیا سمجھے گا۔ چار دن کا ابال ہے پھر وہی وقت برباد کرتا نظر آئے" گا۔ شقران اور عرش تقریباً اس کے ہم عمر ہی ہیں' ان کی محبت کو دیکھتے ہوئے بھی کوئی سبق حاصل نہیں کیا تمہارے "بھائی نے۔

"اس کے مزاج میں بھی ٹھہراؤ آ جائے گا۔"

ایک بار اور تم اپنی زبان میں اسے سمجھا دینا' شقران کو اپنی جاب کو بھی وقت دینا ہوتا ہے۔ امام شوروم کی کچھ ذمہ داری" سنبھالے گا تو اس کا بوجھ کچھ کم ہو گا اور امام بھی ذمہ داری اٹھانے کا عادی ہو گا۔" شہرام قدرے ناگواری سے بولے اور پھر کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہے تھے اس لیے سحر کو خاموش ہونا پڑا۔

سچ برداشت کرنا سیکھو' واویلا مچانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔" شہرام کے خشمگین لہجے پر وہ ناگوار نظروں سے" انہیں دیکھتی رہ گئی تھیں۔

itsurdu.blogspot.com
www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

زنائشہ کے ذہن پر پوری طرح دراج کا قبضہ تھا اس نے ان چند سالوں میں اسے عرش سے اس قدر بدظن کر دیا تھا کہ اب زنائشہ کی محبت کہیں جاسوئی اور اسے صرف عرش اپنا قصوروار نظر آنے لگا تھا' جس نے صرف چھوٹی محبت کا خول چڑھا کر اسے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی' یہ زنائشہ کی سوچ تھی اس وقت بھی وہ مستقل وال کلاک کی سمت دیکھ رہی تھی' وقت چیونٹی کی رفتار سے آگے بڑھ رہا تھا جبکہ وہ چاہتی تھی کہ ذرا جلدی رات گہری ہو' عرش نیند میں غافل ہو اور وہ اطمینان سے گھر کا جائزہ لے سکے۔ اسے امید تھی کہ کہیں نہ کہیں سے باہر نکلنے کا راستہ مل ہی جائے گا بس وہ راستہ مل جائے پھر یقیناً وہ یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ رات کے دو بج رہے تھے جب وہ دھیرے سے بیڈ سے اٹھی اور دبے قدموں دروازے کے قریب آ کر اس نے ذرا باہر جھانکا۔ سامنے پھیلے ہال پر نگاہ دوڑاتے ہوئے اس کی آنکھیں دائیں جانب نیچے جاتی سیڑھیوں کے اسٹیپ پر ہی بیٹھے عرش پر جا ٹھہری تھیں وہ اپنے فون کی طرف متوجہ تھا۔ سرعت سے وہ دروازہ بند کر گئی تھی' چند لمحوں تک وہ کمرے کے وسط میں رکی غائب دماغی سے گلاس ونڈو پر گرے بھاری پردوں کو دیکھتی رہی تھی۔ جائزہ لینے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ گلاس سرکاتے ہوئے اسے مایوسی ہی ہوئی تھی' آہنی گرل نے پوری ونڈو کو کور کر رکھا تھا' باہر اس نے غور سے ہر سمت دیکھا۔ یہ گھر کا عقبی حصہ تھا' وہاں کوئی لائٹ آن نہیں تھی مگر آسمان پر چاند کی روشنی میں ہر منظر واضح تھا۔ دیواروں کے ساتھ پھول پودوں سے بھری کیاریاں تھیں' دیواروں کی اونچائی دیکھ کر ہی وہ ان کو پھلانگنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی جبکہ دیواروں کے اوپر خاردار تاروں کی باڑھ بھی موجود تھی۔ عقبی حصے میں اسے باہر کھلنے والا کوئی گیٹ نظر نہیں آ رہا تھا' شش و پنج میں ڈوبی وہ کچھ دیر تک چاند کی روشنی میں سرخ اینٹوں کے نکھرے اجلے فرش پر نگاہ دوڑاتی رہی اور پھر گلاس بند کر کے پردے برابر کر دیئے' تکیے پر سر رکھے وہ ایک بار پھر وال کلاک پر نظریں جما چکی تھی۔ گزرتے وقت سے زیادہ اسے اب عرش کے سیڑھیوں سے ہٹ جانے کا انتظار تھا۔ تین بج رہے تھے اور وہ سوچ رہی تھی کہ مزید ٹھہرے یا دروازے کے پاس جا کر باہر کا جائزہ لے مگر ہوا یہ کہ دوائوں کے زیر اثر وہ کب گہری نیند میں اتر گئی اسے خود خبر نہ ہو سکی۔

اچانک آنکھ کھلنے کی وجہ جانے کیا تھی تب ہی ایک بار پھر گڑگڑاہٹوں پر وہ ایک دم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔ دماغ ماؤف تھا' ایک پل کو تو کچھ سمجھ نہیں آیا مگر پھر گھن گرج کے ساتھ ٹکراتے بادلوں پر اس کا دل اچھل کر حلق میں آنے لگا تھا۔

وال کلاک میں اس وقت بھی تین بج رہے تھے' اسے یاد آیا تھا کہ نیند میں ڈوبنے سے پہلے بھی اس نے وال کلاک میں

itsurdu.blogspot.com

یہی وقت دیکھا تھا۔ تیزی سے وہ گلاس ونڈو کی جانب گئی۔ باہر دھواں دھار بارش ہو رہی تھی مگر اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ یہ دن کا وقت ہے۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنی غفلت کی نیند کیسے سو گئی کہ دن نکل آیا۔ موسم کے تیور بگڑ گئے اور اسے خبر نہ ہوئی۔ اب اس کے پاس پچھتانے کا وقت تھا نہ تاسف سے ہاتھ ملنے کا' دوراج اس کا انتظار کر رہی ہو گی اسے ہر صورت اب یہاں سے نکلنا تھا۔ بے آواز قدموں سے دھیرے دھیرے سیڑھیوں کے اسٹیپس اترتے ہوئے اس کی نگاہیں گلاس وال کے قریب کھڑے عرش کی پشت پر جمی تھیں۔ دل کی بھڑکتی آگ کی چنگاریاں اس کی آنکھوں میں اتر آئی تھیں' وہ زنائشہ کو ایسا سانپ دکھائی دے رہا تھا جو کنڈلی مارے اس کی پہرہ داری پر تھا۔ اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جانے کا تہیہ کر چکی تھی۔

دوسری جانب جل تھل منظر دیکھتے عرش کی آنکھوں میں وہی برستی بارش کی سحر انگیز رات اتری ہوئی تھی جس میں اس نے ایک خاموش اقرار زنائشہ سے کیا تھا اور جس کی تاب بھی وہ نہ لا سکی تھی۔ جانے کتنے حسین لمحے حالات کی گردش میں دھندلا گئے تھے مگر وہ رات تو ساری زندگی پر محیط ہو گئی تھی۔ سرسبز لہلہاتے' بارش میں بھیگتے لان کے چھوٹے سے خطے کو دیکھتے ہوئے عرش کا دل چاہا تھا کہ وہ زنائشہ کو بھی یہ سب دیکھنے کے لیے ساتھ لائے شاید بارش سے وابستہ وہ حسین لمحات اس کی یادداشت میں بھی تازہ ہو جائیں۔ ان لمحوں کی زد میں وہ بھی تو رہی ہو گی مگر وہ بس یہ سوچ کر ہی رہ گیا' گہری سانس لیتے ہوئے اسے ایک بار پھر زنائشہ کی طویل نیند نے تشویش میں مبتلا کر دیا تھا' وہ سوچ رہا تھا کہ ایک بار پھر جا کر زنائشہ کے روم ڈور پر دستک دے مگر پھر ڈاکٹر کی ہدایت کا سوچ کر وہیں کھڑا رہا تھا۔ دبے قدموں نیچے آتی زنائشہ کی نگاہ دائیں جانب کارنس پر رکھے شیشے کے گلدان پر تھیں جو خالی تھا اور صرف آرائش کے لیے وہاں رکھا ہوا تھا مگر زنائشہ کی نظر میں وہ ایک بہترین ہتھیار تھا۔ درمیانی سائز کے بھاری گلدان کو مضبوطی سے تھامے وہ عرش سے دو قدم کی دوری پر رکتی خود کو بھی مضبوط کر رہی تھی کہ تب ہی اس نے عرش کو چونک کر پلٹتے دیکھا اس سے پہلے کہ وہ ہوشیار ہوتا پوری قوت سے وہ وار کر گئی تھی۔ اس حملے کے لیے وہ یقیناً تیار نہیں تھا' ایک کراہ کے ساتھ وہ پیشانی پر ہاتھ رکھے گلاس وال سے ٹکرایا تھا۔ جوش اور جنون میں زنائشہ نے ایک اور وار کرنا چاہا مگر اس کے بل بل بہتے خون میں تر ہوتے چہرے اور ہاتھ کو دیکھتے ہی دماغ چکرا گیا تھا۔ ساکت نظروں سے وہ اسے دیکھتی رہی تھی جو بہتے خون کو روکنے کی کوشش کرتا ابھی تک شاید حقیقت کو قبول نہیں کر پا رہا تھا مگر زنائشہ کو جیسے ہوش آیا تھا' گلدان وہیں پھینکتی وہ اندھا

itsurdu.blogspot.com

دھند بیرونی دروازے کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ عرش نے اسے برآمدہ عبور کرتے دیکھ لیا تھا کہ گرل لاک نہیں ہیں' وہ جس حد تک کھلی ہوئی تھیں ان کے درمیان سے نکلنے میں زنائشہ کو زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔

تیز برستی بارش میں وہ ڈر کے بغیر آہنی گیٹ تک پلک جھپکتے ہی جا پہنچی' عجلت میں اس نے گیٹ کا لاک ہٹانا چاہا تھا' یک دم آہنی گیٹ میں دوڑتی برقی رو اسے شدید قسم کا جھٹکا دیتی دور دھکیل گئی تھی۔ فلک شگاف چیخ اس کے حلق سے برآمد ہوئی تھی اور اگلے ہی پل پختہ فرش سے اس کا سر جا ٹکرایا تھا اس کے قدم اکھیڑنے اور حواس گم کرنے کے لیے یہ معمولی نوعیت کا کرنٹ کافی تھا۔ دوسری جانب اس کے تعاقب میں آتے عرش کے اوسان بھی یہ صورت حال دیکھ کر خطا ہو گئے تھے۔ زنائشہ کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو چکی تھی۔ حواسوں نے کام کرنا شروع کیا۔ اس نے وحشت زدہ نظروں سے قریب جھکے عرش کو دیکھا' اس کا چہرہ اس کی شرٹ خون سے تربتر تھی۔ کوئی اور صورت حال ہوتی تو زنائشہ اپنی تکلیف بھول جاتی مگر اس وقت تو وہ شعلوں میں گھری تھی' اگلے ہی پل جھپٹ کر اس کا گریبان ہاتھوں میں دبوچ لیا تھا۔

کیوں سانپ کی طرح ڈسے جا رہے ہو تم' اب اور کتنا' کہاں تک برباد کرنا چاہتے ہو؟ تمہاری نحوست نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔ میری ماں' میرا بھائی' میرا سکون' میری خوشیاں... سب کچھ تو نگل چکے ہو تم۔ در بدر کر دیا تم نے مجھے' کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا' بتاؤ مجھے؟'' بہتے آنسوؤں کے ساتھ اس کا گریبان جھنجھوڑتی وہ حلق کے بل چیخ رہی تھی۔

عذاب ہو تم میرے لیے اس گناہ کا جو میں نے کیا ہی نہیں تھا۔ قبول تمہیں کرنا ہوگا' تم بدنیت تھے' تمہارے لیے وہ سب کھیل تماشہ تھا جس سے اکتا کر تم بھاگ گئے تھے۔ شدید نفرت کرتی ہوں میں تم سے تو اب اور کیا ثابت کرو گے تم۔'' پاگلوں کی طرح چیختی وہ بے قابو ہو گئی تھی' عرش بس خاموشی سے اسے دیکھتا اس کی تلخ باتیں سہہ رہا تھا۔

تم اب مجھے کیا بتاؤ گے' کیا سناؤ گے... سچائی مجھ سے سنو۔ میں تو دن رات تمہارے مر جانے کی دعائیں کرتی ہوں' مجھ سے پوچھو' مجھ پر کیا گزر رہی ہے تمہیں زندہ دیکھ کر۔ اتنی بد دعاؤں کے باوجود تم زندہ کیسے ہو' تمہیں مر جانا چاہیے تھا یا پھر مجھے...'' چیختے چیختے اس کی آواز بند ہونے لگی تھی' حلق صحرا کی طرح خشک ہو رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تھک کر بے دم ہوتی چہرہ ہاتھوں میں چھپائے کاؤچ پر ہی ڈھے گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

باہر اب موسلادھار بارش جاری تھی اور شاید اندر بھی' کاؤچ کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھا وہ سناٹے میں گھر از نائشہ کو ہی دیکھ رہا تھا جو گھٹی گھٹی کراہوں کے ساتھ روتی زلزلوں کی زد میں تھی۔ عرش نے اگر ایک بار بھی اس کی زبان اور ہاتھ روکنے کی کوشش نہیں کی تو صرف اس لیے نہیں کہ وہ اس سب کا حق دار خود کو سمجھتا تھا بلکہ اس لیے بھی کہ وہ چاہتا تھا کسی طرح تو زنائشہ کے دل کا غبار نکلے' وہ جو کچھ کہنا چاہتی ہے۔ اپنے جذبات کا جس طرح اظہار کرنا چاہتی ہے کر ڈالے' اسے معلوم تھا کہ جب تک وہ اپنا غصہ' اپنے دل کا غبار نہیں نکالے گی تب تک نہ وہ کچھ سمجھنے کے لیے تیار ہو گی' نہ سننے کے لیے۔ اب پتا نہیں وہ اپنی اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا تھا۔

پہلی بار عرش اسے مخاطب کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا مگر وہ اسے ایسے ہی تو نہیں چھوڑ سکتا تھا لیکن وہ ہر صورت میں اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا۔ جو دن اور رات ہوش میں آنے کے بعد اس نے گزارے تھے' ان تمام دنوں کا احوال اسے سنانا چاہتا تھا۔ جب ہی پانی کا گلاس خاموشی سے اس کی جانب بڑھایا تھا جسے نہ چاہتے ہوئے بھی زنائشہ نے تھام لیا تھا۔

تم اس کمرے میں چلی جاؤ وہاں تمہارے بیگ رکھے ہیں۔" عرش کی آواز پر اس نے بس ایک نگاہ اس کمرے کے نیم وا" دروازے پر ڈالی اور کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

بیڈ پر اسے دو بیگز رکھے نظر آئے' بیگ سے کاٹن کا لباس نکال کر وہ واش روم کی سمت چلی گئی۔ ناقابل برداشت سی تھکن اور بوجھ اسے شانوں' اعصاب پر محسوس ہو رہا تھا۔ کاٹن کے بڑے سے دوپٹے کو اپنے سر اور شانوں کے گرد لپیٹتی وہ مخملیں بیڈ کے کنارے خود کو سمیٹ کر لیٹ گئی' پختہ فرش سے ٹکرانے کی وجہ سے سر میں اب درد بڑھ رہا تھا۔ گرنے سے اس کا پورا وجود ہی متاثر ہوا تھا' باہر کی نسبت کمرے کی فضا گرم تھی' نرم گرم مخملی بیڈ کا لمس اس کے چیختے وجود کو پُر سکون کر رہا تھا۔ جسم کو آرام اور گرمائش ملی تو آنکھیں بوجھل ہو کر بند ہوتی چلی گئیں۔

www.PakDigestNovels.Com

دور کہیں سے آتی اپنے نام کی پکار اسے گہری نیند سے باہر لے آئی تھی۔ اسے بیدار ہوتے دیکھ کر عرش فوراً پیچھے ہٹ گیا تھا۔ جبکہ وہ کچھ گھبرائے ہوئے انداز میں سرعت سے اٹھ بیٹھی تھی۔

میں نے کئی بار دستک دی مگر اب ڈاکٹر گھر پہنچ چکے ہیں تمہارے چیک اپ کے لیے' اس لیے مجبوراً مجھے یہاں تک آنا"

itsurdu.blogspot.com

پڑا تمہیں بیدار کرنے کے لیے۔" عرش کو احتیاطاً بھی تفصیل بتانی پڑی۔

"میں ٹھیک ہوں، مجھے کوئی چیک اپ نہیں کروانا۔" منہ پھیرے وہ ناگواری سے بولی۔

"کچھ دیر کی بات ہے زنائشہ... زیادہ دیر نہیں لگے گی" ڈاکٹر ابصار صرف ایک ڈاکٹر نہیں ہیں میرے لیے... وہ میرے حوالے سے تم سے بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ پہلے بھی تمہارا چیک اپ انہوں نے ہی کیا تھا اور آج تو خود آئے ہیں تمہارے لیے، میری درخواست ہے کہ ان کے سامنے مجھے شرمسار مت کرو۔" اس کا صاف انکار عرش کو پریشان کر گیا تھا۔ جبکہ زنائشہ نے بس ایک ناگوار نگاہ اس کے التجائیہ لہجے پر ڈالی اور پھر نیم رضامندی کے سے انداز میں ٹھیک سے بیٹھ گئی۔ عرش کے لیے اس کی یہ خاموش اجازت ہی کافی تھی۔ ڈاکٹر ابصار کی شخصیت میں اتنا رعب اور دبدبہ تھا کہ نہ تو وہ ان کی جانب دوبارہ دیکھ سکی نہ ہی ان کے سلام کا جواب دے سکی تھی، بیڈ کے قریب کرسی پر براجمان ہوتے ہی انہوں نے ایک براؤن فائل زنائشہ کو تھمائی تھی۔

"میرے پاس یہ تمہاری امانت رکھی تھی، آج یہ امانت تمہیں دیتے ہوئے میں بہت مطمئن ہوں، اب تم اسے سنبھالو۔" بات مکمل کرتے وہ بی پی آپریٹس سیٹ کرنے لگے۔

عرش سے اِدھر اُدھر کی باتوں کے دوران انہوں نے زنائشہ کے لیے میڈیسن لکھ دی اور ساتھ ہی آرام کی بھی تاکید کی تھی۔

"بہت انتظار کروا چکے ہو تم... جلدی سے اب اچھا سا ریسپشن دو، اپنی شادی کا کھانا کھلاؤ اور الگ سے میری گھر پر دعوت بھی ضرور کرنی ہے تم دونوں نے۔"

"ضرور، مجھے یہ یاد ہے۔" عرش ڈاکٹر ابصار کو رخصت کر رہا تھا جب خلافِ توقع شفران کی آمد ہوئی تھی، اس کا اچانک آنا عرش کو گراں نہیں گزرا تھا کیونکہ وہ پہلے سے ہی شفران کو یہاں بلانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"کہاں غائب ہو تم اور یہ ڈاکٹر صاحب کیوں آئے تھے؟" شفران حیران ہوا۔

"سب خیریت ہے، تم اندر آؤ پہلے پھر بتاتا ہوں۔" گیٹ بند کر کے عرش اس کا بازو تھامے لان کی سمت آیا۔

"عرش... کوئی ایکسیڈنٹ کروا بیٹھے ہو تو میں اس بار بھائی سے نہیں چھپانے والا۔" مشکوک نظروں سے عرش کو دیکھتا وہ قطعی انداز میں بولا۔

itsurdu.blogspot.com

ایسا کچھ نہیں ہے' میں بالکل ٹھیک ہوں' تمہارے سامنے ہوں۔ ڈاکٹر ابصار میرے لیے نہیں آئے تھے' وہ زنائشہ کا''

''چیک اپ کرنے آئے تھے۔

اوہ... اچھا... ''روانی سے بولتے شقران نے یک دم رک کر اسے دیکھا۔''

''کیا کہا تم نے... زنائشہ...؟''

ہاں' وہ زنائشہ کے چیک اپ کے لیے آئے تھے۔ ''شقران کے ہک دک تاثرات پر وہ مسکرایا۔''

کیا اول فول بول رہے ہو' زنائشہ یہاں کیسے ہو سکتی ہے' حواسوں میں ہو تم؟ ''شقران دنگ ہوا۔''

میں مکمل ہوش و حواس میں ہوں' زنائشہ گھر میں ہی موجود ہے بلکہ آج دو دن گزر چکے ہیں اسے یہاں... مگر اس کی''

''یہاں موجودگی کی خبر ابھی گھر میں کسی کو نہیں ہونی چاہیے۔

''عرش... مجھے بالکل یقین نہیں آرہا... کیا وہ واقعی تمہارے گھر میں ہے؟''

ہاں... میرے کمرے میں۔ ''جواب دیتے ہوئے عرش نے سرعت سے روکا۔''

''میں خود جا کر اسے دیکھوں گا ورنہ مجھے یقین نہیں آئے گا۔''

کھڑے رہو یہیں' وہ ابھی میری شکل دیکھنے کے لیے تیار نہیں اور تم چلے ہو محبوب کی محبوبہ سے ملنے۔ ''عرش نے''
خشمگیں لہجے میں کہا۔

''اسے یہاں دو دن گزر چکے ہیں اور تم نے یہ بات مجھے بھی نہیں بتائی۔''

''اب بتا تو رہا ہوں۔''

''پہلے کیوں نہیں بتایا؟''

''کیونکہ مجھے خود یہ یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ میرے ساتھ' میرے گھر میں موجود ہے۔''

''مگر وہ تمہیں کہاں ملی اور تم اس تک کیسے پہنچے؟''

میں اس تک نہیں پہنچا بلکہ وہ خود مجھ تک پہنچی تھی۔ ''عرش کے جواب نے شقران کو حیران کر دیا۔''

پردہ سرکائے وہ گلاس ونڈو سے لان کی سمت ہی دیکھ رہی تھی' جانے عرش کے مقابل کون تھا جس سے وہ محو گفتگو تھا۔

واپس بیڈ کی سمت آتے ہوئے اس کی نظریں براؤن فائل پر تھیں' اس فائل کو اس نے کھول کر نہیں دیکھا تھا' نہ ہی وہ

itsurdu.blogspot.com

دیکھنا چاہتی تھی مگر ایک الجھن' ایک تجسس ضرور تھا' اس فائل میں ایسا بھی کیا ہے جسے ڈاکٹر نے اس کی امانت کہا تھا' کچھ وقت گزرنے کے بعد عرش کمرے میں داخل ہوا' ایک نگاہ اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھی فائل پر ڈال کر لاتعلق بیٹھی زنائشہ کو دیکھا۔

"تم نے اس فائل کو کھول کر دیکھا؟"

نہیں..."اس کی جانب دیکھے بغیر وہ اتنا ہی بولی۔"

"...میں چاہتا ہوں کہ تم اس فائل کو دیکھو"

میں یہاں تمہاری چاہتیں پوری کرنے نہیں آئی ہوں۔" زنائشہ کے تیز لہجے پر وہ چند لمحوں تک خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"...شاید تمہیں یاد ہو' میں نے تمہیں بتایا تھا' ڈاکٹر ابصار وہی ڈاکٹر ہیں جو پہلے پاپا کا اور پھر ماما کا علاج کرتے رہے تھے" تو کیا اب وہ میرا علاج کر کے مجھے بھی قبر میں پہنچانا چاہتے ہیں؟" وہ تیز لہجے میں عرش کی بات کاٹ گئی تھی۔" اس ڈاکٹر کو تم خود تک محدود رکھو' میں ایسے کسی شخص کا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتی جو میرے اور تمہارے ماضی کے بھیانک "سچ جانتا ہو۔

زنائشہ... تمہیں ان کا آنا یا ان کی اپنائیت بری لگی ہے تو مجھے برا کہو' مگر ان کے لیے ایسا لہجہ اور جملے مت استعمال کرو" کیونکہ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں' ڈاکٹر ابصار کے سامنے میری زندگی کھلی کتاب کی طرح ہے' وہ میری ہر حقیقت سے واقف ہیں لیکن انہوں نے مجھے کبھی دھتکارا نہیں' ان کی یہ خواہش تھی کہ وہ تمہیں میرے ساتھ اس گھر میں دیکھیں' اپنے ہاتھوں سے تمہیں تمہاری امانت دیں... تم نہیں جانتیں کہ ایسے کتنے ہی لوگ ہیں جو شدت سے تمہارے منتظر رہے ہیں' ایسے لوگ جو تمہیں جانے' تمہیں دیکھے بغیر تم سے انسیت رکھتے ہیں' تمہاری پروا کرتے ہیں۔" دزدیدہ نظروں سے اس کے تنے ہوئے تاثرات دیکھتا وہ ایک پل کو خاموش ہوا۔" مجھے یاد ہے کہ جس دن مجھے اس گھر کے پیپرز واپس ملے تھے اسی دن میں یہ گھر تمہارے نام منتقل کر دینا چاہتا تھا' اس کام کو ڈاکٹر ابصار جلد کروا سکتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اب یہ پیپرز وہ مجھے نہیں' تمہیں خود دیں گے کیونکہ وہ تم سے ملنا بھی چاہتے تھے مگر وہ بھی میرا اور "تمہارا انتظار ہی کرتے رہ گئے... تم اس گھر کو اپنا سمجھو یا نہ سمجھو مگر یہ تمہارا ہی رہے گا۔

itsurdu.blogspot.com

مجھے اس گھر کی ضرورت نہیں ہے' کچھ نہیں چاہیے مجھے تم سے۔'' زنائشہ کے سرد سپاٹ لہجے پر وہ مزید کچھ بھی بولے بغیر جانے کے لیے پلٹ گیا۔

www.PakDigestNovels.Com

ٹیرس پر مستقل ادھر ادھر چکر لگاتے ہوئے آج اسے سمندر کا شور بھی وحشت اور اضطراب میں مبتلا کر رہا تھا' مزید صبر وانتظار ناممکن ہوا تو وہ تیز قدموں سے اندر کی جانب بڑھ گئی دوسری جانب ٹیرس کی طرف ہی آتے زرکاش کے قدم اسے دیکھ کر رک گئے تھے۔

''زرکاش... میرے صبر کی حد ہو چکی ہے' وہ شخص ہمیں بے وقوف بنا رہا ہے' وہ چاہتا ہی نہیں کہ میں زنائشہ سے کوئی رابطہ رکھوں۔''

''مگر میری نظر میں ایسا کچھ نہیں ہے ورنہ وہ پہلے ہی مجھے صاف انکار کر دیتا۔'' زرکاش بولا۔

''...آپ کی نظر میں وہ جو کچھ بھی ہو مگر میری نظر میں تو وہ زنائشہ کا دشمن ہی ہے''

''دراج... بس اب خاموش ہو جاؤ' بہت سن چکا میں تمہاری ایک ہی تکرار۔'' یک دم زرکاش نے جس طرح سختی سے اس کی بات کاٹی وہ حیران نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔ ''تمہاری ہر بات زنائشہ سے شروع ہو کر اس پر ہی ختم ہو رہی ہے' میری پریشانی تمہیں نظر نہیں آ رہی...؟ میں تم سے اپنی اور تمہاری بات کرنا چاہتا ہوں مگر تم ایک ہی رونا' ایک ہی رٹ لگا کر بیٹھی ہو... تنگ آ گیا ہوں میں سب کے سامنے جھکتے' جھکتے' سب کچھ ٹھیک کرتے کرتے... گھر جاتا ہوں تو دماغ تمہاری طرف لگا رہتا ہے' گھر میں سب کے چہرے دیکھتا ہوں تو یہ فکر سکون نہیں لینے دیتی کہ آخر میں سب کچھ کس طرح سنبھالوں گا... شندرا گھر آنے والی ہے' مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ میں سب کو کیسے تمہارے لیے کنوینس کروں' جو ہمت' جو حوصلہ مجھے چاہیے وہ صرف تم ہی دے سکتی ہو مجھے' میں اس سب کے بارے میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں مگر تمہارے پاس وقت ہی نہیں ہے میرے لیے... زنائشہ اور عرش کو اپنے معاملات خود طے کرنے دو' مجھے ان کے معاملات سے دور رکھو۔'' سرخ چہرے کے ساتھ بولتا وہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا۔ دراج چند لمحوں تک اپنی جگہ ساکت رہی مگر پھر خود بھی ٹیرس کی طرف بڑھ گئی۔

''زرکاش... ہم اس بارے میں پہلے بھی بات کر چکے ہیں' مجھے لگتا تھا کہ میری طرف سے آپ مطمئن ہیں کہ کسی بھی

itsurdu.blogspot.com

حال میں آپ مجھے پیچھے ہٹتا نہیں دیکھیں گے۔" ٹیرس کی باؤنڈری کے قریب کھڑے زرکاش کو مخاطب کرتی وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔ "مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ اب بھی اتنے فکر مند ہیں.. کیا ہمارا ایک ہونا' اتنا بڑا گناہ ہے کہ آپ کو سب کی مخالفت نے اس حد تک ڈسٹرب کرر کھا ہے...؟"

"اسی بات کا تو افسوس ہے دراج... ہمارا ایک ہونا کوئی گناہ نہیں ہے' مگر پھر بھی میں پریشان ہوں... ہر قدم پر تمہارے ساتھ نبھانے کا یقین بھی ہے مجھے' میرا مسئلہ تم نہیں ہو' میری کمزوری تو میری ماں' میری بہنیں اور بھائی ہیں' میرے سامنے میری مخالفت میں یہ سب ایسے رشتے ہیں جن سے میں بے حد محبت کرتا ہوں' ان سب کو اپنے کسی عمل سے تکلیف پہنچانے کا تصور بھی میرے لیے اندوہناک ہے۔" زرکاش کے مضطرب بوجھل لہجے پر دراج نے گہری سانس بھر کر اسے دیکھا۔

"آپ ان سب کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا رہے' آپ نے ہمیشہ ان سب کو خوشیاں ہی خوشیاں دینے کی ہر ممکن کوشش کی ہے' اپنی زندگی کا ایک سنہری دور آپ نے ان سب کی زندگی کو آسان اور پُر تعیش بنانے کے لیے وقف کر دیا' اب یہ دیکھنا ہے کہ آپ کی ایک خوشی کے لیے وہ سب مجھے قبول کرتے ہیں یا نہیں... حالانکہ آپ بھی جانتے ہیں کہ مخالفت ان سب نے کرنی ہے' ایسا کر کے وہ سب خود کو اور آپ کو تکلیف ضرور پہنچائیں گے... آپ ان سب کو مخالفت کرنے سے نہیں روک سکتے' صرف سمجھا سکتے ہیں جو کہ بہت آسان نہیں مشکل ہوگا اور آپ کے لیے اسی مشکل کا سامنا کرنا مشکل ہو رہا ہے۔" وہ گہری سنجیدگی سے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"دراج... میں جانتا ہوں کہ مجھے ہر صورت اس مشکل وقت کا سامنا کرنا ہے' میں بس اس سب کے درمیان کسی کو اذیت میں نہیں ڈالنا چاہتا... نہ تمہیں' نہ گھر میں کسی کو..."

"اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ مجھے یا آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو تو اذیت جھیلی پڑے گی... مگر دونوں ہی صورتوں میں آپ کو تکلیف پہنچنا یقینی ہے۔" دراج نے فوراً کہا۔ "بس آپ اس تکلیف کے لیے ذہنی طور پر تیار رہیے پھر کچھ مشکل نہیں رہے گی۔"

"تمہارا ملنا اتنا کٹھن کیوں ہے دراج؟" زرکاش اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر بے بس انداز میں بولا۔

"تم دنیا کے آخری حصے میں ہوتیں تو بھی تم تک پہنچنا میرے لیے اتنا دشوار نہ ہوتا جتنا دشوار تمہارے قریب ہوتے

itsurdu.blogspot.com

ہوئے تمہیں حاصل کرنا ہے۔

تمام کٹھنائیوں اور دشواریوں کو ایک ہی جست میں عبور کر کے مجھے اپنانا چاہتے ہیں تو پھر اس کے لیے ایک ہی راستہ ہے۔" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"کیسا راستہ؟" زرکاش نے پوچھا۔

"کورٹ میرج۔" دراج کے کہنے پر زرکاش نے تحیر زدہ ہو کر اسے دیکھا' جبکہ اپنے ہاتھوں کے گرد اس کی کمزور پڑتی گرفت کو دراج محسوس کر گئی تھی۔

"کیا برائی ہے اگر ہم کورٹ میرج کر لیں تو...؟" زرکاش کے سپاٹ ہوتے تاثرات پر وہ بولی۔

"دراج... آج تو یہ بات کہہ دی ہے تم نے... دوبارہ کبھی غلطی سے بھی ایسی کوئی بات زبان پر مت لانا۔" انتہائی سرد مہری سے تاکید کرتا وہ اس کے سامنے سے ہٹا جبکہ دراج تیکھی نظروں سے اس کی پشت کو گھورتی خاموش نہیں رہ سکی۔

"زرکاش... اگر آپ سب کے سامنے جھکتے رہے ہیں تو میرے لیے نہیں خود اپنے لیے جھکتے رہے ہیں' جھک جھک کر آپ نے ان سب کو خود پر اس حد تک حاوی ہونے کا موقع دیا ہے کہ آپ اب اپنی مرضی سے سانس تک نہیں لے سکتے' میں جانتی ہوں کہ آپ کو اپنی ماں' بہنوں اور بھائی سے شدید محبت ہے مگر ایسی محبت کس کام کی جو انسان کو بزدل بنا دے۔ آپ اپنی زندگی کا صرف ایک فیصلہ اپنی مرضی سے کرنے سے اب تک گریز کرتے رہے ہیں تو اس لیے کہ ان سب کی مخالفت کے سامنے ڈٹ جائیں تو یہ بھی کسی معجزے سے کم نہ ہوگا۔" دراج تیز اور چبھتے لہجے میں بولی۔

"کافی وقت گزر گیا ہے' چلو تمہیں ہاسٹل ڈراپ کر دوں۔" زرکاش بے تاثر لہجے میں بولا جبکہ دراج غصے سے پیر پٹختی ہوئی تیز قدموں سے ٹیرس سے نکل گئی۔

www.PakDigestNovels.Com

دھیرے سے دروازہ کھولتی وہ کمرے سے باہر نکلی' ہر سمت سناٹے کا راج تھا' دائیں جانب قد آدم سائز کا لکڑی کا مضبوط منقش دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا' شاید عرش باہر موجود تھا' ارد گرد کا جائزہ لیتی وہ گلاس وال کے قریب رکھے جدید طرز کے مخملی کاؤچ کے پاس ایک پل رکی تھی' گلاس وال پر پردے پھیلے تھے سو باہر کا منظر چھپا ہوا تھا' وہ ذرا اور آگے بڑھی تو کچن سامنے آ گیا' کچھ بکھرا سا مگر صاف ستھرا خوب صورت کیبنٹ سے سجا ہوا۔ اسے یاد آ رہا تھا' زرکاش کے اپارٹمنٹ کا

itsurdu.blogspot.com

کچن بھی اتنا ہی بڑا اور خوب صورت تھا' زرکاش کی غیر موجودگی میں وہ دراج کے اصرار پر چند بار ہی وہاں گئی تھی' ہر بار وہاں جا کر گھر نہ ہونے کی محرومی کا احساس اسے کچوکے لگاتا تھا' اب تو اسے یہ بھی بھول گیا تھا کہ ایک گھر کی حیثیت' اس کے معنی کیا ہوتے ہیں' اس وقت بھی ایک گھر اور اس کے کچن میں موجود ہونا اسے بہت عجیب لگ رہا تھا' اپنا وجود یہاں مس فٹ لگ رہا تھا' یہ سب کبھی اس کے لیے نہیں تھا' گھر کے نام پر ایک کابک نما کمرہ اور کچن کے نام پر چھوٹی سی کھردری زمین والی جگہ ہی آنکھ کھولنے کے بعد سے اس کی کل کائنات رہی تھی جب وہی اس سے چھن گئی تو اونچی چھتوں اور فانوس سے سجے کمروں پر مشتمل گھر اور جدید طرز کے چکنے فرش والے دمکتے کچن اس کی نظروں میں کیا حیثیت رکھ سکتے تھے... گھر میں تو جیتے جاگتے انسان رہتے ہیں' وہ انسان کہاں رہی تھی' وہ تو ہاسٹل کی چار دیواری میں سانس لیتی بس ایک مخلوق تھی... دل پر بوجھ لیے وہ کچن سے نکل آئی' ہال کے منقش ادھ کھلے دروازے کے قریب رک کر اس نے باہر کا جائزہ لیا' پہلی نظر اس کی پشت تک گئی جو برآمدے کے اسٹیپس پر بیٹھا ہوا تھا۔ باہر صرف چاند کی مدھم خنک روشنی بکھری ہوئی تھی' لان کی ہری بھری کیاریوں میں کہیں کھلے رات کی رانی کے پھولوں کی سحر انگیز مہک زنائشہ تک بھی بخوبی پہنچ رہی تھی' دیواروں پر پھیلا گھنی بیلوں کا سبزہ مین گیٹ تک جا رہا تھا' لان میں موجود واحد تناور درخت جانے کس پھل کا تھا' مدھم دودھیا روشنی میں اس درخت کی گھنی شاخیں رات کے اس پہر بہت پراسرار دکھائی دے رہی تھیں۔ سوچوں میں گم عرش کو اچانک ہی اس کی موجودگی کا احساس ہوا تو گردن موڑ کر عقب میں دیکھا اور پھر چاہتے ہوئے بھی اس پر سے نگاہ نہ ہٹا سکا تھا جو آہستگی سے قدم بڑھاتی آہنی گرل کے قریب آ رکی تھی۔

تمہارا ہاتھ زخمی کیسے ہوا؟" چند لمحوں بعد زنائشہ کی آواز سنتے ہوئے عرش کو شاید یقین نہیں آیا تھا کہ وہ یہ سوال اس " سے کر رہی ہے یا وہی سننے میں غلطی کر گیا ہے' دوسری جانب جواب نہ ملنے پر زنائشہ کو اس کی جانب دیکھنا پڑا تھا۔

"کچھ پوچھا ہے تم سے؟"

تمہیں تکلیف پہنچانے کا سبب بنا تھا یہ ہاتھ... مجھے غصہ آیا اور... بس ہو گیا زخمی۔" ایک نگاہ اپنے ہاتھ پر ڈالتا وہ نادم لہجے " میں بولا۔

میری وجہ سے تمہارے سر پر بھی چوٹ لگی ہے' وہ بھی اگر ڈاکٹر کی نظر میں آ جاتی تو ان کو کیا بتاتے تم؟" نظر چرائے " وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

itsurdu.blogspot.com

اگر ایسا ہوتا تو میں قبول کر لیتا کہ میں بھی بارش میں پھسل گیا تھا۔" اس کے جواب پر زنائشہ نے نگاہ اٹھا کر اس کے سنجیدہ تاثرات کو دیکھا۔

"میں جانتی ہوں میں نے غلط کیا مگر یہ سچ ہے کہ میں یہاں سے جانا ضرور چاہتی تھی مگر تمہیں زخمی کر کے یا تکلیف دے کر نہیں۔" وہ سر جھکائے مدھم آواز میں بولی۔

"تمہارا یہاں سے چلے جانا ہی میرے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ اور جان لیوا ہوتا زنائشہ... کیا اب تم یہاں سے نہیں جانا چاہتیں...؟" عرش کے سوال پر نہ وہ سر اٹھا سکی' نہ کچھ بول سکی تھی جبکہ عرش اس کے قریب جانے سے خود کو روک نہیں سکا تھا۔

"زنائشہ... ہم پہلے ہی اپنا بہت وقت آزمائشوں کی نذر کر چکے ہیں اور اب زندگی کا ایک ایک لمحہ ہمارے لیے قیمتی ہے... میں جانتا ہوں تمہارے دل میں میرے لیے کبھی نفرت نہیں ہو سکتی' میں نے ٹوٹ کر چاہا ہے تمہیں' مانگا ہے تمہیں اللہ سے' اللہ تمہارے دل میں میری نفرت کسی صورت نہیں داخل کرے گا' مجھے یقین ہے' اس یقین کو کوئی نہیں توڑ سکتا' تم بھی نہیں۔" کچھ تھا عرش کے لہجے میں کچھ ایسا کہ وہ نظر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور ہو گئی۔

"مجھے معلوم ہے تم مجھ سے بہت زیادہ ناراض ہو' بہت غصہ ہے تمہیں مجھ پر' ہونا بھی چاہیے' میں ہر اذیت' ہر نقصان کا ازالہ کروں گا زنائشہ... اپنے اور تمہارے درمیان کھڑی بدگمانی کی ہر دیوار کو گرا دوں گا' تمہاری ہر سزا قبول ہے مجھے... بس تم دور جانے کا خیال دل سے نکال دو' یہ گھر تمہارا ہے' یہاں کی ہر چیز تمہاری ہے اور میں بھی... تم چاہو گی تو میں تمہاری اجازت کے بغیر اس گھر کے اندر قدم بھی نہیں رکھوں گا' مگر تم اس گھر سے جانے کی ضد چھوڑ دو' مجھے یاد ہے کہ تم اس گھر میں میرے ساتھ آنے کے لیے دن گن گن کر گزار رہی تھیں' مجھے یہ کیسے بھول سکتا ہے کہ ماما چاہتی تھیں تم اس گھر میں آؤ' اسے آباد کرو' مجھے کہیں تو سرخرو ہونے کا موقع دو۔ بہت مایوس کیا ہے تمہیں میں نے' بہت اذیت پہنچائی ہے میں نے تمہیں مگر سکون سے تو میں بھی نہیں رہ سکا... یہ گھر میرے ماں باپ کی ریاضتوں' ان کے خوابوں کا ثبوت ہے' اس کی حق دار مجھ سے زیادہ تم ہی ہو' میں تو اس گھر کی ویرانی بھی ختم نہیں کر سکا' تم ہی اس میں روشنیاں بھر سکتی ہو۔" ساکت نظروں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی جس کے لہجے کی اذیت اس کے دل کی بے چینی و بیقراری کی ترجمان تھی۔

itsurdu.blogspot.com

تم میری کوئی بات نہیں سننا چاہتیں تو میں خاموش رہوں گا' ایک موقع بھی نہیں مانگوں گا اپنی صفائی میں کچھ کہنے کے لیے کیونکہ مجھ میں اب حوصلہ نہیں ہے تمہیں دوبارہ کھونے کا' میں تمہارے لیے صبر کرتے کرتے تھک چکا ہوں۔"

گمبھیر لہجے میں گھلتی نمی زنائشہ کو اس کی آنکھوں میں بھی چمکتی نظر آ رہی تھی' خاموش ہو کر عرش بے اختیار اسے دیکھتا رہا' چاند کی خنک خواب ناک روشنی میں اس کی سیاہ آنکھیں اور ماورائی نقوش دل کو مٹھی میں جکڑ رہے تھے' جذبات کی شدت سے مغلوب ہو کر عرش نے اس کا چہرہ دھیرے سے ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا۔

"تم سے دور ہو کر بھٹکتے ہوئے مجھے احساس ہوا کہ میرے دل میں تمہاری محبت کے علاوہ بھی کچھ ہے' کیا کچھ ہے یہ میں لفظوں میں تمہیں نہیں سمجھا سکتا... میں اب تمہارے وہم کے ساتھ نہیں' تمہارے ساتھ سانس لینا چاہتا ہوں۔" اس کی مدھم گمبھیر آواز' زنائشہ کی دھڑکن روک گئی تھی' پیشانی سے ٹکراتی پُرحدت سانسوں کی نرم خوشبو دل کو ہی نہیں روح کو بھی لرزا رہی تھی' بمشکل نگاہیں چرا کر وہ دھیرے سے اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتی پھر رکی نہیں تھی' کمرے کا دروازہ بند کرنے کے بعد ہی اسے سانس لینا یاد آیا تھا' کچھ کمزور لمحے بہت خطرناک ثابت ہوتے ہیں' ان کی زد میں آ کر کبھی دل دھڑکنا بھول جاتا ہے اور کبھی عمل تنفس ٹھہر جاتا ہے۔

www.PakDigestNovels.Com

گرم شال کاندھوں کے گرد ڈالتا وہ گلاس ڈور کھول کر لان کی خنک فضا میں نکل آیا تھا جہاں رجاب کافی کے مگ لیے پہلے ہی آ پہنچی تھی۔

"زرق... میں نے تم سے کہا تھا کہ پریشان مت ہونا مگر تم نے اس پریشانی کو اس حد تک خود پر سوار کر لیا کہ طبیعت خراب کر لی' آغا جان اگر تمہیں گھر آ کر آرام کرنے کا حکم نہ دیتے تو مجھے پتہ بھی نہ چلتا کہ تم اس حد تک خود کو ڈسٹرب کر چکے ہو۔" وہ کچھ ناراضگی اور تاسف سے اسے دیکھتی بولی۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو' میری کوئی طبیعت خراب نہیں' میرے اعصاب تمہارے زیر سایہ رہتے ہوئے ڈھٹائی کی حد تک مضبوط ہو چکے ہیں' یہ فلو' سر درد تو بس موسم کا اثر ہے۔" کافی کا مگ اس سے لیتا وہ بولا۔

"موسم کا اثر اس سے پہلے تو کبھی نہیں ہوا تم پر۔" وہ مشکوک نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔ "ویسے اس موسم کی خرابی نے میری ساری پلاننگ تباہ کر ڈالی' ایک تو بارش کی وجہ سے راستے کا حشر خراب اوپر سے ٹریفک جام... آخر تم

itsurdu.blogspot.com

"نے مجھے کال ہی کیوں کی، میں کسی بھی طرح پہنچ جاتی ہاسٹل۔

"بہت اچھا ہوا جو میں نے تمہاری گمشدگی پر بھائی کو کون سنبھالتا' اس قدر ٹریفک جام تھا' رات تک بھی نہ پہنچ پاتیں۔ تمہیں راستے سے ہی واپس بلا لیا۔"

"تم فکر مت کرنا میں کل کسی نہ کسی طرح ہاسٹل تک پہنچ جاؤں گی۔"

"کل تو تمہیں بھائی' بھابی کے ساتھ جانا ہے' بھول گئیں...؟" درمیان میں زرق نے یاد دلایا۔

"میں واقعی بھول گئی.. کل تو آغا جان کے دوست نے کھانے پر انوائیٹ کیا ہے... ایک تو پتہ نہیں ہر جگہ میرا ساتھ جانا ضروری کیوں ہوتا ہے؟" وہ شدید بیزاری سے بولی۔

"جانتی ہو' بھائی اکثر تمہاری تعریف میں یہ کہتے ہیں کہ تم پہلے سے بہت بدل گئی ہو' آدم بیزاری ترک کر کے بہت خوش اخلاق اور ملنسار ہو چکی ہو... لیکن کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ تم گھر میں ہم سب کے علاوہ کسی اور کا چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہتیں... مانوس لوگوں سے بھی تمہارا رویہ سرد اور اجنبی ہوتا ہے' جیسے تم جبراً اُن سے کلام کر رہی ہو... میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں؟" بغور اس کے سنجیدہ تاثرات دیکھتے ہوئے زرق نے پوچھا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو... میرے لیے کبھی کبھی بہت مشکل ہو جاتا ہے' اپنی طرف سے سب کو مطمئن رکھنا۔" رجاب تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔ "اگر میں اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا چاہوں تو یقین کرو آغا جان روز مجھے ایک نئے سائیکاٹرسٹ کے پاس لے جائیں پھر بھی مطمئن نہ ہوں' ان کو لگتا ہے کہ میں ایک کامیاب' متحرک اور نارمل انسان ہی ہوں... مگر کیا نارمل ہونا اتنا آسان تھا؟" پتہ نہیں وہ خود سے سوال کر رہی تھی یا زرق سے۔

"رجاب... کسی بھی گہرے صدمے یا سانحے سے گزرتے ہوئے اکثر انسان بہت وقت تک نارمل نہیں ہو پاتا' ارد گرد کے لوگ' ماحول اور خود انسان کی اپنی کوشش اسے نارمل زندگی کی طرف لاتی ہے مگر سانحے اور حادثے کے اثرات مکمل طور پر زائل بھی نہیں ہو پاتے' یادداشت میں' جذبات اور احساسات میں وہ پوری شدت سے تازہ رہتے ہیں' اور یہ کوئی تشویش کی بات نہیں' تمہیں اپنے نارمل ہونے پر شک نہیں ہونا چاہیے' ہر انسان کے طور اطوار دوسرے انسان سے مختلف ہوتے ہیں' تمہیں میرا دن' رات کام کرنا پسند نہیں مگر مجھے کام کرتے رہنا پسند ہے' تم مسلسل لوگوں سے مسکرا مسکرا کر نہیں مل سکتیں مگر تمہیں ملنا پڑتا ہے کیونکہ فطرت' تہذیب اور دنیا داری کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں' کچھ

itsurdu.blogspot.com

چیزوں میں ہم اپنی من مانی کر لیتے ہیں' کچھ میں نہیں کر سکتے لہٰذا تمہیں یقینی' بے یقینی کے درمیان سے اب نکل آنا چاہیے' تم صحیح سمت میں جارہی ہو' اتنا کافی ہونا چاہیے۔'' زرق سمجھانے والے انداز میں بولا۔

''پتہ نہیں زرق حقیقت کیا ہے' میں بس اتنا جانتی ہوں کہ اپنی ذات اور عمل سے دوسروں کو خوشی اور راحت دینا چاہتی ہوں' سب کو معاف کرنے والی' درگزر کرنے والی ایک مہربان انسان بن کر رہنا چاہتی ہوں مگر... کبھی ایسا لگتا ہے کہ مجھے ساری دنیا سے بیر و نفرت ہے' گھر کے باہر کی دنیا کا ہر انسان مجھے اپنا دشمن محسوس ہوتا ہے' ایسی کیفیت میں ماضی کا وہی اذیت ناک دور بار بار میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے' دل چاہتا ہے جس جس نے مجھے' میرے آغا جان کو اذیت پہنچائی' کرب کے سمندر میں غرق کیا... ان سب کو میں بھی تڑپتا' سسکتا دیکھوں' اپنے ہاتھوں سے ان سب کو اسی سمندر میں غرق کردوں' ان دوہری سوچوں' دوہرے احساسات نے مجھے دوہرا کردیا ہے۔'' وہ مضطرب لہجے میں بولی۔

''اس کی وجہ کبھی تم نے جاننے کی کوشش کی... کبھی تم نے خود سے سوال کیا کہ تم کیا چاہتی ہو؟'' زرق نے پوچھا۔

''جانے وجہ کیا ہے' پتہ نہیں میں کیا چاہتی ہوں' شاید میں خود ہی اپنی سمجھ سے باہر ہوں۔'' وہ بے بسی سے بولی۔

''تو پھر پہلے تمہیں خود کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے' پابندی سے سائیکاٹرسٹ کے پاس جاکر' سکون آور گولیاں کھاکر سب کو معاف کرنے کے دعوے مت کرو' تم ایک انسان ہو' تمہارے لیے سب کو معاف کرنا آسان نہیں' کوئی ایک تو ایسا ہوگا جسے تم معاف نہیں کرسکتیں... تم فرشتہ نہیں ہو' اپنے ماضی میں جھانکو اور غور کرو کہ وہ کون ہے جو تمہیں تمہاری زندگی کو نقصان پہنچانے کا سب سے زیادہ اور سنگین ذمہ دار ہے' کوئی تو ایسا ایک ہوگا جسے معاف نہیں کرنا چاہیے' تمہیں حق ہے کہ اسے معاف نہ کرو' اسے سزا دو جو ظلم کرنے میں سب سے آگے' آگے تھا... وہ انسان حاذق ہوسکتا ہے' اس کے ماں باپ یا اس کے گھر کا کوئی اور فرد بھی ہوسکتا ہے...'' خاموش ہوکر زرق اب اس کے بولنے کا منتظر تھا جو سپاٹ چہرے کے ساتھ ٹیبل کی سطح کو گھور رہی تھی۔

''میرا ماضی ہمہ وقت میرے ساتھ ہے زرق... نہ مجھے سوچنے کی ضرورت ہے نہ غور کرنے کی کیونکہ مجھے پتہ ہے وہ ایک شخص کون ہے۔'' وہ سرد لہجے میں بولی' اس کی نظریں ٹیبل پر ہی ساکت تھیں۔

''وہ حاذق ہے اور نہ اس کے ماں باپ اور اس کے گھر کا کوئی اور فرد بھی نہیں مجھے تو بس اس کا نام و نشان چاہیے جو کسی طوفان کی طرح آیا اور میرے گھر کی خوشیاں' مسکراہٹیں' سکون' میرا چہرہ' میری شناخت' سب کچھ تہس نہس کرکے

itsurdu.blogspot.com

چلا گیا... حاذق اور اس کے گھر والے تو میرے ہی جیسے کم ظرف اور غرض کے غلام انسان ہیں' ان سب سے تو میرا نفرت کا تعلق بھی نہیں رہا... تڑپتا' سسکتا تو میں اسے دیکھنا چاہتی ہوں جو بظاہر تو انسان تھا مگر انسان کے روپ میں ایک وحشی درندہ تھا' اس کے سامنے تو حیوانیت بھی منہ چھپا کر دور بھاگ جائے... جو کچھ اس نے میرے ساتھ کیا اس کے بعد سے آج تک کبھی میں نے اپنا چہرہ آئینے میں غور سے نہیں دیکھا... اور اس وقت تک نہیں دیکھوں گی جب تک قدرت اس کا مکروہ چہرہ میرے سامنے نہ لے آئے' اسی خوف واذیت کی تاریک کھائی میں اوندھے منہ دھکیلنے کے لیے جس میں اس درندہ صفت انسان نے مجھے دھکیلا تھا۔'' ایک ایک لفظ پر زور دیتی وہ دھیمے مگر چٹانوں جیسے سخت لہجے میں بولتی زرق کو ششدر کر گئی تھی' آج سے پہلے رجاب نے کبھی ماضی کے اس حادثے کے کسی بھی ذمہ دار کا تذکرہ اس طرح نہیں کیا تھا۔ ''مجھے انتظار ہے کہ قدرت کب اور کس وقت اسے میرے سامنے لاتی ہے پھر وہ سکون ڈھونڈتا رہ جائے گا... مجھے تو سکون شاید اس وقت بھی نہ ملے جب وہ میرے قدموں میں بیٹھ کر معافی کے لیے گڑگڑائے گا' بھیک مانگے گا مجھ سے رحم کی...'' زہر خند لہجے میں بولتی وہ یکدم رک کر زرق کی طرف متوجہ ہوئی۔ ''تم اس شخص کے بارے میں کوئی تجسس نہ رکھنا کیونکہ وہ میرا مجرم ہے' میں اس کے بارے میں تمہیں کیا' کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی' وہ میری آنکھوں کے سامنے ہوگا تب بھی نہیں... آغا جان اور پولیس کو یقین کرنا پڑا تھا کہ صدمے اور وحشت نے میرے ذہن کو اس حد تک ماؤف کر دیا تھا کہ میں اپنے مجرم کا ہر نقش بھول گئی اس لیے اس کے اسکیچ تک نہ بنوا سکی تھی' مگر سچ تو یہ ہے کہ اس کے چہرے کا ہر نقش میرے ذہن میں روز اول کی طرح واضح روشن ہے' لاکھوں چہروں کے درمیان بھی میں اسے پہلی نظر میں ہی پہچان سکتی ہوں۔'' اس کے عجیب سے لہجے میں کیے گئے اس انکشاف کو سنتا زرق مزید کچھ نہیں کہہ سکا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

کل صبح ہی صبح اسے فلائیٹ پر جانا تھا' ٹریننگ کے یہ ابتدائی اہم مراحل تھے مگر صبح سے دوپہر تک زنانشہ کو گھر میں تنہا چھوڑ کر جانا بھی اسے تشویش میں ڈال رہا تھا' پہلے اس نے یہی سوچا کہ سحر کو اعتماد میں لیا جائے مگر یہ اتنا آسان نہیں تھا اور اس کے لیے وقت بھی چاہیے تھا جو کہ ابھی اس کے پاس بالکل نہیں تھا' ان ہی سوچوں میں غلطاں وہ نیند میں ڈوب گیا تھا۔ رات کی گہری خاموشی اور سکوت ہر سمت پھیلا ہوا تھا' باہر کی نسبت کمرے کے اندر کا ماحول بہت گرم تھا' لائٹس آن تھیں' تکیے پر سر رکھے وہ جو گہری نیند سوئی ہوئی تھی' یکدم جانے کیوں اس کی آنکھ کھلیں' اگلے ہی پل وہ

itsurdu.blogspot.com

ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھتی کچھ دیر تک کچھ سننے کی کوشش کرتی رہی تھی اور پھر سرعت سے بیڈ سے اترتی دروازے کی سمت دوڑی' باہر نکلتے ہی اس کی پہلی نظر کاؤچ پر سوئے عرش پر گئی۔

اٹھو' جلدی اٹھو..." عرش کا شانہ تھپتھپاتی وہ اسے ہڑبڑا کر اٹھنے پر مجبور کر گئی تھی' اس افتاد کی وجہ وہ سمجھ نہیں پایا تھا" زنائشہ کے وحشت زدہ چہرے نے اس کے حواس مختل کر دیئے تھے۔

گیٹ کھولو جا کر' باہر سے اتنی آوازیں آ رہی ہیں' تمہیں سنائی نہیں دے رہا..." زنائشہ کے حواس باختہ انداز سے زیادہ" اس کی اطلاع نے عرش کا چہرہ فق کر دیا تھا' اسے پہلا خیال شہرام کا ہی آیا تھا مگر وہ رات کے اس وقت یہاں کیسے آ سکتے ہیں' زنائشہ نے اسے وقت دیکھنے کا موقع بھی نہیں دیا' اس کی عجلت پر عرش کو باہر آنا ہی پڑا' وہ برآمدے میں رکا چند لمحوں تک گیٹ کی طرف سے کسی آواز یا دستک کا منتظر رہا مگر گہرے سناٹے میں اسے کسی کی بھی آمد کے آثار نہ سنائی دیے نہ محسوس ہو رہے تھے۔

تم رکے کیوں ہو' جلدی جا کر گیٹ کیوں نہیں کھولتے..." زنائشہ بے چینی سے بولی۔"

"...زنائشہ... باہر کوئی نہیں ہے' کسی کی آواز نہیں سنائی دے رہی' تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی"

نہیں' مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔" وہ فوراً نفی میں سر ہلاتی بات کاٹ گئی۔"

تمہیں کس کی آواز سنائی دی تھی؟" عرش اب مکمل اس کی طرف متوجہ ہوا۔"

امی کی... زرق کی... وہ دونوں آئے ہیں' آواز دے رہے ہیں مجھے۔" اس کے پُریقین لہجے پر عرش دنگ نظروں سے" اسے دیکھتا فوری طور پر کچھ بول نہیں سکا... لیکن پھر بہت سنبھل کر اس نے زنائشہ کو مخاطب کیا۔

"...زنائشہ... تمہاری امی اور زرق یہاں کیسے آ سکتے ہیں...؟ یہ بس تمہارا وہم ہے' باہر کوئی بھی موجود نہیں"

مجھے پتہ تھا تم یہی کہو گے' یہی کہہ سکتے ہو تم... وہ دونوں یہاں نہیں ہیں تو تم بھی یہاں کیوں ہو؟ تم بھی یہاں سے چلے" جاؤ" یک دم اس پر چلاتی وہ پیچھے ہٹی اور پھر بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی' تیز قدموں سے عرش اس تک پہنچا جو صوفے پر چہرہ ہاتھوں میں چھپائے زارو قطار رو رہی تھی۔

اس طرح مت رو زنائشہ... مجھے یقین ہے کہ تم نے ان دونوں کی آواز سنی ہے کیونکہ وہ دونوں تم سے کبھی دور نہیں" ہو سکتے' وہ دونوں تمہارے دل میں ہیں' تمہارے ساتھ ہیں۔" اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے عرش نے اس کے

itsurdu.blogspot.com

ہاتھ چہرے سے ہٹا کر اپنی گرفت میں لیے۔

”نہیں ہے کوئی بھی میرے ساتھ... سب ایک ایک کر کے مجھے چھوڑ گئے‘ کسی نے بھی جانے سے پہلے ایک بار میرے بارے میں نہیں سوچا‘ مرنے کے بعد انسان جس طرح تنہا قبر میں دفن ہوتا ہے اسی طرح مجھے دنیا میں ہی تنہا کر کے چلے گئے سب‘ سب کو زندہ رکھنے کی کوشش میں‘ اپنے قریب رکھنے کی کوشش میں‘ میں زندہ لاش بن گئی‘ گم کر دیا میں نے خود کو‘ مرنا چاہا تو موت بھی مجھ سے دور بھاگ گئی... میں نے ایسی زندگی کے خواب نہیں دیکھے تھے‘ میں ایسی زندگی کی حق دار نہیں تھی۔“ ساکت نظروں سے عرش اسے دیکھ رہا تھا جو زار و قطار روتی شدید کرب سے پتے کی طرح لرز رہی تھی۔

”کتنا بڑا گناہ کیا تھا میں نے کہ ایک اچھی زندگی کے لیے اپنی ہڈیاں چٹخاتی رہی‘ روز کنواں کھودتی رہی‘ گھونٹ گھونٹ زہر پیتی رہی پھر بھی یہ زندگی ملی‘ گھر ہے نہ در‘ بس میں سڑک پر کشکول لیے نہیں ہوں‘ یہ صلہ ہے ان صعوبتوں کا جو میں اپنے لیے اور سب کے لیے جھیلتی رہی... یہ صلہ کافی ہے کہ میں تمہیں سڑک پر نہیں ملی‘ تمہیں منہ دکھانے کے قابل ہوں‘ زندہ ہوں تمہیں گزرے سالوں کا حساب دینے کے لیے‘ تمہارے سامنے ہوں‘ آخری سانس تک تمہیں اپنی پاک دامنی کا یقین دلاتے رہنے کے لیے‘ یہ کافی ہے‘ یہ صلہ کافی ہے۔“ اس کی کربناک گھٹی آواز سسکیوں میں گم ہوگئی تھی‘ پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ عرش کے شانے پر پیشانی ٹکائے صدیوں کے رکے آنسو بہا رہی تھی‘ اپنے شانے پر اس کے آنسوئوں کی نمی محسوس کرنا عرش کے لیے اتنا آسان نہیں تھا‘ یہ صرف آنسو نہیں تھے‘ کانٹوں بھرے راستوں سے گزرتے لہولہان‘ اذیتوں سے نڈھال وجود میں کلستے زخم خوردہ دل سے رستے لہو کے بے رنگ قطرے تھے‘ ان آنسوئوں کا بوجھ اپنے شانے پر سمیٹنا آسان نہیں تھا مگر رات کی دم توڑتی تاریکیوں کے بعد صبح کے ستاروں کو اپنے شانے پر سجانا بھی کسی اعزاز سے کم نہ تھا۔

ملن رتوں کی رم جھم رم جھم

اندر بھی ہے باہر بھی

اوس میں بھیگے لمحوں کی جھلمل

اندر بھی ہے باہر بھی

itsurdu.blogspot.com

وصل کی شب میں درد کی موج

اندر بھی ہے باہر بھی

بکھرے سپنے، آنسوئوں کی روانی

اندر بھی ہے باہر بھی

پچھلے پہر کی چاندنی گم صم

اندر بھی ہے باہر بھی

پھر امید کے گلوں کی خوشبو

اندر بھی ہے باہر بھی

اک تیری مسکان سے موسم دلکش

!!...اندر بھی ہے باہر بھی

www.PakDigestNovels.Com

ٹائی کی ناٹ لگانے میں وہ بری طرح الجھا ہوا تھا کہ تب ہی فون کی بیل نے مزید اسے جھنجلا کر رکھ دیا۔

"...امام...ایک کام کرو، رجاء سے کہو، دو افراد کا لنچ ذرا تیار رکھے آج مگر یہ بات خفیہ رکھنا ورنہ بھابی کا تمہیں پتہ ہے وہ"

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رجاء تمہارے حکم کی تعمیل آخر کرے کیوں...؟" امام درمیان میں بول اٹھا۔"

تم سوال ہی مت کرو، میرے پاس جواب دینے کا بالکل وقت نہیں۔" عرش عجلت میں ہی بولا۔"

"...تو میرے پاس بھی وقت نہیں پیغام رسانی کا" یہ دو افراد جو بھی ہیں باہر بھی لنچ کر سکتے ہیں"

میرا دوست بیمار ہے، ڈاکٹر نے اسے صرف گھر کا کھانا کھانے کی تاکید کی ہے، تم رجاء تک یہ پیغام پہنچاؤ، شفران کھانا"

"میرے گھر تک پہنچا دے گا۔

کھانا تو آپی بھی پکا کر بھیج سکتی ہیں۔" امام اس کے ضبط کا امتحان لینے پر تلا ہوا تھا۔"

تمہاری طرح تمہاری بہن بھی کوئی بات اپنے تک محدود نہیں رکھ سکتیں، کم از کم میری تو کوئی بات وہ اپنے شوہر سے"

"نہیں چھپا سکتیں، لنچ سے پہلے بھائی میرے گھر پہنچ جائیں گے تفتیش کے لیے۔

itsurdu.blogspot.com

"دیکھو بھائی... صاف بات یہ ہے کہ میری غیرت گوارہ نہیں کرے گی کہ رجاء اپنے ہاتھوں سے تمہارے دوست کے لیے کھانا پکائے..."

"شرافت کی زبان سمجھ نہیں آتی؟" عرش کا ضبط ختم ہوا۔ "رجاء سے بات کرکے ابھی مجھے کال بیک کرو ورنہ پھر میں اسے کال کرتا ہوں' ترستے رہ جاؤ گے ٹیرس پر بھی اس کا چہرہ دیکھنے کے لیے..."

"دھمکیاں مت دو' جاکر بتا تو رہا ہوں اسے۔" امام کھا جانے والے لہجے میں بولا۔ "ایسا بھی کون سا دوست ہے یہ تمہارا جو تم رازداری اور دھمکیوں پر اتر آئے ہو' مجھے تو گڑبڑ لگ رہی ہے' تمہارے گھر کا چکر لگانا پڑے گا تاکہ تمام ثبوتوں کے ساتھ شہرام بھائی کو بتاؤں کہ اس گھر میں ایک میں ہی غلط آدمی نہیں ہوں۔"

"اس ارادے سے تو میرے گھر کے قریب بھٹکنا بھی نہیں ورنہ کندھوں پر واپس بھیجوں گا۔" عرش اسے گھرکتا رابطہ منقطع کر گیا تھا۔

ٹیرس پر پودوں میں پانی ڈالتی وہ بہت فریش نظر آرہی تھی' مگر امام پر نظر پڑتے ہی اس کے چہرے کے زاویے بدل گئے تھے۔

"میں کوئی تمہارے رخ روشن کا دیدار کرنے نہیں آیا' غم محبت سے کئی گنا زیادہ بہتر غم روزگار ہے... وہ جو تمہارا بھائی ہے عرش اس نے پیغام بھیجا ہے تو مجبوراً مخاطب کر رہا ہوں' دو بندوں کے لیے لنچ تیار رکھنے کا آرڈر بھیجا ہے تمہیں اس نے' ویسے بھی تم بڑی فرماں بردار بہن ہو اس کی۔" اس نے جل کر جتایا۔

"ٹھیک ہے' مجھے کوئی اعتراض نہیں' جتنے اخراجات آئیں گے وہ سب تمہارے کھاتے میں لکھ دوں گی' سب ساتھ ہی ادا کر دینا کیونکہ یہاں کسی بھائی کی بہن سوشل ورک کرنے نہیں بیٹھی۔"

"میرے کون سے کھاتے کھلے ہیں تمہارے پاس...؟"

"انجان مت بنو' ایک ایک پائی کا حساب ہے میرے پاس' جتنا جلدی ہو سکے میرا سارا قرض واپس لوٹا دو۔"

"ذرا سا قرض دے کر تکبر کر رہی ہو' لوگ تو محبت میں جان تک نچھاور کر دیتے ہیں۔"

"بات سنو... وہ لوگ اور ہوتے ہیں جن پر جان نچھاور کی جاتی ہے' ان کی آنکھیں تمہاری طرح چار نہیں ہوتیں۔" امام کی بات کاٹتی وہ ناگواری سے بولی۔

itsurdu.blogspot.com

تم سے تو بات کرنا ہی بیکار ہے۔'' وہ کلس کر بولتا ٹیرس پر آتے شہرام کو دیکھتے ہی تیر کی طرح ٹیرس سے کچن کی طرف چلا گیا تھا۔ کچن کی ونڈو سے ٹیرس پر موجود شہرام کو دیکھنے کے بعد وہ سحر کی طرف متوجہ ہوا۔

''آپ کی ساری پابندیاں بس میرے لیے ہیں... اپنے شوہر نامدار نظر نہیں آتے آپ کو جو بڑی خوش اخلاقی سے علیک سلیک کرتے ہیں آپ کے بھائی کی دشمن سے۔''

''فکر مت کرو تم... سب دیکھ رہی ہوں' ایک ساتھ ہی ان سب کی خوش اخلاقیاں ختم کرتی ہوں' ذرا صبر کر جاؤ۔'' اس کی ٹائی درست کرتے سحر نے تسلی دی۔ ''ابھی تم میری بات غور سے سنو... شوروم سے واپسی پر شتقران کے علم میں لائے بغیر ذرا چیک کرو عرش غائب کیوں ہے' میں نے گیراج فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ عرش کسی مصروفیت کی وجہ سے گیراج نہیں آرہا' شہرام کو سب وہاں جانتے ہیں' ان کو وہاں سے کچھ اور ہی جواب مل رہا ہے' شتقران نے بھی عرش کے بارے میں مجھے تسلی بخش جواب نہیں دیا' تم آج سیدھا عرش کے گھر جاؤ اور بہت احتیاط سے یہ چیک کرو کہ وہاں کون سی مصروفیت جاری ہے' مجھے وہم ہو رہے ہیں ضرور کوئی نہ کوئی مسئلہ ہے... شہرام کو اگر شک ہو گیا تو سب کا سکون درہم برہم کر دیں گے۔''

''آپی... آپ کو وہم ہو یا شہرام بھائی کو شک' پر مجھے تو یقین ہے کہ گڑبڑ ہے آج ہی عرش کی طرف جاتا ہوں اور رنگے ہاتھوں پکڑتا ہوں۔'' امام کے کہنے پر سحر فکر مند سی ہو کر کچھ سوچنے لگی تھیں۔

www.PakDigestNovels.Com

بھینی بھینی سی مہک کے درمیان اس نے نیم غنودگی میں کروٹ لی' فضا اور بھی معطر محسوس ہوئی' جانے کہاں سے سورج کی تیز روشنی ہال میں داخل ہوتی نیم تاریکی کو بھی ختم کر چکی تھی' اس نے کسی چیز پر زیادہ غور کرنے کی کوشش نہیں کی' اپنے اردگرد پھیلی خوشبو اسے بہت سرشار اور پُرسکون کر رہی تھی' گہری سانس بھرتے ہوئے یک دم عجیب سے احساس کے تحت اس نے ذرا جو سر اٹھایا تو سرہانے ہی ربن میں قید بہت سے خوش رنگ ادھ کھلے گلاب خوشبو بکھیرتے نظر آئے' چند لمحوں تک وہ ان پھولوں کی نرمی اور ٹھنڈک اپنی پوروں پر محسوس کرتی رہی پھر انہیں اپنے ہاتھوں میں لیتی اٹھ بیٹھی' اردگرد متلاشی نظریں دوڑانے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ گھر میں تنہا ہے' عرش موجود نہیں گہری سانس لے کر اس نے اپنے ہاتھوں میں موجود خوشنما پھولوں کو دیکھا' اسے یاد نہیں آرہا تھا کہ رات میں وہ

itsurdu.blogspot.com

کب تک کیا، کیا بولتی رہی تھی، کب تک عرش اسے سنتا رہا، بس یاد تھا تو اتنا کہ وہ روتے ہوئے سو گئی تھی اور نجانے اب گزری رات کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ اپنی ہی نظروں میں شرمندہ ہو رہی تھی، اپنی کمزوریوں اور محرومیوں کی کتھا وہ ایسے انسان کو سنا گئی تھی جس کے سامنے وہ خود کو بہت مضبوط ثابت کرنا چاہتی تھی، یہاں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ بیٹھ کر کسی کی محرومیوں کی داستان سنے... اپنے دکھ کسی کو سنا کر دل ہلکا ہو نہ ہو مگر اپنا آپ ضرور ہلکا ہو جاتا ہے، سامنے والے کی نظر میں... دکھ، مشکلیں، آنسو، اذیتیں سب سے چھپا کر رکھے جائیں تو آپ دنیا کی نظر میں معتبر رہتے ہیں، یہ عیاں ہو جائیں تو آپ کو ہی ہلکا کر دیتے ہیں مگر یہ بھی سچ ہے کہ کوئی ایک انسان ایسا ضرور ہوتا ہے جس سے خود کو چھپا کر رکھنا ناممکن ہو جاتا ہے، بالکل ایسے ہی جیسے درد دل کسی ایک انسان کے لیے خود بخود دوا ہو جاتا ہے... یک دم فون کی بیل اسے چونکا گئی تھی، اس کی متلاشی نظریں سیڑھیوں کی طرف ریلنگ کے قریب ماربل کے آرائشی پیڈسٹل پر رکھے فون سیٹ تک گئی تھیں مذبذب کے باوجود اس نے ریسیور اٹھا لیا تھا۔

شکر ہے تم جاگ گئیں... یہ تیسری بار کال کی ہے میں نے، میں بس تمہاری خیریت جاننے کے لیے پریشان ہو رہا تھا۔""

دوسری جانب سے ابھرتی عرش کی آواز پہچاننے میں اسے وقت نہیں ہوئی۔

کچھ ضروری کام تھے اس لیے میرا جانا ضروری تھا، تم گہری نیند میں تھیں، اپنی تسلی کے لیے میں نے ہال کا گیٹ لاک "کیا تھا مگر گیٹ کی دوسری چابی میں نے کمرے میں بیڈ پر ہی رکھ دی ہے، اگر تم لان کی طرف جانا چاہو تو جا سکتی ہو۔""

عرش نے احتیاطاً لاک لگانے کی وجہ بتانا ضروری سمجھا۔

میری وجہ سے تمہاری نیند خراب ہوئی؟" اس کی خاموشی پر اس نے پوچھا۔"

نہیں، میں کچھ دیر پہلے جاگ گئی تھی۔" زنانشہ نے مدھم آواز میں جواب دیا۔"

اس وقت تمہیں خود کچن میں جانے کی تکلیف اٹھانی ہو گی، ٹیبلیٹس لینی ہیں اور اس کے لیے کچھ کھانا ضروری ہے۔"""

عرش نے یاد دلایا۔

"تمہیں تنہا گھر میں کوئی گھبراہٹ تو نہیں ہو گی؟"

نہیں..." وہ بولی۔"

"تم چاہتی ہو میں جلدی گھر واپس آ جاؤں؟"

itsurdu.blogspot.com

نہیں..."اس کے جواب پر دوسری طرف ایک پل کی خاموشی چھائی۔"

یہ بھی نہیں جاننا چاہو گی کہ میں کب تک گھر پہنچوں گا؟"اس بار عرش کے بجھے لہجے کو سننے کے بعد کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہ دھیرے سے ریسیور واپس رکھ گئی تھی۔ گرم پانی کے غسل نے دماغ تر و تازہ کر دیا تھا' ڈریسنگ کے سامنے آکر اس نے بغور خود کو دیکھا' کاٹن کے کاسنی رنگ کے خوب صورت پرنٹڈ لباس میں ملبوس وہ اب بہت لاغر دکھائی نہیں دے رہی تھی' نم بالوں میں برش پھیرتے ہوئے اس کے چہرے پر زردی نہیں تھی البتہ سوچوں کا جال ضرور پھیلا ہوا تھا' سائیڈ ٹیبل پر رکھی فائل اٹھا کر بغور اس کی ورق گردانی کرتے ہوئے بھی وہ عرش کے حوالے سے سوچ رہی تھی۔ کچن میں جا کر اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی' ہلکا پھلکا سا ناشتہ کرنے کے بعد وہ چائے کا مگ ساتھ لیے اسٹڈی روم میں داخل ہوئی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے دیواروں پر موجود شیلف کتابوں سے سجے نظر آرہے تھے' پچھلے صحن میں کھلنے والی بڑی سی ونڈو کے پردے ہٹا کر اس نے گلاس بھی ایک طرف ہٹا دیا' نرم گرم دھوپ اندر داخل ہوتی پورے اسٹڈی روم کو روشن کر گئی تھی' اسے یاد تھا کہ عرش نے ایک بار کہا تھا کہ اس کے پاپا مطالعے کا شوق رکھتے تھے اور ان کے پاس کتابوں کا کافی ذخیرہ موجود ہے یہ اب اسے نظر بھی آرہا تھا' شیلف سے نظریں ہٹاتی وہ وسط میں رکھی ٹیبل کے قریب آگئی' ٹیبل پر بکھری دھوپ میں ضخیم کتاب اسے اوندھی رکھی نظر آرہی تھی کرسی کو وہیں دھوپ میں کھینچ کر بیٹھتی وہ کتاب اپنے سامنے رکھ کر بغور دیکھنے لگی۔

مرتے ہیں تیری نرگس بیمار دیکھ کر

جاتے ہیں جی سے کس قدر آزار دیکھ کر

جی میں تھا اس سے ملیے تو کیا کیا نہ کہیے میر

پر جب ملے تو رہ گئے ناچار دیکھ کر

www.PakDigestNovels.Com

ورکنگ آورز تھے اور اس وقت وہ کسی کام کے سلسلے میں ایک ڈپارٹمنٹ میں موجود تھا جب اسے عرش کی آمد کی اطلاع ملی تھی' وہ فوری ملاقات کا خواہش مند تھا' زرق کے لیے اس کا نام ہی کافی تھا' غصے میں مبتلا کرنے کے لیے' مگر وہ چاہتے

itsurdu.blogspot.com

ہوئے بھی اس سے ملاقات کرنے سے انکار نہیں کر سکا تھا۔ سلگتے دل و دماغ کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتا وہ اپنے آفس میں پہنچا جہاں جائزہ لیتا عرش اس کا ہی منتظر تھا۔

کیوں آئے ہو تم یہاں؟" دھیمے مگر بھڑکتے لہجے میں سوال کرتا وہ عرش کے مقابل آ کھڑا ہوا۔"

"میں جانتا ہوں تمہیں میری شکل پسند نہیں... لیکن تم سے ملنا ضروری تھا' بیٹھنے کے لیے نہیں کہو گے...؟"

میں تمہیں یہاں برداشت کر رہا ہوں اتنا کافی نہیں... ورنہ چاہتا تو تمہیں دھکے دے کر گیٹ سے ہی نکلوا دیتا۔" زرق" پھر کر غرایا۔

"...اگر تمہیں تماشا لگوانے کا شوق تھا تو یہ بھی کر دیکھتے... بہر حال ملنا تو تم سے تھا مجھے' یہاں نہیں تو کہیں اور سہی"

تم جو کہنے آئے ہو جلدی کہو مگر اس کا نام بھی مت لینا جس کا ذکر بھی تمہاری زبان پر میں برداشت نہیں کر سکتا۔"" زرق نے خونخوار نظروں سے اسے گھورتے وارن کیا۔

میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اگر تم میری بات ٹھنڈے دل' دماغ سے سننا چاہو تو... ورنہ آج شام چاہو تو میرے" گیراج تک آ جاؤ۔ نہ آنا چاہو تو بھی تمہاری مرضی' مجھے یہ اطمینان رہے گا کہ میں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔" بات ختم کرتے ہوئے عرش نے ایک کارڈ گلاس ٹیبل پر رکھ دیا۔

تمہیں جو کہنا ہے یہیں کہو۔" زرق کو کہنا پڑا تھا' اس کی چھٹی حس کسی معاملے کی سنگینی کا احساس دلا گئی تھی۔"

جو بات مجھے تم سے کرنی ہے اس سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح زنائشہ اپنی زندگی میں تمہاری موجودگی" سے ناواقف ہے بالکل اسی طرح اس کے کچھ اہم معاملات سے تم بھی ناواقف ہو مگر ان کی حقیقت اپنی جگہ موجود ہے' زنائشہ کی خاطر تمہارا ان معاملات سے واقف ہونا اور ان کو سمجھنا ضروری ہے' بے شک تم مجھ سے نفرت کرو' مجھے رد "کرو مگر سچائی کو تمہیں قبول کرنا ہو گا' اس پر تمہیں مجھ سے بات کرنی ہو گی۔

تمہیں جو کہنا ہے صاف صاف کہو' کس سچائی' کس حقیقت کی بات کر رہے ہو؟" زرق فوراً بولا۔"

میں چاہتا تو تمہیں بے خبر بھی رکھ سکتا تھا کیونکہ حالات ابھی پوری طرح میرے کنٹرول میں نہیں' تمہاری وجہ سے" میرے لیے مشکلات بڑھ سکتی ہیں لیکن پھر بھی میرے ضمیر نے یہ گوارا نہیں کیا کہ میں تم سے سچ چھپا کر رکھوں۔" عرش گہری سنجیدگی سے بولتا ایک پل کو رکا۔

itsurdu.blogspot.com

"...تم زنائشہ کی طرف سے فکر مند نہ ہونا' وہ میرے گھر میں ہر طرح سے محفوظ ہے"

"کیا بکواس کر رہے ہو تم... وہ تمہارے گھر میں کیسے ہو سکتی ہے؟" بھڑک کر بولتے زرق کا رنگ اڑا تھا۔

"اب اس میں میرا کیا قصور ہے کہ وہ خود مجھ تک پہنچ گئی' تم چاہو تو خود اس بات کی تصدیق زنائشہ سے کر سکتے ہو لیکن اگر تم اس کا سامنا کرنے کی ہمت رکھتے ہو تو..."

"مجھے بے وقوف مت سمجھو' تم نے پھر کوئی مکروفریب کا جال پھیلایا ہوگا ورنہ وہ اپنی مرضی سے تمہارے گھر تک نہیں پہنچ سکتی' تم جیسے لوگوں سے کچھ بعید نہیں' اپنی عیاری میں کسی حد تک بھی جا سکتے ہو' تم نے اسے ڈرا دھمکا کر حبس بے جا میں رکھا ہے' مجھے پورا یقین ہے کہ تم اب مجھے بلیک میل کرنے آئے ہو' پولیس تم تک جب پہنچے گی تب پہنچے گی' اس سے پہلے تم مجھے زنائشہ کے پاس لے کر چلو ورنہ زندہ سلامت یہاں سے نہیں جا سکو گے۔" زرق شدید اشتعال میں بولا۔

"مجھے دھمکانے میں اپنا وقت برباد نہ کرو اور نہ ہی کچھ سوچے سمجھے بغیر احمقوں کی طرح پولیس کے خوف سے مجھے دوچار کرنے کی مضحکہ خیز کوشش کرو... زنائشہ کسی عقوبت خانے میں نہیں' گھر میں ہے کسی بھی جبر' قید و بند کے بغیر... اسے حق ہے کہ وہ میرے ساتھ ایک گھر میں رہے' دنیا کا ہر قانون اسے اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ اس کے گھر میں رہے..."

"یہ جھوٹ ہے' اس کا کوئی ایسا تعلق نہیں ہو سکتا تم سے' وہ اتنی سنگین غلطی نہیں کر سکتی' وہ اس حد تک تم جیسے شخص پر بھروسہ نہیں کر سکتی..." سرخ چہرے کے ساتھ زرق بھڑک اٹھا۔

"اگر تمہاری نظر میں اس نے غلطی کی بھی ہے تو اس کے قصور وار بھی تم ہو' جس لڑکی کا بھائی تم جیسا ہو' وہ حالات سے فرار حاصل کرنے کے لیے مجھ سے بھی زیادہ گھٹیا ترین شخص پر بھروسہ کرنے پر مجبور ہو سکتی ہے۔" عرش کے بلند ہوتے کرخت لہجے پر اس کا چہرہ دھواں' دھواں ہوا۔

"زنائشہ سے میرا تعلق قانونی طور پر تب قائم ہوا جب تم اپنی بیمار ماں سے منہ پھیر کر' زنائشہ سے ہر رشتہ ختم کر کے اسے سڑک پر رلنے کے لیے چھوڑ گئے تھے مگر تمہاری نحوست اس کی زندگی سے نہیں گئی' اس کی خوشی کے لیے تمہیں ڈھونڈتے' ڈھونڈتے میں خود گم ہو گیا اور وہ مکمل بے آسرا ہو گئی' تنہا زندگی کا بوجھ اٹھاتی رہی' آج نہ تم اس کے سامنے

itsurdu.blogspot.com

سر اٹھانے کے قابل ہونہ میں ہوں لیکن پھر بھی نہ تم اس سے اپنا رشتہ ختم کر سکتے ہونہ میں۔" ایک پل کے لیے خاموش ہو کر عرش اس کے کچھ بولنے کا منتظر رہا مگر زرق گم صم سی کیفیت میں بس اسے دیکھتا رہا۔

تم تک آنے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تم زنائشہ کے بھائی ہو' میں تمہیں اس کے قریب دیکھنا چاہتا ہوں' اسے تمہاری طرف سے خوش اور مطمئن دیکھنا چاہتا ہوں... میں چاہتا ہوں کہ تم حقیقت کو قبول کرو' زنائشہ کی خاطر ہی سہی مگر اس حقیقت کے محرکات' وجوہات پر مجھ سے بات کرو پھر شاید تمہیں یہ سمجھ آجائے کہ مجھ پر بھروسہ کر کے اس نے کوئی بھیانک غلطی نہیں کی تھی... شام تک گیراج آنا چاہو مجھ سے ملنے تو راستے میں مجھے کال کر دینا میں گیراج پہنچ جاؤں گا..." بات ختم کر کے زرق کے سامنے سے ہٹتا دروازے کی سمت بڑھا مگر باہر نکلتے ہوئے یک دم رکا۔ "میں صرف زنائشہ کی وجہ سے فی الحال گھر پر تمہیں نہیں بلا سکتا لیکن اگر تم میرا تعاقب کرنا یا کروانا چاہو تو تمہاری مرضی مگر تمہارے معاملے میں اس کے دل کو نرم صرف میں ہی کر سکتا ہوں' بہتر یہی ہے کہ صبر و تحمل سے کام لو اور اچھے کی امید رکھو۔" بات مکمل کرتا وہ باہر نکل گیا۔ زرق چند لمحوں تک بند دروازے کو دیکھتا رہا اور پھر آگے بڑھ کر ٹیبل پر پڑا کارڈ اٹھا لیا۔

www.PakDigestNovels.Com

کتاب کا ورق پلٹتے ہوئے اس کی نگاہ گلاس ونڈو سے گزرتی ہال کے کھلتے گیٹ تک گئی' اندر آتے ہی عرش نے کمرے کے بند دروازے پر دستک دی تھی' ظاہر ہے اندر سے دستک کا جواب اسے ملنا ہی نہیں تھا' اپنی جگہ بیٹھی وہ اسے دیکھتی رہی' جو بار بار دستک دینے کے بعد کمرے میں زنائشہ کی غیر موجودگی کا یقین کرنے کے بعد تیز قدموں سے کچن کی سمت چلا گیا' جبکہ زنائشہ دوبارہ سامنے کھلی کتاب کی طرف متوجہ ہو گئی تھی' کچھ ہی وقت گزرا تھا جب ایک جھٹکے سے کھلتے گلاس ڈور کی طرف ایک نگاہ اسے دیکھنا پڑا' اسے وہاں موجود دیکھ کر عرش کے چہرے پر پھیلتا اطمینان اس سے بھی چھپا نہیں رہ سکا تھا۔

تمہاری طبیعت اب کیسی ہے؟" وہ ٹیبل کے نزدیک آیا۔

تمہارے ساتھ لنچ کرنے کے لیے میں سر پہ پیر رکھ کر آیا ہوں مگر پھر بھی خاصی دیر ہو گئی... میں شاور لے کر بس ابھی آیا پھر ساتھ لنچ کرتے ہیں۔" زنائشہ کے متوجہ نہ ہونے کے باوجود بھی وہ اسے مخاطب کرتا باہر نکل گیا تھا' کتاب بند

itsurdu.blogspot.com

کرتی وہ چند لمحوں تک یونہی بیٹھی رہی پھر کرسی سے اٹھ کر عقبی حصے میں کھلتی ونڈو سے باہر نظر ڈالی' دھوپ سمٹ کر اب دیواروں پر آگئی تھی' وہ پڑھنے میں اس قدر منہمک رہی کہ وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا' ونڈو کے پردے اس نے واپس پھیلائے اور اسٹڈی سے نکل کر کچن کی طرف آگئی' کاؤنٹر پر رکھے شاپرز سے ہاٹ پاٹ نکالتے ہوئے وہ ان کا جائزہ بھی لے رہی تھی' سوپ سمیت سارا کھانا چائنیز تھا' جن کے نام اسے پتہ نہیں تھے مگر دیکھنے میں سب کچھ بہت عمدہ اور ذائقے دار لگ رہا تھا' گرم گرم بھاپ اڑاتے کھانے کی خوشبو نے واقعی اس کی بھوک چمکا دی تھی۔ ہاٹ پاٹ اور دیگر لوازمات ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے حیرت تھی کہ یہ سب کھانا کہاں سے آیا ہے کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ سب کچھ گھر کا پکا ہوا ہے' گلاس اٹھائے وہ ٹیبل کی طرف آرہی تھی جب عرش کی آمد ہوئی' لوز ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس وہ عجلت میں اندر آتا ٹھٹکا مگر اگلے ہی پل کچھ شرمندہ سا ہوا۔

”تم نے یہ سب کرنے کی تکلیف کیوں اٹھائی میں کر لیتا.. آؤ بیٹھو تم۔“ گلاس اس سے لے کر ٹیبل پر رکھتا وہ اس کے پہلے بیٹھنے کا منتظر رہا' وہ کھانا بھی پلیٹ میں پہلے اس کے لیے ہی نکالنے کا منتظر تھا سو تذبذب کے باوجود زنائشہ اپنی پلیٹ میں تھوڑا سا کھانا نکال کر کھانے کی طرف ہی متوجہ رہی تھی۔

”شکر ہے آج میں تمہارے لیے اچھے سے کھانے کا اہتمام کرنے میں کامیاب ہو گیا.. ڈاکٹر نے تمہارے لیے باہر کی ہر چیز کھانے پر سخت پابندی لگا رکھی ہے اور میں کوکنگ ایکسپرٹ بالکل نہیں' مجھے یقین ہے کہ تم میرے بنائے گئے سینڈوچز سے بیزار ہو چکی ہو گی...“ کھانا شروع کرتے ہوئے وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولا مگر زنائشہ نے کوئی توجہ نہیں دی۔

”تم نے یقیناً آج ٹیبلیٹس نہیں لیں۔“ چند لمحوں بعد عرش نے ہی خاموشی کو توڑا۔ ”یقین مجھے اس لیے ہے کہ تم مجھے جاگتی ہوئی ملی ہو ورنہ ٹیبلیٹس کھانے کے بعد میں نے تمہیں سوتے ہوئے دیکھا ہے۔“ عرش کے مزید کہنے پر بھی وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھی مگر یک دم اسے احساس ہوا کہ اس گھر میں آنے کے بعد شدید قسم کے ذہنی دباؤ میں بھی جس قدر گہری اور طویل نیند سوتی رہی ہے اس سے پہلے کبھی نیند اتنی فراوانی سے اسے میسر نہیں ہوئی تھی' اب جانے یہ دعاؤں کا اثر تھا یا کیا.. بہر حال خود اس کے لیے یہ سچ بہت عجیب اور حیران کن تھا' زنائشہ کی غیر دلچسپی اور خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے عرش نے بھی مزید اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا سو کھانا خاموشی کے درمیان کھایا گیا

itsurdu.blogspot.com

تھا۔

کمرے میں آکر بیڈ کے کنارے بیٹھی وہ تذبذب میں تھی کہ عرش کی تاکید پر عمل کرتے ہوئے ٹیبلٹس کھائے یا نہیں؟ کہ اچانک دستک نے اسے تذبذب سے نکالا' نظریں اندر داخل ہوتے عرش پر ٹھہر گئی تھیں۔

"یہ... تمہارا فون۔" عرش کے ہاتھ میں اپنا فون دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرانی اتر آئی۔

"تم جس سے چاہو بات کرو' کوئی پابندی نہیں' میں نے احتیاطاً یہ فون اپنے پاس صرف کچھ وقت کے لیے رکھنا چاہا تھا اور کوئی خاص وجہ نہیں تھی۔" فون اس کے حوالے کرتا وہ بولا اور پھر واپس جانے کے لیے پلٹ گیا۔

"سنو..." وہ بے اختیار اسے روک گئی مگر اس کے دیکھنے پر فوری طور پر اپنی بات نہ کہہ سکی۔

"میں تم سے کل رات کے لیے بہت شرمندہ ہوں... پریشان کر دیا تمہیں' پتہ نہیں کیا کیا کہہ دیا تھا۔" نظر جھکائے ہچکچاتے لہجے میں بولتی اسے حیران کر گئی' بغور عرش نے اس کے تاثرات دیکھے جو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"زنائشہ... تمہیں شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں' تمہیں نہیں پتہ مگر مجھے پتہ ہے کل رات کیا ہوا تھا... کل رات میں نے اسے مکمل پالیا جس کی تلاش نے ہر لمحہ مجھے بے قرار رکھا تھا۔" اس کے گہرے سنجیدہ لہجے پر زنائشہ کی نگاہ جھکی ہی رہی تھی۔

"تمہیں مجھ کو یا کسی کو بھی اپنی پاک دامنی کا یقین دلانے کی ضرورت نہیں' تمہیں مجھ پر اعتبار نہ ہو مگر مجھے تمہاری بے اعتباری سے کئی گنا زیادہ اعتبار ہے تم پر... تمہاری پاکیزگی پر' میں جانتا ہوں تمہارے گزرے کل اور آج میں بھی صرف میں موجود ہوں' بھروسہ ہے مجھے اپنے رب پر' اپنی دعاؤں پر' طویل عرصے تک تم میری آنکھوں سے اوجھل ضرور رہی ہو مگر میری دعاؤں کا حصار ہمیشہ تمہارے گرد قائم رہا ہے' جسے حالات کی سرد و گرم ہوا تک نہیں چھو سکتی' میری کوئی صبح' کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں' میں نے تمہاری سلامتی اور تحفظ کے لیے دعائیں نہ مانگی ہوں' میرے لیے کافی ہے کہ تم مجھے واپس مل گئی' میں اس کا مستحق نہیں تھا مگر اللہ تو بہت مہربان ہے۔" اس کے خاموش ہونے پر زنائشہ نے نظر اٹھا کر دیکھا مگر اس کی آنکھوں میں دیکھتے رہنے کی وہ تاب نہیں رکھ سکی تھی۔

"ہمارے درمیان اذیتوں سے بھرپور ماہ و سال فاصلے ضرور پھیلا گئے ہیں مگر مجھے بہت اچھی طرح اپنے دل' اپنی زندگی میں تمہارے مقام' تمہاری اہمیت کا بھی اندازہ کرواتے گئے ہیں' تمہارے دل سے بدگمانیوں کے بادل چھٹ جائیں گے

itsurdu.blogspot.com

تو تمہیں بھی درمیان کے یہ فاصلے ختم کرنے میں وقت نہیں لگے گا مگر میں جانتا ہوں اس سب کے لیے تمہیں وقت چاہیے... مجھے امید ہے کہ تھوڑا وقت تم مجھے بھی دو گی پھر یقیناً تمہیں زندگی سے کوئی شکوہ نہیں رہے گا۔" اپنے ہاتھوں پر نظر جمائے وہ بغور اسے سن رہی تھی۔

زندگی اپنے پاس کچھ نہیں رکھتی' یہ ہم سے جو کچھ چھینتی ہے وہ سب کسی نہ کسی صورت کہیں نہ کہیں ہمیں واپس بھی" لوٹا دیتی ہے" زندگی سے شکوہ کرنا بیکار ہے یہ میں نے تم سے سیکھا تھا زنائشہ... زندگی ایسی ہی ہوتی ہے اس میں سب کچھ خوب صورت اور اچھا کبھی نہیں ہوتا' ہر موڑ پر اس کا نیا روپ سامنے آتا ہے' ہمیں وہ سب کچھ قبول کرنا پڑتا ہے جو ہم قبول نہیں کرنا چاہتے' وہ راستہ اختیار کرنا ہی پڑتا ہے جس پر ہم چلنا بھی نہیں چاہتے... یہاں سب غلام ہیں یا سب بے بس' ایک دوسرے کو موردالزام ٹھہرا کر' دوش دے کر ہم کبھی منزل تک نہیں پہنچ سکتے اور ہم نے تو ابھی سفر کا آغاز کرنا ہے۔" اس کی جھکی پلکوں پر نگاہ جمائے وہ ایک لمحے کے لیے چپ ہوا۔ "تمہارے بیگ میں وہ رنگ موجود ہے جسے تم رکھ کر بھول گئی ہو... ہو سکے تو صرف ماما کی خاطر اسے دوبارہ پہن لو مجھے خوشی ہو گی کہ تم نے ان کی خواہش کا احترام کیا۔" کچھ تھا اس کے لہجے میں کہ زنائشہ نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا' بس ایک پل نگاہیں ملی تھیں اگلے ہی پل وہ پلٹ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

وہ گہری نیند سویا ہوا تھا جب فون پر آتی کال نے اسے بیدار کر دیا۔

میں تمہارے گیراج پہنچ رہا ہوں۔" دوسری جانب سے ابھرتی زرق کی آواز پہچانتے ہی اس کے حواس مکمل بیدار" ہو گئے تھے۔

تم پہنچو' مجھے بس پندرہ منٹ لگیں گے وہاں پہنچنے میں۔" اس نے جواب دیا اور پھر احتیاطاً گیراج کال کر کے زرق کے" پہنچنے کی اطلاع دی تاکہ وہ اگر پہلے پہنچ جائے تو انتظار میں باہر نہ رکنا پڑے۔ انگلیوں سے بکھرے بال سنوارتا' وہ چونک کر گلاس وال کے قریب بدلتے موسم کے رنگ دیکھتی زنائشہ کی طرف متوجہ ہوا' موقع غنیمت جان کر وہ کمرے کی سمت بڑھا۔ کچھ دیر بعد وہ جیکٹ پہنتا عجلت میں باہر آیا تو ٹرے میں چائے کے مگ سجائے آتی زنائشہ نے قدم روک لیے' شاید آج وہ عرش کو حیران کرنے کا ارادہ رکھتی تھی' اس کے قریب آنے پر عرش نے خاموشی سے مہکتی' بھاپ

itsurdu.blogspot.com

اڑاتی چائے کا مگ لے لیا جبکہ وہ پلٹ کر کاؤچ کی طرف چلی گئی' کاؤچ کے کنارے بیٹھی وہ گلاس وال سے غضب کے دلکش موسم اور کن من ہوتی بارش کو دیکھتی بس ایک پل کو اس کی طرف متوجہ ہوئی' جو گلاس وال کے نزدیک آ رکا تھا۔

اس وقت مجھے وہی لمحے یاد آ رہے ہیں جب تم نے آخری بار میرے لیے ایسی ہی چائے پکائی تھی۔" وہ یک دم اس کی طرف متوجہ ہوتا بولا۔ "آج صبح ہی میں سوچ رہا تھا کہ تمہارے ہاتھ کی پکی چائے کے لیے ابھی نجانے مجھے کتنا انتظار کرنا ہوگا۔" اس کے مزید کہنے پر زنائشہ نے بس ایک نظر اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا۔

"مجھے ابھی گیراج جانا ہے' میرے جانے کے بعد تم کیا کرو گی... اسٹڈی روم میں چلی جاؤ گی؟"

ہاں' شاید..." وہ مدھم آواز میں بولی' چند لمحے خاموشی سے گزر گئے تھے۔"

تم نے اپنی اسٹڈی دوبارہ شروع کی؟" عرش کو یاد آیا۔"

"...ہاں' میں نے اور دراج نے حال ہی میں ایم اے فائنل کے پیپرز دیے ہیں"

واقعی...!" عرش نے خوشگوار سی حیرت سے اسے دیکھا۔ "مجھے اندازہ نہیں تھا مگر زیادہ حیرت اس لیے نہیں کہ تم یہ کرسکتی تھیں۔" عرش کے تعریفی لہجے پر وہ چپ رہی۔ دوسری طرف عرش کی متلاشی نظروں نے ایک بار پھر اس کے ہاتھوں کو دیکھا جس میں ایسی کوئی آرائشی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی جس کی وہ شدید توقع رکھتا تھا۔

ایک عام آئینہ انسان کو اس کا عکس' اس کا چہرہ حقیقت سے کچھ زیادہ آگے بڑھ کر اچھا اور خوب صورت دکھا سکتا ہے' ضرورت یا خواہش کے تحت صبح' شام یہ آئینہ دیکھا جاتا ہے' مگر ایک آئینہ ایسا بھی ہے جسے عام طور پر دیکھنے کی خواہش یا ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی یا پھر یہ کہنا چاہیے کہ اس آئینے کا سامنا ہی کوئی نہیں کرنا چاہتا... اور یہ وہ آئینہ ہے جو وقت دکھاتا ہے' جو انسان کو کسی بھی رعایت کے بغیر اسے اس کا سچا اور کھرا چہرہ دکھاتا ہے' وہ چہرہ بہت خوب صورت بھی ہوسکتا ہے اور بہت کریہہ بھی۔ یہ وہ چہرہ ہوتا ہے جو انسان نے خود کمایا ہوتا ہے' خود تراشا ہوتا ہے' وہ کیا کچھ بوتا رہا ہے اپنے لیے' دوسروں کے لیے سب کچھ وقت کا آئینہ دکھا دیتا ہے نہ صرف یہ' بلکہ یہ بھی کہ اب آگے اسے اپنے اعمال کے مطابق پھول چننے ہیں یا کانٹے... وقت کے آئینے میں اپنا آپ دیکھنا کبھی کبھی ناقابل قبول بھی ہوتا ہے مگر آئینہ تو دیکھنا ہی پڑتا ہے' زندگی کے کسی نہ کسی حصے میں وقت یہ آئینہ خود ہی سامنے لے آتا ہے۔

itsurdu.blogspot.com

جانے یہ کیسی اعصابی تھکن تھی جو صبح سے ہی طاری تھی' آفس میں جیسے تیسے وقت گزار کر وہ سیدھا جم چلا گیا تھا مگر وہاں بھی اس کا دل نہ لگا' پہلے سوچا کہ گھر جانے کے بجائے سیدھا شوروم چلا جائے مگر اسے شہرام کی تاکید یاد تھی جو انہوں نے عرش کو بھی کر دی تھی' آج ان کے دوست اپنی فیملی کے ساتھ گھر آنے والے تھے' شہرام چاہتے تھے کہ ان دونوں کا تعارف بھی وہ اپنے دوست سے کروائیں یقیناً یہ کوئی خاص دوست تھے' حکم عدولی کی گنجائش ہی نہیں تھی' وہ نہیں جانتا تھا کہ عرش کے لیے آنا ممکن نہیں تھا مگر اس کا موڈ بالکل نہیں تھا' وہ بس چینج کر کے شوروم چلا جانا چاہتا تھا' اسے لگا تھا کہ سرِ شام تو شہرام کے مہمانوں کی آمد نہیں ہو سکتی مگر اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا تھا' غنیمت تھا کہ گیٹ کھلا ہوا ملا' اندر داخل ہوتے ہی ڈرائنگ روم سے ابھرتی آوازوں اور لاؤنج میں حسن اور حسین کے ساتھ کھیلتی ان دونوں کی ہم عمر بچی کو دیکھ کر اسے اطلاع مل گئی تھی کہ مہمان گھر میں موجود ہیں' خاموشی سے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔' وارڈروب کی طرف جاتے ہوئے اس کی نظر ٹیرس کی طرف کھلتے دروازے کی سمت اٹھی تھی' ٹیرس کا دروازہ مکمل کھولتا وہ باہر نکلا تھا' سامنے وہ جو بھی تھی' خوش رنگ لباس سے زیادہ اپنی خوش قامتی کے ساتھ ٹیرس کی باؤنڈری گرل پر بازو ٹکائے کھڑی شاید اس خوب صورت موسم اور ہلکی پھوار کو انجوائے کر رہی تھی' دوسری نگاہ اس نے سامنے والے ٹیرس پر ڈالی جہاں کرسی پر براجمان رجاء اپنے فون میں مصروف تھی مگر شقران کو دیکھتے ہی اس نے اشارے سے اس اجنبی لڑکی کے بارے میں پوچھا تھا' وہ کیا جواب دیتا سو لاعلمی سے شانے اچکا کر واپس کمرے میں جانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ تب ہی وہ لڑکی اپنے عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی چونک کر پلٹی تھی' اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے شقران کے قدم زمین نے جکڑ لیے تھے' وہ لڑکی اب مکمل طور پر متوجہ تھی شاید اس کی نظروں سے بھی شقران کا متغیر ہوا چہرہ چھپا نہیں رہ سکا تھا۔ اپنے شانوں پر ناقابلِ برداشت بوجھ اٹھائے وہ دو قدم پیچھے ہٹا تھا اور پھر سرعت سے کمرے سے ہی نہیں گھر سے بھی نکلتا چلا گیا تھا۔ پہلی کال اس نے عرش کو کی تھی۔

''...میں تمہارے گھر پہنچ رہا ہوں' تم جہاں کہیں بھی ہو فوراً وہاں پہنچو''

''شقران! ہوا کیا ہے' تم ٹھیک تو ہو؟'' اس کے لرزتے لہجے نے عرش کو تشویش میں ڈالا تھا۔

''مجھ سے ابھی کوئی سوال مت کرو' بتاؤ تم کہاں ہو؟'' شقران تقریباً چیخا تھا۔

''ابھی بھائی کی کال آئی ہے' ناراض ہو رہے تھے کہ نہ تم ان کے دوست سے ملنے پہنچے ہو نہ میں' مجھے وہاں زیادہ وقت''

itsurdu.blogspot.com

''نہیں لگے گا' تم گیراج پہنچو میں واپسی میں تمہیں پک کرلوں گا۔

ٹھیک ہے' میں گیراج پہنچ رہا ہوں۔'' لائن ڈسکنیکٹ کرنے کے بعد اس نے ایک پل کے لیے کچھ سوچا اور پھر رجاء ''

سے رابطہ کیا تھا۔

''رجاء' تمہیں میرا ایک کام کرنا ہے' کوئی سوال مت کرنا پہلے یہ بتاؤ وہ لڑکی ابھی ٹیرس پر ہی موجود ہے؟''

ہاں' موجود ہے۔'' حیران ہوتی وہ بولی تھی۔''

''تمہیں بہت احتیاط سے ابھی اس لڑکی کے چہرے کی کم از کم ایک کلیئر تصویر مجھے بھیجنی ہے۔''

شفران! تم سنجیدہ ہو؟'' وہ دنگ ہو کر پوچھ رہی تھی۔''

''رجاء' یہ بہت ضروری ہے' میں اس کی وجہ بھی تمہیں بتا دوں گا مگر پلیز ابھی یہ کام فوری طور پر کر دو۔''

اچھا ٹھیک ہے فون بند کرو' ایسا نہ ہو وہ ٹیرس سے چلی جائے۔'' شفران کی سنجیدگی کو محسوس کرتی وہ بولی تھی۔''

☆...☆...☆

اپارٹمنٹ تک وہ آنا نہیں چاہتی تھی' مگر زنائشہ کے بغیر ہاسٹل کے کمرے کی دیواریں اسے کاٹ کھانے کے لیے دوڑ رہی تھیں' تنہائی میں اس کی بیزاری اور بے چینی اور بڑھ رہی تھی' اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ زنائشہ نے فرار کی کوشش ضرور کی ہوگی مگر کامیاب نہ ہوئی' فون پر رابطہ بھی اب ناممکن لگ رہا تھا' اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے اب کیا کرنا چاہیے' زرکاش نے پہلی بار اسے بری طرح مایوس کیا تھا' جس کی امید اسے نہیں تھی' وہ اب اس سے زنائشہ کے معاملے پر بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی مگر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بھی نہیں بیٹھ سکتی تھی' وہ خود زنائشہ تک کس طرح پہنچ سکتی ہے یہ سوچنے کے لیے اسے اپارٹمنٹ آنا بہتر لگا تھا' زنائشہ کے ہاسٹل سے جانے کے بعد ویسے بھی ہاسٹل کے ماحول میں گھٹن محسوس ہوتی تھی' ایک ایک لمحہ وہاں وہ جبراً گزار رہی تھی' اپارٹمنٹ پہنچ کر بھی اس نے زرکاش کو اپنے وہاں موجود ہونے کی اطلاع نہیں دی تھی' بغیر کسی مداخلت کے اسے خاموشی سے بیٹھ کر زنائشہ تک جلد از جلد پہنچنے کا راستہ نکالنا تھا' بہت سوچ بچار کے بعد اس نے فیصلہ کیا تھا کہ کل صبح ہی وہ گیراج جائے گی اور جب تک عرش اسے زنائشہ سے ملوانے کے لیے راضی نہیں ہوگا وہ گیراج سے نکلے گی ہی نہیں' اس کے علاوہ کچھ اور وہ کر بھی نہیں سکتی تھی' اس نے اب تک زنائشہ کی گمشدگی سے رائمہ کو بے خبر ہی رکھا تھا' شام ہو چکی تھی اور اب اسے جلد از جلد رائمہ کی طرف جانا تھا'

itsurdu.blogspot.com

سیڑھیاں اترتے ہوئے اس نے یونہی ریلنگ سے نیچے دیکھا تھا' کوئی بہت تیزی سے اسٹیپس طے کرتا اوپر آرہا تھا' اس شخص کو دیکھتے ہوئے دراج کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں' سیڑھیوں پر سانس روکے کھڑی وہ اسے دیکھ رہی تھی جو کوریڈور میں آتا بائیں جانب مڑ گیا تھا' شاک سے نکلتی وہ احتیاطاً آدھا چہرہ چادر سے چھپائے تیزی سے بقیہ اسٹیپس اترتی وہیں رکی سامنے دیکھ رہی تھی' وہ شخص جس اپارٹمنٹ میں داخل ہو رہا تھا' دراج جانتی تھی کہ وہاں شہرام کی فیملی رہائش پذیر ہے مگر اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ عرش سے ان کا کیا تعلق ہے... سامنے والے اپارٹمنٹ کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے اسے یکایک سمجھ آنے لگا تھا کہ زرکاش کیوں عرش کی طرف سے مطمئن ہے کیوں وہ اس معاملے کو بہت لائٹ لے رہا ہے کیوں وہ چاہتا تھا کہ دراج' عرش سے نہ ملے' اسے یقین تھا کہ زرکاش پہلے سے عرش کو جانتا ہے یا کم از کم یہ ضرور جانتا ہے کہ وہ شہرام سے تعلق رکھتا ہے مگر اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ زرکاش نے یہ سچ اس سے کیوں چھپایا..؟ اس وقت اس کا فوکس صرف زنائشہ تھی' قدرت کی طرف سے راستہ اسے مل گیا تھا' اسے اب کل صبح کا انتظار کرنے کی بھی ضرورت نہیں تھی' جو کرنا تھا آج ہی کرنا تھا اور جلد از جلد کرنا تھا مگر بہت عجلت میں معاملہ بگڑ بھی سکتا تھا' شہرام کے گھر میں ابھی عرش موجود ہے جبکہ وہ عرش کی غیر موجودگی میں شہرام سے ملنا چاہتی تھی' تیز قدموں سے مین گیٹ کی سمت بڑھتے ہوئے اس نے اپنی رسٹ واچ میں وقت دیکھا' سات بج رہے تھے' اسے دو تین گھنٹے بعد یہاں واپس آنا بہتر لگا' اسے امید تھی کہ تب تک عرش جا چکا ہوگا اور رائمہ کی طرف اس کا اپنا وقت بھی جلد گزر جائے گا۔

☆...☆...☆

بیڈ پر گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے گہری سوچ کے درمیان ایک بار پھر اپنے فون کو دیکھا تھا' اس نے کئی بار چاہا تھا کہ فون آن کر کے دراج سے بات کرے اور اسے بتادے کہ اب وہ اس گھر کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتی' جس شخص کی وجہ سے پچھلے سال تک دن' رات اس کا دل لہو لہو ہوتا رہا ہے' اس شخص سے فرار ہو کر' جان چھڑا کر وہ اب کہاں جا سکتی ہے...؟ حقیقت سے کوئی کب تک جان چھڑا سکتا ہے...؟ فرار ہونا اتنا آسان ہوتا تو سارے راستے تو ابھی بھی کھلے تھے اس کے لیے... مگر اس گھر سے' عرش سے دور بھاگ کر' اس سے ہر تعلق توڑ کر خود اسے کیا حاصل ہو سکے گا...؟ وہی زندگی جو پچھلے چھ سالوں سے گزارتی وہ ہلکان ہو چکی تھی' عرش آخر کب تک اسے راضی کرنے کی کوشش کرتا رہے گا...؟ کب تک اس کی ضد کے سامنے اپنی انا' اپنے وقار کو جھکاتا رہے گا؟ چھ سال ایک دوسرے سے جدا اور بے خبر جس

itsurdu.blogspot.com

کرب میں بھی گزرے مگر گزر گئے' زندہ وہ بھی ہے اور زندہ عرش بھی رہا ہے' تو کیا اب اپنی مرضی سے الگ ہونے کے بعد کیا وہ جینا چھوڑ دے گا...؟ وہ کسی خوش فہمی میں مبتلا ہوئے بغیر حقیقت کی نظر سے حالات کی جانچ پڑتال کر رہی تھی' وہ جانتی تھی کہ وہ اگر پتھر بنی رہی تو ایک نہ ایک دن عرش تنگ آ کر اسے اس کے حال پر چھوڑ دے گا' چند الفاظ کہہ کر سب کچھ ختم کر دے گا' اس گھر کے دروازے اس پر بند کر دے گا اور پھر... اپنے دل اور اپنے گھر پر حکمرانی کرنے کے لیے کسی دوسری عورت کو زندگی میں لے آئے گا' اور وہ خود کہاں جائے گی...؟ اسی ہاسٹل کے ایک کمرے میں' جہاں ہر دن زندہ رہنے کی مشقت میں اور ہر رات تکیے میں سسکیاں دباتے ہوئے گزرے گی' ایک بار پھر وہ مشین بن کر رہ جائے گی' دراج کے پاس اس کی فکر کرنے والے محبت کرنے والے بہت سے رشتے تھے' سب سے بڑھ کر اس کی زندگی میں زرکاش تھا جو کسی بھی دن اسے ہمیشہ کے لیے ہاسٹل سے لے جائے گا' دراج اس کی طرح تنہا اور محروم نہیں تھی' دراج اور زرکاش اسے کب تک سہارا دے سکیں گے' وہ دونوں کبھی نہ کبھی تو اپنی ایک نئی زندگی شروع کریں گے' اپنے درمیان وہ اسے کیونکر مسلط کریں گے' خود اس کی خودداری بھی یہ نہیں گوارا کرے گی لیکن تنہا زندگی کا سامنا ساری عمر کرنا آسان نہ تھا... آج اگر وہ اپنی پاکدامنی کے گھمنڈ میں عرش سے منہ پھیر کر چلی بھی جاتی ہے تو کون ایسا شخص ہوگا اس دنیا میں جو اسے قبول کرنے کے لیے تیار ہوگا' کوئی مرد اس جیسی تن تنہا لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہے گا جس کے آج اور کل کے بارے میں وہ شکوک و شبہات رکھتا ہو... اور خود وہ بھی کسی پر بھروسہ کرنے کے قابل کہاں تھی... نہ خاندان' نہ کوئی خونی رشتہ' نہ حسن و دولت کچھ بھی تو اس کے پاس ایسا نہ تھا جس پہ وہ فخر کر سکتی... عرش کو اس سے لاکھ درجے بہتر اور خوب صورت عورت مل سکتی تھی' اس کے ساتھ اس گھر کی چھت کے نیچے وہ اب تک جتنا وقت بھی گزار چکی ہے اسے جانچنے کے بعد اسے احساس ہو گیا تھا کہ کوئی بھی اچھی عورت آنکھیں بند کر کے ساری زندگی کے لیے عرش پر اعتبار کر سکتی ہے مگر ایک عرش کے علاوہ کوئی اسے سر آنکھوں پر بٹھا کر نہیں رکھے گا... قدرت نے اسے یونہی نوازنا تھا' زندگی اسے بہت کچھ واپس لوٹا رہی تھی اور اسے قبول کرنے سے انکار کر کے وہ خود پر ظلم نہیں کر سکتی تھی' سچ تو یہ تھا کہ وہ عرش کو دوبارہ کھونا نہیں چاہتی تھی' اس گھر سے دستبردار ہونا نہیں چاہتی تھی' اس گھر میں گزرنے والا وقت گزری تمام صعوبتوں پر غالب آ گیا تھا' اسے یاد آ گیا تھا کہ عرش سے اس کا کتنا مضبوط اور مقدس تعلق ہے جس سے وہ اب نظر نہیں چرا سکتی تھی... یہ سب وہ دراج کو فون پر نہیں سمجھا سکتی تھی' اس نے

itsurdu.blogspot.com

سوچ لیا تھا کہ وہ خود عرش کے ساتھ جا کر دراج کو یہاں لائے گی' اس گھر میں جو اس کا اپنا تھا' وہ بیڈ سے اترتی تیزی سے گلاس ونڈو تک آئی تھی' ذرا پردہ ہٹا کر باہر دیکھا عرش کے ساتھ گاڑی میں کوئی اور بھی موجود تھا' پردہ چھوڑ کر وہ تیز قدموں سے باہر ہال کے گیٹ تک آئی تھی۔

☆...☆...☆

اسٹڈی روم میں اس وقت ماحول بہت گھمبیر تھا' شقران کا فون تھامے وہ بغور اس لڑکی کی تصویر دیکھ رہا تھا جسے شہرام کے تعارف کروانے کے دوران سرسری نظر سے دیکھا تھا' شقران نے فون پر اسے معاملے کی نوعیت اور سنگینی سے آگاہ کیا ہوتا تو بھی وہ اس لڑکی کے سامنے بیٹھ کر اس کے چہرے کے ساتھ پیش آئے حادثے کی تفصیلات نہیں پوچھ سکتا تھا مگر شقران جو کچھ کہہ رہا تھا اس پر یقین کرنے کے لیے اس کا دل بھی نہیں مان رہا تھا۔

عرش! میری آنکھوں نے کوئی دھوکہ نہیں کھایا ہے' وہ وہی تھی' میرے سامنے مجسم حقیقت بنی موجود تھی'' اور میں...'' لرزتے لہجے میں شقران بات مکمل نہیں کرسکا تھا' اس کا رنگ ابھی تک خوف سے زرد تھا' اس کی کیفیت کو عرش بخوبی سمجھ سکتا تھا۔

''...میں اسے دیکھ رہا تھا' اسے پہچان رہا تھا' اسے پہچاننے میں غلطی کم از کم میں نہیں کرسکتا''

شقران! تمہارا یہ کہنا اپنی جگہ ٹھیک ہے مگر غلطی کی گنجائش ہو بھی تو سکتی ہے' اتنے عرصے بعد آج اچانک وہ تمہارے'' سامنے... تمہارے ہی گھر میں... یہ کوئی مشا اور تمہارے وہم کا معاملہ بھی تو ہوسکتا ہے۔

''یہ مشابہت آج سے پہلے مجھے کسی چہرے میں کیوں نظر نہ آئی؟ یہ وہم ہے تو اس میں آج ہی یہ کیوں مبتلا ہوا؟''

یہ میرا وہم نہیں ہے عرش... وہ حقیقت بن کر میری آنکھوں کے سامنے تھی' اس کا چہرہ اس حقیقت کا ثبوت ہے'' جو چہرہ مجھے راتوں میں نیند سے بیدار کردیتا ہے' اسے پہچاننے میں غلطی میں کر ہی نہیں سکتا۔'' شقران اپنے لفظوں پر زور دیتا بولا تھا۔

جب بھائی میرا تعارف اپنے دوست راسب سے کروا رہے تھے تو سب کے درمیان وہ بھی موجود تھی نارمل دکھائی'' دے رہی تھی' جو کچھ تم بتا رہے ہو اس حساب سے مجھے اس کے رویے یا تاثرات سے کوئی غیر معمولی چیز محسوس نہیں ہوئی تھی... وہ بھائی کے دوست کی بہن ہے' بھائی نے اسے رجاب کہہ کر مخاطب کیا تھا۔'' عرش اسے تفصیل بتا رہا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

"تمہیں کیا لگتا ہے' کیا اس نے بھی تمہیں پہچان لیا ہوگا؟"

"اسے پہچاننے کے بعد میں چند منٹ بھی اس کا سامنا کرنے کے قابل نہیں رہا تھا' میں نہیں جانتا کہ اس نے مجھے پہچانا یا نہیں' یہ تو آنے والا وقت بتائے گا مگر اس کی آنکھوں میں جو چہرہ مجھے دکھائی دیا وہ میرا ہی تھا' میں بس اتنا جانتا ہوں۔" شقران کے لہجے اور چہرے کے تاثرات میں شدید اضطراب تھا۔ "میں نے کئی بار اس کے سامنے آجانے کی دعا کی تھی' انجانے خوف اور اپنے انجام سے باخبر ہونے کے باوجود میری نظروں نے ہر دن اس کے چہرے کو تلاش کیا تھا... آج ایک طویل عرصے بعد اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے مجھے پھر اپنا وجود زمین میں دھنسا محسوس ہو رہا ہے... میں نے کتنا بھیانک اور ناقابل تلافی نقصان کر ڈالا ہے' اس کا شدت سے احساس مجھے آج اس کا چہرہ دیکھنے کے بعد ہوا ہے' تم بھی تو دیکھ رہے ہو' تم بھی مجھ سے نفرت کرو' بہتر ہوگا کہ اپنے ہاتھوں سے مجھے منوں مٹی تلے دبا دو..." اس کی سرخ آنکھوں اور چہرے پر پھیلی اذیت نے عرش کو دھچکا پہنچایا تھا' وہ اس کا بہترین دوست تھا غم گسار تھا' ہمیشہ وہ دونوں ایک دوسرے کو جذباتی سہارا دیتے رہے تھے' ایک دوسرے کی ہمت و حوصلہ بڑھاتے رہے تھے۔

شقران! خود کو مضبوط رکھو اگر اس نے تمہیں نہیں پہچانا تو بھی تمہیں خود اپنی پہچان کروانی ہے' قدرت نے تمہیں یہ موقع دیا ہے' پچھتاووں سے نکلنے کا' تلافی کرنے کا... اب تک تمہاری نظریں اسے ڈھونڈتی رہی ہیں' تمہاری دعائیں قبول ہوئی ہیں تو اب حوصلہ بھی رکھو' بس یہ یاد رکھو وہ معاف کرے یا سزا سنائے' اس کا سامنا تمہیں کرنا ہے اور صرف تم کیوں؟ میں تمہارے ساتھ ہوں' تم تنہا بالکل نہیں ہو' جو بھی حالات سامنے آئیں گے ہم مل کر اس کا سامنا کریں گے۔" عرش نے اسے تسلی دینے کی بھرپور کوشش کی تھی' جو سر ہاتھوں میں تھامے بیٹھا تھا۔

☆...☆...☆

ہال سے کمرے اور کمرے سے ہال کے چکر لگاتی وہ عرش کا ہی انتظار کر رہی تھی' جانے وہ کیا کچھ بتانا چاہتا تھا' یقیناً اہم باتیں ہوں گی جو وہ آکر کرنے والا ہے... اسی بارے میں سوچتے ہوئے طرح طرح کے وسوسے دل و دماغ میں سر اٹھاتے اسے بے چینی میں مبتلا کر رہے تھے' اس بے چینی سے نجات اور دھیان ہٹانے کے لیے اسٹڈی کی طرف بڑھی تھی' مگر پھر یونہی درمیان میں رکتی ڈرائنگ روم میں داخل ہوگئی' ایک ایک کر کے اس نے تمام لائٹیں آن کر دی تھیں' سینٹرل ٹیبل کے پاس رکتے اس کی نظریں مغربی دیوار پر سجی تصویر پر ٹھہر گئی تھی جس میں عرش نے اپنے

itsurdu.blogspot.com

بازو پر لیٹے گہری نیند سوئے نوزائیدہ بچے کو سینے سے لگا رکھا تھا' ایک چھوٹا سا نو عمر بچہ عرش کے گھٹنے پر چہرہ ٹکائے بیٹھا تھا جبکہ اس کے ہی جیسا ایک اور بچہ عرش کی پشت پر اس کی گردن میں بازو حمائل کیے موجود تھا' نوزائیدہ بچے کے علاوہ ان سب کے مسکراتے چہروں پر شوخی اور شرارت چمک رہی تھی۔ ان سب میں سے کسی ایک کے چہرے سے بھی نظر ہٹانا مشکل تھا' فوٹو گرافر کی مہارت نے اس تصویر کو خوب صورت پوسٹر میں بدل دیا تھا' سناٹے میں گھری وہ اس تصویر کے مزید قریب گئی' جانے کتنی دیر تک اس کی آنکھیں ان بچوں کے خدوخال کو جانچتی رہی تھیں۔

عرش واپس گھر آیا تو زنائشہ کو گلاس ونڈو کے پاس کھڑا دیکھ کر حیران ہوا یقیناً اس کی آمد سے انجان بھی نہیں تھی۔

"... زنائشہ"

مجھے اس وقت نہ کوئی بات کرنی ہے نہ سنی ہے۔" رخ پھیرے لرزتے لہجے میں بولتی وہ اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتی" تھی مگر عرش اپنی جگہ رک نہیں سکا تھا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ؟"

"میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی' تم باہر جاؤ۔"

تم کہو گی تو میں ساری رات گیٹ پر گزار دوں گا مگر مجھے تم سے بات کرنی ہے' اچانک کیا ہوا ہے تمہیں؟" شدید" پریشان ہو کر وہ بولتا اس لمحے خاموش ہوا جب زنائشہ نے اس کی جانب رخ کیا تھا۔

"میں جانتی ہوں تم مجھ سے کیا بات کرنے والے ہو۔"

تم کیا جانتی ہو؟ میں یہ جاننا چاہتا ہوں۔" دنگ نظروں سے اس کی سرخ سوجی آنکھوں اور ستے چہرے کو دیکھتا وہ" بولا تھا۔

یہی کہ کوئی توجوہات ہوں گی جن کے تحت تم شادی کر چکے ہو اور تمہارے بچے بھی ہیں پھر بھی اس گھر کو میرے"
"... حوالے کر کے تم نے کتنا بڑا احسان کیا ہے مجھ پر

تم کس شادی اور کن بچوں کی بات کر رہی ہو؟" ہک دک نظروں سے عرش اسے دیکھ رہا تھا' جو اس کے سامنے سے" ہٹتی بیڈ کے کنارے جا بیٹھی تھی۔

تمہاری شادی اور تمہارے بچوں کی بات کر رہی ہوں۔ وہی تینوں بچے جو تمہارے ساتھ اس تصویر میں ہیں۔"""

itsurdu.blogspot.com

سر جھکائے وہ گھٹی آواز میں بولی تھی جبکہ عرش گہری سانس بھرتا اس کی طرف بڑھا تھا۔

میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔" اپنے سامنے کارپٹ پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے عرش سے نظریں چرائے وہ بمشکل ضبط کرتی بولی تھی۔

مجھے اس بارے میں تم سے کوئی بات کرنی بھی نہیں جس کا کوئی سر پیر ہی نہیں ہے... ڈرائنگ روم میں موجود تصویر کے بارے میں خود کڑی سے کڑی ملا کر پریشان ہونے سے بہتر تھا کہ تم دو ٹوک سوال پہلے مجھ سے کر لیتیں... پتہ نہیں میں کبھی یہ اندازہ لگا سکوں گا بھی یا نہیں کہ تمہاری نظر میں، میں کس حد تک بے اعتبار انسان ہوں۔" عرش کے تاسف زدہ لہجے پر وہ اسے دیکھنے پر مجبور ہوئی تھی۔

تمہاری نظر میں، میں جیسا بھی ہوں لیکن یہ یاد رکھنا کہ میں زندگی میں ایک بار محبت اور ایک ہی بار شادی پر ایمان رکھنے والا انسان ہوں... اور یہ دونوں کام اپنے طور پر میں کر چکا ہوں۔

تو... تم نے کوئی دوسری شادی نہیں کی؟" وہ پھنسی پھنسی آواز میں پوچھ رہی تھی۔

ابھی بھی اس سوال کی ضرورت ہے؟" جواباً سوال کرتا وہ خشمناک نظروں سے اسے دیکھنے لگا جو اس کی بات سے قدرے مطمئن ہوئی تھی۔

تصویر میں بچے نظر آ گئے، تین دن سے ایک مجذوب بندہ تمہارے قدموں میں بیٹھا ہے وہ نظر نہیں آیا تمہیں۔" اس کے خشمگین لہجے پر زنائشہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میری آنکھیں پہلے سے زیادہ خراب ہو گئی ہیں یا پہلے سے بہتر... تم مجھے پہلے سے کئی گنا زیادہ حسین نظر آتی ہو۔" اس کی گہری نظروں پر نگاہ چراتی زنائشہ کا رنگ بدلا تھا۔

"تم شاید یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ اس بندے کی آنکھیں ضرور خراب ہو چکی ہیں۔"

دلچسپی سے اس کے سرخ چہرے کو دیکھتا وہ مزید بولا تھا۔" اس وقت میرے دل کی ترجمانی میر جی بہت پہلے خوب کر گئے۔

یاقوت کوئی ان کو کہے ہے کوئی گل برگ

ٹک ہونٹ ہلا تو بھی کہ اک بات ٹھہر جائے

itsurdu.blogspot.com

اس کی گہری مسکراتی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے زنائشہ نے بری طرح جھینپ کر اپنا ہاتھ اس کی آنکھوں پر رکھ دیا تھا بے ساختہ مسکراتے ہوئے عرش نے اس کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹا کر گرفت میں ہی رکھا تھا' نظریں اس کے ہاتھ میں چمکتی انگوٹھی پر ٹھہر گئی تھیں' تب ہی ہارن کی تیز آواز عرش کو بری طرح چونکا گئی تھی' حیرت سے زنائشہ نے اس کے بدلتے تاثرات دیکھے جبکہ عرش تیزی سے ونڈو کی طرف گیا تھا' ہارن کی آواز پھر گونجی تھی' گیٹ پر گاڑی کی ہیڈ لائٹس دیکھتے ہوئے اس نے وقت ضائع کیے بغیر امام کو کال کی تھی۔

"کیا بتایا ہے تم نے بھائی کو؟ ایسا کیا دیکھا یہاں تم نے کہ بھائی گھر پہنچ گئے ہیں۔" بری طرح مشتعل ہو کر وہ دھاڑا تھا۔

"عرش! میں اپنے گھر پر اپنے پیر کی تکلیف میں کراہ رہا ہوں' اس سے پہلے ہیں نے کون سی تمہاری خبریں ادھر ادھر کی ہیں جو تم مجھ پر شک کر رہے ہو...؟" امام الٹا اس پر ناراض ہوا تھا۔

"تمہیں بعد میں دیکھتا ہوں۔" لائن ڈسکنیکٹ کرتا وہ حیران پریشان کھڑی زنائشہ کی طرف آیا تھا۔

"میں گیٹ کھولنے جا رہا ہوں' مگر تم کمرے سے باہر مت نکلنا..." عجلت میں ہدایت دیتا وہ جاتے ہوئے رکا تھا۔

"اور جو بھی صورتحال ہو گھبرانا بالکل نہیں۔" تاکید کرتا وہ تیزی سے کمرے کی لائٹس آف کرتا باہر نکل گیا تھا' باہر ہارن کی آواز مسلسل بلند ہو رہی تھی' تاریکی میں ساکت کھڑی زنائشہ کا دل انجانے خوف اور خدشات سے ڈوبتا جا رہا تھا۔

☆...☆...☆

ڈور بیل کی گونج کے ساتھ گیٹ بھی مسلسل دھڑ دھڑایا جا رہا تھا' اپنے اعصاب کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کرتا وہ گیٹ تک پہنچا تھا' پہلا چہرہ جو نظر آیا وہ اسے ششدر کر گیا تھا' زہریلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے دراج سامنے تھی۔

"کیوں... گنگ ہو گئی زبان؟ یہاں تم سے بھی بڑے بڑے عیار پڑے ہیں' ہٹو سامنے سے۔" کاٹ دار لہجے میں غراتی وہ راستہ بناتی اندر داخل ہوئی تھی جبکہ اس کے پیچھے آتے شہرام کی آنکھوں سے ٹپکتے جلال نے عرش کو دم بخود کر دیا تھا۔

"عرش! اگر اس لڑکی کے الزامات درست ثابت ہوئے تو یہ ہمارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہو گا۔" سحر سخت غصیلے لہجے میں بول کر تیز قدموں سے شہرام کے پیچھے اندر آئیں تھیں۔

"زنائشہ... زنائشہ کہاں ہو تم؟" دراج کی تیز بلند آواز کمرے کی تاریکی میں ساکت کھڑی زنائشہ کی سماعتوں سے ٹکراتی

itsurdu.blogspot.com

سب کچھ بھلا دینے کے لیے کافی تھی۔ بے اختیار تیر کی طرح بھاگتی وہ کمرے سے نکلی تھی' سامنے کھڑی دراج کو دیکھتی وہ ایک پل کو بے یقین رہی مگر اگلے ہی پل وہ اس سے لپٹتی اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکی تھی۔

''دراج تم ٹھیک تو ہو' میں نے دیر تو نہیں کی؟ مجھے معاف کر دو' یہ سب تمہیں میری وجہ سے برداشت کرنا پڑا ہے۔'' رندھے لہجے میں بول رہی تھی جوابا زنائشہ بس اس کے کاندھے پر سر رکھے سسک رہی تھی۔ شعلہ بار نظروں سے شہرام اب اسے دیکھ رہے تھے جو نگاہ ملانے کے قابل نہ تھا۔

''ذرا سی شرم' ذرا سی حیا بھی باقی رہی تھی تمہارے اندر میری آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے...؟ میری پشت پر میرے بھروسے کا خون کرتے ہوئے...؟'' شہرام کی آواز پر عرش لمحے کو چونکا تھا جبکہ زنائشہ رونا بھول کر دہل اٹھی تھی' اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ یہ مشتعل ہوتا شخص کون ہے جس کے سامنے عرش کے لیے نگاہ اٹھانا مشکل ہو رہا ہے۔

''بھائی! میں جانتا ہوں کہ میری وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچی ہے لیکن آپ پہلے میری بات سن لیں پھر...''

''مجھے اب اور کچھ نہیں سننا یہ سننے کے بعد کہ تم نے ایک لڑکی کو اغواء کیا ہے' زبردستی اسے قید کر کے رکھا ہے' تین دن سے تمہاری مجرمانہ کارروائیاں میری ناک کے نیچے جاری ہیں اور میرے فرشتوں تک کو خبر نہ ہوئی۔'' شہرام کے اشتعال نے اسے بات مکمل کرنے کا بھی موقع نہیں دیا تھا۔

''آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں ہے؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ میں ایسا کر سکتا ہوں؟'' دنگ نظروں سے عرش نے ان کے غصے میں تمتمائے چہرے کو دیکھا تھا۔

''شہرام بھائی! اگر اس میں ذرا بھی شرم و حیا باقی ہوتی تو زنائشہ کی یہاں موجودگی اور رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کے باوجود یہ آپ سے سوال' جواب نہ کر رہا ہوتا' شرمسار ہوتا۔'' دراج درمیان میں بول اٹھی تھی۔

''تم اپنی بکواس بند کرو۔'' عرش بھڑک کر اس پر غرایا تھا۔

''بکواس نہیں کر رہی تمہارے کرتوتوں کی قصیدہ خوانی کر رہی ہوں اور کرتی رہوں گی۔'' دراج بھی چپ نہ رہی تھی۔ ''زنائشہ! دھوکہ دہی اس شخص کی سرشت ہے' اس نے تمہیں تو کیا اپنے بھائی کو بھی نہیں بخشا' میں اگر ان کے پاس جا کر حقیقت سے آگاہ نہ کرتی تو یہ بے خبر رہتے کہ یہ شخص کیا گل کھلا چکا ہے مگر یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے اسے اس کے گھر والوں کے سامنے بے نقاب کیا اور پہنچ گئی تمہیں اس کی قید سے نجات دلانے۔'' دراج بلند آواز

itsurdu.blogspot.com

میں بول رہی تھی جبکہ زنائشہ کے لیے دشوار تھا اس تمام صورتحال کو سمجھنا۔

سن لیا تم نے... اس سے کہیں زیادہ ذلت سمیٹتا ہوا میں یہاں تک پہنچا ہوں صرف تمہاری وجہ سے۔ تم نے مجھے منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔" دراج کی وجہ سے شہرام کا اشتعال مزید بڑھا تھا۔

دراج! یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" زنائشہ نے دراج کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے پوچھا۔"

"سب سمجھ آ جائے گا۔ تم بس چلو میرے ساتھ یہاں سے۔"

یہ کہیں نہیں جائے گی تمہارے ساتھ۔" عرش نے خونخوار نظروں سے دراج کو دیکھا تھا۔"

میں لے کر جاؤں گا اسے یہاں سے' مجھے روکو گے تم روک سکتے ہو مجھے تم؟" شہرام شدید طیش میں عرش سے پوچھ رہے تھے جبکہ ساکت کھڑی سحر فوراً حرکت میں آ تیں زنائشہ کی طرف بڑھی تھیں۔

"زنائشہ! تم ہمارے ساتھ چلو۔"

"نہیں۔" زنائشہ کرنٹ کھا کر ان سے دور ہوئی تھی۔ "میں آپ کو نہیں جانتی' میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی۔"

"زنائشہ! تمہیں اب گھبرانے یا ڈرنے کی ضرورت نہیں' تمہیں یہاں سے جانے سے اب کوئی نہیں روک سکتا۔"

دراج کے تسلی دینے والے انداز پر زنائشہ نے زرد پڑتے چہرے کے ساتھ ایک نگاہ عرش کو دیکھا تھا' جو بے بسی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اگلے ہی پل وہ پلٹ کر بھاگتی ہوئی کمرے کی طرف گئی تھی۔

شہرام بھائی' دیکھ لیا آپ نے اپنے بھائی کی سفاکی' کس طرح سے اس نے ایک معصوم لڑکی کو ڈرا دھمکا کر رکھا ہوا ہے" بے چاری اس کی دہشت سے زرد پڑ گئی ہے۔" دراج شدید غصے میں شہرام سے مخاطب ہوئی تھی۔

"تمہیں اس معاملے میں کچھ بولنے کی ضرورت نہیں۔"

عرش! تمیز سے بات کرو' یہ کوئی طریقہ ہے بات کرنے کا۔" سحر غصے میں عرش پر برسی تھیں۔"

اب بھی اسے تمیز و تہذیب یاد دلانے کی کسر باقی رہتی ہے؟ ساری اخلاقیات تو یہ ہمارے منہ پر مار چکا ہے اور کتنے ثبوت چاہئیں تمہیں۔" شہرام الٹا سحر پر برسے تھے۔ "اسے کمرے سے باہر لے کر آؤ' میں اب مزید یہاں رک کر اپنا منہ کالا نہیں کروانا چاہتا..."

بھائی! میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے آخر آپ میری بات تو سنیں۔" عرش کے لیے مزید ضبط کرنا مشکل ہوا تھا۔"

itsurdu.blogspot.com

اس سے زیادہ اور غلط کام کیا کرو گے تم جو یہاں میں دیکھ چکا ہوں۔'' شہرام قدرے بلند آواز میں بولے تھے۔ ''

میں زنائشہ کو لے کر آتی ہوں۔'' دراج بول کر دو قدم ہی کمرے کی سمت بڑھی تھی کہ عرش جارحانہ تیوروں کے ''

ساتھ اس کے راستے میں آیا تھا۔

تم کس حق سے میرے بیڈ روم میں قدم رکھو گی... اپنی حد میں رہو۔ ''

عرش اس سے پہلے کے شہرام غصے میں بے قابو ہو جائیں' چپ چاپ جا کر زنائشہ کو لے آؤ۔'' سحر کے دھیمی آواز میں ''

گھر کنے پر وہ خون آشام نظروں سے دراج کو دیکھتا کمرے کی سمت بڑھ گیا تھا۔

اپنے عقب میں دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے لائٹس آن کی تھیں' مگر زنائشہ کہیں دکھائی نہیں دی' اس کی متلاشی

نگاہیں وارڈروب تک جا کر وہیں ٹھہر گئی تھیں' ایک پل کو عرش کا دل چاہا تھا کہ کمرے کو اندر سے لاک کر لے چاہے

باہر کوئی قیامت ہی کیوں نہ آجائے' یا پھر کچھ ایسا ہو جائے کہ وہ اس کمرے سے زنائشہ کو ساتھ لے کر کہیں غائب

ہو جائے مگر یہ دونوں ہی کام ناممکنات میں سے تھے۔

میں یہاں سے نہیں نکلوں گی' وہ کون لوگ ہیں میں جاننا بھی نہیں چاہتی' ان سب کو باہر نکالو اس گھر سے۔'' وہ بہتے ''

آنسوؤں کے درمیان بولی تھی۔

''... تم باہر آؤ ''

میں نہیں آؤں گی باہر' میں کسی کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی' تم باہر جاؤ۔'' عرش کا ہاتھ جھٹکتی وہ وحشت سے بولی ''

تھی۔

تم نے کہا تھا یہ میرا گھر ہے' یہاں وہی ہو گا جو میں چاہوں گی' میں اس گھر سے باہر قدم بھی نہیں رکھنا ''

چاہتی۔'' مزاحمت کرتی وہ پھر چیخی تھی۔

''... زنائشہ! کچھ دیر کی بات ہے' یہ گھر تمہارا ہی ہے' اس گھر سے کوئی تمہیں الگ نہیں کر رہا ''

میں یقین نہیں کرنے والی' چھ سال تک ہمیں ایک دوسرے کے مرنے' جینے کی خبر تک نہ تھی' جب یہ ہو سکتا ہے تو ''

کچھ بھی ہو سکتا ہے۔'' اس کے لرزتے لہجے پر عرش چند لمحوں تک اس کے وحشت زدہ تاثرات دیکھتا کچھ بول نہیں

سکا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

زنائشہ! کم از کم تم تو اس مشکل وقت میں میری بات کو سننے اور سمجھنے کی کوشش کرو' چھ سال بعد اگر میں تمہارے سامنے زندہ سلامت موجود ہوں تو صرف اس شخص کی وجہ سے جسے باہر تم نے مجھ پر چیختے دیکھا ہے' ان تین دنوں میں اگر مجھے موقع ملتا تو میں سب سے پہلے تمہیں بھائی کے بارے میں بتاتا' تمہاری تلاش میں دن رات ایک کرنے میں وہ بھی میرے ساتھ رہے ہیں کیونکہ وہ مجھے اپنی اولاد کی طرح چاہتے ہیں' مجھے اذیت میں نہیں دیکھ سکتے تھے' میں اس دن کے انتظار میں تھا جب تم دوبارہ مجھ پر اعتبار کر کے مجھ سے راضی ہو جاتیں اور پھر میں تمہیں اپنے ان چند عزیز اور مقدس رشتوں کی اپنی زندگی میں موجودگی کے بارے میں بتا کر تمہیں حیران کر دیتا مگر... اس سے پہلے ہی سارا معاملہ بگڑ گیا ہے' صرف تمہاری اس دوست کی وجہ سے... جانے میرے بارے میں کیا کچھ غلط اس نے بھائی سے کہا ہے کہ وہ میری ایک بات تک سننے کے لیے تیار نہیں... اور پھر اچانک تمہیں یہاں دیکھ کر وہ جانے کون' کون سی غلط فہمیوں میں مبتلا ہو گئے ہیں... تمہاری دوست نے بہت اچھی طرح مجھے سب کی نظروں میں گرا دیا ہے زنائشہ! اب تم ہی میری مدد کر کے میری بات مان کر مجھے بھائی کی نظر میں معتبر کر سکتی ہو۔" اس کا ہاتھ تھامے وہ التجائی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

جس طرح تمہیں راضی کرنا میرے لیے زندگی اور موت کا سوال بنا ہوا تھا' بالکل اسی طرح بھائی کا مجھ سے راضی رہنا" بھی میرے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے' وہ میرے محسن ہیں' ان کے بہت احسانات ہیں مجھ پر' میں تمہیں ان کے بارے میں جب سب کچھ بتاؤں گا تو تم بھی قائل ہو جاؤ گی' بس اس وقت میری بات مان کر ان کے ساتھ چلی جاؤ' میں بھی تمہارے ساتھ ہوں' اب تم ہی مجھے مزید شرمساری سے بچا سکتی ہو ورنہ تمہاری دوست نے تو مجھے بھائی اور بھابی سے نظر ملانے کے قابل بھی نہیں چھوڑا ہے۔" عرش بمشکل بات مکمل کر سکا تھا کہ زنائشہ کے آنسو اور چہرے پر پھیلا خوف دل کو مٹھی میں جکڑ رہے تھے۔

ان سے کہو جو بات کرنی ہے یہیں کر لیں' میں دراج کو بھی سمجھا دوں گی..." زنائشہ نے ایک آخری کوشش کی تھی۔"

دراج کی وجہ سے ہی تو وہ تمہیں یہاں سے لے جانا چاہتے ہیں' وہ اس وقت بہت غصے میں ہیں' میں ان کے گھر جا کر ہی" اب کوئی بات کر سکتا ہوں۔ تم بھی میری طرح خاموشی سے ان کی بات مان لو گی تو میرے لیے کچھ آسانی ہو جائے گی... تمہیں واپس میرے ساتھ گھر ہی آنا ہے۔" عرش کے کہنے پر وہ بس دھندلائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی' اسے

itsurdu.blogspot.com

واقعی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے عرش کی بات ماننی چاہیے بھی یا نہیں' عجیب وسوسوں میں گھری وہ عرش کے ساتھ باہر نکل آئی تھی۔

پریشان مت ہو زناشہ! جو غلطی ہے' میری ہے' تم سے کسی کو شکایت نہیں' بھائی بھابی بہت اچھے ہیں' تمہارے مل جانے پر سب سے زیادہ وہی خوش ہونے والے ہیں' میں بھی چاہتا ہوں کہ تم گھر جا کر سب سے ملو' تصویر میں جن بچوں کو تم نے دیکھا ہے وہ بھائی کے ہی ہیں' میں یہی بتانے جا رہا تھا اس وقت تمہیں مگر...'' خاموش ہو کر اسے دیکھنے لگا تھا جو اپنے آنسو خشک کرتی دروازے کی سمت بڑھ گئی تھی۔ باہر منتظر کھڑی وراج نے اسے دیکھتے ہی اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور اپنے ساتھ لے کر ہال سے نکلتی چلی گئی تھی' ان دونوں کے باہر جاتے ہی سحر نے پلٹ کر عرش کو دیکھا تھا۔

آپ لوگ میری کوئی بھی بات سنے بغیر کیسے کسی کے لگائے گئے الزامات کو سچ مان سکتے ہیں؟'' شہرام پہلے ہی باہر جا چکے تھے سو وہ اب کھل کر احتجاج کر سکتا تھا۔

اس لڑکی کے الزامات پر سر جھکانے کے لیے کیا یہ کافی نہیں کہ زناشہ حقیقتاً تمہارے اس گھر میں موجود ہے؟ تمہیں'' کم از کم مجھے تو بتانا چاہیے تھا' کیوں اس طرح چھپا کر رکھا تم نے زناشہ کو؟ حالانکہ یہ موقع تو بہت خوشی کا ہونا چاہیے تھا مگر تم نے اسے کچھ کا کچھ بنا ڈالا ہے' شہرام یونہی غصے سے نہیں اکھڑے ہیں' زناشہ کی دوست نے جانے کون' کون سے الزام لگائے ہیں' کیا کچھ نہیں کہا ہے تمہارے خلاف... یہ تو ہم جانتے ہیں کہ یہاں پہنچنے تک ہم کس طرح اس کے ہاتھوں بے عزت ہوتے رہے ہیں' مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا کہ شہرام اتنے ضبط کا مظاہرہ بھی کس طرح کر رہے ہیں' اس لڑکی کے الزامات بہت حد تک سچ ثابت ہو چکے ہیں' اب تم گھر پہنچو اور اس معاملے کو سنبھالو' مجھے تم نے اعتماد میں لیا ہی نہیں تھا سو میں تمہاری کوئی مدد کرنے کی پوزیشن میں ہرگز نہیں۔'' آخری جملے عجلت میں بولتیں سحر تیز قدموں سے وہاں سے گئی تھیں۔ اس سارے معاملے کو بگاڑنے کی ذمہ دار دراج تھی' زرکاش کو کال کرتے ہوئے وہ سخت اشتعال میں تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

ہراساں بیٹھی وہ اس بحث کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جو دراج' سحر اور شہرام کے درمیان چھڑی تھی۔

سو باتوں کی ایک بات' زناشہ کو میں کسی صورت یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتی' جب یہ آپ کے بھائی سے اپنے کسی تعلق''

itsurdu.blogspot.com

کو قبول نہیں کرتی تو آپ کیسے، کس حق سے اس پر اپنا فیصلہ تھوپ سکتے ہیں...؟ تین دن تک یہ کس اذیت میں رہی ہے آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے، آپ زنائشہ کی فکر چھوڑیں اور اپنے شتر بے مہار بھائی کو لگام ڈالیں۔" دراج کے تند و تیز لب و لہجے پر شہرام خون کے گھونٹ پی رہے تھے مگر سحر مزید تحمل کا مظاہرہ نہیں کر سکی تھیں۔

دراج! ہم مانتے ہیں کہ عرش نے غلط کیا ہے، زبردستی اسے زنائشہ کو گھر نہیں لے جانا چاہیے تھا مگر ہم بھی کہاں اس کی طرف داری کر رہے ہیں، تم نے جو کچھ بتایا اس کے بعد ہم نے لمحہ نہیں لگایا عرش تک پہنچ کر باز پرس کرنے میں، نہ ہی اس کی غلطی پر پردہ ڈالنے کی اب کوئی کوشش کر رہے ہیں، لہٰذا تم بار بار عرش کی غلطی کو مہرہ بنا کر ہماری نیت اور شرافت پر انگلی مت اٹھاؤ... زنائشہ قبول کرے یا نہ کرے مگر عرش سے اس کا تعلق ایک حقیقت ہے، زنائشہ اب ہمارے گھر کی عزت ہے، یہ گھر عرش کا ہے تو اس کا بھی ہے، اس کا یہاں رہنا ناجائز نہیں، جب گھر موجود ہے، ہم موجود ہیں تو ہم کیوں زنائشہ کو تمہارے ساتھ ہاسٹل بھیج دیں..."

مجھے اب اندازہ ہو رہا ہے کہ زنائشہ کو اپنے ساتھ یہاں لا کر میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔" دراج نے سحر کی بات کاٹی تھی۔ "آپ لوگ زبردستی زنائشہ پر اپنا حکم مسلط نہیں کر سکتے کیونکہ یہ آپ کے درمیان رکنا ہی نہیں چاہتی، جب اسے عرش سے اپنا تعلق ہی قبول نہیں تو پھر اس کے رشتے داروں سے اس کا کیا لینا دینا، جب وہ اسے دھوکہ دے کر فرار ہوا تھا تب تو کسی کو توفیق نہ ہوئی تھی کہ پلٹ کر اس بے چاری کی خبر لی جائے۔ اب سب کو اپنے حق بھی یاد آ گئے اور تعلق بھی۔" دراج بگڑے تیوروں کے ساتھ بولی تھی۔

تم سے مزید کوئی بحث کرنا بیکار ہے، جس معاملے کے سر پیر سے ہی تم ناواقف ہو اس پر بات کرنے سے بہتر ہے کہ تم معاملات سے پہلے پوری طرح آگاہی حاصل کر لو... غلطی عرش نے کی ہے، اسی لیے میں بہت ضبط کے ساتھ تمہاری وہ باتیں بھی برداشت کر رہا ہوں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، بہتر یہی ہے کہ عرش کے آنے تک خاموش رہا جائے، ویسے بھی اب یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے، زنائشہ اب ہماری ذمہ داری ہے، میں اس گھر کا سربراہ ہوں اور میں جانتا ہوں کہ مجھے آگے کیا کرنا ہے۔" شہرام کے برہم لہجے پر وہ ناگواری سے کچھ کہتے کہتے رک کر زنائشہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی، اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا، اپنی کلائی پر اس کے ٹھنڈے برف ہاتھ کی گرفت سے ہی دراج کو اس کی پریشانی اور گھبراہٹ کا اندازہ ہو رہا تھا، ایک بار پھر دراج نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی تب ہی شفقران

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تھا۔

عرش اپنے ساتھ زرکاش کو بھی ساتھ لایا تھا تاکہ وہ تمام معاملات کو سنبھالتے دراج کو بھی سمجھا سکیں تاکہ وہ آئندہ ان کی زندگی میں مداخلت نہ کرے۔

شہرام کے بھڑکنی پر شفران الٹے قدموں واپس نکل گیا تھا' چند لمحوں بعد عرش کے پیچھے ہی اندر آتے زرکاش کو دیکھتے ہوئے دراج سلگ کر صوفے سے اٹھی رہتی۔

"اچھا...تو اپنا سپورٹر تم ساتھ لے کر آئے ہو۔" کاٹ دار نظروں سے عرش کو دیکھنے کے بعد وہ زرکاش کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"زرکاش! آپ پہلے ہی اس معاملے سے خود کو الگ کر چکے ہیں' لہٰذا آپ درمیان میں نہ ہی آئیں تو اچھا ہے' یہ آپ بھی سن لیں' زنائشہ میرے ساتھ جانا چاہتی ہے اور میں اسے ساتھ لے کر جاؤں گی..."

"زنائشہ کیا چاہتی ہے یہ میں زیادہ بہتر جانتا ہوں مگر تم ایک بات سن لو کہ میں اب تمہارا کوئی بے ہودہ الزام برداشت نہیں کروں گا' تمہیں کوئی حق نہیں یہاں سب کو بے عزت کرنے کا۔" عرش سرخ چہرے کے ساتھ اس کی بات کاٹ کر بولا تھا۔

"میں نے تمہارے گھر والوں کے سامنے صرف سچ پر مبنی تمہارے شرمناک کارنامے بیان کیے ہیں' کیا یہ سچ نہیں کہ تم زنائشہ کو بے ہوشی کی حالت میں لے کر فرار ہوئے تھے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تم نے اسے زبردستی اپنے گھر میں قید رکھا' اس پر تشدد کیا' اس سے اپنے نام نہاد تعلق کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی...؟ نفس پرست' دھوکے باز انسان..."

"دراج! ہوش و حواس میں رہ کر بات کرو۔" زرکاش کی آواز پر وہ عرش کو گھور کر رہ گئی تھی۔

"زرکاش! بات اگر اس حد تک میرے یا میرے کسی بھائی کے کردار تک آئے گی تو بہت کچھ میں بھی کہہ سکتا ہوں۔" شہرام ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟ کہنا کیا چاہتے ہیں آپ...؟" دراج نے تیز نگاہوں سے شہرام کے بپھرے چہرے کو دیکھا تھا۔

"دراج! خاموش رہو تم...حد سے آگے مت بڑھو' تمہیں جو کرنا تھا تم کر چکی ہو' زنائشہ کے لیے مجھے عرش پر بھی بھروسہ ہے اور شہرام پر بھی...زنائشہ کیا چاہتی ہے وہ خود بتا سکتی ہے' تم اپنی زبان سے یہاں کسی کی دل آزاری نہیں

itsurdu.blogspot.com

کرو گی۔" زرکاش کے سخت برہم لہجے پر دراج نے زہر خند نظروں سے عرش کو دیکھا تھا۔

"ٹھیک ہے' میں تمہارے سارے الزامات قبول کرلوں گا اگر زنائشہ ان سب کی تصدیق کر دیتی ہے۔" بھینچے لہجے میں عرش نے دراج سے کہا تھا اور پھر سن بیٹھی زنائشہ کی طرف متوجہ ہوا تھا جو سر اٹھا کر کسی جانب دیکھنے کے قابل نہ تھی۔

"بتاؤ سب کو زنائشہ! میں کس حد تک گھٹیا اور بد کردار ہوں؟ بتاؤ کہ میرے کون کون سے عتاب سے بچا کر تمہاری دوست تمہیں یہاں تک لائی ہے؟" عرش کو اس وقت آر یا پار ہونے کے لیے زنائشہ کی لب کشائی کی ضرورت تھی مگر وہ سب کی نظریں خود پر محسوس کرتی سر جھکائے بالکل جامد و ساکت تھی۔

"زنائشہ! اس طرح خاموش رہ کر تم اپنی دوست کا جھوٹا بھرم قائم رکھنے کی کوشش مت کرو... تمہیں بتانا ہو گا کہ تمہاری یہ دوست کس حد تک مبالغہ آرائی کر کے مجھے مجرم ثابت کرنا چاہتی ہے۔" زنائشہ کی خاموشی اس وقت عرش کے لیے سخت تکلیف کا باعث بن رہی تھی۔

"تم اسے مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ تمہاری پارسائی کی گواہیاں دیتی پھرے' اس کی خاموشی سب کو بتا چکی ہے کہ تم کل بھی اس کے مجرم تھے اور آج بھی ہو۔" دراج تلخ اور طنزیہ لہجے میں بولی تھی۔

"زرکاش! یہ اب میرے گھر کا معاملہ ہے جس میں' میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کروں گا۔" شہرام کے سخت سپاٹ لہجے نے زرکاش کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔

"شہرام! میں شرمندہ ہوں کہ آپ سب کو بہت ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑا ہے' میں آپ سے معذرت کرتا ہوں' مجھے یا کسی اور کو واقعی آپ کے گھر کے معاملات میں دخل دینے کا حق نہیں' عرش اور زنائشہ کے لیے آپ زیادہ بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔"

"زرکاش! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں' یہاں کسی کو یہ حق بھی نہیں کہ زنائشہ کے لیے فیصلے کرے۔" دراج نے بھڑک کر کہا تھا۔

"ایک لفظ بھی اور مت کہنا' چلو فوراً یہاں سے۔" زرکاش کے لہجے میں سخت تنبیہ تھی۔

"مگر زنائشہ میرے ساتھ جانا چاہتی ہے' میں اسے ساتھ لیے بغیر نہیں جاؤں گی۔" دراج کا احتجاج سنے بغیر زرکاش نے اس کا ہاتھ پکڑا اور رکے بغیر وہاں سے نکلتا چلا گیا' ڈوبتے دل کے ساتھ بیٹھی زنائشہ کی نگاہ بس ایک پل کو عرش سے ملی

itsurdu.blogspot.com

تھی' ایک پل میں ہی جانے کتنا تاسف اور شکوے زنائشہ کو اس کی آنکھوں میں نظر آئے تھے۔

اب تم کس کی گواہی سننے کے لیے یہاں رکے ہو...؟ تمہاری وجہ سے آج اس بدزبان لڑکی کے ہاتھوں میری عزت کا جنازہ نکلا ہے' صرف تمہاری وجہ سے میں سر جھکائے رکھنے پر مجبور رہا ہوں' ورنہ کیا مجال تھی کہ یہ لڑکی میرے ہی گھر میں آکر مجھے بے عزت کرتی' ہم سب کی شرافت پر کیچڑ اچھالتی..." شہرام کے مشتعل لہجے میں کہے گئے جملے زنائشہ کو مزید شرمندہ کر گئے تھے۔

"مجھے معاف کردیں' میں آپ سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہتا تھا۔"

اس وقت تو تمہیں صرف اپنا منہ چھپانا چاہیے' چلے جاؤ میری نظروں کے سامنے سے تم..." عرش کا ندامت سے لبریز لہجہ شہرام کو پھر سے اکھاڑ گیا تھا۔ جبکہ زنائشہ لرز کر اپنی جگہ سے اٹھی تیر کی طرح عرش کے قریب جا پہنچی تھی' اس کا فق چہرہ رو دینے والا ہو رہا تھا۔

چلو یہاں سے..." کانپتی آواز میں وہ بمشکل بولی تھی۔"

تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی۔" شہرام کی سخت بلند آواز پر وہ رکی سانس کے ساتھ بس عرش کے چہرے کو تک رہی تھی جبکہ عرش ششدر نظروں سے شہرام کو دیکھ رہا تھا۔

عرش! مجھے لے چلو یہاں سے۔" کانپتے ہاتھوں کی گرفت اس کے بازو کے گرد بڑھاتی وہ زیرلب بولی تھی۔ اس کے چہرے پر پھیلے کرب اور آنکھوں سے برستے سیال سے عرش بمشکل نگاہ ہٹاتا دوبارہ شہرام کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

یہ ابھی میرے ساتھ جائے گی۔" ہمت مجتمع کرتا وہ کہہ گیا تھا۔"

کس منہ سے تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ گے...؟ یہ اپنی دوست کے ہر الزام کی تصدیق کرچکی ہے' اس بدزبان لڑکی کو تم پر فوقیت دے کر اب کس منہ سے تمہارے ساتھ جانا چاہتی ہے۔" شہرام کے طیش بھرے لہجے پر حواس باختہ ہوتے عرش نے اسے دیکھا تھا جو ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھتی نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

بھائی! ابھی اسے میرے ساتھ جانے دیں' میں اسے واپس یہاں لے آؤں گا..." صورت حال کچھ ایسی تھی کہ عرش کا سارا اعتماد ڈانواں ڈول ہو چکا تھا' اسے بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا کہ شہرام کو کس طرح کنوینس کرے جبکہ اس وقت یقیناً وہ اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہ رہے تھے۔

itsurdu.blogspot.com

تم یہ چاہتے ہو کہ میں اسے تمہارے ساتھ جانے دوں اور کل زرکاش بھی کسی نئے الزام کے ساتھ میرے سامنے آکر کھڑا ہو جائے... تم یہ چاہتے ہو کہ کل تمہاری طرح شفران بھی اپنی من مانی کر کے کسی بھی راہ چلتی عورت کو لا کر میرے سامنے کھڑا کر دے اور مجھے پھر وہی ذلت اٹھانی پڑے جو آج اٹھائی ہے۔'' شہرام کے غصیلے لہجے میں کہے جملے کسی برچھی کی طرح عرش کے سینے پر لگے تھے' اپنے بازو پر زنائشہ کی کمزور پڑتی گرفت پر وہ اس کی جانب دیکھ بھی نہیں سکا تھا۔

''آپ شاید غصے میں یہ بھول رہے ہیں کہ آپ کے سامنے کوئی راہ چلتی عورت نہیں' زنائشہ ہے' جو میرے نکاح میں ہے یہ' میری عزت اور میری غیرت ہے۔'' غم و غصے کو ضبط کرتا وہ اپنی آواز پر قابو نہیں رکھ سکا تھا۔

''مجھے یہ تفصیل مت بتاؤ' کھیل' تماشہ بنا رکھا ہے نکاح جیسے مقدس رشتے کو۔'' شہرام بھڑک اٹھے تھے۔

''شہرام! وہ کہہ رہا ہے کہ زنائشہ کو واپس لے آئے گا' ابھی تو ان دونوں کو جانے دیں' بیوی ہے اس کی' ایسے کیسے کوئی منہ اٹھا کر الزام لگانے آجائے گا۔'' خاموش کھڑی سحر مزید چپ نہیں رہ سکی تھیں۔

''تم خاموش رہو' میں جانتا ہوں میں کیا کر رہا ہوں' یونہی زندگی نہیں گزاری ہے میں نے۔'' سحر پر بری طرح وہ برس پڑے تھے۔

''تم کیوں رکے ہو' جاؤ اب یہاں سے۔'' شہرام نے دوبارہ عرش کو قہر آلود نظروں سے دیکھا تھا' عرش لب بھینچے وہ جارحانہ قدموں کے ساتھ ڈرائنگ روم سے نکلتا چلا گیا تھا' زنائشہ ساکت کھڑی اسے دیکھتی رہ گئی تھی' تب ہی سحر اس کی ڈھارس بندھانے تیزی سے اس کے قریب چلی آئی تھیں۔

''پریشان مت ہو زنائشہ... عرش آجائے گا ابھی' میں اسے بلا لوں گی۔'' اس کے برف جیسے سرد ہاتھوں کو تھام کر سحر نے نرم لہجے میں کہا تھا۔

''عرش یہاں نہیں آئے گا تو کہاں جائے گا' یہ گھر ہے اس کا لیکن اسے سمجھا دو کہ عرش کے ساتھ یہ کہیں نہیں جائے گی' میں نہیں چاہتا کہ وہ گستاخ لڑکی جسے نہ اپنے کردار کی پروا ہے نہ زرکاش کے کردار کی' میرے خاندان کی شرافت پر انگلی اٹھائے یا میرے گھر کے کسی فرد پر الزام لگائے' عرش پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے اسے یہ پتہ ہونا چاہیے کہ وہ کس طرح اپنا اور زرکاش کا رشتہ مشکوک بنا رہی ہے۔'' شہرام کے ہنوز بھڑکتے برہم لہجے پر اس بار زنائشہ نے ان کی جانب

itsurdu.blogspot.com

دیکھا تھا۔

کیا کہا آپ نے دراج کے بارے میں...؟" زنائشہ کی تیز آواز پر خاموش کھڑے شہزان نے بھی بری طرح چونک کر "اسے دیکھا تھا۔ "دراج اور زرکاش کے خلاف میں آپ کا ایک لفظ بھی اور برداشت نہیں کروں گی' نہ اس نے کوئی غلط کام کیا ہے اور نہ ہی میں کوئی راہ چلتی عورت ہوں جسے مال غنیمت سمجھ کر آپ قابض ہو سکتے ہیں۔" اس کے بھڑکتے بلند لہجے پر حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی تھیں۔

بہت خوب.. تمہارے حلق سے یہ آواز اس وقت کیوں نہ نکلی جب وہ بد لحاظ لڑکی میرے بھائی پر کیچڑ اچھال رہی "تھی؟" بغور اس کے تیور دیکھتے شہرام تلخ لہجے میں پوچھ رہے تھے۔

عرش جو ہے سب کے سامنے ہے' اس کے کردار کو میری کسی گواہی کی ضرورت ہے نہ ہی کسی تصدیق کی' دراج " کو حقیقت کا اندازہ نہیں اس نے وہی کہا جو اسے نظر آ رہا ہے' اور یہ کیا آپ نے بھائی' بھائی کی رٹ لگا رکھی ہے' میں عرش کے ماں باپ کے علاوہ اس سے تعلق رکھنے والے کسی انسان کو نہ جانتی ہوں نہ مانتی ہوں' جب مجھے آپ سب سے "...کوئی سروکار ہی نہیں تو آپ کو یہ حق کس نے دیا کہ مجھ پر اپنا فیصلہ تھوپ کر اس گھر میں روکیں

زنائشہ! تم اپنی جگہ درست ہو' مگر آہستہ آہستہ تم جان جاؤ گی کہ عرش کا ہم سے کیا تعلق ہے' یہ گھر بھی عرش کا ہی " ہے اس نسبت سے یہ گھر بھی تمہارا ہے اور ہم سب بھی تمہارے اپنے ہیں۔" زنائشہ کے تیور اور شہرام کے بگڑتے تاثرات پر گھبرا کر درمیان میں بولتیں سحر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

یہ عرش کا گھر ہو سکتا ہے نہ میرا' آپ عرش کو بلائیں' مجھے اس کے ساتھ اپنے گھر جانا ہے۔" وہ قطعی لہجے میں بولی " تھی۔

"عرش میری اجازت کے بغیر تمہیں یہاں سے نہیں لے جائے گا' یہ ذہن نشین کر لو۔ "

میں اس کی محتاج نہیں خود بھی جا سکتی ہوں' یہ آپ ذہن نشین کریں۔" وہ سلگ کر بولی تھی۔ "

کہاں جاؤ گی؟ میری اجازت کے بغیر عرش کے گھر کے دروازے بھی تمہارے لیے نہیں کھلیں گے' تمہارے لیے " بہتر یہی ہے کہ جو کہا جا رہا ہے اس پر عمل کرو۔" شہرام کے کرخت لہجے پر دنگ ہوتی زنائشہ نے سحر کو دیکھا تھا۔

کون ہے یہ شخص؟ ان کا دماغ خراب ہے یا پھر ذہنی مریض ہیں یہ؟" حیرت و غصے میں وہ سحر سے سوال کر رہی تھی۔ "

itsurdu.blogspot.com

تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ عرش میرا بھائی ہے اور میرا فرمانبردار ہے۔" شہرام اپنے لفظوں پر زور دیتے باور کروا رہے تھے۔ "سحر! تم اسے اچھی طرح سمجھا دو کہ اب اسے یہیں رہنا ہے' تمہاری ذمہ داری ہے اب یہ' اسے یہ بھی سمجھا دینا کہ آئندہ میں اپنے سامنے اس کی اونچی آواز ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔" سخت برہمی سے انہوں نے سحر کو تاکید کی تھی۔

"زنائشہ! تم میرے ساتھ آؤ۔" سحر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے جانا چاہا تھا' غم اور غصے کی شدت سے نڈھال ہوتی زنائشہ اس قابل بھی نہ تھی کہ ان کا ہاتھ جھٹک دیتی' شہرام اس حد تک اس پر حاوی ہو چکے تھے کہ اس کا دماغ ماؤف ہو گیا۔

"بھائی! عرش کو کچھ کہنے کا ایک موقع تو دے سکتے ہیں آپ' زنائشہ کو آپ سے یا سب سے چھپا کر رکھنے کی اسے ضرورت ہی کیا ہے' زنائشہ ہم سب سے ناواقف ہے' اتنے طویل عرصے کی گمشدگی کے بعد اچانک اس کے لیے عرش کو ہی قبول کرنا مشکل تھا اور اب اس طرح جبراً اسے یہاں روکنا...اسے ہم سب سے مانوس ہونے کے لیے وقت چاہیے' عرش زیادہ بہتر انداز میں ہم سب کی اہمیت اور منصب سے اسے آگاہ کر سکتا ہے ورنہ اس طرح تو زنائشہ سے پہلے عرش ہی ہم سب سے متنفر ہو جائے گا۔" شفقران نے دھیمے لہجے میں انہیں معاملے کی نزاکت سے آگاہ کرنا چاہا تھا۔

"جس قدر تم اس کا ساتھ دے چکے ہو' مجھے اندھیرے میں رکھنے کے لیے' وہی کافی ہے' اب مزید اس کی غلطی پر پردے ڈالنے کی کوشش مت کرو' پہلی بار ایسی ذلت اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا ہے مجھے' دو' تین دن میں برسوں کے بھروسے کی دھجیاں اڑ گئیں صرف ایک لڑکی کی وجہ سے...اب ان دونوں کو وہی کرنا ہو گا جو میں چاہوں گا' یہ عرش کو بھی اپنی زبان میں سمجھا دینا...ورنہ جس کے لیے اس نے میری آنکھوں میں دھول جھونکی ہے اسی کے لیے ہم سب پر فاتحہ پڑھ کر ہمیشہ کے لیے ہماری زندگی سے چلا جائے۔" اپنی بات کہتے وہ تیز قدموں سے ڈرائنگ روم سے نکل گئے تھے۔

www.PakDigestNovels.Com

بازو سینے پر باندھے دیوار سے پشت لگائے کھڑی وہ تنے ہوئے تاثرات کے ساتھ ایک کڑی نگاہ زرکاش پر ڈالتی منہ پھیر گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

تمہاری وجہ سے پہلے ہی عرش کے سامنے میری زبان خراب ہو چکی ہے' میری ہزاروں تاکید کے باوجود تم نے وہی کیا' جس سے اجتناب کرنا چاہیے تھا' مجھ سے وعدہ خلافی کر کے تم نے نہ صرف زنائشہ کو بھڑکایا بلکہ اسے غلط مشورے دیے' عرش کے خلاف فضول گوئی بھی کی' عرش نے کال ریکارڈ کی تھی' سب سن چکا ہوں میں' اب تو میں اس سے نظر بھی نہیں ملا سکتا' مزید کسر تم نے آج پوری کر دی ہے' میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تمہاری وجہ سے شہرام کے سامنے مجھے اس حد تک شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔"

"میں بھی یہ نہیں سوچ سکتی تھی کہ آپ اتنی بڑی حقیقت مجھ سے چھپائیں گے' میری پریشانی سے اچھی طرح واقف ہونے کے باوجود آپ نے عرش کے بارے میں سب چھپایا' مجھ سے غلط بیانی کر کے اس کا ساتھ دیتے رہے' مجھ سے زیادہ اہمیت رکھتا تھا وہ آپ کے لیے۔" وہ سخت تاسف سے بولی تھی۔

"میں صرف کسی مصلحت کے تحت خاموش تھا' ورنہ مجھے سچ چھپانے کی کیا ضرورت تھی... شہرام تک پہنچنے سے پہلے تم نے مجھ سے اجازت لینا تو دور کی بات' اطلاع تک دینا گوارا نہ کیا' اب سکون سے ہو تم شہرام کے گھر میں سب کے سامنے اپنا اور میرا امیج خراب کر کے... دراج! وہ سب شریف خاندانی لوگ ہیں' سوچے سمجھے بغیر تم کیسے کسی پر الزامات کی بوچھاڑ کر سکتی ہو... تمہیں تو وہاں زنائشہ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر مجھے سب کے تاثرات نظر آ رہے تھے' میں اگر زبردستی تمہیں وہاں سے نہ لاتا تو کچھ بعید نہ تھا کہ شہرام خود تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں اپنے گھر سے باہر نکال دیتے۔" زرکاش کے شدید ناگوار لہجے پر وہ پیشانی پر بل ڈالے سلگتی نگاہ اس پر ڈال کر رہ گئی تھی۔

"اب کچھ نہیں کہو گی تم... تمہاری ساری باتیں' ہنسنا رونا' اب سب زنائشہ کے لیے ہے' میرے لیے کچھ نہیں۔"

"کچھ کہوں تو مسئلہ' نہ کہوں تو بھی مسئلہ' ابھی وہاں سب کی اتنی باتیں برداشت کر کے آئی ہوں' اب یہاں آپ مجھ پر برسے جا رہے ہیں۔" احتجاجاً غصے میں بولتے ہوئے اس کی آواز رندھ گئی تھی۔

"میں برس نہیں رہا' صرف سمجھا رہا ہوں جسے تم سمجھنے کے لیے تیار نہیں۔" زرکاش زچ ہوا تھا۔

"تمہیں کوئی بات ایک ہی بار میں سمجھ نہیں آتی' مجھ پر بھروسہ کیا صرف باتوں کی حد تک ہے...؟ دنیا دیکھی ہے میں نے' تم سے زیادہ تجربہ ہے میرا... عرش ویسا بالکل نہیں ہے جیسا امیج تم نے اپنے ذہن میں بنا کر مہر لگا دی ہے' جس شخص کو تم جانتی تک نہیں اس کے بارے میں اتنے وثوق سے بیان کیسے دے سکتی ہو...؟ تم اسے صرف اتنا ہی جانتی ہو

itsurdu.blogspot.com

جتنا کہ زنائشہ نے تمہیں بتایا' وہ بھی اس دور میں جب وہ عرش کی طرف سے دلبرداشتہ تھی' اس کی طرف سے مایوس اور بدظن ہو چکی تھی۔ ایسے میں عرش کے لیے وہ کچھ اچھا کہنے کے قابل ہی نہیں تھی' جس انسان سے دل بدظن ہو' چوٹ کھایا ہوا ہو' اس کے لیے زبان سے اچھی بات کیسے نکل سکتی ہے' اس میں تو وہ برائیاں بھی نظر آنے لگتی ہیں جو اس انسان میں سرے سے موجود ہی نہیں ہوتیں' عرش کو بھی اس بات کا اندازہ تھا اسی لیے وہ کسی کی بھی مداخلت کے بغیر اپنے اور زنائشہ کے درمیان پھیلے فاصلوں کو ختم کرنا چاہ رہا تھا' اسے خود سے راضی کر کے اپنے گھر والوں تک لے جانا چاہتا تھا' مگر تم نے درمیان میں آکر سارا معاملہ بگاڑ دیا' اب جانے اسے شہرام کے کن سوالوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو گا۔

"مجھے زنائشہ کے لیے جو بہتر لگا میں نے کیا آپ نے بھی تو ہاتھ جھاڑ دیئے تھے اور کیا کرتی۔" وہ خفت سے اتنا ہی بولی تھی۔

"یہی تو مسئلہ ہے' بس زنائشہ کو سامنے رکھ کر باقی ہر طرف سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں تم نے... اگر مجھے ذرا بھی شبہ ہوتا کہ زنائشہ کے لیے عرش خطرناک ثابت ہو سکتا ہے' یا زنائشہ اس کے ساتھ محفوظ نہیں تو میرے لیے مشکل نہیں تھا اسے عرش کے گھر سے نکال لانا مگر جس حد تک میں عرش اور اس کے گھر والوں کو جان پایا ہوں اس کے بعد مجھے عرش کے ساتھ زنائشہ کا مستقبل بہت روشن اور کامیاب نظر آرہا ہے' زنائشہ درست جگہ پہنچ چکی ہے' وہ اب تمہاری ذمہ داری نہیں ہے' اس کو اپنی نئی زندگی کے آغاز میں جو دشواریاں درپیش ہیں' ان سے اسے خود نمٹنے دو' تمہاری ذمہ داری صرف یہ ہے کہ اس کا اعتماد بحال کرو' اسے ڈھارس دو' مثبت مشورے دو' عرش سے اور حالات سے فرار ہونے کے راستے مت دکھاؤ' عرش کے گھر والوں کے درمیان ایڈجسٹ ہونے کے لیے اسے یقیناً تمہارے اچھے مشوروں اور مدد کی ضرورت ہے لیکن فی الوقت بگڑتی صورتحال کا تقاضا یہ ہے کہ تم ابھی اس سے بالکل الگ رہو' اس سے کوئی رابطہ نہ کرو' معاملات کو بہتر کرنے کے لیے اس وقت اسے عرش کی مدد درکار ہے کیونکہ یہ ان دونوں کا بہت ہی ذاتی قسم کا معاملہ ہے ورنہ خدانخواستہ تمہاری طرح جذبات کی رو میں بہہ کر زنائشہ نے کوئی انتہائی قدم اٹھا لیا تو اس کے لیے صرف ایک ہاسٹل ہی رہ جاتا ہے اور ساری زندگی اسے میرے اور اپنے درمیان برداشت کرنے کا عہد تم بھی نہیں کر سکتی ہو' اس دن کی نوبت مت آنے دو' جب زنائشہ خود اپنی بربادی کا ذمہ دار تمہیں ٹھہرائے' اٹھا سکو گی اپنی عزیز ترین دوست کی بربادی کا بوجھ...؟" وہ اب حقیقت سے آگاہ کرتا اس پہلو کا منفی رخ بھی دکھا رہا تھا لیکن وہ سمجھنا ہی کب چاہتی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

وہ خود غرض لڑکی تھی، جس کے لیے صرف اپنا آپ اہم تھا۔

"کیوں ڈرا رہے ہیں مجھے... آپ نے تو اس کے نام نہاد شوہر کی جگہ لا کر مجھے کھڑا کر دیا ہے دار پر۔" وہ دنگ ہو کر بول اٹھی تھی۔

"دور اندیشی سے کام لے کر خبردار کر رہا ہوں تمہیں، دوسری بات یہ کہ جس جگہ تم عرش کو دیکھ رہی ہو، وہ وہاں ہے ہی نہیں۔"

"مجھے اس کا کیا کرنا، میری طرف سے وہ..." یکدم زبان دانتوں تلے دبا کر اس نے زرکاش کی خشمناک آنکھوں میں دیکھا تھا۔ "میرا مطلب ہے کہ مجھے صرف زنائشہ کی خوشی عزیز ہے۔"

"میری بات سنو، یہ جو تم ابھی عرش کے سامنے اتنی باتیں بنا کر آئی ہو، مجھے بتاؤ ذرا کہ زنائشہ نے تمہاری کسی ایک بات کی بھی تصدیق کی...؟ تمہارے عرش کے خلاف کسی بیان پر وہ تمہارے ساتھ کھڑی ہوئی؟ بقول تمہارے وہ وہاں رکنا بھی نہیں چاہتی تھی مگر اس نے ایک بار بھی تمہیں میرے ساتھ جاتے دیکھ کر تمہیں روکنے کی یا تمہارے ساتھ جانے کی خواہش ظاہر کی؟ ایک بار بھی پکارا تمہیں...؟" زرکاش کے سوالوں پر الجھتی وہ فوری طور پر کچھ بول نہیں سکی تھی۔

"... مگر... اس نے تردید بھی تو نہیں کی اگر تصدیق نہیں کی تو اور وہ کیا کہتی وہ تو پہلے ہی بتا چکی تھی کہ پہلے کی بات مت کرو، ابھی کی کرو۔" زرکاش درمیان میں بولا تھا۔

"عقل کو زنگ لگ جائے گا، کبھی کبھی اسے استعمال کر لیا کرو، تین دن ایک چھت تلے عرش کے ساتھ گزار کر وہ ابھی منظر عام پر آئی ہے، وہ تین دن ہی بھاری ہیں اس تمام عرصے پر جو زنائشہ نے تمہارے ساتھ گزارا ہے لہٰذا پہلے کی بات بھول جاؤ کیونکہ زنائشہ بھی اب وہ نہیں رہی ہے جو پہلے تھی، زیادہ نہیں بس کچھ دن اور صبر کر لو پھر اپنی تسلی کے لیے عرش کے خلاف اس کے سامنے بات کر کے دیکھ لینا۔ فرق نظر آ جائے گا تمہیں پہلے اور اب میں۔" زرکاش کے خشمگیں لہجے اور ذومعنی جملے سنتی وہ بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔

"میرے لیے یہ ناقابل برداشت ہے کہ کوئی تم پر چیخے، تمہیں غصے یا نفرت سے دیکھے، لوگ ہمارے عمل کو دیکھتے ہیں پہلے... نیت تک پہنچنا بعد کی بات ہوتی ہے۔ شہرام اور عرش کو تمہاری نیک نیتی ہی طشتری میں سجا کر نہیں دکھا سکتا تھا،

itsurdu.blogspot.com

تمہاری عزت وتوقیر میں کمی آئے یہ بھی مجھے گوارا نہیں' تم بھی کسی کے گھر کے معاملے میں دخل دے کر اسے مجبور نہ کرو کہ وہ ساری مروت بالائے طاق رکھ دے' شہرام عزت کرنے والے انسان ہیں' میں ان سے اس چپقلش کی خاطر اپنے تعلقات ختم نہیں کرسکتا' جبکہ اب زنائشہ بھی ان کے گھر میں موجود ہے' میں نے زنائشہ کے معاملے سے ہاتھ اٹھا لینے جیسی بات ضرور کی تھی مگر میں کیسے اس انسان کی پرواہ کرنا چھوڑ سکتا ہوں جو تمہیں عزیز تر ہو۔"

بات مکمل کرکے وہ خاموش ہوگیا تھا۔

پھر...اب میں کیا کروں؟" وہ غائب دماغی سے پوچھ رہی تھی۔"

عرش اور زنائشہ کی طرف سے مطمئن رہو اور یہ معاملہ میرے حوالے کرو میں شہرام سے بھی رابطے میں رہوں گا" تمہیں باخبر بھی کرتا رہوں گا' تم ساری خودساختہ پریشانیاں دماغ سے نکال کر رائمہ کی طرف جاؤ کچھ دن وہاں گزارو۔ سب کے درمیان مصروف رہو گی خوش رہو گی تو طبیعت پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔" زرکاش کے مشورے نے ایک پل کو اسے حیران ضرور کیا تھا ورنہ زرکاش کو تو اس کا ایک دن بھی رائمہ کے گھر رکنا ناگوار گزرتا تھا' بہرحال اسے زرکاش کا مشورہ ٹھیک لگا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

پچھلے صحن میں پھیلی تاریکی میں ہوا کے تیز جھونکوں سے خزاں کے پتوں کا مدھم شور بہت پراسرار تھا' ہوا کے جھونکے بھی اس کی پلکوں میں کوئی جنبش پیدا نہیں کرسکے تھے' شاید اس کی تمام حسیات اس وقت اس کے وجود سے الگ ہوچکی تھیں' دماغ کی اسکرین پر بس ایک چہرہ بار بار نمودار ہو رہا تھا' وہی چہرہ جو ایک ناقابل فراموش بھیانک رات کی پراسراری میں اس کی آنکھوں میں قید اور دماغ پر نقش ہوچکا تھا' روح پر لگے ایک' ایک زخم پر اس چہرے کی گہری چھاپ تھی' شدید نفرت کے باوجود اس نے کبھی اس چہرے کو اپنی یادداشت سے کھرچنے کی کوشش نہیں کی تھی' بس ایک اسی دن کے انتظار میں' جس قدر یقین اسے ایک دن قیامت کے برپا ہونے پر اور موت کا ایک وقت مقرر ہونے پر تھا اسی قدر اسے یہ یقین رہا تھا کہ وقت کا پہیہ چکر کاٹتا ایک دن پھر اس چہرے کو اس کے سامنے لے آئے گا' اسے یقین تھا کہ قدرت نے اس کے لیے سارے حساب' کتاب اس شخص سے برابر کرنے کے آغاز کا دن ضرور مقرر کیا ہوگا...

اور آج وہی دن تھا جس کا اسے انتظار تھا' اب تک گھونٹ' گھونٹ جو زہر وہ پیتی رہی تھی' وہ زہر کسی کے وجود میں

itsurdu.blogspot.com

اتار دینے کا وقت آپہنچا تھا... وقت ہمیشہ کسی ایک کا ہو کر نہیں رہتا' گزرے کل میں وقت اس کا نہیں تھا مگر اب اس کی باری تھی' اب وقت اس کا ہونے جا رہا تھا اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ' آج وہ بے بس نہیں تھی' اس کے ہاتھ میں وقت کا ہتھیار بھی آچکا تھا اور طاقت بھی... اپنے مجرم کو مکافاتِ عمل سے دوچار کرنے کے لیے بس اس کا ایک اشارہ ہی کافی ہونے والا تھا۔ ماضی میں ایک سانپ نے بے خبری میں اسے ڈس کر اپنے عتاب کا نشانہ بنایا تھا' آج اس سانپ کے عنقریب کچلے جانے کا اعلان وقت نے خود کر دیا تھا... بے خبری میں نہیں' مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سب کچھ سود سمیت واپس لینے کا اختیار قدرت اسے دینے والی تھی' جو اس سے چھینا گیا تھا... کمرے کی تیز لائٹس میں ڈریسنگ کے آئینے میں اس کا عکس ٹھہر گیا تھا' وہ نہیں جانتی تھی کہ کتنے عرصے بعد وہ بغور آج اپنے چہرے کو دیکھ رہی ہے... اپنے ایک' ایک نقش کا موازنہ اپنے گم گشتہ بھولے بسرے چہرے سے کرتے ہوئے اس کے اندر دور تک سناٹا پھیلا ہوا تھا' وہ پیشانی جو چاند کی بکھری چاندنی کی طرح منور اور اجلی ہوا کرتی تھی اب اس پر اسٹیچز کے واضح نشان داغوں کی صورت نمایاں تھے' گل رنگ جیسا نکھرا چہرہ اپنی تمام رعنائی کھو کر داغدار ہو چکا تھا' جبڑے سے رخسار کی ہڈے تک جاتے اسٹیچز آب و تاب کو ماند کر چکے تھے' ستواں ناک کی ہیئت تراشے ہوئے سنگ مرمر جیسی نہ رہی تھی' دھیرے سے اس نے اپنے داہنے کان کو چھوا تھا' کان کی بگڑی ہیئت سے یوں لگ رہا تھا جیسے بالائی حصے کو کسی نے اکھاڑ کر بہت عجلت میں واپس جوڑنے کی کوشش کی ہو' جو چہرہ آئینہ اسے دکھا رہا تھا' وہ جانتی تھی کہ یہ وہ چہرہ نہیں جس کے ساتھ وہ اس دنیا میں آئی تھی۔ اس چیز کا اسے کوئی صدمہ نہیں رہا تھا' آئینے میں نظر آتے چہرے سے اسے کوئی لگاؤ بھی نہ تھا' نہ اسے دیکھتے رہنے کی کوئی چاہ تھی' اس کی آنکھیں جس ایک چہرے کی متلاشی تھیں بالآخر وہ اس کے سامنے آچکا تھا' اور وہ بہت جلد دوبارہ اس چہرے کو دیکھنے والی تھی' اس کی جڑوں میں اس کی زندگی میں زہر انڈیلنے کا کوئی موقع وہ اب گنوانا نہیں سکتی تھی۔

اچانک ہوتی دستک پر وہ اپنے عکس سے نگاہ ہٹاتی دروازے کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

آپو! چاچو آگئے' آپ کو پوچھ رہے ہیں' آجائیں۔'' رومیل دروازے سے اطلاع دے کر چلا گیا تھا۔ لاؤنج میں '' رومیل کے ساتھ موجود زرق پر دور سے ہی نگاہ ڈالتی وہ سیدھی کچن میں چلی آئی تھی۔

میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔'' ٹیبل پر پلیٹیں رکھتی رجاب سے مخاطب ہوتا وہ چیئر کھینچ کر بیٹھا تھا جبکہ رجاب اس کے ''

itsurdu.blogspot.com

چہرے کے سنجیدہ تاثرات پر چونک گئی تھی۔

زرق! کیا بات ہے؟ سب خیریت تو ہے؟" بغور اسے دیکھتی وہ ٹیبل کے دوسری جانب بیٹھ گئی تھی۔"

تمہیں اب ہاسٹل جانے کی ضرورت نہیں ہے۔" کچھ دیر بعد سپاٹ لہجے میں بولتا وہ اسے دنگ کر گیا تھا۔"

"لیکن میں تو کل صبح ہی ہاسٹل جانے کا ارادہ کرچکی ہوں' تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟"

"کیونکہ ہاسٹل جانے کا اب کوئی فائدہ نہیں' زنائشہ ہاسٹل میں نہیں ہے۔"

ہاسٹل میں نہیں ہے تو کہاں ہے وہ؟" رجاء ہک دک رہ گئی تھی۔"

"...وہ لے گیا ہے اسے' اپنے ساتھ' اپنے گھر"

وہ مطلب...؟" رجاب نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔' زرق یہ تم کیا کہہ رہے ہو' یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تمہیں کیسے "

"معلوم ہوا اور کس نے خبر دی؟

"وہ خود آیا تھا مجھ تک یہ اطلاع دینے۔"

ٹیبل کی سطح پر نگاہ جمائے وہ بتا رہا تھا۔

وہ اتنی دیدہ دلیری کا مظاہرہ کر گیا' تم نے اس کو پولیس کے حوالے کرنے سے پہلے اس کا حشر نشر کیا یا نہیں؟" رجاب "

یکدم غصے میں مبتلا ہوئی تھی۔

کیا ہو جاتا یہ سب کرنے سے' سچ بدل تو نہیں سکتا... زنائشہ اپنی مرضی سے اس کے ساتھ اس کے گھر میں ہے' وہ دیدہ "

دلیری کا مظاہرہ کرنے کا حق رکھتا ہے کیونکہ وہ بہت پہلے ہی زنائشہ سے نکاح کرچکا ہے' میری حیثیت ہمیشہ کی طرح اب

بھی ایک تماشائی کی سی ہے۔" سرخ چہرے کے ساتھ وہ دھیمے مگر بھڑکتے لہجے میں کہہ رہا تھا۔" وہ ٹھیک کہتا ہے' مجھے

کوئی حق نہیں اس کے اور زنائشہ کے تعلق کو غلط قرار دینے کا' میں ہی قصوروار ہوں' میں ہی اگر ٹھیک ہوتا تو زنائشہ کو

کبھی اپنے لیے یہ انتہائی قدم نہ اٹھانا پڑتا' وہ چاہتا ہے کہ میں زنائشہ سے اس کے تعلق کو قبول کروں' اپنے بدنما اعمال کی

سزا اپنی بہن کو کاٹتے دیکھوں..." سناٹے میں گھری رجاب بس اسے دیکھ رہی تھی جو شدید غم و غصے کے درمیان اب خود

کو ملامت کر رہا تھا۔

itsurdu.blogspot.com
www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

"اگر مجھے پتہ ہوتا کہ وہ لڑکی شہرام بھائی کے کلوز فرینڈ کی بہن ہے تو کبھی تمہاری بات نہ مانتی... آخر تم مجھے بتاتے کیوں نہیں کہ اس لڑکی کی تصویر کا تمہیں کرنا کیا ہے' وعدہ خلافی مت کرو اب' تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے وجہ بتادوگے۔" اپنے ٹیرس پر موجود رجاء سخت تشویش میں گھری شفران سے مخاطب تھی جو مسلسل عرش کو کال کرتا کسی اور طرف متوجہ ہونا نہیں چاہتا تھا جبکہ عرش نے شاید کال ریسیو نہ کرنے کی قسم اٹھا رکھی تھی اور رجاء نے خاموش نہ ہونے کی۔

"ایک تو مجھ یہ سمجھ نہیں آرہا کہ آج تمہارے گھر میں یہ نئے نئے چہرے کیوں نظر آرہے ہیں' وہ لڑکی کون ہے جو اس وقت بھی تمہارے گھر میں ہے؟"

"تمہیں تاک جھانک کے سوا اور کوئی کام نہیں؟" شفران نے بیزاری سے اسے دیکھا تھا۔ "تم بس وہی کام کرو جس کے لیے دنیا میں آئی ہو' کتاب میں منہ چھپا کر بیٹھ جاؤ چپ چاپ۔"

"میں چپ نہیں بیٹھ سکتی' مجھے بھروسہ نہیں رہا تم پر' ایک لڑکی کی تصویر میری وجہ سے ادھر ادھر ہوگئی ہے' کس منہ سے سامنا کروں گی شہرام بھائی کا..."

"تمہیں صبر نہیں ہے تو جو چاہے کرو ابھی تو میری جان چھوڑ۔" شفران نے جھڑکا تھا۔

"ٹھیک ہے اب تو میں ساری بات امام کو بتاؤں گی' کل کلاں میں بھی تمہاری وجہ سے پھنس گئی تو کم از کم امام تو ہوگا مجھے سپورٹ کرنے کے لیے چاہے اس کے لیے مجھے وہ تمام قرض معاف کرنا پڑے جو میرا امام پر ہے۔"

"صحیح جا رہی ہو بالکل۔" خشمگین نظروں سے رجاء کو دیکھتا وہ کمرے کی سمت بڑھ گیا تھا۔

"بات ہوئی عرش سے؟" سحر نے کمرے میں آتے ہی پوچھا۔

"ریسیو ہی نہیں کر رہا کال' مجھے خود اس کے پاس جانا پڑے گا۔" شفران جواباً بولا تھا۔

"ہرگز نہیں' پہلے ہی میں تنہا اسے سمجھاتے سمجھاتے ہلکان ہو چکی ہوں' وہ ایک ہی رٹ لگائے ہوئے ہے کہ عرش کو بلاؤ' غصے میں بھری بیٹھی ہے' بچے اس کے ڈر کی وجہ سے کمرے میں نہیں جا رہے' شہرام الگ آگ بگولہ ہوئے بیٹھے ہیں' ان کو پتہ چلا کہ تم اس وقت عرش کے پاس گئے ہو تو مزید میری جان عذاب میں آجائے گی' عرش فون پر ہی زرناشہ سے بات کر لیتا تو اسے کچھ تسلی ہو جاتی..." سحر کی بات ادھوری رہ گئی تھی' شفران کے فون پر کال آرہی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

"عرش میں کب سے تمہیں کال کر رہا ہوں' میری نہیں تو بھابی کی کال تو ریسیو کر سکتے تھے؟"

"اب کون سے مذاکرات کرنے ہیں جو کال کر رہے ہو مجھے... اس وقت تو چپ چاپ تماشا دیکھ رہے تھے جب بھائی نے میری ایک بات بھی نہیں سنی' زنائشہ کو روک کر مجھے چلے جانے کا حکم صادر کیا' تب زبان بند رہی تمہاری۔" عرش شدید غصے میں اس پر برسا تھا۔

"عرش! تمہیں اندازہ ہے کہ اس وقت میں یا بھابی مداخلت کرتے تو بھائی کا غصہ حد سے تجاوز کر جاتا' بات اور بگڑ جاتی..." شہران کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ سحر نے فون اس سے لے لیا تھا۔

"عرش! تم کم از کم میری کال تو ریسیو کرتے' شہرام غصے میں ہیں مگر تم تو ہوش سے کام لو' مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کس کس کو سنبھالوں۔" سحر غصے میں بولی تھیں۔

"اور کیا' کیا سننے کے لیے کال ریسیو کرتا' آپ کے شوہر سے جو کچھ سن چکا ہوں وہ کافی نہیں جواب آپ کی بھی بے لاگ سنوں۔" ضبط کے باوجود وہ بگڑے لہجے میں بولا تھا۔

"اس سب کے ذمہ دار بھی تم ہی ہو' زنائشہ کی دوست سو فیصد نہ سہی مگر پچاس فیصد ضرور درست ہے' اب یہ مت کہنا کہ میرا اندازہ غلط ہے۔"

"بھابی! میں صرف زنائشہ کی مرضی کے بغیر اسے گھر لے جانے کا قصور وار ہوں' اگر یہ بھی نہ کرتا تو کیسے اسے حقیقت سے آگاہ کرتا؟ کیسے وہ جان پاتی کہ میں جان بوجھ کر اتنے عرصے تک اس سے غافل نہیں تھا' وہ میری بات کو سمجھ رہی تھی' سب کچھ ٹھیک ہونے جا رہا تھا' آپ سب کے بارے میں بھی میں زنائشہ کو بتانے والا تھا' اسے اپنے ساتھ لے کر میں آپ کے پاس ہی آتا لیکن اس کی دوست نے پھر سب کچھ بگاڑ دیا' اس حد تک کہ اس کی وجہ سے بھائی نے مجھے اپنی صفائی میں کچھ کہنے کا ایک موقع تک نہیں دیا' زنائشہ کے سامنے مجھے گھر سے جانے کا حکم سنا دیا' کیا سوچ رہی ہو گی وہ کہ یہ عزت ہے اس گھر میں میری' وہ آپ سب سے واقف نہیں تھی پہلے ہی گھبرائی ہوئی تھی اور تو اور بھائی نے اسے زبردستی گھر پر روک لیا جبکہ میں نے اسے آپ کے ساتھ جانے پر راضی کرنے کے لیے اسے یقین دلایا تھا کہ میں اسے اپنے ساتھ واپس لے آؤں گا۔ بھائی کو کم از کم زنائشہ کی وجہ سے تو کچھ نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے تھا' اب میں کس منہ سے اس کے سامنے جاؤں گا۔"

itsurdu.blogspot.com

تم جانتے ہو کہ شہرام جو فیصلہ کر لیتے ہیں تو پھر اس سے پیچھے نہیں ہٹتے' کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑ جائے' لہٰذا ان پر تاسف کرنا ہی بے کار ہے' میرا تو دماغ ماؤف ہو رہا ہے' زنائشہ تمہارے لیے بضد ہے' تم کم از کم فون پر ہی اسے سمجھانے کی کوشش کر لو۔"

"کیا سمجھاؤں گا اسے' پہلے ہی اس کی نظروں میں بھر دسے کے لائق نہیں رہا ہوں' میں ابھی گھر آؤں یا زنائشہ سے فون پر بات کروں' دونوں ہی صورتوں میں وہ بگڑے گی' کسی طور وہاں رکنے پر تیار نہ ہو گی' میں اسے وہاں چھوڑ کر نہیں آیا ہوں' بھائی نے اسے روکا ہے' اب وہ ان کی اور آپ کی ذمہ داری ہے' بھائی خود مجھے بلائیں گے تو ہی آؤں گا ورنہ نہیں۔" وہ قطعی لہجے میں بولا تھا۔

"یہ کوئی وقت ہے' انا کے جھنڈے بلند کرنے کا؟" سحر کھا جانے والے لہجے میں بولی تھیں۔

"یہ بات آپ اپنے شوہر کو نہیں سمجھا سکتیں؟"

"اس وقت ان کو چھیڑ کر کھری کھری سنوں یا تمہاری چہیتی کو سنبھالوں؟ تمہاری ایک غلطی کی وجہ سے اس بے چاری کے آنے کی خوشی بھی غارت ہو چکی ہے۔" سحر بگڑی تھیں۔

"بھابی! اپنے شوہر کو بھی ایک طرف ہٹائیں' بس میرے آنے تک اس کا خیال رکھیں' اسے رونے مت دیجیے گا"

"ہرگز۔"

"شاباش ہے تم پر... تم لوگوں کے چکروں میں میری رات کالی ہو گئی ہے اور تمہیں اپنی چہیتی کی فکر کھائے جا رہی ہے۔" ناگواری سے بول کر سحر نے فون شفقران کے ہاتھ میں پٹخا تھا۔

"کیا ہوا بھابی؟" شفقران نے حیرت سے ان کے تیور دیکھے تھے۔

"کیا ہونا ہے' ناکردہ گناہوں کی سزا کے طور پر بھگت رہی ہوں تم سب بھائیوں کو۔" سحر غصے میں بڑبڑاتیں کمرے سے نکل گئی تھیں۔

"کیا کہہ دیا تم نے وہ تو مجھے بھی غصے میں گھورتی گئی ہیں۔"

"میری وجہ سے بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان کو' میں جانتا ہوں زنائشہ کو سمجھانا ان کے لیے مشکل ہو رہا ہو گا۔" عرش نے کہا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

یہ اندازہ تو مجھے بھی ہو گیا ہے' یہ محترمہ صرف بھابی کے لیے نہیں' بھائی کے لیے بھی مشکل ثابت ہونے والی ہیں' میرا" خیال ہے اب تم غیر معینہ مدت تک کے لیے چین اور سکون کو بھول جاؤ' تمہارے جانے کے بعد ٹھیک ٹھاک قسم کی تکرار ہوئی ہے بھائی اور زنائشہ کے درمیان۔۔"شفق ان کی اطلاع نے عرش کو دنگ کیا تھا۔

لان میں بکھری رات کے گہرے سناٹے ارد گرد ہی نہیں اس کے اندر بھی بہت دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ دراج کی کھلکھلاہٹیں' اس کی بے ساختگی شوخیاں' اس کے چہرے کی رعنائیاں کچھ بھی تو ان سناٹوں کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔ اتنے محبت کرنے والے رشتوں کو ناراض کر کے آخر کس طرح وہ دراج کے ساتھ اپنی زندگی کا آغاز کر سکے گا؟ آخر کیسے وہ ان سب کے دل سے دراج کی نفرت کو مٹا سکے گا؟ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ آگے بڑھنے کا کوئی راستہ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ زندگی میں کہیں نہ کہیں پہنچ کر انسان صرف اپنے لیے بھی جینا چاہتا ہے۔ اپنی ذات اپنی خوشیوں اور ارمانوں کو سب سے آگے رکھنا چاہتا ہے کہ یہ اس کا حق ہے۔ زندگی کے ان گنت قیمتی سال خود سے بندھے رشتوں کی امیدوں پر کھرا اترتے اترتے کم از کم اب وہ بھی اپنا یہ حق استعمال کرنا چاہتا تھا مگر نفرتیں اور عداوتیں مول لے کر نہیں۔ اپنا حق استعمال کرنے کے لیے اسے کتنے دشوار گزار راستے سے گزرنا ہو گا۔ یہ سوچ کر ہی اس کا چین سکون ختم ہو جاتا تھا۔ گہری خاموشی کو فون کی آواز نے یک دم توڑ کر اسے بھی سوچوں سے نکالا تھا۔

سوری۔۔۔ میں کچن میں کافی بنا رہی تھی اور فون کمرے میں ہی تھا۔ اس لیے کال ریسیو نہ کر سکی۔" دراج کی آواز ابھری" تھی۔

"اتنی رات میں تم کمرے سے باہر کیسے ہو سب جاگ رہے ہیں کیا؟"

ٹھیک کرنے میں لگے PC نہیں بس میں اور اسد بھائی ہی جاگ رہے ہیں وہ بے چارے تو کافی دیر سے امان بھائی کا" ہوئے ہیں اور مجھ بے چاری کا تو آپ کو پتہ ہی ہے۔" وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔

دراج۔۔رات کے اس پہر تمہیں کمرے تک محدود رہنا چاہیے تھا۔ میں جانتا ہوں وہاں سب تمہارے اپنے ہیں مگر پھر" "بھی تمہیں وہاں سب سے اور خاص طور پر اسد سے اپنے رشتے کی نزاکت کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔

اب تو یہ رشتہ اتنا پرانا ہو گیا ہے اور کتنا خیال رکھوں نزاکتوں کا؟ ایک تو آپ کی ان ہی باتوں کی وجہ سے میں کبھی اسد" بھائی سے بے تکلف ہی نہ ہو سکی۔ ایک ہی تو بہنوئی ہیں میرے۔۔۔ اتنے معصوم سے۔۔۔ اور پھر میں ان کی آدھی گھر والی بھی

itsurdu.blogspot.com

"...تو ہوں۔ کیا ہو گیا اگر میں نے ان سے کافی کا پوچھ لیا تو

بے کار بات نہ کیا کرو۔" زرکاش کے ناگوار لہجے پر وہ کھلکھلائی۔"

آپ کیوں جل رہے ہیں اسد بھائی سے "آپ کی تو پوری گھر والی بنوں گی پھر صبح شام آپ کے لیے کافی بناؤں گی کیا یاد"

"کریں گے۔" وہ شرارت سے بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔ "اچھا یہ بتائیں سب خیریت تو ہے؟

سچ بتاؤں... اس وقت شدت سے تمہاری یاد آ رہی تھی۔ تمہاری آواز سننا چاہتا تھا سو کال کی۔" اس کے لہجے میں کچھ"

تھا جو دراج کو چونکا گیا۔

دراج... میں کہتا نہیں ہوں مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھے اپنے ارد گرد تمہاری کمی محسوس نہیں ہوتی' تم یہ جانتی"

ہو کہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔" زرکاش کے مدھم گمبھیر لہجے نے اس کے دل کو چھوا تھا۔

زرکاش... آپ میرے لیے اپنے جذبات کا اظہار لفظوں میں کریں یا نہ کریں۔ مجھے ہر صورت یہ پتہ ہے کہ آپ مجھ"

سے محبت کرتے ہیں۔ یقیناً اس محبت سے کئی گنا زیادہ جو محبت میرے دل میں آپ کے لیے ہے۔" دراج کے دھیمے لہجے

نے اس کے بے قرار دل کو کچھ قرار پہنچایا تھا۔

دراج بس اتنا مجھ پر یقین رکھنا کہ میری زندگی میں معتبر مقام کی حق دار تم ہو۔ وہ حق تمہیں دینے کی میں ہر ممکن"

کوشش کروں گا... تم سے جب جب بات کرتا ہوں تو میرا یقین اور مضبوط ہوتا ہے کہ میں تمہاری نظروں میں بھی

"سرخرو رہوں گا۔

ضرور ایسا ہی ہو گا بس آپ اداس مت ہوا کریں میں اپنی ہی نظروں میں شرمندہ ہو جاتی ہوں' جب آپ کو پریشان"

"دیکھتی ہوں آپ بس مسکراتے ہوئے خوش باش ہی اچھے لگتے ہیں مجھے۔

تو میں کب تمہارے لیے مجنوں بنا گھومتا ہوں' خوش ہی تو رہتا ہوں۔" اس کے ہلکے پھلکے لہجے پر وہ مسکرائی۔"

زرکاش... کوئی خیر خبر لی آپ نے زنائشہ کی؟ آپ کے حکم پر ہی تو چپ چاپ ایک طرف ہو گئی ہوں مگر میں اس کے"

"لیے پریشان ہوں۔

پھر وہی بات۔" زرکاش زچ ہوا۔"

تمہیں مجھ پر یقین ہے تو پھر چپ چاپ ہی رہو۔ عرش سے بات ہوئی تھی میری سب ٹھیک ہے۔ زنائشہ شہرام کے گھر"

itsurdu.blogspot.com

میں ہی ہے۔ تمہاری تسلی کے لیے ایک دو دن میں کوشش کروں گا کہ شہرام کی طرف جا کر خود زنائشہ سے ملاقات کروں۔''

یہ زیادہ ٹھیک ہے "آپ خود اس سے بات کریں گے تو مجھے تسلی ہو جائے گی۔'' دراج نے فوراً تائید کی۔

''شنذرا آپی تو آ چکی ہوں گی گھر' کیسی ہیں وہ اور بچے؟''

''ہاں ٹھیک ہے وہ اور بچے بھی۔ کافی رونق ہو جاتی ہے اس کے بچوں سے گھر میں۔''

آپ نے ابھی میرے اور اپنے بارے میں کوئی بات نہیں کی گھر میں؟'' بالآخر وہ سوال دراج نے ہی کیا جو اس کا کم ہوتا اضطراب پھر بڑھا گیا تھا۔

کروں گا بات' موقع ملتے ہی تم فکر مت کرو۔ سب ٹھیک ہو گا۔'' سچ اسے بتانے کی وہ ہمت نہ کر سکا تھا۔ اپنی ہی آواز زرکاش کو اجنبی لگ رہی تھی۔

دراج کیا ہوا چپ کیوں ہو گئیں؟'' اس کی خاموشی نے زرکاش کو چونکایا۔

کچھ نہیں... بس یونہی؟'' وہ گہری سانس لے کر بولی۔

زرکاش... آپ ٹھیک ہیں کوئی پریشانی کی بات تو نہیں؟'' بالآخر دل میں جاگتے اندیشوں پر وہ سوال کیے بنا نہ رہ سکی۔

میں ٹھیک ہوں دراج۔ وہم نہ کرو اگر کوئی پریشانی ہوتی تو پہلے ہی تمہیں بتا دیتا' چھپاؤں گا کیوں۔'' زرکاش کے مطمئن کرنے والے انداز پر وہ خاموش رہی۔

اچھا یہ بتاؤ کیسا وقت گزر رہا ہے رائمہ کی طرف کتنے دن اور وہاں رکنے کا ارادہ ہے؟'' ہلکے پھلکے لہجے میں سوال کرتا وہ موضوع بدل گیا۔

www.PakDigestNovels.Com

بہت ہمت کرنے کے بعد سحر اس کے روبرو بیٹھی تھیں۔ جو گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے بیٹھی سپاٹ نظروں سے ان کو ہی دیکھ رہی تھی۔ عرش کو اپنا فیصلہ سنا کر اب وہ چپ کی چادر اوڑھ چکی تھی مگر ندامت سے چور ہونے کے باوجود سحر کو اس سے بات تو کرنی ہی تھی۔

سوچا تھا کہ کتنا خوشیوں بھرا دن ہو گا وہ جب تم دوبارہ عرش کی زندگی میں لوٹ آؤ گی۔ تمہارے لیے اس کی تڑپ''

itsurdu.blogspot.com

اس کے بے قراریوں سے ہم بہت پہلے واقف تھے۔ ہم سب گواہ رہے ہیں تم یہاں موجود نہیں تھی مگر عرش کی وجہ سے اس گھر میں ہر جگہ موجود تھیں۔" سپاٹ نظروں سے زناشہ ان کو دیکھ رہی تھی جو اس سے نگاہ ملائے بغیر دھیمے لہجے میں اپنی بات کہہ رہی تھی۔

"اس گھر کے افراد تمہارے لیے اجنبی ہیں مگر ہم سب تم سے مانوس ہیں۔ شاید تم اسی دن سے اس گھر میں ہو جس دن عرش نے یہاں پہلا قدم رکھا تھا اور ہماری زندگی میں بھی... کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ہماری طرف سے اتنا تکلیف دہ استقبال تمہیں ملے گا' کل سے اب تک جانے کیا کچھ غلط ہو چکا ہے۔ تم یقین کرو یا نہ کرو مگر یہ سچ ہے کہ تمہاری تلاش میں عرش کے بعد سب سے زیادہ متحرک شہرام ہی رہے ہیں۔" ایک پل کو رک کر سحر نے اسے دیکھا۔ زناشہ... وہ ایسے بالکل نہیں ہیں جیسا کہ وہ تمہارے ساتھ پیش آئے ہیں۔ میں نہیں جانتی کہ ان کو تمہاری طرف سے کیا پریشانی لاحق ہے۔ کون سے خدشات ہیں' میں واقعی نہیں سمجھ پا رہی ہوں کہ ان کو ہوا کیا ہے۔ ان کا بس چلتا تو تمہاری تلاش میں وہ پاتال تک میں اتر جاتے صرف عرش کے چہرے پر خوشی دیکھنے کے لیے' صرف اسے پُرسکون دیکھنے کے لیے' اتنی محبت کرتے ہیں وہ عرش سے' وہ عرش کے لیے شروع دن سے اتنے ہی مہربان اور شفیق ہیں جیسا کہ کوئی بھی باپ اپنی اولاد کے لیے ہوتا ہے۔ تمہیں بار بار یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ تم پہلے سے عرش کی زندگی میں موجود رہی ہو سچ کو کون جھٹلا سکتا ہے۔ عرش کی زندگی میں تم ہی تھیں اور تم ہی رہو گی۔ سب سے زیادہ بہتر تو تم ہی جانتی ہو عرش کو' وہ اسی قابل ہے کہ اس کی قدر اور محبت کی جائے۔ بہت عزت کرتا ہے وہ شہرام کی' ان کا سب سے زیادہ فرماں بردار بھی عرش ہی ہے۔ جن حالات میں عرش ہماری زندگی میں آیا ان کی وجہ سے شہرام اس کے لیے بہت زیادہ حساس ہیں۔ عرش کے نزدیک تمہاری قدر و اہمیت سے واقف ہونے کے باوجود شہرام شاید تمہیں اپنی جگہ پر یا برابر تمہیں نہیں دیکھ پا رہے ہیں۔ شاید یہ تقسیم برداشت نہیں کر پا رہے جس کا اندازہ ان کو اب تمہارے آنے کے بعد ہوا ہے۔ اگر عرش اپنے گھر میں تمہاری موجودگی سے ان کو آگاہ کر دیتا تو شاید عرش کی طرف سے اور تمہاری طرف سے بھی وہ اتنے بے یقین نہ ہوتے۔" خاموش ہو کر سحر نے بغور اس کے تاثرات دیکھے مگر اس کی آنکھوں کی طرح چہرہ بھی ہر تاثر سے عاری تھا۔

"زناشہ... شہرام نے عرش کے سامنے یہ قبول کیا ہے کہ غصے میں ان سے غلطی ہو گئی ہے۔ ان کو اس حد تک جانے کا

itsurdu.blogspot.com

کوئی حق نہیں تھا۔ تم نے جواب میں کتنی ہی کڑوی بات کیوں نہ کی ہو مگر ان کو اپنے مقام کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے تھا کہ تم یہاں عرش کی امانت ہو۔ زنائشہ میں تم سے بس التجا ہی کر سکتی ہوں کہ ان کو عرش کے بڑے بھائی کی حیثیت سے ایک موقع دو، وہ عرش کی نفرت برداشت کر سکیں گے نہ اس کی قطع تعلقی کو سہہ سکیں گے۔ ان کو عرش کی نظروں سے اس کے دل سے اترنے سے تم ہی اب بچا سکتی ہو۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ آئندہ ایسا کوئی موقع نہیں آنے دوں گی کہ اس گھر میں کوئی تمہاری تحقیر یا تذلیل کرے۔ اس گھر میں تمہیں وہی عزت اور مقام ملے گا جس کی تم مستحق ہو۔ میری طرف سے بھی عرش کو بہت مایوسی ہوئی ہے پر اس نے شکایت کا ایک لفظ بھی مجھ سے نہیں کہا۔ اپنی بڑی بہن سمجھ کر مجھے یہ موقع دو کہ کچھ تلافی کر سکوں۔ میں اندازہ کر سکتی ہوں کہ یہاں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ تمہاری طبیعت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ ذہنی طور پر بھی تم بہت ڈسٹرب ہو، کل سے تم نے کچھ کھایا پیا بھی نہیں، صرف میرے کہنے پر تھوڑا سا کھانا میرے ساتھ کھا لو۔ اتنے مان سے کہہ رہی ہوں اپنی بہن کا تھوڑا مان رکھ کر ہاں کہہ دو۔ شہرام کے تلخ رویوں پر میں تم سے معافی مانگتی ہوں۔'' سحر اس کا ہاتھ پکڑے ملتجی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ زنائشہ کے دل و دماغ میں اس وقت کچھ نہیں تھا۔ کسی خیال، کسی اشتعال کا شائبہ تک نہ تھا۔ چاہت اور خواہش نہ ہوتے ہوئے بھی وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔ جب کہ سحر کے چہرے پر بکھرتی خوشی اور آنکھوں میں موجود تشکر قابل دید تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

ذہنی انتشار کے باعث طبیعت بھی اس قدر مضمحل ہو رہی تھی کہ وہ میٹنگ کینسل کرتا آفس سے اٹھ گیا۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ دوپہر کے جس وقت وہ گھر پہنچا گیٹ کے باہر موجود امان کے بڑے بیٹے نے اسے چونکا دیا۔

ایک گھنٹہ پہلے چچی جان کو یہاں چھوڑ کر گیا تھا۔ اب ان کا فون آیا تو واپس لینے آیا ہوں۔ وہ بس آ رہی ہیں۔'' زرکاش کے استفسار پر امان کے بیٹے نے بتایا تھا۔ رائمہ کی اچانک اس وقت آمد کا سن کر ہی وہ معاملے کی سنگینی سے آگاہ ہو چکا تھا۔

اسی دوران رائمہ بھی آ گئی تھی۔ اس کے چہرے یا رویے سے زرکاش کو کسی بھی تلخ صورت حال کا اندازہ نہیں ہوا تھا۔

کافی دن ہو گئے تھے تائی امی سے ملے ہوئے۔ امان نے آج کالج سے چھٹی کی تھی تو سوچا اسی کے ساتھ آ کر خیریت پتہ کر لوں۔ اسی بہانے شنذرا سے بھی ملاقات ہو گئی۔'' رائمہ کی مسکراہٹ زرکاش کو مصنوعی لگی۔

itsurdu.blogspot.com

"لیکن میں تو ابھی آیا ہوں اماں کو جانے دو میں تمہیں شام تک گھر ڈراپ کر دوں گا۔"

دراج اگر گھر پر ہوتی تو آپ کے لیے ضرور رک جاتی مگر وہ رات ہی ہاسٹل گئی ہے۔بچے اسکول سے آنے والے ہیں۔" ربیعہ بھابی کو بہت پریشان کریں گے۔ اگلی بار اسد کے ساتھ آپ کی موجودگی میں آؤں گی پر ابھی اجازت دیں۔"

زرکاش کو اندازہ ہو گیا تھا کہ رائمہ اس کے سامنے بھی مزید ٹھہرنا نہیں چاہتی لہٰذا اصرار نہ کر سکا۔ توقع کے عین طابق لاؤنج میں ہی صبغہ کے ساتھ اسے شنزا اور شذرا موجود نظر آئیں۔ جو کچھ وہ رائمہ کے چہرے پر نہ دیکھ سکا تھا وہ سب اسے اپنی ماں اور بہنوں کے چہرے پر نظر آ رہا تھا۔

امی... رابطے دیکھیے آپ نے کس قدر تیز ترین ہیں۔ بہن کو یہاں آپ نے طلب کیا تو پیچھے سے اس نے سپوٹر زرکاش" بھائی کو بنا کر بھیج دیا۔" شنزا کے طنزیہ لہجے پر زرکاش نے چونک کر اسے دیکھا۔

"میرے اس وقت گھر آنے کی وجہ رائمہ نہیں... میں خود اسے گیٹ پر دیکھ کر حیران ہوا تھا۔"

آپ نے کہہ دیا اور ہم نے یقین کر لیا۔ وہ دن گئے اب۔" شنزا تلخ لہجے میں بولی۔"

ہاں میں جانتا ہوں کہ میری ایک خواہش نے سب کا یقین مجھ پر سے ختم کر دیا ہے مگر سچ وہی ہے جو میں نے کہا ہے نہ" رائمہ نے مجھے یہاں آنے کی کوئی وجہ بتائی اور نہ میں نے اسے کریدا مگر میں جانتا ہوں کہ اسے یہاں بلایا گیا ہے لیکن ابھی اس معاملے میں اسے شامل نہیں کرنا چاہیے تھا۔" زرکاش ضبط کرتا بولا۔

آپ تو اس طرح کہہ رہے ہیں کہ جیسے رائمہ کو کچھ خبر ہی نہیں' بہن نے بات شادی تک پہنچادی۔ ہمارے گھر کا" سکون درہم برہم کر رکھا ہے۔" شذرا ناگواری سے بولی۔

سکون درہم برہم ہوا ہے تو اس کی وجہ میں ہوں۔ رائمہ کو واقعی میرے اور دراج کے معاملے کی کچھ خبر نہیں۔ امی" اسے یہاں بلانے سے پہلے آپ ایک بار مجھے بتا دیتیں۔" زرکاش نے شدید تاسف سے خاموشی بیٹھیں صبغہ کو دیکھا۔

بہن آسمان میں چھید کر رہی ہے اور رائمہ کو خبر ہی نہیں۔ ساری خبریں ہیں رائمہ کو' وہ بھی کوئی معصوم نہیں ہے۔" آستین کا سانپ ہے۔" شنزا زہر خند لہجے میں بولی۔

شنزا تمہیں دراج کے بارے میں جو کہنا ہے ضرور کہو مگر رائمہ کے بارے میں کوئی غلط بات مت کرنا' وہ انجان ہے ہر" بات سے' اس کا کوئی قصور نہیں ہے کہ ایسے گھٹیا لفظ اس کے لیے استعمال کیے جائیں۔" زرکاش اس کی ناگواری مزید

itsurdu.blogspot.com

برداشت نہیں کر سکا۔

گھٹیا لوگوں کے لیے میں ایسے ہی گھٹیا لفظ استعمال کروں گی۔ اپنی بہن کے کرتوں سے آخر رائمہ بھی کیسے انجان رہ سکتی ہے۔ کب خبر ہو گی اسے؟ تب جب بہن گود میں نشانی لے کر جائے گی اپنی عیاریوں کی۔'' شنزا غصے میں بولتی زرکاش کے ضبط کو انتہا پر لے گئی تھی وہ تو غنیمت ہوا کہ صبغہ درمیان میں بولتیں زرکاش کو کچھ کہنے سے روک گئیں۔

شنزا... غصے میں ہوش نہ گنواؤ۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ تم کس سے مخاطب ہو۔ اب اپنے گھر بار کی ہو۔ بات کرنے سے پہلے دیکھ لیا کرو کہ کس کے سامنے کیا کہنا ہے۔'' صبغہ کے سخت ناگوار لہجے پر شنزا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ مزید کچھ بھی کہے بغیر وہ ایک جھٹکے سے اٹھتی کمرے سے نکل گئی۔

امی اپنے گھر بار کی تو میں بھی ہوں اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس گھر کے معاملات میں ہم بہنوں کا عمل دخل اب نہ ہونے کے برابر ہو چکا ہے تو ٹھیک ہے۔ اپنے بیٹوں کے معاملات آپ خود دیکھیں۔ ہماری رائے کی کیا اہمیت' شادی کے بعد ماں باپ بھائیوں پر سے سارے حق ختم ہو جانے کی روایت ڈال دیں۔'' شنذرا بھتے سے اکھڑتی بولی۔

شنذرا مجھے کم از کم تم سے ایسی تنگ نظری کی امید نہیں تھی' کم از کم تم تو یہ سب نہ کہو۔'' زرکاش نے سخت تاسف سے شنذرا کو دیکھا مگر وہ ایک نگاہ بھی اسے دیکھے بنا اٹھ کر چلی گئی۔

امی یہ سب کہاں سے کہاں جا رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا... میرے لیے ان دونوں کو اس طرح بدگمان اور خفا دیکھنا کسی اذیت سے کم نہیں... یہ دونوں کیوں نہیں سوچتیں کہ یہ کس قدر عزیز ہیں مجھے۔'' زرکاش تھکے ہارے انداز میں صبغہ سے مخاطب ہوا۔

وہ غصے میں کچھ نہیں سوچ رہیں تو تم نے بھی اپنی خواہش کے سامنے ان دونوں کو اہمیت نہیں دی زرکاش... شنزا اپنے باپ سے زیادہ تمہارے لیے حساس رہی ہے' شیراز سے زیادہ محبت وہ تم سے کرتی ہے' اس کا بگڑنا مشتعل ہونا سمجھ میں آتا ہے۔ تمہیں اتنا بھی احساس نہیں کہ اس گھر میں پہلی خوشی آنے والی ہے۔ تمہاری وجہ سے وہ جس ذہنی اذیت سے گزر رہی ہے اس میں خدانخواستہ کچھ غلط ہو گیا تو کیا جواب دوں گی میں احمد کو اور کیا منہ دکھاؤں گی میں اپنے بھائی کو۔

شنذرا نے ہمیشہ ہر معاملے میں تمہارا ساتھ دیا مگر اب وہ ایسا نہیں کر پا رہی تو اس کی وجوہات بھی تم جانتے ہو مگر تمہیں اپنی خواہش کے سامنے کسی کا بھی لحاظ احساس باقی نہیں رہا۔'' صبغہ غصیلی نظروں سے اسے دیکھتیں بولیں۔

itsurdu.blogspot.com

سب کا احساس ہے مجھے، سب کی پرواہ ہی ہے مجھے، آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ یہ دونوں کام ایک تواتر سے میں آج تک کرتا رہا ہوں مگر اس سب کے درمیان میں خود کہاں ہوں؟ ہوں بھی یا نہیں میں خود نہیں جانتا۔" سرخ چہرے کے ساتھ بولتا وہ پھر رکا نہیں تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

کیبن میں داخل ہو کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔ جو دیوار کے ساتھ موجود سیاہ لیدر کی کاؤچ نما سیٹ پر چت لیٹا گہری نیند میں نظر آ رہا تھا۔ باہر گیرج میں معمول کی طرح کام ہو رہا تھا۔ لب بھینچے کچھ فاصلے پر کھڑا وہ عرش کے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے نکلتیں چنگاریاں مقابل کو بھسم کر دینے کے لیے کافی تھیں۔ اشتعال بڑھ رہا تھا رگوں میں ابلتا خون اسے سب کچھ کر گزر جانے کے لیے اکسا رہا تھا۔ غیر محسوس انداز میں اس نے اپنی جیکٹ کی اندرونی پاکٹ کی سمت ہاتھ بڑھایا اور جب ہاتھ باہر آیا تو خالی نہیں تھا۔ ایک ریوالور اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔ ایک بار پھر اس کی آنکھوں کے سامنے راسب کا چہرہ آیا پھر رجاب کا۔ اپنی انتھک محنت اور جدوجہد بھی مگر جب اس کے سامنے زنائشہ کا چہرہ اور اس کے ساتھ عرش کا چہرہ نظر آتا وہ سب کچھ بھول جاتا۔ اب بھی اسے صرف یہ یاد تھا کہ زنائشہ کو ایک غلط انسان سے نجات دلانی ہے، آزاد کروانا ہے ایک بدکار شخص کی قید سے، اسی گیرج میں عرش سے اسے اپنی پچھلی ملاقات یاد تھی عرش کا کوئی سچ، کوئی حقیقت اس اذیت کو کم نہیں کر سکی تھی کہ زنائشہ کس طرح حالات کے تھپیڑوں میں الجھ کر ایک ایسے شخص کے نرغے میں پھنس چکی ہے جو کسی بھی طور اس کے قابل نہ تھا۔ ریوالور پر اپنی گرفت مضبوط کرتا وہ خون رنگ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا جو نیند میں سینے پر دھرا ہاتھ ہٹا گیا تھا۔ زرق کی نظریں اس کے سینے سے پھسل کر گرتے سیل فون پر ٹھہر گئی تھیں۔ ایک نظر عرش کی بند آنکھوں پر ڈال کر وہ پنجوں کے بل بیٹھا اور جانے کس تجسس میں فون اٹھا کر چیک کرنا شروع کر دیا۔ فون میں اسے کچھ بچوں کی تصویریں نظر آئیں جو اس کے لیے اجنبی تھے لیکن ایک تصویر نے اسے بری طرح چونکا دیا تھا۔ وہ تصویر شہرام اور سحر کی تھی جو اس کے لیے قطعی انجان نہیں تھے۔ وہ مزید آگے بڑھا تو ایک تصویر پر اس کی نظر ہی نہیں دل بھی ٹھہر گیا تھا۔ تصویر میں زنائشہ کا چہرہ تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ تکیے پر سر رکھے وہ گہری نیند سوئی کتنی معصوم لگ رہی تھی، کتنا سکون تھا اس کے چہرے پر، کتنی پاکیزگی تھی اس کے نقوش میں، دل میں اٹھتی درد کی لہریں اس کی آنکھوں تک پہنچ گئی تھیں۔ جانے کتنی مدت بعد وہ

itsurdu.blogspot.com

زنائشہ کے چہرے کو اتنے نزدیک سے دیکھ رہا تھا اس کے نقوش میں زرق کو اپنے ماں باپ کے نقش دکھائی دے رہے تھے۔ان کے بھولے بسرے چہرے اسے یاد آ رہے تھے جن کے لیے وہ کچھ بھی نہ کر سکا تھا۔اس کی بہن ماں باپ کی ایک واحد نشانی تھی جس کی حفاظت تک کرنے کے وہ قابل نہ تھا۔وہ بے آواز رو رہا تھا۔آنکھیں زنائشہ کی تصویر پر برس رہی تھیں۔اس کی گھٹی گھٹی مدھم ہچکیوں نے عرش کو کس وقت بیدار کیا وہ خود نہیں جان پایا تھا۔

زرق... "عرش چونک کر اٹھ بیٹھا مگر زرق اس کی طرف متوجہ ہونے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔درد کے سمندر میں اترا ہچکیاں بھر رہا تھا جبکہ عرش کی نگاہ اس کے دوسرے ہاتھ میں موجود ریوالور پر ٹھہر گئی۔حیران بیٹھا وہ چند لمحوں تک معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔اس نے زرق کے ہاتھ سے اپنا فون بھی نہیں لیا۔گہری سانس بھرتے ہوئے وہ زرق کا شانہ تھپتھپاتا اپنی جگہ سے اٹھا۔

یہاں سے اٹھو چیئر پر بیٹھ جاؤ۔میں آتا ہوں۔کوئی کال بھی آئے تو ریسیو مت کرنا۔"اسے تاکید کرتا عرش واش روم" کی سمت بڑھ گیا۔کچھ دیر بعد خود کو سنبھالتے ہوئے زرق نے اپنی آنکھیں خشک کیں اور ریوالور گلاس ٹیبل کے کنارے پر رکھتا چیئر پر بیٹھ گیا۔عرش کا فون اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا اگلی تصویر میں زنائشہ کسی گلاس وال کے قریب کھڑی نظر آ رہی تھی۔یہ تصویر دور سے لی گئی تھی مگر واضح تھی اور یقیناً یہ بھی زنائشہ کی بے خبری میں کھینچی گئی تھی، یک ٹک وہ اسے دیکھتا رہا جو گلاس وال کے باہر جانے کس چیز پر نظر جمائے کھڑی تھی۔زرق کا دل پگھلا جا رہا تھا اسے پلکوں میں چھپا کر رکھنے کے بجائے وہ کس طرح اس کی بے قدری کرتا رہا تھا' کس طرح اسے زمانے کے سرد و گرم حالات میں گھلتا چھوڑ کر خاموش تماشائی بنا رہا تھا' اس کی محویت اس وقت ٹوٹی جب گیرج کا ہی ایک لڑکا چائے لے کر اندر آیا۔چائے ٹیبل پر رکھتا وہ لڑکا ریوالور کو دیکھ کر چونکا۔

چائے پی لو پھر جس ارادے سے آئے تھے اس پر بھی عمل کر لینا۔فکر مت کرو میں یہیں تمہارے سامنے ہی رہوں" گا۔"واش روم سے نکل کر وہ سامنے بیٹھ کر بولا۔زرق نے فون اس کے سامنے رکھ دیا اور خاموشی سے چائے کے گھونٹ لینا شروع کر دیئے۔

ویسے مجھے یہ اچھا لگا جان کر کہ میرے علاوہ بھی کوئی ہے جو زنائشہ کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے... لیکن ایک" بات ضرور کہوں گا اس کے لیے کچھ اچھا اب تک نہیں کر سکے ہو تو کچھ برا بھی مت کرو۔"عرش کے سنجیدہ لہجے پر زرق

itsurdu.blogspot.com

نے ایک نگاہ بس اسے دیکھا۔

مجھے اپنی زندگی صرف اس لیے عزیز ہے کہ زنائشہ کو میری ضرورت ہے۔اس کی خوشیوں کے لیے میرا سانس لینا" ضروری ہے لیکن پھر بھی موت تو برحق ہے اس سے ڈرتا نہیں پر تم کیوں اپنے ہاتھ میرے خون سے رنگ کر اپنی برسوں کی محنت تباہ کرنے چلے ہو۔ذرا صبر کر جاؤ جس قسم کے حالات میں' میں گرفتار ہو چکا ہوں اس میں پاگل ہو کر میں خود ہی گلے میں پھندا لگا کر تمہارا ارمان پورا کر دوں گا۔" عرش کے تلخ لہجے نے زرق کو الجھا دیا۔

میرا اور زنائشہ کا تعلق تمہاری غیرت پر تازیانہ بن کر لگا تھا۔اپنی جنون میں تم مجھے صفحہ ہستی سے مٹا ڈالنا چاہتے ہو۔" یقیناً تمہارے سینے میں بھی کچھ ٹھنڈ پڑ جائے گی یہ جان کر کہ زنائشہ اب میرے گھر میں نہیں ہے چلی گئی ہے وہ۔" عرش کے تلخ لہجے پر زرق کے تاثرات بدل گئے تھے۔

کیا مطلب ہے تمہارا...! کہاں چلی گئی ہے؟" زرق از حد پریشان ہوا تھا۔"

میرے بھائی بھابی اسے اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ان کے گھر میں ہی ہے زنائشہ۔ایک تم ہی ظالم سماج نہیں ہو ایک" ایک کر کے سب بیدار ہو رہے ہیں۔اب سب کو روایات یاد آ رہی ہیں۔اپنے حق یاد آ رہے ہیں۔غیرتیں جاگ اٹھی ہیں۔پہلے سب آرام سے بیٹھے تھے۔" وہ اکھڑے لہجے میں بولا۔

ابھی اور جانے کتنی آزمائشوں سے گزرنا پڑے گا۔زنائشہ میرے ساتھ اپنے گھر آنا چاہتی تھی پر کیا کروں بھائی کی" نافرمانی تو نہیں کر سکتا' نہ ہی ان کی اجازت کے بغیر زنائشہ کو گھر لے جا سکتا ہوں۔میں چاہتا تھا کہ جلد از جلد تمہارے بارے میں زنائشہ کو بتا کر تمہیں اس کے سامنے کھڑا کر دوں گا' ایسا کرنے سے مجھے ساری دنیا کی دولت نہیں ملنے والی تھی۔میں صرف زنائشہ کی خوشی کی خاطر تمہارے سامنے جھکتا رہا ہوں مگر اب مجھ سے ایسی کوئی توقع مت رکھنا۔اب تم یہ دعا کرو کہ وہ میری شکل دیکھنے کے لیے تیار ہو جائے ورنہ میں اسے تمہارا چہرہ بھی نہیں دیکھنے دوں گا۔جب وہ مجھ سے راضی نہیں تو تم سے بھی کیوں راضی ہو۔" ناگوار لہجے میں وہ بولا' جب کہ زرق خاموش بیٹھا رہا تھا۔

ویسے تمہارے کس بل بھی ابھی نکلے نہیں ہیں۔سب کچھ بتا چکا ہوں کچھ نہیں چھپایا مگر تمہارے دل سے کینہ ختم نہ" ہوا۔کسی کی جان لینے کے لیے بڑا دل گردہ چاہیے' اپنی بہن کے ہاتھ میں یہ ریوالور ذرا تھما کر دیکھنا مجھ سے پہلے تمہارا کام تمام کرے گی۔" عرش مزید ناگواری سے بولا۔

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

"تمہارے فون میں شہرام اور ان کی وائف کی تصویر دیکھی ہے میں نے۔" زرق اچانک بولا۔

"ہاں وہی تو بھائی بھابی ہیں میرے۔ تم ان کو کیسے جانتے ہو؟" چونکتے ہوئے عرش نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"میری ان دونوں سے گھر پر ملاقات ہو چکی ہے۔ شہرام میرے بھائی کے دوست ہیں۔"

"نام کیا بتایا تھا تم نے اپنے بھائی کا؟" عرش نے پوچھا۔

"راسب..." زرق کے جواب پر عرش کے تاثرات بدلے۔

"ان سے تو میری ملاقات بھی ہو چکی ہے یہ وہی ہیں جو تمہیں سپورٹ کرتے رہے ہیں اور..." یک دم عرش رکا تھا رجاب کا نام لیتے ہوئے۔

"ہاں میری زندگی میں میرے بھائی کا وہی مقام ہے جو تمہاری زندگی میں تمہارے بھائی کا ہے۔ وہ میرے محسن ہیں۔ ان کے بغیر میں کچھ بھی نہیں۔" زرق کے کہنے پر عرش نے بغور اسے دیکھا۔

"پھر اب کیا ارادے ہیں تمہارے... کیا تم اب اپنے بھائی کے ذریعے زنائشہ تک پہنچو گے؟"

"نہیں وہ زنائشہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اس تک مجھے تم ہی لے کر جاؤ گے۔" زرق کے کہنے پر عرش نے پُرسوچ نظروں سے اسے دیکھا' جب کہ زرق اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرے گھر میں بھی کوئی تمہارا ذکر زنائشہ کے سامنے نہیں کرے گا۔ فی الحال یہی مناسب ہے۔" عرش نے کہا جب کہ زرق اس پر سے نگاہ ہٹاتا گلاس ڈور کی سمت بڑھا مگر پھر یک دم رک کر پلٹا۔

"میں جس ارادے سے آیا تھا مجھے اس پر کوئی شرمندگی نہیں... ارادے پر عمل نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں آج بھی بزدل یا کمزور ہوں' بات صرف اتنی ہے کہ جس سے محبت ہو اس کے لیے کڑوا گھونٹ پینا پڑتا ہے اور تم میرے لیے وہی کڑوا گھونٹ ہو۔" زرق سرد نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

"میرے بھی کچھ ایسے ہی خیالات ہیں تمہارے بارے میں۔" عرش کے ناگوار لہجے پر وہ مزید کچھ بھی کہے بغیر باہر نکل گیا۔

www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

ایک دن پہلے ہی تو ہاسٹل آئی تھی کہ رائمہ نے دوسرے ہی دن اسے گھر پہنچنے کی تاکید کی بلکہ اتنی عجلت کا مظاہرہ کیا تھا کہ اسے فون کرنے سے پہلے ہی اماں کے بیٹے کو ہاسٹل روانہ بھی کر دیا۔ اس کے ہمراہی میں وہ رائمہ کے گھر پہنچی۔ فوری طور پر سب کے سامنے تو کوئی بات نہ ہو سکی مگر رائمہ کے تاثرات سے اسے کسی معاملے کی سنگینی کا احساس ہو گیا تھا۔

اندازہ تو اسے تب ہی ہو گیا تھا جب رائمہ نے فون پر مختصر الفاظ میں اسے گھر آنے کی تاکید کی تھی۔ ربیعہ اپنے بچوں کے ساتھ میکے جا رہی تھیں۔ اسد کو آفس سے دیر سے آنا تھا۔ ربیعہ وغیرہ کے رخصت ہوتے ہی اس کا صبر بھی ختم ہو گیا۔ اسے شدید قسم کا دھچکا لگا جب اس کے استفسار پر رائمہ کچھ بھی کہنے سے پہلے رو دی تھی۔

''بجیا بتائیں تو مجھے آخر ہوا کیا ہے... کیوں اس طرح رو رہی ہیں؟ میری پریشانی کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتیں آپ۔''

اور تم بھی یہ اندازہ نہیں لگا سکتیں کہ تمہاری وجہ سے کس قدر بے عزت کیا گیا ہے مجھے۔'' رائمہ غصے میں اس پر برستی اسے دنگ کر گئی۔

تمہیں کیا لگتا تھا کہ تم مجھے کچھ نہیں بتاؤ گی تو مجھے کچھ خبر ہی نہ ہو گی؟ تم میری بہن ہو' تمہارے دن رات سے میں کیسے بے خبر رہ سکتی ہوں۔ کیسے انجان رہ سکتی ہوں' اس سب سے جو زرکاش بھائی کے لیے تمہارے دل میں ہے۔'' رائمہ کے غصیلے لہجے پر وہ بس ساکت نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

کیا ضرورت تھی تمہیں اوقات سے باہر نکلنے کی' زرکاش بھائی اور اپنے درمیان موجود فرق نظر نہیں آیا تمہیں؟ زمین آسمان بھی کبھی ایک ہوتے ہیں... ساری دنیا میں ایک وہی ملے تھے تمہیں... تائی امی نے فون پر مجھے گھر آنے کا حکم دیا۔ وہ تو شکر ہوا کہ اسد میرے ساتھ نہیں تھے۔ تائی امی اور ان کی بیٹیوں نے جو کچھ تمہارے بارے میں کہا جس طرح میری تذلیل کی وہ میں زندگی بھر نہیں بھول سکتی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر شیراز ملک میں ہوتا تو وہ یہاں آ کر سب کے سامنے مجھے اور تمہیں بے عزت کرتا۔ اپنے شوہر اور سسرال والوں کے سامنے تم پر لگائے گئے کس کس الزام کا میں جواب دیتی۔ جواب تو ان تینوں کے سامنے بھی میں کوئی نہ دے سکی تمہاری وجہ سے مجھے خاموشی سے سب کچھ سننا پڑا ''کیونکہ تمہاری جراتوں' ہٹ دھرمیوں اور من مانیوں نے مجھے کچھ کہنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا تھا۔

بجیا کیا کہتی ہیں وہ تینوں؟'' دراج کا لہجہ سرد تھا۔''

کیا... کیا بتاؤں تمہیں... ان کی ہر تان اسی جملے پر ٹوٹتی رہی کہ روپے پیسے کے لالچ میں تم نے ان کے بیٹے کو ورغلایا ہے''

itsurdu.blogspot.com

"اس کام پر" میں نے تمہارا ساتھ دیا ہے ہم دونوں کی ملی بھگت کی وجہ سے ان کا بیٹا ان کے سامنے کھڑا ہوا ہے۔

بجیا اگر ان سب کو ایسا لگتا ہے تو سو بار لگے' اتنا ہی دل پھٹ رہا ہے تو باندھ کر رکھ لیں کھونٹے سے زرکاش کو' کس نے " روکا ہے۔ نکال دیں ان کے دل و دماغ سے مجھے۔ جو کرنا چاہیے وہ تو ہو نہیں سکتا ان ماں بیٹیوں سے۔ مجھ پر یا آپ پر الزامات لگا کر صرف ان کا حسد اور بھڑاس نکل سکتی ہے اور تو کچھ نہیں ہو سکتا ان لوگوں سے' اب پتہ چلے گا اچھی طرح سے زرکاش کو بھی جن کے لیے برسوں سے اپنا خون پسینہ ایک کرتے رہے ہیں وہی سب کس طرح ان کی پشت پر چھرا گھونپ رہے ہیں۔ یہ اہمیت ہے ان کی اپنے گھر والوں کی نظر میں۔ کھلیں گی اب ان کی بھی آنکھیں۔" دراج غصے میں بھڑک اٹھی۔

میں بس تمہارے لب کھولنے کے انتظار میں خود بھی خاموش رہی مگر میرے خدشات روز بروز جڑ پکڑتے آج سچ " ثابت ہو رہے ہیں۔ زرکاش بھائی کی فطرت سے تم بھی اچھی طرح واقف ہو دراج۔ وہ اپنی ذات سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں دے سکتے۔ اپنے گھر والوں کے سامنے وہ تمہارے لیے کبھی نہیں ڈٹ سکیں گے۔ تائی امی کی مرضی ان کی اجازت کے بغیر وہ کبھی تم سے شادی نہیں کر سکتے۔ تائی امی ہمیشہ اپنی بیٹیوں اور شیراز کے کہنے پر چلی ہیں۔ جب ان کی اولادیں تمہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں تو پھر تائی امی کیسے زرکاش بھائی کو تم سے شادی کی اجازت دیں گی؟" رائمہ سخت پریشانی اور تاسف میں تھی۔

یہ سب تو میں بھی نہیں جانتی لیکن زرکاش میرے علاوہ کسی اور جانب دیکھیں یہ آپ کی بھی غلط فہمی ہے۔ ان کو " میرے لیے نہیں اپنے لیے اپنی ماں بہنوں کے سامنے زبان کھولنی پڑے گی۔ میں زرکاش کے باپ کی جاگیر ہرگز نہیں ہوں جسے وہ اپنے گھر والوں کی خوشیوں پر قربان کر دیں گے۔ شادی تو زرکاش کو مجھ سے ہی کرنی پڑے گی ورنہ جس دراج کو میں نے اپنے اندر سلا دیا ہے پھر اسے جاگنے میں بھی وقت نہیں لگے گا۔ ابھی تو میں صرف ایک حد تک زرکاش کے حواسوں پر قابض ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں ہر حد بھول جاؤں اور وہ سب کے سب جس عالیشان گھر میں فرعون "بنے بیٹھے ہیں راتوں رات سڑک پر آ جائیں۔

پاگل مت بنو دراج... ہوش کے ناخن لو' زرکاش بھائی کسی حال میں تمہاری خاطر اپنی ماں بہنوں کو نہیں چھوڑیں " "گے۔

itsurdu.blogspot.com

میں بھی ایسا کرنے پر انہیں کب مجبور کرتی ہوں۔ انسانیت اور رشتوں کے حقوق یاد ہیں مجھے۔ فتنہ پرور خود غرض وہ لوگ ہیں جو گدھ بنے نوچتے رہے ہیں زرکاش کو اور اب ان کی خواہشوں و خوشیوں کو بھی نگل جانا چاہتے ہیں مگر اس مخلص انسان کے لیے ایک کڑوا گھونٹ نہیں پی سکتے۔ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگ رہے انہوں نے تو بس نچھاور کرنا سیکھا ہے۔ مجھ سے وہ محبت کرتے ہیں۔ شادی کرنا چاہتے ہیں یہ کوئی گناہ نہیں ہے؟'' وہ سرخ چہرے کے ساتھ بھرے انداز میں بولی۔

''تمہارے یہ سب کہتے رہنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ زرکاش بھائی کے گھر کا کوئی فرد تمہارے لیے راضی نہیں ہوگا۔ یہ اٹل حقیقت ہے' مجھے ان سب کی باتوں سے اندازہ ہو چکا ہے کہ اگر زرکاش بھائی نے ان سب کی مرضی کے خلاف جا کر تم سے شادی کر بھی لی تو آگے جا کر مسائل کا سامنا تمہیں ہی کرنا پڑے گا۔ بہتر یہی ہے کہ ابھی عقل سے کام لو' کچھ نہیں بگڑا ابھی' تم زرکاش بھائی کو سمجھا سکتی ہو' روک سکتی ہو ان کو... تمہارے لیے اچھے رشتوں کی کمی نہیں' میں جانتی ہوں زرکاش بھائی کی جگہ کسی اور کو دینا تمہارے لیے دشوار ہوگا مگر کیا تم ساری زندگی ایک ناپسندیدہ ہستی بن کر رہنا قبول کر سکتی ہو؟ زرکاش بھائی کی زندگی کا حصہ بن کر تمہیں کبھی وہ عزت وہ مقام نہیں مل سکے گا جس کی تم مستحق ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ سب ایک دن تمہیں زرکاش بھائی سے ہی محروم کر دیں۔ اس وقت کیا کر سکو گی؟'' رائمہ نے سمجھانے والے انداز میں اسے خبردار کرنا چاہا۔

''مجھے زرکاش سے محروم کرنا اتنا ہی ان سب کے لیے آسان ہوتا تو وہ ماں بیٹیاں چور راستے سے آپ پر حملہ نہ کرتیں۔ مجھے ان سب سے کوئی مقام' کوئی عزت نہیں چاہیے۔ مجھے جو کچھ چاہیے تھا وہ میں بہت پہلے ہی ان سب سے چھین چکی ہوں۔ یہ وہ ماں بیٹیاں بھی جان چکی ہیں۔ اسی لیے اب انگاروں پر لوٹ رہی ہیں۔'' وہ تلخی سے بولی۔

''اور یہ میرے لیے کن اچھے رشتوں کی بات کر رہی ہیں آپ؟ آپ کی نظر میں کیا ہے ایک اچھا رشتہ' ساری زندگی کے لیے ایک ایسے شخص کے ساتھ بندھ جانا جس کی ایک اچھی جاب ہو۔ جس کا ایک گھر ہو اور اس گھر کا ایک کمرہ جہاں اس کی بیوی ملکہ بن کر رہے اور کمرے سے باہر اس کے گھر والوں کی خدمت میں ہلکان ہوتی رہے۔'' اس کے سرد لہجے پر رائمہ نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا۔

''جو شخص میری بنیادی ضرورتیں بھی بمشکل پوری کر سکے اس سے شادی کرنے سے تو بہتر ہے کہ میں شادی ہی نہ

itsurdu.blogspot.com

کروں۔ جو لباس میں نے پہن رکھا ہے اس کی قیمت کا آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتیں' جو سینڈلز میرے پیروں میں ہوتی ہیں ان کی قیمت دو چار ہزار نہیں ہے' ہر ماہ جس سلون میں' میں جاتی ہوں وہاں میری فرینڈز جانے کے لیے بس سوچتی رہ جاتی ہیں۔ امپورٹڈ کاسمیٹکس کے سوا مجھے کچھ راس نہیں آتا۔ دو دن تک مسلسل ہاسٹل کا کھانا کھالوں تو میرا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ اپنے باپ کی زندگی میں' میں نے ایک چاندی کا چھلا تک انگلی میں نہیں پہنا مگر آج میرے پاس گولڈ کی اتنی جیولری ہے کہ سب بینک کے لاکر میں محفوظ کرنی پڑتی ہے' میرے بینک بیلنس کا آپ صرف اندازہ ہی لگا سکتی ہیں۔ یہ سب کس کی بدولت ہے... ڈھونڈ کر دے سکیں گی مجھے کوئی زرکاش جیسا؟'' اس کے طنزیہ لہجے پر رائمہ بس گنگ رہ گئی تھی۔

زرکاش کی وجہ سے ہاسٹل میں میری عزت ہے ایک مقام ہے۔ ہر لڑکی میری قسمت پر رشک کرتی ہے۔ زرکاش نے اپنے جس گھر ہر چیز کو میرے اختیار میں دے رکھا ہے اس گھر میں قدم رکھنے کا میں صرف خواب ہی دیکھ سکتی تھی میں اگر زرکاش سے ابھی دنیا کے آخری کونے میں بھی جانے کی فرمائش کر دوں تو ان کے لیے کوئی مشکل نہیں۔ وہ مجھے وہاں تک لے جانے میں ایک دن نہیں لگائیں گے۔ بجیا... نہ زرکاش کے علاوہ کوئی شخص مجھے افورڈ کر سکتا ہے نہ میرا ان کے سوا کسی اور کے ساتھ گزارا ہے۔ زرکاش کے پاس جو کچھ ہے جو سہولتیں جو آسائشیں انہوں نے مجھے دے رکھی ہیں ان سے قطع نظر زرکاش کی جگہ کسی اور کو نہ دینے کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے کہ میں ان سے محبت کرتی ہوں کم از کم آپ تو میری اس محبت کی گہرائی کا اندازہ کر سکتی ہیں۔ ہر سچ پر ایک یہی سچ بھاری ہے کہ زرکاش جیسا انسان میرے لیے دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ اگر مجھ سے ہر آسائش چھین کر مجھے اپنے ساتھ کسی ٹوٹے پھوٹے بوسیدہ مکان میں بھی رکھیں گے تو مجھے کوئی غم نہیں ہوگا۔ میرے لیے ان کا ساتھ' ان کا قرب ہی کافی ہوگا۔'' دراج کی آنکھیں نم اور لہجہ دھیما ہوتا چلا گیا تھا۔ ''بجیا... آپ جانتی ہیں کہ میں جو کہتی ہوں وہ کرتی بھی ہوں' ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ میں مخالفتوں سے ڈر کر زرکاش سے دستبردار ہو جاؤں۔ نہ ہی یہ زرکاش کے لیے ممکن ہے آپ مجھ سے یہ امید نہ رکھیں کہ میں حالات سے گھبرا کر اپنی اور زرکاش کی زندگی کو آگ بھی لگا سکتی ہوں۔ لیکن ممکن تو یہ بھی کسی طور پر نہیں کہ میری وجہ سے میری بہن کی تذلیل ہو۔ زرکاش کو اپنی ماں بہنوں سے باز پرس کرنی ہوگی۔ ان سب کو ان کی حد میں رکھنے کا کام ''زرکاش کا ہے۔ ورنہ یہ کام میں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا تو زرکاش بھی لپیٹ میں آئیں گے۔

itsurdu.blogspot.com

دراج... خبردار جو تم نے زرکاش کو کچھ بتایا یا کوئی ہنگامہ کھڑا کرنے کا سامان کیا' تم نے کس مشکل میں دھکیل دیا ہے" خود کو بھی اور مجھ کو بھی۔" رائمہ زچ ہوتی بری طرح ڈسٹرب ہوئی۔

فکر مت کریں اب آئندہ کبھی ان سب کی زبانیں آپ کے سامنے زہر نہیں اگلیں گی مگر جو ہو چکا ہے اس کی جواب طلبی زرکاش کو کرنی پڑے گی۔ ان کی اپنی بہنوں سے زیادہ آپ نے ان کی عزت کی ہے۔ نہ میں خاموش رہوں گی آپ کی بے عزتی پر نہ زرکاش کو خاموش رہنے دوں گی۔" دراج قطعی انداز میں بولی۔

www.PakDigestNovels.Com

اب کیا کروں گا وہاں آکر... کس طرح سامنا کروں اس کا' کیا منہ دکھاؤں گا اسے؟ اس گھر میں صرف زنائشہ کی تذلیل نہیں ہوئی۔ میرے جذبوں اور محبت کی بھی تذلیل ہوئی ہے۔ غم اس بات کا ہے کہ تذلیل کرنے والے میرے اپنے ہیں۔ زنائشہ کسی سے واقف نہیں تھی بھائی کے سامنے اس سے گستاخی سرزد ہوئی تھی تو یہ میری ذمہ داری تھی کہ اس سے بازپرس کرتا۔ صحیح غلط کے بارے میں سمجھاتا۔ اس وقت مجھے کیوں نہیں بلایا گیا؟ بھائی تو واقف تھے اس گھر میں زنائشہ کے مقام واہمیت سے' اس پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے بھائی نے میرے بارے میں بھی یہ نہیں سوچا کہ مجھ پر کیا گزرے گی' میں زنائشہ کے چہرے کو نہیں پہچان سکا تھا اس سے زیادہ اور کیا کہوں تم سے' اس وقت میں زمین آسمان ایک کر دینے کے درپے تھا مگر مجھے ضبط کے انگاروں پر چلنا پڑا کیونکہ میرے سامنے کوئی اور نہیں بھائی تھے' ان کے اس عمل سے چہرے سے زیادہ زخمی میرا دل ہوا ہے جس کی اذیت میرا سکون ختم کر چکی ہے۔" غصے میں بے قابو وہ شقران کے سامنے بول رہا تھا۔ شقران یہی چاہتا تھا کہ وہ اندر چھپا اشتعال باہر نکالے۔ دو دن سے عرش نے سب سے ہی سارے رابطے ختم کر رکھے تھے آج تیسری بار گیراج آنے پر بالآخر وہ شقران کے ہاتھ آ ہی گیا تھا۔

اب اس مقام پر آکر زنائشہ سے ہر تعلق ختم کر دینے کا مطالبہ سننا میرے لیے موت کی اذیت سے گزرنے جیسا ہے" "میں بار بار اس اذیت سے نہیں گزر سکتا۔ نہ مجھ میں حوصلہ باقی رہا ہے' نہ میں اس کے لیے اب اور صبر کر سکتا ہوں۔

عرش جو کچھ ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا یہ بھائی بھی قبول کر رہے ہیں لیکن تم اس طرح سب سے کٹ کر سارے رابطے ختم کر کے بیٹھ جاؤ گے تو جو غلط ہوا ہے وہ ٹھیک کیسے ہوگا... زنائشہ کی طبیعت بہت ناساز ہو چکی ہے اس کی خاطر ہی سہی مگر گھر تو آؤ۔ تم وہاں ہو گے تو یقیناً اس کی طبیعت سنبھلے گی۔ بھائی کو بھی ڈھارس ملے گی۔ تمہاری گمشدگی پر وہ بھی

itsurdu.blogspot.com

پریشان ہیں۔ حالات یونہی بگڑے رہے تو آگے جا کر بہت مشکل ہو جائے گا۔ تمہارے لیے بھائی اور زنائشہ کو ساتھ لے کر چلنا۔" شفران نے تشویش کا اظہار کیا۔

"یہ سب بھائی کو سوچنا چاہیے تھا وہ گھر کے بڑے ہیں جب انہوں نے ہی اپنے ظرف کو وسیع نہ کیا تو اس کے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔ زنائشہ اب جو کرے وہ کم ہے۔ اسے میری زندگی، میرے گھر میں عزت اگر نہیں ملے گی، میرے اپنوں سے جو میرے محسن ہیں جنہوں نے مجھے نئی زندگی دی، اگر ان سے احترام نہیں ملے گا تو وہ میری محبت کیا کرے گی۔ اس پر لعنت بھیج کر جانے کی ہی بات کرے گی۔" وہ تلخ لہجے میں بولا۔ "مجھے بھائی سے قطعی یہ امید نہیں تھی۔ میرے لیے یقین کرنا مشکل ہے کہ زنائشہ اور میرے تعلق پر اس طرح وہ انگلی اٹھا کر اسے بے توقیر کر چکے ہیں۔ کیا ثابت کرنا چاہتے تھے وہ زنائشہ کو یہ سنا کر کہ وہ میرے قابل نہیں، میرے لائق نہیں یا میں کتنی اونچائی پر ہوں اور وہ کتنی پستی میں رہنے والی... تو میں بھی اسی پستی سے آیا ہوں اور یہ حقیقت ہے زنائشہ اور میں جانتے ہیں کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے کیا معنی رکھتے ہیں۔ بھائی کی جانچ پڑتال اور اپنی ذات پر ان کے تجزیے زنائشہ تو کیا کوئی بھی عورت برداشت نہیں کر سکتی۔ اپنے شوہر کی موجودگی میں تو بالکل نہیں۔ جب میں ہی اس کی ڈھال نہیں بن سکوں گا تو وہ مجھ سے الگ ہونے کا مطالبہ نہ کرے تو کیا کرے اور... زنائشہ کے لیے میرے جذبات کو بھائی سے زیادہ بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا... مگر اب ایسا لگ رہا ہے کہ ان کو کچھ یاد نہیں رہا یا پھر وہ سب کچھ سمجھتے بھی نہیں سمجھنا چاہ رہے اپنے اشتعال میں... وہ میرا گزرا کل ہی نہیں میرا آج، میرا آنے والا کل بھی ہے۔ کوئی بھی ہم دونوں کے کھوئے ہوئے سنہری ماہ و سال نہیں لوٹا سکتا۔ کم از کم اب تو ہم ایک دوسرے سے محروم رہنے کے مستحق نہیں ہیں۔" وہ شدید بگڑے ہوئے بلند لہجے میں بولا۔

"میں بات کرتا ہوں بھائی سے تم ابھی گھر نہیں آنا چاہتے تو ٹھیک ہے میں فورس نہیں کرتا۔ زنائشہ کی طرف سے مطمئن رہو۔ ہم اسے کہیں جانے دیں گے نہ تمہارے خدشات سچ ثابت ہوں گے خود کو اور پریشان مت کرو یہ سب سوچ کر سب ٹھیک ہو جائے گا۔" شفران کی تسلی پر وہ بس سر جھٹک کر رہ گیا۔ شفران کے جانے کے بعد وہ مسلسل مضطرب سوچوں میں غلطاں گلاس وال سے آسمان کے بگڑتے تیوروں کو دیکھتا رہا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

لائونج میں آتا وہ شہرام کی طرف ہی متوجہ تھا جو کچھ پریشان سے سحر سے مخاطب تھے۔

"گھر کا ماحول پہلے ہی بگڑا ہوا ہے تمہیں ضرورت ہی کیا تھی ایسی کوئی بات کرنے کی۔"

شہرام میرا ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا فون پر ندا سے بات کر رہی تھی تو ان کے بعد رجاب سے سلام دعا کی بچوں کا ذکر آیا تو میں نے اسے بتایا حسن اور حسین کے لیے کوئی اچھا ٹیوٹر نہیں مل رہا۔ اب مجھے کیا پتا تھا کہ وہ خود ہی ان دونوں کو گھر آکر پڑھانے کی بات کر دے گی میں اسے منع تو نہیں کر سکتی تھی۔" رجاب کے نام پر شقران چونکا۔

ظاہر ہے منع کرنا ناممکن ہے۔ بہر حال اب تم نے ہی سب سے زیادہ اس چیز کا خیال رکھنا ہے کہ ہمارے گھر میں آنے والے ہر فرد کو چاہے وہ امام ہی کیوں نہ ہو سب کو یہی کہہ کر زنائشہ سے متعارف کروانا کہ وہ میرے دوست کی بہن ہے "اور کچھ عرصہ ہم سب کے درمیان رہے گی کسی کو بھی عرش اس کے تعلق کی بھنگ تک نہیں لگنی چاہیے۔

شہرام آخر اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ عرش سے اس کا تعلق کیسے چھپ سکتا ہے؟" سحر نے دنگ نظروں سے خاموش کھڑے شقران کو دیکھا۔

سوال مت کرو فی الحال جو کہا ہے بس وہ یاد رکھو۔ اس کی وجہ بھی بہت جلد بتا دوں گا۔" شہرام اکھڑے لہجے میں بولتے صوفے پر بیٹھ گئے۔ شقران نے ایک نظر خاموشی سے پیچ و تاب کھاتیں سحر کو دیکھا پھر گہری سانس بھرتے ہوئے خود بھی نشست سنبھال لی۔

بھائی آپ نے جو ابھی تاکید کی اس میں یقیناً عرش کے لیے بھلائی چھپی ہو گی لیکن زنائشہ کے معاملے کو میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں۔ جو حالات سامنے ہیں ان سے ہٹ کر دیکھا جائے تو وہ ایک بے ضرر سی لڑکی ہے' مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ اس سے آپ کو کیا ان سیکورٹی ہے۔ آپ کے دل میں جو کچھ بھی ہے آپ مجھ سے کہہ سکتے ہیں۔ میں جاننا چاہتا ہوں۔" بہت سنبھل کر شقران نے دھیمے لہجے میں ان کو مخاطب کیا۔ جواباً فوری طور پر شہرام کچھ بول نہیں سکے۔

شقران مجھے لگتا ہے کہ کہیں تو کچھ نہ کچھ غلط ہے۔ یہ لڑکی کسی طور عرش کے ساتھ آنکھوں میں سما رہی ہے نہ دل میں۔ میں جانتا ہوں عرش اس کے لیے آگ میں بھی کود سکتا ہے مگر اس لڑکی کی نظر میں عرش کی حیثیت تو دو کوڑی کی بھی نہیں لگتی مجھے۔" شہرام کے تشویش ناک لہجے نے سحر اور شقران دونوں کو ہی دنگ کر دیا۔

بھائی آپ کو نہیں لگتا کہ یہ رائے قائم کرنے میں آپ نے عجلت سے کام لیا ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ وہ کن تلخ"

itsurdu.blogspot.com

حالات میں اس گھر میں آئی ہے اور پھر وہ ایک لڑکی ہے' عرش کی طرح وہ کھل کر سب کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کیسے کر سکتی ہے؟'' شقران نے حیرت سے کہا۔

''تمہاری بات اپنی جگہ درست لیکن جو کچھ میں محسوس کر چکا ہوں اسے غلط قرار نہیں دے سکتے اور بات صرف یہیں تک نہیں ہے پہلے وہ سامنے نہ ہو کر بھی عرش کے اعصاب پر قابض تھی اب وہ سامنے ہے تو مجھے یہ یقین ہو رہا ہے کہ ہر طرح سے اس پر قابو پا کر وہ ہم سب سے اسے الگ کر دے گی۔اس کی دھمکیوں نے میرا سکون غرق کر دیا ہے عرش کی خاطر میں نے ضبط کی بہت کوشش کی تھی مگر مجھ سے ضبط نہ ہو سکا۔'' وہ مضطرب لہجے میں بولے۔

''بھائی آپ کے خدشات اگر درست ہیں تو یہی وقت ہے اس سے اپنائیت کے ساتھ پیش آنے کا' ہمیں اپنے ظرف کو بڑا کرنا ہوگا' درگزر سے کام لینا ہوگا پھر ہمیں یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی کہ عرش سے ہم سب الگ نہیں۔وہ خود یہ سچ قبول کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔آپ کو عرش پر تو بھروسہ ہے وہ زنائشہ کو بھی یہ اجازت نہیں دے گا کہ کسی بھی وجہ سے ہمیں ہمارے مقام سے ہٹایا جائے۔

''ہاں یہ تو اندازہ ہے' دو دن گزر چکے ہیں آکر شکل تک نہیں دکھائی اب وہ یہاں صرف اس کی خاطر ہی آئے گا جس کی وجہ سے مجھ سے منہ پھیر گیا ہے۔میری یا تم سب کی اب اہمیت ہی کیا رہ گئی ہے اس کی نظر میں۔'' شہرام تلخی سے بولے۔

''اس حد تک عرش سے بدگمان نہ ہوں آپ بھی جانتے ہیں کہ وہ یہاں صرف اس لیے نہیں آرہا کیونکہ وہ آپ سے ناراض ہے' کیا اسے حق نہیں رہا آپ سے ناراض ہونے کا؟'' شقران کے سوال پر وہ خاموش رہے۔

''اسے صرف زنائشہ کی پرواہ ہوتی تو آپ کے حکم اور اجازت کے بغیر زنائشہ کو اپنے ساتھ لے جاتا۔ہمیشہ کے لیے ہمیں چھوڑ جاتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا اور آپ زنائشہ کو ہی دیکھ لیں دو دن گزرنے کے باوجود وہ ہمارے گھر میں ہی ہے۔وہ ابھی اگر یہاں سے جانا چاہے تو ہم میں سے کون زبردستی اسے روک سکتا ہے کیونکہ ہم اس کے سگے نہیں اور نہ ہی کوئی ایسا رشتہ ہے جس پر وہ یہاں مزید ٹھہرے' مگر وہ یہیں ہمارے درمیان موجود ہے وجہ صرف عرش نہیں ہے بلکہ اس لیے بھی کہ کسی حد تک اسے اندازہ ہو چکا ہے کہ ہم سب عرش سے الگ نہیں ہیں۔'' شقران اپنے لفظوں پر زور دیتا بولا۔

itsurdu.blogspot.com

بھابی زنائشہ کی طبیعت اب کیسی ہے؟" شہرام کی خاموشی پر شفران نے سحر سے پوچھا۔ "
ڈاکٹر نے تو کہا تھا صبح تک بخار اتر جائے گا مگر ابھی تو بخار تیز ہے۔" سحر نے فکرمندی سے بتایا۔ "
اور ہاں ایک بات مت بھولیے گا کہ زنائشہ کے سامنے اس کے بھائی کا ذکر بالکل نہیں کرنا۔ اس کا نام بھی زنائشہ کے " سامنے زبان پر کوئی نہ لائے کیونکہ زنائشہ کا اس سے بالکل کوئی رابطہ نہیں... عرش کو جب بہتر لگے گا وہ زنائشہ کو خود اس کے بھائی کے بارے میں بتادے گا۔" شفران کے دھیمے رازدارانہ لہجے پر کسی کو سوال کرنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ کال بیل کی آواز پر سب ادھر متوجہ ہو گئے تھے۔

اس وقت اتنے خراب موسم میں کون آگیا؟" سحر حیرانگی سے بولیں۔ "

عرش ہے جاؤ جلدی۔" شہرام کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی شفران آگے بڑھ گیا۔ "

میں اس سے ملنے آیا ہوں۔" دھیمے لہجے میں وہ یوں مخاطب ہوا جیسے ان سے اجازت طلب کر رہا ہو۔ بے اختیار سحر کی " نگاہ شہرام کی جانب اٹھی۔ ان کے اثبات میں سر ہلانے پر سحر نے اسے دیکھا۔

جاؤ سو رہی ہے جگانا مت اسے۔" ترحم آمیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے سحر نے کہا۔ خاموشی سے شہرام اسے " دیکھتے رہے جو کسی بھی جانب دیکھے بغیر تیز قدموں سے ڈرائنگ روم کی سمت بڑھ گیا۔ خوابناک مدھم روشنی میں اس کے خوابیدہ نقاہت زدہ نقوش دیکھتا وہ بیڈ کے قریب ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں دھواں دھواں اور دل آہنی شکنجے میں جکڑا جا رہا تھا۔ شدت جذبات سے مغلوب ہو کر عرش نے اس کا جلتا ہاتھ دھیرے سے اپنے یخ بستہ ہاتھ میں لیتے ہوئے لبوں سے لگالیا تھا۔ دو دن میں اس کی حالت وہی ہو گئی تھی جس میں وہ اسے ہاسٹل سے اپنے گھر لے گیا تھا یا وہ اس سے بھی زیادہ ڈھے چکی تھی۔ چہرہ مرجھائے پھول جیسا ہو چکا تھا۔ عرش کا دل شدت سے مچلا اس کی آواز سننے کے لیے اس کی آنکھوں میں اپنا چہرہ دیکھنے کے لیے مگر اچانک یہ احساس دل میں جاگتا اسے تڑپا گیا تھا کہ جیسے گزرے دو دن میں وہ اسے نام لے کر پکارنے کا حق بھی کہیں کھو چکا ہے مگر جذبے بول رہے تھے لمس اسے پکار رہا تھا جو اردگرد سے غافل تھی مگر پھر بند پلکوں پر ٹھہرتا دو انگاروں جیسا جلتا عکس اسے غفلت سے باہر نکالنے لگا تھا۔ اس کی کھلتی نیم وا آنکھوں کی سرخیوں میں عرش کا دل ڈوبا تھا۔ سانس روکے عرش اس کے کسی رد عمل کا منتظر رہا مگر زنائشہ کی بھاری بوجھل پلکیں دوبارہ جھک گئی تھیں۔ اس کا ہاتھ اپنے سلگتے سینے سے لگائے وہ شاید ساری رات یونہی گزار دیتا اگر

itsurdu.blogspot.com

عقب سے دستک کے ساتھ سحر کی پکار نہ سنائی دیتی۔ وہ بس ایک پل کو ان کی طرف متوجہ ہوا۔

عرش..."اس سے پہلے کہ وہ دہلیز پار کر جاتا سحر نے اسے روکا۔"

ڈاکٹر اسے چیک کر گئے ہیں صبح تک بخار اتر جائے گا۔ ایسا کچھ نہیں ہوگا جس کا تمہیں خدشہ ہے نہ وہ اس گھر سے کہیں" جا رہی ہے نہ تم دور... میں نے اس سے بات کی ہے وہ یقیناً میری بات سمجھ رہی ہے۔"سحر کے تسلی دینے پر وہ کچھ بھی بولے بغیر آگے بڑھ گیا۔ کسی بھی جانب دیکھے بغیر وہ لاؤنج سے گزرتا گیٹ سے بس باہر نکل جانا چاہتا تھا۔ مگر عقب سے آتی شہرام کی پکار نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا مگر وہ بس رکا تھا پلٹ کر اس نے شہرام کی جانب نہیں دیکھا۔

عرش... غلطی کیا صرف تم سے ہی سرزد ہو سکتی ہے۔ مجھ سے نہیں؟ کیا میں اب اس قابل بھی نہیں رہا ہوں کہ تم" میری جانب دیکھ سکو۔"شہرام کے کمزور وزخمی لہجے میں کہے گئے یہ جملے عرش کے لیے بھاری ضرب سے کم نہیں تھے۔ اس سے پہلے کہ شہرام مایوس ہو کر اس کے سامنے سے ہٹ جاتے وہ سب کچھ بھولتا بے اختیار ان کے گلے سے لگ گیا۔

اس طرح ناراض مت ہوا کرو، میرے لیے اس گھر سے کیا ساری دنیا سے رونق ختم ہو جاتی ہے۔"اس کی پشت کو" تھپتھپاتے شہرام بولے۔

آپ اس سے نفرت کرتے ہیں... اسے پسند نہیں کرتے۔"وہ لرزتے لہجے میں بولا۔"

تم یہ شکایت کرنے میں حق بجانب ہو لیکن میں بس یہ کہوں گا کہ جسے تم چاہتے ہو ہم سب پر بھی فرض ہے کہ اسے" چاہیں... اس کی عزت کریں۔"شہرام کے گہرے سنجیدہ لہجے پر سحر نے سکون کا سانس لیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

میرے لیے زرق سے رجاب کے تعلق کے انکشاف سے زیادہ تشویش ناک یہ بات ہے کہ زرق سے تمہیں اس حد" تک خطرہ لاحق ہے اس کے ارادے جانتے ہوئے بھی تم اس کی طرف سے کیسے مطمئن رہ سکتے ہو۔ عرش... اس پر بھروسہ کر کے تم بہت بڑی غلطی کرو گے۔"شفران کی تشویش اس کے تاثرات سے بھی عیاں تھی عرش نے کافی کا سپ لے کر ایک نگاہ اسے دیکھا اور پھر دوبارہ گلاس ونڈو سے باہر پھیلی تاریکی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جس کی شدت کم ہوتی جا رہی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

جانتے ہو اس بات سے زیادہ بے چین کر دینے والی چیز کوئی اور نہیں ہو سکتی کہ اس دنیا میں ایک انسان ایسا ہے جو آپ سے اس حد تک نفرت کرتا ہے کہ جان لینے تک پر آمادہ ہو جائے۔'' باہر نگاہ جمائے وہ عجیب سے لہجے میں بولا۔ ''ماضی میں بھی مجھے کبھی زرق سے نفرت نہیں تھی وہ تو اس وقت انتہائی قابل رحم تھا۔ اس نے جب 'جب میرے سامنے زنائشہ کو مارا اس پر ہاتھ اٹھایا میرا دل چاہتا تھا کہ اسے اٹھا کر کہیں دور پھینک دوں مگر وہ تو پہلے ہی موت کے راستے پر چل رہا تھا اور پھر میں جانتا تھا کہ زنائشہ کو اس سے محبت ہے' اس نے قبول کبھی نہیں کیا تھا لیکن مجھے معلوم تھا۔ زرق اب بہت بدل چکا ہے مجھے اس کی پروا صرف زنائشہ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس لیے بھی ہے کہ اس کا تعلق میرے گزرے کل سے ہے۔ وہ مجھے جاننے کے ساتھ پہچانتا بھی ہے' میرے گرد ایسے چند ہی لوگ ہیں اور وہ مجھے عزیز ہیں۔ زرق بھی ان میں سے ایک ہے۔ مجھے افسوس صرف اس چیز کا ہے کہ میرا خلوص' نیک نیتی بھی اس کے دل میں تھوڑی سی جگہ نہ بنا سکی۔ لیکن اثر کہیں نہ کہیں تو ہوا ہے۔ میں بس یہ امید ہی رکھ سکتا ہوں کہ وہ زنائشہ سے ملنے تک اپنی نفرت اور اشتعال کو قابو میں رکھے۔'' خاموش ہو کر عرش نے شقران کو دیکھا۔ جو پُر سوچ انداز میں سر ہلا رہا تھا۔

میں چاہتے ہوئے بھی زرق کے سامنے رجاب کا نام زبان پر نہیں لا سکا۔ رجاب کے بھائی سے زرق کا مضبوط تعلق ہے'' تو ظاہر ہے رجاب سے بھی اس کا تعلق گہرا ہوگا۔ بہتر یہی ہے کہ ہم ابھی خاموشی اختیار رکھیں۔ رجاب نے اس گھر میں آنے کا ایک راستہ بالآخر بنا ہی لیا ہے تاکہ وہ تم تک پہنچ سکے۔ ہمیں ابھی اس کی طرف سے کسی پیش قدمی کا انتظار کرنا ہوگا۔'' عرش نے بغور اسے دیکھتے ہوئے تائیدی لہجے میں کہا۔

میں کسی بھی سنگینی کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو چکا ہوں عرش۔ جانتا ہوں مکافات عمل شروع ہونے جا رہا ہے کسی پر'' قیامت ڈھانے کے بعد اب اس قیامت کے قہر کا سامنا مجھے کرنا ہی ہوگا۔ اس نے مجھ تک پہنچنے کا راستہ تو نکال لیا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ میں کتنی دیر تک اس کے سامنے اپنے پیروں پر کھڑا رہ سکوں گا کس طرح ہر دن اس کی آنکھوں میں اپنا کریہہ چہرہ دیکھ سکوں گا؟'' شقران کا لہجہ بہت کھوکھلا تھا۔

عرش... اگر اس کا زرق سے واقعی بہت گہرا تعلق ہوا اور اگر اس نے زرق کو میرے متعلق ہر سچائی سے آگاہ کر دیا تو'' زرق میری وجہ سے تم سے اور زیادہ متنفر ہو سکتا ہے۔ تمہارے اور زنائشہ کے درمیان دیوار بھی کھڑی کر سکتا ہے۔'' شقران نے اپنے خدشے کا اظہار کیا۔

itsurdu.blogspot.com

ابھی سے قیاس آرائیوں میں خود کو پریشان مت کرو۔ یہ معاملہ میرا یا زرق کا نہیں۔ تمہارا اور رجاب کا ہے۔ پہلے اسے یہاں آنے دو۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اس نے تمہارے بارے میں ابھی کسی کو بھی نہیں بتایا... وہ کیا چاہتی ہے' اس کا کیا ارادہ ہے' ہمیں پہلے یہ دیکھنا ہے۔ تم کہیں بھاگ نہیں رہے اس کے سامنے ہی ہو۔ اس کے تیوروں سے سب اندازہ ہو جائے گا۔ زرق کو دماغ پر سوار مت کرو۔ تمہاری ساری توجہ صرف رجاب تک محدود رہنی چاہیے۔" عرش کے سمجھانے پر شقران خاموش رہا مگر اس کے چہرے پر تفکرات کے سائے موجود تھے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے بھائی کو اب زنائشہ کے میرے ساتھ گھر جانے پر اعتراض تو نہیں ہوگا؟" عرش نے پوچھا۔

"یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"بہر حال زنائشہ کی طبیعت کی وجہ سے تو ابھی بھابی خود اسے یہاں سے نہیں جانے دیں گی اور تمہیں اب اتنی فکر کیوں ہے۔ بھائی بہت حد تک کنوینس ہو چکے ہیں۔ جب چاہو زنائشہ کا ہاتھ پکڑو ساتھ لے جاؤ۔ یہ گھر بھی تم دونوں کا ہے اور وہ گھر بھی۔"

"پتہ نہیں شقران... دل کو عجیب وسوسے کیوں رہتے ہیں گزرے وقت کی سختیوں کے بعد اب اس کا آنکھوں سے اوجھل ہونا ہی میرے لیے ناقابل برداشت ہے۔ خیر مطمئن تو میں ہوں کہ وہ میرے گھر' میں میرے محسنوں کے درمیان ہی تو ہے۔" وہ گہرے سنجیدہ لہجے میں خود کلامی کے سے انداز میں بولا۔

www.PakDigestNovels.Com

"مجھے یقین کرنا مشکل ہو رہا ہے تم آخر کس طرح سب کچھ بھلا کر اپنے ساتھ ساتھ ہم سب کی ریاضتوں پر بھی پانی پھیرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ تمہارا ضمیر آخر کس طرح اتنے گھٹیا اور مجرمانہ فعل پر آمادہ ہوا۔ تمہیں کسی صورت ایسا بھیانک اور انتہائی قدم نہیں اٹھانا چاہیے تھا یا میرے سامنے اپنی بزدلی کا اعتراف نہیں کرنا چاہیے تھا۔ جانتے ہو اگر آغا جان کو تمہاری اس حرکت کا علم ہوا تو کیا گزرے گی ان پر ان کا بھروسہ تم پر سے ختم ہو گیا تو کیا رہ جائے گا باقی ہمارے اور تمہارے درمیان؟ مگر تم نے ایک بار بھی ہم سب کے بارے میں نہیں سوچا اپنی بہن کے لیے تم سب کو بھلا گئے۔ یہ تک نہ سوچا کہ تمہارے ہاتھ کسی انسان کے خون سے رنگے دیکھ کر ہمیں کس قیامت سے گزرنا پڑے گا۔" رجاب شدید غم و غصے میں اس پر برس رہی تھی جو سر جھکائے ندامت سے چور تھا۔ وہ اس ردعمل کے لیے تیار تھا۔ جانتا تھا کہ

itsurdu.blogspot.com

رجاب سے اس کا یہ سچ برداشت نہیں ہوگا۔ یہ اس کا احساس جرم ہی تھا جو اسے رجاب کے سامنے زبان کھولنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ جو تم کرنے چلے تھے وہ تمہاری بہن کی بھلائی کے لیے تھا؟ نہیں اس شخص کو قتل تم صرف اپنی تسکین کے لیے کرتے کیونکہ تم اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ اپنی بہن سے ملے بغیر کوئی قدم مت اٹھانا' پہلے اس کی خبر لو' اس سے پوچھو کہ وہ کیا چاہتی ہے۔ کیا وہ اس شخص کے ساتھ خوش ہے یا نہیں؟ اس سے چھٹکارا چاہتی بھی ہے یا نہیں... پھر کوئی فیصلہ کرنا مگر تم نے ایک بار پھر اپنی بہن کے معاملے میں خود غرضی کا مظاہرہ کیا ہے زرق۔ تم نے صرف اس بات کو اہمیت دی کہ تم کیا چاہتے ہو یہ نہیں سوچا کہ انجانے میں کہیں تم اپنی بہن کی زندگی مکمل برباد کرنے تو نہیں جا رہے' اس شخص نے کچھ نہیں چھپایا تم سے' خود تم تک وہ آتا رہا' اس کے دل میں چور ہوتا تو تم یہ پتہ نہیں لگا سکتے تھے کہ تمہاری بہن ہاسٹل سے غائب ہو کر کس دنیا میں جا چھپی ہے' مگر تم جانتے ہو کہ اس وقت تمہاری بہن اس شخص کے محسنوں کے درمیان موجود ہے۔ اس شخص کو تم سے کسی فائدے کی امید نہیں ہو سکتی کسی نقصان کا خطرہ ضرور ہو سکتا ہے مگر پھر بھی اگر جو وہ تمہارے پیچھے آ رہا ہے تو صرف اس لیے کہ تم اس کی بیوی کے بھائی ہو۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہاری بہن تمہیں معاف کر کے تمہیں قبول کرے۔" خاموش ہوتی رجاب اس پر سے نگاہ ہٹا گئی تھی۔

"رجاب پتہ نہیں اچانک کون سا جنون دماغ پر سوار ہوا تھا کہ مجھے واقعی کچھ بھی یاد نہیں رہا تھا تم جس قدر مجھے برا بھلا کہو کم ہے میں بس یہی کہہ سکتا ہوں کہ آئندہ میری طرف سے تمہیں کبھی مایوسی نہیں ہوگی۔ اسے میری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو۔" زرق کے شرمسار لہجے اور تاثرات پر رجاب نے گہری سانس بھر کر اسے دیکھا۔

"زرق وہ شخص تمہارے لیے کتنا ہی قابل نفرت اور ناقابل قبول ہو مگر تمہیں یہ سچ قبول کرنا ہوگا کہ وہ تمہاری بہن کی زندگی میں بہت اہم مقام رکھتا ہے اور فی الحال تم سے بھی زیادہ مضبوط تعلق وہ شخص تمہاری بہن سے رکھتا ہے۔ تم بس یہ یاد رکھو کہ تمہیں اپنی بہن کی خوشی عزیز ہے تمہیں اس کی نظروں میں اور گرنا نہیں ہے بلکہ اس مقام تک پہنچنا ہے جسے تم نے خود گنوایا تھا۔" رجاب کے سمجھانے والے لہجے پر وہ بس خاموش رہا۔

"اب تو مجھے جلد از جلد شہرام بھائی اور سحر بھابی کے گھر جانا ہے تاکہ میں وہاں تمہاری بہن سے ملاقات کر سکوں۔"

itsurdu.blogspot.com

رجاب کے پُر اشتیاق لہجے پر زرق نے اسے دیکھا۔

"فکر مت کرو میں تمہارا ذکر اس کے سامنے نہیں کرنے والی۔ ویسے بھی تمہارے اور اس کے معاملے کی ذمہ داری اس کا شوہر لے چکا ہے لیکن میری ضرورت جہاں ہوئی تو پیچھے نہیں رہوں گی۔" خاموش ہوتی وہ رومیل کی آواز پر متوجہ ہوئی جو اسے اور زرق کو گھر کے اندر آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

"رجاب کیا تم واقعی شہرام کے بچوں کو پڑھانے ان کے گھر جانے کے لیے تیار ہو؟ تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک ایسی ذمہ داری ہے جسے پابندی سے نبھانا ہوگا۔" راسب کھانے کے دوران یک دم رجاب سے مخاطب ہوئے۔

"کیوں آغا جان... آپ کو یہ لگتا ہے کہ میں کوئی ذمہ داری پابندی سے نہیں نبھا سکتی؟" رجاب کا لہجہ بہت سنجیدہ تھا جب کہ زرق حیرت سے اس گفتگو کو سن رہا تھا اسے ابھی یہ پتا چلا تھا کہ رجاب شہرام کے بچوں کو پڑھانے کی ذمہ داری لے چکی ہے۔

"تم ذمہ دار ہو لیکن سوچے سمجھے بغیر تمہیں اتنی بڑی ذمہ داری نہیں لینی چاہیے تھی یہ فیصلہ کرتے وقت تمہیں مجھ سے یا ندا سے مشورہ تو کرنا چاہیے تھا۔" راسب بولے۔

"جی یہ غلطی تو ہوگئی مجھ سے کہ خود ہی فیصلہ کر لیا۔ مجھے یاد رکھنا چاہیے تھا کہ اپنے لیے کوئی فیصلہ لینے کا اختیار مجھے نہیں ہے۔" رجاب ان کی جانب دیکھے بغیر سرد لہجے میں بولی۔ راسب نے چونک کر اسے اور پھر ندا کو دیکھا۔

"اپنے لیے کوئی فیصلہ کرنے کا مکمل اختیار ہے تمہیں رجاب۔ مجھے تو مناسب لگا ہے یہ اچھی مصروفیت رہے گی ورنہ ہاسپٹل کے علاوہ تو تم گھر سے باہر نکلنے پر راضی ہی نہیں ہوتیں۔" ندا ماحول کا تناؤ کم کرنے کے لیے بولی۔

"مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے تمہارے فیصلے پر، مجھے بس یہ لگ رہا تھا کہ روز آنے جانے میں تم تھکاوٹ کا شکار نہ ہو جاؤ۔" راسب اس کے سپاٹ تاثرات دیکھتے نرم لہجے میں بولے۔

"رجاب شام کی ٹائمنگ رکھنا وہاں آنے جانے کی میں تمہیں پک اینڈ ڈراپ کر دیا کروں گا۔"

"بڑی نوازش مہربانی۔" رجاب نے بگڑے موڈ میں ہی کہا۔

"کسی بات سے تو خوش ہو جایا کرو۔" زرق کے خشمناک لہجے پر ندا بے ساختہ ہنسی۔

"اب اس میں خوش ہونے والی کیا بات ہے تم نہ بھی کہتے تو مجھے پک اینڈ ڈراپ تم نے ہی کرنا تھا۔" رجاب نے بھی

itsurdu.blogspot.com

خشمگین نظروں سے زرق کو دیکھا۔

www.PakDigestNovels.Com

آپ کے گھر میں میری بہن کی بے عزتی ہوئی مگر پھر بھی آپ خاموش رہے آخر کیوں ؟آپ کی ماں بہنوں میں اتنا ہی "دم خم تھا تو دل کا زہر نکالنے کے لیے مجھے اپنے دربار میں بلاتیں آپ نے تو نگاہ چرالی ہمیشہ کی طرح ان مغلظات سے جو میرے لیے بکے گئے۔ان تمام گھٹیا الزامات سے جو میری بہن اور مجھ پر لگائے گئے مگر مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ ان تینوں کا سامنا کرتی۔غلط کو غلط کہتی پر اپنی غیرت کو سلائے نہ رکھتی۔" زرکاش کے سامنے کھڑی وہ شدید غیض وغضب میں تھی۔

جو بددعائیں وہ میری بہن کے سامنے مجھے دیتی رہیں میرے منہ پر مجھے دیتیں مگر میری بہن کی تذلیل کا حق کس نے دیا" تھا ان سب کو... میری بہن آپ سب کے ٹکڑوں پر زندہ نہیں ہے مگر پھر بھی وہ خاموشی سے ذلت سمیٹ کر چلی آئی اور آپ نے ان تینوں سے باز پرس تک نہ کی۔اپنی بہنوں کو مجبور تک نہ کیا کہ وہ میری بہن سے جھوٹے منہ معافی ہی مانگ لیتیں۔"

دراج مجھے اندازہ نہیں تھا کہ رائمہ یوں زد میں آجائے گی میں خود اس سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا ہوں۔وہ تو" ہر چیز سے بے خبر تھی۔میں تمہیں نہیں بتا سکا تھا کہ میری ایک خواہش نے گھر میں کیسا وبال اٹھا دیا ہے۔رائمہ کو میری بے خبری اور غیر موجودگی میں گھر بلایا گیا تھا اگر مجھے ذرا بھی اندازہ ہوتا تو میں پہلے اسے تاکید کر دیتا کہ کسی صورت ابھی گھر نہ جائے۔ایسا نہیں ہے کہ میں رائمہ کی بے عزتی پر خاموش رہا تھا' جس حد تک میں ان سب کے خلاف جا سکتا تھا میں گیا مگر تم اندازہ نہیں کر سکتی کہ امی' شمزا اور شذرا مجھ سے تمہارا نام سننے کے بعد کس حد تک برہم اور بدظن ہوں گی۔ایسے میں وہ یہ کس طرح مان سکتی ہیں کہ رائمہ کے ساتھ ان سب نے زیادتی کی ہے یا وہ بے قصور ہے۔" زرکاش انتہائی شرمندگی سے بولا۔

ان سب کے اندر احساس نام کی چیز باقی ہوتی تو کسی کو ضرورت ہی کیا تھی یہ بتانے کی کہ انہوں نے غلط سے بھی زیادہ" غلط کیا ہے مگر اب میرے سامنے آپ خود کو اس معاملے سے بری مت کریں اپنی ماں بہنوں کے سامنے میرے لیے اور میری بہن کے لیے آپ کس حد تک احتجاج کر سکتے ہیں اس کا بھی مجھے اندازہ ہو چکا ہے۔آپ نے اگر صحیح معنوں میں

itsurdu.blogspot.com

ان سب کی خبر لی ہوتی‘ ان کو شرمندہ کیا ہوتا تو کم از کم آپ کی بہنیں ہی معافی مانگتیں بجیا سے۔ میں تو پہلے ہی ان سب کے لیے ایک بازاری عورت ہوں۔ میری بہن کے سامنے صاف یہ لقب مجھے دے چکی ہیں آپ کی بہنیں مگر ان سب کے سامنے آپ نے کمزوری کا مظاہرہ کر کے یہ ثابت بھی کر دیا ہے کہ آپ کی نظر میں بھی وہی ہوں جو آپ کی ماں بہنیں مجھے کہہ چکی ہیں۔"

"دراج کوئی غلط بات منہ سے مت نکالو۔ رائمہ کے لیے میں ان سب کو جس حد تک غلط کہہ سکتا تھا میں کہہ چکا ہوں۔ اب اگر تم یہ چاہتی ہو کہ میں اپنی ماں اور بہنوں کے ساتھ بدلحاظی سے پیش آؤں‘ ان کی تحقیر کروں‘ ان کے ساتھ وہی سلوک کروں جو ان سب نے رائمہ کے ساتھ کیا تھا تو مجھے بتاؤ کہ کیا فرق رہ جائے گا پھر صحیح اور غلط میں۔ ان سب نے جو بھی غلطی کی ہے میں اسے مانتا ہوں مگر میں اپنی ماں بہنوں کی تذلیل نہیں کر سکتا۔" زرکاش سرخ چہرے کے ساتھ بولا۔

"تذلیل تو وہ سب آپ کی کر رہی ہیں۔ آپ تو حق بات کہنے کے لیے بھی ان کے سامنے زبان نہیں کھول سکتے۔ آپ کی زبان تو اپنی ماں بہنوں اور بھائی کے لیے محبت کے پھول برسانے کے لیے ہے مگر میری اور میری بہن کی بے عزتی پر صرف خاموش رہنے کے لیے ہے‘ آخر کیوں؟ عزت کیا صرف آپ کے گھر والوں کی ہے‘ کیا میری اور میری بہن کی کوئی عزت نہیں؟ ہمیں منہ اٹھا کر کچھ بھی کہا جا سکتا ہے‘ حقیر‘ فقیر‘ ذلیل کیا جا سکتا ہے؟ یہ آپ کو گوارا ہو سکتا ہے کیونکہ آپ کی نظر میں آپ کی ماں بہنیں سب سے اونچے مقام پر ہیں میں یا میری بہن نہیں۔ اب آپ کی یہ سیاست یہ منافقت نہیں چلے گی۔ میرے اندر غیرت باقی ہے جو مجھے میری بہن کی تذلیل برداشت نہیں کرنے دے رہی اگر آپ کی بہنوں نے میری بہن سے معافی نہ مانگی تو پھر مجھے آپ کے گھر تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بہت شوق ہے آپ کی ماں بہنوں کو اپنے دربار میں عزت داروں کو بلا کر بے عزت کرنے کا۔ مزہ تو ان کو تب آئے گا کہ جسے وہ اپنے ہی جیسی آوارہ اور بازاری سمجھتی ہیں وہی اینٹ کا جواب پتھر سے دے کر ان سب کو اپنے اپنے گریبان میں جھانکنے پر مجبور کر دے گی پھر میں یہ ثابت کر کے نکلوں گی اس گھر سے کہ میں نے اپنے دام کھرے کیے یا ان دونوں نے اپنے اپنی حد میں رہو دراج... میری خاموشی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ تم۔" زرکاش کا ضبط جواب دے گیا تھا۔

"میرے ہی سامنے تم میری ماں بہنوں کے لیے ایسے گھٹیا اور گرے الفاظ استعمال کر رہی ہو کسی کا نہیں تو میرا ہی لحاظ

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

کرو۔'' زرکاش کا لہجہ سخت غصے میں بھڑکتا ہوا تھا۔

''کیوں بات اپنی ماں بہنوں پر آئی تو آپ سے برداشت نہیں ہو رہا؟ اس سے کئی گنا زیادہ گھٹیا اور گرے ہوئے الفاظ میری بہن کے لیے اس کے منہ پر کہے گئے... اس وقت یہ تیور کہاں سوئے ہوئے تھے آپ کے؟'' دراج کی آواز مزید بلند ہوئی۔

''آپ کی چہیتی بہنیں اس قابل ہیں کہ میں اس سے بھی زیادہ گھٹیا الفاظ ان کے لیے استعمال کروں۔ اگر میں گھٹیا ہوں تو وہ گھٹیا ترین ہیں اگر میں بازاری ہوں تو اس بازار کو چلانے والی وہی دونوں ہیں۔

''بکواس بند کرو بہت بول چکی ہو تم میں اب ایک لفظ بھی نہیں سنوں گا۔'' زرکاش کے بھڑک اٹھنے اور وارننگ دینے والے انداز پر اس کی رگوں میں انگارے دوڑے تھے۔

''تو پھر مجھے کہنا پڑے گا کہ اپنے دوغلے رویے اور منافقت سے اس بازار کو لگانے والے آپ ہیں۔'' وہ چیخی۔

''مت مجبور کرو مجھے کہ میں خود تمہاری زبان کو لگام دوں۔'' زرکاش کا چہرہ تپ کر انگار ہو گیا تھا۔

''پہلے اپنے گھر والوں کو لگام ڈالیں اگر ہمت ہے تو۔'' وہ خونخوار لہجے میں غرائی۔

''دراج اگر میرا ہاتھ تم پر اٹھا تو اس کی ذمہ دار تم ہو گی۔''

''پہلے آپ اپنا ہاتھ اپنی بہنوں پر اٹھائیں ان کی فحش کلامی پر... مگر آپ یہ کیسے کر سکتے ہیں آپ تو اپنے بھائی کا ہاتھ بھی مجھ پر اٹھنے سے نہیں روک سکے تھے۔ بھائی بہنوں کو سینے سے لگائے رکھنے اور ماں کے گھٹنوں سے لگے رہنے کے سوا کچھ نہیں کیا آپ نے میری طرف داری میں... مگر آج یہ معاملہ آر یا پار کیے بغیر آپ دامن نہیں چھڑا سکتے کیونکہ بات اب میری بہن کی عزت و حرمت تک پہنچ گئی ہے یا تو آپ کی بہنیں میری بہن سے معافی مانگیں گی یا پھر آپ آج اور اسی وقت مجھ سے کورٹ میرج کریں گے۔'' اس کے قطعی لہجے پر زرکاش کا ضبط ختم ہونے لگا تھا۔

''میں ہاتھ جوڑ کر ہزار بار رائمہ سے معافی مانگ لوں گا۔ تم سے بھی مانگتا رہوں گا مگر ابھی اس بحث کو بند کر دو۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ کورٹ میرج کی بات میرے سامنے مت کرنا۔ زیب نہیں دیتا یہ ہمیں ہمارے پیچھے ہمارا خاندان ہے۔ میں اور تم لاوارث نہیں ہیں۔ میں ایسا کوئی مطالبہ نہیں مان سکتا جو میرے اور تمہارے باپ کا نام خراب کر دے مجھے اپنے دماغ سے چلانے کی کوشش مت کرو۔''

itsurdu.blogspot.com

اپنے اور میرے باپ کی آڑ میں آپ اپنی بزدلی کو نہیں چھپائیں۔ اپنے گھر والوں سے چھپ کر آپ مجھ سے تعلق رکھ" سکتے ہیں مگر اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود اب تک اس تعلق کو ایک مقدس نام دینے کی ہمت تک نہیں کر سکے آپ۔"

قبول کر لیا ہے میں نے کہ میں دوغلا ہوں' منافق ہوں' بزدل ہوں' غیرت باقی نہیں رہی مجھ میں' تمہاری نظر میں" میں دو کوڑی کا ہو سکتا ہوں مگر یہ سن لو کہ اب تمہاری وجہ سے میں کم از کم اپنی ماں کو اور مزید دھوکہ نہیں دے سکتا کبھی بھی نہیں۔" زرکاش کے بپھرے بلند قطعی لہجے پر دراج سر سے پیر تک سلگ اٹھی۔

میری وجہ سے کیا دھوکہ دیا ہے آپ نے اپنی ماں کو؟" وہ حلق کے بل چیخی۔"

جن یتیم لڑکیوں پر آپ کے گھر والوں نے زندگی تنگ کی جن کے سر سے چھت چھین لی ان لڑکیوں کو سہارا دے کر" آپ نے دھوکہ دیا؟ اپنے گھر والوں کے خوف سے ان سے چھپا کر آپ سہارے کے نام پر مجھے خیرات دیتے رہے جس کا ثبوت آپ اپنے لیے جمع کر رہے ہیں۔ میرے سامنے اب یہ ڈھونگ مت کریں کہ میری وجہ سے آپ نے اپنی ماں کو دھوکہ دیا... اس وقت تو میں آپ کی ذمہ داری تھی جب بجیا اور اسد بھائی مجھے اپنے ساتھ رکھنا چاہتے تھے۔ اب میں دھوکہ دینے کی وجہ ہو گئی آپ کے لیے۔"

دراج میں کئی سال اپنی ماں سے دور رہا ہوں۔ مجھے کسی ایسے کام کے لیے مجبور مت کرو جو مجھے پھر ان سے دور" کر دے۔ ان سے اب دور ہونا میرے لیے موت ہے۔ میں اب اور کچھ کہنا سننا نہیں چاہتا۔ تم بھی میرے ساتھ وہی سب کر رہی ہو جو میرے گھر میں میرے ساتھ ہو رہا ہے۔ میری ماں میرا چہرہ تک نہیں دیکھ رہی۔ میری بہنیں مجھ سے کلام نہیں کر رہی ہیں۔ اس جگہ رکتی نہیں جہاں میں موجود ہوتا ہوں۔ یہ اذیت میں صرف تمہارے لیے برداشت کر رہا ہوں اور تم..."

"ان سب کا درد ہی آپ کے دل میں جاگ رہا ہے جو آپ کی عزت اور حیثیت مٹی میں ملا چکی ہیں۔"

باہر جاؤ میں اب تمہارا ایک جملہ بھی نہیں برداشت کروں گا۔" زرکاش مشتعل لہجے میں بمشکل ضبط کرتا بولا۔"

سچ تو سننا ہی پڑے گا۔ اپنی ماں سے دور آپ ان کی وجہ سے ہوئے۔ آسائشوں اور روپے پیسے کے لیے آپ کی ماں نے" ہی آپ کو خود سے دور کیا۔ آج تک آپ اپنی ماں کے لیے ان کی باقی اولادوں کے لیے ہی قربانی دے رہے ہیں اور وہ

itsurdu.blogspot.com

"آپ کا خون پیتے پیتے نہیں تھک رہی ہیں۔

دراج آخری بار کہتا ہوں اپنی بکواس بند کر دو۔" پہلی بار زرکاش کی آواز اس حد تک بلند تھی کہ دراج کی سماعت بھی ایک دو پل کے لیے سن ہو گئی تھی۔

بکواس تو آپ نے کی ہے مجھ پر..." دراج کی بات ادھوری رہ گئی جب زرکاش ایک جھٹکے سے اس کا بازو گرفت میں لے کر کھینچتا ہوا اسے کمرے سے باہر لایا اور پھر مین گیٹ کی سمت اسے دھکیل دیا تھا۔ بمشکل خود کو سنبھالتی وہ اپنا توازن برقرار رکھ سکی تھی۔

نکل جاؤ یہاں سے اور دوبارہ یہاں قدم بھی مت رکھنا... میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔" آگ برساتے لہجے میں وہ شعلہ بار نظروں سے اسے گھورتا دھاڑا اور پھر پلٹ کر واپس کمرے کی طرف چلا گیا۔ چند لمحوں تک سن کھڑی وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ بند ہوتے دروازے کو دیکھتی رہی پھر تیز قدموں کے ساتھ لاؤنج تک آ کر اس نے ٹیبل سے اپنا بیگ اٹھا کر کھولا۔ اپارٹمنٹ کی جو دوسری چابیاں زرکاش نے اسے دے رکھی تھیں ان چابیوں کا گچھا نکال کر اس نے گلاس ٹیبل پر پھینکا اور پھر کسی بھی جانب دیکھے بغیر تیزی سے اپارٹمنٹ سے نکلتی چلی گئی۔

حیرت سے اس نے بوائل انڈوں کے پیسز اور دودھ کے گلاس کو دیکھا۔

کوئی بہانہ نہیں چلے گا' یہ سب تم نے ختم کرنا ہے' رات تک اتنا تیز بخار رہا تمہیں اور اب تم نے ہاتھ لیا ہے تو یہ ضروری ہے مجھے ہول اٹھ رہے ہیں کہ کہیں پھر تمہیں بخار نہ ہو جائے۔" اس کے تاثرات بھانپ کر سحر نے کہا۔

مگر یہ تو بہت ہے' ناشتہ تو کیا تھا میں نے..." زنائشہ نے انکار کرنا چاہا۔"

اللہ کا خوف کرو لڑکی' بمشکل دو سلائس لیے تھے تم نے ناشتے کے نام پر' یہ کھانے سے انکار کیا تو میں عرش سے تمہاری شکایت کروں گی' بہت ڈانٹ پڑے گی پھر اس سے۔" سحر مسکراہٹ چھپائے اسے خبردار کر رہی تھیں جو عرش کے نام پر ان کی جانب دیکھ نہیں سکی تھی۔

اب آرام سے بیٹھ کر اپنے ساتھ میری ہنی کو بھی کھلانے کی کوشش کرو' بے چین ہو رہی ہے تمہارے پاس آنے کے لیے۔" سحر مسکراتے ہوئے اپنی بچی اس کے حوالے کرتی کچن کی سمت چلی گئیں۔

زنائشہ کا واسطہ پہلی بار اتنے چھوٹے بچے سے پڑا تھا' ہنی کو بھی شاید بوائل انڈوں کا ذائقہ پسند نہیں آ رہا تھا' وہ ایسے ایسے

itsurdu.blogspot.com

عجیب منہ بنا رہی تھی کہ زنائشہ کو بے ساختہ اس پر پیار آ گیا' کچھ دیر بعد سحر بھی آ کر اس کے قریب بیٹھ گئی تھیں۔

کل شاید عرش کے ضبط کی حد ہو گئی تھی' اسی لیے تو اتنی خطرناک بارش میں تمہارے لیے یہاں آتے ہوئے وہ یہ بھی بھول گیا کہ وہ شہرام سے ناراض ہے۔" بولتے ہوئے سحر نے بغور اس کے سپاٹ تاثرات دیکھے۔" اس کی طبیعت بھی ناساز ہے' سو رہا ہے ابھی' شفران نے مجھے تاکید کی تھی کہ اسے نہ جگاؤں... تم ہی دیکھ لو' بیمار تم ہو اور تمہیں تکلیف میں دیکھ کر نڈھال میرا شہزادوں جیسا دیور ہو گیا ہے' اتنا حساس ہے وہ تمہارے لیے۔" سحر کے جتانے پر زنائشہ نے بس ایک نظر ان کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

زنائشہ... عرش بیدار ہو جائے' کچھ دیر میں شہرام بھی آنے والے ہیں تو کچھ ضروری باتیں ہیں جو وہ تم دونوں کے سامنے کرنا چاہتے ہیں' میں جانتی ہوں کہ شہرام کی طرف سے تمہارا دل کس حد تک خراب ہو گا مگر مجھے امید ہے کہ تم تمام تلخ اور منفی باتوں کو ایک طرف کر کے ٹھنڈے دل و دماغ سے ان کی بات سنو گی' پھر جو تم کہنا چاہو ضرور کہنا۔

اب کیا باتیں کرنا چاہتے ہیں آپ کے شوہر؟" وہ سپاٹ لہجے میں سحر سے پوچھنے لگی۔

جو بھی بات ہو گی' تمہارے اور عرش کے بہتر مستقبل کے حق میں ہو گی' تمہیں ان کی کسی بات سے اختلاف ہو تو ضرور اختلاف کرنا' بس یہ یقین رکھنا کہ ہو گا وہی جو تم چاہو گی' جو عرش چاہتا ہے۔" سحر کے یقین دلانے پر وہ خاموش رہی۔

ٹیرس پر قدم رکھتے ہی واقعی طبیعت خوشگوار سی ہوئی تھی' نرم نرم چمکتی دھوپ' کھلا آسمان اور کھلا کھلا سا موسم آنکھوں کو بہت بھلا لگ رہا تھا' ہنی کے مچلنے پر زنائشہ نے اسے گود سے اتارا تو وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ سامنے پڑی فٹ بال کی جانب بڑھ گئی' کچھ دیر تک وہ ہنی کی معصوم حرکات دیکھتی رہی اور پھر ٹیرس میں چلی آئی' سامنے والے ٹیرس پر جا بجا بے شمار خوش رنگ پھولوں' پودوں کی بہار نے اس کی ساری توجہ کھینچ لی تھی' تب ہی ٹیرس پر آتی رجاء پر اس کی نگاہ پڑی' رجاء کے چہرے پر اپنے لیے دوستانہ مسکراہٹ دیکھ کر اس کا چونکنا فطری تھا۔

کیسی ہو تم زنائشہ' طبیعت ٹھیک ہے اب؟" رجاء کے بے تکلف انداز نے اسے حیران کیا۔

مجھے آج صبح ہی شہرام بھائی سے تمہارے بارے میں معلوم ہوا' وہ میرے کزن ہیں' ان کی زوجہ محترمہ بھی میری کزن ہی لگتی ہیں لیکن کچھ وجوہات ایسی ہیں کہ وہ مجھے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتیں' ہو سکتا ہے کہ وہ میرے خلاف

itsurdu.blogspot.com

تمہارے کان بھر کے مجھ سے لاتعلق رہنے کی تائید کریں مگر یقین کرو میں اتنی بری ہر گز نہیں جتنا کہ وہ مجھے سمجھتی ہیں۔" رجاء مسمسی صورت بنائے بولی۔

"کیا آپ مجھے بتائیں گی کہ میرے بارے میں آپ کو کیا بتایا گیا ہے؟" زنائشہ نے سوال کیا۔

"یہی کہ تم عرش کی منکوحہ ہو...ویسے عرش کے والدین کی پسند لاجواب ہے' مجھے تم بہت اچھی لگی ہو' میں بہت خوش ہوں کہ بلاآخر عرش تمہیں ڈھونڈنے میں کامیاب ہوگیا۔" رجاء کہا' جب کہ زنائشہ کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کہ شہرام نے اس کا تعارف عرش کی منکوحہ کے طور پر کروایا ہے' اس سے پہلے کہ وہ مزید رجاء سے کچھ پوچھتی رجاء یک دم چپ ہوتی شفران کے کمرے سے ٹیرس پر نکلتے عرش کی طرف متوجہ ہوگئی تھی' اس کی نظروں کے تعاقب میں زنائشہ نے بھی دیکھا' اگلے ہی پل وہ چہرے کے بدلتے تاثرات کے ساتھ ہنسی کو بھی بھلائے تیز قدموں سے ٹیرس سے چلی گئی' عرش کو موقع ہی نہیں ملا تھا اسے روکنے یا پکارنے کا' بجھے چہرے کے ساتھ وہ اپنی طرف آتی ہنی کی طرف متوجہ ہوگیا۔

"عرش...کیا فائدہ ایسی پرسنیلٹی کا کہ اس نے دوسری نگاہ ڈالنا تو دور رکنا تک گوارا نہ کیا۔" رجاء کے شرارتی لہجے پر وہ بس کوفت سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔ "دوشیزہ سورج تلے تو ٹھہر گئی پر تمہارے جلوئوں کی تاب نہ لا سکی' ویسے تم ہو بڑے چھپے رستم' بتایا کیوں نہیں کہ تم ایک عدد منکوحہ بھی رکھتے ہو؟" رجاء نے خشمگیں لہجے میں شکایت کی۔

"تمہیں یہ شفران نے بتایا ہے؟" عرش نے دنگ ہو کر پوچھا۔

"اس کا تو نام بھی مت لینا' مجھے تو آج ہی شہرام بھائی نے زنائشہ کے بارے میں سب بتایا ہے' میں ابھی زنائشہ سے یہی کہہ رہی تھی کہ تمہارے والدین نے تمہارے لیے زنائشہ کو پسند کرکے یہ ثابت کر دیا کہ ان دونوں کی پسند قابل تعریف ہے' وہ یہ بھی بتا رہے تھے کہ زنائشہ کو اب وہ اپنے ہی گھر سے رخصت کرکے تمہارے گھر بھیجیں گے..."

"تمہیں واقعی یہ سب بھائی نے بتایا؟" عرش بے یقین سا ہوا۔

"میرا خیال ہے کہ میں نے صاف طور پر شہرام بھائی کا ہی نام لیا تھا۔ تم اتنے حیران کیوں ہو؟" رجاء کو اس کی حیرت پر حیرانی ہوئی مگر وہ اس کا سوال ان سنی کیے ہنی کو اٹھاتا ٹیرس سے چلا گیا۔ کچن سے باہر آتیں سحرا سے دیکھ کر رک گئیں۔

"شکر ہے تم جاگ گئے' بیٹھو میں تمہارے لیے ناشتہ تیار کرتی ہوں..."

itsurdu.blogspot.com

"بھابی... زنائشہ کہاں ہیں؟ مجھے اس سے ابھی بات کرنی ہے۔" ہنی کو ان کے حوالے کرتے اس نے عجلت سے پوچھا۔

"ٹیرس پر نہیں تو کمرے میں ہی ہوگی' اب زیادہ وقت نہ لگانا اسے راضی کرنے میں' میری مدد کی ضرورت ہو تو آواز دے دینا۔" سحر نے مسکراتے ہوئے کہا مگر وہ مکمل بات سنے بغیر ہی تیز قدموں سے ہال سے نکل گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

دیوار گیر آئینے کے سامنے کسی سوچ میں گم کھڑی وہ دھیرے دھیرے اپنے نم بالوں میں برش پھیر رہی تھی جب دروازے پر ہوتی آہٹ نے اسے چونکایا تھا' چند لمحوں تک وہ سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتی رہی جو دہلیز پر کھڑا اسے امتحان میں ڈال گیا تھا' ایک پل کو سانس روکے کھڑے عرش کو لگا کہ وہ اس پر چیخ اٹھے گی' مگر اگلے ہی پل عرش اس کی جانب بڑھنے سے رک نہ سکا جو چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بیڈ کے کنارے جا بیٹھی تھی۔

"زنائشہ... میں تمہارے سامنے موجود ہوں جو چاہے سلوک کرو' جتنا برا بھلا کہنا ہے کہو مگر اس طرح رو کر خود کو اذیت میں اور مجھے انگاروں پر مت دھکیلو..." وزدیدہ نظروں سے عرش اسے دیکھ رہا تھا جس کا ناتواں وجود خشک پتے کی مانند کانپ رہا تھا۔

"مجھ سے اب کچھ مت کہو... وہی کرو جو تمہارا نام نہاد بھائی چاہتا ہے اور وہی کیا بھی ہے تم نے۔" وہ لرزتے لہجے میں بولی' اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آیا تھا۔ "کتنی آسانی سے تم مجھے یہاں چھوڑ گئے' پلٹ کر یہ تک نہیں دیکھا کہ یہاں مجھ پر کیا گزر رہی ہے' میں زندہ بھی ہوں یا نہیں... ایک میں ہوں جو اتنی ذلت اٹھانے کے باوجود وہیں موجود ہوں جہاں تم مجھے چھوڑ گئے تھے' ہر بار یہی ہوتا ہے' ہر بار تم میرے سارے راستے بند کر جاتے ہو' مگر اب ایسا نہیں ہوگا' میرے سائے تک بھی نہیں پہنچ سکو گے تم..."

"ایسا مت کہو تم... پہلے ہی میں بہت شرمندہ ہوں' زنائشہ' مجھے یہ بالکل امید نہیں تھی کہ میرے پیچھے یہاں اتنا کچھ غلط ہو جائے گا' میں تو اس یقین کے ساتھ تمہیں یہاں چھوڑ گیا تھا کہ تم میرے اپنوں کے درمیان ہو' تم یہاں کسی کے لیے اجنبی نہیں تھیں' تمہارے لیے اس گھر کے ہر فرد پر میں آنکھیں بند کر کے بھروسہ کر سکتا تھا' مجھے لگا تھا کہ میں بھائی کے سامنے سے ہٹ جاؤں گا اور تم ان کے سامنے رہو گی تو ان کا غصہ ختم ہو جائے گا..."

"مجھے یہ صفائیاں مت دو' یہاں میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے اس کے ذمہ دار صرف تم ہو۔" زنائشہ کا چہرہ ہی نہیں

itsurdu.blogspot.com

لہجہ بھی آگ کی طرح بھڑک رہا تھا۔

"ہاں' یہ میں قبول کرتا ہوں' ساری زندگی اپنی اس لغزش کے لیے میرا سر تمہارے سامنے جھکا رہے گا۔" دل گرفتگی سے بولتا وہ اسے دیکھ رہا تھا جو مستقل برستے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتی اس کی جانب دیکھنا بھی نہیں چاہ رہی تھی۔

"جو تکلیف تمہیں پہنچی ہے اس سے زیادہ اذیت میں' میں مبتلا رہا ہوں' پہلی بار بھائی کے سامنے میری آواز بلند ہوئی' ان کو یہ احساس دلانے کے لیے کہ وہ غلط ہیں' احتجاجاً میں نے ادھر کا رخ نہیں کیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ میں اسی طرح انہیں ان کی غلطی کا احساس دلا سکتا ہوں... زنائشہ' وہ اپنی غلطی قبول کر رہے ہیں' مجھے بتاؤ کیا میں ان کے ساتھ وہی سلوک کروں کہ ان کے اور میرے درمیان موجود عزت و احترام کا تعلق بھی شرمسار ہو جائے...؟ پھر صحیح اور غلط میں کیا فرق رہ جائے گا' کوئی میرے لیے کتنا ہی معتبر کیوں نہ ہو' میں کسی کی محبتوں اور قربانیوں کا کتنا ہی احسان مند کیوں نہ رہا ہوں' مگر اس وجہ سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا کہ کوئی تمہاری تحقیر کرے' میں اس کی اجازت کسی کو نہیں دے سکتا' میں تم سے وعدہ کرتا ہوں آئندہ ایسی کسی بات کی نوبت میں نہیں آنے دوں گا۔ وہ بڑے ہیں' تم سے شرمندہ ہیں' انہیں بس ایک پہلا اور آخری موقع دے دو' اس کے بعد میں اپنے لیے بھی کسی چیز کے لیے تمہیں مجبور نہیں کروں گا' میں اپنے کسی تعلق کی وجہ سے کبھی تمہاری حق تلفی نہیں ہونے دوں گا' میرا یقین کرو' جو تم چاہو گی اب وہی ہوگا۔ میری طرف دیکھو زنائشہ... تمہاری بیزاری' تمہاری بے اعتباری میرا سانس لینا مشکل کر رہی ہے۔" اس کا زخمی لہجہ' اس کی التجا پر زنائشہ کو اپنا دل پگھلتا محسوس ہوا' دھندلائی نظروں سے اس نے عرش کی جانب دیکھا تھا اور پھر وہی ہوا تھا' وہ جانتی تھی کہ قدموں میں بیٹھا یہ دشمن جاں آنکھوں کے راستے پھر دل میں اتر آئے گا اور تمام گلے شکوؤں کو دل سے نکال پھینکے گا اور وہ بس اس کی شہد رنگ آنکھوں کے سنہری پانیوں میں ڈوبتی' ابھرتی رہ جائے گی... چند لمحوں تک وہ چپ چاپ اس کی بھیگی آنکھوں میں یک ٹک دیکھتا رہا تھا۔

"ہم آج بھی روز اول جیسے ہیں' تم ہمیشہ کی طرح بہت اچھی ہو' میں ہمیشہ کی طرح بہت برا ہوں۔" مضمحل مدھم لہجے میں وہ بولا اور پھر سر جھکا لیا' اس کے نرم بالوں کی سنہری چمک دمک آج بھی خیرہ کن تھی' ان کی نرمی اپنی انگلیوں پر محسوس کرنے کی خواہش زنائشہ کے دل میں آج بھی اسی شدت سے جاگی تھی' اس کے گھٹنوں سے پیشانی ٹکائے جادوئی

itsurdu.blogspot.com

لمس اپنے بالوں پر محسوس کرتا وہ کسی اور ہی جہان میں تھا' یہ سکون دنیا بھر کی دولت کے عوض بھی وہ کہیں اور سے حاصل نہیں کر سکتا تھا تب ہی باہر سے ابھرتی سحر کی پکار پر زنائشہ کی انگلیاں سنہری لہروں پر ساکت ہوئی تھیں' گردن موڑ کر اس نے کھلے دروازے کی سمت دیکھا' سحر نظر تو نہیں آئیں مگر ان کی پکار پھر سنائی دی تھی' سر اٹھا کر عرش نے اسے دیکھا جو جانا چاہ رہی تھی' مگر اس وقت تحیر زدہ سی رہ گئی جب عرش نے کچھ بھی کہے بغیر اس کا ہاتھ تھام کر جانے سے روک دیا۔

میں یہیں ہوں' آپ ذرا آیئے اندر..." زنائشہ نے کوئی جواب تو سحر کو دینا ہی تھا مگر عرش جس طرح کرنٹ کھا کر اٹھتا" دور ہوا تھا بس ایک نگاہ اس کی شکایتی نظروں پر ڈالتی وہ تیزی سے دروازے کی سمت بڑھ گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

وزیٹنگ روم میں مستقل ادھر سے ادھر بے چینی سے چکر لگاتا وہ دراج کے انتظار میں تھا' اس کے لیے یہی غنیمت تھا کہ وہ یہاں ملنے کے لیے راضی ہو گئی ہے' بہت زیادہ وقت نہیں لگا تھا زرکاش کو یہ احساس ہونے میں کہ وہ غصے میں کیا کچھ ایسا کر گیا ہے جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا' اسی رات' اس نے دراج کو کال کی تھی' ایک بار نہیں کئی بار' یہاں تک کہ ساری رات گزر گئی تھی مگر دراج نے اس کی کوئی کال ریسیو نہ کی' زرکاش کو اس سے یہی امید تھی' صبح کا اجالا ہوتے ہی وہ ہاسٹل پہنچ گیا' اسے حیرت نہیں ہوئی تھی جب دراج نے اس سے ملنے سے انکار کر دیا تھا' گزرے دو دنوں میں زرکاش کو خود یاد نہ تھا کہ اس نے کتنی بار دراج کو کالز کیں' کتنی بار ہاسٹل کے چکر لگائے مگر بے سود... آج وہ تہیہ کر کے آیا تھا کہ اگر اب بھی دراج ملنے نہ آئی تو پھر اس کے روم تک خود پہنچنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں رہ جائے گا' اس کا سامنا کرنا آسان نہ تھا مگر اسے دیکھے بغیر اس کی لاتعلقی کی اذیت سہنا بھی اب زرکاش کے لیے ناممکن ہو گیا تھا۔

یک لخت زرکاش کے قدم زمین میں جکڑے تھے' ساکت نظروں سے وہ اس کے زرد کملائے چہرے کو دیکھ رہا تھا' اس کی آنکھیں بہت سرخ اور متورم تھیں' چہرہ ہر تاثر سے عاری تھا جب وہ دو بڑے اور بھاری بیگز بمشکل سنبھالے اندر آئی اور انہیں ٹیبل کے قریب رکھ دیے تھے۔

ان بیگز میں وہ سارے تحفے ہیں جو آپ مجھے دیتے رہے تھے اور یہ چیک بک ہے' کل بینک جا کر میں اپنے اکاؤنٹ کی" ساری رقم آپ کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دوں گی۔" سرد لہجے میں کہتے ہوئے وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی جو

itsurdu.blogspot.com

دنگ نظروں سے اسے دیکھتا اس کی جانب بڑھا۔

اتنا آسان ہے تمہارے لیے سب کچھ واپس لوٹانا تو میرا چین سکون بھی واپس لوٹا دو...دے سکو گی؟" اس کا رخ اپنی "
سمت کرتا وہ سرخ چہرے کے ساتھ بولا۔

آپ ساری چیزیں ابھی چیک کرلیں' جو کچھ واپس دے سکتی تھی وہی دے سکی ہوں' آپ کے ہر احسان کا قرض بھی "
"نہیں چکا سکتی' آپ بھی مجھے اپنے باقی گھر والوں کی طرح احسان فراموش کہہ سکتے ہیں۔

خاموش ہو جاؤ ورنہ میں تمہیں اب تھپڑ مار دوں گا۔" زرکاش کا لہجہ اذیت سے لرز رہا تھا' دراج کے شانوں کے گرد "
اس کے ہاتھوں کی گرفت سخت ہوتی گئی تھی۔

"ایسا کوئی حق اب آپ کو حاصل نہیں رہا' سارے حق آپ نے خود کھو دیے ہیں' ختم کر دیا ہے سب کچھ۔"

کچھ ختم نہیں ہوا دراج..." زرکاش فوراً بول اٹھا۔ "میں تمہاری ہر بات سننے کے لیے تیار ہوں' میں جانتا ہوں میں "
"اپنے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کر چکا ہوں مگر تم میرے ساتھ چلو' ابھی اور اسی وقت گھر چلو۔

کس گھر کی بات کر رہے ہیں آپ...؟ وہی گھر جہاں سے دھکے دے کر آپ مجھے نکال چکے ہیں؟" اپنے شانوں سے اس "
کے ہاتھ جھٹکتی وہ سلگ کر بولی۔ "وہی گھر جو آپ کا ہے' جہاں کوئی مقام کوئی حیثیت نہیں ہے' اس گھر میں لے جانا
چاہتے ہیں آپ مجھے؟ میں انسان ہوں آپ کے اس گھر کا پالتو جانور نہیں کہ جسے جب آپ چاہیں گے دھتکار دیں گے'
بہت ہو چکے آپ کی بزدلی کے کھیل تماشے' یہ یورپ نہیں ہے' اپنے دن رات رنگین کرنے کے لیے اب میرا سہارا
"...نہیں لے سکتے آپ

اب اس سے آگے ایک لفظ بھی اور مت کہنا دراج..." سخت لہجے میں اسے وارن کرتے زرکاش کا چہرہ انگارہ ہو گیا تھا۔ "
کون سے دن رات کی رنگینی کا طعنہ دے رہی ہو' کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آنے دیا میں نے اپنے اور تمہارے درمیان "
کہ جس میں خود میں سمٹ جانے پر مجبور ہوئی ہو تم' گرم نگاہ تک نہیں ڈالی کبھی تم پر' کبھی تنہائی میں بھی خود کو کمزور
نہیں پڑنے دیا' خود کو کیا تمہیں بھی حدوں تک محدود رکھتا آیا ہوں...اپنے اور میرے تعلق کو یوں رسوا مت کرو' مت
گراؤ مجھے میری نظروں میں اس گناہ کے لیے جو میں نے کیا ہی نہیں۔" ضبط کی شدت سے زرکاش کی آواز گھٹ گئی
تھی۔ چہرہ متغیر ہو گیا تھا مگر دراج کی نظروں میں اس کے لیے رتی برابر بھی رحم نہیں تھا۔

itsurdu.blogspot.com

مجھے اس طرح مت دیکھو وراج، مجھے معاف کر دو، میں مر رہا ہوں۔" وہ بری طرح ٹوٹتا بالکل بے بس ہوتا اعتراف کر رہا تھا۔

"مار تو مجھے دیا ہے آپ نے، مجھے دھتکارتے ہوئے آپ نے یہ دیکھا تھا کہ میں زندہ بچی بھی ہوں یا نہیں؟ کہیں کا نہیں چھوڑا آپ نے مجھے، زندہ لاش بن کر رہ گئی ہوں۔" اذیت سے چیختی وہ مزید اپنے آنسوؤں کو ضبط نہیں کر سکی۔ "بہت اجر و ثواب کما چکے ہیں آپ مجھ پر اپنے صدقات، خیرات نچھاور کر کے، اب جا کر وہی کریں جو آپ کی ماں بہنیں چاہتی ہیں، آپ کے اور ان سب کے درمیان میرا ہی وجود کانٹا بنا ہوا تھا، نکال تو دیا ہے آپ نے اس کانٹے کو اپنی زندگی سے بھی، میں نہیں چاہتی کہ آپ اب دوبارہ کبھی سر راہ بھی میرا چہرہ دیکھیں، مر چکی ہوں میں آپ کے لیے، اب بخش دیں مجھے۔" ایک جھٹکے سے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتی وہ بپھرے لہجے میں بولی اور تیزی سے جانے کے لیے پلٹ بھی جاتی کہ زرکاش اس کا بازو گرفت میں لیتا واپس اپنے روبرو لے نا آتا۔

"میں تمہیں یہاں سے اپنے ساتھ لے جا کر رہوں گا وراج... تم جانتی ہو میرے لیے مشکل نہیں تمہاری مرضی کے بغیر بھی تمہیں ساتھ لے جانا۔" جلتی آنکھوں سے اسے دیکھتا وہ بھینچے لہجے میں بولا۔

"ہاں، میں جانتی ہوں، آپ کا نام، مقام، دھن، دولت آپ کو سب کچھ کر گزرنے کی اجازت دیتا ہے مگر عزت صرف آپ کی میراث نہیں ہے، زبردستی آپ مجھے تو نہیں البتہ میری لاش یہاں سے ضرور لے جا سکتے ہیں۔" وہ دھیمے مگر بھڑکتے لہجے میں بولی۔

"اس سب کی نوبت ہی نہیں آئے گی جب میرا نام و نشان ہی باقی نہیں رہے گا، تم مجھے حرام موت مرنے پر مجبور کر رہی ہو تو پھر یونہی سہی۔" ایسا کچھ تھا زرکاش کے لہجے میں کہ وہ اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتی سن کھڑی رہ گئی، زرکاش نے مزید کچھ نہیں کہا، اسے سامنے سے ہٹاتا وہ تیز قدموں سے وزیٹنگ روم سے نکل گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

سحر کی تقلید میں ڈرائنگ روم میں آتی وہ ایک نگاہ بھی شہرام کی جانب نہیں ڈالنا چاہتی تھی جو عرش سے بات کرتے یک دم خاموش ہو گئے تھے، سحر کے ہمراہ میں وہ صوفے پر براجمان ہو گئی، اپنی پیشانی پر ابھرتے ناگواری کے تاثرات کسی سے چھپانا چاہتی بھی نہیں... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شہرام اس کی طرف متوجہ ہوئے جو اپنے ہاتھوں پر نظر جمائے

itsurdu.blogspot.com

بیٹھی تھی۔

"اب کیسی طبیعت ہے زنائشہ؟" شہرام کے سوالوں پر وہ یونہی نظر جھکائے بیٹھی رہی۔ جیسے شہرام اس سے نہیں کسی اور سے مخاطب ہوں۔

"زنائشہ..." سحر نے کچھ کہنا چاہا مگر شہرام نے ان کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"دیکھو زنائشہ' مجھے احساس ہے کہ میری طرف سے بہت زیادتی ہوئی ہے' کم از کم میری جانب سے ایسا کوئی عمل نہیں ہونا چاہیے تھا جو تمہاری اور عرش کی دل آزاری کا سبب بنتا' یہ تم بھی جانتی ہو کہ اس وقت اشتعال میں بات کس حد تک چلی گئی تھی' میں یہ قبول کرتا ہوں کہ میں نے غصے میں بہت کچھ تمہارے بارے میں کہا' جو کہ سب غلط تھا' جو کچھ مجھ سے سرزد ہوا وہ بھی سراسر غلط تھا' وہ نہیں ہونا چاہیے تھا' میں نے جو شروعات کی اب میں ہی اسے ختم کرنا چاہتا ہوں' میں عرش کی موجودگی میں ہی تمہارے سامنے اپنی غلطیوں کو قبول کرنا کر رہا ہوں' تم عرش کی وجہ سے نہیں بلکہ مجھے اپنا بھائی سمجھ کر ازالہ کرنے کا ایک موقع دو' میں زندگی میں کبھی کسی کے سامنے اس حد تک شرمسار نہیں ہوا جتنا کہ تمہارے سامنے ہوں' میں پوری سچائی کے ساتھ تم سے معافی مانگتا ہوں اور تم سے کہنا چاہتا ہوں کہ میری طرف سے اپنا دل صاف کر کے تم مجھے معاف کر دو۔" شہرام کے سنجیدہ لہجے میں بھی ندامت تھی' زنائشہ ایک نگاہ ان کی طرف دیکھنے پر مجبور ہوئی' ندامت اور شرمساری کے تاثرات ان کے چہرے پر بھی واضح تھے۔

"میں تم سے یہ امید بھی رکھتا ہوں کہ تم تمام تلخ باتوں کو بھلا کر ہم سب کو قبول کرو گی... جہاں تک تمہارے اور عرش کے تعلق کی بات ہے تو کم از کم اس معاملے میں مجھے کچھ کہنے کا حق حاصل نہیں' مجھے یہ بہت دیر سے یاد آیا کہ عرش کی ماں یہ چاہتی تھیں کہ تم عرش کی شریک حیات بنو' ان سے زیادہ بہتر فیصلہ عرش کے لیے کوئی اور نہیں کر سکتا تھا' جب وہی تمہیں عرش سے منسلک کر گئیں تو کسی کو حق نہیں اعتراض کرنے کا... تمہارے اور عرش کے تعلق پر میں نے جو کچھ غلط کہا' میں اس سب کے لیے بھی تم سے معافی مانگتا ہوں... تم ایک بار اپنے ظرف کو وسیع کر کے یہ کہہ دو کہ تم نے مجھے معاف کر دیا تو میرے دل سے بوجھ ہٹ جائے گا۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس گھر میں جس عزت اور مقام کی تم حق دار ہو وہ تم سے کوئی نہیں چھین سکتا' عرش سے پہلے یہ گھر اب تمہارا ہے اگر تم اس گھر کو اپنا سمجھنے پر رضامند ہو تو میرے لیے اس سے بڑھ کر خوشی کی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔" خاموش ہو کر اب شہرام منتظر نظروں سے اسے

itsurdu.blogspot.com

دیکھ رہے تھے جو کچھ تذبذب میں مبتلا تھی' ایک نگاہ اس نے عرش کی سمت دیکھا جو بہت پُر امید نظروں سے اس کی طرف ہی متوجہ تھا۔

زنائشہ... جو کہنا چاہتی ہو کہہ دو' دل میں کوئی بات مت رکھو' تم جو کہو گی ہم سنیں گے' مت ہچکچاؤ۔" اس کے تذبذب" کو بھانپ کر سحر نے نرم لہجے میں کہا۔

میرے دل میں جو کچھ تھا وہ سب تو میں پہلے ہی کہہ چکی ہوں۔ غلطی صرف آپ کی نہیں ہے' میں بھی شریک رہی" ہوں برابر کی۔" دھیمے لہجے میں وہ شہرام سے مخاطب ہوئی۔ "دراج سے میرا تعلق بہت گہرا ہے' اس نے میرے لیے جو کچھ کیا وہ سب کوئی اپنا بھی نہیں کر پاتا... مگر یہ میری غلطی ہے کہ میں آپ سب پر اس کے لگائے گئے الزامات پر خاموش رہی' یہ میری غلطی ہے کہ میں نے اسے نہیں روکا' عرش پر لگائے گئے اس کے الزامات پر خاموش رہ کر میں نے اور بھی زیادہ غلط کیا... میں بھی اپنی غلطیوں کو قبول کرتی ہوں' آپ معافی کی بات نہ کریں' میرا دل آپ سب کی طرف سے صاف ہے۔" سر جھکائے وہ کہہ رہی تھی' اسے واقعی شہرام کا اس طرح بار بار معافی کی بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا' اسے شرمندگی ہو رہی تھی۔

یعنی تم یہ بات مانتی ہو کہ دراج نے ہم سب پر بے بنیاد الزامات لگائے تھے؟" سحر نے پوچھا۔"

جو سچ ہے وہ تو ماننا ہی پڑے گا' مگر وہ دل کی بری نہیں ہے' بہت جذباتی ہے' میری وجہ سے وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی" تھی..."

کچھ زیادہ نہیں بلکہ وہ محترمہ بہت زیادہ بول گئی ہیں' زبان کی جگہ دو دھاری تلوار ہے اس کے پاس۔" عرش درمیان" میں جس طرح بولا تھا سحر بے ساختہ ہنسیں۔

اب وہ جیسی بھی ہے' زنائشہ کی دوست ہے' تمہیں ہر صورت اس کی عزت کرنی ہو گی' ابھی جو اس کے بارے میں کہا" وہ آئندہ مت کہنا۔" خاموش بیٹھی زنائشہ کے بدلتے تاثرات بھانپ کر شہرام نے فوراً عرش کو تاکید کی۔

جی بہتر' آئندہ تو میں خود اس کا ذکر تک نہیں سننا چاہتا۔" مسکراہٹ چھپائے وہ ایک پل کے لیے زنائشہ کی طرف" متوجہ ہوا جو ناگواری سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اب میں وہ بات کرنا چاہتا ہوں جو تم دونوں کی موجودگی میں کرنا ضروری ہے' مگر یہ ہرگز مت سمجھنا کہ میں اپنا کوئی"

itsurdu.blogspot.com

فیصلہ زبردستی تم دونوں پر مسلط کر رہا ہوں' مجھے تم دونوں کے آج کی بھی فکر ہے اور آنے والے کل کی بھی' جس قدر مشکلات اور مصیبتوں کا سامنا تم دونوں نے کیا ہے اس کے بعد یقیناً تم دونوں بھی یہی چاہو گے کہ اب جو زندگی تم دونوں شروع کرو وہ پُرسکون اور کامیاب ہو۔" شہرام ایک پل کو رک کر عرش کی طرف متوجہ ہوئے۔ "تم زنائشہ کو اپنے ماں باپ کے گھر لے جانا چاہتے ہو' ظاہر ہے اس کے ساتھ تم نے اپنی زندگی شروع کرنی ہے' اپنے اس گھر کو بھی آباد کرنا ہے لیکن اگر تھوڑے تحمل کا مظاہرہ کرنے میں سب کی بہتری ہے تو کیا حرج ہے اس میں...؟" شہرام کی بات پر وہ الجھا۔

میں سمجھا نہیں۔" حیرت سے اس نے سحر کو بھی دیکھا۔"

ان کا مطلب یہ ہے کہ زنائشہ کو روایتی طریقے سے اس گھر سے رخصت ہونا چاہیے۔" سحر مسکراتے ہوئے بولیں۔"

سب جانتے ہیں کہ تم میرے بھائی ہو' اس گھر کے فرد ہو' ہمارے پیچھے ایک پورا خاندان ہے اور پھر ہم جس" معاشرے کا حصہ ہیں اس کے کچھ طور طریقے ہیں اور روایات کی پابندی بھی کرنی پڑتی ہے' زنائشہ کا اچانک تمہاری زندگی میں آنا ہمارے لیے حیران کن نہیں مگر لوگ تو ہم سے سوال کریں گے زنائشہ کے حوالے سے' ایک ایک کے سامنے نہ میں جواب دینا چاہوں گا نہ تم سب کو تفصیل بتاؤ گے' تمہارا اور زنائشہ کا تعلق کب' کیسے کن حالات میں استوار ہوا یہ تمہارا ذاتی معاملہ ہے لیکن لوگ تو تجسس میں رہیں گے لہٰذا اتنا تو ہم کر سکتے ہیں کہ کسی کو سوال کرنے کا موقع ہی نہ دیا جائے' رسم و رواج کے مطابق زنائشہ تمہاری زندگی میں سب کی نظروں کے سامنے شامل ہو گی تو یہ اس کے لیے بھی ایک اعزاز ہو گا اور یہ اس اعزاز کی مستحق ہے' یہ اس کا حق ہے کہ تم اسے اب سب کے سامنے اپناؤ..." شہرام بول رہے تھے جب کہ زنائشہ بغور ان کو سنتی ورطۂ حیرت میں تھی' اس سب کے بارے میں تو اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

تمہاری اور زنائشہ کی شادی ہمارے گھر کی پہلی شادی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اس میں کہیں کوئی کمی نہ رہے' تم" ہمیں بھی ارمان اور خوشی پوری کرنے کا موقع دو' اس شادی میں' میں پورے خاندان کو تمام دوست احباب کو مدعو کروں گا' شادی کی تیاریوں کے دوران زنائشہ کو بھی ہم سب میں اور اس گھر کے ماحول میں گھلنے ملنے کا موقع مل جائے گا' ایک طویل عرصہ اس نے ہاسٹل میں گزارا ہے' اسے اب فوراً گھر گرہستی کی ذمہ داریوں میں الجھا دینا مناسب نہیں ہے' اسے کچھ وقت اپنے لیے بھی ملنا چاہیے' اس گھر میں فکر اور ذمہ داری سے آزاد رہ کر اسے سمجھنے کا موقع ملے گا کہ

itsurdu.blogspot.com

ایک خاندان کے درمیان کس طرح رہنا چاہیے‘ ایک خاندان کے ساتھ چلنے کا اعتماد اس میں بڑھے گا...آگے تو اس نے وہی مشرقی اقدار اور روایتی انداز میں زندگی گزارنی ہے...اگر میری کوئی بات غلط ہے تو تم بتاؤ مجھے؟“ شہرام نے عرش سے پوچھا۔

”نہیں‘ آپ کی ہر بات ٹھیک ہے۔“ وہ یہی کہہ سکا تھا۔

”بالکل صحیح کہا آپ نے‘ روایات کی پاسداری میں کوئی حرج نہیں‘ آپ تو مجھے سادگی سے رخصت کروالائے تھے مگر عرش اور شفران کی شادی پوری دھوم دھام سے ہوگی۔“ سحر فوراً شہرام کو جتا کر عرش کی طرف متوجہ ہوئیں۔

”عرش...شادی ایک ہی بار ہوتی ہے ہر لڑکی کی طرح زنائشہ کے کچھ خواب‘ ارمان ہوں گے ان کو بھی پورا ہونا چاہیے‘ ماں باپ نہیں مگر میں اور شہرام تو موجود ہیں‘ پوری سج دھج سے دلہن بنا کر دھوم دھام سے رخصت کریں گے ہم اسے۔“ سحر نے محبت سے زنائشہ کو ساتھ لگا کر کہا جبکہ زنائشہ کے چہرے پر بکھرتے گلال دیکھ کر عرش بوکھلایا تھا۔

”کم از کم تین چار مہینے تو لگیں گے شادی کی تیاری میں‘ کسی کو حیرت نہیں ہونی چاہیے۔“ سحر نے قطعی لہجے میں جیسے عرش کو جتایا۔

”زنائشہ...تم بتاؤ تیاری کے لیے اتنا عرصہ کافی رہے گا؟“ سحر کے سوال پر وہ کیا کہتی بمشکل سر ہلا کر رہ گئی۔

”اب یہ معاملہ خالصتاً خواتین کا ہے پھر بھی تیاری جلد از جلد مکمل کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔“ شہرام نے سحر سے کہا۔

”اب ساری باتیں تم دونوں کے سامنے ہیں‘ آپس میں مشورہ کرو‘ کسی چیز پر کوئی اعتراض ہو تو بتاؤ مجھے‘ مل کر کوئی درمیانی راستہ نکال لیں گے۔“ بات مکمل کر کے شہرام کے ساتھ سحر بھی اپنی جگہ سے اٹھ گئیں‘ ڈرائنگ روم میں وہ دونوں ہی رہ گئے تھے‘ عرش سرعت سے اٹھ کر زنائشہ کی طرف آیا۔

”تین چار ماہ اہمیت رکھتے ہیں زنائشہ...مجھے اس پر شدید اعتراض ہے۔“

”مگر شادی کی تیاری میں اتنا وقت تو لگ ہی سکتا ہے۔“ اس کے پریشان تاثرات دیکھتی وہ اطمینان سے گویا ہوئی۔

”یعنی تمہارے لیے یہ کوئی بڑی بات ہی نہیں؟“ عرش دنگ ہوا۔

”بالکل نہیں...کیونکہ مجھے دلہن بننا ہے وہ بھی سج دھج کر اور دھوم دھام سے رخصت ہو کر تمہاری زندگی میں آنا ہے۔“

فوراً ہی وہ ابرو چڑھا کر جس طرح مسکراتے ہوئے بولی تھی یک لخت ہی عرش کی جھنجھلاہٹ اور کوفت کہیں دور بھاگ

itsurdu.blogspot.com

گئی تھی۔ زنائشہ کے چہرے پر دمکتی خوشی اور الوہی مسکراہٹ کافی تھی راضی بہ رضا ہونے کے لیے۔

چلو... اس دلہن نے ہی سارا کام کر دیا...'' اس کے چہرے سے نگاہ ہٹاتا وہ خشونت سے بولا جب کہ زنائشہ مسکراہٹ ''
چھپاتی ان سنی کر گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

مین گیٹ کے باہر گاڑی روک کر وہ رجاب کی طرف متوجہ ہوا۔

''گھر تک چلوں تمہارے ساتھ؟''

نہیں' میں خود چلی جاؤں گی' اگر زنائشہ کا سامنا کرنے کی ہمت ہے تو ضرور ساتھ چلو۔'' رجاب نے مسکراتی نظروں ''
سے اسے دیکھا۔

رجاب... اس سے مل کر یہ ضرور جاننے کی کوشش کرنا کہ وہ یہاں خوش بھی ہے یا نہیں... پتہ نہیں وہ اپنی مرضی سے ''
یہاں آئی ہے یا جبراً۔'' زرق بجھے لہجے میں بولا۔

تم فکر مت کرو' میں اچھی طرح جائزہ بھی لوں گی سب کا اور زنائشہ سے گھلنے ملنے کی کوشش آج سے ہی شروع ''
کر دوں گی... مگر میں تم سے یہی کہوں گی کہ اب تم خود عرش سے مل کر زنائشہ کے بارے میں بات کرو' اس سے کہو کہ
وہ جو کہتا رہا ہے اب اس پر عمل بھی کرے' تمہیں زنائشہ کے پاس لے جائے یا اسے تم تک لے آئے' ویسے مجھے نہیں
لگتا کہ وہ بلا وجہ تمہیں زنائشہ سے دور رکھنا چاہے گا' شاید وہ کسی مناسب موقع کا انتظار کر رہا ہو۔'' رجاب کے کہنے پر
زرق خاموش رہا۔

یہ کتنا عجیب اتفاق ہے' پہلی بار اپنے گھر پر شہرام بھائی اور ان کی بیوی سے ملتے ہوئے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ''
میرے ماضی سے ان کا کتنا گہرا تعلق نکل آئے گا۔'' ایک پل کو رک کر اس نے زرق کی حیران نظروں میں دیکھا۔

''میرا مطلب ہے کہ ہمارے ماضی سے... تمہارے ماضی سے میرا تعلق بھی تو جڑا ہے اور تمہارے توسط سے زنائشہ سے
بھی...'' کڑی سے کڑی ملنے کی دیر ہے بس' سرا مل ہی جاتا ہے' کبھی غور کرنے بیٹھو تو لگتا ہے پوری زندگی اتفاقات اور
معجزات سے بھری ہے۔'' ونڈ اسکرین کے پار غیر مرئی شے کو تکتی وہ عجیب لہجے میں بولی۔

www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

اس وقت وہ سحر کے ساتھ ہی کمرے میں تھی' گلاس ونڈو سے دور وسیع سمندر کی اونچی لہروں کا نظارہ کرنا اسے اچھا لگ رہا تھا۔

شکر ہے' تمہارا کمرہ مکمل سیٹ ہو گیا۔'' سحر کی آواز پر وہ پلٹ کر ان کی طرف متوجہ ہوئی۔''

آپ تھک گئی ہیں' تھوڑا آرام کر لیں۔'' سحر کے قریب ہی بیڈ کے کنارے بیٹھتے ہوئے بولی۔''

نہیں' تھکن کیسی... سب کچھ تو یہاں درست تھا بس ایک بیڈ کا ہی اضافہ کرنا تھا' سو وہ کام صبح ہی شہران کر گیا تھا' پتہ'' ہے یہ کمرہ شہرام نے اپنے لیے مختص کیا تھا' اپنے ساتھ الگ تھلگ کچھ وقت گزارنے کے لیے' سب کا داخلہ یہاں ممنوع تھا مگر کل انہوں نے خود ہی کہا کہ یہ کمرہ زنائشہ کے لیے سیٹ کر دو' بچوں کے کمرے میں اسے پریشانی ہوتی ہو گی۔ اب یہ کمرہ ہمیشہ کے لیے تمہارا ہوا' یہاں پرائیویسی بھی ملے گی کوئی تنگ نہیں کرے گا' عرش بھی نہیں۔'' سحر کی بات پر وہ مسکرائی' تب ہی ڈور بیل نے دونوں کو چونکا دیا۔

اس وقت کون آ گیا... میں دیکھ کر آتی ہوں۔'' سحر کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئیں کہ گیٹ پر رجاب کا استقبال کرتے'' ہوئے سحر خوشگوار حیرت سے دوچار ہوئیں۔

تم نے پانچ بجے کا وقت دیا تھا اور ابھی تو چار بھی نہیں بجے مگر بہت اچھا کیا جلدی آ کر۔'' سحر اسے لاؤنج کی طرف لے'' کر آتیں خوش دلی سے بولیں۔

میں گھر میں یونہی بور ہو رہی تھی' زرق آفس سے کسی کام کے سلسلے میں گھر آیا تو سوچا موقع سے فائدہ اٹھالوں' آپ'' ''سے کچھ باتیں ہی ہو جائیں گی۔

''بہت اچھا کیا تم نے آ کر اور زرق کو نیچے سے ہی کیوں جانے دیا' ساتھ لے آتیں۔''

''آفس ٹائمنگ میں وہ مجھے یہاں پہنچا گیا' یہی غنیمت ہے۔ آپ یہ بتائیں' بے وقت آ کر میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا؟''

''بالکل بھی نہیں' میں کوئی خاص کام بھی نہیں کر رہی تھی' تم یہ بتاؤ ندا کیسی ہیں؟''

وہ ٹھیک ہیں' یہ اتنی خاموشی کیوں ہے گھر میں؟ بچے بھی نظر نہیں آ رہے؟'' متلاشی نگاہیں اطراف میں دوڑاتے'' ہوئے مشکل ہو رہی تھی رجاب کے لیے صبر کرنا۔

بچے سو رہے ہیں اس لیے تمہیں سناٹا لگ رہا ہے ورنہ میرے لیے تو یہ وقت بہت پُرسکون ہوتا ہے۔'' کہتے ہوئے سحر''

itsurdu.blogspot.com

لاؤنج کی طرف آتی زنائشہ کی سمت متوجہ ہوئیں جب کہ رجاب کے لیے ناممکن تھا اس پر سے نگاہ ہٹانا جو قریب آتی کچھ ہچکچاہٹ کا شکار نظر آ رہی تھی۔

آؤ زنائشہ... ''سحر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب ہی بٹھالیا۔ ''

یہ رجاب ہیں' شہرام کے بہت عزیز دوست کی بہن اور اب تو یہ حسن اور حسین کی ٹیوٹر بھی بن گئی ہیں' ویسے بائی پروفیشن یہ ڈینٹسٹ ہیں۔ ''سحر کے تعارف کروانے کے دوران رجاب نے بہت اپنائیت سے مسکراتے ہوئے زنائشہ کو دیکھا۔

اور رجاب... یہ میری بہت ہی پیاری سی بہن ہے۔ ''سحر نے مختصر سا تعارف کروایا زنائشہ کا' رجاب کی ساری توجہ اس پر ہی مرکوز تھی حالانکہ زنائشہ کافی پُرتکلف نظر آ رہی تھی رجاب کی گرم جوشی پر بھی کچھ باتوں کے بعد سحر چائے کے ارادے سے ان دونوں کے درمیان سے اٹھ گئیں۔

کیا مصروفیات ہیں زنائشہ... پڑھتی ہو یا کوئی جاب وغیرہ؟'' براہ راست گفتگو کا آغاز رجاب نے ہی کیا۔ ''

فی الحال تو کچھ بھی نہیں کرتی۔ ''زنائشہ خجل سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ ''

''مگر فراغت میں کوئی من پسند مشغلہ تو ضرور ہوگا تمہارا جیسا کہ میرا مشغلہ ہے' اچھی کتابیں جمع کرنا اور ان کو پڑھنا۔ ''

''مجھے بھی کتابیں پڑھنا پسند ہے۔ ''

گڈ... تو کیسی کتابیں پڑھنا پسند ہیں تمہیں؟'' رجاب نے دلچسپی سے پوچھا۔ ''

شاعری اچھی لگتی ہے مجھے' پر آج تک مجھے کوئی قطعہ زبانی یاد نہیں ہوا۔ ''زنائشہ کی صاف گوئی پر وہ بے ساختہ ہنس دی۔ ''

کلاسک شاعری سے تو مجھے لگاؤ ہے مگر چند ایک شعراء کے سوا کسی کو زیادہ نہیں پڑھا لیکن تم سے معلومات مجھے ضرور مل جائیں گی' ایک فیسٹیول شروع ہونے والا ہے' تم چاہو تو میرے ساتھ چلنا بلکہ تم مجھے ابھی اپنا پرسنل نمبر دو' جب بھی رجاب نے لمحے کی دیر کیے بغیر بیگ سے اپنا فون نکالا۔ ''فیسٹیول شروع ہوا میں تمہیں پہلے انفارم کروں گی۔ ''

مگر ابھی میرے پاس فون نہیں ہے۔ ''زنائشہ شرمندہ ہوتی بولی۔ ''دراصل کچھ دن میرا فون آف رہا' مگر اب وہ آن ''نہیں ہو رہا' خرابی ہو گئی ہے غالباً۔

itsurdu.blogspot.com

کوئی بات نہیں' ویسے تو اب ہماری ملاقات رہے گی' اگر تم یہیں ہو تو... بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر۔'' بغور اسے دیکھتے ہوئے رجاب نے کہا۔

مجھے بھی۔'' زنائشہ مسکرائی۔''

میں بھابی کو بلاتی ہوں۔'' وہ یک دم ہی کہتی اٹھ کھڑی ہوئی' رجاب کو اندازہ تو ہو گیا تھا کہ زنائشہ کو اس کا پہلی ہی'' ملاقات میں یوں بے تکلف ہونا عجیب لگا ہے' زنائشہ کے آنکھوں سے اوجھل ہونے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھی' گلاس ونڈوز کی جانب بڑھتے ہوئے اس نے زرق کو کال کی۔

تم نے دیکھا اسے' اس سے بات ہوئی تمہاری' کیسی ہے وہ؟'' زرق ایک ہی سانس میں کئی سوال کر گیا تھا۔''

وہ بالکل ٹھیک ہے' میں ابھی اس سے ہی باتیں کر رہی تھی' سحر بھابی نے بس سرسری طور پر اسے اپنی بہن کہہ کر مجھ'' ...سے متعارف کروایا ہے''

''تمہیں کیا لگ رہا ہے وہ وہاں خوش ہے؟''

بظاہر تو مجھے بالکل نارمل اور مطمئن دکھائی دے رہی ہے' ابھی یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتی' پہلی ملاقات میں ہی وہ مجھ'' سے بے تکلف نہیں ہو سکی۔'' فون پر گفتگو کے دوران بھی رجاب کی نظریں رنگ برنگ پھولوں سے سجے ٹیرس پر تھیں' ٹیرس پر موجود رجاء اس کی نظروں سے غافل نہیں رہ سکتی تھی' نہ ہی درمیانی فاصلہ اتنا تھا کہ وہ رجاب کو پہچان نہ سکتی' اسے مستقل اپنی طرف متوجہ دیکھ کر صحیح معنوں میں رجاء کا خون خشک ہوا تھا' عجلت میں پودوں کو پانی دے کر ٹیرس سے غائب ہونے میں اس نے دیر نہیں لگائی تھی۔ مین گیٹ پر ہوتی دستک نے اسے چونکایا' اسے حیرت ہوئی کہ آنے والے نے کال بیل کیوں نہ دی' اندر سے کسی کے آنے کا انتظار کیے بغیر وہ خود گیٹ کی سمت بڑھ گئی' آنے والے کے لیے گھر میں اس کی موجودگی غیر متوقع نہ بھی ہوتی تو بھی اس کے چہرے کا رنگ یونہی اڑنا تھا' سپاٹ نظروں سے شفران کو دیکھتے ہوئے اس نے فوراً ہی ایک طرف ہٹ کر راستہ نہیں دیا' اسے جو بے حس و حرکت کھڑا اس کی جانب نہیں دیکھ سکا تھا' کچھ توقف کے بعد رجاب نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا' شفران کا حلق خشک ہو گیا تھا' حالانکہ اس نے چاہا تھا کہ پلٹ کر دور بھاگ جائے... مگر وہ جانتا تھا کہ فرار کا کوئی راستہ کھلا ہوتا تبھی تو وہ اس سے دور نہیں بھاگ سکتا تھا۔

نگاہ اٹھائے بغیر اندر داخل ہوتے ہوئے یک دم اسے رکنا پڑا' راستے میں حائل ہوتے رجاب کے ہاتھ نے اس کے قدم

itsurdu.blogspot.com

زمین سے جکڑ دیے تھے۔

''کیوں... اپنے گناہ نگاہ اٹھا کر دیکھے نہیں جاتے... شرم محسوس ہوتی ہے اپنے چلتے پھرتے گناہوں پر؟''اس کے کاٹ دار لہجے پر کسی پتھر کی طرح ساکت شفران کی نظریں ناقابل برداشت بوجھ سے جھکی ہوئی تھیں۔

''سرعام کسی انسان کو درندگی کا نشانہ بنانے والے اپنے گھر کی چار دیواری میں شاید اتنے ہی معصوم اور بے ضرر نظر آتے ہیں جیسے کہ تم اس وقت نظر آ رہے ہو... دنیا کو دھوکہ دیتے رہو مگر میرے سامنے خود کو پارسا ثابت کرنے کی کوشش مت کرو' اب تو میں خود چاہتی ہوں کہ تم مجھے دیکھو اور مجھے بھی بتاؤ کہ تم اپنے ارادوں میں کس حد تک کامیاب ہوئے تھے... دیکھو مجھے۔'' غراتے ہوئے وہ اس کے قریب ہوئی۔ شفران کا دم گھٹنے کی حد تک پہنچ چکا تھا' تیزی سے اس سے بچ کر نکلنے کی کوشش میں وہ اس سے ٹکرایا بھی تھا مگر رک نہیں سکا تھا' اسی لمحے رجاب کی نگاہ لاؤنج کی طرف آتی سحر تک گئی' وہ بس یہی دیکھ سکی تھیں کہ شفران اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔

''وہ جب بھی اس وقت گھر آتا ہے تو کال بیل نہیں دیتا کیونکہ اسے پتہ ہے کہ بچے اس وقت سو رہے ہوتے ہیں' ان کی نیند خراب نہ ہو۔'' سحر اس سے مخاطب ہوئیں جو زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائے ان کی بات توجہ سے نہیں سن پائی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

''خود کو میرے لیے مار دینے کی بات کر کے اب اس نے تمہیں یہ دیکھنے کے لیے کیوں بھیجا ہے کہ میں زندہ ہوں یا نہیں؟'' امان سے نظر ملائے بغیر وہ بکھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

''زرکاش! تم اس سے کیا امید رکھتے ہو' اسے اب اور کیا کرنا چاہیے...؟ تم اسے اپنے گھر سے نکال چکے ہو تو اب وہ کیا اس دن کا بھی انتظار کرے' جب تم بھی اپنے گھر والوں کی طرح اس سے نفرت کا اظہار کرو گے؟''

''میں اس سے نفرت کیسے کر سکتا ہوں' اس کا کوئی فعل میرے دل سے اس کی عزت ختم کر سکتا ہے نہ محبت۔'' زرکاش درمیان میں بولا۔

''جو سلوک تم اس کے ساتھ کر چکے ہو اس کے بعد بھی تم عزت اور محبت کی بات کر رہے ہو' جسے تم اپنی عزت کہتے رہے ہو' اسے اپنے گھر سے نکال سکتے ہو تو نفرت بیدار ہونے میں کیا دیر لگے گی۔'' امان کے لہجے سے غصہ جھلک رہا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

غلط کیا ہے میں نے' مجھے اندازہ ہے کہ میں نے اپنے اور وراج کے تعلق کو مزید مشکل میں ڈال دیا ہے مگر یہ تم بھی '' جانتے ہو کہ میں اس وقت کس قسم کے دباؤ میں تھا' میں اس تکرار کو ختم کرنا چاہتا تھا' اسے روکنا چاہتا تھا' اسے وارن بھی کیا لیکن نہ وہ خود میرے سامنے سے ہٹ رہی تھی نہ مجھے ہٹنے دے رہی تھی' وہ تکرار میری برداشت سے باہر ہو چکی تھی' میں فرشتہ نہیں ہوں' میں بھی غصے میں بے قابو ہو سکتا ہوں' میں اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ ''

یہ زیادہ بہتر ہوتا اگر تم صرف ایک تھپڑ پر اکتفا کر لیتے' بعد میں معافی مانگ لیتے... ابھی بھی تو معافی مانگ رہے ہو' '' ہاسٹل کے چکر لگا رہے ہو' کیا حاصل ہو رہا ہے؟ معاملہ اس نہج پر پہنچ گیا ہے کہ وہ سب کچھ ختم کر دینے پر مصر ہے۔ '' امان کے شدید ناگوار لہجے کو سنتا وہ بس خاموش تھا۔ '' تم آخر کب تک اسے اپنے احسانوں تلے دبا کر رکھو گے؟ اب اس مقام پر آ کر بھی تم جس تعلق کو دنیا کے سامنے اپنانے پر ہچکچا رہے ہو' وراج کہاں تک اس تعلق کا بوجھ ڈھو کر نفرتیں اور ذلت سمیٹتی رہے گی...؟ اب بھی اگر تم اپنی مرضی سے اپنے فیصلے کرنے کے قابل نہیں ہو تو اپنی طرف سے بھی سب ختم کر کے وہیں شادی کر کے گھر آباد کرو جہاں تمہارے گھر میں سب راضی اور خوش ہوں' سارا مسئلہ تمہاری ماں' بھائی بہنوں کی رضا اور خوشی کا ہے تو پھر ڈال دو تم بھی وراج پر مٹی' کہاں تک اس کی ذمہ داری اٹھاؤ گے... ''

امان... تم دوست ہو کر مجھے کھائی میں کودنے کا مشورہ دے رہے ہو... تم جانتے ہو وراج میرے لیے صرف ایک ذمہ '' داری نہیں' میں مر جاؤں گا مگر اس کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتا۔'' بلند آواز میں کہتے زرکاش کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

ٹھیک ہے' اب یہی بات تم آنٹی کے سامنے جا کر کہو اور تہیہ کر کے جانا کہ ان کو راضی کر کے دم لینا ہے' تب تک ان '' کے قدموں سے نہ اٹھنا۔

امان... وہ اس کا نام بھی نہیں سننا چاہتیں۔'' زرکاش نے یاد دلایا۔ ''

مگر تمہیں تو اس کا نام لینے سے نہیں روکا انہوں نے۔'' امان کے کہنے پر وہ کچھ بول نہیں سکا۔'' زرکاش... تم ایک بہت '' فرماں بردار اور اچھے بیٹے ہو' یہ بات مجھ سے زیادہ تمہاری ماں جانتی ہیں' وہ جانتی ہیں کہ تم نے ان کے لیے اور ان کی باقی اولادوں کے لیے کیا کچھ قربان کیا ہے' مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہ تمہاری نہیں مان سکتیں' مسئلہ سارا یہ ہے کہ تمہیں ان سے اپنی بات منوانا ہی نہیں آتا' تمہارے لیے ان کی رضامندی حاصل کرنا اہم ہے۔ سارا بھرم سارا زعم اور انا ایک طرف رکھ کر ان کے پاس جاؤ' صرف ان کی اولاد بن کر' وہ راضی نہ ہوں تو کہنا... اور ہاں خیال رکھنا کہ جب تم ان سے

itsurdu.blogspot.com

بات کرو تو آس پاس کوئی نہ ہو' نہ ہی اس بات کی کانوں کان خبر تمہارے بھائی' بہنوں کو ہو' صرف اپنی ماں سے غرض رکھو باقی سب وہی سنبھال لیں گی۔" اماں کی تائید کو وہ بہت اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

زرق کے نام پر تو غور کیا ہی نہیں تھا' ملاقات ایک بار ضرور ہوئی اس سے مگر میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔"" شہرام حیرت و تعجب سے شفران سے مخاطب ہوئے۔

کیا رجاب اور باقی سب بھی اس حقیقت سے واقف ہیں؟" سحر نے پوچھا۔"

میں اس بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا مگر زنائشہ کی ہر چیز سے واقف ہونے سے پہلے ہمیں انجان بننا ہوگا" اس سچ سے۔" شفران نے کہا۔

میں عرش سے بات کرتا ہوں' زنائشہ کو مزید زرق سے بے خبر رکھنا ٹھیک نہیں۔" شہرام بولے۔"

ویسے مجھے یقین ہے کہ رجاب سب کچھ جانتی ہے' وہ جس اپنائیت کے ساتھ زنائشہ سے باتیں کر رہی تھی اس سے تو" یہی لگتا ہے۔" سحر پُر یقین لہجے میں بولیں اور پھر لائونج سے اٹھ کر ہال کی طرف آ گئیں' جہاں زنائشہ ٹیبل پر پلیٹیں لگا رہی تھی۔

"...زنائشہ... میں یہ سب کر لیتی' تم نے کیوں زحمت کی"

کوئی بات نہیں بھابی' میں یہاں مہمان تو نہیں ہوں اور پھر میرے اتنے مددگار بھی تو موجود ہیں' کوئی زحمت نہیں" ہوتی۔" زنائشہ نے مسکراتے ہوئے حسن اور حسین کی طرف اشارہ کیا۔

ہاں' وہ تو مجھے بھی نظر آ رہا ہے' آنی کی خوب مدد ہو رہی ہے' ماں کے لیے کبھی ہمدردی نہیں جاگی۔" سحر نے خشمگیں" نظروں سے دونوں بچوں کو دیکھا تب ہی وہاں شہرام اور شفران بھی آ گئے۔

عرش کہاں غائب ہے؟ کال کرو اسے کم از کم کھانے کے وقت تو گھر آنا چاہیے۔" شہرام ناراضگی سے بولے۔"

بھائی... میرے خیال سے تو اسے اب صبح' شام ہی گھر میں نظر آنا چاہیے۔" شفران کے شرارتی لہجے پر سحر نے بے" ساختہ ہنستے ہوئے زنائشہ کے جھینپے تاثرات دیکھے۔

زرکاش سے ملاقات ہوئی تھی آپ کی؟" سحر نے اچانک ہی پوچھا۔"

itsurdu.blogspot.com

نہیں، کیوں کیا ہوا؟" سوالیہ نگاہ شہرام نے زنائشہ پر بھی ڈالی۔"

"...اس سے دراج کی خیریت دریافت کرنی تھی دراصل"

بھابی، کس تیز طرار خاتون کا ذکر کر دیا آپ نے..." شفقران درمیان میں بولا۔"

بری بات ہے، دوست ہے وہ زنائشہ کی، تمہیں یاد رکھنا چاہیے۔" شہرام نے کافی ناگواری سے اسے ٹوکا۔"

ایم سوری زنائشہ..." شفقران نے فوراً شرمندہ ہو کر معذرت کی۔"

زنائشہ اس سے ملنے ہاسٹل جانا چاہتی ہے، شاید وہ کسی مشکل میں ہے، فون پر بھی وہ زنائشہ سے ٹھیک طرح بات نہیں" کر سکی، اس لیے یہ کافی پریشان ہے دراج کے لیے۔" سحر کے تفصیل بتانے پر شہرام نے چونک کر زنائشہ کے بے حد سنجیدہ تاثرات دیکھے۔

ایسا تو نہیں کہ زرکاش اور دراج کے درمیان تمہاری اور عرش کی وجہ سے کوئی بحث ہو گئی ہو؟" شہرام نے تشویش" سے پوچھا۔

نہیں، ایسا کچھ ہوتا تو مجھے اندازہ ہو جاتا مسئلہ کوئی ذاتی ہے جس کی وجہ سے وہ بہت ڈسٹرب ہے۔" زنائشہ کافی فکر مند" نظر آ رہی تھی۔

"اگر ایسا ہے تو ابھی کھانے سے فارغ ہو کر چلو ہاسٹل۔"

"اب جاؤں گی تو زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکوں گی کیونکہ رات کا وقت ہے۔"

ٹھیک ہے تو پھر صبح تیار رہنا، میں تمہیں ہاسٹل ڈراپ کر دوں گا، واپس جب آنا ہو تو کال کر دینا، شفقران پہنچ جائے گا" ہاسٹل۔" شہرام نے کہا، وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دراج کی طرف سے فکر مند نظر آ رہی تھی، دوسری طرف عرش بھی صبح سے نہ جانے کہاں مصروف تھا، دل ہر طرف سے خراب اور پریشان تھا، سحر اور بچوں کے درمیان بھی اس کا دھیان دراج کی طرف سے نہیں ہٹ پا رہا تھا، سحر بچوں کو سلانے ان کے کمرے میں لے گئیں تو وہ ان کے ہی انتظار میں لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی اسکرین کی طرف متوجہ تھی، کچھ دیر گزری تھی جب اس نے شفقران کو اپنی سمت آتے دیکھا۔

زنائشہ... یہ فون تمہارے لیے عرش نے بھیجا ہے، میں پہلے ہی دیتا لیکن پھر سوچا بھائی، بھابی کے سامنے یہ لیتے ہوئے"

itsurdu.blogspot.com

تمہیں عجیب نہ لگے... عرش غصہ کر رہا ہے کہ اب تک تمہیں فون کیوں نہ دیا، اب تم یہ فون آن کر کے اس سے بات کرو۔''

مجھے یہ فون نہیں چاہیے۔'' زنائشہ کے انکار نے شقران کو حیران کر دیا۔''

''مگر کیوں...؟''

بس نہیں چاہیے، یہ تم اسے واپس کر دینا۔'' قطعی انداز میں کہہ کر صوفے سے اٹھتی وہ تیز قدموں سے لائونج سے نکل گئی۔''

وہ گلاس ونڈو کے قریب کھڑی دور سمندر کی لہروں کی جھاگ دار سفید لکیروں سے ہی تاریکی میں ان کی بلندی کا اندازہ لگا رہی تھی' سوچوں کا دھارا دراج کی طرف تھا' اس کے لہجے کی شکستگی اور اس کا دلبرداشتہ ہونا غیر معمولی نہیں تھا' اسے یقین تھا کہ زرکاش کی طرف سے دراج کو کوئی سنگین قسم کی ٹھیس پہنچی ہے' اسے ایسی امید زرکاش سے بالکل نہیں تھی' سب کچھ جاننے کے لیے اس کا دراج سے ملنا ضروری تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دراج کو اس کی ضرورت تھی' صبح کا انتظار اس کے لیے مشکل ہوتا جا رہا تھا' لگتا تو یوں تھا کہ رات آنکھوں میں گزر جائے گی مگر عرش کے انتظار میں کڑھتے اور دراج کے لیے سوچتے' سوچتے تھک کر جب اس نے تکیے پر سر رکھا تو نیند کب مہربان ہوئی پتہ ہی نہ چلا...

مسلسل ہوتی دستک نے اس کی نیند میں خلل ڈالا تھا' سرعت سے اٹھ کر اس نے جو ونڈو سے پردہ ہٹا کر دیکھا تو دل مسوس کر رہ گئی' موقع بھی نہیں ملا عرش کو پکارنے کا' ایک جھلک ہی نظر آئی تھی اس کی یقیناً وہ مایوس ہو کر واپس چلا گیا تھا۔ اسی تیزی سے کمرے سے باہر نکل آئی' رات کے دو بج رہے تھے' لائونج میں سناٹا ہی تھا مگر ٹیرس کے کھلے دروازے کو دیکھ کر وہ اسی سمت چلی آئی' توقع کے عین مطابق وہ ٹیرس میں بائونڈری کے قریب ہی جھکا نظر آیا' خشمگیں نظروں سے اس کی پشت کو گھورتی وہ قریب گئی اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اپنی طرف پلٹنے پر مجبور کر دیا۔

''فون کیوں نہیں لیا شقران سے؟ میں نے ہی بھیجا تھا اور میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔''

''غصے میں فون نہیں لیا' ایک تو میں پہلے ہی پریشان تھی اور پھر تم بھی صبح سے غائب تھے۔''

''بات ہوتی تو میں وجہ بتاتا... تم پریشان کیوں تھیں پہلے یہ بتائو؟''

''...دراج کی وجہ سے''

itsurdu.blogspot.com

کوئی حیرت نہیں مجھے' اس کا کام ہی سب کو پریشان کرنا ہے۔" عرش کے ناگوار لہجے پر زنائشہ چونکی۔ "

عرش... جس طرح میں نے تمہاری خاطر ہر تلخ بات کو درگزر کر دیا ہے کیا تم میرے لیے دراج کی تلخ باتیں نہیں بھلا" سکتے...؟" زنائشہ کے سوال پر عرش نے بس اسے دیکھا پر کہا کچھ نہیں۔

ٹھیک ہے پھر میرا مزید کچھ کہنا بے کار ہے۔" سرد لہجے میں کہتی وہ اس سے پہلے کہ جانے کے لیے قدم اٹھاتی' عرش" نے اس کا راستہ روک لیا۔

زنائشہ... تم جانتی ہو کہ میں تمہاری خاطر کیا کر سکتا ہوں... میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ دراج اور زرکاش کی اہمیت" تمہاری زندگی میں بالکل وہی ہے جو اس گھر کے افراد کی اہمیت میری زندگی میں ہے' مجھے ہر حال میں ان دونوں کی عزت کرنی ہے' اب بتاؤ کیوں پریشان ہو دراج کی وجہ سے؟" اس نے گہری سنجیدگی سے پوچھا۔

"...زرکاش اور اس کے درمیان کوئی مسئلہ ہوا ہے' جاؤں گی تو اس حقیقت سے پردہ ہٹے گا"

پھر تو ضرور جانا چاہیے تمہیں' کل ہی چلو میرے ساتھ۔" وہ فوراً بولا۔ "

"شہرام بھائی یہ ذمہ داری لے چکے ہیں' صبح ہاسٹل ڈراپ کریں گے وہ مجھے۔ "

کیا واقعی... بھائی نے خود کہا؟" عرش نے حیرت سے اسے دیکھا جو اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔ "

"...تو پھر میں تمہیں ہاسٹل سے پک کر لوں گا"

یہ ذمہ داری شہرام بھائی نے شقران کو دے دی ہے' بے فکر رہو۔" زنائشہ نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا۔ "

تو میں یہاں کس لیے موجود ہوں۔" وہ زچ ہوا۔ "

صرف انتظار کرنے کے لیے۔" زنائشہ دھیرے سے ہنس دی۔ "

مجھے انتظار کی سولی پر چڑھانے والوں میں تم بھی شامل ہو' خیر میں بھی خاموشی سے ظلم سہنے والا نہیں' شقران کو مرنا" "نہیں ہے میرے ہاتھوں بس میں ہی پک کروں گا تمہیں۔

اب میں کیا کہہ سکتی ہوں لیکن تم مجھے ہاسٹل سے کہیں اور لے جانے کی کوشش مت کرنا۔" وہ مسکراہٹ چھپاتے " بولی۔

تم کوشش کی بات کر رہی ہو' میں تو پورا ارادہ کر چکا ہوں۔" عرش کے قطعی لہجے پر وہ بے ساختہ ہنس دی۔ "

itsurdu.blogspot.com

www.PakDigestNovels.Com

باہر پھیلی تاریکی میں لہراتے سائے سے نگاہ ہٹاتیں صبغہ مغموم سی واپس اپنے کمرے میں آ گئیں' زرکاش سے بے شک وہ بہت ناراض تھیں مگر آخر کب تک اس سے لاتعلق رہ سکتی تھیں' وہ دیکھ رہی تھیں کہ جب سے شنذرا بچوں کو لے کر زرکاش کی غیر موجودگی میں اسے اپنے جانے کی خبر دیے بغیر واپس گئی تھی' زرکاش تب سے ہی بالکل خاموش اور گم صم ہو گیا تھا' صبغہ پہلے ہی اس سے بات چیت ترک کر چکی تھیں' سامنا ہونے پر اب زرکاش بھی سلام کے بعد ان کے سامنے سے ہٹ جاتا تھا' پہلے کی طرح ان کو مخاطب کر کے بات کرنے پر ان کو مجبور کرنا اس نے چھوڑ دیا تھا' گھر میں ہوتا تو بس اپنے کمرے تک محدود رہتا' راتیں اس کی لان میں ٹہلتے ہوئے گزرتیں' نہ وہ کمرے میں صبغہ کے ساتھ شریک ہوتا' نہ ہی صبح ناشتے کی ٹیبل پر موجود ہوتا' گھر میں کل وقتی ملازم جوڑا موجود تھا' صبغہ کو ان سے معلوم ہو چکا تھا کہ وہ گھر میں کھانا پینا ہی چھوڑ چکا ہے... صبغہ کی تشویش بڑھتی جا رہی تھی' اس بارے میں انہوں نے شہزا اور شنذرا سے بھی بات کی مگر وہ دونوں ہی زرکاش سے اس قدر بدگمان تھیں کہ الٹا ان کو یہ فکر لاحق ہو گئی کہ کہیں زرکاش کے سامنے صبغہ کمزور نہ پڑ جائیں' شنذرا فون پر دن رات یہی تاکید کرتی کہ اس طرح زرکاش کی جذباتی طور پر بلیک میلنگ سے مجبور ہو کر وہ دراج کو اس کے ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیں... شہزا کا تو سارا وقت ان کے ارد گرد ہی گزرتا تھا' اس کی یہی کوشش رہی تھی کہ صبغہ' زرکاش کو اس کے حال پر چھوڑ دیں' اگر ابھی وہ کمزور پڑ گئیں تو ہمیشہ کے لیے زرکاش کو کھو دیں گی۔ بیٹیوں نے ان پر پہرے تو لگا دیے تھے مگر زرکاش کے لیے ان کے دل کو گھلتے رہنے سے نہ روک سکتی تھیں نہ اس کی طرف سے ان کی آنکھیں بند کر سکتی تھیں' زرکاش کا یوں خول میں بند ہو کر رہ جانا اس کی جاگتی راتوں کی بے چینیاں ان کے سکون کو درہم برہم کر چکا تھا' جب جب اس پر نگاہ پڑتی ان کا دل تڑپ کر رہ جاتا مگر زبان سے کچھ کہہ نہ سکتی تھیں۔ بہت فکرمند اور سوچوں میں ہلکان ہونے کے باوجود جانے کب ان پر نیند کا غلبہ طاری ہوا مگر زیادہ وقت نہیں گزرا تھا جب وہ غنودگی میں چونک اٹھیں' گرم گرم سیال انہیں اپنے پیروں پر محسوس ہوا' گھبرا کر اٹھیں تو دھک سے رہ گئیں' نظریں اس پر ساکت ہوئیں' جو ان کے پیروں پر جھکا ہوا تھا۔ ''زرکاش...'' ہول کر صبغہ نے اس کا سر اپنے پیروں سے اٹھایا' مدھم نیلگوں روشنی میں اس کی بھیگی آنکھوں میں تیرتا کرب صبغہ کے دل کو مٹھی میں جکڑ گیا تھا۔

آپ سب سے محبت کرتی ہیں' شہزا' شنذرا' شیراز سے... بس ایک میں ہی آپ کی محبت کا حق دار نہیں بن سکا' سب کی''

itsurdu.blogspot.com

پرواہ ہے آپ کو' ایک میرے سوا ان سب کی خوشیوں کا خیال رکھا آپ نے ہمیشہ۔" وہ گھٹے لہجے میں شکوے کرتا ان کے دل کو مکمل پگھلا گیا تھا۔

"ایسا مت کہو زرکاش... میری محبت پر تمہیں اتنا ہی یقین ہونا چاہیے جتنا کہ اس سچ پر کہ میں نے تمہیں جنم دیا ہے... مجھ سے کبھی ایسی شکایت تو تم نے کبھی اپنے بچپن میں بھی نہیں کی' پھر اب کیوں...؟"

"وہ دور تو مجھ پر کبھی آیا ہی نہیں امی... میرا بچپن تو آپ کو خوش دیکھنے کی آرزو میں' لڑکپن سب کو غربت کے اندھے کنویں سے نکالنے کی خواہش میں کہیں گم ہو گیا تھا..."

"اس لیے تو تم میرے لیے سب سے پہلے ہو زرکاش... تم میری پہلی اولاد ہو' تم نے تو مجھے مکمل کیا ہے' تمہاری وجہ سے ہی تو میرے قدموں تلے جنت آئی ہے' ماں بننے کا فخر اور خوشی نصیب ہوئی تھی' میں شاید کبھی تمہیں نہیں بتا سکوں گی کہ کس طرح خود پر جبر کر کے میں نے اتنے سالوں تک تمہاری جدائی برداشت کی تھی' تمہارے لیے اپنی محبت کو چھپاتے' چھپاتے یہ وقت آگیا ہے کہ تم قریب ہو تو بھی میں تمہیں یہ نہیں بتا سکی کہ تم مجھے کس قدر عزیز ہو' تمہاری خوشیاں' تمہاری اولاد کو دیکھنے سے پہلے میں مرنا بھی نہیں چاہتی۔"

"پھر بھی آپ مجھ سے لاتعلق ہیں' آپ کے سامنے ہوتے ہوئے بھی میں آپ سے بات کرنے کے لیے' آپ کی ایک نظر کے لیے بھی ترس رہا ہوں..." وہ لرزتے لہجے میں بولا۔

"میری ایک خواہش پر آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا' اتنا دور ہو گئی ہیں کہ میری التجائیں بھی آپ تک نہیں پہنچ رہیں... میرے لیے آپ کی اجازت آپ کی رضا اہم ہے مگر آپ کے لیے دوسروں کی رائے اہمیت رکھتی ہے' میری خوشی نہیں' میں نے کبھی آپ سے اپنے لیے کچھ نہیں مانگا' پہلی بار آپ سے جو مانگ رہا ہوں وہ آپ مجھے دینا نہیں چاہتیں کیونکہ میرے لیے آپ اپنی باقی اولادوں کی ناراضگی مول نہیں لے سکتیں... بس میرے لیے ہی کچھ نہیں ہے آپ کے پاس..." درد و اذیت میں ڈوبا اس کا لہجہ اور برستی آنکھیں' صبغہ کا ضبط ختم کرنے کے لیے کافی تھا' اس کا سر اپنے شانے سے لگائے آنکھوں کے راستے پگھلتے دل کو وہ روک نہیں سکیں۔

"زرکاش... تمہاری خواہش سے نظر چرانے کی وجہ بس میرا خوف ہے' مجھے ڈر ہے کہ دراج کی وجہ سے تمہارے بہن بھائی تم سے کٹ کر رہ جائیں گے' تم نے ہم سب کی خوشیوں کے لیے خود کو وقف کر دیا' تمہارے لیے' تمہاری خوشی

itsurdu.blogspot.com

کے لیے دراج کو قبول کرنا بہت چھوٹی بات ہے' میں تو اپنی زندگی بھی تم پر قربان کردوں... مگر میں اپنی اولادوں میں فاصلے نہیں دیکھنا چاہتی' میں تمہارے بھائی' بہنوں کو ہمیشہ تمہاری عزت کرتا دیکھنا چاہتی ہوں' یہ چاہتی ہوں کہ وہ سب تمہارے تابعدار بن کر رہیں کیونکہ یہ ان کا فرض ہے۔"

"امی... آپ مجھ سے راضی اور خوش ہیں تو کوئی مجھ سے میرا مقام نہیں چھین سکتا' اللہ کبھی مجھے اپنے بھائی' بہنوں کی نظر سے اترنے دے گا نہ دل سے... میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ان کی ناراضگی دور کردوں گا' کبھی ان کو خود سے الگ نہیں ہونے دوں گا' جھکتا رہوں گا ان سب کے لیے مگر کبھی ان کو خود سے جدا نہیں ہونے دوں گا۔" صبغہ کے ہاتھوں کو تھامے یقین دلاتا وہ بہت پُر امید نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ چند لمحے خاموشی سے کچھ سوچتے رہنے کے بعد صبغہ نے اسے دیکھا۔

"زرکاش... میری طرف سے تمہیں مکمل اجازت ہے' تمہاری خوشی دراج ہے تو میں بھی تمہاری خوشی میں خوش اور راضی ہوں... تمہارے بھائی بہنوں سے میں بات کرلوں گی' مگر تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری خوشی میں خوش نہیں ہوں گے' وقت لگے گا ان کو سب کچھ قبول کرنے میں لیکن تم وقت ضائع مت کرنا' خاندان میں اور شذرا کے سسرال میں بھی کچھ گھرانوں کی نگاہ تم پر ہے' اس سے پہلے کہ کہیں سے باقاعدہ کوئی بات ہو تم دراج سے شادی کرلو۔" صبغہ بولیں جب کہ زرکاش گنگ سا بیٹھا رہا۔

"زرکاش... تم جانتے ہو کہ ابھی دراج کا اس گھر میں آنا ناممکن ہے کیونکہ ابھی یہاں اسے کوئی عزت' کوئی مقام نہیں دیا جائے گا اور تم دونوں سے زیادہ تکلیف مجھے پہنچے گی کچھ وقت لگے گا مگر مجھے یقین ہے کہ تم سب ٹھیک کرلو گے' مجھے تو اپنی چاروں اولادوں کی طرف دیکھنا ہوگا... تم سمجھ رہے ہو میری بات...؟" اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے صبغہ نے شفقت بھرے لہجے میں سمجھایا۔

"امی... آپ نے راضی ہوکر مجھے سب کچھ دے دیا' مجھ پر یقین رکھیے گا' شذرا' شزا اور شیراز کو میں آپ سے بدگمان نہیں ہونے دوں گا۔" اس کے کہنے پر صبغہ نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا جب کہ تشکر کے ساتھ زرکاش نے ان کے ہاتھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگالیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

روپے' پیسے اور آسائشوں کے پیچھے اندھا دھند بھاگنے والے کبھی نہ کبھی ٹھوکر کھا کر گڑھے میں گر ہی جاتے ہیں' میں بھی ذلت ورسوائی کے تاریک گڑھے میں گری ہوں تو یہ حیران کن بات نہیں... زرکاش سے بہت کچھ ملا مجھے' اب جو ذلت ملی ہے' اس نے کوئی کسر باقی نہیں رکھی' میں مطمئن ہوں' جو بویا تھا' اب وہی کاٹ رہی ہوں۔" دراج کا چہرہ زرد اور لہجہ کانپ رہا تھا' زنائشہ کو وہ برسوں کی بیمار دکھائی دے رہی تھی۔

"تم کیسے مطمئن ہو سکتی ہو دراج؟ تمہاری خواہشوں نے تمہیں ان کے پیچھے جب دوڑایا وہ دور کوئی اور تھا' اسے گزرے زمانہ بیت چکا ہے' آج کی حقیقت صرف یہ ہے کہ تمہارے جذبے زرکاش بھائی کے لیے بے لوث ہیں' ان کے لیے تمہاری محبت میں کوئی کھوٹ' کوئی حرص وطمع نہیں' وہ تمہاری سب سے پہلی ترجیح ہیں... غلط زرکاش بھائی نے کیا ہے' تم کیوں خود کو موردِ الزام ٹھہرا رہی ہو۔" زنائشہ اپنی بات پر زور دے کر بولی۔

"زنائشہ... بے شک حرص وطمع کا وہ دور گزر چکا ہے مگر جو تعلق جھوٹ اور خود غرضی کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں وہ ہمیشہ کھوکھلے اور کمزور رہتے ہیں' بعد میں ان پر کتنی ہی مخلصی اور سچائی کے رنگ وروغن کیے جائیں' انہیں ٹوٹ کر زمین بوس ہونا ہی پڑتا ہے۔" دراج نم آنکھوں کے ساتھ بول رہی تھی۔ "نیت کا فتور ہر رشتے کو دیمک بن کر چاٹ جاتا ہے... "زرکاش کا کوئی قصور نہیں' مجھے یونہی منہ کے بل گرنا تھا۔

"دراج... اگر ایسا ہی ہے تو پھر کیوں زرکاش بھائی اب بھی سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتے ہیں...؟ کیوں وہ تمہاری طرف بڑھنے سے خود کو روک نہیں پا رہے؟" زنائشہ نے بوجھل دل سے پوچھا۔

"سمجھ جائیں گے وہ بھی کہ ان کی دنیا میں میرے لیے کوئی مستقل جگہ نہیں بن سکتی' ہم الگ الگ دنیا کے لوگ تھے اور ہیں' مجھ پر اندھا اعتبار کرنے کی' میرے ہر جھوٹ کو سچ مان لینے کی کچھ سزا ان کو بھی تو جھیلنی ہوگی۔" دراج کے بے تاثر لہجے پر زنائشہ چند لمحوں تک بس اسے دیکھتی رہی۔

"...ایک بار اور سوچ لو دراج... خود کو اور زرکاش بھائی کو ایک موقع دینے کی گنجائش ہو سکتا ہے کہ نکل آئے"

"بات ایک موقع کی نہیں رہی ہے زنائشہ... بات اب اپنی غیرت اور عزتِ نفس کی سلامتی یا پھر ان کی دھجیاں اڑانے کی نہج پر پہنچ چکی ہے۔ جو شخص ایک بار ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر سے نکال سکتا ہے وہ دوبارہ بھی یہ کام کر سکتا ہے' تم چاہتی ہو کہ میں ان کو ایک موقع اور دوں تاکہ پھر وہ دھکے دے کر مجھے اپنے گھر سے باہر نکال پھینکیں۔" دراج کا لہجہ اور

itsurdu.blogspot.com

آنکھیں سلگ اٹھی تھیں۔

"بجیا کو کچھ بتایا تم نے؟" زنائشہ کے سوال پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم سے رابطہ نہ ہونے پر زرکاش بھائی خود بھی تو بجیا کو سب کچھ بتا سکتے ہیں' ان کی مدد حاصل کرنے کے لیے۔"

"وہ بجیا کو سب کچھ بتا چکے ہیں' ان کی مرضی' میرا فرض تھا کہ ان کا پردہ رکھوں' یہ زرکاش کی غلط فہمی ہے کہ وہ بجیا کے ذریعے مجھے زیر کر دیں گے۔" دراج کا لہجہ تلخ ہوا۔

"آگے کا کیا سوچا ہے کیا کرو گی' کس طرح زرکاش بھائی کے بغیر زندگی گزارو گی؟" زنائشہ نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"ابھی دل' دماغ کچھ بھی سوچنے پر آمادہ نہیں ہیں زنائشہ... میں کچھ وقت اب صرف اپنے ساتھ دنیاداری سے الگ ہو کر گزارنا چاہتی ہوں' دیکھنا چاہتی ہوں کہ میری ہمت و حوصلے کس حد تک مضبوط ہیں۔"

"تمہاری ہر بات اپنی جگہ دراج... مگر میرا دل کہہ رہا ہے کہ زرکاش بھائی کبھی تم سے دستبردار نہیں ہوں گے۔" زنائشہ بولے بغیر نہ رہ سکی۔

"اس دنیا میں سب کچھ ممکن ہے' جس چیز کی توقع نہیں ہوتی وہی رونما ہو جاتی ہے۔" دراج نے گہری سانس لے کر اسے دیکھا۔

"تم میرے لیے پریشان مت ہونا' تمہاری ساری توجہ اب عرش اور اس کے گھر والوں پر ہونی چاہیے' میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں' مشکلات کے بعد ہی راحتیں میسر ہوتی ہیں' مجھے یقین ہے کہ اب تمہاری زندگی میں کسی درد اور آلام کا گزر بھی نہ ہو گا۔" دراج اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبائے بولی۔

"دراج... یہ تم مجھ سے زیادہ بہتر جانتی ہو کہ محبت پھلنے پھولنے کے لیے صبر بھی مانگتی ہے اور قربانیاں بھی... بہت مشکل ہے محبت کے لیے اپنی انا کو قربان کرنا' معاف کرنا' جھک جانا مگر یہ بھی سچ ہے کہ اس محبت کی کوئی حقیقت ہی نہیں جس میں قربانی کا کوئی تصور ہی نہ ہو۔" زنائشہ کے دھیمے گہرے لہجے پر دراج نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلا کر رہ گئی۔

www.PakDigestNovels.Com

حدِ نگاہ تک پھیلے بے کراں سمندر کی بلند پُرشور لہریں ساحل تک آتے آتے پُرسکون ہو گئی تھیں' اس کی محویت کو عرش

itsurdu.blogspot.com

کی آواز نے توڑا تھا۔

میں نے کہہ دیا ہے بھابی سے ’بھائی تمہارا پوچھیں تو وہ ان سے کہہ دیں گی کہ تمہاری دوست نے رات تک ہاسٹل میں ‘‘
’’ ہی تمہیں روک لیا ہے۔

’’اس غلط بیانی کی کیا ضرورت تھی؟‘‘

شہرام بھائی ناراض ہوں گے اس سچ پر کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔‘‘ اس نے حیرت سے کہا۔ ’’

نہیں...وہ تنگ نظر نہیں، روشن خیال انسان ہیں مگر بس مجھے ہی کچھ ہچکچاہٹ ہے سچ بتانے پر، میں ان کی بے خبری ‘‘
’’...میں جو تمہیں اپنے ساتھ لایا ہوں

’’...لیکن اگر انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں غلط بیانی نہیں کروں گی، سچ بتاؤں گی ان کو ‘‘

اور مجھے ٹھیک ٹھاک شرمندہ کردوں گی...‘‘ عرش کے خشمگیں لہجے پر وہ مسکراہٹ دبائے آگے کی جانب بڑھ گئی۔ ’’

عرش...ایک وہ وقت تھا کہ جب ہمارے لیے ایک دوسرے کے دکھ، غم، خوشی اور خواب اہم تھے، نہ ہمارے گرد ‘‘
ڈھیر سارے لوگ تھے نہ رشتے ناتے، ہم صرف ایک دوسرے کے لیے تھے، نہ کسی کو ہم سے غرض تھی، نہ ہمیں کسی کی پرواہ تھی۔‘‘ خاموش ہو کر زنائشہ نے اسے دیکھا جو ہمقدم تھا۔

ہاں...اور اب یہ وقت بھی کتنا عجیب ہے کہ ہمارے ارد گرد رشتوں سے بندھے کچھ لوگ ہیں جو ہمارے دکھ، سکھ ‘‘
میں شامل ہو چکے ہیں، ہمیں ان سب کو اپنے ساتھ لے کر چلنا ہے...حالات بدل جانے میں کبھی لمحے نہیں لگتے اور کبھی زمانے لگ جاتے ہیں۔‘‘ گہری سنجیدگی سے کہتا وہ اب اسے دیکھ رہا تھا۔ ’’زنائشہ...میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے بہت زیادہ خوش نہیں ہو، میری خاطر بہت سمجھوتے کر رہی ہو... لیکن یہ سچ ہے کہ میری وجہ سے جو اذیت تم نے جھیلی ہے
’’...وہ میرے بھی وہم و گمان میں نہ تھی، میں آج بھی ذہنی طور پر اس سب کو قبول نہیں کر پا رہا ہوں

عرش...اب تمہیں کم از کم یہ بے یقینی نہیں ہونی چاہیے کہ میں تم سے خوش ہوں یا نہیں...جو کچھ گزر گیا اسے ‘‘
دوہرانے سے صرف تکلیف ہی حاصل ہو گی اور کچھ نہیں۔‘‘ زنائشہ نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

ہاں...وہ سب گزر گیا ہے مگر اس کی تکلیف ہمیشہ کے لیے میرے دل میں کہیں ٹھہر گئی ہے۔ تمہاری نظر میں اپنی ‘‘
غیرت کو دم توڑتے دیکھنا میرے لیے انتہائی اذیت ناک تھا تو بھائی کی نظروں میں احسان فراموش ٹھہر جانا بھی میرے

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

لیے ناقابل برداشت اذیت سے کم نہ تھا‘ بس چند لمحوں کی بات تھی‘ ان سے اپنے تعلق کو ختم کر دینے کی بہت ٹھوس وجہ میرے پاس تمہاری صورت میں موجود تھی مگر جانے وہ کون سی انجانی طاقت تھی جس نے مجھے کوئی بھی انتہائی قدم اٹھانے سے روکے رکھا‘ تم سے ایک بار پھر محروم ہو جانے کے خوف کے باوجود میرا دل کہہ رہا تھا کہ مجھے تم سے نا امید نہیں ہونا چاہیے کہیں نہ کہیں دل کو یہ یقین تھا کہ ضرور تم کچھ ایسا کرو گی جو مجھے اس دوہری اذیت سے نکال دے گا‘ تم نے ہمیشہ مجھے گرداب سے نکلنے کے راستے دکھائے تھے‘ اس سے باہر آنے کے لیے اپنا سہارا دیا تھا‘ میں نے چاہا تھا کہ سب کو بھول کر صرف تمہیں یاد رکھوں مگر بے لوث محبتوں اور مخلصی‘ جس کا میں قرض دار ہوں‘ اس نے مجھے کوئی حتمی فیصلہ نہیں کرنے دیا...“

”عرش... تمہیں مزید وضاحت دینے کی اب ضرورت نہیں‘ میں پہلے ہی تمہاری اس کشمکش کو سمجھ چکی تھی‘ دل کے رشتے‘ خون کے رشتوں سے زیادہ طاقت ور ثابت ہوتے ہیں۔ تمہیں واقعی ایسے مخلص رشتوں سے منہ نہیں موڑنا چاہیے تھا‘ جن کی وجہ سے تمہیں نئی زندگی ملی‘ جو تمہیں موت کے شکنجے سے بچا کر لائے تھے‘ جانتے ہو‘ اتنا سب ہونے کے بعد میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کیوں ہاسٹل نہ جا سکی؟ کیوں شہرام بھائی کو معاف کرنے میں دیر نہ کر سکی؟ بھابی نے مجھے بتایا تھا کہ کس طرح پہلے تمہاری اور پھر میری وجہ سے ان کا اور شہرام بھائی کا تعلق ٹوٹ جانے کی نوبت آ گئی تھی‘ پہلے تمہارے لیے وہ اپنے گھر‘ بیوی اور بچوں کو پس پشت ڈال گئے تھے مگر پھر میری تلاش میں وہ کئی دن تک شہر سے باہر خاک چھانتے رہے‘ اس دوران انہوں نے یہ تک پروا نہیں کی کہ پیچھے ان کی بیوی ان کے انتظار میں تھک کر‘ ان سے بدظن ہو کر گھر چھوڑ کر جا چکی ہیں۔ میں نے سوچا کہ جس رات تم ان کی گاڑی سے ٹکرائے وہ تمہیں زخمی حالت میں بھی تو سڑک پر چھوڑ کر جا سکتے تھے‘ یہ کوئی انوکھی بات تو نہ ہوتی...“ ایک لمحے خاموش رہ کر زنائشہ نے اسے دیکھا۔

”آج دراج نے خود اعتراف کیا کہ میری وجہ سے غصے اور جذبات میں اس نے بہت کچھ غلط کہا تھا‘ وہ اپنے ان الفاظ اور الزامات پر بہت نادم ہے‘ میں اسے کیا کہتی‘ میں نے بھی تو بنا سوچے سمجھے اس کا ہی ساتھ دیا تھا‘ یقیناً تمہاری طرح شہرام بھائی کو بھی مجھ سے یہ امید نہ ہو گی اسی لیے تو وہ غصے اور اشتعال میں حد سے گزر گئے۔ دراج سے جو کچھ سرزد ہوا وہ مجھے ہی بھگتنا تھا‘ تلافی کسی کو تو کرنی ہی تھی... اب کم از کم میں شہرام بھائی اور بھابی سے یہ تو کہہ سکوں گی کہ دراج کو ایک موقع دیا جائے‘ وہ تم سب سے معذرت کرنا چاہتی ہے۔“

itsurdu.blogspot.com

تم صرف کہہ سکتی ہو، کسی کو مجبور نہیں کر سکتیں، جو اذیت تم سمیت سب کو اس کی وجہ سے پہنچی ہے اس کے بعد تم کم از کم میرے سامنے اس کی وکالت مت کرنا۔" عرش کے قطعی اور سنجیدہ لہجے پر اس کا چہرہ اتر گیا، چپ چاپ وہ اسے دیکھتی رہی جو پلٹ کر آگے بڑھ گیا تھا، مگر زنائشہ کے ساتھ نہ چلنے پر اسے رکنا پڑا۔

"عرش... میں جانتی ہوں کہ دراج کے الزامات سے زیادہ میری خاموشی سے تمہیں تکلیف پہنچی تھی، لیکن تم سمیت وہاں سب ہی یہ جانتے تھے کہ صرف مجھے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے دراج تم پر قتل کا الزام بھی لگا سکتی تھی، اس کے الزامات میں کوئی وزن، کوئی سچائی نہیں تھی، تم اور تمہارا کردار ایسا ہلکا نہیں کہ کوئی بھی اٹھ کر دروغ گوئی کرے اور میں گواہیاں دینا شروع کر دوں، میں نے بعد میں شہرام بھائی سے بھی یہی کہا تھا کہ..."

"زنائشہ... اس معاملے میں بعد میں کچھ کہنے کی کوئی وقعت، کوئی اہمیت نہیں رہ گئی تھی، تمہاری دوست میری کردار کشی کر رہی تھی اور تم خاموش تھیں کیونکہ اس کے اور زرکاش کے بہت احسان ہیں، تم سب کے سامنے ان دونوں کا ہلکا نہیں کر سکتی تھیں، میں تمہاری مشکل کو سمجھ سکتا ہوں، مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہے لیکن تم اپنی دوست کی طرف داری میں بھی اب کچھ نہ کہو..." یک دم بات ادھوری چھوڑ کر وہ اسے دیکھنے لگا جو گم صم کیفیت میں اس کے سامنے سے ہنستی آگے بڑھ گئی تھی، اچانک ہی عرش کو احساس ہوا کہ وہ گزری تلخ باتوں سے خود کو درمیان میں لا کر اتنا قیمتی اور خوب صورت وقت برباد کر رہا ہے، نادم ہو کر وہ اس کی جانب بڑھا جو اب ریت پر بیٹھی لہروں کو دیکھ رہی تھی، کچھ فاصلے پر بیٹھتا وہ فوری طور پر اسے مخاطب نہیں کر سکا جو متوجہ نہیں تھی۔

"تمہیں میری باتیں بری لگیں؟" بغور اس کے بجھے چہرے کو دیکھتا اس نے پوچھا۔

"نہیں، مجھے کچھ برا نہیں لگا۔" سر جھکائے نم بھربھری ریت پر لکیریں کھینچتی وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

"تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم کتنا سچ بول رہی ہو۔" عرش کے کہنے پر وہ خاموشی سے لکیریں بناتی بگاڑتی رہی۔

"یہ سب سے کہاں چلا گیا ہے زنائشہ، میں یہاں گزری باتوں کو لے کر تمہاری دل آزاری کرنے کے لیے تمہیں ساتھ نہیں لایا تھا، ہم یہاں تنہائی میں یکسوئی سے ایک دوسرے کے دل کی باتیں کہنے سننے کے لیے ساتھ آئے ہیں۔" عرش کے لہجے میں تاسف تھا۔

"اچھا ہوا، دل میں جو تھا تم نے کہہ دیا اور بھی کچھ کہنا ہے تو کہو، میں سن رہی ہوں۔" نظر اٹھائے بغیر بولتی وہ اسے مزید

itsurdu.blogspot.com

شرمندہ کر گئی۔

"زنائشہ... مجھ پر فرض ہے کہ میں وراج کا احترام کروں کیونکہ وہ تمہاری دوست ہے' مجھے یاد رکھنا چاہیے کہ وراج نے میری غیر موجودگی کے دور میں کس طرح تمہیں سنبھالا' تمہیں زندگی سے بیزار ہونے سے بچایا' احسان مند تو میں ہوں اس کا... تمہاری وجہ سے اس نے مجھ پر الزام لگائے... تو کوئی بات نہیں' تمہارے لیے تو میں وہ گناہ بھی اپنے سر لے سکتا ہوں جو میں نے کیا ہی نہیں' میرے دل میں اب وراج کے خلاف کچھ نہیں ہے' میں نے اسے معاف کر دیا ہے۔"

"ہم واپس کب تک چلیں گے؟" وہ یک دم درمیان میں بولی تو وہ دنگ رہ گیا۔

"نہ میں کہیں جا رہا ہوں نہ تم' تم جانتی ہو میں یہاں آنے کے لیے کتنا خوش تھا' اتنے کم وقت میں سارا انتظام کیا میں نے اور تم... کچھ غلط ہوا ہے تو برا بھلا کہو مجھے لیکن اس کے بعد اپنا موڈ ٹھیک کرو ورنہ میں گھر پہ یہ اطلاع دینے والا ہوں کہ تم ہاسٹل سے اب صبح ہی واپس آؤ گی۔" عرش کے بہت سنجیدگی سے کہے گئے آخری جملے اس کی سانسیں روک گئے تھے' گنگ بیٹھی وہ اسے دیکھتی رہی جو ہاتھوں سے اپنے بال سنوارتا کاٹج کی سمت جا رہا تھا۔ جہاں رکتی گاڑی سے اترتے سامان کو دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ باربی کیو کا اہتمام شروع ہونے جا رہا ہے' گہری ہوتی شام کے ساتھ سمندر کی طغیانی بڑھ رہی تھی' پیروں تک پہنچتی لہر نے اسے چونکایا تھا' کاٹج میں جاری سرگرمی سے نگاہ ہٹاتے ہوئے یک لخت دور ساحل پر رکی گرے گاڑی نے اس کی توجہ کھینچ لی تھی' اپنی تعاقب میں رہنے والی اس گاڑی کو دور سے بھی پہچاننے میں وہ غلطی نہیں کر سکتی تھی' عرش کی موجودگی میں اس گاڑی کا وہاں ہونا اسے انجانے خوف میں مبتلا کر گیا تھا' تیز قدموں سے کاٹج کے اندر جاتی وہ بخوبی عرش کی حیران نظریں خود پر محسوس کر چکی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

کاریڈور میں آتے ہی رجاب کے تاثرات بدلے تھے' نظر جھکائے تیز قدموں سے اس کے برابر سے نکلتے امام کے قدم اس کی پکار پر نا چاہتے ہوئے بھی رک گئے تھے۔

"سوری... آپ کون؟" گھبراہٹ بمشکل چھپائے وہ بولا۔

"حیرت ہے' تم مجھے نہیں پہچانتے۔" عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ رجاب نے اسے دیکھا۔

"سحر بھابی کی شادی کے البم میں تم نظر نہ آتے تو بھی میں اس وقت تمہیں پہچاننے میں غلطی نہیں کر سکتی تھی' احسان

itsurdu.blogspot.com

کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو مگر احسان ہوتا ہے' میں احسان اور احسان کرنے والوں کو ہمیشہ یاد رکھنے والوں میں سے ہوں' مگر تمہارے لیے میری یہ عادت شاید خوش آئندہ نہیں۔" امام کا نروس ہونا بھی اس کی تیز نگاہوں سے چھپ نہیں سکا۔ کم از کم تمہیں مجھ سے گھبرانے یا نظر چرانے کی ضرورت نہیں' بس ایک احسان اور کرنا کہ زبان بند رکھنا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس کے اور میرے درمیان میں مت آنا' ورنہ تم جانتے ہو گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔" پتہ نہیں وہ تاکید کررہی تھی یا دھمکا رہی تھی۔

"آپ اس کے ساتھ کیا کرنے والی ہیں۔" امام کو اندازہ ہو گیا تھا کہ انجان بننا اب ناممکن ہے سو ہمت کرکے سوال کیا۔

"سب جان جاؤ گے عنقریب... جو اس نے کیا وہ بھی تم نے دیکھا تھا۔ تم سے کچھ ڈھکا چھپا نہیں ہے۔" وہ اطمینان سے بولی۔ "امید ہے تم سے ملاقات ہوتی رہے گی امام... لیکن اب انجان بن کر نہ کترانا' بار بار اپنی پہچان کروانا مجھے اچھا نہیں لگے گا۔" ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی وہ آگے بڑھ گئی' خلاصی ہونے پر امام تیر کی طرح لفٹ کی سمت گیا۔ پارکنگ میں گاڑی لاک کرتے شفران کو نظر انداز کیے امام اپنی بائیک کی سمت بڑھا۔

"کیا ہوا؟" امام تک پہنچنے میں اس نے دیر نہیں کی۔

"کیا ہونا ہے... کاریڈور میں روک لیا اس نے مجھے' میں صاف کہہ رہا ہوں' مجھے اس معاملے سے الگ رکھو۔" بگڑے تیوروں کے ساتھ بول کر وہ شفران کو مزید کوئی سوال کرنے کا موقع دیے بغیر بائیک اسٹارٹ کرچکا تھا۔

نیم وا گیٹ سے اندر داخل ہوتا وہ یکدم رکا' نظریں لائونج کے منظر پر ٹھہر گئی تھیں' وہاں کھڑی رجاب کی پشت گیٹ کی سمت تھی' جب کہ اس سے کچھ ہی فاصلے پر موجود ہنی گلاس ٹیبل پر چڑھنے کی کوشش میں بار بار ناکام ہو رہی تھی' شفران کو رجاب کا یوں وہاں موجود ہونا اور اس طرح مستقل ہنی کی طرف متوجہ رہنا ایک عجیب سے خوف سے دوچار کر گیا تھا' عقب سے وہ اس کے ارادوں کو نہیں بھانپ سکتا تھا' بہت اچانک شفران کو احساس ہوا کہ رجاب کسی طور اس کے گھر کے کسی بھی فرد کے لیے بے ضرر ثابت نہیں ہوسکتی اور یہ بھی کہ اسے اذیت پہنچانے کے لیے وہ کسی حد تک بھی جاسکتی ہے۔ کاش اس رات امام اسے روکنے میں کامیاب ہوجاتا۔ ایک بار پھر وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو رہا تھا مگر وقت گزر چکا تھا' پچھتاوا کبھی گزرے زمانے کو واپس نہیں لاتا... امام کو رجاب کے بارے میں آگاہ کرنا ضروری تھا تاکہ وہ ہوشیار رہے' اسے یقین تھا کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے رجاب' امام کو نہ پہچانے مگر وہ یہ امید بالکل نہیں رکھتا تھا کہ اس کی

itsurdu.blogspot.com

طرح امام کا چین سکون بھی ختم ہو جائے کیونکہ رجاب کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا لیکن پارکنگ میں امام کے تاثرات جاننے کے بعد کچھ بھی یقین سے نہیں کہا جا سکتا تھا' گیٹ کی آڑ میں رکا وہ اس وقت تیزی سے اندر داخل ہوا جب اس نے رجاب کو اپنی جگہ سے حرکت کرتے دیکھا۔ نبیل پر چڑھنے میں کامیاب ہوتی ہنی کو نظر انداز کیے رجاب اب آگے بڑھتی ہال کی سمت جا رہی تھی تیز مگر دبے قدموں کے ساتھ وہ اس کے تعاقب میں آیا' ہال میں کوئی نہ تھا' یقیناً سحر کچن میں تھیں مگر گہری خاموشی خطرے کے احساس کو بڑھا رہی تھی' بہت احتیاط سے اس نے کچن میں جھانکا اور اگلے ہی پل وہ سانس لینا بھول گیا۔ کاؤنٹر کے پاس موجود سحر یقیناً اس کی موجودگی سے قطعی بے خبر تھیں جو ان کے عقب میں نبیل کے پاس کھڑی تھی' سبزیوں کی باسکٹ کے قریب رکھی تیز دھار چھری اٹھا کر وہ ایک قدم ہی سحر کی جانب بڑھی تھی کہ شقران سرعت سے کچن میں داخل ہو کر کچھ اس طرح سحر کو پکارا کہ ان کے ساتھ' ساتھ رجاب بھی بری طرح چونک کر متوجہ ہوئی تھی۔

توبہ ہے شقران... اس طرح آواز دی ہے کہ دل ڈوب گیا میرا۔" سحر نے ناراضگی سے اسے ڈپٹا۔"

وہ... گیٹ کھلا ہوا تھا اور لاؤنج میں ہنی کے علاوہ کوئی نہیں۔" وہ رجاب کی تیز چبھتی نظروں پر گڑبڑا کے اتنا ہی بول" سکا۔

امام گیٹ کھلا چھوڑ گیا ہوگا' ہمیشہ بغیر بتائے یونہی نکل جاتا ہے۔" سحر کے بتانے پر وہ مزید وہاں نہیں رکا' جب کہ سحر" قریب آتی رجاب کی طرف متوجہ ہوئیں۔

وہ ٹھیک ہی پریشان نظر آ رہے تھے' مجھے بھی گیٹ کھلا ہوا ملا' حیران ہوتی یہاں آئی کہ ہنی کے سوا کوئی دکھائی کیوں" نہیں دے رہا۔" رجاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زنائشہ آج اپنی دوست کی طرف گئی ہوئی ہے اور بچے شہرام کے ساتھ ذرا باہر گئے ہیں' بس آتے ہی ہوں گے۔"

"آج شہرام بھائی جلدی آفس سے آ گئے ہیں؟"

"ہاں ایسا ہی ہے اور یہ چھری کیوں پکڑی ہوئی ہے تم نے؟ سبزی تو میں بنا چکی ہوں۔"

پھر تو میں نے دیر کر دی۔" دھیرے سے ہنستے ہوئے اس نے چھری سحر کے حوالے کی۔"

"تو آج ڈنر میں کیا ہے؟"

itsurdu.blogspot.com

بہت کچھ۔''کباب کی ٹکیہ تیزی سے بناتیں سحر بولیں۔''

رجاب... یہ تم اتنی سادگی پسند کیوں ہو؟ تمہاری عمر کی لڑکیاں فیشن کرتی اچھی لگتی ہیں' یہی عمر تو ہوتی ہے۔''سحر کی بات پر وہ بس مسکرائی۔

رجاب... تمہارا کبھی کوئی ایکسیڈنٹ ہوا تھا یا کوئی حادثہ...؟''بلآخر آج سحر نے پوچھ ہی لیا۔''

جی ہاں' آپ کا اندازہ ٹھیک ہے۔''وہ سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔''

''میں ہنی کو دیکھ لیتی ہوں' آپ آرہی ہیں؟''

ہاں' بس تمہارے لیے کباب فرائی کر کے آرہی ہوں' چائے بس ریڈی ہے۔''سحر کے کہنے پر وہ مزید کچن میں نہیں رکی' لاؤنج میں ہنی نظر نہیں آرہی تھی' ٹیرس پر آتے ہوئے اس نے ایک نگاہ سامنے والے ٹیرس پر ڈالی جہاں فون کال میں مصروف رجاء ادھر متوجہ نہیں تھی' رکے بغیر وہ تیز قدموں سے شفران کے کمرے کی سمت گئی اور نیم وا دروازہ دھکیلتی اندر داخل ہوگئی' پہلی نظر ہنی پر پڑی جو ڈریسنگ کی دراز کھولے بیٹھی تھی' دوسری نگاہ اس کی شفران پر گئی جو کمرے کے وسط میں کھڑا اس کی طرف ہی متوجہ تھا۔

مجھے کوئی حیرانی نہیں ہے' تم جن پستیوں میں گرے ہوئے ہو اس میں تمہاری سوچ بھی پست ہی ہو سکتی ہے' تمہارے اردگرد موجود چہروں سے مجھے اتنی نفرت نہیں جتنا کہ تم سے ہے۔''وہ زہر خند لہجے میں غرائی۔''

پشت پر وار کرنا تم جیسے گھٹیا شخص کا وطیرہ ہو سکتا ہے مگر میرا نہیں... مجھ سے بناہ تم اپنے لیے ڈھونڈو اپنے گھر والوں کی فکر نہ کرو' ان میں سے کسی کو مجھ سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن صرف اسی ایک صورت میں کہ کوئی میرے اور تمہارے درمیان نہ آئے... میں امام سمیت کسی کی بھی مداخلت برداشت نہیں کروں گی' یہ بات امام کو تم بھی سمجھا دینا۔''سلگتے لہجے میں بات ختم کرتی وہ جانے کے لیے پلٹ گئی۔

میں اپنا گناہ قبول کرتا ہوں' تمہاری سزا ملنے کا بھی منتظر ہوں۔ میں ہر اس شخص کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کروں گا''

''جس کے سامنے تم مجھ سے اعتراف کرنے کا کہو گی۔

تمہارے کسی اعتراف سے مجھے سروکار نہیں...اور میرے علاوہ کس کے سامنے اپنے گناہ کو قبول کرو گے؟ اپنے بھائی''' بھابی کے سامنے...تاکہ شرافت کا نمونہ بن کر تم ان کی سپورٹ حاصل کر سکو؟ پھر میرے گھر والوں کے سامنے

itsurdu.blogspot.com

اعتراف کرکے قیامت ڈھاؤ گے؟" غصے میں تپتے چہرے کے ساتھ وہ بولی۔

"ہاں صرف اپنے گناہ کی سزا تم سے سننا چاہتا ہوں' تمہاری اجازت کے بغیر میں کسی کے سامنے کوئی اعتراف نہیں کروں گا۔" اس سے نگاہ ملائے بغیر وہ بولا۔

"یہ تم اپنے ہی حق میں بہتر کرو گے' ورنہ میں اگر یہاں کسی کی نظر میں بھی مشکوک ہو گئی تو انجام کے ذمہ دار صرف تم ہو گے... اور سزا پانے کی اتنی جلدی بھی کیا ہے' تباہی کے جس دہانے تک تم نے مجھے پہنچایا تھا وہاں تک اب تمہیں جانا ہو گا' مگر یہ سزا تو بہت معمولی ہے تمہارے لیے... سزا سے پہلے تمہیں یہ دعا کرنی چاہیے کہ یہ معصوم بھی کسی جانور کا شکار نہ بنے۔" ہنی کی سمت اشارہ کرتی وہ خونخوار لہجے میں بولی اور پھر رکی نہیں' سناٹے میں گھرا وہ چند لمحوں تک دراز سے چیزیں نکال کر بکھیرتی ہنی کو دیکھتا رہا اور پھر یک دم اپنے ہاتھ میں موجود فون کا اسے خیال آیا۔

"میں نے سب سنا اس نے جو کچھ کہا۔" رجاء کی ابھرتی آواز سنتا وہ تھکے تھکے انداز میں ڈریسنگ کے پاس بیٹھ گیا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ اب مجھے یا تمہیں اس پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے بلکہ مجھے تو یقین ہو رہا ہے کہ تمہارے گھر کے کسی فرد کو کیا خود تمہیں بھی اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا' تمہارا کیا خیال ہے؟"

"اس بارے میں بعد میں بات کرتا ہوں۔" دماغ ماؤف تھا سو رجاء کو ٹالتا وہ دوبارہ ہنی کی طرف متوجہ ہو گیا' اس کی معصوم حرکتیں دیکھتا وہ واقعی دعا کر رہا تھا' اپنے گناہ کی سزا وہ جان سے عزیز تر ہستیوں کو جھیلتا دیکھنا چاہتا بھی نہیں تھا۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ اب رجاب سے نگاہ نہیں چرانا۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا ہے' وہ رجاب کے ہاتھوں مزید ذہنی طور پر ٹارچر نہیں ہونا چاہتا تھا' بس کچھ دن اور اس کے بعد رجاب اس کے لیے کوئی سزا منتخب نہ کر سکی تو وہ خود شہرام اور پھر راسب کے سامنے حقیقت بیان کر دے گا۔

www.PakDigestNovels.Com

کاٹیج کے کشادہ اور صاف ستھرے بیڈ روم میں اس وقت وہ موجود تھی' یہ غنیمت تھا کہ عرش اس کے پیچھے نہیں آیا تھا' فی الوقت وہ اس کا سامنا کرنے کے قابل نہیں تھی' عرش یہاں آتے ہوئے کتنا پُرجوش تھا اسے اندازہ تھا سو اپنی طرف سے وہ اسے مایوس نہیں کرنا چاہ رہی تھی' بار بار آنکھیں واش کرنے کے باوجود جلن کم نہیں ہو رہی تھی' سچ تو یہ تھا کہ عرش سے شکوہ سننے کے بعد وہ خود سے ہی بری طرح مایوس اور بددل ہو گئی تھی' بعض اوقات خطاوار ہونے کے باوجود

itsurdu.blogspot.com

بار بار اپنی خطا قبول کرنا بہت شرمساری اور تکلیف کا باعث بن جاتا ہے۔ بیڈ کی بے شکن چادر پر کھلے پیکٹ سے برآمد ہوتے بہت خوب صورت اور دلکش لباس نے اس کی سوگواری کو کسی حد تک کم کر دیا تھا' تعریفی نظروں سے لباس کا جائزہ لیتے ہوئے اسے عرش کی پسند اور عمدہ ذوق کا اعتراف کرنا پڑا' عرش کی اس پہلی پہلی خواہش کے احترام میں اس کے لیے سجنا سنورنا سب سے اہم اور خوب صورت احساس تھا' اس کی نظروں سے ایک بار پھر دل تک اترنے اور حسین تر لگنے کی لگن میں اور کچھ یاد نہ رہا قد آدم آئینے میں تنقیدی نظروں سے اپنا جائزہ لے کر مطمئن ہوتی وہ بلش آن کا آخری ٹچ چہرے پر دے رہی تھی جب دروازے پر ابھرتی قدموں کی آہٹ نے اس کی دھڑکنوں کو بڑھایا' جب کہ اسے دیکھ کر چونکتا عرش اس کے سجے سنورے انوکھے روپ سے نگاہ ہٹا سکا تھا نہ پلک جھپک سکا' زنائشہ نے بمشکل اپنی دھڑکنوں پر قابو پا کر مسکرانے کی کوشش کی۔

اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو... کیا میں اچھی نہیں لگ رہی؟'' سوال کرتی زنائشہ کی آواز گھٹ سی گئی جب اس نے '' عرش کو اپنی سمت بڑھتے دیکھا' شہد رنگ آنکھوں سے جھلکتی وارفتگی اور موجزن محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر خلوت کے خمار کو بڑھا رہا تھا' اس کے ناتواں وجود میں سکت ہی کہاں باقی رہی تھی کہ ان آنکھوں کی تاب لاتی... بے اختیار وہ اپنا انگاروں کی طرح دہکتا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی یا پھر اسے ضبط کے ایک اور امتحان میں ڈال گئی تھی۔

تیروں میں کمان دار میرا گھیر لے جس کو
وہ جانے نہ پائے کبھی میداں سے نکل کر
ہم آپ فنا ہو گئے اے ہستی موہوم
جوں موجِ تبسم لبِ جاناں سے نکل کر
صورت کے تیرے سامنے رہ جائے ہے کیسے
ہر بت کی نگاہ دیدہ حیران سے نکل کر
(مصحفی)

دھیرے سے اس کے ہاتھ گرفت میں لے کر عرش نے اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹائے' اس کی حیا بار پلکیں جھکی ہی رہیں' سنہری آنکھوں سے پھوٹتی پرحدت شعاعیں روح تک کو دہکا گئیں' اس کے رخسار گلابوں کی رنگت کو مات دے

itsurdu.blogspot.com

رہے تھے' اپنے آپ میں سمٹتی وہ اس وقت بے بس ہو گئی جب اس کے چہرے کو عرش نے یوں ہاتھوں میں بھرا تھا جیسے حقیقتاً وہ نازک اور خوش رنگ گلاب کا پھول ہو۔

کاش میں لفظوں میں تمہیں بتا سکتا کہ میری آنکھیں تمہیں کیسا پاتی ہیں... تمہیں حق ہے کہ تم بار بار مجھ سے یہ سوال کرو... مجھ پر الزام ہے کہ میں تم سے عقیدت کے اظہار کا کوئی موقع نہ گنواؤں...'' اس کا خوابناک لب ولہجہ اور حسن بیاں زنائشہ کے دل کی بہت گہرائی میں اتر تا روح کو چھو گیا تھا' پیشانی پر ثبت ہوتی محبت کی مہکتی مہر کتنی پاکیزہ اور مقدس تھی' اس لمس کی جذبیت اور عقیدت اس کی آنکھوں کو جل تھل کر گئی تھی۔

سنو... بس یہ آخری بار ہے' اب اس کے بعد میں کبھی تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھنا چاہتا' مجھے تم صرف مسکراتی اور خوش نظر آؤ گی' یہ میری خواہش بھی ہے اور تمہارے لیے میرا پہلا اور آخری حکم بھی۔'' پھیلتے کاجل سے مزید سیاہ بھنورا ہوتی آنکھوں میں جھانکتا وہ تاکید کر رہا تھا۔

آخری حکم کیوں؟'' زنائشہ کے سوال پر وہ اس کے آنسو پوروں میں سمیٹتا مسکرایا۔''

میری کیا مجال جو مزید کوئی حکم تمہیں سناؤں' مجھے تو اب ساری زندگی تمہارے احکامات کی تعمیل کرنی ہے' بس مجھ پر رحم کر کے میرے ایک اسی حکم پر عمل کرو' یہی بہت ہے میرے لیے۔'' اس کے مسکراتے لہجے پر وہ بھی مسکرا دی۔

ذرا دیکھو اور بتاؤ کہ ہم دونوں ساتھ کیسے لگتے ہیں؟'' عرش نے اس کا رخ آئینے کی سمت کیا۔''

نہیں' نہ میں دیکھوں گی نہ تم دیکھو گے' کہیں ہمیں ہماری ہی نظر نہ لگ جائے۔'' وہ فوراً انکار کرتی اسے بھی آئینے کے سامنے سے ہٹا گئی تھی۔

لیکن میں تمہیں دیکھنے سے تو خود کو نہیں روک سکتا' میری نظروں کو کیسے باندھوں گی؟'' اس کے پُرشوخ لہجے پر وہ بے ساختہ ہنس دی۔

''عرش... تم نے بھابی سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے تنگ نہیں کرو گے؟''

مجھے کوئی وعدہ یاد نہیں' میں تو خوب دل لگا کر تمہیں تنگ کرنے والا ہوں۔'' اس کے قطعی انداز پر بامشکل ہنسی روکتے ہوئے زنائشہ نے ابرو چڑھائے۔

اب رومانس کے درمیان غصہ یاد آ گیا تمہیں۔'' عرش نے خشمناک لہجے میں کہا۔

itsurdu.blogspot.com

مگر تمہیں یہ یاد نہیں کہ میں کب سے بھوکی ہوں' سچ میں بھوک سے دم خشک ہو رہا ہے۔'' وہ جیسی مسمسی صورت بنائے بولی تو عرش نے دھیرے سے ہنستے ہوئے اسے ساتھ لگایا۔

بس کچھ دیر رکو' میں ٹیبل ریڈی کروا کے آتا ہوں۔'' عرش عجلت میں کہتا باہر چلا گیا جب کہ اس کے اوجھل ہوتے ہی وہ تیز قدموں سے ٹیرس کی طرف آئی' ادھورے چاند کی روشنی میں دور ساحل پر موجود گاڑی اب بھی اپنی جگہ موجود تھی' اس کا دل ڈوبنے لگا تھا اس ان دیکھی شخصیت کے خوف سے' اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ عرش کو سب بتادے گی کہ یہ گاڑی کب سے اس کے تعاقب میں ہے اور اس رقم کے بارے میں بھی بتادے گی کہ جو اسے ہاسٹل میں ملتی رہی تھی... مگر اس وقت عرش کو یہ سب بتانا اسے مناسب نہیں لگا تھا۔ گلاس وال کے قریب موجود ٹیبل پر آرائشی کینڈل اسٹینڈ میں روشن کینڈلز نے ماحول کو کافی خوشگوار بنا دیا تھا' اشتہا انگیز خوشبو نے اس کی بھوک کو مزید چمکا دیا تھا۔

عرش... مجھے شدید بھوک لگی ہے مگر میں قحط کی ماری نہیں... اتنا سب میں کھاؤں گی؟'' حیرت کے ساتھ زنائشہ کو ہنسی بھی آئی اس پر جو کان بند کیے اس کی پلیٹ لبالب بھر رہا تھا۔

گھبراؤ مت' یہ کھانا صرف تم نہیں کھاؤ گی بلکہ مجھے بھی کھلاؤ گی' چلو شروع ہو جاؤ۔'' وہ اس کے قریب آبیٹھا۔

ایک منٹ... جو ضروری تھا وہ تو میں بھول ہی گیا...'' یک دم جانے عرش کو کیا یاد آیا۔

کیا بھول گئے...؟'' زنائشہ حیرت سے اسے دیکھا جو ان سنی کرتا عجلت میں دوڑ گیا تھا' گہری سانس لیتی وہ عرش کے فون کی طرف متوجہ ہوئی' کانٹیکٹ لسٹ وہ بغور دیکھ رہی تھی تب عرش کی آمد ہوئی۔

رجاء سے بہت کانٹیکٹ ہیں تمہارے...'' اس کے بیٹھتے ہی وہ خفت سے بولتی یک دم رکی' عرش نے سرخ مخملی باکس اس کے سامنے کیا' جھلملاتے خوب صورت بناوٹ کے کنگن اس کی آنکھیں خیرہ کر گئے تھے' دنگ ہو کر اس نے سوالیہ نظروں سے عرش کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

میں بہت خوش ہوں تمہیں یہ تحفہ دیتے ہوئے' تمہیں یاد ہے میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تمہیں اپنی محبت سے خریدا گیا تحفہ دوں گا' مجھے جانے کب سے اس وقت کا انتظار تھا۔'' اس کے گمبھیر لہجے کو سنتی وہ کچھ بول نہ سکی مگر جذبے آنکھوں سے عیاں ہو رہے تھے' بلاتوقف اس نے اپنے ہاتھ عرش کے سامنے کر دیے۔

itsurdu.blogspot.com

مجھے تو کوئی چیز ایسی سمجھ نہیں آرہی تھی جو تمہارے شایانِ شان ہوتی، یہ کنگن بھی تمہارے ہاتھوں میں جچ کر آنکھوں میں جچ رہے ہیں۔" کنگن پہنا کر عرش نے اس کی خوشی سے جگمگاتی آنکھوں میں دیکھا۔

"میرے لیے یہ تحفہ اسی قدر قیمتی اور جان سے پیارا ہے جتنا کہ ماما کی یہ انگوٹھی۔" دھیمے لہجے میں کہتی زنائشہ نے اپنی انگلی میں دمکتی انگوٹھی کو دیکھا۔

"اب اگر تم مجھے زندگی بھر کوئی تحفہ نہ دو تو بھی مجھے کوئی گلہ نہ ہوگا، تم نہیں جانتے میں کس قدر خوش ہوں..." اس کا کھلتا چہرہ اور جلترنگ بکھیرتی ہنسی سے اس کی بے تحاشہ خوشی کا اندازہ لگانا مشکل نہ تھا۔ کھانے کے دوران آنے والی فون کال کو وہ چاہتے ہوئے بھی نظر انداز نہ کر سکا تھا۔

"عرش... مجھے فوری طور پر زنائشہ سے ملنا ہے، بہت ضروری بات کرنی ہے، پرسنل ہے اس لیے شہرام سے کہنا مناسب نہیں لگا۔" رسمی سلام دعا کے بعد زرکاش نے مقصد بیان کرنے میں دیر نہیں کی۔

"ٹھیک ہے، میں ایک گھنٹے بعد گھر پہنچ رہا ہوں پھر کال بیک کروں گا۔" مختصر بات کر کے اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"تم رجاء کے بارے میں کوئی بات کر رہی تھیں، ابھی یاد آیا۔" اس کی سوالیہ نظریں اگنور کرتا وہ بولا۔

"عرش... وہ تم سے کچھ زیادہ ہی بے تکلف لگتی ہے اور مجھے یہ قطعی پسند نہیں۔" وہ خفیف سا ہو کر بولی۔

"ابھی یہ سب بھی ہونا ہے ہمارے درمیان؟" عرش نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یہ ہمیشہ ہوگا ہمارے درمیان، میرے سامنے کوئی اور لڑکی تم سے بے تکلف ہوگی تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مجھ پر کوئی اثر نہ ہو، بے شک وہ بہت اچھی ہے مگر..."

"میں اب احتیاط کروں گا۔" وہ درمیان میں بول اٹھا۔

"ویسے یہ اچھا ہے، اس بہانے تم مجھ پر زیادہ نظر رکھو گی، میں تو یہی چاہتا ہوں۔" مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا وہ بولا۔

"عرش... ایک بات کہوں تم سے؟"

"زنائشہ... یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ ضرور کہو۔" عرش کے کہنے پر وہ فوری طور پر کچھ نہ بول سکی۔

"مجھے اندازہ ہے کہ میری وجہ سے سب کے سامنے تمہیں شرمندگی ہوئی، بہت رنج بھی ہوا... مگر مجھے واقعی اس وقت

itsurdu.blogspot.com

کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ مجھے کیا کہنا چاہیے، دراج کے دماغ پر وہی باتیں سوار تھیں جو تمہارے فون پر میں نے اس سے کی تھیں، وہ اس حقیقت سے واقف نہیں تھی کہ میرا ارادہ بدل چکا ہے، میں تمہیں چھوڑنا نہیں چاہتی... اسے کچھ بتانے کا مجھے موقع بھی نہیں ملا۔ اپنے طور پر وہ میرے لیے سب پر حاوی ہونا چاہتی تھی، وہ بہت جذباتی ہو چکی تھی اور مجھ سے اس صورت حال میں اتنی بڑی غلطی ہو گئی... آج جب ساری حقیقت میں نے دراج کو بتائی تو کتنی ہی دیر تک ہم دونوں ایک دوسرے سے نظر بھی نہ ملا سکے تھے۔" وہ ندامت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

بے شک دراج نے کبھی مجھے تنہا نہیں چھوڑا مگر ہمیشہ کی طرح زندہ رہنے کے لیے یہ اس نے اپنے لیے کنواں خود ہی کھودا ہے، زرکاش ہوں یاد راج، میں نے کبھی ایسا کوئی احسان ان سے نہیں لیا جس کے عوض مجھے اپنی خودداری کو نظر انداز کرنا پڑتا یا میں تم پر ان دونوں کو ترجیح دینے پر مجبور ہوتی..."

مزید کسی وضاحت کی اب تمہیں بھی ضرورت نہیں اور مجھے یقین بھی ہے کہ تمہاری خاموشی بھی میرے حق میں تھی، دراج نے جو کیا تمہارے لیے کیا، بے خبری میں کیا، تمہارے لیے تو میں قتل کا الزام بھی اپنے سر لے سکتا ہوں۔" اس کے سنجیدہ لہجے پر وہ تشکر آمیز نگاہوں سے بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

گرین ایریا میں موجود رجاء کے ساتھ امام کے متوجہ کرنے پر عرش نے وہیں گاڑی روک لی تھی۔

کیسی ہیں آپ، دوست خیریت سے ہیں آپ کی، واپسی میں کافی دیر کر دی آپ نے؟" بڑی لگاوٹ سے سوال کرتے امام نے زنائشہ کا اعتماد ڈانواڈول کیا۔

ہاں... وہ میری دوست نے ہی روک لیا تھا ہاسٹل میں..." گڑبڑا کر کہتے ہوئے اس نے ایک نظر قریب آتے عرش کو دیکھا۔

اچھا لیکن مجھے تو پتہ ہے آپ کہاں سے آ رہی ہیں، ہاسٹل سے تو بالکل نہیں آ رہیں۔" امام کے فوراً کہنے پر وہ دنگ ہوئی۔

امام... باز آ جاؤ۔" زنائشہ کے تاثرات پر رجاء نے ہنستے ہوئے امام کو گھر کا۔

میں کیا کروں، مجھے سچ خود بخود پتہ چل جاتا ہے۔" امام ڈھٹائی سے کہتا عرش کو دیکھ رہا تھا۔

ان کو جھوٹ بولنا تو سکھا دو ورنہ اگلی ڈیٹ پر تم دونوں کے ساتھ تمہارے بھائی بھابی بھی موجود ہوں گے۔" امام کے

itsurdu.blogspot.com

شرارتی لہجے نے زنائشہ کو شرمندہ کیا۔

"تم دونوں ایک ساتھ یہاں کون سے گل کھلا رہے ہو؟" عرش نے مشکوک نظروں سے امام اور رجاء کو دیکھا۔

"عرش... میں اس کا ضمیر جگا رہی ہوں کہ یہ جاب حاصل کرے ورنہ مجھے بھول جائے۔" رجاء بولی۔

"...امام... اچھا موقع ہے، بھول جاؤ، جان چھڑاؤ"

"عرش..." رجاء احتجاجاً چیخی۔

"زنائشہ... آپ اس بے وقوف لڑکی کو سمجھائیں کہ میں نے جاب جس دن شروع کی آپی دوسرے ہی دن میری شادی کروادیں گی اور جس سے شادی ہو گی وہ اس کے علاوہ کوئی بھی لڑکی ہو سکتی ہے۔"

"ظاہر ہے تمہاری بہن تو مجھ سے خار کھائے بیٹھی ہیں، میں کہاں ان کی نظروں میں سما سکتی ہوں۔" رجاء نے جل کر امام کی بات کاٹی۔

"رجاء... تم بھابی سے صلح کر لو، وہ بہت اچھی ہیں، مان جائیں گی۔" زنائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات میں ہزار بار اس سے کہہ چکا ہوں، اسے پتہ ہے کہ میرے گھر میں آپی کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز ادھر سے ادھر نہیں ہو سکتی۔ یہ ان کو راضی کر لے میں جاب اسٹارٹ کر دوں گا۔" امام بولا۔ تب ہی اس کی نگاہ زرکاش تک گئی، فوراً ہی وہ ان سب کے درمیان سے نکلتی زرکاش کی جانب بڑھ گئی۔

"یہ کون ہے؟" امام نے حیرت سے زنائشہ کے مقابل کھڑے زرکاش کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"جو بھی ہے، بہت اہم ہے، نظر نہیں آ رہا تمہیں۔" ناگوار تاثرات کے ساتھ اس جانب سے رخ پھیرتا عرش بولا جب کہ رجاء اور امام دونوں کے چہروں پر معنی خیز مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"تم اسے سمجھا سکتی ہو زنائشہ، وہ تمہاری بات نہیں ٹال سکتی، اس سے کہو کم از کم وہ میری بات تو سننے کے لیے راضی ہو جائے۔ نہ میری کال ریسیو کرتی ہے میں یہاں تک مجبور ہو گیا کہ اماں کو بھی اس کے پاس بھیج چکا ہوں۔ مگر وہ اس کی بھی نہیں سن رہی، اس سے پوچھو کہ آخر وہ میرے ساتھ کرنا کیا چاہتی ہے، میری ایک غلطی نے اس کے دل کو اتنا سخت کر دیا ہے کہ وہ میری آواز تک سننے کی روادار نہیں۔" زرکاش کی پریشانی اور اضطرابی کیفیت زنائشہ کو بھی از حد پریشان کر گئی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہہ کر زرکاش کو مطمئن کرے حالانکہ اس نے آج ہاسٹل میں دراج سے ہونے

itsurdu.blogspot.com

والی ساری گفتگو سے زرکاش کو آگاہ کر دیا تھا۔

"...میں اسے دوبارہ سمجھانے کی پوری کوشش کروں گی"

"صرف کوشش نہیں کرنی، اس سے کہو کہ میری آزمائش کو مزید طول نہ دے، ورنہ ڈھونڈتی رہ جائے گی وہ مجھے۔"

زرکاش فوراً بولا۔ "بہت آزما لیا اس نے میرے ضبط کو لیکن اب میرے صبر اور ضبط کی حد ہو چکی ہے... میں ابھی رائمہ کی طرف سے آیا ہوں، لیکن وہ بھی دراج کو راضی نہیں کر پائی، میں رائمہ سے معافی بھی مانگ چکا ہوں، یہ کام مجھے کرنا ہی تھا، رائمہ نے میرے سامنے اسے کال کی مگر وہ رائمہ سے میرے بارے میں کوئی بات تک نہیں سننا چاہتی، اس سے پوچھو کہ وہ مجھے اور کہاں تک ذلیل و خوار کرے گی، اب اور کیا کروں میں اسے راضی کرنے کے لیے... اس کے لیے میری ماں راضی ہو گئی ہیں، اس نے میرے میسجز ضرور پڑھے ہوں گے وہ یہ جان چکی ہے، اماں نے بھی اسے یہ بتایا ہے مگر پھر بھی وہ پگھلنے کے لیے تیار نہیں... اگر اس کے دل میں میرے لیے کچھ باقی نہیں رہا ہے تو وہ یہ سچ تمہیں ہی بتادے..."

"آپ ایسا مت سوچیں... وہ جذباتی ہے، ضد میں آ گئی ہے مگر خود بھی خوش نہیں ہے۔ حال سے بے حال دیکھا ہے میں نے اسے... آپ مجھے کچھ وقت دیں، میں ابھی اسے کال کرتی ہوں مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات سنے گی۔"

"زنائشہ... میں اس طرح تمہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا، پہلے ہی دراج کی وجہ سے تمہیں اور عرش کو بہت پریشانی اٹھانی پڑی تھی، میں یہ بالکل نہیں چاہتا کہ میری یا دراج کی وجہ سے تمہارے گھر میں کوئی کشیدگی ہو مگر تم سے مدد مانگنے کے سوا میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں رہ گیا تھا۔" زرکاش کی باتوں کے درمیان ہی اس کی نظر وہاں سے گزرتے عرش پر پڑی اور ایک پل کو اس کا دھیان زرکاش کی طرف سے ہٹ گیا تھا، اسے بہت عجیب لگا عرش کا یوں نظرانداز کر کے چلے جانا، عرش کے ساتھ امام بھی تھا، کچھ ہی دیر میں اس نے دیکھا عرش کی گاڑی واپس گیٹ سے نکل گئی تھی۔

"تمہارے پاس صرف کل تک کا وقت ہے، اسے بتا دینا کہ میں کل ہاسٹل کے باہر اس کا انتظار کروں گا، اس وقت تک وہاں موجود رہوں گا جب تک وہ ہاسٹل سے باہر نہیں آئے گی۔ دوبارہ پلٹ کر وہ ہاسٹل کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں، یہ بات میں رائمہ کو بھی بتا چکا ہوں، امی نے تلقین کی ہے کہ میں اب دیر نہ کروں، اس سے کہہ دینا کہ کل اگر اس نے میرے انتظار کی حد کر دی تو پھر جو ہو گا اس کی ذمہ دار وہی ہو گی۔" زرکاش کے سنگین ارادے بھانپ کر اس کا دل ہول

itsurdu.blogspot.com

اٹھا، ایک اچھے خاصے، سلجھے دھیمے مزاج کے انسان کو اپنی ضد میں وہ کس مقام پر پہنچا چکی تھی۔ سناٹے میں گھری وہ واپس جاتے زرکاش کو دیکھتی سوچوں میں گم تھی۔ جب رجاء کی آواز نے اسے چونکایا۔

''وہ دونوں حضرات تو تمہارے انتظار سے بیزار ہو کر چلے گئے، میں ہی تنہا سوکھ رہی ہوں... ویسے یہ کون تھے؟'' عرش نے کچھ کہا تھا جاتے ہوئے؟'' وہ بغور رجاء کو دیکھتی اس کا سوال نظر انداز کر گئی۔''

نہیں مگر اس کا موڈ ضرور خراب ہو چکا تھا، خیر تم ٹھیک کر دو گی مجھے پتہ ہے۔ یہ بتاؤ کیسا وقت گزرا' کہاں کہاں گئے تم'' دونوں؟

''رجاء... کچھ دیر بعد ٹیرس پر ملو پھر سب بتاتی ہوں، ابھی گھر جاتی ہوں، سب انتظار کر رہے ہوں گے۔''

ٹھیک ہے چلو پھر...'' وہ بخوشی اس کے ساتھ ہی چل دی تھی۔''

www.PakDigestNovels.Com

ایک اور رات کانٹوں پر چلتے ہوئے، ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں پلکوں سے چنتے، چنتے بیت گئی، وہ جانتی تھی کہ اپنے فیصلے پر قائم رہنا دھکتے انگاروں پر چلتے رہنے کے مترادف ہوگا، وہ جانتی تھی کہ زرکاش سے منہ موڑ کر اس کے بغیر جینا تو کیا سانس لینا بھی ناممکن ہو جائے گا، مگر عزتِ نفس اور انا کی مضبوط دیواریں ارد گرد کھڑی ایک انچ بھی اپنے فیصلے سے آگے پیچھے ہونے سے روک رہی تھیں، رائمہ کی التجائیں، غصے اور جذباتی دباؤ میں بدلیں تو دوبارہ اس نے رائمہ کی کال ہی ریسیو نہیں کی مگر گھبراہٹ کو کم کرنے کے لیے، مکمل ٹوٹ کر بکھرنے سے خود کو روکنے کے لیے ایک زنائشہ کی آواز ہی اس کے لیے غنیمت تھی، ورنہ حبس زدہ رات میں کسی بھی وقت ہاسٹل کی سائیں سائیں کرتی دیواروں کے درمیان اس کا دم گھٹ جاتا، ساری رات زنائشہ اسے سمجھاتی رہی تھی، زرکاش کی تمام اچھی باتیں اسے یاد دلاتی رہی تھیں مگر اسے یہ بھی ہمیشہ یاد رہنے والا تھا کہ کس طرح اور کتنی آسانی سے زرکاش نے اسے دھتکار دیا تھا، اپنے گھر سے نکال دیا تھا۔ زرکاش کی جگہ اس کے گھر کا کوئی اور فرد دراج کے ساتھ یہ سلوک کرتا تو وہ کبھی اپنے ساتھ زرکاش کو بھی یوں اذیت میں نہ ڈالتی... صبح جانے کس وقت زنائشہ تھک کر خاموش ہوئی، مگر اس کی جلتی آنکھیں سلگتی رہیں۔

وجود برف بن چکا تھا، دماغ کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں تھا، جانے کتنی بار رائمہ کی کال آئی، مگر وہ پتھر بنی بیٹھی رہی، پھر جانے کب بیٹھے بیٹھے ہی اس کی دکھتی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں... ہمت حوصلہ تو پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا، دو راتوں سے وہ

itsurdu.blogspot.com

سوئی تک نہ تھی، کھانا تو دور کی بات اسے پانی پینا بھی یاد نہ رہتا تھا۔ وہ بہت کچھ سوچتی رہی تھی، نہ چاہنے کے باوجود بھی سوچیں خود بخود رستہ بناتیں، اپنے ماں، باپ کے بارے میں، اپنے گھر اور بچپن کے بارے میں، وہ سوچتی رہی، سب کو یاد کرتی رہی یہاں تک کہ اپنے تایا کی شفقت بھی اسے یاد آرہی تھی، ایک زرکاش کو سوچنے سے بچنے کے لیے جانے اس کا دماغ کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتا مگر فرار ہونا اتنا آسان تو نہ تھا... پوری کوشش کے باوجود وہ اپنی غائب دماغی اور بکھری حالت زنائشہ کی نظروں سے نہیں چھپا سکی تھی، شاید ایک وہی اس کی غمگسار تھی جس کی نظروں سے کچھ نہیں چھپ سکتا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ مگر دماغ میں گڈمڈ ہوتی سوچیں غافل ہونے نہیں دے رہی تھیں اور پھر ہر تھوڑی دیر بعد آتی کال اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیتی، رائمہ کی کال ڈسکنیکٹ کرتے ہوئے اسے یاد آیا کہ کل رات سے اب تک زرکاش کی ایک کال بھی نہیں آئی... لیکن اگلے ہی پل اس نے سر کو جھٹکتے ہوئے بیڈ سے اترنا چاہا تھا کہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا... لڑکھڑاتی ہوئی وہ واپس بیٹھ گئی، چند لمحوں میں وہ پسینے میں شرابور ہو گئی، سر ہاتھوں میں تھامے بیٹھی وہ بالآخر ہمت کر کے فون کی جانب ہاتھ بڑھا سکی تھی جو مسلسل چیختا اس کے دماغ کے پرخچے اڑا رہا تھا۔ زنائشہ کی کال ریسیور کرنے میں اس نے دیر نہیں کی۔

"مجھ سے اب اور کچھ مت کہو، میں اب اور کچھ نہیں سمجھنا چاہتی، میرا دماغ پھٹ جائے گا ورنہ... اس شخص سے مجھے خیرات، احسان کے سوا کچھ نہیں مل سکتا۔" وہ ضبط کھوتی چیخ اٹھی۔

"اس وقت تم یہی سوچ سکتی ہو، ان کی محبت بھی تمہیں صدقہ، خیرات ہی لگے گی... میں تمہارے دل کی حالت سے واقف ہوں، سمجھ سکتی ہوں کیونکہ اس کیفیت سے میں گزر چکی ہوں۔" زنائشہ کا لہجہ بہت نرم اور حلاوت سے پُر تھا۔

"زرکاش اس کے حق دار ہیں کہ ان کو ایک موقع تم دو، انہوں نے تمہاری بے شمار غلطیوں کو معاف کیا ہے دراج... دنیا سے انہیں دوسرا موقع ملے یا نہ ملے مگر تم پر فرض ہے کہ ان کو تلافی کا ایک موقع دو اور اس سچ کو قبول کرو کہ زرکاش سے ہر تعلق ختم کرنا خود تمہارے لیے، ساری زندگی کی اذیت اور پچھتاوا بن جائے گا۔ کیا یہ بات تمہارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتی کہ انہوں نے اپنی ماں کو تمہارے لیے راضی کر لیا ہے...؟ ان کا بھائی اور بہنیں تو یہی چاہتے ہیں کہ تم ان سے دور ہو جاؤ، ان کی زندگی سے نکل جاؤ، تم نے کبھی ان سب کے سامنے خود کو کمزور نہیں پڑنے دیا، مگر اب اتنی آسانی سے زرکاش سے دستبردار ہو کر تم ان سب کی دیرینہ خواہش پوری کر دو گی... زرکاش کی اور اپنی ساری ریاضت

itsurdu.blogspot.com

اور محبت یوں خاک میں ملتا کیسے دیکھ سکو گی تم...؟ بھول جاؤ سب کچھ، صرف اپنے بارے میں سوچو، صرف ایک بار زرکاش کے لیے اپنے ظرف کو بڑا رکھ کر تم وہ مقام، وہ زندگی حاصل کر لو گی جس کی تم مستحق ہو... تم اپنی عزت نفس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کر رہیں، ان کی بیوی کی حیثیت سے تم ان کی زندگی میں شامل ہو جاؤ گی تو پھر یقیناً تمھیں عزت اور مقام ملے گا۔ ابھی تم ان کی صرف ایک کزن ہو جسے ان کی بہنیں، بھائی سخت ناپسند کرتے ہیں، تمہاری طرف داری میں وہ ایک حد تک ہی جا سکتے ہیں مگر جب ان سے ایک مضبوط رشتے میں بندھ جاؤ گی تو ان کو بھی یہ مکمل اختیار مل جائے گا کہ ہر اس شخص کی زبان کو روک دیں جو تمہارے خلاف زہر اگلتی ہے، ایک وقت آئے گا کہ ان کی وجہ سے ان کے بھائی، بہنیں بھی تمھیں تمہارا مقام دینے اور تمہاری عزت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ تمہارا یہ رد عمل جائز ہے، زرکاش کو پتہ ہے کہ انہوں نے تمہارے ساتھ غلط کیا، تم اپنی جگہ درست ہو اسی لیے وہ پھر تمہارے پاس آ رہے ہیں، تمھیں ہمیشہ کے لیے ہاسٹل سے لے جانے کے لیے، میں اب اور تم سے کچھ نہیں کہنا چاہتی، میں اب یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ اب مجھے تم سے کہاں ملنا ہو گا، زرکاش کے اس گھر میں جو تمہارا منتظر ہے یا پھر اس ہاسٹل میں جہاں میں اب تمھیں تنہا نہیں دیکھنا چاہتی۔'' بات ختم کرتے ہی زنائشہ نے لائن ڈسکنیکٹ کر دی۔ حبس اندر ہی نہیں باہر بھی بڑھتا جا رہا تھا، کہیں سے کوئی آواز نہیں ابھر رہی تھی، خاموشی اور سناٹا شہر خموشاں کو مات دینے والا تھا، جانے کتنا وقت گزر گیا تھا، بت بنی وہ بے حس و حرکت بیٹھی تھی، تب ہی فون کال نے اس کا سکتہ توڑا، کچھ دیر تک وہ سپاٹ نظروں سے فون کو دیکھتی رہی اور پھر جانے کیا سوچ کر بالآخر آج زرکاش کی کال ریسیو کی، دوسری جانب زرکاش کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کہ دراج نے اس کی کال ریسیو کر لی ہے اس لیے تو جانے کتنے لمحوں تک وہ کچھ بول نہ سکا تھا۔

تم چاہتی ہو کہ میں تم سے رحم کی بھیک مانگوں... نہیں دراج میں تمہارے لیے اپنے آپ کو فروخت کر سکتا ہوں،'' تمہاری خوشی کے لیے مجھے کسی کے سامنے ہاتھ بھی پھیلانا پڑا تو دیر نہیں کروں گا مگر اپنے لیے، اپنی محبت کے لیے میں تمہارے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گا۔'' وہ دھیمے مگر قطعی لہجے میں بولا۔

میں جانتا ہوں میں نے بہت اذیت پہنچائی ہے تمھیں، مگر میں وہ انسان بھی ہوں جو تمھیں اپنی زندگی سے بڑھ کر چاہتا'' ہے... جو سزا دینی ہے دے دو پر اس طرح میری نظروں سے چھپ کر پل پل موت کی اذیت سے دو چار مت کرو... میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں، میرے ساتھ گھر چلو، وہ گھر تمہارا تھا اور تمہارا ہی رہے گا۔ میں ایسا کچھ نہیں کہنے جا رہا کہ

itsurdu.blogspot.com

تمہارے دل سے نکلنے کے بعد میں اپنے قدموں کے نشان تک اس زمین پر چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔میں بس تمہارے ہاسٹل سے باہر آنے کا انتظار کر رہا ہوں، تم مجھے انتظار کرواتے، کرواتے تھک جاؤ گی، مگر میں تمہارا انتظار کرتا رہوں گا۔" وہ خاموش ہو گیا تھا، گیلری کے بند دروازے کو ذرا کھول کر اس نے باہر سڑک کے دوسری جانب دیکھا تھا، گہری ہوتی رات کی تاریکی میں زرکاش کی گاڑی کو وہ پہچان سکتی تھی، سپاٹ نظروں سے وہ کچھ دیر تک اس جانب دیکھتی رہی اور پھر دھیرے سے دروازہ بند کر دیا۔

www.PakDigestNovels.Com

گاڑی کے باہر ادھر سے ادھر چکر کاٹتے ہوئے اس کا اضطراب اپنے عروج پر تھا، حبس تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا، ہوا کا ایک جھونکا تک نہیں تھا، سر اٹھا کر اس نے آسمان کو دیکھا جو گہرے سیاہ بادلوں سے ڈھکا رات کی تاریکی کو مزید گہرا کر رہا تھا، اسٹریٹ لائٹ دور کہیں روشن تھی، اپنے ارد گرد موجود ہولناک تاریکی کو دور کرنے کے لیے اس نے گاڑی کی ہیڈ لائٹس آن کر دی تھیں، سڑک پر چند ایک گاڑیوں کے گزرنے کا سلسلہ بھی موقوف ہو چکا تھا، ہیڈ لائٹس میں دور تک اپنے سوا کوئی ذی روح اسے دکھائی نہیں دے رہی تھی، سڑک پر چھائے سکوت میں اسے صرف اپنے قدموں کی آواز ہی سنائی دے سکتی تھی، انتظار کی طوالت ناقابل برداشت ضرور تھی مگر وہ مایوس اب بھی نہ تھا، امیدوں کے دیپ روشن تھے۔ دراج کی کبھی شعلہ کبھی شبنم جیسی فطرت سے وہ واقف تھا، اس کی خاموشی بتا چکی تھی کہ تعلق توڑ دینا خود اس کے لیے بھی ناممکنات میں سے تھا مگر اپنی ضد اور انا کی تسکین کے لیے وہ اسے بے چین اور بے قرار رکھنا چاہ رہی تھی... یک دم ہوا کے ٹھنڈے جھونکے چلنے لگے تھے، بادلوں کی گڑگڑاہٹیں شروع ہوئیں، آسمانی بجلی کے جھماکے موسم کے تیوروں کا پتہ دے رہے تھے، قدرت کے جلوے اس کے انتظار، اس کی تڑپ کے گواہ بنے جا رہے تھے۔

www.PakDigestNovels.Com

گھن گرج کے ساتھ زور و شور سے برستی موسم کی یہ آخری بارش بہت منہ زور اور طوفان انگیزیاں لیے ہوئے تھی، اپنے ساتھ سب کچھ بہا لے جانے والی تھی، آسمان کا غیظ و غضب زمین پر برس رہا تھا، قدم اکھیڑ دینے والی ہواؤں کے جھکڑ بے قابو تھے، جس کا نام و نشان نہ رہا تھا، رگوں میں لہو جما دینے والی یخ بستگی میں اس کا لاغر وجود کانپ رہا تھا، دور

itsurdu.blogspot.com

سڑک پر تیز ہیڈ لائٹس میں اسے ایک ہیولہ حرکت کرتا دکھائی دے رہا تھا جو بپھرے موسم کے تیوروں سے قطعی بے نیاز تھا، بلا آخر گیلری کے نیم وا دروازے سے دور ہٹی وہ بے جان پیروں پر مزید کھڑے رہنے کے قابل نہ رہی تھی۔ بند آنکھوں کے ساتھ نڈھال بیٹھی تھی، بادلوں کا بھیانک تصادم، دل کو بند کرتی آسمانی بجلی کے کڑاکے اور دھواں دھار برستی بارش کے شور میں اسے بس وہ ہیولہ ہی یاد رہا جو قدرت کی حشر سامانیوں کے درمیان موجود انتظار میں تھا۔ باہر کا موسم، اندر کے موسم پر پوری شدت سے غالب آتا اسے ایک قطعی فیصلے کی جانب دیکھ رہا تھا۔ ایک شخص کے سوا سب کچھ بھول جانے پر مجبور کر گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

ساری رات ٹوٹ کر برستا آسمان اس کے عزم اور مستقل مزاجی کو جلا بخشتا رہا تھا تو عجیب وہم سے بھی دوچار کرتا اسے زچ کرتا رہا... تیز بارش کی دھند میں اس نے کئی بار ہاسٹل کے گیٹ کو کھلتے اور دراج کو اپنی سمت آتے دیکھا تھا، صبح کا اجالا نمودار ہونے تک بارش کا زور ٹوٹ گیا، سب کچھ آہستہ آہستہ شانت ہونے لگا تھا یہاں تک کہ زرکاش کے اعصاب اور اضطراب بھی... اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی تھی ہر منظر دھل کر نکھر گیا تھا، خوشگوار ہوا کے نرم جھونکے اس کے نم لباس سے ٹکراتے وجود میں نئی زندگی اور تازگی دوڑا رہے تھے۔ سینے پر بازو باندھے گاڑی سے پشت ٹکائے وہ اب بھی اپنی منتظر اور جلتی نگاہوں سے ہاسٹل کے گیٹ کو تک رہا تھا، نرم چمکتی دھوپ ہر سمت پھیل رہی تھی جب اس نے ہاسٹل کے گیٹ کو کھلتے دیکھا، نظریں اس پر ساکت تھیں جو گیٹ سے باہر نکلتی اس کی طرف ہی آرہی تھی، سفید کرتے میں ملبوس، سرخ دوپٹہ گردن میں لپیٹے، بالوں کو اونچی پونی ٹیل میں جکڑے، ایک ہاتھ میں بھاری بیگ سنبھالے سڑک عبور کرتی آتی وہ اسے اپنا وہم ہی دکھائی دے رہی تھی، وہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکا تھا جب وہم غائب ہونے کے بجائے قریب آتا چلا گیا، ایک سپاٹ نگاہ دراج نے اس کے چہرے اور سرخ آنکھوں پر ڈالی اور پھر دوبارہ اس کی جانب نہیں دیکھ سکی، اس نے بیک سیٹ کا ڈور کھولنا چاہا مگر وہ لاک تھا، رک کر اس نے اپنے بیگ کو دیکھا جو زرکاش نے اس سے لے لیا تھا، خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ کا ڈور اس کے لیے کھولا، ایک آخری نگاہ دراج نے ہاسٹل کی عمارت پر ڈالی اور پھر نم آنکھوں کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھی تھی، سامنے سڑک پر نگاہ جمائے بیٹھے زرکاش نے فوراً ہی گاڑی آگے بڑھا دی، نہ ہی نظریں ملیں، نہ ہی کسی جملے کا تبادلہ ہوا، گہری چپ میں بہت کچھ پنہاں

itsurdu.blogspot.com

تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

گہری نیند میں کسی نے اسے جھنجھوڑ ہی ڈالا تھا، زنائشہ کے مسکراتے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے حواس مکمل بیدار ہو گئے تھے۔

"دراج... تمہاری دنیا اِدھر سے اُدھر ہونے جا رہی ہے اور تم خواب غفلت سے باہر آنے کے لیے تیار نہیں، بجیا پہلے ہی بہت غصے میں ہیں، ایسا نہ ہو کہ نکاح سے پہلے وہ خوب درگت بنا دیں تمہاری۔" زنائشہ کے مسکراتے لہجے پر وہ بس خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

"پتہ ہے زرکاش بھائی کی عجلت نے میری اور بجیا کی دوڑیں لگوا دی ہیں، تم نکاح پر جو لباس پہنو گی، اسے دیکھ کر ہی خوش ہو جاؤ گی، تمہاری پسند کا پورا خیال رکھا ہے میں نے..."

"زنائشہ میں نے ٹھیک کیا یہاں آ کر؟" دراج کے دھیمے لہجے پر وہ مسکرائی۔

"یہ سوال ذرا تم اپنے دل سے پوچھو۔ تمہارا یہ فیصلہ سب کے لیے خوشی کا باعث بن گیا ہے اس لیے بے فکر رہو اور اس وقت کو اندیشوں میں برباد نہ ہونے دو، وقت کم ہے اب تم سستی کو ایک طرف رکھ کر تیاری شروع کرو، عصر کے بعد نکاح ہے اور بات سنو، یہ زرکاش بھائی کا کیا حشر کر دیا تم نے، شدید قسم کے فلو اور فیور میں مبتلا ہیں، مجھے تو ہول اٹھ رہے ہیں ان کو دیکھ دیکھ کر۔" اس سے پہلے کہ دراج زنائشہ کی بات کا جواب دیتی رائمہ کی آواز پر چونک گئی۔

"اب سکون سے ہو تم سب کی ناک میں دم کر کے، خون جلا کے۔" رائمہ کے لہجے سے غصہ عیاں تھا۔

"بجیا... زرکاش بھائی نے آپ سے کہا تھا کہ آپ اسے کچھ نہیں کہیں گی۔" دراج کے اترے چہرے کو دیکھ کر زنائشہ نے یاد دلایا۔

"چپ رہو تم... تم نے اور زرکاش بھائی نے ہی اسے اس حال پر پہنچایا ہے، ہٹ دھرمی کی انتہا کر ڈالی ہے اس نے، دل تو چاہتا ہے کہ اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا گھونٹ دوں... اس کی وجہ سے زرکاش بھائی نے مجھ سے معافی مانگی، اس کی وجہ سے میں نے ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھے... میرے لیے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے مگر اسے کس کی پروا، سب کو نیچا دکھا کر، اب مل گئی اسے تسکین... زرکاش بھائی کا خیال نہ ہوتا تو میں اس کی شکل بھی دیکھنے نہ آتی یہاں..." غصیلی

itsurdu.blogspot.com

نظروں سے دراج کو دیکھتی رائمہ واپس چلی گئی۔

"اب اس طرح مت بیٹھو، اتنا تنگ کیا ہے انہیں تھوڑا بہت غصہ کرنے کا تو حق ہے بجیا کو... تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے نکاح پر سب سے زیادہ آنسو بجیا نے ہی بہائے ہیں۔" زنائشہ نے مسکراتے ہوئے ماحول کا تناؤ کم کیا۔

"جانتی ہو، زرکاش بھائی تو اس حد تک تمہاری طرف سے ہوشیار اور محتاط ہو چکے ہیں کہ بجیا کے اصرار پر بھی نکاح اور رخصتی کی رسم کے لیے تمہیں ان کے گھر بھیجنے پر رضامند نہیں ہوئے، لہٰذا سب یہیں مدعو ہیں اور ہاں، شزا کے شوہر بھی نکاح میں شریک ہونے آرہے ہیں۔"

"احمد بھائی...؟" دراج نے چونک کر شدید حیرت و بے یقینی سے پوچھا۔

"ہاں، مجھے بھی بجیا نے بتایا۔" دراج کے کہنے پر وہ خاموش مگر ورطۂ حیرت میں ہی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

سبک روانی سے آگے بڑھتے ہوئے اس کی نگاہیں گرین ایریا کی جانب تھیں، وسیع سبز خطے پر کھیلتے بچے خوش گپیوں میں مصروف اور ٹریک پر واک کرتے لوگ... سب کتنے خوش اور مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ ہنستے مسکراتے، بات بات پہ کھلکھلاتے چہرے اسے بہت اٹریکٹ کرتے تھے، بظاہر زندگی کتنی خوش کن اور پُرکشش ہوتی ہے یا پھر انسان ہی غم و الم کو مسکراہٹ کے پردے میں چھپا کر جینا سیکھ جاتا ہے، ورنہ زندگی کو گزارنا مشکل ہو جائے... عقب سے ابھرتی ایک پکار نے اس کے قدموں کو ساکت کر دیا تھا، شاید وہ سانس بھی نہ لے سکی تھی۔ جب وہ شخص اس کے سامنے آتا راستہ روک گیا تھا۔

"رجاب... میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں... بس ایک بار..." مقابل کھڑے شخص کی آنکھوں اور لہجے میں یاس اور التجائیں تھیں۔

"میرا راستہ چھوڑو... میں نہیں جانتی تمہیں۔" وحشت سے بولتی وہ کترا کر نکل جانا چاہتی تھی۔

"نہیں رجاب... ایسی بے رحمی کا برتاؤ مجھ سے نہ کرو... مجھے بس ایک موقع دو، مجھے بے موت مرنے سے بچالو..." حاذق گھٹی آواز میں بولا۔

"میں نے کہا میرا راستہ چھوڑ دو، میں نہیں جانتی تمہیں..." وہ اسے سامنے سے ہٹا دینا چاہتی تھی، مگر اس وقت بے حس د

itsurdu.blogspot.com

حرکت ہو کر رہ گئی جب حاذق نے بے اختیاری میں ہی اسے بازوؤں سے تھام لیا۔ اس کی جرأت پر رجاب کا پتھرا جانا فطری تھا' اس سے پہلے کہ وہ ہوش میں آتی کوئی مزاحمت کرتی یک لخت کسی نے ایک ہی جھٹکے میں حاذق کو اس سے دور دھکیل دیا' رجاب کی وحشت زدہ نظریں شفران پر جامد تھیں' جو اب حاذق کے مقابل تن کر کھڑا تھا۔

تم جو کوئی بھی ہو' ایک بات میری غور سے سن لو... آئندہ اگر تم نے اس کا تعاقب کیا یا اس کا راستہ روکا یا اسے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی کی تو وہیں اسی جگہ جان سے مار دوں گا تمہیں...'' شدید غضب ناک لب و لہجے میں حاذق کو وارن کر کے وہ رجاب کی طرف پلٹا جس کا چہرہ متغیر تھا' اگلے ہی لمحے وہ بلا جھجک رجاب کی کلائی گرفت میں لیتا گم صم کھڑے حاذق پر ایک سلگتی نگاہ ڈال کر آگے بڑھتا چلا گیا' لفٹ میں داخل ہونے کے بعد ہی شفران نے اس کا سرد ہوتا ہاتھ چھوڑا جو سناٹے میں گھری خود بھی برف کی طرح سفید ہو چکی تھی' لفٹ کی دیوار سے پشت لگائے ساکت کھڑی وہ اس وقت چونکی جب ایک جھٹکے سے لفٹ رکی' آٹومیٹک ایمرجنسی لائٹ نے ماحول کی تاریکی کو دور کر دیا تھا۔ وہ گزری صورت حال کو سمجھنے کے قابل اب ہو چکی تھی۔

کون تھا وہ شخص...؟'' گہری خاموشی کو شفران کی آواز نے توڑا۔ ''یہ شخص پچھلے دو دن سے تمہارے تعاقب میں یہاں آ رہا ہے۔''

تم یہ کیسے جانتے ہو' کیا تم میرا تعاقب کرتے رہے ہو یا کسی اور کو اس کام پر لگا رکھا ہے؟'' تیز نظروں سے اسے دیکھتے اس سے پوچھا۔

مجھ سے سوال کرنے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری۔ مجھ سے یہ سوال کرنے والے کون ہوتے ہو تم؟'' رجاب کی آواز بلند ہوئی' دوسری جانب شفران اس کی غصیلی نگاہوں میں دیکھتا قریب آیا۔

تمہارا مجرم... تمہارا گناہ گار... تم جانتی ہو یہ۔'' وہ دھیمے لہجے میں بولا۔''

اپنی حیثیت جب جانتے ہی ہو تو پھر یہ بھی یاد رکھو کہ مجرموں اور گناہ گاروں کو سوال کرنے کا حق نہیں ہوتا۔'' وہ ہر لفظ پر زور دیتی بولی۔

سچ تو یہ ہے کہ مجھے حق ہے سوال کرنے کا۔ برسوں سے میرا تم سے ایک تعلق ہے ایسا جو مجھے حق دیتا ہے مگر تم اس تعلق سے بے خبر ہو۔'' ایسا کچھ ضرور تھا شفران کے گمبھیر لہجے میں جو چند پل رجاب تحیر زدہ سی اسے دیکھتی رہ گئی۔''

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

پہلی فرصت میں آگ لگادو اس تعلق کو جو تمہیں مجھ سے سوال کرنے کا حق دیتا ہے' ورنہ اگر میں نے یہ کام کیا تو ساتھ تم بھی جل کر بھسم ہو جاؤ گے۔'' وہ غرائی۔

''جس آگ میں' میں جل رہا ہوں وہ تو ہر دن مجھے بھسم کرتی ہے رجاب... میرے اور اپنے درمیان موجود تعلق کو کسی بھی طرح ختم کرنا خود تمہارے بس میں بھی نہ ہوگا... شاید وہی ایک بے نام تعلق ہے جو تمہیں میری سزا متعین کرنے سے' میرے لیے کوئی انتہائی فیصلہ لینے سے روک رہا ہے۔''

''تمہیں ساری زندگی تڑپتے' سسکتے دیکھنے سے مجھے کوئی طاقت' کوئی تعلق نہیں روک سکتا' کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی غلطی مت کرنا' نہ ہی مجھے کسی جال میں پھانسنے کی احمقانہ کوشش کرنا۔ عورت کا دل نرم اور حساسیت سے معمور ضرور ہوتا ہے' مگر جب وہ اپنی پامالی اور زیاں کا حساب لینے پر اتر آتی ہے تو مقابل کے لیے ایسی چٹان ثابت ہوتی ہے جس سے ٹکرا کر صرف پاش' پاش ہوا جا سکتا ہے۔'' رجاب کا لہجہ سخت اور بھڑکتا ہوا تھا۔

''رجاب وہ شخص کون تھا؟'' شفران کا سوال دہرانا اسے بھتے سے اکھاڑ گیا۔

''بار بار اپنی زبان پر میرا نام مت لاؤ ورنہ مجھے اپنے نام سے نفرت ہو جائے گی' تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے' اس شخص سے۔'' وہ سرخ چہرے کے ساتھ چیخی۔

''مجھے ہر اس شخص سے سروکار ہوگا جو زبردستی تمہارا راستہ روکے گا' تمہیں چھونے کی کوشش کرے گا۔''

''کیوں... اپنے جیسا کوئی دوسرا بدفطرت فتنہ برداشت نہیں ہوتا تم سے...؟'' وہ سلگ کر شفران کی بات کاٹ گئی۔

''نہیں۔'' اس کی شعلہ بار آنکھوں میں آنکھیں ڈالے قطعی لہجے میں وہ اتنا ہی بولا۔

''...تم مجھے نہیں بتاؤ گی مگر میں جانتا ہوں وہ شخص کون تھا' پہچان گیا ہوں اسے''

''جب تم سب جانتے' پہچانتے ہو تو سوال پوچھتے ہی کیوں ہو؟'' چند لمحوں تک شفران اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتا ہی رہا' شاید ماضی کے ادھڑتے زخم کی اذیت نے اس کی کانچ جیسی سبز آنکھوں میں سرخی اور نمی بڑھا دی تھی۔

''میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا آج بھی اس شخص سے تمہارا کوئی تعلق باقی ہے؟ جاننا چاہتا ہوں کہ کیوں تمہارے لیے اس شخص پر بھروسہ کیا گیا؟ کیوں اعتبار کیا گیا اس شخص پر جس کے نزدیک اپنے اور تمہارے تعلق کی کوئی حیثیت' وقعت نہ تھی۔ جو صرف اپنی زندگی' اپنی جان بچانے کی فکر میں تمہیں خطرے میں سڑک پر چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

بھاگے تو تم بھی تھے اپنی جان بچا کر' کوئی فرق نہیں ہے اس میں اور تم میں... تم میرے چہرے کو داغدار کرنے والے ہو اور وہ میرے دامن کو۔" غراتے ہوئے وہ شفران کی سچائی بتا گئی۔ تب ہی اچانک اسٹارٹ ہوتی لفٹ کے جھٹکے پر بگڑتے توازن کو سنبھالنے کے لیے رجاب نے غیر ارادی طور پر شفران کے بازو کا سہارا لیا' بغور شفران نے اس کے بدلتے تاثرات دیکھے جو فوراً ہاتھ واپس کھینچتی نظریں چرا گئی تھی۔

دوبارہ اس شخص کے سامنے مت جانا' اس نے بھی اگر تمہیں پہچان لیا تو میرے لیے دشواریاں کھڑی ہو سکتی ہیں۔" اس کی جانب دیکھے بغیر وہ سرد لہجے میں بولی اور پھر لفٹ کے کھلتے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ گھر کے گیٹ پر پہلا ٹکراؤ زنائشہ سے ہی ہوا تھا۔ رجاب بمشکل مسکراہٹ لبوں تک لا سکی تھی۔

زنائشہ' اچھی لگ رہی ہو' عرش سے پہلے میں نے تمہاری تعریف کر دی ہے' اسے ضرور بتانا' جل کر کباب ہو جائے گا۔" شفران کے کہنے پر زنائشہ بے ساختہ ہنسی جبکہ رجاب نے سلگتی نگاہوں سے شفران کو دیکھا تھا۔

یہ شخص کچھ زیادہ ہی بے تکلف نہیں تم سے۔" شفران کے جاتے ہی رجاب نے کافی تلخی سے کہا مگر اگلے ہی پل زنائشہ کے دنگ تاثرات پر مسکرائی۔

ہمارے درمیان اب کچھ ڈھکا چھپا نہیں' اس گھر کے افراد سے تمہارا رشتہ بہت نازک بھی ہے' یہاں تم سب کو بہت زیادہ نہیں جانتیں' تمہارے ایک اچھے امیج کے لیے' تمہاری بھلائی کے لیے میں یہی چاہوں گی کہ تم پھونک کر قدم اٹھاؤ اور آنکھیں بند کر کے کسی پر بھروسہ کرنے میں جلدی ہرگز مت کرو۔"

رجاب' مجھے بہت اچھا لگا یہ جان کر کہ تمہیں میری بھلائی کی فکر ہے' مگر اس گھر کے افراد کے درمیان تمہیں بھی تو بہت زیادہ وقت نہیں گزرا' پھر بھی تمہیں ہم سب پر کتنا بھروسہ ہے۔ تمہارا یہاں موجود ہونا ہی اس بات کا ثبوت ہے۔" زنائشہ نے سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

اور میرا معاملہ تو تم سے بہت الگ بھی ہے' اس گھر سے میرا تعلق عرش کی وجہ سے بھی بہت گہرا ہے' عرش کو جو لوگ عزیز ہیں' جن پر وہ دنیا میں سب سے زیادہ بھروسہ کرتا ہے' مجھ پر فرض ہے کہ انہیں میں بھی دل سے قریب رکھوں اور ان پر بھروسہ کروں..."

زنائشہ' یہ کنگن کتنے حسین لگ رہے ہیں' یہی عرش نے دیے ہیں تمہیں؟" رجاب کو حقیقتاً وہ کنگن بہت خوب

itsurdu.blogspot.com

صورت لگے تھے۔ جواباً اثبات میں سر ہلاتے ہوئے زنائشہ کو یوں رجاب کا موضوع بدلنا عجیب لگا۔

"اور تم خود بھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔ اس میں تو کوئی شک نہیں۔" رجاب کی تعریف پر وہ مسکرائی۔

"مگر تم اتنی سادہ کیوں نظر آرہی ہو' جب کہ تمہیں پتہ ہے کہ آج تمہیں میری بہت پیاری دوست کے نکاح میں شرکت کرنی ہے۔ وہ تم سے مل کر بہت خوش ہوگی۔"

"میں بھی تمہاری دوست کی خاطر ہی آج خاص طور پر آئی ہوں اور جہاں تک بات سادگی کی ہے تو مجھ سے چہرے پر کوئی رنگ روغن نہیں ہوگا۔" رجاب بولی۔

"یعنی میں نے بھی رنگ روغن کر رکھا ہے۔" زنائشہ نے خفگی سے دیکھا۔

"بالکل نہیں' تم پر تو فرض ہے اب سولہ سنگھار' تعریف کرنے والا جو موجود ہے تمہاری زندگی میں' تمہاری تعریف میں زمین آسمان کی قلابیں ملا دے تو وہ بھی کم ہے۔"

"وہ کیوں...!" زنائشہ نے چونک کر اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

"وہ اس لیے کیونکہ عرش کو میں نے دیکھا ہوا ہے' خوب صورت لوگ اکثر بڑے خود پسند ہوتے ہیں' اپنے سامنے کسی کو بھی اہمیت دینے پر آمادہ نہیں ہوتے۔"

"ایسا بالکل نہیں ہے' کہیں نہ کہیں ہم سب ہی خود پسندی کا مظاہرہ کر جاتے ہیں' انجانے میں سہی اور پھر تم نے تو صرف دیکھا ہوا ہے عرش کو' اس کی نظر میں مجھ میں اور کسی میں بہت فرق ہے۔" زنائشہ نے کہا۔

"حیرت نہیں ہے مجھے' اندازہ ہو گیا ہے کہ عرش سمیت تمہیں یہاں سب پر بھروسہ ہے' امید یہی کرتی ہوں کہ تمہارا یہ بھروسہ کبھی نہ ٹوٹے۔" رباب کی مسکراہٹ زنائشہ کو بہت عجیب لگی۔

"بھائی تمہاری دوست کے پاس ہیں؟" رجاب یک دم موضوع پھر بدل گئی۔

"نہیں وہ بالکل ریڈی ہیں پر انہیں ضد ہے کہ جب تک رجاء اوپر دراج کے پاس ہے وہ اوپر نہیں جائیں گی' رجاء بہت اچھی بیوٹیشن ہے' اب اتنے کم وقت میں وہی دستیاب تھی' تم بھابی کو راضی کر کے ساتھ چلنے کا کہو' میں تو کوشش کر رہی ہوں۔"

"کوئی مسئلہ نہیں ابھی راضی کر لیتے ہیں انہیں' ویسے وہ ہیں کہاں؟"

itsurdu.blogspot.com

اپنے کمرے میں، تم جاؤنان کے پاس میں ذرا شقران سے کہہ دوں امام سے کام ختم کر کے جلدی آنے کا کہے، مجھے تو" عرش نے بتایا کہ امام فوٹو گرافی میں ماہر ہے، اب رجاء کی طرح امام کو بھی پریشان کرنا میری مجبوری ہے، بس دعا کرنا کوئی کسر نہ رہے، نکاح کی تقریب میں..." زنائشہ عجلت میں کہتی اس کے سامنے سے ہٹی، جب کہ رجاب ناگواری ضبط کیے اسے شقران کے کمرے میں جاتا دیکھتی رہی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

تندہی سے کھانا ٹیبل پر لگاتی وہ ایک پل کے لیے کچن میں داخل ہوتے عرش کی طرف متوجہ ہوئی۔ خفت زدہ تاثرات کے ساتھ اس کی شوخ نظروں اور شرارتی مسکراہٹ پر خاموشی قائم رکھے وہ واپس پلٹ کر کاؤنٹر کی سمت چلی گئی۔

ایک تو تمہیں چھیڑنے کا کوئی فائدہ نہیں، بندہ ردعمل کے انتظار میں سوچتا ہی رہ جائے، مقصد میں کامیابی ہوئی یا نہیں۔" ہاتھ واش کرتے ہوئے اس نے مسکراتی نظروں سے زنائشہ کو دیکھا۔

عرش... کوئی اور وقت ہوتا تو میں تمہیں اچھی طرح اپنا ردعمل بتاتی، کب سے یہاں تمہارے انتظار میں بھوک سے" "بے حال ہوں اور تم بجائے شرمندہ ہونے کے مجھ پر وسلنگ کر رہے ہو، حد ہوتی ہے۔

ہاں، تم کیوں شرمندہ ہونے لگے، تم پر تو جیسے تمام بیہودہ حرکتیں جچتی ہیں۔" زنائشہ کے خشمگیں لہجے پر وہ بے ساختہ" ہنسا۔

پتہ ہے، سارا دن دراج کے نکاح کی خوشی اور تیاریوں کی فکر میں، میں نے کچھ کھایا پیا تک نہیں، سوچا تمہارے ساتھ آرام" "سے تمہارے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے سارے دن کی روداد تمہیں سناؤں گی۔

ضرور سناؤ، تمہیں سننے کے لیے مجھ غریب کے پاس ہی ایک موقع ہوتا ہے تنہائی کا... ویسے میں فوٹو گرافس دیکھ رہا تھا" امام کام شروع بھی کر چکا، بڑی ویلیو ہے تمہاری ورنہ ابھی تک اس نے حسن اور حسین کی برتھ ڈے کا البم تیار کر کے "نہیں دیا۔

ویلیو تو میری بہت ہے، امام نے بہت وقت دیا اپنا، نکاح کا البم وہ مجھے ایک ہفتے میں ہی دے گا۔" زنائشہ خوش ہو کر" بولی۔" آج کا دن بہت اچھا تھا عرش، شہرام بھائی اور بھابی نے صرف میری خاطر بھرپور طریقے سے دراج اور زرکاش بھائی کی خوشی میں شرکت کی، میرے ایک ہی بار کہنے پر رجاء، سب نے مل کر کوئی کسر نہیں چھوڑی تیاریوں میں اور وہ

itsurdu.blogspot.com

"بھی اتنے شارٹ نوٹس پر۔

یہاں سب کو تمہاری اتنی پرواہ اور قدر اس لیے ہے زنائشہ کہ تم خود سب کے ساتھ بہت اچھی ہو' سب کی عزت کرتی ہو' سب کو اہمیت دیتی ہو۔" عرش نے تعریفی نظروں سے اس کے مزید کھلتے چہرے کو دیکھا۔

"اچھا یہ بتاؤ کھانا کیسا ہے؟"

بہت عمدہ... آخر تمہاری بیسٹ فرینڈ کی شادی کا کھانا ہے۔" عرش نے فوراً کہا۔"

پتہ ہے' زرکاش بھائی نے کھانے کا مینیو مجھ سے ہی پوچھ کر آرڈر کیا' جانتے ہو وہ بہت مشکور تھے میرے' کہہ رہے تھے آج میری وجہ سے ہی وہ اور دراج ایک ہوئے ہیں' وہ شہرام بھائی سے بھی میری بہت تعریف کر رہے تھے اور کیوں نہ کرتے' نکاح سادگی سے ہونا تھا مگر میں نے کوئی کسر باقی نہ رہنے دی' اتنا خوب صورت دن بار بار تھوڑا ہی آتا ہے' البم دیکھ کر تو دراج خوشی سے پاگل ہو جائے گی۔ بس فکر یہ ہے کہ ابھی کسی پاگل پن کا مظاہرہ نہ کرے' پہلے ہی زرکاش بھائی فلو اور فیور سے بے حال ہیں... عرش تم میری بات سن بھی رہے ہو یا نہیں؟" زنائشہ کو یک دم اس کی غیر دلچسپی محسوس ہوئی تھی۔

میں بالکل ہمہ تن گوش ہوں' اب یہی کہہ سکتا ہوں کہ زرکاش بے چارہ بہت نفیس انسان ہوا کرتا تھا۔" عرش کے غیر سنجیدہ لہجے پر زنائشہ نے خفگی سے اسے دیکھا۔

عرش... اگر تم بھی نکاح میں شرکت کے لیے تھوڑا وقت نکال لیتے تو زرکاش بھائی کو خوشی ہوتی' انہوں نے خود کال کر کے تمہیں انوائیٹ کیا تھا۔" زنائشہ نے شکایت کی۔

"زرکاش کی خوشی جس میں ہے وہ اب اس کے پاس ہے' ویسے میں نے فون پر اسے مبارک باد دے دی تھی۔"

حد ہوتی ہے کسی سے اتنی پرخاش رکھنے کی۔" زنائشہ نے ناراضگی سے کہا۔"

بات سنو' مجھے کوئی ضرورت نہیں' اس سے پرخاش رکھنے کی۔" عرش کے سنجیدہ لہجے پر وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔"

ایک بات بتاؤ' جب تمہیں پتہ تھا کہ نکاح میں بس خاص خاص لوگ مدعو ہیں تو رجاب کو انوائیٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" بلآخر اس نے پوچھ ہی لیا۔"

دررج کے کہنے پر انوائیٹ کیا' وہ چاہتی تھی کہ میں رجاء اور رجاب کو بھی خاص طور پر بلاؤں' اسی بہانے ان دونوں کی"

itsurdu.blogspot.com

''ملاقات بھی ہو گئی دراج ہے۔

ملاقات بعد میں بھی ہو سکتی تھی زنائشہ... زرکاش نے جانے کیا سوچا ہو گا۔'' عرش نے ٹوکا۔''

اچھا ہی سوچا ہو گا کیونکہ وہ خود بہت اچھے ہیں اور میری کسی بات پر تو ان کو کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔'' زنائشہ قطعی''
لہجے میں بولی جب کہ عرش کے تاثرات مزید سنجیدہ ہو گئے تھے۔

''سنو' دوبارہ مجھے یہ مت بتانا کہ زرکاش کتنا اچھا ہے کیونکہ میں یہ تم سے سننا ہی نہیں چاہتا۔''

عرش... تم اس طرح کیوں کہہ رہے ہو؟'' زنائشہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔''

''...زنائشہ... یہ میری برداشت سے باہر ہے کہ تم میرے سامنے کسی اور مرد کو اچھا کہو' اس کی اچھائیوں کا دم بھرو''

''عرش... ! تم جانتے ہو کہ کوئی کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو مگر میرے لیے تم سے بڑھ کر کوئی اچھا اور اہم نہیں ہو سکتا۔''

ہاں' میں جانتا ہوں اور تم بھی سمجھ سکتی ہو کہ میں تمہارے لیے اس درجے تک حساس کیونکر ہو سکتا ہوں اسی لیے دل''
میں جو تھا وہ تم سے کہہ دیا' میں ذاتی طور پر زرکاش کو پسند کرتا ہوں' اس کی عزت بھی کرتا ہوں۔'' عرش کی صاف گوئی
پر وہ خاموش ہو رہی۔

کیا سوچ رہی ہو؟'' عرش نے خاموشی کو توڑا۔''

کچھ نہیں' بس یونہی رجاب کی طرف دھیان چلا گیا۔ آج اس کی کچھ باتیں مجھے بہت عجیب اور الجھی ہوئی لگیں۔''''
زنائشہ کا یہ کہنا عرش کو چونکا گیا۔

مجھے بتاؤ ایسی کیا باتیں کیں اس نے تم سے۔'' عرش کے استفسار پر اس نے اپنے اور رجاب کے درمیان ہونے والی''
تمام گفتگو من و عن دہرا دی۔

زنائشہ' ایک تو یہ میری سمجھ سے باہر ہے کہ اتنے مختصر وقت میں تم کسی انجان لڑکی سے اس حد تک بے تکلف کیسے''
ہو گئیں کہ وہ تمہاری ذاتی زندگی پر اور مجھ سمیت سب پر اپنی رائے دے رہی ہے' تنقید کر رہی ہے' الٹے سیدھے
''مشوروں سے مستفید کر رہی ہے۔

عرش! ' وہ خود میرے ساتھ بہت فرینڈلی رہی ہے' بے تکلفی کے باوجود میں نے تمہارے بارے میں بھی اس سے''
بات کرنے میں پہل نہیں کی تھی لیکن جب اس نے خود ہی تمہارے بارے میں مجھ سے بات کی تو میں اسے خاموش تو

itsurdu.blogspot.com

''نہیں کر سکتی تھی اور پھر جب وہ میری دوست ہے تو۔

''دوست ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس گھر کے مکینوں کے بارے میں وہ تمہیں وسوسوں میں ڈالے' تمہاری ذاتیات میں انتشار پھیلائے۔'' عرش نے ناراضگی سے کہا۔ ''وراج اور رجاء کے بعد تمہیں مزید کسی دوست کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے تھی' خوش اخلاقی' ملنساری اپنی جگہ۔ مگر تم پر فرض نہیں ہے کہ اس گھر میں آنے جانے والے ہر انسان پر تم بھروسہ کرو۔ زنائشہ' میں نہیں چاہتا کہ تم اس سے مزید تعلقات بڑھاؤ' اسے بس ایک حد میں رکھو' نہ تم موقع دو گی نہ وہ حد سے آگے بڑھے گی۔'' عرش کی تاکید پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

''ویسے اپنے متعلق تم رجاب کی رائے کو کافی تقویت دے رہے ہو' میرے سارے سنگھار دھرے کے دھرے رہ گئے۔'' اس کے زچ ہو جانے والے تاثرات پر شکایت کرتی وہ بمشکل مسکراہٹ چھپا سکی تھی۔

''تمہاری تعریف کرنے کے لیے مجھے تمہارے سنگھار کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں' تمہیں پتہ ہے کہ تم میری نظر میں کیا ہو' اتنا کافی ہے۔''

''تو اس کا کیا مطلب ہے... میری تعریف ہی نہیں کرو گے؟'' زنائشہ نے حیرت سے پوچھا۔

''اتنی دور سے تو کبھی نہیں کروں گا۔'' عرش کے خشمگیں لہجے پر وہ بے ساختہ ہنس دی۔

www.PakDigestNovels.Com

بیک کراؤن سے پشت لگائے بیٹھی وہ ایک ٹک سامنے ڈریسنگ کے آئینے میں دمکتے اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی' شانے پر پڑی سیاہ چوٹی بند کلیوں سے گندھی تھی۔ جن کی مسحور کن مہک اور تازگی عروج پر تھی' پھولوں کے کنگن' چوڑیوں اور مہندی کے حسین نقش و نگار نے ہی اسے انوکھا روپ بخش دیا تھا' صبیح چہرے کے تیکھے نقوش میں بکھرے حزن اور آزردگی نے نفاست سے سجے سنورے روپ کو پرنور پاکیزگی سے منور کر دیا تھا' شنگرفی لبوں پر مستقل گہری چپ رقصاں تھی اور اب اس چپ کا دامن اس نے چھوڑنا بھی نہیں تھا' گزرے وقت نے اسے یہ بھی سکھا دیا تھا کہ مسلسل بولنے سے اپنی اہمیت اور وقعت کا احساس کسی کو نہیں دلایا جا سکتا جتنا کہ خاموش رہ کر دلایا جا سکتا ہے... اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والے ہمیشہ دنیا کو کھٹکتے ہیں... مگر وہ اپنی فطرت کے خلاف تو نہیں جا سکتی تھی' البتہ مسلسل بولنے سے برا بنتے' بنتے وہ تھک ضرور گئی تھی سو اب چپ رہ کر بس آرام کرنا چاہتی تھی' زندگی کے اس نئے آغاز کو بھرپور طریقے

itsurdu.blogspot.com

سے جینا چاہتی تھی' ایک مقدس بندھن نے اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا تھا' اس حسین آغاز کو وہ گزرے وقت کی تلخیوں کی نذر نہیں کرنا چاہتی تھی' اسی لیے تو رائمہ کی جھڑکیاں چپ چاپ سنتی رہی تھی' گہری سانس لے کر اس نے در و دیوار پر نگاہیں ڈالیں جو اس کے لیے اجنبی پہلے بھی نہیں تھے' تب ہی کھلتے دروازے پر اس کی نگاہیں ٹھہری' چاہتے ہوئے بھی وہ اب نگاہیں نہیں پھیر سکی تھی اس شخص کی جانب سے جو صرف اس کی محبت کے بل بوتے پر ناممکن کو ممکن کر گیا تھا' اسے واپس اپنے قریب' اپنی دسترس میں لے آیا تھا پہلے سے زیادہ استحقاق کے ساتھ۔ اپنے ہاتھوں پر نظر جمائے وہ دوبارہ اس کی طرف نہیں دیکھ سکی تھی جو کچھ ہی فاصلے پر رکا گیا تھا۔

''رائمہ نے غصے میں بہت کچھ کہا تمہیں... میں نے اسے تاکید کی تھی کہ وہ کچھ نہیں کہے مگر... شاید جو غصہ اسے مجھ پر تھا وہ بھی اس نے تم پر نکالا کیونکہ اس کی مجبوری یہ ہے کہ وہ میری بہت عزت کرتی ہے اور تم سے بہت محبت...'' دراج کی جھکی پلکوں پر نگاہ جمائے وہ گہری سنجیدگی سے بول رہا تھا۔ ''کبھی بھی کسی کو بہت عزت دے کر بھی انسان مجبور ہو جاتا ہے اور کبھی کسی سے بہت محبت کر کے بھی... رائمہ نے جو کچھ تمہیں میری وجہ سے کہا اس سب کے لیے میں تم سے معافی مانگتا ہوں' تم اس کی کسی بھی بات کو دل میں مت رکھنا...''

''آپ کو کسی بھی بات کے لیے مجھ سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنی حیثیت سے اچھی طرح واقف ہو چکی ہوں' مجھے اب کسی کی کوئی بھی تلخ بات تکلیف نہیں دے سکتی مان لیا ہے میں نے' سب ٹھیک ہیں بس ایک میں ہی غلط رہی ہوں۔'' اس کے لرزتے لہجے پر زرکاش نے مضطرب نظروں سے اس کی جھکی پلکوں پر چمکتے موتیوں کو دیکھا۔

''اگر ایسا ہے بھی تو اس بات کا یقین رکھنا ساری دنیا تمہاری مخالفت میں ایک طرف ہو جائے تو دوسری طرف تم تنہا نہیں ہو گی' مجھے تم اپنے ساتھ پاؤ گی... تمہاری حیثیت' تمہارا مرتبہ میرے دل اور زندگی میں کتنا بلند ہے' یہ تم بھی جانتی ہو دراج۔'' گمبھیر لہجے پر دراج نے بس ایک نگاہ اسے دیکھا جو سامنے براجمان تھا۔

''جانتا ہوں کہ تم بہت کچھ کہنا چاہتی ہو... تمہارے دل میں جس قدر بھی گلے شکوے ہیں سب کہہ دو دراج' میں سب سنوں گا' میرے لیے یہ برداشت کرنا ناممکن ہے کہ میری غلطیوں نے مجھے تمہارے دل کے اس مقام سے ہٹا دیا ہے جہاں میں نے ہمیشہ خود کو دیکھا۔'' اس کے بوجھل لہجے پر وہ بس نظر جھکائے خاموش رہی۔

''مجھے بتاؤ دراج' میں ایسا کیا کروں کہ تمہارے دل میں مجھے واپس وہی مقام مل جائے... یہ سزا بہت بھاری ہے کہ تم

itsurdu.blogspot.com

بہت قریب ہونے کے باوجود بہت دور دکھائی دے رہی ہو۔" بجھے لہجے پر وراج کو اس کی جانب دیکھنا پڑا' وجیہہ چہرے پر تھکن نمایاں تھی' ہمیشہ روشن رہنے والی گہری آنکھوں کی چمک معدوم تھی۔

"میں کسی سمجھوتے کے تحت واپس نہیں آئی' زرکاش... مجھے آپ تک ہی آنا تھا کیونکہ میری منزل آپ ہیں' زندگی کے سفر میں آپ کی ہمراہی اگر میری خواہش رہی ہے تو اس خواہش میں قدرت کی بھی رضامندی شامل ہو چکی تھی' اسی لیے نہ آپ پیچھے ہٹے نہ مجھے ثابت قدمی میں کمزور پڑنے دیا۔ مجھے قدر ہے اس کی کہ آپ نے کیا کچھ قربان کر کے مجھے اپنی زندگی میں ایسا مقام دیا ہے جس کے میں قابل نہ تھی' آپ نے اپنوں کے دیئے گئے زخم تو سینے پر سجا لیے لیکن ہمارے تعلق کو بیچ منجدھار میں نہیں چھوڑا' اس تعلق کو آج دنیا کی نظر میں بھی ایک مقدس نام دے کر آپ نے سچے پاکیزہ جذبوں کو خاک میں ملنے سے بچا لیا۔ تائی امی نے مجھے آپ کے لیے قبول کر کے مجھے میری ہی نظروں میں سرخرو کر دیا' وہ آپ کی ماں ہیں' اسی لیے تو ان کا دل اور ظرف آپ جیسا ہی وسیع ہے۔ آپ کی ہر غلطی کو بھلا کر آپ تک آنے کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔" دھیمے لہجے میں کہتی وہ ایک پل کو رکی اور پھر نظر اٹھا کر زرکاش کی جانب دیکھا' جس کا دل سینے میں ہی نہیں آنکھوں میں بھی دھڑک رہا تھا۔

"دنیا ادھر سے اُدھر ہو سکتی ہے مگر جو مقام میرے دل میں آپ کا ہے' وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا' وہ مقام آج بھی آپ کا ہے اور ہمیشہ آپ کا ہی رہے گا' آپ کی کوئی غلطی' کوئی عمل اس مقام سے آپ کو نہیں ہٹا سکتا۔ اس مقام کی جانب نگاہ اٹھانے کی گستاخی تو میں خود بھی نہیں کر سکتی۔ میں تو بس آپ کے اس مقام کی پہرے دار ہوں' اس کی حفاظت پر معمور ہوں۔" اس کے مستحکم لہجے اور لبوں پر بکھری پُریقین مسکراہٹ نے دم بخود بیٹھے زرکاش میں جیسے نئی روح پھونک دی تھی' جذبات سے مغلوب وہ کچھ کہہ نہ سکا' بس وراج کا موی ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا لیا تھا۔

"مجھے معاف کر دیں' میری ہٹ دھرمی نے آپ کو تکلیف پہنچائی' بہت تنگ کیے رکھا۔" وراج کے کہنے پر زرکاش نے گہری نظروں سے اس کے شرمندہ چہرے کو دیکھا۔

"تمہیں یہ لگ رہا ہے کہ آج بھی بہت آسانی سے معافی مل جائے گی' ہے ناں؟" زرکاش کی مسکراتی نظروں پر وہ مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کرتی نظر جھکا گئی۔

"معافی تلافی کے معاملے پر غور کر لیں گے' پہلے حساب تو وہ سارے بے باک ہو جائیں جن کا انبار لگا رکھا ہے تم نے"

itsurdu.blogspot.com

میرے پاس' ان سے مگر بھی نہیں سکتیں تم' دامن بچا کر تمہیں میں فرار نہیں ہونے دوں گا دراج' اب کیا ہو گا تمہارا؟'' وارفتہ نگاہوں اور شوخ لہجے پر وہ محجوب زدہ گل رنگ ہوتا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لینا چاہتی تھی مگر زرکاش نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے تھے۔

www.PakDigestNovels.Com

''وہ بہت ڈھکے چھپے طریقے سے مجھ پر واضح کر چکی تھی بلکہ دوسرے معنوں میں خبردار کر چکی تھی کہ میں تمہارے اور اس کے معاملے سے دور رہوں' یہی میرے حق میں بہتر ہے لیکن اس کے باوجود میں تمہاری خاطر صرف عرش کی تاکید پر پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنا کام کر رہا ہوں... اگر کوئی شخص اس کے تعاقب میں ہے تو میری بتائی گئی یہ انفارمیشن تمہیں رجاب کے سامنے کھولنے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ اب ہوشیار رہے گی' اپنے ارد گرد کی ہر ممکن خبر رکھے گی' اب ایسے میں' میں کس طرح اس پر نظر رکھ سکوں گا۔'' امام شدید ناگواری اور جھنجھلاہٹ کے درمیان بولا' جب کہ عرش کی سنجیدہ نظریں شفران پر مرکوز ہو گئیں جو فوری طور پر کچھ کہہ نہیں سکا تھا۔

''میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس شخص سے رجاب کا کوئی تعلق کس حد تک باقی ہے... اور یہ بھی کہ وہ کس مقصد سے رجاب کے پیچھے آ رہا ہے۔'' شفران ان دونوں سے نظر ملائے بغیر بولا۔

''اس کا تعلق کسی سے بھی ہو' کوئی کسی بھی مقصد سے اس کے تعاقب میں ہو' تمہیں اس سے کیا لینا دینا' یہاں خطرہ تم سمیت سب کے سروں پر منڈلا رہا ہے اور تمہیں اس کی فکر پڑی ہے جو خطرے کا باعث ہے۔'' امام زچ ہو کر برسا۔

''وہ کوئی خون آشام بلا نہیں جو تم اسے یہاں سب کے لیے خطرہ قرار دے رہے ہو' اس کا ٹارگٹ صرف میں ہوں' میرے ساتھ اسے کیا کرنا ہے' یہ وہ جانتی ہے مگر مجھے اس کی بات پر یقین ہے کہ وہ میرے گناہ کی سزا کسی اور کو نہیں دے سکتی۔'' شفران اپنے لفظوں پر زور دیتا ان دونوں سے ہی مخاطب ہوا۔

''تمہیں اب بھی اس کی بات پر یقین ہے؟'' امام نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا۔

''شفران... وہ اس شہر کے سب سے معروف سائیکاٹرسٹ کے پاس یونہی حاضری لگانے نہیں گئی تھی۔ وہاں باقاعدہ سیشن ہوتے ہیں اس کے' میں ساری معلومات کر چکا ہوں' وہ ایک طویل عرصے سے اس سائیکاٹرسٹ کے زیر علاج ہے' یہ جاننے کے بعد اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ وہ کسی معمولی ذہنی اور نفسیاتی مسائل سے دوچار نہیں۔

itsurdu.blogspot.com

اگر وہ کسی سائیکاٹرسٹ کے زیر علاج ہے تو یہ بات قابل گرفت کیسے ہو سکتی ہے' اسے بنیاد بنا کر تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟'' شفران سرخ چہرے کے ساتھ اکھڑے لہجے میں مخاطب ہوا۔

''امام کچھ ثابت نہیں کرنا چاہتا۔ وہ صرف حقیقت بتا کر تمہیں ہوشیار کرنا چاہتا ہے' جس پر توجہ دینے کے بجائے تم رجاب کے ہر لفظ پر آنکھیں بند کیے یقین کیے بیٹھے ہو' میں اس پر یقین نہیں کرنے والا' گھر میں بھابی' بچے اور زنائشہ ہے' امام ٹھیک کہہ رہا ہے' وہ یقیناً کسی معمولی نوعیت کے نفسیاتی مسائل کا شکار نہیں' ہم رسک نہیں لے سکتے' وہ یہاں کسی کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے' کم از کم میں اس پر اندھا بھروسہ نہیں کر سکتا' تم سے دشمنی رکھ کر وہ تمہارے ارد گرد موجود لوگوں سے ہرگز مخلص نہیں ہو سکتی اس کا ثبوت وہ تمام باتیں ہیں جو اس نے زنائشہ سے کر کے اسے ہم سب سے بدظن کرنے کی کوشش کی۔'' عرش بگڑے لہجے میں بولا۔

''عرش' خدشات مجھے بھی تھے اس کی طرف سے جن کو وہ بھانپ گئی تھی' اس نے واضح طور پر مجھ سے کہا ہے کہ وہ میرے اور اپنے معاملے میں کسی تیسرے کو نہیں گھسیٹنا چاہتی' مجھ سے بھی وہ یہی چاہتی ہے' میں نے بلاوجہ اس پر یقین نہیں کیا' میری وجہ سے وہ یہاں کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گی' اس کی مرضی کے خلاف جا کر میں سب کو مشکل میں نہیں ڈال سکتا۔'' شفران مضطرب ہوا۔

''وہ تمہاری زندگی میں آسانیاں اور راحتیں بکھیرنے نہیں آئی... اگر تم نے واقعی اس کا چہرہ غور سے دیکھا ہے تو تمہیں اس سے کسی بھی اچھائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔'' امام کا لہجہ طنزیہ ہوا۔

''شفران' وہ واضح کر چکی ہے اپنے ہر رد عمل سے کہ وہ ساری زندگی تمہیں ذہنی اذیت میں یونہی مبتلا رکھے گی' مگر کبھی معاف کرنے کی غلطی نہیں کرے گی' تمہیں اس سے اس طرح نجات نہیں ملنے والی' یا تو تم خاموشی توڑ کر بھائی کے سامنے اعتراف کر لو' وہ اپنے طور پر اس معاملے کو سنبھال سکتے ہیں یا پھر مجھے رجاب کے حوالے سے ساری حقیقت زنائشہ کے گوش گزار کرنے دو' رجاء ٹیرس سے کہاں تک رجاب پر نظر رکھ سکے گی' زنائشہ کو ہوشیار کرنا ضروری ہے۔ بھابی کو اگر رجب کی طرف سے خبردار کیا تو وہ گھبراہٹ میں سارا معاملہ بگاڑ دیں گی' تمہیں ان میں سے کوئی ایک آپشن استعمال کرنا پڑے گا۔'' عرش قطعی انداز میں بولا۔

''تم چاہتے ہو کہ رجاء کے بعد اب میں زنائشہ سے بھی نظر ملانے کے قابل نہ رہوں...؟'' شفران کمزور لہجے میں بولا۔

itsurdu.blogspot.com

"ایسا ہرگز نہیں ہوگا' مجھ پر یقین رکھو' میں جانتا ہوں کہ مجھے کس طرح زناشہ کو ساری بات بتانی ہے۔"

عرش... سچ یہ ہے کہ ایک نہ ایک دن مجھے زناشہ کی نظروں میں بھی منہ کے بل گرنا ہے لیکن کیا تم مجھے تھوڑا وقت نہیں دے سکتے؟ میں ابھی رجاب کے معاملے میں کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتا۔"

آخر تمہیں کس وقت کا انتظار ہے؟" امام نے زچ ہو کر پوچھا۔ "جتنا تیزی سے وہ زناشہ اور رجاء کے قریب ہو رہی ہے اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے اس کے مقاصد کا... اس نے دیکھ لیا ہے مجھے اپنے تعاقب میں' وہ کیسے بے خبر رہ سکتی ہے کہ رجاء نے اس کی ایک' ایک حرکت پر نظر رکھی ہوئی ہے... ایک بات ابھی بتا رہا ہوں' اس نے اگر رجاء کو ذرا بھی نقصان پہنچایا مجھے دی گئی دھمکی کے مطابق تو نہ میں خاموش رہوں گا' نہ تمہیں چھوڑوں گا اور نہ اسے۔" شفران کی ڈھٹائی پر امام بری طرح بگڑ کر کہتا وہاں سے چلا گیا' عرش بس خاموشی سے بغور شفران کے تاثرات دیکھتا رہا جو کسی سوچ میں گم جیسے وہاں موجود ہی نہیں تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

امام' تم نے جان بوجھ کر میری روتی بسورتی تصویر لی ہے نکاح کے وقت' یہ اچھا نہیں کیا تم نے..." اپنے ٹیرس پر موجود رجاء سخت جھلائی ہوئی تھی۔

امام کی غلطی نہیں ہے' تم تو ہمہ وقت روتی ہوئی نظر آتی ہو' کبھی امام کا رونا' کبھی فلاں کا رونا۔" زناشہ سے چائے کا مگ لیتے شفران نے لقمہ دیا۔

تم تو بس ہمیشہ میرے خلاف بولنا' مجال ہے جو میرے متعلق کوئی اچھی بات تمہاری زبان پر آجائے۔" رجاء کے جل اٹھنے پر زناشہ بے ساختہ ہنسی۔

میں کیوں جان بوجھ کر ایسا کروں گا' آخر تمہیں بیگانی شادی میں اتنا رونا ڈالنے کی ضرورت ہی کیا تھی' جس کا نکاح تھا وہ بھی نہیں روئی اتنا۔" امام نے کوفت سے کہا۔

تو اب کیا کروں' ایسے ہی موقعوں پر یاد آجاتے ہیں تمہارے لگائے غم... کہیں سے خالص زہر مل جائے تو ہر غم کا ہی مداوا ہو جائے۔" رجاء کلس کر بولی۔

رجاء... مجھے بس ایک موقع دو۔" شفران پھر درمیان میں بولا۔"

itsurdu.blogspot.com

اس کے غم کا مداوا کرنے کے لیے؟" زنائشہ نے پوچھا۔

"نہیں، خالص زہر لانے کے لیے۔" شقران کے جواب پر وہ بے ساختہ ہنسی، اس بات سے قطعی بے خبر کہ رجاب کی تیز نگاہیں دور سے ہی اس پر اور شقران پر جمی ہیں، ڈرائنگ روم کی ونڈو کے ساتھ رکھی ٹیبل کے گرد بیٹھی وہ حسن اور حسین کو پڑھاتے ہوئے ٹیرس کی جانب سے ابھرتی آوازوں کو کافی دیر سے سن رہی تھی، لاؤنج کی ونڈوز سے اسے ٹیرس کا منظر بھی واضح دکھائی دے رہا تھا، اس وقت شقران بہت خوش گوار موڈ میں قریب کھڑی زنائشہ سے مخاطب تھا، جو اسے بغور سن رہی تھی، رجاب کو اپنی رگوں میں انگارے دوڑتے محسوس ہو رہے تھے، اس کی بھڑکتی تیز نگاہیں بنا پلک جھپکے شقران پر جمی تھیں جو بدستور زنائشہ کی طرف متوجہ تھا، لب بھینچے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر تیز قدموں سے ڈرائنگ روم سے نکلی کہ ٹیرس کی طرف سے آتے امام کو دیکھ کر اس کے قدم رک گئے تھے۔

"کیسے ہو امام؟" رجاب کی نظریں اور لہجہ دونوں چبھتے ہوئے تھے۔

"ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں؟"

"میں ٹھیک نہیں ہوں کیونکہ میری بات نہ مان کر تم نے مجھے کافی مایوس کیا ہے۔" اس کے سرد لہجے پر امام کچھ کہہ نہیں سکا نہ ہی کوئی راہ فرار سجھائی دی۔

"مجھے اچھی طرح اندازہ ہے کہ رجاء کہاں تک میرے معاملے میں انوالو ہے اور تم کہاں تک میرے تعاقب میں گئے ہو... ان احمقانہ حرکتوں سے تم لوگ کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ کم از کم رجاء کو تو اس شخص کے لیے استعمال مت کرو جسے عورت کی عزت تک کرنا نہیں آتا۔" شدید برہمی سے کہتی وہ یک دم رک کر عرش کی طرف متوجہ ہوئی، جس کی آمد اسی وقت ہوئی تھی جب کہ عرش کی حیران نظریں امام پر تھیں جو موقع غنیمت جان کر تیز قدموں سے واپس ٹیرس کی طرف چلا گیا، مگر اب عرش کے لیے ناممکن تھا رجاب سے کترا کر نکل جانا، پہلی سرسری ملاقات کے بعد اب یہ موقع آیا تھا کہ جس میں رجاب سے سامنا ہو رہا تھا۔

"زنائشہ سے پوچھنا پڑے گا آج سورج کہاں سے طلوع ہوا تھا کہ آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔" سلام دعا کے بعد رجاب نے بلاتکلف کہا۔

"میرے خیال میں اسے صرف اتفاق ہی کہا جاسکتا ہے۔" عرش سنجیدگی سے بولا۔ "راسب بھائی کیسے ہیں؟"

itsurdu.blogspot.com

"آغا جان بالکل ٹھیک ہیں اور... زرق بھی..." رجاب کے معنی خیز لہجے میں زرق کا ذکر نکالنا اسے چونکا گیا۔

"میں زرق کے اس جارحانہ ردعمل کے لیے تم سے بہت شرمندہ ہوں' مجھے بہت غصہ تھا اس کی حرکت پر' میں زرق سے ایسے کسی فعل کی امید نہیں رکھتی تھی... شاید وہ خود بھی سمجھ نہیں پایا تھا کہ جذبات میں وہ کس طرح کسی کی جان لینے پر آمادہ ہو گیا۔ اسے اپنی غلطی کا پورا احساس ہے' میں اس بات کی ضمانت لیتی ہوں کہ آئندہ وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا جو تمہارے یا زنائشہ کے لیے نقصان دہ ہو' میں چاہتی ہوں کہ تم اسے دل سے معاف کر دو۔"

"زرق کے خلاف میرے دل میں نہ کل کچھ تھا نہ آج ہے۔" عرش نے صاف گوئی سے کہا۔

"تو پھر زنائشہ سے تم زرق کے بارے میں اب تک کوئی بات کیوں نہیں کر سکے؟ زرق بہت بے چین ہے' پریشان ہے کیونکہ تم نے اسے زنائشہ سے دور رہنے کی تاکید کی ہے' کم از کم اسے اتنا حق تو ہونا چاہیے کہ وہ زنائشہ کو دور سے ہی ایک نظر دیکھ کر تسلی کر سکے۔"

"آپ نے ٹھیک کہا' میں زرق کے جذبات بھی سمجھ سکتا ہوں' میں نے مجبوراً زرق کو تاکید کی کیونکہ زنائشہ اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ کوئی مستقل اس کے تعاقب میں ہے' اس نے مجھے بتایا کہ یہ تعاقب کافی عرصے سے جاری ہے' میں اسے پریشان اور خوف زدہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا' اس لیے زرق کو روکنا پڑا' جہاں تک بات ہے کہ زنائشہ اب تک زرق سے بے خبر کیوں ہے... تو سچ یہ ہے کہ زرق صرف اس کا بھائی نہیں' اس کے دل پر لگا گہرا زخم بھی ہے' میں زرق کو اچانک اس کے سامنے لے جا کر کھڑا نہیں کرنا چاہتا' زنائشہ کو ذہنی طور پر پہلے تیار کرنا ہو گا' زرق کے بارے میں تفصیل سے اسے بتانا ہو گا' یہ بس اتفاق ہے کہ زنائشہ کے یہاں آنے کے بعد سے حالات کچھ ایسے رہے کہ مجھے کوئی مناسب موقع نہیں مل سکا اور آج کل جو مصروفیات ہیں زنائشہ کی ان سے آپ بھی واقف ہیں۔"

"ہاں' میں جانتی ہوں' زنائشہ کی دوست دراج کی شادی کے ریسپشن میں ابھی تین چار دن باقی ہیں' وہ اسی کی تیاریوں میں مصروف ہے..." تائیدی انداز میں کہتی رجاب یک دم اس لمحے چپ ہو گئی۔ جب اس نے زنائشہ کو اپنی طرف آتے دیکھا' جب کہ زنائشہ نے چونک کر بغور ان دونوں کو دیکھا۔

"خیریت ہے... آپ دونوں اس طرح خاموش کیوں ہو گئے؟" زنائشہ کو بہت عجیب لگا' عرش کا بھی خاموشی سے اپنی طرف متوجہ ہونا۔

itsurdu.blogspot.com

تم چاہتی ہو کہ ہم تمہارے سامنے بھی تمہاری تعریف کریں۔'' رجاب کے یک دم خوشگوار اور مسکراتے لہجے پر وہ بمشکل مسکرائی۔

''تمہاری چائے تیار ہے' ٹیرس پر آجاؤ' وہیں چائے لے آتی ہوں' رجاء بھی پوچھ رہی ہے تمہیں۔'' رجاب اسے مخاطب کرتی ٹیرس کی طرف چلی گئی' جب کہ زنائشہ ایک کڑی نظر عرش پر ڈالتی خود بھی جانے کے لیے پلٹ گئی۔

''زنائشہ...'' اس کے تیور بھانپتے ہی عرش نے اسے روکنا چاہا مگر وہ ان سنی کر گئی' اس کی بدگمانی کے خدشے کے پیش نظر عرش نے اس کے پیچھے جانے میں دیر نہیں کی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

آسمان پر بہت آہستگی سے تاریکی کے پرت سمٹ رہے تھے' صبح کی سپیدی نمودار نہیں ہوئی تھی' مگر خوش الحان پرندوں کی چہچہاہٹیں ایک نئی روشن صبح کی نوید تھیں' وسیع و عریض رقبے پر پھیلے سبزے پر ان دونوں کے سوا کوئی نہ تھا' البتہ ٹریک پر چند ایک افراد دوڑتے دکھائی دے رہے تھے' لائٹس اتنی تعداد میں ضرور آن تھیں کہ تاریکی کا غلبہ نہیں تھا' ہر منظر واضح تھا' پاک صاف خوشگوار مہکتی فضا میں گہری سانس بھرتے ہوئے' شبنم میں بھیگی گھاس پر وہ اس کے ہم قدم تھا جو بہت خاموش تھی' جبینِ ناز پر شکن تھی' شال میں قید وہ جانے کن سوچوں میں گم تھی۔

''زنائشہ' اتنی منتوں کے بعد میں نے تمہیں یہاں ساتھ آنے پر راضی کیا تو صرف اس لیے نہیں کہ مجھے تمہارے ساتھ واک کرنا تھی' مجھ سے باتیں کرو' مجھے بات کرنی ہے تم سے۔'' بالآخر عرش نے خاموشی کو توڑا۔

''مگر مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی یہ تم بھی جانتے ہو۔'' ایک ناگوار نگاہ اس پر ڈالتی وہ بولی۔

''تم ایک ذرا سی بات کو اتنی اہمیت دے کر کیوں بڑھانا چاہتی ہو؟'' وہ زچ ہوا۔ ''ٹھیک ہے تمہارے دل میں جو ہے سب کہہ ڈالو' کم از کم تمہاری آواز تو سن سکوں گا میں۔''

''میرے کچھ کہنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں' تم نے طے کر رکھا ہے کہ میرے کسی سوال کا جواب نہیں دینا۔'' وہ ہنوز روٹھے انداز میں بولی۔

''تو کیا جواب دوں تمہارے سوال کا' جس کا کوئی سر پیر نہیں... میں بتا چکا ہوں کہ میرے اور رجاب کے درمیان رسمی گفتگو ہی ہوئی اور کچھ نہیں۔''

itsurdu.blogspot.com

"عرش... بار بار ایک ہی بات مت دہراؤ جو کہ سچ بھی نہیں' مجھے دور سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ تم سے بہت سنجیدہ نوعیت کی بات کر رہی تھی' رسمی سی نہیں۔"

"زنائشہ... دوسری ملاقات میں میری اس سے کیا سنجیدہ گفتگو ہو سکتی ہے؟ میری تو اس سے براہ راست بات بھی کل پہلی بار ہوئی' وہ بھی اس بہانے کے اس نے مجھے مخاطب کرنے میں پہل کی' اب میں صرف سلام کا جواب دے کر اسے اگنور تو نہیں کر سکتا تھا ناں۔"

"عرش... میں جانتی ہوں کہ رجاب سے تمہاری کوئی جان پہچان نہیں' رجاب کی بے تکلفی سے بھی میں واقف ہوں۔ مجھے پھر بھی یہ بات بے سکون کر رہی ہے کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایسی کون سی رسمی گفتگو ہو رہی تھی جو پورے دس منٹ تک جاری رہی مگر میری مداخلت نے اس گفتگو کا سلسلہ توڑ ڈالا' سچ چھپانے کے لیے تم مجھ سے غلط بیانی کر رہے ہو' تم نے میرے یقین اور اعتبار کو بھی شرمندہ کر دیا ہے۔" وہ شدید تاسف سے کہہ رہی تھی۔ "میں اور تم ایک دوسرے کے چہرے سے ہی اندر کے موسم کو پہچان لیتے ہیں' ہم چاہ کر بھی ایک دوسرے سے کچھ نہیں چھپا سکتے' یہ جانتے ہوئے بھی تم کتنے یقین سے مجھے غلط قرار دے رہے ہو... جب مجھے یقین آجائے گا کہ میں تمہارے معاملے میں اس طرح دھوکہ دے سکتی ہوں تب میں تم سے بات کر لوں گی' مگر ابھی مجھے مجبور مت کرو۔" بات ختم کر کے اس نے آگے بڑھنا ترک کیا' اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر چلی جاتی عرش نے اس کا ہاتھ تھام کر روک لیا۔ شدید خفگی سے زنائشہ نے اسے دیکھا' جو اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام سے لگائے قریب ہوا۔

"ذرا غور کرو اور بتاؤ اس وقت میرا دل تم سے کیا کہہ رہا ہے؟" گہری مسکراتی نظروں سے عرش نے اس کے ماتھے کی شکنوں کو دیکھا۔

"یہی کہ تمہیں مجھ سے صرف سچ بولنا چاہیے۔" وہ فوراً بولی۔

"بس... یہ دل ہی تو دغا باز ہے' تمہارے سامنے من مانیاں بھول جاتا ہے۔" اس کے ہارے انداز پر زنائشہ نے اسے دیکھا۔ "یہ بھی جانتا تھا کہ غلط بیانیوں سے تمہیں مطمئن نہیں کر سکوں گا اور ڈھٹائی بھی نہیں چلنی... مسئلہ یہ ہے کہ ابھی تم سے اس بارے میں بات نہیں کر سکتا' بس اتنا کہوں گا کہ میرے اور رجاب کے درمیان جس شخصیت کے بارے میں بات ہو رہی تھی اس سے بہت جلد تمہیں آگاہ کرنے والا ہوں' بس مجھے تھوڑا وقت دو۔"

itsurdu.blogspot.com

"... لیکن ... عرش"

"اور کوئی سوال ابھی مت کرنا۔" اس نے درمیان میں اسے روکا تھا جو سخت الجھن میں گرفتار ہو چکی تھی۔

"زنائشہ، تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے تو بے فکر ہو جاؤ، معاملہ جو بھی ہے اس میں تمہاری خوشی پوشیدہ ہے، مجھے امید ہے کہ تجسس میں تم رجاب سے کوئی سوال نہیں کرو گی، تمہارے ہر سوال کا جواب صرف میں دوں گا، سمجھ گئیں؟" عرش کے تنبیہی انداز پر وہ بگڑے انداز میں ہاتھ چھڑاتی آگے بڑھ گئی، مسکراتی نظروں سے وہ اسے سرخ پھولوں سے لدے درخت کی گھنی شاخوں تلے گم ہوتا دیکھتا رہا اور پھر اسی جانب بڑھتے ہوئے آسمان کا جائزہ لیا، جہاں تاریکی چھٹ چکی تھی، کوئل کی سریلی تان فضاء میں رس گھول رہی تھی۔ درخت کے چوڑے تنے سے پشت لگائے وہ بس ایک پل کو اس کی طرف متوجہ ہوئی جو اس کے سر سے اوپر درخت کے تنے پر ہاتھ جمائے قدرے اس کی جانب جھکا تھا۔

"ناراض ہو گئیں؟" ریشمی رخسار کو پوروں سے چھوتا وہ دھیمے لہجے میں گنگنایا۔

"اب کیا کہوں تم سے... سوال کرنے کی بھی اجازت نہیں دی تم نے۔" وہ کچھ روہانسے انداز میں بولی اور پھر رک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"عرش... میری بات سنو۔" زنائشہ نے بڑی چاہت سے اس کے چہرے کے گرد ہاتھ رکھے۔

"خبردار..." عرش کی کرخت آواز پر وہ کرنٹ کھا کر ہاتھ پیچھے ہٹا گئی۔ "خبردار جو یہ ہتھیار مجھ پر اپنے مطلب کی بات اگلوانے کے لیے استعمال کیے تو..."

"تو... تو کیا کرو گے تم؟" زنائشہ نے ابرو چڑھا کر اسے گھورا۔

"تو میں انتظار نہیں کروں گا تمہارے دلہن بننے کا، ایسے ہی ہاتھ پکڑ کے گھر لے جاؤں گا۔"

"اتنے ہی جی دار ہو تو پہلے ہی یہ کام کر لیتے۔" زنائشہ نے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا اور منہ پھیر گئی۔ "عرش تمہیں ذرا بھی میری پریشانی کی پروا نہیں، کچھ تو بتاؤ مجھے، وہ کون شخص ہے، کیا کہتی ہے رجاب اس کے بارے میں؟" عرش کے خاموشی سے دیکھتے رہنے پر وہ خود ہی کہہ اٹھی، مگر جواب ندارد۔ وہ کچھ دیر تک اسے دیکھتی رہی تھی پھر سر جھٹک کر موضوع بدل دیا۔

اس کی آنکھوں کے سامنے ایک ہی منظر بار بار لہرا رہا تھا، زنائشہ کا کھلکھلاتا چہرہ اور اس کے قریب شہران کا مسکراتا

itsurdu.blogspot.com

مطمئن چہرہ... جو اسے انگاروں پر دھکیل رہا تھا۔ دیوار سے نظریں ہٹا کر اس نے دائیں جانب ڈریسنگ کے آئینے میں اپنے چہرے کو دیکھا' یک دم اسے دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا' کتاب ایک طرف ہٹا کر وہ کمرے سے باہر نکل آئی' جانے سب کہاں تھے' لاؤنج میں پھیلی خاموشی سے اسے وحشت ہو رہی تھی' راسب کے کمرے تک آتے ہی ادھ کھلے دروازے پر اپنا نام سن کر اس کے قدم رکے تھے۔

www.PakDigestNovels.Com

"میرے لیے یہ بہت ناقابل یقین بات ہے کہ اتنے کم وقت میں رجاب نے تین لڑکیوں کو دوست بنا لیا اور تو اور ان میں سے ایک کے نکاح میں بھی شرکت کی ورنہ وہ تو اس قسم کی تقریبات میں جانے سے ہی صاف انکار کر دیتی تھی۔" راسب کی حیران آواز بخوبی سنائی دی۔

"میں تو پہلے ہی آپ سے کہہ رہی تھی کہ سحر کی طرف آنے جانے سے اس میں بہت تبدیلی آئی ہے' وہ اب لوگوں میں گھلنے ملنے سے کتراتی نہیں' یہ تو آپ نے بھی محسوس کیا ہوگا کہ رجاب اب خوش رہنے لگی ہے' پہلے اسے خاموشی اور تنہائی پسند تھی' اب ایک دن وہاں نہ جائے تو بوریت کی شکایت کرتی ہے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو' اس میں جو تبدیلیاں ہو رہی ہیں وہ صاف ظاہر بھی ہیں' مجھے تو اب افسوس ہوتا ہے کہ میں شہرام سے اتنی دیر سے کیوں ملا' شہرام اور ان کی فیملی سے پہلے تعلقات ہوتے تو رجاب میں یہ مثبت تبدیلیاں بھی بہت پہلے سے ہو گئی ہوتیں۔"

"بس اب میرا کہنا تو یہی ہے کہ اب آپ اسے سائیکاٹرسٹ کے پاس جانے پر مجبور نہ کیجئے گا' ویسے بھی اب اس کے ڈاکٹر بہت مطمئن ہیں' آپ بھی وہم سے دامن چھڑا لیں' رجاب بالکل نارمل ہے' اسے کسی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں۔" ندا پُریقین لہجہ میں بولیں۔

"ندا... بس اب تو یہ خواہش ہے کہ شہرام کے گھرانے جیسا اچھا گھرانہ رجاب کے لیے مل جائے' میری یہ دیرینہ خواہش ہے کہ رجاب کو شاد و آباد ہوتا دیکھوں' جانے وہ مبارک ساعت کب زندگی میں آئے گی' جب میں اسے دلہن کے روپ میں دیکھوں گا' اسے دھوم دھام سے رخصت کروں گا۔" راسب کے لہجے میں نمایاں یاس و حسرت نے ساکت کھڑی رجاب کا دل مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔

itsurdu.blogspot.com

وہ مبارک ساعت بھی ضرور آئے گی۔ ہماری زندگی میں، اچھی امید رکھیں، رجاب کے لیے آپ نے جو خواب دیکھے ہیں وہ پورے ہوں گے۔" ندا اور جانے کیا کہہ رہی تھیں مگر وہ مزید وہاں نہیں رک سکی' بھاری دل کے ساتھ اپنے کمرے میں آکر وہ کافی دیر تک کچھ سوچتی رہی اور پھر ایک قطعی فیصلہ کرنے کے بعد اپنا فون ساتھ لیے باہر لان میں نکل آئی۔ چیئر پر بیٹھی وہ چند لمحوں تک کسی معاملے پر غور کرتی رہی اور پھر اسے کال کی جو یقیناً اس کی توقع نہ رکھتا تھا۔

"میں گھر کے باہر تم سے ملنا چاہتی ہوں' بتاؤ کس وقت مل سکتے ہو؟" کسی بھی رسمی تعارف کے بغیر وہ اسے مخاطب کر گئی تھی' دوسری جانب اس کی آواز سننے کے بعد شقران کو واقعی اپنے مخاطب کے کسی تعارف کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

"کل صبح کسی وقت؟" اسے سوچنے کا موقع دیے بغیر اس نے پوچھا۔

"صبح تو آفس کے ورکنگ آورز میں ممکن نہیں۔" شقران نے حقیقتاً ٹالا۔

"کیا جاب کرتے ہو؟"

"انجینئر ہوں۔"

"شام کا کوئی وقت بتا دو؟"

"شام کا سارا وقت میرا شوروم میں گزرتا ہے۔"

"ہاں' مجھے پتہ ہے تمہارا شوروم ہے' ایڈریس بتاؤ۔" اس کے خشک لہجے پر شقران نے فوراً ایڈریس بتا دیا۔

"شام کو آپ وہاں آسکتی ہیں' منتظر رہوں گا۔" شقران کی دھیمی آواز مکمل سنے بغیر وہ لائن ڈسکنیکٹ کر گئی۔ راسب کی دیرینہ خواہش اور اپنے لیے ان کے خواب سے وہ پہلے بھی ناواقف نہیں تھی' نہ ہی شقران کی سزا اس نے اچانک متعین کی تھی' وہ اس بارے میں پہلے ہی سوچ رہی تھی لہٰذا اپنی سوچ پر اچانک عمل کر لینے کا محرک راسب نہیں تھے' البتہ وہ بہانہ ضرور بن گئے' اصل محرک تو یقیناً وہ خوش گوار تعلقات بنے تھے جو اس نے شقران اور زنائشہ کے درمیان محسوس کیے تھے' وہ جانتی تھی کہ یہ کوئی معیوب چیز نہ تھی' اس گھر کے سب ہی افراد کے ساتھ زنائشہ کے تعلقات بہت اچھے تھے' اس نے دیکھا تھا کہ سحر اور شہرام کتنی اہمیت دیتے ہیں زنائشہ کو' ہر طرف زنائشہ کے نام کی پکار سنائی دیتی تھی۔

بس ایک شقران کا زنائشہ کو پکارنا' اسے مخاطب کرنا' اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا' یہ بہت الجھا دینے والی جلن خود

itsurdu.blogspot.com

اس کی سمجھ سے باہر اور کافی تشویش ناک تھی' یہ سب جو بھی تھا کم از کم شفران کے لیے اس کے دل میں بیدار نہیں ہونا چاہیے تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

شوروم میں داخل ہو کر اس نے رکے بغیر اطراف کا جائزہ لیا' کاؤنٹر کی طرف کوئی نہ تھا' دائیں جانب گلاس وال کے دوسری طرف مختلف گاڑیوں کی قطاروں کے درمیان کچھ لوگ کھڑے دکھائی دے رہے تھے' ان میں سے کوئی اس کی طرف متوجہ نہ تھا' تیز قدموں سے ناک کی سیدھ میں چلتی وہ گلاس ڈور تک پہنچی اور اندر داخل ہو گئی' شفران کے سامنے موجود دو افراد بھی چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئے جب کہ رجاب ایک جانب بڑھ گئی۔

رجاب کی آمد غیر متوقع نہیں تھی مگر پھر بھی حواس اور اعتماد' شفران دوبارہ اپنے کسٹمرز کی طرف متوجہ ہو گیا تھا دونوں ہی ساتھ چھوڑ رہے تھے' وہ نہیں جانتا تھا کہ کس طرح باقی معاملات اپنے کسٹمرز سے طے کر کے انہیں رخصت کیا تھا۔

باہر تاکید کر دو' جب تک میں یہاں موجود ہوں کوئی اندر نہ آئے۔'' اس سے پہلے کہ شفران اس کی سمت آتا دور سے '' ہی اس نے ہدایت دی۔

میں اب تک یہی سوچتی رہی تھی کہ تمہاری سزا کتنی اذیت ناک ہونی چاہیے' بہر حال تمہارا انتظار اب ختم ہونے والا '' ہے۔'' چبھتی نظروں سے اس کے تاثرات دیکھتی وہ خاموش ہوئی اور پھر سامنے سے ہٹ کر صوفے پر براجمان ہو گئی' پیر پر پیر رکھتے ہوئے اس نے اطمینان سے ایک ہاتھ صوفے کی پشت پر پھیلایا۔

تمہاری سزا کا سلسلہ کہاں تک جائے گا' یہ میں نہیں جانتی' لہٰذا نجات بھول جاؤ تو اچھا رہے گا' سزا جھیلنے میں آسانی '' ہو جائے گی۔'' زہر خند لہجے میں کہتی وہ اس کے چہرے پر لہراتے تاریک سائے بغور دیکھ رہی تھی' اگلے ہی پل رجاب نے اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھا' اس کی سبز آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں جب یک ٹک اسے دیکھتا شفران دھیرے سے گھٹنوں کے بل اس کے پیروں کے قریب بیٹھا' اندر اٹھتے اشتعال کو ضبط کرنے کی کوشش میں رجاب کے لب آپس میں بھنچ گئے' چہرے کے تاثرات سخت پتھریلے ہو گئے تھے' شفران کے جڑتے ہاتھوں کو دیکھ کر' گزرے وقت کی تمام اذیتیں اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزریں' اس شخص سے نفرت میں اضافہ کر رہی تھیں جو اس کے

itsurdu.blogspot.com

قدموں میں ہارا بیٹھا تھا؛ اس کے چہرے پر پچھتاوؤں کی زردی پھیلی تھی' جڑے ہاتھوں میں لرزش نمایاں تھی اور آنکھوں میں ندامت اور شرمساری کی نمی تیر رہی تھی۔ وقت کے چابک سے بچ کر کون کہاں تک بھاگ سکتا ہے' قدرت کے نظام سے راہ فرار ممکن نہیں' حساب تو بے باک کرنا ہی پڑتا ہے۔

مجھے معاف کر دینا تم' تمہاری ہر سزا مجھے قبول ہے۔ تم ابھی اسی وقت میرا چہرہ مسخ کر دو یا سنگسار کر دو... لیکن اس کے "بعد صرف اتنا کہہ دینا کہ تم نے مجھے معاف کر دیا ہے۔" شفقران کی لرزتی آواز گھٹتی چلی گئی' ضبط کی اذیت سے اس کا چہرہ سرخ تھا۔ رجاب کی آنکھوں سے نکلتی چنگاریاں پچھتاوے کی آگ کو مزید بڑھا رہی تھیں۔

اپنے ہاتھ کھول دو' مت جوڑے رکھو میرے سامنے' تمہارے یہ جڑے ہاتھ نہ میرے چہرے کے داغ مٹا سکتے ہیں "" نہ ہی کیچڑ اور غلاظت سے لت پت میرے دامن کو پاک صاف کر سکتے ہیں۔" رجاب کی دھیمی مگر بھڑکتی آواز نے اس کا سر مزید جھکا دیا۔ "میں یہاں معافی تلافی کے لیے نہیں آئی' وہ تمام اذیتیں سود سمیت تمہیں واپس لوٹانے آئی ہوں جن کو میں اور میرے گھر کے افراد جھیلتے رہے ہیں۔ تمہاری پشیمانی' ندامت' آنسو میرے دل کو ہرگز نہیں پگھلا سکتے کیونکہ ایک مدت تک میں اپنے بھائی کی آنکھوں میں خون کے آنسو دیکھتی رہی ہوں' ان کے آنسوؤں کے سامنے تمہاری کوئی حیثیت' کوئی اوقات نہیں۔" قہر آلود نظروں سے رجاب اس کے چہرے کے بچھتے تاثرات دیکھ رہی۔

رجاب... میں تمہارے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کر چکا ہوں' قبول کر رہا ہوں... ہر سزا کے لیے تیار ہوں مگر اس کے "" ...بعد کیا میں مستحق نہیں کہ تم مجھے معاف کر دو' اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ تم اللہ کے لیے مجھے

تم صرف ٹھوکروں کے مستحق ہو' خاک میں مل کر خاک ہو جانے کے مستحق ہو' مگر بخشے جانے کے ہرگز نہیں۔" " رجاب بپھر اٹھی' اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔

اب خود وقت کے شکنجے میں آئے ہو تو اللہ کی یاد آئی ہے تمہیں' اللہ کے لیے تم نے مجھ پر رحم کیا تھا' مجھے بخشا تھا "" میری التجائیں سنی تھیں؟ اس وقت اللہ کی یاد اور خوف نہ تھا تمہیں جب میں اس کا ہی واسطہ دے کر رحم کی بھیک مانگ رہی تھی' گڑگڑا رہی تھی اور تم... ایک کمزور لڑکی پر اپنی طاقت آزماتے ہوئے' اسے اپنے غرور کا نشانہ بناتے رہے "تمہیں رحم کیوں نہ آیا... بتاؤ مجھے...؟

"میں نہیں جانتا مجھے اس وقت کیا ہو گیا تھا... میں وہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا کبھی بھی نہیں۔ "

itsurdu.blogspot.com

جھوٹ مت بولو میرے سامنے۔" رجاب کی غرائی ہوئی آواز میں شقران کی لرزتی آواز دب گئی۔ "

" تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تمہیں کیا ہوا تھا' میں آج تک ان شر انگیزیوں کو نہیں بھول سکی ہوں جو اس رات میں نے تمہاری آنکھوں میں دیکھی تھیں۔ شیطان غالب ہوا تھا' تمہاری نیت میں فتور تھا' جو تم کرنا چاہتے تھے وہ نہ ہو سکا تو تم نے یہ کر دیا جو تم نہیں کرنا چاہتے تھے' یہ کہنا چاہتے ہو تم...؟" رجاب کا لہجہ بلند اور بھڑکتا ہوا تھا۔

" ہاں... یہ سچ ہے۔" لرزتے لہجے میں شقران نے اعتراف کیا' رجاب چند لمحوں تک زہر بار نظروں سے اس کے جھکے سر کو دیکھتی رہی اور پھر گہری سانس لے کر واپس صوفے سے پشت ٹکائی۔

"دو رستے ہیں تمہارے پاس... دو راستے مطلب دو سزائیں جن میں سے ایک تمہیں خود اپنے لیے منتخب کرنی ہوگی۔"

رجاب کے سرد لہجے کو سنتا وہ بس سر جھکائے ساکت رہ گیا۔

" پہلی سزا... تمہیں شہرام بھائی اور سحر بھابی کے سامنے ایک اعتراف کرنا ہے... پہلے مجھے یہ بتاؤ کیا وہ دونوں جانتے ہیں تمہارے اس رات کے کارنامے کے بارے میں؟" رجاب کے کڑے لہجے پر شقران نے اس کی جانب دیکھے بغیر اثبات میں جواب دیا۔

" ٹھیک ہے... تو پھر اب تم ان سے کہو گے کہ وہ صرف آدھا سچ جانتے ہیں' پورا سچ یہ ہے کہ اس رات تم نے کسی کو نہ صرف اپنے شر اور جنون کا نشانہ بنایا تھا بلکہ عصمت کے پرخچے اڑانے جیسا کام کر کے منہ بھی سیاہ کیا تھا۔" رجاب کی غصیلی آواز سنتے ہوئے شقران کو لگا کہ جیسے اس کا وجود کسی چٹان سے ٹکرا گیا ہو' گنگ نظروں سے وہ اسے بس دیکھتا رہا۔

" فکر مت کرو' تمہاری اس عیاشی میں امام سمیت میں تمہارے کسی دوست کو نہیں گھسیٹ رہی جو اس رات تمہارے ساتھ تھے اور کمال کے تماشائی تھے۔ جو کچھ کیا تم نے تنہا ہی کیا' یہ بہت حد تک سچ بھی ہے۔" کاٹ دار نظروں سے شقران کے فق ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسے ایک عجیب سی طمانیت دل میں اترتی محسوس ہوئی تھی۔

" کیوں... آواز بند ہو گئی' یاد ہے' اس رات میری آواز بھی بند ہوئی تھی؟" ایک زہریلی مسکراہٹ رجاب کے لبوں کی تراش میں ابھر کر معدوم ہو گئی تھی۔

" یہ سچ ہے کہ میرے گناہ نے مجھے انسانیت کے مقام سے گرا دیا تھا... تمہارے چہرے کا تقدس پامال کرنے کا گناہ مجھ سے سرزد ہوا مگر تمہاری عزت و حرمت کو میرے کسی ناپاک ارادے سے نقصان نہیں پہنچا' یہ تم سے زیادہ بہتر اور کون

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

جانتا ہوگا‘ تم مجھے ناکردہ گناہ کی سزا دینا چاہتی ہو؟“ اس کے تنے تاثرات دیکھتا وہ بمشکل بول سکا۔

”گناہ تو میرا بھی نہ تھا‘ نہ ہی کوئی ایسا جرم میں نے کیا تھا جس کی سزا میں برسوں سے جھیل رہی ہوں تمہارے عتاب کا شکار ہو کر۔“

”تمہیں یہ اعتراف اپنے بھائی کے سامنے کرنا ہی ہوگا۔“

”مگر... یہ سچ نہیں ہے۔“ شقران کی آواز کسی گہری کھائی سے ابھری تھی۔

”یہ میں جانتی ہوں‘ تم جانتے ہو... اور کون...؟“

”اللہ جانتا ہے۔“ وہ لرز اٹھا۔

”اللہ تو سب جانتا ہے... کسی کے ساتھ ناجائز کرو گے تو کہیں نہ کہیں خود بھی ناجائز بھگتو گے۔“

”اپنے بھائی کے سامنے تم وہی کہو گے جو میں چاہتی ہوں‘ سچ صرف یہ ہے کہ تم نے مجھے کسی قابل نہیں چھوڑا۔“

”وہ ساری زندگی میرا چہرہ نہیں دیکھیں گے رجاب... وہ ختم ہو جائیں گے‘ یہ سن کر...“ شقران کی آواز کانپ رہی تھی۔

”میرا بھائی بھی ختم ہو گیا تھا‘ میرا چہرہ بھی دیکھنے کے قابل نہیں رہا تھا مگر میرا بھائی دیکھنے پر مجبور تھا۔“ رجاب حلق کے بل چیخی‘ اس کی لہو رنگ آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں۔

”تمہیں یہ خوف ہے کہ یہ گھناؤنا اعتراف اپنے بھائی کے سامنے کرتے ہوئے تمہیں اور انہیں کتنی اذیت سے گزرنا پڑے گا مگر وہ اذیت اس اذیت سے بہت کم ہوگی جو تم نے مجھے اور میرے بھائی کو پہنچائی تھی... میں جانتی ہوں کہ اپنے بھائی‘ بھابی کے سامنے یہ اعتراف کر کے تم ان سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہو گے مگر فکر مت کرو‘ زندہ تم تب بھی رہو گے‘ دیکھو... آخر میں ابھی تو تمہارے سامنے زندہ بیٹھی ہوں‘ تمہارے ہاتھوں زندہ زمین میں گردن تک دفن ہونے کے باوجود آج تک سانس لے رہی ہوں... جس عورت کو اپنی جان کی پروا رہے نہ عزت کی‘ اسے پھر کسی بھی حد تک جانے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی اور میں وہی عورت ہوں... اس رات کے بعد میرے پورے خاندان میں کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جسے میرے دامن کے داغدار نہ ہونے کا یقین ہوتا‘ کسی کو شک و شبہ نہ تھا اس سچ پر کہ میں نے اپنے چہرے کے ساتھ اپنی عزت بھی گنوا دی ہے۔ میرا بھائی کس‘ کس کو میری پاک دامنی کا یقین دلاتا‘ وہ ان سب کی زبانیں نہ روک سکا تو ان سب سے ہمیشہ کے لیے تعلق ختم کر دیا۔ اس وقت دنیا کے سامنے میرے دامن کے پاک

itsurdu.blogspot.com

ہونے' میرے تقدس کی گواہی دینے کے لیے تم موجود نہیں تھے' اب تمہارے اس جھوٹے اعتراف کو سچ ثابت کرنے کے لیے مجھے کسی گواہ کی ضرورت نہیں۔ تمہارے اعتراف کی تصدیق میں خود کروں گی' تمہارے گھر والے تم سے زیادہ مجھ پر یقین کرنے کے لیے مجبور ہو جائیں گے' نہیں یقین کرنا ہی ہوگا' تم اپنی درندگی میں کسی پر بہیمانہ تشدد کر سکتے ہو' کسی کا چہرہ بگاڑ سکتے ہو' زندگی خراب کر سکتے ہو تو عزت بھی خراب کر سکتے ہو... شہرام بھائی کے سامنے تم یہ اعتراف کیسے کرو گے' یہ تمہارا مسئلہ ہے' اس کے بعد میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ سب کچھ میرے اور تمہارے درمیان ختم ہو جائے گا' تمہیں دوبارہ کبھی میرا چہرہ نظر تک نہیں آئے گا' میری طرف سے تم آزاد ہو جاؤ گے۔"

"نہیں... اس بھیانک اعتراف کے بعد میں صرف زندگی کی قید سے آزاد ہونا چاہوں گا۔ اس رات کی تاریکیوں میں منہ کے بل گرنے کے بعد بہت وقت لگا تھا مجھے دوبارہ اپنے بھائی کی نظروں میں اٹھ کھڑے ہونے میں... لیکن یہ اعتراف مجھے زمین کی سطح پر نہیں رہنے دے گا۔" شفران کا لہجہ خشک پتے کی طرح لرز رہا تھا۔

"یہی تو اصل سزا ہوگی تمہاری' قبر کی تاریکی میں سانس لیتے ہوئے زندگی گزارنے کا مزا اب تمہیں چکھنا ہوگا' میں تو چکھ چکی ہوں... تمہاری بدولت۔" وہ تلخ لہجے میں بولی جبکہ شفران خود کو قبر میں اترتا محسوس کر رہا تھا۔

"اب دوسری سزا بھی سن لو' شاید اسے سننے کے بعد پہلی سزا کی سختی کچھ کم لگے' تمہیں میں نے کوئی حتمی سزا سنانے کا اختیار اپنے پاس نہیں رکھا' آخری فیصلہ تمہارا ہی ہوگا۔" رجاب کے تلخ لہجے پر شفران نے زخم خوردہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"نہیں... اس میں تمہیں کسی ناکردہ گناہ کا اعتراف نہیں کرنا بلکہ سب کے سامنے اپنی زندگی کا انتہائی اہم فیصلہ رکھنا ہے' وہ فیصلہ جو لفظ بہ لفظ میرا ہوگا مگر ادا تمہاری زبان سے ہوگا وہ بھی قطعی انداز میں' کسی بھی رد و بدل یا اختلاف کرنے کی گنجائش کا تاثر دیے بغیر... کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ وہ فیصلہ تمہارا نہیں... حقیقتاً وہ فیصلہ کبھی تمہارا ہو نہیں سکتا۔" رجاب کے لہجے میں طنز کے نشتر تھے۔ "اور وہ فیصلہ ہوگا' مجھ سے شادی کا... اپنے بھائی سمیت سب کو یہ فیصلہ تم سناؤ گے کہ تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔" وہ کہہ رہی تھی جب کہ شفران شدید بے یقینی اور دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ان سب کو یہ یقین دلانا تمہارا مسئلہ ہے کہ مجھ سے شادی کا فیصلہ تمہارا آخری فیصلہ ہے اور یہ بھی کہ تم نے بہت سوچ

itsurdu.blogspot.com

سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے' یقیناً تمہارے فیصلے کی مخالفت کی جائے گی مگر تمہیں سب کو راضی تو کرنا ہی ہوگا... جہاں تک بات ہے میرے گھر والوں کی تو ان کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو' بظاہر تمہارے پاس سب ہی خوبیاں موجود ہیں... تمہاری مکروہ حقیقت سے تو صرف میں واقف ہوں۔ باقی کوئی تمہیں رد نہیں کر سکتا۔" وہ چند لمحوں تک سپاٹ نظروں سے شقران کو دیکھتی رہی۔ جواب بھی یقین اور بے یقینی کے سمندر میں ابھر کر ڈوب رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں کہ پہلی سزا کی طرح دوسری سزا کی اذیت بھی آخری سانس تک تمہیں جکڑے رکھے گی' دن رات تمہیں اس چہرے کو دیکھنا ہوگا جس کے خال وخد میں تمہیں اپنی سفاک حقیقت نظر آئے گی' ساری زندگی کا ایک ایک پل اپنے گناہ کا بوجھ اٹھائے رکھ کر گزارنا ہوگا' اپنے لیے میری نفرت کو پروان چڑھتے دیکھنا ہوگا۔ اس سب کے باوجود تم قابل رحم نہیں ہوسکو گے کیونکہ سزا تو سزا ہے' اس میں بھی سب کچھ میرے اور تمہارے درمیان رہے گا۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے لیے کون سی سزا چنتے ہو' پر نجات تمہارے لیے کہیں نہیں... کون سی سزا تمہارے لیے قابل قبول ہے' مجھے جلد آگاہ کر دینا۔" سرد لہجے میں بات مکمل کرتی وہ ایک طرف ہو کر اپنی جگہ سے اٹھی مگر دوسرے ہی قدم پر اسے رکنا پڑا' گردن موڑ کر اس نے پہلی نگاہ شقران کی گرفت میں موجود اپنے ہاتھ پر ڈالی اور پھر دوسری نگاہ اس پر جو اب اپنے قدموں پر اٹھتا اس کے مقابل کھڑا ہو گیا تھا۔

"مجھے یقین تھا کہ تم میری طرح نہ ظالم ہو سکتی ہو نہ بے رحم... پہلی سزا میرے لیے موت کا پروانہ ہے تو دوسری سزا' سزا نہیں' ایک نئی زندگی کی نوید ہے' جس میں آخری سانس تک تم میرے ساتھ ہو گی' جس میں تمہارا تصور نہیں' مجسم حقیقت بن کر تم میری آنکھوں کے سامنے رہو گی' اس کے بعد میرا انجام کتنا عبرت ناک ہوتا ہے' مجھے پروا نہیں... مگر ایک امید ضرور رہے گی کہ تم مجھے معاف کر دو گی۔" رجاب کی پیشانی پر بڑھتی شکنیں بھی اسے بات مکمل کرنے سے نہیں روک سکی تھیں' اس کی گرفت میں رجاب کا ہاتھ بدستور تھا۔

"مجھے یہ کہنا پڑے گا... تم نے میری اس شدید خواہش کو میرے سامنے کسی اور روپ میں رکھ دیا ہے' جسے زبان تک لانا اس سے پہلے میرے لیے بہت دشوار تھا۔ میں بہت جلد سب کے سامنے یہ فیصلہ سناؤں گا مگر اس سے پہلے تم یہ جان لو کہ میری زندگی میں واقعی رجاب کے سوا کسی عورت کی گنجائش نہیں۔" بہت اعتماد سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ قطعی انداز میں اقرار کر گیا تھا۔ دوسری جانب رجاب کے تاثرات ایک پل کو بدلے مگر اگلے ہی پل وہ ایک جھٹکے سے اپنا

itsurdu.blogspot.com

ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑا گئی تھی۔

مزید کچھ کہنا باقی ہے؟" وہ سلگ کر بولی۔ "

رجاب... میں اس قابل ہوں کہ تم میری نفرت میں حد سے گزر جاؤ... لیکن اس نفرت کی حد کے آگے جس جذبے کا" سلسلہ پھیلا ہے اس کی کوئی حد نہیں اور وہ سلسلہ محبت کا ہے۔" شفران کے لہجے کی گمبھیرتا نے اسے ایک پل کے لیے ساکت کر دیا' اس کی گہری آنکھوں میں پھوٹتی روشنیاں غیر معمولی نہیں تھیں' اسے مزید کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر وہ سرعت سے پلٹ کر بس اس کی نظروں کے حصار سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

شہر کے معروف ہوٹل میں زرکاش نے ولیمہ کا اہتمام رکھا تھا' جس میں اس کے کچھ قریبی اور خاص دوست احباب موجود تھے' دراج نے زیادہ سوشل ہونے کا ثبوت دیا تھا' اس نے ہاسٹل کی تمام فرینڈز کو انوائیٹ کیا اور اب وہ اپنی شاندار نشست پر طمطراق سے بیٹھی سب کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی اپنی خوشی میں سب کو یاد رکھنے کا رواج دراج نے اس اہم موقع پر بھی قائم رکھا تھا' ہاسٹل کی سب ہی لڑکیاں زرکاش سے واقف تھیں اور دراج سے اس سے خاص تعلق سے بھی' آج وہ ان سب کے تمام شک و شبہات دور کر کے یہ ثابت کر چکی تھی کہ زرکاش سے اس کا تعلق کس درجے اٹوٹ ہے' سرشاری' سرخوشی اور زرکاش کی رفاقت کا یقین و اعتماد اس کی ایک ایک جنبش سے عیاں تھا' تقریب کی مناسبت سے بیش قیمت حسین لباس زیب تن کیا' سر سے پیر تک آرائشی ہتھیاروں سے سج کر' مہارت سے کیے گئے تمام سولہ سنگھار کے بعد وہ بلاشبہ آسمان سے اتری حور ہی دکھائی دے رہی تھی' دوسری جانب بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس زرکاش سے بھی نگاہ ہٹانا ناممکن تھا' اس کی پُروقار شخصیت وجاہت کا نمونہ تھی' دونوں سب کی توجہ کا مرکز بنے بہت مسرور دکھائی دے رہے تھے۔ دراج کی خاص ہدایت پر زنائشہ اپنی نگرانی میں اس کی تمام فرینڈز کا فوٹو سیشن کر رہی تھی۔

جب رجاء نے اسے رجاب کی آمد کا بتا کر حیران کر دیا' اس سے پہلے کہ رجاب اس تک پہنچتی' وہ رجاء کے ساتھ اس کی جانب چلی گئی۔

تم نے کنفرم نہیں کیا تھا لیکن مجھے پتا تھا کہ تم میری بات نہیں رد کرو گی' دراج نے بھی کئی بار تمہارا پوچھا' اب تمہیں " دیکھ کر بہت خوش ہو گی۔" گرم جوشی کے ساتھ اس سے ملتے ہوئے زنائشہ نے کہا۔

itsurdu.blogspot.com

اَلسَلامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

www.PakDigestNovels.Com پر خُوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر

رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

itsurdu.blogspot.com

بس آغا جان کی طرف سے اجازت ملنے میں تھوڑی مشکل ہوئی' ورنہ تمہارے اور دراج کی محبت بھرے اصرار کے "

بعد میں یہاں نہ آتی' ممکن ہی نہیں تھا۔" رجاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

رجاب... سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی ہو' بہت پیاری لگ رہی ہو۔" رجاء نے دل سے تعریف کی۔ "

رجاء بالکل سچ کہہ رہی ہے' رجاب... پہلی نظر میں تمہیں پہچان ہی نہ سکی میں' بس یہ دکھائی دیا کہ حسین زلفیں "

کھولے ایک سرو قد پری وش چلی آرہی ہے۔" زنائشہ کی تعریف پر رجاب بے ساختہ ہنس دی' اس کی دلکش ہنسی کا سحر

ایک پل کے لیے زنائشہ اور رجاء پر بھی طاری ہوا تھا' نازک ایمبرائیڈری سے سجے آف وہائٹ لباس میں اس کی دودھیا

رنگت دمک رہی تھی' ہمیشہ پونی ٹیل یا جوڑے کی شکل میں قید رہنے والے لائٹ براؤن ریشمی بالوں کا آبشار آج

آزادی سے اس کی پشت پھیلا ہوا تھا' ہلکے سے میک اپ نے اس کے چہرے کے بدنما نشان چھپائے تو نہیں لیکن پھر بھی

اس کی خوب صورتی ہر نشان پر غالب آرہی تھی مزید ستم اس کی آنکھیں' جن کو کسی سجاوٹ کی ضرورت نہیں تھی۔

رجاء... سحر بھابی تمہیں یہاں کیسے برداشت کر رہی ہیں... موڈ تو ٹھیک ہے ان کا؟" رجاب نے پوچھا۔ "

اب ان کے موڈ کا اندازہ تم خود لگا لینا اور برداشت تو نہیں کرنا ہی پڑے گا ساری زندگی۔" رجاء شرارت سے مسکرا کر "

بولی۔

رجاء... تم رجاب کو بھابی کے پاس لے جاؤ میں آتی ہوں' ذرا کچھ دیر اور انتظار میں ہلکان ہو جاؤں۔" زنائشہ کے خفت "

بھرے انداز نے رجاب کو چونکایا۔

عرش نہیں پہنچا ابھی تک؟" رجاب کے سوال پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔ "

مجھے لگا تھا کہ میں ہی بہت لیٹ ہو گئی ہوں' مگر یہاں تو خاص مہمان ہی لیٹ ہو گئے... اتنی پیاری لگ رہی ہو تم' ہماری "

نظر لگنے سے بہتر ہے کہ تمہیں عرش کی نظر لگ جائے۔" رجاب نے اس کی اداسی دور کرنی چاہی۔

میں کب سے اسے کہہ رہی ہوں' کال کر کے کھری کھری سناؤ' پانچ منٹ میں سامنے کھڑے ہوں گے موصوف۔" "

رجاء نے خشمیں لہجے میں جتایا۔

وہ عرش ہے' امام نہیں... مجھے یقین ہے وہ ضرور آئے گا' اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔" زنائشہ نے بھی فوراً جتایا۔

تو ٹھیک ہے پھر ایسا کرو' یہ ایک پھول پکڑو اور کرتی رہو انتظار۔" رجاء نے رجاب کے ہاتھوں میں موجود خوش رنگ "

itsurdu.blogspot.com

پھولوں کے بکے سے ایک گلاب نکال کر جھٹ اسے تھمایا۔

رجاء... میں کال اس لیے نہیں کر رہی کہ میں اس پر غصہ کر کے اپنا اور اس کا مزاج برہم نہیں کرنا چاہتی۔'' زنائشہ نے زچ ہو کر مزید بھی کچھ کہنا چاہا مگر رجا ان سنی کیے رجاب کو ساتھ لیے آگے بڑھ گئی' ایک طائرانہ نگاہ اس نے ارد گرد خوب صورت اور پُر رونق ماحول پر ڈالی۔

تاسف کے ساتھ اس کا چہرہ ہی نہیں دل بھی بجھ گیا تھا' انتظار کی حد ختم ہو چکی تھی' پتہ نہیں وہ کس دل سے یہاں موجود تھی ورنہ دل مکمل اچاٹ ہو چکا تھا' اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب زرکاش نے عرش کی آمد کے بارے میں سوال کیا تو وہ کیا بہانہ بنائے گی' فضا میں سُر بکھیرتے آرکسٹرا کی مدھم لہریں دل کی اداسی کو اور گہرا کر رہی تھیں۔

ایک آخری نگاہ ریسپشن کی طرف چھائے سکوت پر ڈالتی واپس پلٹ رہی تھی جب یک دم دل کی دھڑکن رکی' یقین و بے یقین کے سمندر میں غوطہ زن وہ پلکیں نہیں جھپک سکی تھی' بلیک پینٹ اور ڈارک میرون شرٹ میں اس کی آئیڈیل قدو قامت اور مقناطیسی شخصیت نے جانے کتنی نگاہوں کو ساکت کر دیا ہو گا' ریڈ کارپٹ میں چھپے چند اسٹیپس کی طرف آتا وہ یک دم ٹھٹکا تھا' سنہری لباس میں جھلملاتے زنائشہ کے سراپے نے اس کے قدم روک لیے تھے' عرش کی آمد اس کا وہم نہیں تھی' اس یقین کے ہوتے ہی زنائشہ کا چہرہ کھل اٹھا تھا' موسیقی اب سماعتوں میں رس گھولنے لگی تھی۔

''یہ کوئی وقت ہے آنے کا؟ میں نے تمہارے لیے خود پر اتنی توجہ دی تھی۔'' وہ شدید ناراضگی سے گلہ کر گئی۔

''تو میں تمہاری خاطر ہی تو آیا ہوں' بالکل وہی سنہری پروں والی پری دکھائی دے رہی ہو جس کی کہانیاں بچپن میں' میں شوق سے پڑھتا تھا اور خوابوں میں اس کی سنگت میں اڑتا پھرتا تھا...''

''عرش... تم نے بچپن میں کبھی کوئی بچپن والا کام نہیں کیا؟'' حیرت سے پوچھتی وہ اس کی خشمگیں نظروں پر بمشکل مسکراہٹ روک سکی۔

''تم ہو تو بچپن والے کام اب تک کرنے کے لیے' مارزن کی پیروکار۔'' عرش کے جواب پر وہ ہنسی۔

''ویسے ابھی مجھے لگا کہ آج پری خطرے میں ہے' مجھے منتر مل گیا ہے اسے قابو کرنے کا۔''

''کوئی فائدہ نہیں تمہارے جنتر منتر شہرام بھائی کے سامنے بے اثر ہی رہیں گے۔'' وہ نخوت سے بولی۔

itsurdu.blogspot.com

یہ صرف تمہاری خوش فہمی ہے زنائشہ۔'' عرش نے دھیرے سے ہنستے ہوئے جیسے مضحکہ اڑایا۔''

خوش فہمی کا پتہ نہیں لیکن میں تمہارے آنے کے بعد اب پہلے سے زیادہ خوش ہوں عرش' جہاں تم موجود ہوتے ہو''

وہاں سب کچھ اتنا اچھا کیوں لگنے لگتا ہے' بتاؤ تو ذرا یہ راز کیا ہے؟'' زنائشہ کی تشویش پر عرش نے حیرت سے اسے دیکھا

اور اگلے ہی لمحے وہ ہلکے سے قہقہے کے ساتھ بڑے دلکش انداز میں بولا۔

''تم مجھ سے محبت ہی اس قدر کرتی ہو اس لیے تمہیں ایسا لگتا ہے۔''

ہاں' محبت تو میں بہت کرتی ہوں' تم میری ساری باتیں جو مان لیتے ہو۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولی۔''

www.PakDigestNovels.Com

تیز روشنیوں میں اس کا بے تحاشا حسن و رعنائی سے بھرپور سجا سنورا سراپا آنکھوں کو ساکت کر دینے والا تھا مگر آئینے کے سامنے وہ اپنے جھلملاتے عکس کو نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ اپنے تن کی زینت اپنے ان زیورات کو دیکھ رہی تھی جو اسے اس کی اہمیت اور مقام کا احساس دلاتے اس کی طمانیت میں اضافہ کر رہے تھے' زرکاش کی شریک حیات کے طور پر اسے قبول کرنے کے بعد آج صبغہ نے اسے بھی یہ باور کروا دیا تھا کہ ان کے اس خاص تحفے کی پوری حق دار ایک وہی ہے' زرکاش کی بیوی کے لیے صبغہ نے جو اپنے طلائی زیورات سنبھال رکھے تھے وہ زرکاش کے ہی توسط سے اس تک پہنچ گئے تھے' یہ تمغہ پا کر وہ پچھلی تمام اذیتوں کو بھول گئی تھی۔ صبغہ اس کے سامنے نہیں تھیں' آج اپنے ہی بیٹے کی خوشی کے اتنے اہم موقع پر بھی وہ ساتھ نہیں تھیں' مگر ان کی دعائیں ضرور ساتھ تھیں' دور رہ کر بھی صبغہ نے اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا تھا کہ وہ ان کی بہو ہے' اسے اس کا مقام دینے کے لیے وہ اپنی باقی اولادوں کی مخالفت کا سامنا کرنے کا بھی حوصلہ رکھتی ہیں' دل و جان سے تو صبغہ نے اسے تب ہی جیت لیا تھا جب انہوں نے زرکاش کے نام کو ہی نہیں بلکہ زرکاش کو بھی بڑے ظرف کے ساتھ اس کے حوالے کر دیا تھا اور زرکاش... سوچ کا دھارا زرکاش کی سمت جاتے ہی اس کی دھڑکنیں مہک اٹھیں' ایک الوہی مسکراہٹ اس کے لبوں پر ٹھہر گئی' آئینے میں دیکھتے اپنے ہی عکس سے جھینپ کر اس نے نگاہ چرائی اور بھاری لباس کو سنبھالے ونڈو کے قریب چلی آئی' گہری ہوتی رات کی ہوا کا ایک خوشگوار جھونکا آج کی تمام تھکن کو دور کر گیا تھا' کھلے آسمان پر چمکتا ادھورا چاند اسے مکمل دکھائی دے رہا تھا' اب کہیں کچھ ادھورا اور نامکمل نہیں رہا تھا' ایک شخص کی سنگت' اس کی محبت میں اب تک کہکشاؤں کے سفر میں تھی وہ' زندگی کا یہ رخ اس کے

itsurdu.blogspot.com

لیے بہت انوکھا' دلکش اور جذباتیت سے بھرپور تھا' وہ تو جانے کب سے زرکاش کی محبت میں پور پور ڈوبی تھی مگر زرکاش کی محبت کا یہ روپ اس کے لیے بالکل اجنبی اور دھڑکنوں کو روک دینے والا تھا' اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ زرکاش کی محبت میں اتنی شدت' اتنی بے اختیاری بھی ہوگی... وہ جو ہمیشہ اپنے اور اس کے درمیان حدیں مقرر کرتا آیا تھا اب خود تمام حدوں کو توڑتا اسے روح کی گہرائیوں تک لے گیا تھا' چاہت و محبت سے بھرپور قربت نے اسے احساس دلا دیا تھا کہ زمین پر رہ کر آسمان تک کا سفر کتنا دلنشین ہوتا ہے' اپنے محبوب و مسیحا کی پرت در پرت عیاں ہوتی محبت نے اسے کسی اور ہی دنیا میں پہنچا دیا تھا' جہاں مکمل ہو جانے کا کیف آگیں احساس تھا' جہاں لمس بول اٹھتے تھے' جہاں جذبوں کا تلاطم برپا رہتا تھا' اس طلسم کدے میں وہ مبہوت تھی' شیشے کے فرش پر قدم پھسلنے کا ڈر تھا مگر ایک مضبوط حصار اسے سنبھالنے کے لیے موجود تھا... گہری سانس بھرتے ہوئے اس کی سیاہ آنکھوں میں خمار ٹھہر گیا تھا۔

زرکاش کی وارفتہ گہری نگاہیں اس کے رخساروں کو دہکا گئی تھیں' وہ دوبارہ اس کی جانب دیکھ نہیں سکی جو اس کے ماورائی روپ کو آنکھوں میں اتارتا قریب آگیا تھا۔

"مجھے یقین ہے کہ باہر ایسا کچھ نہیں جو تمہارے لیے مجھ سے زیادہ اہم ہو۔" دھیرے سے زرکاش نے اس کا چہرہ اپنی سمت اٹھایا جس کی پلکیں حیا کے بوجھ سے جھک رہی تھیں' محجوب مسکراہٹ نے اس کے شنگرفی ہونٹوں کو مزید دلکش بنا دیا تھا۔

"دراج... آخر کہاں گئے وہ محبت کے بے خوف اظہار' وہ شوخیاں؟ مجھے تو نہیں پسند یہ چھوئی موئی بنی' شرمائی لجائی سی دراج۔" اس کی مسکراتی نظروں اور شرارتی لہجے پر دراج کا چہرہ مزید سرخ ہوا۔ اپنے حنائی ہاتھ اس کے سینے پر رکھتی وہ پیشانی بھی اس کے سینے سے ٹکاتی چھپنے کی کوشش کرنے لگی۔

"تمہاری ہر ادا' روپ بہت حسین ہے اور مجھے بہت عزیز بھی... یہ میری محبت کی حد ہی تو ہے کہ مجھے تمہاری بدمزاجیاں' ہٹ دھرمیاں بھی دل و جان سے پیاری رہی ہیں۔" جھلملاتے زرتار دوپٹے میں چھپے اس کے خوشنما سر سے چہرہ ٹکائے وہ گمبھیر بھاری لہجے میں بولا۔

"کبھی' کبھی مجھے لگتا ہے کہ تم نے کوئی شدید قسم کا جادو کر رکھا ہے مجھ پر جس کا توڑ دنیا میں کہیں نہیں... ویسے اتنی حسین جادوگرنی کے سحر سے میں آزاد ہونا بھی نہیں چاہتا۔"

itsurdu.blogspot.com

"میں کوئی جادوگرنی نہیں ہوں۔" سر اٹھا کر دراج نے خفت سے اسے دیکھا۔

"ہاں' جادوگرنی تم پہلے تھیں' اب تو تم میری پیاری سی' شرمیلی سی دلہن ہو۔" مسکراتے ہوئے زرکاش نے اس کا گلاب ہوتا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔

"دراج... تم خوش ہو؟" اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

"بہت خوش ہوں زرکاش... آپ کی وجہ سے اتنی خوشیاں ملی ہیں کہ میرا دامن تنگ پڑ رہا ہے۔" اپنے چہرے کے گرد موجود اس کے ہاتھوں کو تھامے وہ بولی۔ "مجھے معلوم ہے کہ میرا دامن خوشیوں سے بھرنے کے لیے آپ کو کتنی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا' آپ زبان سے نہ کہیں مگر میں جانتی ہوں کہ بظاہر چہرے پر مسکراہٹ سجائے آپ اب تک کس اذیت سے گزرتے رہے ہیں۔"

"دراج... اس سب کے باوجود میں بھی بہت خوش ہوں' تمہارے لیے' اپنے لیے کیونکہ اب ہم ایسے راستے پر چل رہے ہیں جس کی منزل کی ہمیں خبر ہے... سب کچھ ایک دم سے سہل نہیں ہوتا' آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہوگا' ساری اذیتیں بھی ختم ہوں گی' مجھے یقین ہے کہ تم اسی طرح میرے ساتھ' میرے ہم قدم رہیں تو بقیہ دشواریوں سے بھی ہم گزر جائیں گے مگر ابھی ہمیں پہلے سے زیادہ ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہوگا' ابھی مشکل وقت ختم نہیں ہوا' مجھے قدم قدم پر تمہارا ساتھ' تمہارا دیا گیا حوصلہ اور رہنمائی چاہیے۔"

"میں تو ہمیشہ سے آپ کے ساتھ' آپ کے ہم قدم ہوں' میری وجہ سے آپ کی مشکلات میں اضافہ نہیں ہوگا' میں کبھی آپ کو تکلیف پہنچانے کا سبب نہیں بنوں گی... مطمئن رہیں' یہاں تک پہنچنے کے بعد اب آگے کی دشواریاں ہمارا راستہ نہیں روک سکتیں۔" دھیمی آواز میں اسے یقین دلاتی وہ اس کے چہرے پر بکھرتی آسودگی اور روشن آنکھوں میں اپنے لیے موجزن محبت کے بحر بیکراں کو بخوبی دیکھ رہی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

سخت مضطرب وہ کمرے میں اِدھر اُدھر چکر لگاتا یہی سوچ رہا تھا کہ زنانشہ سے کیسے معذرت کرے کہ وہ رجاب کو اس کے گھر ڈراپ کرنے نہیں جاسکتا... کم از کم وہ اس وقت ذہنی طور پر بالکل بھی رجاب کے گھر کے کسی بھی فرد کا سامنا کرنے کے لیے تیار نہ تھا' شہرام نے گھر آتے ہی اسے حکم دیا تھا کہ رجاب کو ڈراپ کرنے وہی جائے گا... ان کے سامنے

itsurdu.blogspot.com

وہ کیا کہتا' مدد کے لیے عرش کو کال کی مگر رجاب کے گھر تک جانے سے وہ صاف انکار کر گیا تھا' امام تو کسی قیمت پر اس وقت آنے والا نہیں تھا' ایک ہی راستہ رہ گیا تھا کہ وہ زنائشہ سے کہہ کر عرش کو اس کام کے لیے مجبور کرے' زنائشہ سے وہ سر درد کا بہانہ ہی کر کے معذرت کر لے گا' اپنے ارادے پر عمل کرنے کے لیے تیز قدموں سے وہ کمرے سے نکل گیا' ہال میں داخل ہو ہی رہا تھا کہ اچانک ہوتا تصادم اسے حواس باختہ کر گیا' یقیناً وہ بھی عجلت میں ہی تھی جو اس ٹکرا و پر بوکھلا رہی تھی' توازن الگ بگڑا' شقران کو لگا تھا کہ جیسے ریشم کا نرم ملائم گولا اس کے سینے سے ٹکرایا اور بازوؤں میں ٹھہر گیا ہو' ایک پل کو تو رجاب کے حواس بھی مختل ہوئے اگلے ہی پل اس کے حصار سے گھبرا کر نکلنے کی کوشش میں ناکام ہوتی وہ زرد پڑ گئی' کانپتے لرزتے ہاتھوں سے اس نے اپنی گردن کی نازک زنجیر جو کہ شقران کے گریبان کے بٹن میں اٹک گئی تھی' نکالنی چاہی تھی مگر... سانس روکے شقران اس کی لانبی گھنی پلکوں پر نظر جمائے جیسے پتھر ہو گیا تھا۔ گریبان پر سرسراتی مرمریں انگلیوں کا لمس یک دم ہی اسے ہوش میں لے آیا تھا۔

ایک منٹ... میں نکال دیتا ہوں ورنہ چین اس طرح ٹوٹ جائے گی۔'' اس سے پہلے کہ حواس باختگی میں وہ اپنا نقصان'' کر لیتی شقران نے اسے روکا' منٹ بھی نہیں لگا تھا الجھی زنجیر کو بٹن سے الگ ہونے میں' غصہ' ناگواری تھی یا کیا تپتے ہوئے سرخ چہرے کے تاثرات شقران کی گہری نظروں سے چھپ نہیں سکے تھے' آزادی ملتے ہی وہ اسے کسی معذرت کا موقع دیے بغیر پلٹتی تیز قدموں سے زنائشہ کے کمرے کی سمت بڑھ گئی مگر تب ہی زنائشہ چینج کر کے دھلے دھلائے چہرے کے ساتھ خود ہی کمرے سے نکل آئی' ناچار رجاب کو اس کی تقلید میں واپس منتظر کھڑے شقران تک آنا پڑا تھا۔

شقران... ابھی عرش کی کال آئی ہے وہ گھر آ رہا ہے' ہم اس کے ساتھ ہی چلے جائیں گے۔'' زنائشہ نے سوالیہ نظروں'' سے اسے دیکھا۔

نہیں' میں ہی جاؤں گا' آ جاؤ۔'' ایک اچٹتی نگاہ رجاب کے تنے ہوئے چہرے پر ڈال کر وہ آگے بڑھ گیا۔''

رجاب... تم شقران کو ایڈریس سمجھاؤ گی' تم آگے بیٹھو' میں پیچھے بیٹھتی ہوں۔'' زنائشہ اس کی مرضی جانے بغیر بیک'' سیٹ پر جا بیٹھی سو دل پر جبر کرتے ہوئے اسے فرنٹ سیٹ پر آنا پڑا' بہت مختصر الفاظ میں اس نے شقران کے استفسار پر گھر کا ایڈریس سمجھایا تھا۔ گاڑی شقران نے گھر کے باہر ہی روک کر زنائشہ کو جلد آنے کی تاکید کی۔

آپ بھی ساتھ آئیے... آغا جان بہت خوش ہوں گے آپ سے مل کر۔'' رجاب نے رک کر اسے مخاطب کیا۔''

itsurdu.blogspot.com

ان سے ضرور ملاقات ہو گی مگر ابھی کے لیے معذرت۔'' ڈانواں ڈول ہوتے اعتماد کو سنبھالتا وہ بولا جبکہ ناگوار نظریں اس پر سے ہٹا کر رجاب' زنائشہ کا ہاتھ تھامے گیٹ کے اندر غائب ہو گئی تھی۔

راسب اور ندا سے تعارف کرواتے چند باتوں میں ہی دس منٹ گزر گئے۔ ندا کے محبت بھرے انداز اور اپنائیت نے اسے شرمندہ کر دیا تھا' ان کے اصرار کے باوجود زنائشہ زیادہ دیر نہیں رک سکی تھی' اس چیز کا اسے بھی قلق تھا۔ رجاب اسے گیٹ تک چھوڑنے آئی تو سب سے آگے راسب ہی تھے جو بطور خاص شکر ان کی وجہ سے ہی باہر آئے تھے' راسب کے سامنے اس نے کس طرح اپنا اعتماد بحال رکھا یہ وہی جانتا تھا' ان کی بارعب' پُر وقار شخصیت مقابل کو زیر کرنے کے لیے کافی تھی تو دوسری جانب رجاب کی خود پر جمی تیز نگاہیں... راسب سے جانے کی اجازت لینے تک وہ نہ رجاب سے نظر ملانے کے قابل تھا اور نہ ہی خود سے۔

آغا جان... زنائشہ سے آج آپ کی اور بھابی کی ملاقات ہو ہی گئی تو میں اس کے بارے میں آپ دونوں کو کچھ بتانا چاہتی ہوں۔'' راسب کے ہمراہ لاؤنج میں آتے ہوئے اس نے ندا کو بھی مخاطب کیا۔

وہ عرش کی منکوحہ ہے یہ تو تم بتا چکی ہو' سحر بھی اس کا ذکر کر چکی ہیں اور کیا خاص بات ہے جو تم بتانا چاہتی ہو؟'' ندا نے حیرت سے پوچھا۔

میں نے آپ دونوں کو بتایا تھا کہ اس شہر میں زرق کی ایک بہن موجود ہے جو ہاسٹل میں تھی اور زرق سے اس کا براہ راست کوئی تعلق نہیں...''

ہاں تم نے بتایا تھا اور میں صرف تمہاری وجہ سے اب تک خاموش ہوں' ورنہ اچھی طرح خبر لیتا زرق کی... کوئی اپنی ہی بہن سے اس طرح لاتعلق کیسے رہ سکتا ہے جب کہ وہ تنہا بھی ہو...''

آغا جان... آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ زرق کتنے کشیدہ حالات میں اپنی بہن سے الگ ہوا تھا' اس وقت وہ خود اس قابل نہیں تھا کہ اپنی بہن کا سہارا بنتا اور اب اس کے لیے اتنا آسان نہیں اپنی بہن کا سامنا کرنا۔''

یہ سب اپنی جگہ مگر تم زنائشہ کے بارے میں کیا بتانا چاہتی تھیں؟'' ندا درمیان میں بولیں۔''

یہی کہ زنائشہ ہی زرق کی وہ بہن ہے جو اس بات سے قطعی بے خبر ہے کہ زرق کہاں اور کس حال میں ہے۔'' رجاب بہت سنجیدگی سے یہ انکشاف کرتی ندا اور راسب کو دنگ کر گئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

www.PakDigestNovels.Com

ٹیرس کے دودھیا یخ بستہ فرش پر اطمینان سے گرل سے پشت ٹکائے بیٹھی وہ آسمان کو تک رہی تھی' جابجا ٹمٹماتے تارے آنکھوں کو بہت بھلے لگ رہے تھے' عجب سا فسوں رات کے اس پہر آسمان پر طاری تھا۔ آسمان کی سرمائی چادر پر سجے چاند تاروں کے جھرمٹ اس کی توجہ سے کچھ اور تابناک اور روشن ہونے لگے تھے' آنکھیں موند کر اس نے گہری خاموشی میں سرسراتی ہوا کے جھونکوں کو سننے کی کوشش کی' بکھرتی چاندنی کی ٹھنڈی کرنوں کو اس نے اپنے چہرے پر جذب ہوتے محسوس کیا تھا۔ رجاء کے ٹیرس پر کھلے رات کی رانی کے پھولوں کی تیز خوشبو اس کی قوتِ شامعہ سے ٹکراتی طبیعت کو مسحور کر رہی تھی' یک دم ہی اس کے ارد گرد بکھرے پُر فسوں ماحول میں ہلکا سا خلل ہوا تھا' فضاء میں رچی بسی پھولوں کی خوشبو میں ایک اور خوشبو شامل ہوتی اسے چونکا گئی تھی' ایک ایسی دلفریب خوشبو جو روح کو بھی مسحور کر رہی تھی' خوشبو کا منبع اس کے پہلو میں آ ٹھہرا تھا' بند آنکھوں کے ساتھ زنائشہ کے لبوں پر مسکراہٹ اتر آئی تھی' دوسری جانب بہت قریب موجود وہ نفس مبہوت سا اس کے چہرے سے نگاہ نہیں ہٹا سکا' بس ایک ٹک وہ اس کی بند آنکھوں کی جڑی خمدار پلکوں پر تھرکتی چاندنی کو دیکھ رہا تھا' تراشے لبوں پر سجی نم مسکراہٹ پر اپنے دل کو ٹھہرتا محسوس کر رہا تھا' فسوں خیز خاموشی حد سے بڑھنے لگی تھی یا پھر گہری نگاہوں کا اثر... زنائشہ کو اس کی جانب دیکھنا پڑا' یہ الگ بات کہ بھنورا آنکھوں کے سحر سے بچنا بھی عرش کے لیے ناممکن تھا۔

"اس طرح کیوں چپ چاپ دیکھ رہے ہو؟" زنائشہ نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا جو فوری طور پر کچھ کہہ نہ سکا۔ "کبھی کبھی میرے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ تمہاری آنکھیں زیادہ خوب صورت ہیں یا تمہاری مسکراہٹ..." عرش کے دھیمے لہجے پر اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"جانتی ہو' تمہاری مسکراہٹ بہت پیاری ہے' پھول کی طرح تمہارے لبوں پر کھلتی ہے اور مجھے مبہوت کر دیتی ہے" میں نے حقیقتاً پھول کو مسکراتے دیکھا ہے' اس لمحے جب تم میری طرف دیکھ کر' صرف میرے لیے مسکراتی ہو۔" اس کے گمبھیر لہجے نے زنائشہ کی دھڑکنیں بے ترتیب کیں۔ "اسی لیے تو میں تمہیں بس ہنستے مسکراتے دیکھنا چاہتا "ہوں' تمہاری مسکراہٹ مجھے سرشار کر دیتی ہے۔

"یہ تو اچھا ہے میرے لیے' جب تم کبھی مجھ پر برہم ہو گے تو میں مسکرا کر تمہاری برہمی ختم کر دوں گی۔"

itsurdu.blogspot.com

میں کیوں تم پر برہم ہونے لگا؟" عرش نے حیرت سے اسے دیکھا۔ "

کیوں نہیں' ایسا موقع بھی آسکتا ہے' فطری بات ہے' محبت ہونے کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہمیں ایک دوسرے سے "

" کبھی اختلاف نہ ہو' یا برہمی مزاج میں نہ آئے۔

یہ تو ٹھیک کہا' تمہاری طرف سے اختلاف اور برہمی کا پورا خطرہ ہے پر میں تو ایکسپرٹ ہو چکا ہوں' تمہیں راضی کرنے "

" کے لیے البتہ میری برہمی تمہاری ایک مسکراہٹ سے ختم ہونے والی نہیں۔

پھر کیا فائدہ ہوا بقول تمہارے میری کھلتی مسکراہٹ کا..." زنائشہ نے خفت سے اسے دیکھا۔ "

بہت فائدے ہیں مگر تمہارے لیے نہیں میرے لیے' اب اس بارے میں اور کوئی سوال مت کرنا ورنہ دو دن تک "

میری شکل تک دیکھنا گوارا نہیں کرو گی۔" عرش کے شوخ لہجے پر وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔

ویسے غضب کی سنگ دل ہو' ذرا جو میرے دل کی آہ وزاریاں تم پر اثر کر جائیں۔" عرش نے شکوہ کیا۔ "

عرش... کیوں میری وجہ سے اپنی نیند کے دشمن بنے ہو' جا کر سو جاؤ۔" زنائشہ نے مسکراہٹ چھپاتے کہا۔ "

دشمن تو تم اپنی بنی ہوئی ہو' دراج اور زرکاش کے درمیان معاملات ٹھیک ہونے سے لے کر ان کی شادی تک تم نے "

اپنے دن رات کا آرام تیاگ دیا اور اب کر لیا خود کو بیمار' تمہاری دل آزاری نہ ہو اس لیے پہلے بھی خاموش رہا اور اب بھی

خاموش ہوں۔" ناراضگی سے کہتے عرش نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔

" ابھی بھی ٹمپریچر ہے۔ "

عرش... میں نے تمہارے سامنے ٹیبلیٹ لی تھی' تمہاری ہدایت پر سونے کی بھی کوشش کی لیکن میں آج سارا دن ہی "

سوتی جاگتی رہی ہوں تو نیند جلد آنی مشکل تھی' کھلی فضاء میں آنے کا دل چاہا تو یہاں آ گئی' طبیعت تو اب بالکل ٹھیک

" ہے۔

تو مجھے بھی بلانا تھا' اب میں اتنا بھی برا نہیں کہ میری وجہ سے تمہاری تنہائی خراب ہوتی۔ تمہیں پتہ ہے یہی ایک وقت "

"...تو ہوتا ہے تم سے بات کرنے کا

ناراض کیوں ہوتے ہو' مجھے لگا تم سو گئے ہو گے' اس لیے ڈسٹرب نہیں کیا اور تمہاری وجہ سے میری تنہائی خوب "

صورت ہوتی ہے' خراب نہیں سمجھے۔" زنائشہ نے جیسے جتایا۔

itsurdu.blogspot.com

"اب تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہی ہو؟"

"... کیونکہ اس وقت تم مجھے بہت حسین لگ رہے ہو"

"اس وقت اگر لائٹس آن ہوتیں تو تمہاری اس تعریف پر میں خوشی سے ہواؤں میں اڑ رہا ہوتا۔"

بات سنو... تمہیں دیکھنے کے لیے میں لائٹس کی محتاج نہیں ہوں، میں تاریکی میں بھی تمہیں اسی طرح دیکھ سکتی ہوں"

"جس طرح کہ روشنی میں۔

"تم میرے ساتھ گھر چلو، اتنا ویران وہ گھر پہلے کبھی نہ لگا تھا مجھے اب وہاں جاتے ہوئے بھی وحشت ہوتی ہے۔"

عرش... سچ کہوں، مجھے بھی گھر یاد آرہا ہے، میں خود تم سے کہنا چاہتی تھی کہ مجھے گھر لے چلو۔" زنائشہ نے فوراً ہی کہا۔"

ایسا کریں گے، بچوں کو بھی ساتھ لے چلیں گے اور رجاء کو بھی تو ہمارا گھر دیکھنا تھا، میں اسے ضرور ساتھ لے کر جاؤں"

"... گی

ایسا کرو آس پڑوس میں بھی دیکھ لو، دس، بارہ لوگ مزید ساتھ جانے والے مل جائیں تو اچھا رہے گا، گھر میں محفل لگا"

لیں گے، ساری ویرانی دور ہو جائے گی۔" عرش نے جس طرح درمیان میں کہا، زنائشہ کا چہرہ اتر نا یقینی تھا۔

"بگڑ کیوں رہے ہو مجھ پر؟"

کمال کرتی ہو، میں کیوں بگڑنے لگا تم پر... بقول تمہارے میں اتنا حسین، یہ رات اتنی دلفریب اور اس پر تمہاری دلکش"

باتیں... ایسے میں تو صرف میں مر سکتا ہوں تم پر بلکہ میرا تو دل شدت سے چاہ رہا ہے کہ زمین پھٹے اور میں اس میں سما

"... جاؤں

توبہ، کیسی بھیانک باتیں کر رہے ہو۔" زنائشہ نے اسے گھر کا۔"

بھابی مجھے تمہارے ساتھ تنہا گھر نہیں جانے دیں گی اور شہرام بھائی کے سامنے بھی تم کتنے دلیر ہو اس کا بھی اندازہ ہے"

مجھے، ابھی اگر شہرام بھائی کے یہاں ٹیرس پر آنے کی تمہیں خبر مل جائے تو سب سے پہلے یہاں سے کون غائب ہوگا،

"ذرا بتاؤ تو...؟

زنائشہ... بات دلیر ہونے نہ کی نہیں ہے، تم جانتی ہو کہ میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں۔" وہ زچ ہو کر بولتا یک دم رکا"

جبکہ خاموش فضاء میں پھیلتی ایک آواز نے زنائشہ کو بھی بری طرح نہ صرف چونکا دیا بلکہ ہڑبڑا کر جگہ سے اٹھنے پر مجبور

itsurdu.blogspot.com

کر دیا تھا' سانس روکے وہ پلک جھپکے بغیر آسمان کو دیکھ رہی تھی' جہاں ایک ہیلی کاپٹر ابھر کر اب اپنی مخصوص آواز کا رس اس کی سماعتوں میں گھولتا سر سے گزر رہا تھا' مسکراہٹ لبوں میں دبائے عرش اس کی محویت میں مخل ہوئے بغیر اپنی جگہ پر ہی بیٹھا اس کی بیتابی کو نظر انداز کیے رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا' ہیلی کاپٹر کے آنکھوں سے اوجھل ہونے پر وہ ٹھنڈی سانس بھرتی واپس بیٹھی۔

یہ کیا بچکانہ حرکت تھی؟'' عرش کے اس سوال پر زنائشہ نے اسے یوں دیکھا جیسے اسے شدید قسم کا صدمہ پہنچا ہو' اس سوال سے' اس نے کچھ بولنا چاہا مگر پھر ارادہ ترک کرتی خفت سے منہ دوسری طرف پھیر گئی۔

''کچھ پوچھا ہے تم سے' جواب تو دو۔''

کیا کرو گے میری اس بچکانہ حرکت کے بارے میں جان کر۔'' زنائشہ نے کلس کر اسے دیکھا۔ ''آسمان کی وسعتوں میں اڑتی' تیرتی چیزوں کی اہمیت تم کیا جانو... تم ٹھہرے ایک گیراج والے' جس کا سارا دن سڑکوں پر دوڑتی گاڑیوں کی مرمت اور ان کی خرید و فروخت میں گزرتا ہے۔'' اس کے جلے کٹے اس طعنے پر عرش قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

مجھ پر ہنس رہے ہو یا خود پر؟ انجینئرنگ کی پڑھائی مکمل کر کے بھی کون سا تیر مار لیا تم نے... مکینک سے گیراج والے ''بن گئے... بس۔

یہ تمہیں ہوا کیا ہے اچانک...؟ تم جانتی ہو میرا کام میرا جنون ہے' اپنا گیراج بنانا میرا خواب تھا' اب جو ہوں جیسا ہوں'' تمہارا ہی تو ہوں۔'' اس کی کیفیت سے لطف اندوز ہوتا وہ مسکرایا۔

عرش... مجھ سے اب اور صبر نہیں ہو رہا۔ اس شخصیت کے بارے میں جاننے کے لیے' آخر مجھے اور کتنا انتظار کرنا'' پڑے گا؟'' وہ اچانک ہی بولی۔ جس پر عرش چند لمحوں تک بغور اسے دیکھتا سوچ میں پڑ گیا۔

بس کل تک اور صبر کر لو' گھر چل کر بات کرتے ہیں' بھابی سے میں جانے کی اجازت لے لوں گا' وہ اعتراض نہیں'' ''کریں گی۔

ایک بات کہوں تم سے۔'' زنائشہ نے کچھ توقف کے بعد کہا۔''

مجھے اندازہ تو ہے کہ تم ایک ہی شخص کے بارے میں مجھ سے بات کرو گے' اس کے علاوہ کوئی اور ہو بھی نہیں سکتا مگر'' الجھن کا باعث یہ ہے کہ رجاب سے اس کا کوئی تعلق کیسے ہو سکتا ہے؟'' اس کی جانچتی نظروں پر عرش خاموش ہی رہا۔

itsurdu.blogspot.com

ٹھیک ہے کل تک صبر کر لیتی ہوں' چلو اب جا کر سو جاؤ' میں بھی سونے جا رہی ہوں۔'' گہری سانس بھرتی وہ اٹھ ''
کھڑی ہوئی تب ہی عرش نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے متوجہ کیا۔
تم واقعی بہت اچھی ہو۔'' وہ سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ گمبھیر لہجے میں بولا۔ ''
مجھے لگا کوئی اچھا سا شعر سنانے لگے ہو۔'' زنائشہ نے خشمگیں نظروں سے اسے اپنے مقابل اٹھتے دیکھا۔ ''
''شعر کیا پورا دیوان سنا سکتا ہوں۔ ''
رحم کرو ورنہ ایک ٹیبلیٹ اور کھانی پڑے گی۔'' وہ ہنستے ہوئے بولی۔ ''

www.PakDigestNovels.Com

بغور زرکاش اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا جو تذبذب میں مبتلا دکھائی دے رہی تھی' بے دلی سے فائل میں موجود پیپرز کا
جائزہ لیتے ہوئے اس نے رک کر نگاہ اٹھائی۔
آپ کو لگتا ہے کہ مجھے ان چیزوں کی ضرورت ہے یا میرے لیے یہ سب آپ سے بڑھ کر اہم ہے؟'' اس کے بجھے لہجے ''
نے زرکاش کو حیران کیا۔
ایسا بالکل نہیں ہے دراج' یہ تو بس میری خوشی ہے اور تمہیں پتہ ہے میری ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ تمہیں کبھی یہ ''
''محسوس نہ ہو کہ تمہارا کوئی گھر نہیں' میں چاہتا ہوں کہ بغیر کسی شراکت داری کے تم اس گھر کو اپنی ملکیت سمجھو۔
لیکن ہمارے پرانے مشترکہ گھر کے سارے معاملات میرے ہاتھ میں ہی ہیں' وہ تو پہلے ہی آپ میرے نام کر چکے ''
تھے' آپ نے یہاں کی ایک ایک چیز پر بہت محنت کی ہے۔'' وہ تذبذب سے بولی۔
دراج... میرے اور تمہارے درمیان کچھ الگ نہیں' اب اس گھر میں میرے لیے سب سے اہم تم ہو' مجھے جو بہتر لگا ''
میں نے کر دیا اور جہاں تک پرانے گھر کی بات ہے تو مجھے پتہ ہے کہ اپنے ماں باپ کی وجہ سے تمہیں کس حد تک جذباتی
''لگاؤ ہے اس گھر سے' ان کی نشانی کے طور پر وہ گھر تمہارے پاس ہی رہنا چاہیے۔
مگر باقی سب اس بات کو نہیں سمجھیں گے' سب کو یقین ہو جائے گا کہ ان چیزوں کی کشش کی وجہ سے میں نے آپ ''
''...کی زندگی میں جگہ بنائی' مزید الزامات کا سامنا کرنا پڑے گا مجھے
باقی سب کون... میرے بھائی بہنیں...؟'' زرکاش نے اس کی بات کاٹی۔'' وہ تو پہلے ہی تم سے متنفر و ناخوش ہیں' تم پر ''

itsurdu.blogspot.com

کوئی الزام لگانے کے لیے نہ ان کو پہلے کسی وجہ کی ضرورت تھی نہ اب ہو گی... اور میں تمہارے حوالے کیا کچھ کر رہا ہوں' اس کا اعلان نہ تم کہیں جا کر کر رہی ہو نہ میں... یہ ہمارا بہت ذاتی معاملہ ہے' مجھے لگا تھا میرا یہ تحفہ تمہیں بہت خوشی سے دوچار کرے گا' مگر تمہیں دنیا کی پروا ہے کہ دنیا کیا سوچے گی"...

"دنیا کی پروا کون کر رہا ہے زرکاش... مگر آپ سے تعلق رکھنے والوں کی پروا کرنا میرا فرض ہے' کم از کم اب تو مجھے سارے فرائض تم پر لاگو نہیں ہوتے دراج... پروا ان کی کرو جن کو تمہاری پروا ہو' مجھ سے تعلق رکھنے والوں کی پروا" تب کرنا جب وہ تمہیں عزت دیں گے' جب میرے گھر میں تمہارے مقام کو قبول کریں گے پھر میں خود تم سے کہوں گا کہ میرے گھر والوں کے سامنے مجھے بھی نظر انداز کر دو مگر ان کو اہمیت دو..." زرکاش کے بے انتہا سنجیدہ انداز پر وہ کچھ کہہ نہیں سکی۔

"ابھی مجھے میرا فرض پورا کرنے دو' ان سب کو پہلے تمہیں تمہارا حق اور مقام دینا ہو گا' ہماری زندگی کے اتنے اہم موقع پر امی کا شامل نہ ہونا مجھ سے زیادہ امی کے لیے دکھ کا باعث تھا مگر وہ حالات کو سامنے رکھ کر فیصلے کر رہی ہیں' ان کو پتہ تھا کہ اگر وہ ہماری خوشی میں شامل ہوئیں تو ان کی باقی اولادیں مزید ہم دونوں سے بدظن ہو جائیں گی' میرے لیے اور ان کے لیے مزید مشکل ہو جائے گا' تمہارے لیے راستے ہموار کرنا' ابھی ہمیں ان ہی حالات کے درمیان آگے بڑھنا ہو گا' سب کچھ آہستہ' آہستہ ہی ٹھیک ہو گا' لہٰذا تم اس طرح ہر بات پر پریشان ہونا چھوڑ دو' میں صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"میں خوش و مطمئن ہوں' پریشان ہوتی ہوں تو صرف اس لیے کہ میری وجہ سے آپ کو اور تائی امی کو کتنی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔" وہ شرمندہ سی ہو کر بولی۔

"تمہارے پریشان ہونے سے سب راضی نہیں ہونے والے' تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ ابھی صرف مجھ پر توجہ دو" "مجھے بتاؤ کہ تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے۔

"اب بھی یہ بتانے کی ضرورت ہے مجھے؟" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"بالکل' ضرورت ہے' مجھے تو یہی امید تھی کہ تم شادی کے بعد دن میں دس' پندرہ بار تو مجھ سے اظہار محبت کرو گی" "آخر گرل فرینڈ پلس وائف سے بندہ اتنی امید تو کر سکتا ہے۔

itsurdu.blogspot.com

تو پھر میں کس حد تک آپ کی امیدوں پر پوری اتری ہوں؟" مسکراتی نظروں سے دراج نے اسے دیکھا۔"

کسی بھی حد تک پوری نہیں اتریں میری امیدوں پر' سب پر پانی پھیر دیا ہے تم نے... خود تو کبھی محبت کا اظہار کرتی"

"... نہیں' میں اگر کروں تو شرمیلی بلی بن کر کونے کھدروں میں چھپنے کی کوشش کرتی ہوں

اتنی مبالغہ آرائی زرکاش...! اب ایسا بھی نہیں ہے۔" وہ صدمے سے اسے دیکھتی سرخ چہرے کے ساتھ ہنسی۔"

اسی بات کا تو دکھ ہے کہ ایسا ہی ہے۔" زرکاش نے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا۔"

بعد میں دکھ سنا دیجیے گا تائی امی آپ کا انتظار کر رہی ہوں گی۔" دراج نے یاد دلایا۔"

کتنی جلدی ہوتی ہے تمہیں مجھ سے جان چھڑانے کی' بس یہی تھی تمہاری محبت۔" ناراضگی سے اسے جتا کر زرکاش"

نے اپنی رسٹ واچ میں وقت دیکھا۔

جی ہاں' یہی ہے میری محبت' اسی لیے تو نہ آپ کا آفس میں دل لگتا ہے نہ وہاں اپنے گھر پر' ہر دو منٹ کے بعد جناب"

کال کر رہے ہوتے ہیں مجھے مجنوں بن کر' میں نے مایوس کیا ہے تو یہ حال ہے آپ کا۔" دراج کے خفگی سے جتانے پر وہ

دھیرے سے ہنستا ڈریسنگ کی طرف بڑھ گیا' بال سنوارتے ہوئے زرکاش نے ایک نظر اسے دیکھا جو پاس آ کھڑی

ہوئی۔

"میں صبح ناشتے پر آپ کا انتظار کروں گی' گھر سے سیدھا آفس نہ چلے جائیے گا۔"

ظاہر ہے پہلے یہیں آنا ہے' تمہیں دیکھے بغیر آفس جانے کی جرات کر سکتا ہوں میں...؟" زرکاش کے سوال پر وہ نفی"

میں سر ہلاتی مسکرائی۔

بہت مشکل ہو جاتا ہے میرے لیے تمہیں تنہا چھوڑ کر جانا' دل و دماغ سب یہیں رہ جاتا ہے' ٹھیک طرح سوجھی نہیں"

پاتا' ایسا لگتا ہے کہ میں تمہاری حق تلفی کر رہا ہوں اور یہ سچ بھی ہے۔" اسے ساتھ لگائے دروازے کی سمت بڑھتا وہ بجھے

لہجے میں بولا۔

کچھ عرصے کی بات ہے بس' شیراز واپس آ جائے گا تو کچھ آسانی ہو جائے گی' فکر مت کریں' میری حق تلفی ہوتی ہے"

ہو جائے مگر تائی امی کو یہ احساس نہیں ہونا چاہیے کہ آپ ان سے دور ہیں یا وہ تنہا ہو گئی ہیں... اور میری بات الگ ہے'

"آپ یہاں موجود نہ ہو کر بھی ہر پل میرے ساتھ ہوتے ہیں۔

itsurdu.blogspot.com

ہاں' مجھے پتہ ہے' ابھی میرے جاتے ہی زنا نشہ آجائے گی تو اس سے باتوں میں تمہیں میری یاد تک نہ آئے گی اور میں احمقوں کی طرح بے قرار ہوتا تمہیں خود کال کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا۔'' زرکاش کے شکوے پر وہ بس خجالت سے مسکرا کر رہ گئی۔

www.PakDigestNovels.Com

وحشت زدہ نظروں سے اس نے اپنے دائیں بائیں موجود اونچے گھنے درختوں کے سلسلے کو دیکھا' دونوں جانب سناٹا اور تاریکی تھی' دونوں اطراف میں کھڑے درختوں کی گھنی شاخیں آپس میں یوں مل رہی تھیں کہ آسمان آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تھا' بس شاخوں سے چھن چھن کر آتی نیلگوں پر اسرار سی مدھم روشنی اس کچے راستے پر پھیلی تھی جس پر وہ ایک بار پھر دوڑتی ان خاموش درختوں کی قید سے نکل جانا چاہتی تھی' ایک امید کے ساتھ' آزادی کے یقین کے ساتھ... اور پھر واقعی اچانک اس کے ارد گرد تاریکی اور خوفناک درختوں کا سلسلہ ختم ہو گیا' خنک سی خوشگوار ہوا کے جھونکے اس کے شکست خوردہ' تھکے ماندے وجود سے ٹکراتے ساری تھکن اور گھٹن تو کہیں دور لے گئے تھے' نرم مخملی سبز گھاس پر قدم بڑھاتے ہوئے اس کی ششدر نگاہیں ہر سمت کا جائزہ لے رہی تھیں' بڑا ہی سرسبز خطہ تھا' جو دور تک پھیلا تھا' یہاں رات چاندی کی طرح دمک رہی تھی' ہر سمت پھولوں سے لدے درخت تھے' ہر قدم پر پھولوں کے کنج دکھائی دے رہے تھے' روح تک کو اس خوابناک سی فضاء میں بکھری خوشبوئیں سرشار کرنے کے لیے کافی تھیں' اس کی نظروں کے سامنے ایک بڑا سا تالاب بھی تھا' آسمان پر روشن چاند کی تیز روشنی میں ہلکورے لیتا پانی دمک رہا تھا' نازک سفید پھول تالاب کی سطح پر تیر رہے تھے' تالاب کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے اس نے جگر جگر کرتے پانی کو دیکھا' چاند کا عکس اسے مزید دنگ کر گیا' سر اٹھا کر اس نے آسمان کے جلوے دیکھے' ایک غیر معمولی بہت بڑے سے چاند کو دیکھا... جانے یہ کس دنیا کا آسمان تھا' جانے یہ کیسا چاند تھا جس کا حجم عقل دنگ کر دینے والا اور روشنی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی تھی... نرم ٹھنڈی گھاس پر ہتھیلیاں جما کر اس نے پانی کی سطح پر اپنے عکس کو دیکھا' کانچ جیسے شفاف پانی میں اسے اپنے چہرے کا ہر نقش' ہر بد نما نشان بہت واضح دکھائی دے رہا تھا' مگر یہ چہرہ اس کی آنکھوں میں چبھ نہیں رہا تھا' دل کو بے چین نہیں کر رہا تھا' اسے اپنا یہ چہرہ بہت اچھا لگ رہا تھا ہر نقش کتنا دلکش تھا' ہلکورے بھرتے اپنے عکس پر نظر جمائے ہوئے اس نے اپنے چہرے کو چھوا تب ہی دل کی دھڑکن رک سی گئی' جب اپنے عکس کے ساتھ ہی اسے ایک

itsurdu.blogspot.com

چہرے کا عکس ابھرتا دکھائی دیا۔ وہ اس چہرے کو پہچانتی تھی‘ اس چہرے کو وہ بھول بھی کیسے سکتی تھی‘ جانے وہ دشمن تھا کہ دم ساز۔ ظالموں میں سے تھا یا مسیحا۔ جو بھی تھا اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد وہی تھا جو دندناتا ہوا آیا اور اسے اس کے عورت ہونے کا احساس دلا گیا... یہی تھا وہ جس نے اس پر تسلط پانے کی کوشش کی اور جب ناکام ہوا تو اسے توڑ پھوڑ گیا‘ بتا گیا کہ سفاکی کیا ہوتی ہے‘ شیطنیت کیا ہوتی ہے اور اب... اب ایک بار پھر وہ اس پر حاوی ہو رہا تھا‘ اس کے حواسوں پر مسلط ہو رہا تھا‘ جھکے سر اور جڑے ہاتھوں کے ساتھ وہ اب ایک نئے روپ میں اسے کچھ انوکھے جذبوں سے روشناس کروا رہا تھا‘ ایسے جذبے جن میں اذیت تھی نہ آنسو‘ نہ سفاکی تھی نہ جبر‘ بس مہک تھی ان جذبوں کی جو وہ اپنے ارد گرد بڑھتی محسوس کر رہی تھی‘ وہ کہاں واقف تھی ان مہکتے جذبوں سے مگر اب... ایک ٹک وہ اپنے عکس کے قریب نمایاں چہرے کو دیکھتی خود کو بہت پرسکون محسوس کر رہی تھی‘ یہ سرسبز خطہ جنت نظیر تھا بھی تو اس کے لیے اجنبی تھا‘ اس آشنا چہرے کا عکس اس کی ڈھارس بندھا رہا تھا... سب کچھ بھول گیا بس یہ یاد رہا کہ اپنے چہرے کے قریب وہ مضبوط خال وخد کا حامل چہرہ کتنا اچھا لگ رہا ہے... اچانک نیند ٹوٹنے کے باوجود وہ بے حس وحرکت اس عجیب خواب کے ہی زیر اثر تھی‘ آہستہ آہستہ بیدار ہوتے حواسوں کے ساتھ وہ کسی سحر سے نکلتی مضطرب ہو اٹھی تھی۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا‘ یہ کون سی طاقت ہے یہ کیسی کشش ہے جو اسے اس کے راستے سے بھٹکا کر کسی اور ہی سمت لے جا رہی ہے... بیڈ کے گرد چکر کاٹتی وہ خود پر لعن طعن کرتی طیش میں آ رہی تھی‘ اس نے چاہا تھا آئینے میں ابھرتے اپنے عکس کو بھی توڑ ڈالے مگر... دل کے آئینے میں جو چہرہ ٹھہر گیا تھا اسے کھرچ ڈالنا بھی اس کے لیے ناممکن ہو رہا تھا‘ تھک کر وہ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ گئی‘ خود سے ہی نظر ملانا مشکل ہو رہا تھا‘ یہ کیسا مذاق کیا تھا وقت نے‘ سارے اختیار‘ سارے ہتھیار اس کے حوالے کر کے کس قدر بے بس‘ لاچار کر ڈالا تھا... نم آنکھوں سے اس نے اپنے عکس کو دیکھا اور پھر نگاہ نہیں چرا پائی تھی‘ آئینہ کبھی ان سے جھوٹ نہیں بولتا جو اپنا چہرہ آئینے میں دیکھنا چاہتے ہیں مگر یہ آئینہ جو سچ اسے بتا رہا تھا وہ ناقابل برداشت تھا‘ لب بھینچے گہری سانس لیتے ہوئے وہ چند لمحوں تک ڈریسنگ پر رکھے فون کو دیکھتی رہی اور پھر مزید ضبط نہ کر سکی تھی‘ رات کا آخری پہر تھا مگر پھر بھی اس کی کال ریسیو ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگا یا تھا‘ شفران کی آواز سنتے ہی وہ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑی تھی۔

تم اپنی کوشش میں جس حد تک بھی چلے جاؤ‘ جس قدر چاہے مجھے پریشان کرو‘ دنیا کے آخری کونے تک بھی میرے ”

itsurdu.blogspot.com

"تعاقب میں چلے آؤ مگر نامراد ہی ٹھہرو گے' نہ تم بخشے جاؤ گے' نہ تمہیں مجھ سے معافی ملے گی' سن رہے ہو تم؟

"ہاں... سن رہا ہوں' سب جانتا بھی ہوں' تمہاری دی گئی سزا کا مستحق ہوں۔ سزا منتخب بھی کر چکا ہوں' اسی دن تمہیں آگاہ بھی کر دیا تھا۔" شہران کا دھیما لہجہ اس کے اشتعال کو مزید ہوا دے رہا تھا۔

"اگر وہ تمہارا حتمی فیصلہ تھا تو یاد رکھو تم مجھے اپنی زندگی میں نہیں لے جاؤ گے' میری صورت بربادی کو ہی لے جاؤ گے..."

"برباد ہو یا آباد... پروا نہیں' یہ کافی ہو گا کہ تم میری نظروں کے سامنے ہو اور میں تمہاری نگاہوں کے حصار میں ہوں..." وہ گمبھیر لہجہ اس کو سناٹوں میں دھکیل گیا تھا۔ "جانتی ہو' میں ابھی تمہارے بارے میں ہی سوچ رہا تھا

کیا سوچ رہے تھے' یہی کہ اللہ کب مجھے غارت کرے اور تمہارا راستہ صاف ہو جائے' جس سے تم نفرت کرتے ہو' جو تم پر خوشیاں حرام کرنا چاہتی ہے اس کے بارے میں تم اور کیا سوچ سکتے ہو۔" وہ زہریلے لہجے میں اس کی بات کاٹ کر بولی۔

"نہیں رجاب... میرے لیے ایسا کچھ سوچنا خود اپنی موت ہو گا۔" شہران بے چین ہوا تھا۔

"رات کے آخری پہر میں اسے یاد کیا جاتا ہے' صرف اسے ہی سوچا جاتا ہے جس سے محبت ہو اور بے انتہا ہو... اور تم بے خبر نہیں ہو اس محبت سے..."

"اور یقیناً یہ محبت تمہیں اس دن ہوئی ہو گی جب تم نے مجھے اپنے گھر میں دیکھا' جب تمہیں اپنا انجام نظر آیا۔" رجاب نے بھڑکتے لہجے میں بات کاٹی۔

"نہیں رجاب... محبت تو مجھے اس رات ہی ہو گئی تھی جب میں نے پہلی بار تمہیں اس سڑک پر دیکھا تھا... مگر نادان تھا اور بدقسمت بھی... اسی لیے تو محبت جیسے جذبے کا بوجھ دل پر لینے سے ڈگمگا گیا تھا' نہیں سمجھ سکا تھا اس کی لطافت' اس کے معنوں کو... اور عجیب الجھن' کشمکش میں ناقابل تلافی نقصان کر بیٹھا' تمہارا بھی اور اپنا بھی۔ یہ انکشاف کہیں نہ کہیں ان بھیانک لمحوں میں ہی مجھ پر ہو گیا تھا... اسی لیے شاید میرے قدم بھی میرا ساتھ نہیں دے رہے تھے' میں اس رات تمہیں چھوڑ کر بھاگنا نہیں چاہتا تھا مگر... اس رات سے اب تک بس بھاگ ہی رہا ہوں..."

"بس کرو' تمہارے جھوٹ کے جال میں پھنسنے والی نہیں ہوں۔" وہ زہر خند لہجے میں پھر بات کاٹ گئی۔

itsurdu.blogspot.com

"کیا اب بھی تم سے جھوٹ کہنے کی کوئی گنجائش باقی ہے...؟ تم مجھے آر پار دیکھ سکتی ہو' میں تم سے جھوٹ نہیں بول سکتا ...نہ ہی تمہیں اپنے کسی لفظ پر یقین کرنے کے لیے مجبور کر سکتا ہوں"

"مدعے پر آؤ' کب تک بھیج رہے ہو اپنے بھائی' بھابی کو میرے گھر؟" اس نے تلخی سے پوچھا۔

"بہت جلد۔" ایک پل کی خاموشی کے بعد جواب دیا۔

"سنو' اس رات آغا جان خود تم سے ملنا چاہتے تھے اس لیے باہر آ گئے' ان کو تمہارے مقابل لے کر آنے میں میرا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔"

"جانتا ہوں' یہ میری خوش قسمتی بھی ہے اور بدقسمتی بھی کہ مجھے اس شخص سے بہت عزت اور اپنائیت ملی جو اس سچ سے بے خبر ہیں کہ ان کی پشت پر وار کرنے والا میں ہی ہوں۔" شکر ان کے خاموش ہونے پر وہ مزید کچھ بولے بغیر لائن ڈسکنیکٹ کر گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

وہ جانتا تھا کہ صرف گھر آنے کی بیتابی اور خوشی میں زنائشہ نہال نہیں ہے' خوب اندازہ تھا کہ عرش سے اسے زرق کے بارے میں کوئی اچھی خبر ملنے والی ہے' جس طرح عرش کو بخوبی اندازہ تھا کہ زرق کے لیے اندر ہی اندر بے کل اور فکر مند ہونے کے باوجود وہ زرق کے بارے میں بار بار استفسار اگر نہیں کرتی تو صرف اس لیے کہ اسے یقین تھا کہ عرش اپنا وعدہ پورا کر کے رہے گا اور زرق کو اس کے سامنے لا کر کھڑا کر دے گا' اسی طرح زنائشہ کو یہ بھی یقین تھا کہ آج عرش کی وجہ سے زرق کے لیے اس کا انتظار ختم ہو جائے گا' گھر پہنچنے تک وہ سارا راستہ بہت خوشگوار موڈ میں چہکتی رہی' عرش بس تمام وقت اس کی باتوں پر مسکراتا اس کی خوشی میں خوش ہوتا رہا مگر گھر پہنچ کر عرش کا خدشہ بالکل درست ثابت ہوا' بڑے مثبت انداز میں زرق کے حوالے سے اس نے حقیقت زنائشہ کے سامنے رکھی تھی' بات کرتے تھک کر خاموش ہونے کے بعد اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی' یہ دیکھ کر کہ زنائشہ کے چہرے پر کسی خوشی' کسی جذبے کی رمق تک نہ تھی' وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں جانتا ہوں کہ تمہارے لیے یہ بہت تکلیف دہ ہے کہ زرق تمہارے بارے میں ہر طرح سے واقف ہونے کے باوجود تم تک نہیں پہنچ سکا' یہ اس کی بہت بڑی غلطی ہے لیکن اس سچ سے بھی نظر نہیں چرائی جا سکتی کہ تمہارے سامنے

itsurdu.blogspot.com

آکر بھی وہ کس طرح تمہارا محافظ و سہارا بنتا... جب کہ وہ خود اپنے ہی پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل نہ تھا' تم جانتی ہو وہ موت کے راستے پر چل رہا تھا' سہارے کی اشد ضرورت تو اسے تھی' وہ کس منہ سے تمہارے سامنے آتا؟ جب وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو گیا تو اسے معلوم تھا کہ اس نے بہت دیر کر دی ہے' وہ تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا' کچھ نہیں دے سکا تمہیں یہ سچ اس کے قدم تمہاری طرف بڑھنے سے روکتا رہا اور کبھی تمہاری نفرت کا خوف اسے چھپنے پر مجبور کرتا رہا... وہ شاید کسی معجزے کے انتظار میں ہی رہ جاتا اگر میں تم تک نہ پہنچتا... رجاب اور اس کے بھائی کی اہمیت زرق کی زندگی میں بالکل وہی ہے جو میری زندگی میں شہرام بھائی' بھابی اور شقران کی ہے' یہ زرق کی ندامت اور شرمساری ہی تھی کہ وہ اپنے محسنوں کو بھی تمہارے بارے میں نہ بتا سکا مگر وہ اب بھی تم سے واقف ہیں... رجاب کی تم سے بے تکلفی اور اپنائیت بے وجہ نہیں تھی' اس دن وہ تمہارے اور زرق کے بارے میں ہی مجھ سے بات کر رہی تھی اور تم تجسس کے ساتھ خفا بھی ہو گئی تھیں... سچ تو یہ ہے کہ مناسب موقع نہ ملنے کی صورت میں خود بھی ذہنی طور پر تیار نہیں ہو پا رہا تھا کہ کس طرح زرق کے بارے میں تم سے بات کروں کیونکہ اپنے خوف اور پچھتاؤں میں اس سے غلطی ہوئی ہے' جو رقم وہ تمہیں بھیجتا رہا ایک بار ہمت کر کے ایک خط بھی اس لفافے کے ساتھ بھیج کر تم سے معافی مانگ لیتا' اپنی خیر خبر دے دیتا... رجاب کی مدد سے جب تک اس نے تمہارے سامنے آنے کا ارادہ کیا تب تک دیر ہو چکی تھی' میں تمہیں ہاسٹل سے لے جا چکا تھا۔ زرق چاہتا تو رجاب اور اس کے بھائی کے ذریعے بھی تم تک پہنچ سکتا تھا مگر اسے یقین تھا کہ تم میری بات کو زیادہ بہتر سمجھو گی' میری خاطر اسے معاف کر دو گی... زنائشہ تم اس کے یقین اور میرے مان کو نہیں ٹوٹنے دینا' جہاں اتنا کچھ برداشت کیا ہے وہاں زرق کے لیے بھی اپنے ظرف کو بڑا کر لو... اس میں کوئی نقصان نہیں' بھائی ہے تمہارا' تمہارے ساتھ ہی دنیا میں آیا تھا' کبھی تمہیں دوبارہ تنہا چھوڑ کر نہیں جائے گا..."

"عرش وہ ساری رقم کہاں ہے؟" زنائشہ کے سوال پر وہ چند لمحوں تک اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھتا رہا اور پھر خاموشی سے وارڈروب کی سمت بڑھ گیا۔

"ساری رقم اس میں ہے... کیا تم یہ اسے واپس کرو گی؟" لیدر کا ایک سیاہ بیگ اس کے حوالے کرتا وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا مگر اس سے پہلے کہ زنائشہ کچھ کہتی کال بیل کی آواز گونج اٹھی۔

"وہ آ گیا ہے' میں پھر کہوں گا زنائشہ... اس کو جو کہنا چاہو کہنا' تمہارا غصہ جائز ہے مگر اسے مایوس واپس مت جانے"

itsurdu.blogspot.com

دینا۔" عرش کے لہجے میں التجا تھی' سپاٹ نظروں سے وہ اسے دیکھتی رہی جو کمرے سے باہر نکل رہا تھا کچھ وقت لگا عرش کو واپس آنے میں جب کہ وہ اسی طرح بیٹھی عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

چلو' وہ انتظار کر رہا ہے۔" عرش کی آواز جیسے اس نے سنی ہی نہ تھی' اس کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے عرش نے اس کا ہاتھ تھام کر ساتھ لے جانا چاہا مگر وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی آنکھوں پر رکھ گئی۔

زنائشہ... یہ رونے کا موقع نہیں۔" عرش نے سرعت سے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔" ایک بار جا کر اسے دیکھو تو سہی" تم سارے گلے' شکوے بھول جاؤ گی' وہ اب بالکل ویسا ہی نظر آتا ہے جیسا کہ تم اپنے بھائی کو دیکھنا چاہتی تھی' تمہیں یقیناً اب اس پر فخر ہوگا... تم اس طرح اس کے سامنے جاؤ گی تو..." عرش کی بات ادھوری رہ گئی جب وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی تیزی سے دروازے کی سمت گئی' عرش کی پکار بھی اسے سنائی نہیں دی۔ لاؤنج میں ساکت کھڑے زرق کی نظریں اس پر ہی تھیں جو ایک بیگ پکڑے کچھ فاصلے پر آرکی تھی' زرق کے لیے بہت مشکل تھا خود پر مزید ضبط کے پہرے لگانا مگر زنائشہ کے تیور بھی اس سے چھپے نہیں تھے' وہ نہیں جانتا تھا کہ کس وقت دل کا درد آنکھوں میں اتر تا دھند کو بڑھا گیا تھا جس میں صرف زنائشہ کا چہرہ ہی نمایاں نہیں تھا' اپنے ماں باپ کے چہرے بھی وہ دیکھ رہا تھا' ان کی بھولی بسری خوشبو بھی وہ اپنے اردگرد محسوس کر رہا تھا' بے اختیار ہو کر اس نے قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ زنائشہ کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

وہیں رک جاؤ' ایک قدم بھی آگے مت بڑھانا... ٹھیک کہا تھا تم نے میری ہی نحوست میرے باپ کو نگل گئی اور یہی نہیں تمہاری نظر میں تو اپنی ماں کو بھی دنیا سے رخصت کرنے والی میں ہی ہوں اور دیکھو' میری نحوست کے سائے سے دور جا کر تمہاری کایا پلٹ کیسے گئی... ورنہ میں تو تمہیں بھی کھا جاتی... اب کیوں آئے ہو واپس... سب کچھ تو حاصل کر رکھا ہے تم نے عالیشان گھر ہے' اونچے خاندان سے تعلق جڑ گیا' ایک بھائی مل گیا جس کی بدولت نئی زندگی مل گئی تمہیں' ایک بہن مل گئی رجاب کی صورت میں جو کبھی تمہیں طعنے نہیں دیتی ہوگی... ان سب کے پاس واپس چلے جاؤ' یہاں کچھ نہیں ہے تمہارے لیے... چلے جاؤ یہاں سے اور ساتھ اپنی یہ خیرات بھی لیتے جاؤ..." بہتے آنسوؤں کے ساتھ چیختے ہوئے زنائشہ نے بیگ اس کی سمت پھینکا جس کا چہرہ شدتِ ضبط اور اذیت سے دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"... زنائشہ! ایک بار اسے کچھ کہنے کا موقع تو دو"

itsurdu.blogspot.com

تم درمیان میں نہیں آؤ گے اب...'' وہ عرش پر چلائی۔''

کوئی اس بے سائبان تن تنہا لڑکی کے کرب کا اندازہ تک نہیں لگا سکتا جسے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ اس کا بھائی' اس کا واحد'' سہارا زندہ بھی ہے یا نہیں... اس کرب کا بوجھ چھ سال سے کندھوں پر اٹھائے خود کو زندہ رکھنے کی اذیت سے گزرتی رہی ہوں اور یہ... یہ دور سے میرا تماشہ دیکھتا رہا' اس کی وجہ سے میں خود کو کوستی رہی' تمہیں برا بھلا کہتی رہی ہوں اور یہ میرے لہولہو ہوتے دل کے ٹکڑوں پر عیش کرتا نئے رشتے بنا رہا تھا... اس کے حلق سے نوالہ کیسے اترتا رہا؟ اس پر نیند حرام کیوں نہ ہوئی... ؟ یہ میرا بھائی نہیں ہو سکتا' اس سے کہو کہ یہ چلا جائے یہاں سے' میرا کوئی رشتہ باقی نہیں رہا' اس شخص سے۔'' شدید اشتعال اور اذیت میں عرش سے مخاطب وہ ایک نگاہ بھی دوبارہ زرق کے آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھے بغیر تقریباً بھاگتی ہوئی واپس کمرے کی طرف چلی گئی۔ عرش کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی' زرق خود ہی سرعت سے زنائشہ کے پیچھے جاتا اسے کمرے کی دہلیز پر ہی روک گیا' اس کی چیخ وپکار اور اشتعال بھی زرق کو دور نہیں دھکیل سکا تھا' عرش نے ان دونوں کے درمیان آنے کی کوشش نہیں کی' وہ جانتا تھا کہ زرق کسی قیمت پر زنائشہ کو راضی کیے بغیر نہ رہے گا' اگلے کچھ لمحوں میں وہی ہوا جس کی عرش کو توقع تھی۔

تم جانتی ہو' میں تو اسی دن ختم ہو گیا تھا جس دن ابو کا چہرہ ہم نے آخری بار دیکھا تھا' میں تمہاری طرح ان کی جدائی کو'' قبول نہیں کر سکا تھا' ہوش اس دن آیا جب میں نے امی کو بھی کھو دیا' میرے پاس دو ہی راستے رہ گئے تھے' خود کو موت کے حوالے کر دوں یا تمہارا سہارا بننے کے لائق ہو جاؤں' تم میری نظروں سے دور نہ تھیں اسی لیے میں آج اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل بن سکا' تم مجھے معاف کر دو گی تو شاید امی ابو بھی مجھے معاف کر دیں' میں اب کبھی تمہیں تنہا چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔'' زاروقطار روتی زنائشہ کو سینے میں چھپائے وہ برستی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہا تھا' کرب سے اس کا لہجہ اور آواز لرز رہی تھی' درد جب حد سے گزرتا ہے تو دوا بن جاتا ہے' جہاں امیدیں دم توڑنے لگتی ہیں وہیں دل کی مرادیں بر آتی ہیں' قدرت کے اپنے ہی بھید ہیں' زندگی کے عجیب ہی کلیے ہیں۔ دل کی خشک بنجر زمین کو آنسوؤں کی نمی جب زرخیز کرتی ہو تو پھولوں کا کھلنا بھی یقینی ہوتا ہے۔ آنسوؤں کی دھند جب چھٹ گئی تو اردگرد اور بھی مہربان تھے جو اس مقدس ملن کی خوشی میں شریک تھے' زنائشہ کو ان سب کی آمد پر حیران ہونے کا موقع بھی نہیں ملا تھا' سب سے پہلے رجاب نے اسے گلے لگا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا' راسب اور ندا بہت محبت سے ملے بار بار یہ افسوس

itsurdu.blogspot.com

کر رہے تھے کہ زرق نے زنائشہ کی طرف سے ان سب کو بے خبر رکھ کر خود پر ہی نہیں ان سب پر بھی ظلم کیا جب کہ زرق کا دفاع کرتی رجاب کے ساتھ ساتھ شہرام اور سحر بھی اسے راسب کی ناراضگی سے بچانے کے لیے مستعد تھے' سب خوش تھے' مگن تھے وہ ان سب کے درمیان زرق کے شانے سے لگی بیٹھی اس سے قطعی غافل نہیں تھی جو آج ملنے والی انمول خوشی کا محرک تھا' عرش سے اس کی نظریں ملیں تو حیران ہو کر اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں یوں دیکھنے کی وجہ پوچھی' جواباً نم آنکھوں سے وہ نفی میں سر ہلاتی بس مسکرا کر رہ گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

اپنی ٹیبل تک پہنچ کر اس نے پہلے دراج کے لیے چیئر آگے کی۔

"لیجیے شہزادی صاحبہ کچھ دیر کے لیے میرے سر سے اتر کر اس نشست پر براجمان ہو جایئے۔" زرکاش کے مسکراتے لہجے پر وہ بے ساختہ مسکرائی۔

"آپ مجھے شہزادی کا لقب دیں یا ملکہ کا یہاں ڈنر کے بعد آپ مجھے بجیا کی طرف لے جا رہے ہیں بس' ایک ہفتے سے پہلے واپس نہیں آنے والی گھر..."

"ہرگز نہیں' کچھ اندازہ ہے ایک ہفتے میں کتنے دن' گھنٹے' منٹ اور سیکنڈ ہوتے ہیں؟" زرکاش نے ناراضگی سے کہا۔

"اب یہ کیا بات ہوئی' بجیا دوسری دنیا میں نہیں رہتیں' آپ وہاں بھی تو مجھ سے ملنے آسکتے ہیں۔"

"بالکل ملنے آسکتا ہوں' مہمانوں کی طرح۔" زرکاش نے خشمگیں لہجے میں کہا۔ "اور تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں روز رائمہ کی طرف صرف تمہارے لیے جا کر اماں سے اپنا ریکارڈ لگواؤں گا؟"

"اب یہ سب مجھے نہیں پتہ... نکاح کے بعد سے میں صرف ایک دن کے لیے بجیا کے پاس رکی ہوں' اتنا ناراض ہو رہی تھیں وہ..."

"رائمہ کی ناراضگی کی فکر نہ کرو' اسے منانا کون سا مشکل ہے' وہ تمہاری طرح نہیں ہے کہ راضی ہونے کے لیے لوہے کے چنے چبوائے..."

"لگتا ہے آپ کو مزید لوہے کے چنے چبانے ہیں... ایسی باتیں بھی کرتا ہے کوئی ڈنر ڈیٹ پر اپنی نئی نویلی دلہن سے...؟"

"...ایک تو میں اس نئی نویلی سے بڑا تنگ ہوں"

itsurdu.blogspot.com

اسی لیے گھر میں بیٹھا کر پرانا کر رہے ہیں‘ غور سے سن لیں‘ ہفتے میں چار دن ڈنر‘ لنچ باہر کروں گی‘ پہلے تو آپ کے لیے ناممکن تھا مجھے ساتھ باہر لے کر گھومنا اور اب میرے لیے ناممکن ہے گھر میں بیٹھے رہنا۔"

"مجھے منظور ہے‘ بس ایک ہفتے کے لیے رائمہ کی طرف جانا بھول جاؤ۔" زرکاش فوراً بولا۔

"پھر وہی بات۔" دراج زچ ہوئی۔ "روک تو ایسے رہے ہیں جیسے ہر وقت میرے سامنے بیٹھے رہتے ہیں‘ ویک اینڈ کی مہربانی ہے جو آپ دو دن سے میرے ساتھ ہیں‘ اب اگلے چار‘ پانچ دن تک مہمانوں کی طرح آمد و رفت ہو گی آپ کی‘ تو کیا بہتر نہیں کہ میں بجیا کی خواہش پوری کر دوں..."

"دراج... تم اتنے دن کے لیے جاؤ گی تو گھر کی ساری رونق کے ساتھ میرے چہرے کی رونق بھی چلی جائے گی۔ میں یہ ایک ہفتہ کیسے گزاروں گا؟ رائمہ کی طرف جا کر تم مجھے بھی بھول جاتی ہو‘ تمہاری آواز بھی سننے کے لیے ترس جاؤں گا۔" اس بار زرکاش واقعی ناراضگی سے بولا۔

"ایسا کم از کم اب تو ناممکن ہے کہ میں آپ کو بھول جاؤں‘ روز صبح شام کال کروں گی‘ وعدہ کر رہی ہوں‘ اب تو مان جائیں۔" دراج نے اب کے خوشامد کی۔

"سوچتا ہوں۔" مینیو کارڈ پر نظر ڈالتا وہ احسان کرنے والے انداز میں بولا۔

"اچھا... تو کلف لگے روایتی شوہر بننے کی کوشش کی جا رہی ہے۔" دراج کی گھورتی نظروں پر وہ بمشکل مسکراہٹ چھپا سکا۔

"زرکاش... تائی امی میرے بارے میں بات کرتی ہیں آپ سے؟" کھانے کے دوران زرکاش کے خوشگوار موڈ کو دیکھتے ہوئے آج بالآخر اس نے پوچھ ہی لیا۔

"ہاں‘ وہ تمہاری خیریت دریافت کرتی رہتی ہیں۔"

"بس... اور کوئی بات نہیں کرتیں؟" اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"اور کیا بات کریں گی...؟ ان کو پتہ ہے کہ ہم دونوں بہت خوش اور مطمئن ہیں۔" زرکاش نے کچھ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ سے کہنا چاہ رہی تھی کہ اگر تائی امی ہمارے پاس نہیں آ سکتیں‘ تو کیا میں آپ کے ساتھ ان کے پاس‘ ان سے

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ملنے تو جاسکتی ہوں۔" چند لمحوں کے توقف کے بعد وہ اپنی خواہش کا اظہار کر گئی۔

"ہاں' جاسکتی ہو لیکن میں نہیں چاہتا کہ ابھی تم اس گھر میں جاؤ' یہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے وہاں جانے پر کتنے وبال کتنے اعتراضات اٹھیں گے اور یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوگا کہ میرے ہی گھر میں میری بیوی کے وجود کو مسترد کیا جائے... میں حالات کو مزید بگاڑ کی طرف نہیں لے جانا چاہتا' شزا اور شنذرا امی سے سخت ناراض ہیں' شیراز نے امی سے بات کرنی چھوڑ دی ہے' نہ وہ میری کال ریسیو کرتا ہے نہ امی کی' ایسے میں تمہارا گھر جا کر امی سے ملنا ان تینوں کو مزید امی سے متنفر کر دے گا۔" زرکاش کے سنجیدہ لہجے پر اس کا چہرہ بجھ گیا۔

"آپ نے ان تینوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے' اس طرح سب کیسے ٹھیک ہوگا...؟"

"وقتی طور پر ایسا ہی کرنا مناسب تھا۔ نکاح تک میں ان تینوں کو راضی کرنے کی سرتوڑ کوشش کر چکا ہوں' کوئی میری بات سننا ہی نہ چاہے تو کیوں میں اپنے لفظوں کو بے قیمت کروں... اب ان پر صرف میری خاموشی اثر انداز ہوگی' میں جانتا ہوں لہٰذا تم سب ٹھیک ہونے نہ ہونے کی فکر میں نہ پڑو' وہ تینوں اب خود مجبور ہوں گے تمہارے مقام کو تسلیم کرنے کے لیے۔"

"آپ اجازت دیں تو میں ان تینوں سے کانٹیکٹ کروں؟" دراج کے جھجکتے لہجے میں کیے گئے سوال نے زرکاش کو دنگ کر دیا۔

"تمہارا دماغ تو درست ہے' ایسا کر کے تم ان سب کی زبانیں اپنے خلاف مزید کھول دو گی جب کہ میں ان تینوں سے سختی سے کہہ چکا ہوں کہ تمہارے بارے میں کوئی غلط بات میں ان سے نہیں سنوں گا۔ جس حد تک میں جھک رہا ہوں کافی ہے لیکن تم یہ کام نہیں کرو گی' جو تمہیں تمہارا حق دینے کے لیے تیار نہیں ان کے سامنے جھک کر کیا سب کو راضی کر لو گی تم؟" زرکاش کے لہجے میں برہمی در آئی تھی۔

"ٹھیک ہے لیکن آپ مجھے تائی امی سے فون پر بات کرنے کی تو اجازت دیں... میں ان سے کہوں گی کہ وہ شزا سے بھی یہ چھپا کر رکھیں کہ میں نے ان کو کال کی ہے۔" وہ بضد ہوئی۔

"اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔" زرکاش نے بات ختم کرنی چاہی۔

"زرکاش... میں تائی امی سے بات ضرور کروں گی' آپ اجازت دیں یا نہ دیں۔" بگڑے تیوروں کی ساتھ وہ قطعی انداز

itsurdu.blogspot.com

میں فیصلہ سنا گئی تھی۔

تمہیں جب اپنی ہی من مانی کرنی ہے تو میری اجازت کی بھی کوئی ضرورت نہیں تمہیں، جو کرنا ہے کرو۔" زرکاش کے سپاٹ لہجے پر وہ خاموش ہو رہی، ماحول کی خوشگواری چند لمحوں میں تناؤ میں بدل گئی، بے دلی سے تھوڑا کھانا کھا کر دراج نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا تھا، دوبارہ زرکاش نے بھی اسے مخاطب نہیں کیا، واپسی میں زرکاش نے خود ہی گاڑی کا رخ رائمہ کے گھر تک جاتے راستوں کی سمت موڑ لیا، سرد سی خاموشی سارا راستہ قائم رہی، رائمہ کے گھر پر وہ کچھ دیر ہی رکا تھا جب کہ دراج اس کے رخصت ہونے سے پہلے ہی تھکن کا بہانہ کرتی رائمہ کے کمرے میں چلی گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

طویل و عریض فٹ بال گراؤنڈ کی تمام لائٹس آن تھیں، گراؤنڈ کی باؤنڈری پر رجاء کے ساتھ بیٹھی زنائشہ کو دور سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ امام اور عرش کے درمیان کوئی بہت سنجیدہ گفتگو جاری ہے، وہ دونوں گراؤنڈ کی دوسرے سرے پر ٹہل رہے تھے۔

"میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ شہران سے ملنے شوروم تک جا پہنچی ہے تو کوئی دھمکی دینے نہیں، ضرور کوئی ڈیل کی ہے اس نے شہران سے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو، رجاب کا وہاں تک جانا شہران کے لیے کسی خطرے کی علامت سے کم نہیں، ڈیل جو بھی ہوئی ہو اتنا مجھے یقین ہے کہ اس میں شہران کے لیے کوئی بھلائی نہیں ہو گی۔" عرش تائیدی انداز میں بولا۔

"شہران نے مجھے رجاب سے اپنی ملاقات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ وہ اب رجاب کا نام لینے سے بھی کتراتا ہے۔"

"ظاہر ہے، تم اس کی رگ رگ سے واقف ہو، تمہارے سامنے وہ ڈھٹائی سے سب کچھ نہیں چھپا سکتا جس طرح میرے سامنے چھپا گیا ہے لیکن میں اپنی کوشش سے جتنا کچھ اس سے اگلوانے میں کامیاب ہوا ہوں، اس کے بعد میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اب آپی اور شہرام بھائی کو مزید اندھیرے میں نہیں رکھوں گا، رجاب کی ساری حقیقت سے ان دونوں کو آگاہ کر دوں گا۔" امام کے قطعی لہجے پر عرش نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ایسا بھی کیا بتا دیا ہے تمہیں شہران نے کہ تم اس حد تک جا رہے ہو، یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ رجاب کے بارے میں

itsurdu.blogspot.com

"... کسی حقیقت سے بھائی کو آگاہ ہی نہیں کرنا چاہتا

شقران نہیں رجاب ایسا چاہتی ہے اور وہ اس کے اشاروں پر چل رہا ہے۔" امام فوراً بولا۔

"تم جانتے ہو' شقران کے لاکھ دامن بچانے کے باوجود جب میں نے دوبارہ اس سے رجاب کی شوروم آمد کی وجہ پوچھی تو وہ بہت زیادہ مجھ پر بھڑک گیا تھا' اس نے کہا کہ جس عورت سے وہ شادی کرنے کا ارادہ کر چکا ہے اس کے بارے میں کوئی بات نہ وہ مجھ سے سننا چاہتا ہے نہ کہنا' اسے لگ رہا ہے کہ میں اب بھی تمہاری ہدایت پر رجاب کا تعاقب کر رہا ہوں' جب کہ میں نے اسے بتایا کہ اس دن اتفاق سے میں رجاب کی موجودگی میں شوروم پہنچ گیا تھا مگر وہ مستقل اکھڑا ہوا ہے۔"

"دیکھو' جہاں تک اس کے ارادے کی بات ہے تو یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ شادی وہ رجاب سے ہی کرے گا' ظاہر ہے ایک عرصے سے وہ جس کے وہم' جس کی محبت میں گھرا ہے اس پر کسی دوسری عورت کو وہ ترجیح دے بھی نہیں سکتا' مزید یہ کہ اب تو رجاب نے اسے مکمل اپنا پابند کر لیا ہے' وہ اس کے خلاف جانے والوں کے ساتھ اسی طرح پیش آئے گا جیسے کہ تمہارے ساتھ پیش آیا ہے۔" عرش نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں رجاب سے اس کی شادی کے خلاف نہیں ہوں' مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ ایسا ممکن ہی کیسے ہو سکتا ہے؟ ماضی میں جو کچھ ہوا وہ سب میری آنکھوں کے سامنے ہوا اور آج جو ہو رہا ہے وہ بھی ڈھکا چھپا نہیں' میں جانتا ہوں رجاب بہت اچھی لڑکی ہے' مگر وہ احمقانہ حد تک اتنی اچھی نہیں ہو سکتی کہ جس شخص کے ہاتھوں اسے اتنا نقصان پہنچا ہو وہ اس سے شادی پر تیار ہو جائے... جب کہ شقران نے کہا کہ وہ اس سے شادی کا ارادہ کر چکا ہے' اس سے ایک ہی مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے۔" امام نے رک کر معنی خیز نظروں سے عرش کو دیکھا۔

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ شقران نے اپنا ارادہ رجاب پر عیاں کر دیا ہے؟" عرش نے کچھ الجھ کر پوچھا۔

"ظاہر ہے جب میں اور تم رجاب کے لیے شقران کے جذبات سے واقف ہو سکتے ہیں تو وہ کیسے بے خبر رہ سکتی ہے۔ مگر گڑبڑ یہ ہے کہ وہ کیوں اس کا ساتھ قبول کرنے لگی جب کہ وہ شقران کے لیے نفرت کے سوا کوئی جذبہ نہیں رکھتی... ان دونوں کے درمیان کوئی نہ کوئی معاملہ ضرور ہوا ہے شوروم میں..." امام کے پُریقین لہجے پر عرش نے کچھ سوچتے ہوئے گراؤنڈ میں کھیلتے حسن اور حسین کو دیکھا۔

itsurdu.blogspot.com

اس سے پہلے کہ وہ معاملہ کسی سنگین شکل میں ہمارے سامنے آئے اور بعد میں مجھے اپنی خاموشی پر پچھتانا پڑے' مجھے ''
'' پہلے ہی شہرام بھائی کو سب کچھ بتانا ہوگا بعد میں شقران مجھے جان سے بھی مار ڈالیں تو پروا نہیں۔

ٹھیک ہے' میں تمہارے ساتھ ہوں' تم موقع دیکھ کر شہرام بھائی سے بات کرو مگر خیال رکھنا زنائشہ کو ان سب باتوں ''
کی بھنک نہیں پڑنی چاہیے۔'' عرش کی تائید پر امام نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر دونوں ساتھ ہی اس باؤنڈری کی جانب بڑھے جہاں زنائشہ اور اور رجاء موجود تھیں۔

کن لوگوں میں پھنس گیا ہوں میں۔'' امام' رجاء دیکھتے ہوئے کوفت سے بولا۔ ''

پھنسو گے تم اب... شہرام بھائی تمہارے اور رجاء کے سلسلے میں مجھے بھابی سے بات کرنے کی اجازت دے چکے ہیں''
'' تمہاری جاب اور شادی کے معاملات ساتھ ہی حل ہونے والے ہیں۔

زنائشہ! تمہارے قدم تو بڑے مبارک ثابت ہوئے ہیں میرے لیے۔'' رجاء خوش ہو کر بولی۔ ''

'' اپنے بھائی سے مل کر کیسا لگا تمہیں؟''

سچ پوچھو تو ابھی تو زرق کو اپنے روبرو دیکھ کر مجھے یقین ہی نہیں آیا۔'' زنائشہ کے لہجے میں بے یقینی تھی۔ ''

زرق سے کہو وہ اپنے فلیٹ پر تمہیں بلائے' میں تمہیں وہاں تک لے جاؤں گا دل بھر کر باتیں کر لینا اس سے۔''''
عرش نے اس کی اداسی دور کرنے کی خاطر کہا۔

وہ تو مجھے آج ہی گھر دکھانے لے جانا چاہتا تھا مگر اتنا وقت نہیں تھا اور پھر اچھا نہیں لگتا سب کے درمیان سے اٹھ کر ''
چلے جانا لیکن زرق نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ اگلے ہفتے میں کسی دن وہ مجھے خود لے کر جائے گا اپنے گھر بس تم وقت پر
'' ... پہنچ جانا

'' ... میں تم دونوں بہن بھائی کے درمیان کیا کروں گا' زرق میری موجودگی میں کھل کر شاید بات نہ کر سکے تم سے ''
ایسا کچھ نہیں ہوگا' میں واپس تمہارے ساتھ ہی آؤں گی' تمہارے بغیر میری کوئی خوشی مکمل ہو سکتی ہے کیا؟'' زنائشہ ''
کی خفگی پر وہ مسکرا دیا۔

'' یہ بتاؤ زرکاش اور دراج کو کھانے پر کب انوائیٹ کرنا ہے؟''

شہرام بھائی کہہ رہے تھے کہ یہ ویک اینڈ ٹھیک رہے گا اور بھابی کہہ رہی ہیں ڈنر باہر رکھا جائے تو اچھا رہے گا اور تم کیا ''

itsurdu.blogspot.com

‘‘کہتی ہو؟

’’یہی کہ زرکاشف بھائی اور وراج جس دن بھی دعوت پر آئیں‘ گھر میں یا باہر بس تمہاری موجودگی لازم ہے میرے لیے۔‘‘ وہ قطعی لہجے میں بولی۔

’’کیوں نہیں‘ مہمانوں کے لیے دیدہ و دل فرش راہ کیے موجود رہوں گا‘ حکم حاکم جو ہے۔‘‘ عرش کے کہنے پر وہ خوشی سے کھل اٹھی تھی۔

ڈرائنگ روم میں جھانک کر زنائشہ نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا جو بچوں کو پڑھانے میں منہمک تھی۔

’’آجاؤ رجاب‘ چائے کے ساتھ رجاء کا بنایا ہوا زبردست کیک تمہارا انتظار کر رہا ہے۔‘‘

’’اچھا تو آج کیک کے ذریعے رجاء نے سحر بھابی کے دل میں اترنے کی ٹھانی ہے۔‘‘ رجاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’بس کوشش جاری ہے ساتھ ہمارا بھی بھلا کر رہی ہے وہ‘ جلدی آجاؤ بھابی سے ہی کیک کٹوائیں گے۔‘‘

’’بس دو منٹ رکو‘ آتی ہوں۔‘‘ رجاب نے اس کی بات پر ہنستے ہوئے کہا جبکہ زنائشہ واپس لاؤنج میں موجود سحر کی طرف آگئی‘ اسی لمحے ڈور بیل ہوئی کمرے سے باہر آتے شہرام گیٹ کی سمت چلے گئے‘ سامنے موجود شخص کو انہوں نے حیرت سے دیکھا۔

’’میں رجاب کا کزن ہوں... اگر وہ یہاں ہیں تو براہ مہربانی مجھے ان سے ملنے کی اجازت دیجیے۔‘‘

’’ہاں‘ رجاب موجود ہے‘ آپ اندر آجائیں۔‘‘ اجازت ملنے پر وہ ان کی تقلید میں ہی لاؤنج کی طرف آیا۔

’’زنائشہ‘ رجاب کو بتاؤ کہ اس کے کزن ملنا چاہتے ہیں۔‘‘ شہرام ابھی بول ہی رہے تھے کہ اسی پل رجاب ڈرائنگ روم سے باہر نکلتی بری طرح ٹھٹکی‘ اس کے بدلتے تاثرات نے سحر اور زنائشہ کو بھی چونکا دیا تھا۔

’’رجاب‘ میں تم سے بات کیے بغیر نہیں جاؤں گا۔‘‘ حاذق تیزی سے اس کی سمت بڑھا تھا۔

’’مجھے کوئی بات نہیں سننی تمہاری‘ تم میرا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے... شہرام بھائی اسے کہیں یہ چلا جائے یہاں سے...‘‘ وحشت سے چیختی رجاب تیزی سے ڈرائنگ روم میں جاتی دروازہ بھی بند کر گئی تھی‘ یہ اتفاق ہی تھا کہ بروقت امام کی آمد ہوئی‘ اسے معاملہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی مگر باقی سب اس اچانک صورت حال پر دنگ رہ گئے تھے۔

’’وہ آپ سے ملنا نہیں چاہتی‘ آپ سن چکے ہیں‘ دوبارہ یہاں آنے کی زحمت مت کیجیے گا۔‘‘ شہرام کے سخت ناگوار لہجے

itsurdu.blogspot.com

پر حاذق کسی بھی جانب دیکھے بغیر وہاں سے نکل گیا تھا' زنائشہ تیزی سے ڈرائنگ روم کی طرف گئی تھی۔
شہرام.. آپ کو پہلے رجاب سے پوچھنا تو چاہیے تھا اس شخص کے بارے میں' اس طرح کسی اجنبی کو آپ گھر کے اندر کیسے لے آئے؟'' سحر' رجاب کے ردعمل پر بری طرح گھبرائی ہوئی تھیں' اب شوہر پر برہم ہوئیں۔
اس نے کہا وہ رجاب کا کزن ہے میں نے سوچا شاید کوئی ایمرجنسی ہو' میرے وہم و گمان میں بھی یہ سب نہ تھا۔''' شہرام پشیمان اور پریشان ہو رہے تھے۔
پتا نہیں وہ رجاب کا کزن تھا بھی یا نہیں' مجھے تو کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے' یہاں رجاب ہماری ذمہ داری ہے' آپ فوراً راسب بھائی کو کال کریں اور اس شخص کے بارے میں بتائیں۔'' سحر تشویش سے بولتیں عجلت میں ڈرائنگ روم کی طرف گئیں' شہرام کو بھی یہی مناسب لگا کہ راسب سے رابطہ کیا جائے جبکہ اس سب کے دوران امام بالکل خاموشی سے سب دیکھتا رہا تھا' فی الوقت وہ یہ انکشاف کر ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ حاذق کو جانتا ہے یا یہ کہ وہ واقعی رجاب کا کزن ہے۔
کچھ وقت لگا تھا رجاب کو نارمل ہونے میں' اسے ڈسٹرب دیکھ کر سب پریشان ضرور تھے مگر کسی نے بھی حاذق کے حوالے سے کوئی ایسا سوال نہیں پوچھا جس کا جواب دینا اس کے لیے کٹھن ہوتا' کسی کے دل میں کوئی شک و شبہ نہ آئے اس لیے اسے قبول کرنا پڑا تھا کہ حاذق اس کا تایازاد ہے اور یہ کہ عرصہ ہوا تایا کے گھرانے سے ان سب کا تعلق ختم ہو چکا ہے۔ شہرام نے حاذق کی آمد کی اطلاع دے کر اپنی ذمہ داری پوری کر دی تھی' یہی کرنا چاہیے تھا مگر رجاب کو راسب اور ان کے متوقع اشتعال نے پریشان کر رکھا تھا' سحر کی تسلی و تشفی بھی اس کے خوف کو کم نہیں کر سکی تھی۔ زیادہ وقت نہیں لگا تھا جب راسب اور ندا پہنچ گئے' رجاب نے خود کو مضبوط رکھنے کی بہت کوشش کی مگر راسب کے سامنے آتے ہی وہ ضبط نہ کر سکی۔ ان کے سینے سے لگتے ہی اس نے آنسوؤں کو مزید نہیں روکا تھا' یہ راسب ہی جانتے تھے کہ کس طرح انہوں نے اپنے اشتعال کو قابو کیا ہوا ہے ورنہ وہ تو حاذق تک پہنچ کر اس کا گریبان پکڑنا چاہتے تھے۔
ندا... یقین کریں جو ہوا لاعلمی میں ہوا' رجاب نے بعد میں تصدیق کی کہ وہ شخص اس کا تایازاد ہے اور اس سے آپ کے تعلقات نہیں ہیں۔ اس شخص کی وجہ سے رجاب کی جو کیفیت ہوئی اس نے ہم سب کو ہی بہت فکرمند کر دیا ہے'
'' رجاب ہمیں اپنے گھر کے فرد کی طرح عزیز ہے' ہمیں بہت شرمندگی ہے' جو آج ہوا وہ آئندہ کبھی نہیں ہوگا۔

itsurdu.blogspot.com

سحر، آپ شرمندہ ہو کر ہمیں بھی شرمسار کر رہی ہیں، ظاہر ہے جو ہوا سب آپ کی بے خبری میں ہوا، ہمیں رجاب کے لیے آپ سب پر مکمل بھروسہ ہے۔" ندا بولیں۔

"ہمارے گھر میں رجاب ہماری ذمہ داری ہے، مجھ سے غلطی یہ ہوئی کہ رجاب کی اجازت کے بغیر میں نے اس شخص کو گھر میں آنے دیا، میں ایک بار پھر آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ میری وجہ سے آپ سب کو بہت زحمت ہوئی، میں آئندہ احتیاط کروں گا، بھروسہ رکھیے اس گھر میں رجاب ہر طرح سے محفوظ ہے۔" شہرام اب بھی ندامت میں مبتلا راسب سے مخاطب تھے۔

"یہ میں جانتا ہوں شہرام، مجھے بھروسہ ہے، آپ کو کسی بھی بات کے لیے معذرت کرنے کی ضرورت نہیں۔" راسب بولے۔

"راسب بھائی، رشتہ داری میں تعلقات بگڑنا سنورنا کوئی انوکھی بات نہیں... لیکن رجاب جس قدر اس شخص کو دیکھ کر وحشت اور پریشانی کا شکار ہوئی وہ غیر معمولی نہیں تھا... کہیں ایسا تو نہیں کہ اس شخص سے رجاب کو کوئی نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو... اگر ایسا کچھ ہے تو آپ ہمیں آگاہ کر دیں تاکہ ہم بھی محتاط رہیں۔" سحر کے کہنے پر راسب نے ایک نظر ندا کو دیکھا جو خاموش تھیں۔

"بھابی، رجاب کے لیے آپ کی اور شہرام کی فکر کو دیکھتے ہوئے میں خود بھی کچھ حقیقتیں آپ دونوں سے شیئر کرنا چاہتا ہوں... حاذق کے بارے میں جو رجاب نے آپ کو بتایا وہ سچ ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ میرے تعلقات صرف تایا کے گھرانے سے نہیں بلکہ پورے خاندان سے ختم ہو چکے ہیں... کچھ رشتے اتنے اذیت ناک ہو جاتے ہیں کہ ان سے کنارہ کش ہو کر آگے بڑھ جانا ہی مناسب ہوتا ہے۔" راسب گہری سنجیدگی سے بولتے ایک پل کے لیے خاموش ہوئے۔

"حاذق سے تقریباً چھ برس پہلے رجاب کا نکاح ہوا تھا مگر کچھ ہی دن بعد اس نے رجاب کو طلاق دے دی تھی۔"

راسب کے اس انکشاف نے شہرام اور سحر کو ششدر کر دیا تھا جبکہ باہر ڈرائنگ روم کی ونڈو کے قریب کھڑے امام کے لیے بھی مشکل نہ تھا اندر جاری گفتگو کو سننا، ماحول پر چھائے سکوت میں راسب کا بھاری لب و لہجہ گونج رہا تھا۔

"ہاتھ جوڑ کر التجاؤں کے ساتھ جن لوگوں نے رجاب کو مانگا بعد میں انہوں نے ہی اس سے جان چھڑانے کے لیے اس پر کیچڑ اچھالی، آئینہ دکھانے پر مجھے اور میری بیوی کو بے عزت کیا گیا، دھتکارا گیا، رجاب پہلے ہی خود پر ڈھائے گئے ظلم

itsurdu.blogspot.com

کی اذیت سے گزر رہی تھی' جان چھڑکنے والے رشتوں نے مزید بہتان لگا کر اس پر قیامت ڈھائی' اس کی پاکیزگی پر انگلیاں اٹھائی گئیں' ایک سانحے کو تماشا بنا دیا گیا' ان رشتوں نے جن پر مجھے فخر تھا۔ بس تب سے ہی شب خون مارنے والے ان سب رشتوں سے میرا اعتبار اٹھ گیا.. آپ سب کی بات الگ ہے اس لیے آپ کے گوش گزار اس حقیقت کو کرنا زیادہ مشکل نہیں لگا ورنہ اس بارے میں کسی سے کچھ کہنا سننا خود ہی اپنے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔" راسب کا لہجہ بہت بوجھل تھا۔

میرے لیے یہ بہت بڑی بات ہے کہ آپ نے مجھ پر اعتبار کرتے ہوئے اپنی اتنی تکلیف دہ حقیقت سے آگاہ کیا" ہمارے دل میں آپ سب کے لیے عزت اور احترام پہلے سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔" شہرام نے کہا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

تم نے ٹھیک ہی کہا تھا شفران..." اس رات حاذق رجاب کے شوہر کی حیثیت سے اس کے ساتھ موجود تھا۔ باقاعدہ" شادی نہیں ہوئی تھی لیکن دونوں نکاح کے بندھن میں بندھ کر پہلی بار ساتھ باہر نکلے تھے اور پھر ہم جیسے شیطانوں کے نرغے میں پھنس گئے۔ تم نے غور کیا اس بات پر اس رات ہمارے ساتھ جو دوست تھے' آج بھی ان میں کوئی ایسا نہیں جو مصائب میں نہ گھرا ہو' مجھے دیکھو اپنی کوئی سمت متعین نہیں کر سکا' رجاء میرے انتظار میں ہر آنے والا رشتہ ٹھکرا رہی ہے اور میں اس کے انتظار کو طویل کرتا بس ذلیل و خوار ہو رہا ہوں اور تم خود کس آگ میں جلتے چین سکون سے دور ہو یہ تم جانتے ہو' کسی کو کانٹوں پر دھکیلنے والے ہاتھ کبھی پھول نہیں چن سکتے۔ انسان کی کامیابی اور ناکامی میں اس کے اعمال کا بھی بہت عمل دخل ہوتا ہے... آج جب ہر حقیقت میرے سامنے ہے تو مجھے لگتا ہے تم سے زیادہ گناہ گار میں ہوں... اس رات میری مداخلت پر کہیں نہ کہیں رجاب نے مجھ سے یہ امید لگائی ہو گی کہ میری وجہ سے وہ بچ جائے گی' میں اس کے اور تمہارے درمیان آ جاؤں گا' اسے بچا لوں گا مگر... ایسا نہیں ہوا' کچھ نہیں بچا۔ حاذق سے اس کا رشتہ بھی نہیں..." سناٹے میں گھرا شفران اسے دیکھ رہا تھا جو کھوکھلی ہنسی ہنستا کھڑکی کی سمت چلا گیا تھا' چند لمحے باہر دیکھتے رہنے کے بعد وہ پھر شفران کی طرف متوجہ ہوا۔

آج سے پہلے میں اس کے خلاف تھا کہ تم رجاب کے ہر حکم پر سر جھکاؤ مگر اب میں خود چاہتا ہوں کہ تم اس کی مرضی" کے مطابق چلو مگر اس طرح کہ اپنے ساتھ' ساتھ اسے بھی نفرتوں کے راستے سے ہٹا لو۔ تمہاری محبت میں اتنی شدت

itsurdu.blogspot.com

ہونی چاہیے کہ وہ سب کچھ بھلا کر ایک نئی زندگی کی طرف قدم بڑھانے کے لیے تیار ہو جائے۔ تم اگر اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو ایک کام اور کرو شہرام بھائی اور آپی کو سب کچھ بتادو کیونکہ تم اب کوئی اور غلطی افورڈ نہیں کر سکتے۔" امام کے خاموش ہونے پر وہ پُر سوچ انداز میں سر کو حرکت دیتا اس کے مقابل آرکا تھا۔

امام' بھائی اور بھابی کے سامنے اعتراف کرنا' ہر سچ کو بیان کرنا میرے لیے کس قدر مشکل ہے' تم اندازہ کر سکتے ہو' اس سلسلے میں تم کوئی مدد کرو گے تو شاید کچھ آسانی ہو جائے۔" شقران کے کہنے پر امام نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیرس سے بلند ہوتی ہنسنے کی آوازوں پر کھڑکی سے باہر دیکھا' رجاء جانے کیا کہہ رہی تھی کہ ایک بار پھر زنائشہ کے ساتھ رجاب کے کھلکھلانے کی آواز بھی فضا میں بکھری تھی' ان تینوں کی چہکتی آوازوں سے شام نکھر رہی تھی۔

امام...ایک بات تو سچ ہے کہ لڑکیاں بس ہنستی مسکراتی ہی اچھی لگتی ہیں لیکن یہ بات زندگی کو کون سمجھائے۔" باہر نظریں جمائے شقران دھیمے لہجے میں بولا اور پھر کھڑکی پر پردہ پھیلا دیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد وہ واپس لاؤنج میں آئیں جہاں بچے انہیں آتے دیکھ کر آپس میں باتیں کرنا چھوڑ کر پھر شد و مد سے اپنے اپنے سپارے میں آج کا سبق دہرانے لگے' ان بچوں میں صبغہ کے بھائی کے پوتے پوتیاں اور دونوں گھروں کے ملازمین کے بچے بھی شامل تھے' صبغہ بچوں کے پاس جا کر بیٹھی بھی نہ تھیں کہ ٹیلی فون کی بیل بجی۔ گھر کے نمبر پر خال خال ہی کوئی رانگ کال آجایا کرتی تھی ورنہ تو سیل فون کی موجودگی میں ٹیلی فون گونگا ہی پڑا رہتا تھا' کال ریسیو کرنے پر دوسری جانب خاموشی چھائی رہی تھی۔

ارے کون ہو بھئی' کچھ بولنا نہیں تھا تو فون کیوں کیا۔" ناگواری سے کہہ کر وہ ریسیور رکھنا ہی چاہ رہی تھیں کہ خاموشی ٹوٹ گئی۔

تائی امی میں...دراج..." پھنسی پھنسی آواز نے صبغہ کو بے یقین سا کیا۔ اسی بے یقینی میں انہوں نے دراج کے سلام کا جواب بھی دیا۔

"کیسی ہیں آپ' خیریت سے ہیں؟"

میں تو ٹھیک ہوں لیکن یہ آج تمہیں کیسے خیال آگیا میری خیریت جاننے کا؟" قریب ہی رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے"

itsurdu.blogspot.com

صبغہ نہ چاہتے ہوئے بھی طنزیہ کہہ گئیں۔

"تائی امی یقین کریں میں زرکاش سے آپ کے بارے میں روز پوچھتی ہوں۔"

"نہ بھی پوچھو تو میں کون سا شکایت کروں گی' پہلے کون سا تم میرے آگے پیچھے گھومتی تھیں یا مجھے سر پر بٹھا رکھا تھا۔" صبغہ کے تلخ لہجے پر وہ کچھ بول نہیں سکی' صبغہ کو بھی شاید اس کی خاموشی اور اپنے لہجے کی تلخی کا فوراً احساس ہو گیا تھا۔

"زرکاش کا فون بند ہے کیا' جو تم نے یہاں فون کیا' ویسے وہ ابھی آفس سے گھر نہیں آیا۔"

"نہیں تائی امی' میں نے صرف آپ سے بات کرنے کے لیے فون کیا... آپ کو اچھا نہیں لگا کیا؟"

"نہیں مجھے کیوں برا لگے گا' چلو اتنی مروت کا مظاہرہ تو کیا تم نے۔" صبغہ بولیں۔

"تائی امی' میں کافی دن سے بے چین تھی آپ سے بات کرنے کے لیے' زرکاش کو بتایا بھی مگر انہوں نے مجھے ٹال دیا' آج بجیا سے آپ کے گھر کا نمبر ملا تو پھر رہ نہیں سکی۔"

"زرکاش کو پتا ہے کہ تم نے مجھے فون کیا ہے؟"

"نہیں' ابھی آپ بھی مت بتایئے گا۔ کس منہ سے بار بار کہوں ان سے کہ میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں..." اس کے بجھے لہجے پر صبغہ خاموش ہو رہیں۔

"تائی امی... میں نے بڑا دل دکھایا ہے آپ کا' بس ایک بار مجھے دل سے معاف کر دیں' آگے کبھی آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی' جیسا آپ کہیں گی ویسا ہی کروں گی' بس آپ میری طرف سے اپنا دل صاف کر لیں۔"

"دیکھو وراج... معاف تو میں نے تمہیں تب ہی کر دیا تھا جب میں نے زرکاش کو تم سے شادی کی اجازت دی تھی' اب تمہارے لیے اپنے دل میں برائی رکھ کے کیا کروں گی' اب تو تم میری بہو بھی ہو۔"

"تائی امی... میں تو چاہتی ہوں کہ شذرا آپی' شمزا اور شیراز سے بھی میں خود بات کر کے ان سب کو مناؤں۔ میری وجہ سے آپ کو اور زرکاش کو ان تینوں کی ناراضگی برداشت کرنی پڑ رہی ہے۔"

"جب وقت آئے گا تو تم خود بھی بات کر لینا مگر ابھی تم درمیان میں مت آنا' میں اپنی اولاد کے تیور جانتی ہوں' انہیں سنبھال لوں گی' تم اب اس گھر کی بہو اور زرکاش کی بیوی ہو' نہ زرکاش یہ چاہے گا اور نہ میں کہ کوئی بھی تم سے نفرت کا

itsurdu.blogspot.com

"اظہار کرے یا تمہیں بے توقیر جانے۔

تائی امی... زرکاش کو شاید یہ اندیشہ ہے کہ میرے فون پر آپ سے رابطہ کرنے پر آپ کو اور بھی زیادہ ناراضی کا سامنا"

"کرنا پڑے گا' آپ کو بھی ایسا لگتا ہے تو کیا میں دوبارہ آپ کو فون نہ کروں؟

تم دوپہر میں مجھے فون کر لیا کرو اس وقت میرے سوا کوئی فون نہیں اٹھائے گا۔" صبغہ بولیں۔"

یعنی آپ مجھے اجازت دے رہی ہیں کہ میں آپ سے بات کر سکتی ہوں' آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا؟" دراج کے"

لہجے میں خوشی نمایاں ہوئی۔

ظاہر ہے' میں تم سے کیوں بات نہیں کرنا چاہوں گی' زرکاش کی تم فکر نہ کرو میں اسے سمجھا دوں گی۔" صبغہ نرم لہجے"

میں بولیں۔

آپ بہت اچھی ہیں' اتنی خوشی ہو رہی ہے آپ سے بات کر کے' آپ مجھے بس یہ بتایئے کہ میں ایسا کیا کروں کہ آپ"

بھی مجھ سے خوش رہیں...؟" اس کے سوال پر صبغہ مسکرائیں۔

تم سے خوش رہنے کے لیے یہی کافی ہے کہ تم زرکاش کو راضی رکھو' اس کا خیال رکھو' اسے شکایت کا کوئی موقع نہ"

دو۔" صبغہ نے کہا جبکہ دراج کو یاد آیا کہ رائمہ کی طرف آنے کے بعد پچھلے تین دن سے اس نے ناراضی میں نہ زرکاش

کی خیر خبر لینے کی کوشش کی اور نہ ہی اس کی کوئی کال ریسیو کی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

کبھی کبھی تو مجھے سمجھ نہیں آتا کہ آپ میری بہن ہیں یا دشمن... میرے منع کرنے کے باوجود آپ نے زرکاش کو کال"

کر دی' میری طبیعت کا سن کر وہ کوئی رکنے والے تھے' اب کیا منہ لے کر جاؤں گی ان کے سامنے..." ابھی کچھ دیر پہلے

وہ اسد کے ساتھ ہاسپٹل سے اپنی آنکھوں کا چیک اپ کروا کر گھر واپس آئی تو فوراً ہی زرکاش کی آمد ہو گئی۔ آج صبح سے

آنکھوں میں سوزش محسوس ہو رہی تھی۔ پہلے اسے یہی لگا کہ رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے مگر شام

ہونے تک آنکھوں کی ہلکی سی تکلیف انفیکشن میں بدل گئی' زرکاش کو وہ اس لیے خبر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ ظاہر ہے انا

آڑے آ رہی تھی۔ اور پھر اسے پتہ تھا کہ زرکاش اسے ساتھ ہی لے جائے گا جبکہ اسے ابھی رائمہ کے پاس رہنا تھا۔

زرکاش بھائی اگر خود ہی آ جاتے تو تب کیا کرتیں تم اور وہ مجھ پر کتنا ناراض ہوتے تمہاری طبیعت کی طرف سے بے خبر"

itsurdu.blogspot.com

رکھنے پر... کم از کم اب میں مطمئن ہوں کہ تمہاری بے وقوفیوں میں تمہارا ساتھ نہیں دیا۔" رائمہ نے الٹا اسے گھر کا اور پھر وہی ہوا' دراج کو بھی قطعی انداز میں ساتھ چلنے کا حکم دے دیا' رائمہ نے اسے کہا کہ کچھ دن میں وہ خود اسے گھر چھوڑ جائے گی مگر دراج نے رخصت ہوتے ہوئے بھی رائمہ سے ناراضی ختم نہیں کی۔

راستے میں زرکاش کی گمبھیر خاموشی نے اسے حیران نہیں کیا' وہ خود بھی اسے مخاطب نہیں کرنا چاہتی تھی مگر جب زرکاش نے ہاسپٹل کے سامنے گاڑی روکی تو دراج کو یاد دلانا پڑا کہ وہ چیک اپ کروا چکی ہے مگر زرکاش نے جیسے سنا ہی نہیں تھا' اس کی تسلی کی خاطر دراج کو پھر کوفت بھرے معائنے سے گزرنا پڑا' انفیکشن زیادہ خطرناک نوعیت کا نہیں تھا بس کاسمیٹکس کے مضر اثرات کا نتیجہ تھا' ڈاکٹر نے وہی دوائیں استعمال کرنے کے لیے کہا جو پہلے ڈاکٹر نے تجویز کی تھیں۔ گھر پہنچ کر زرکاش پر اسے سخت غصہ تھا جو اس کی تکلیف سے انجان بنا چپ کی مہر لگائے ہوئے تھا' کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر اپنی شادی کے البم پر پڑی جو بیڈ پر ہی موجود تھی کوئی اور وقت ہوتا تو وہ خوشی سے اچھل پڑتی مگر اس وقت تو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ آنکھیں ٹشو سے رگڑتی وہ کمرے میں آتے زرکاش کی طرف متوجہ نہیں ہوئی۔

"اور دل لگا کر رو لو تاکہ اور حشر نشر ہو جائے آنکھوں کا۔" زرکاش کے بگڑے لہجے پر وہ بیڈ پر بیٹھی آنکھیں ہی صاف کرتی رہی تھی۔

"شادی ہو جانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صبح شام تم میک اپ میں گھومو' میں تو تمہارا دھلا دھلایا میک اپ سے پاک چہرہ ہی بھول گیا ہوں' اللہ کی پناہ اس حال میں بھی میک اپ کے بغیر نہیں ہو تم۔"

"میک اپ کی وجہ سے انفیکشن نہیں ہوا' ڈاکٹرز کا تو کام ہی بک بک کرنا ہے۔" وہ تنک کر بولی۔

"اور تمہارا کام کیا ہے...؟ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دینا۔" زرکاش کے گھرکنے پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"ذرا ایک نظر آئینہ دیکھو کیا حال ہو رہا ہے آنکھوں کا' میں دیکھ کر پریشان ہوا تھا ہوں مگر تم... اب جب تک میری اجازت نہیں ہوگی تم چہرے پر کوئی کاسمیٹکس نہیں استعمال کروگی' اب جانا یہ آنکھیں لے کر زنائشہ اور عرش کی دعوت پر..."

itsurdu.blogspot.com

کیوں ڈرا رہے ہیں‘ ایک تو پہلے ہی میں تکلیف سے بے حال ہوں... دعوت کینسل کر دی تو زنائشہ کا دل ٹوٹ جائے گا“ اور عرش کیا سوچے گا۔“ وہ پریشان ہوئی۔

بس ایک میرے علاوہ سب کے دل کی پرواہ ہے تمہیں... ناراضگی جتانے کے لیے ہی کال ریسیو کر لیتیں میری... میں یہاں تمہاری آواز سننے کے لیے ترس رہا تھا اور تم یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہاری اموشنل بلیک میلنگ میرے لیے کتنی جان لیوا ہوتی ہے پھر بھی سنگ دلی کی انتہا کر دی‘ اب رائمہ کی طرف جا کر تم نے کبھی میری کالز اگنور کیں تو اسی وقت تم تک پہنچوں گا‘ ہوش درست کرنے۔“ زرکاش کے برہم انداز پر وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی جو سائیڈ ٹیبل کے قریب ہی دوائوں کے شاپر سے آئی ڈراپس نکالتا بیڈ کے کنارے بیٹھ گیا۔

لیٹ جائو‘ ڈراپس ڈالنے سے کافی فرق پڑے گا۔“ زرکاش نے کہا تو وہ خاموشی سے لیٹ گئی‘ ویسے بھی آنکھوں میں خارش زیادہ ہونے لگی تھی اور پھر زرکاش کی محبت پر وہ مزید ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

آج کا دن بہت اچھا رہا تھا‘ پہلی وجہ یہ کہ آج رات دراج اور زرکاش ڈنر پر مدعو تھے شہر کے سب سے معروف ہوٹل میں عرش نے ٹیبل بک کروالی تھی‘ دوسری سب سے اہم وجہ یہ تھی کہ اس کی تاکید پر زرق آج ذرا وقت سے پہلے آ گیا تھا رجاب کو پک کرنے‘ چائے پر سارا اہتمام سحر نے خود کیا تھا‘ اسے زرق کے پاس سے اٹھنے بھی نہ دیا‘ آج اس نے ڈھیروں باتیں کیں زرق سے‘ زرق کی شخصیت میں اتنی سنجیدگی‘ وقار‘ جاذبیت اس کے لیے حیران کن تھی‘ کبھی کبھی اسے لگتا کہ جیسے اپنے باپ کے مرنے پر ہی اس نے زرق کو کھویا تھا‘ وہ تو اب اسے ملا ہے‘ پہلے وہ بالکل ایسا ہی تو تھا بہت کم گو‘ مہذب‘ دھیمے لہجے میں بات کرنے والا‘ بالکل اپنے باپ کی طرح‘ شفران اور شہرام کے گھر آنے تک اس نے امام کو بھی فون کر دیا تھا۔ رجاء کو بطور خاص اس نے ٹیرس پر بلا کر زرق کا تعارف کروایا۔ عرش جانے کس کام میں پھنسا تھا‘ زنائشہ کو بس یہ فکر تھی کہ وہ اتنا لیٹ نہ ہو کہ دراج اور زرکاش کو میزبان بن کر ان سب کا استقبال کرنا پڑے۔

گھر میں داخل ہوتے عرش کی نظریں اس پر ٹھہر گئیں‘ زندگی میں جسے دیکھ کر سانس لی جائے وہی سانسیں روک دینے پر بضد ہو جائے تو... کوئی آخر کب تک دھڑکنوں‘ جذبوں اور نگاہوں پر پہرے بیٹھا سکتا ہے مگر وہ یہ کام کر رہا تھا مسلسل کر رہا تھا لیکن ہر بار ضبط کو انتہائی حدوں تک جانے سے روکنا ناممکن ہو جاتا ہے... لائونج میں ہی وہ امام کے پاس کھڑی

itsurdu.blogspot.com

تصویروں کے بنڈل سے چن' چن کر تصویریں نکال کر امام کو دینے میں منہمک تھی جن کو امام البم میں لگاتا جا رہا تھا۔ یہ ڈھیروں تصاویر البم میں سجا کر وہ آج دراج کو گفٹ کرنے والی تھی' اپنے انہماک میں وہ عرش اور اس کی نگاہوں سے بھی فی الوقت بے خبر تھی اور عرش وہ زنائشہ کو سیاہ رنگ کے لباس میں پہلی بار دیکھ رہا تھا' یوں لگ رہا تھا جیسے صحرائی چاندنی سیاہ بدلیوں کی اوٹ سے جھلک دکھاتی آنکھ مچولی کھیل رہی ہو' اس کے رخساروں پر بکھری شفق میں بھی چاندنی جھلملا رہی تھی۔ تب ہی زنائشہ کو چونک کر اپنی طرف متوجہ ہوتا دیکھ کر وہ بمشکل مسکرایا' زنائشہ سرعت سے اسی کی جانب آئی۔

”عرش' کہاں رہ گئے تھے تم...؟ زرق نے کتنا انتظار کیا تمہارا... اب زیادہ وقت نہیں ہے تمہارے پاس' جلدی سے جا کر چینج کرو اور ایک خوش خبری سنتے جاؤ' بالآخر میں نے بھابی کو شیشے میں اتار لیا' میرے کمرے میں جا کر دیکھو' رجاء بہت دل لگا کر بھابی کو تیار کر رہی ہے اور ان کے نخرے بھی اٹھا رہی ہے۔“

”تم ذرا آ کر میری بات سنو۔“ دھیمے لہجے میں اسے مخاطب کرتا وہ رکا نہیں تھا جبکہ زنائشہ کچھ حیران ہوتی اس کے پیچھے ہی شقران کے کمرے میں پہنچی تھی۔

”زنائشہ... ایک بات کہوں تم مانو گی؟“ وہ سنجیدگی سے پوچھتا اسے مزید حیران کر گیا۔

”یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے' تم کہو تو... میں نہ مانوں' ایسا بالکل نہیں ہو گا۔“

”تو پھر میری بات مان کر چینج کر لو' کوئی دوسرا لباس پہن لو۔“ عرش کے کہنے پر وہ حیران ہوئی۔

”مگر کیوں...؟“ زنائشہ کا چہرہ اتر گیا۔

”تمہیں میری بات ماننی ہے یا نہیں؟“ زنائشہ کا سوال نظر انداز کرتا وہ اسی سنجیدگی سے بولا' جواباً زنائشہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے مگر عرش اس کے سامنے سے ہٹتا وارڈ روب کی طرف بڑھ گیا' زنائشہ بجھے دل کے ساتھ واپس پلٹتی ایک پل کے لیے اندر آتے شقران کی طرف متوجہ ہوئی۔

”زنائشہ آج تو تمہارے آگے چاند بھی شرما جائے گا... چاند سے میری مراد ہے تمہارے مجازی خدا۔“ شقران کے شرارتی انداز پر وہ بمشکل مسکراتی کمرے سے نکل گئی۔

”اسے کیا ہو گیا... تم نے کچھ کہہ دیا کیا اسے...؟“ زنائشہ کی غیر معمولی خاموشی پر شقران نے حیرت سے عرش کو دیکھا۔

itsurdu.blogspot.com

تمہارا ہر معاملے میں بولنا ضروری نہیں ہے۔" عرش کے سخت ناگوار لہجے پر شہران حیرت سے بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔ سحر اور رجاء حیران پریشان اس سے سوال کیے جارہی تھیں' جو خاموشی سے دوسرا لباس پریس کرنے میں مصروف تھی۔

"زنائشہ... اچانک ہوا کیا ہے کم از کم مجھے تو بتادو؟" رجاء نے تاسف سے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"تم سب نے جھوٹی تعریف کی میری' کوئی اچھی نہیں لگ رہی میں اس سیاہ لباس میں' ورنہ عرش کیوں کہتا مجھے چینج کرنے کے لیے۔" اس کے بھرائے لہجے پر حیرت اور صدمے سے رجاء کا حال برا ہوا۔

"عرش کا تو دماغ خراب ہے اور تم اس کی باتوں میں آکر میری دو گھنٹے کی محنت ضائع کر رہی ہو۔"

"بس مجھے چینج کرنا ہے' تم جاکر بھابی سے کہو کسی سے کچھ نہ کہیں' میں اپنی مرضی سے چینج کر رہی ہوں۔" انگوری رنگ کے ہلکے سے فینسی لباس میں وہ بڑی بیزار نظر آرہی تھی۔ شیفون کا بڑا سا دوپٹہ شانوں پر درست کرتی وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تھی جب اس کی نگاہ کھلے دروازے سے باہر گئی' عرش اسے اسی جانب آتا دکھائی دیا' خفگی کے باوجود زنائشہ اپنی حیرت نہیں چھپا سکی کہ عرش نے اس کے لباس کے ہم رنگ شرٹ زیب تن کر رکھی تھی اور بڑی سج دھج کے ساتھ خوشبوئیں لٹاتا اندر آیا تھا۔

"تم کتنی بار وعدہ خلافی کروگی...؟ میری بات نہ مانتیں اگر رونا ضروری تھا۔" اس کی شکایت پر وہ خاموش رہی۔

"اور تم سے کس نے کہا کہ تم سیاہ لباس میں اچھی نہیں لگ رہی تھیں...؟ مسئلہ صرف یہ تھا کہ تم حد سے زیادہ اور بے انتہا اچھی لگ رہی تھیں۔" وہ دھیمے لہجے میں بولا۔ "آجاؤ جلدی' سب جانے کے لیے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔" اس سے پہلے کہ زنائشہ کچھ کہتی وہ کمرے سے نکل گیا۔

مہمان اور میزبان ساتھ ہی پہنچے تھے۔ زنائشہ دیکھ رہی تھی کہ عرش بہت گرم جوشی کے ساتھ زرکاش سے ملا تھا اور دراج سے بھی بہت خوش اخلاقی سے پیش آرہا تھا۔ بلیک دمکتی ساڑھی میں دراج بلاشبہ قیامت ڈھارہی تھی۔ شہرام اور سحر سے بہت ملنساری اور ادب کے ساتھ مل کر اس نے زنائشہ کو خوش کردیا۔ شہرام اور سحر نے بھی گزشتہ تلخیوں کا کوئی تاثر دوران گفتگو نہ آنے دیا۔ کھانا بہت عمدہ تھا اور بہت خوشگوار ماحول میں تناول کیا گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com
itsurdu.blogspot.com

سنو' مجھے صبح ہی صبح ایک کام کے سلسلے میں جانا ہے' تین چار دن میں واپسی ہو گی' کوئی کانٹیکٹ اس دوران نہ کر سکوں تو پریشان مت ہونا۔" عرش نے فوراً سے پیشتر اس سے کہا' وہ قدرے حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"کہاں جا رہے ہو تم؟"

جہاں بھی جا رہا ہوں' اچھے مقصد سے جا رہا ہوں' بھائی کی ناراضگی کا خطرہ ہے اس لیے انہیں اپنے جانے کا نہیں بتا رہا' وہ میری غیر موجودگی میں غصہ کرتے نظر آئیں تو بالکل خاموش رہنا' انہیں یہ خبر نہیں ہونی چاہیے کہ تمہیں میرے جانے کی خبر ہے ورنہ تم بھی پھنسو گی۔"

مگر کچھ پتہ تو چلے کہ تین چار دن کے لیے تم کس کام سے اور کہاں جا رہے ہو' مجھ سے مت چھپاؤ ورنہ میں پریشان ہی رہوں گی۔"

مجھے تمہاری سپورٹ چاہیے اور تم ہی مجھے کمزور کر رہی ہو۔" عرش نے زچ ہو کر اسے دیکھا۔ "وعدہ کرتا ہوں' واپس آ کر سب بتا دوں گا' ابھی اگر کچھ بتا دیا تو تمہیں سرپرائز دینے کے لیے جو محنت میں کر رہا ہوں سب بے کار رہ جائے گی۔"

"ایک تو تمہارے یہ سسپنس اور سرپرائز کسی دن میری جان لے لیں گے۔"

زنائشہ... کہا تو ہے اچھے مقصد سے جا رہا ہوں' اسی میں تمہارا سرپرائز چھپا ہے ورنہ تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہ تھا" دراصل اپنی وجہ سے تمہارے چہرے پر خوشی دیکھنے کا موقع میں کسی قیمت پر ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا' اب ایسا پریشان چہرہ بنا کر یا کوئی سوال کر کے مجھے مشکل میں نہ ڈالو۔" عرش نے التجائی نظروں سے اسے دیکھا۔

ٹھیک ہے' مقصد اچھا ہے تو میں کوئی اور سوال نہیں کرتی مگر عرش' تین چار دن تمہیں دیکھے بغیر' کسی رابطے کے بغیر میں سکون سے نہیں رہوں گی' ہم دونوں ہی بچھڑ جانے کی اذیت سے گزر چکے ہیں' اس اذیت کے خوف اور اندیشے سے باہر نکلنے میں مجھے بہت وقت لگے گا' کیا میری تسلی کے لیے تم کوئی اشارہ بھی نہیں دے سکتے؟" اس کے بجھے لہجے پر عرش نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

ایک اشارہ ہے۔" عرش نے اپنی جیب سے کچھ نکال اس کی مٹھی میں قید کر دیا تھا۔

عرش... تم نے کیا چیز بند کی ہے میری مٹھی میں؟" اس کی مشکوک نظروں پر عرش بس معنی خیز انداز میں مسکرایا۔"

itsurdu.blogspot.com

عرش اس کا ہاتھ بدستور پکڑے لاؤنج کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اپنے کمرے میں جاکر دیکھ لینا کہ ہاتھ میں کیا چھپا ہے۔'' عرش نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا جو ہاتھ آزاد'' کروانے میں ناکام رہی تھی۔

عرش... تم جہاں بھی جارہے ہو بس اپنا خیال رکھنا اور تین دن کافی ہیں' چار دن مت لگانا۔'' اپنے کمرے میں داخل'' ہوتی وہ اسے تاکید کرنا نہیں بھولی تھی۔

''میں پوری کوشش کروں گا' تم بے فکر رہو۔''

''صبح کب جاؤ گے؟ میں جگادوں گی تمہیں۔''

رہنے دو' تم جیسی صورت بنا کر مجھے الوداع کہو گی' میرا جانا مشکل ہو جائے گا' بس ابھی یہیں سے اللہ حافظ کہہ دو اور'' ''اطمینان سے سو جاؤ۔

اللہ حافظ' جلدی آجانا واپس۔'' زنائشہ کا چہرہ اتر گیا تھا' دوسری جانب دروازہ بند کرتے عرش رکا تھا۔''

سنو... سفر پر جارہوں تو کہنا یہ تھا کہ روایت کے مطابق اپنی کوئی نشانی' محبت کا کوئی تحفہ یا خوشبو جیسی کوئی بات میرے'' حوالے کرنی ہے تو بتاؤ' دل و جان سے حاضر ہوں۔'' عرش کی شوخ نظروں اور لہجے پر وہ بے ساختہ جھینپی اور نفی میں سر ہلاتی سرخ ہو گئی تھی۔

غضب ڈھاتی ہو شرماتی ہو تو جب میں واپس آؤں تو ایسے ہی ہنستی ہوئی ملنا۔'' اس کی محبت بھری تاکید پر زنائشہ نے'' مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو وہ اس کا مسکراتا چہرہ آنکھوں میں اتارتا دروازہ بند کر گیا' چند لمحوں تک وہ بند دروازے کو دیکھتی رہی اور پھر پلٹ کر بیڈ کے کنارے آبیٹھی' دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے دھیرے سے بند مٹھی کھولی تو دنگ رہ گئی' اس کی ہتھیلی پر سیاہ رنگ کا کرسٹل سے بنا بہت خوب صورت اور چھوٹا سا چمکتا دمکتا ایک ہیلی کاپٹر رکھا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

چار نفوس کی موجودگی کے باوجود گہرے سناٹے اور خاموشی کا راج تھا' کچھ گھبرا کر امام نے ایک نگاہ اسے دیکھا جو دیوار سے پشت ٹکائے جھکے سر کے ساتھ کسی مجرم کی طرح کھڑا تھا۔ دوسری نگاہ اس نے شہرام اور سحر پر ڈالی جن کے چہروں

itsurdu.blogspot.com

پر تفکرات کے سائے بہت گہرے تھے۔ بالآخر اس سناٹے کو شہرام کی آواز نے توڑا۔

بہت بڑی غلطی سرزد ہوئی تھی مجھ سے' مجھے لگا تھا کہ خاموش رہنے سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا' مگر... اب "
پچھتانے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہونے والا... میں پہلے ہی ہمت کا مظاہرہ کر لیتا' نہ بھاگتا شفران کو ساتھ لے کر اس گناہ سے جس کا اب کوئی ازالہ بھی ممکن نظر نہیں آتا کاش میں خاموش نہ رہتا' اس رات اپنے قدم نہ روکتا تو آج کم از کم راسب کے سامنے کھڑے ہونے کے قابل تو ہوتا..." شہرام سخت پشیمان اور مضطرب تھے۔

مجھے تو رجاب سے زیادہ راسب بھائی کی فکر ہے' وہ یہ سچ کیسے برداشت کریں گے' ایک قیامت آ جائے گی' ہم اب کیا "
کریں گے... کیسے رجاب اور راسب بھائی کا سامنا کریں گے۔" سحر از حد پریشان ہو کر بولیں جبکہ شفران نگاہ بھی نہ اٹھا سکا تھا۔

شہرام بھائی... جو ہو چکا ہے اب اسے بدلا بھی نہیں جا سکتا... بہتر یہی ہے کہ حوصلہ کر کے اب آگے کے بارے میں "
سوچیں کہ کیا کرنا چاہیے۔ رجاب اپنے بھائی سے شفران کی حقیقت چھپائے رکھنا چاہتی ہے' یہ بات آپ سب کے حق میں بہتر ہے کچھ حقیقتوں پر پردہ پڑا رہے تو کیا یہ بہتر نہیں؟" امام نے کہا۔

نہیں امام' میں اب گناہ پر ایک اور گناہ نہیں کر سکتا۔ رجاب کیا سوچ رہی ہے یہ وہ جانتی ہے مگر میں راسب کو اندھیرے "
"میں رکھ کر ان کے اعتبار کا قتل نہیں کر سکتا۔

رجاب... اسی حقیقت کو اپنے بھائی پر عیاں نہیں کرنا چاہتی اس کی کوئی تو وجہ ہو گی... اسے نظر انداز کر کے کیا آپ "
شفران کو راسب بھائی کے سامنے کھڑا کر دیں گے... آپ جانتے ہیں کہ اس کے بعد کیا ہو گا؟" سحر خوف زدہ نظر آنے لگیں۔

جو بھی ہو مگر شفران سمیت مجھے بھی اپنی غلطی کا اعتراف راسب کے سامنے کرنا ہو گا... ہمیں اشارہ مل چکا ہے اگر اب "
بھی خاموشی اختیار رکھی گئی تو قدرت کی پکڑ بہت سخت ہے' اس پکڑ سے ہم کہاں تک بھاگ سکتے ہیں۔" شہرام قطعی لہجے میں کہہ کر شفران کی طرف متوجہ ہوئے۔

اگر تم واقعی رجاب سے شادی کا فیصلہ کر چکے ہو اور رجاب کے دباؤ کے بغیر... تو تمہارا فیصلہ بالکل درست ہے' تمہیں "
"یہی کرنا چاہیے مگر راسب کو ہر حقیقت کا علم بھی ہونا چاہیے۔

itsurdu.blogspot.com

"شہرام... ایک طرف آپ یہ چاہتے ہیں کہ شقران‘ راسب کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کر کے ان کے عتاب اور سزا کو جھیلے‘ دوسری طرف شقران چاہتا ہے کہ رجاب کو اپنا کر ساری زندگی کے عذاب سے دوچار رہے... ایک گناہ کی دو سزائیں ہوں‘ یہ کیسے ممکن ہے؟" سحر بولیں۔

"بھابی... رجاب نے بھی تو نا کردہ گناہ کی اذیت میری بدولت جھیلی اور آج تک عذاب اور اذیت کے درمیان زندگی گزاری... جب یہ سب ممکن ہو سکتا ہے تو سب ممکن ہو سکتا ہے۔" شقران نظر جھکائے قطعی لہجے میں بولا۔

"شقران اگر امام کا شبہ غلط ہے اور رجاب کے دباؤ کے بغیر تم نے اس سے شادی کا فیصلہ کیا ہے تو تمہیں اس قدر یقین کیوں ہے کہ رجاب بھی تم سے شادی کرنے پر آمادہ ہو گی؟" سحر نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"مجھے بس یقین ہے کہ وہ اپنے بھائی کے خلاف نہیں جا سکتی... آپ لوگ بس اس کے بھائی کو میرے لیے راضی کر لیں..." شقران ٹھہرے لہجے میں بولا۔

"سحر مجھے اب شقران سے زیادہ رجاب کی زندگی کی فکر ہے‘ شقران کی وجہ سے اس کی زندگی برباد ہوئی تھی مگر اب شقران کی وجہ سے ہی آباد بھی ہو گی۔ جب تک میں زندہ ہوں‘ کسی طور نہ شقران کی زندگی عذاب سے دوچار ہو گی نہ رجاب کی... یہ دونوں ایک ساتھ بہت شاندار زندگی گزاریں گے..." شہرام کے پُر یقین لہجے پر سحر مزید کچھ نہ کہہ سکیں۔

"شہرام بھائی میرا تو یہی خیال ہے کہ آپ پہلے رجاب کے بھائی سے اس کا ہاتھ مانگیں... انکار تو ممکن ہی نہیں ان کی طرف سے اور یقیناً آپ کا یہ عمل رجاب کو بھی کسی مخالفت سے روک دے گا۔ ویسے بھی اس نے ابھی اپنے بھائی کو کچھ نہیں بتایا جب ہی تو وہ یہاں بچوں کو ٹیوشن پڑھانے آ رہی ہے۔" امام نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو‘ ہمیں پہلے ان کے دل میں مزید جگہ بنانی ہو گی‘ ہو سکتا ہے کہ ہمارا یہ عمل راسب کے دل کو ہمارے لیے کچھ نرم کر دے۔ شقران ان کو دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا‘ اپنے گناہ کا اعتراف کرنا چاہتا ہے‘ ازالہ کرنے کے لیے تیار ہے اس کی ندامت اور رجاب کے لیے اس کی نیک نیت اور ہم سب کا خلوص رجاب اور راسب دونوں پر اثر انداز ضرور ہو گا۔" شہرام بولے۔

"بھائی... میں رجاب کے بھائی کو سب کچھ بتانے سے پہلے ایک بار رجاب سے بات ضرور کرنا چاہوں گا۔" شقران نے

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

کچھ سوچ کر کہا۔

"ضرور اس سے بات کرکے اپنے ارادے سے اسے آگاہ کرنا لیکن یہ یاد رکھنا کہ اس کی مرضی تمہارے ارادے میں شامل ہو یا نہ ہو راسب کا سامنا تمہیں ہر صورت کرنا ہے۔" شہرام نے قطعی انداز اپنایا۔

"سحر... ہمیں جلد از جلد شقران کے لیے رجاب کا ہاتھ مانگنا ہے' تم ذہنی طور پر تیار رہو' کسی پریشانی یا خوف میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں' ہم سب کی نیت اور دل کا حال اللہ جانتا ہے' اللہ پر بھروسہ رکھو' آسانی ضرور ہوگی' دعا کرو کہ ہم سب اس آزمائش میں ثابت قدم رہ کر کامیاب ہوں۔" شہرام کے سمجھانے پر بہت تشویش میں گھری سحر بس سر ہلا کر رہ گئی تھیں۔

www.PakDigestNovels.Com

خوشی سے اس کے قدم ہی ایک جگہ نہیں ٹھہر رہے تھے' فلیٹ کے ایک ایک کونے کا جائزہ لیتی وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی' زرق اس کے پیچھے ہی تھا جو بالآخر گیلری تک آرکی تھی۔ گیلری کے بالکل سامنے سڑک کے دوسری جانب پبلک پارک تھا' دور تک پھیلے سبزے پر خوشگوار شام کی رونقیں بکھری ہوئی تھیں۔

"زرق' یہ گھر کتنا پیارا ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے تم نے اپنی محنت سے حاصل کیا ہے' تم میری خوشی کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔"

"جانتا ہوں تم کس قدر خوش ہو مگر تم سے زیادہ خوش میں ہوں' تمہارے قدم رکھنے کے بعد میرے لیے یہ گھر اب واقعی ایک گھر ہے' یہ میرا نہیں صرف تمہارا گھر ہے لیکن یہ اتنا بڑا اور خوب صورت نہیں جتنا کہ عرش کا گھر ہے۔" زرق نے سنجیدگی سے کہا۔

"میری نظر میں اس گھر کی اہمیت کسی طور عرش کے گھر سے کم نہیں کیونکہ یہ میرے بھائی کا گھر ہے۔" خوشی سے نہال ہوتی وہ یک دم سنجیدہ ہوئی۔

"آج اگر امی' ابو بھی ہمارے ساتھ ہوتے تو تمہاری ان کامیابیوں پر کس قدر خوش ہوتے... جانے کیوں یہ ہوتا ہے کہ درختوں میں پھل تو لگ جاتے ہیں مگر ان درختوں کے بیج بونے والے گم ہو جاتے ہیں۔" خاموش ہو کر زنائشہ نے زرق کے دھواں ہوتے چہرے کو دیکھا اور پھر مسکرائی۔

itsurdu.blogspot.com

"مگر تمہاری کامیابیوں پر خوش ہونے‘ تمہارے لیے دعا کرنے کے لیے میں تو موجود ہوں‘ ایک وقت وہ تھا کہ میرے سر پر نہ سائبان تھا۔ اس وقت گمان بھی نہیں تھا کہ اسی زمین پر کہیں ایک نہیں دو‘ دو گھر میرے لیے موجود اور منتظر ہیں... زرق کہیں یہ سب کوئی خواب تو نہیں... کیا واقعی ہم دونوں ساتھ اپنے گھر میں موجود ہیں؟"

"میں یقین کر چکا ہوں کہ یہ سب حقیقت ہے‘ تم بھی کوئی خواب نہیں دیکھ رہیں۔" گہری سانس بھرتے ہوئے زرق نے اس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔

"مجھے اب زیادہ فکر تمہاری ہے۔" زرق کے عجیب لہجے پر وہ حیران ہوئی۔

"میری فکر کرنے کے لیے شہرام بھائی اور بھابی موجود ہیں اور سب سے بڑھ کر عرش‘ فکر تو اب مجھے کرنی ہے تمہاری... اچھی سی لڑکی دیکھ کر اب جلد از جلد مجھے تمہاری شادی کرنی ہے اور کان کھول کر سن لو میری پسند پر کسی کی پسند کو فوقیت نہیں دو گے تم... رجاب اور راسب بھائی کو بھی میری پسند پر راضی ہونا پڑے گا‘ سمجھے یا نہیں؟"

"سمجھ گیا ہوں لیکن یہ بات قبل از وقت ہے‘ میں تم سے ابھی عرش کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"عرش کے بارے میں...؟" وہ چونکی۔

"ہاں... میں جانتا ہوں اس بارے میں کوئی سوال کرنے کا وقت گزر چکا ہے مگر پھر بھی میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی تم نے جس وقت اپنی زندگی کا ایک اہم فیصلہ کیا وہ کسی بھی دباؤ میں آ کر یا کسی مجبوری کے تحت نہیں کیا تھا؟" زرق کے سوال پر وہ چند لمحوں تک بغور اس کے تاثرات جانچتی رہی پھر دھیرے سے مسکرائی۔

"میں سمجھ رہی ہوں کہ تم کیا جاننا چاہتے ہو... عرش کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کا فیصلہ میں نے ہرگز کسی دباؤ یا مجبوری کے تحت نہیں کیا تھا‘ بس ایک جذبہ ضرور محرک بنا جسے میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی... عرش کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے میں اس وقت بس یہ جانتی تھی کہ وہ میرے لیے ہے اور میں اس کے لیے..."

"یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کیا تھا‘ کیسی سرگرمیوں‘ کیسے پیشے سے منسلک تھا؟" زرق نے درمیان میں بات کاٹی۔

"ہاں سب کچھ جانتے ہوئے بھی... کیونکہ میں جانتی ہوں کہ اپنی ماں کو زندہ رکھنے کے لیے وہ اپنے آپ کو فروخت تو کیا موت کے حوالے بھی کر سکتا تھا۔"

"کوئی اس کے ماضی کے بارے میں تم سے آ کر سوال کرے گا تو کیا جواب ہوگا تمہارے پاس...؟ کب تک اس کی اولاد

itsurdu.blogspot.com

سے اس کا ماضی چھپا کر رکھو گی؟" زرق کے سوال پر اس کے تاثرات پُرسکون ہی رہے۔
"میرے لیے عرش کے ماضی سے زیادہ اس کے آج کی اہمیت ہے' مجھے اس کے آج سے زیادہ اس کے گزرے کل پر فخر ہے' اس نے اپنی تسکین' اپنی آسائشوں کی خاطر نہیں ایک انمول رشتے کی محبت میں آنکھیں بند کر کے وہ راستہ چنا... یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ تباہی کے راستے پر ہے... مجھے فخر ہے کہ بالآخر وہ اس تاریک راستے سے پلٹ آیا' جس طرح تم پلٹ آئے ہو... میں عرش کی ہی نہیں تمہاری اولاد کو بھی بہت فخر سے بتاؤں گی کہ وہ اپنے باپ سے یہ سیکھیں برائی کو اچھائی میں کیسے بدلا جا سکتا ہے' ناکامیوں کو کتنی جدوجہد کے بعد کامیابیوں میں بدلا جاتا ہے' مایوسیوں اور تاریکی کے بھنور سے کیسے نکلا جاتا ہے... مجھے کسی سے عرش یا تمہارے ماضی کو چھپانے کی ضرورت نہیں... عرش کی اور تمہاری زندگی میں کچھ چیزیں بہت مماثلت رکھتی ہیں... تم اپنے باپ کی محبت میں ان کی جدائی میں نڈھال دنیا سے غافل اور کٹ گئے تھے اور عرش نے اپنی ماں کی محبت اور ان کی جدائی کے خوف سے صحیح اور غلط کی پہچان کھو دی تھی... شاید یہی مماثلت ہے جو مجھ سے کئی گنا زیادہ عرش تمہارے لیے بہت خوش ہے۔ وہ تمہاری اس نئی زندگی اور حیران کن بدلاؤ سے بہت متاثر ہے۔" ایک پل کو ٹھہر کر زناشہ نے زرق کے گہرے سنجیدہ تاثرات کو دیکھا۔
"زرق... یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں یہ باور کروا رہی ہوں کہ عرش کے ماضی پر سوال اٹھانے سے پہلے تم اپنے ماضی کو بھی سامنے رکھو۔ میں بس تمہاری توجہ اس طرف دلانا چاہ رہی ہوں کہ تم سمجھنا چاہو تو عرش کے گزرے حالات کو مجھ سے بھی زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو' وقت اور حالات انسان کو اس کے محور سے ہٹا کر بھٹکا دیتے ہیں' عظیم انسان وہی ہے جو صعوبتیں اٹھا کر درست راستے کو ڈھونڈ نکلے اور میری زندگی میں ایسے ہی دو عظیم انسان موجود ہیں' مجھے ان پر فخر ہے۔" زناشہ کے جذباتی لہجے پر زرق نے سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلا دیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

اس کے سامنے فلک بوس پہاڑوں کا پُرہیبت سلسلہ پھیلا ہوا تھا' ان پہاڑوں میں کوئی بھٹک جائے تو کسی بیرونی مدد یا معجزے کے بغیر قیامت تک ان کی قید سے نہ نکل سکے' رات بھر پہاڑوں پر طوفانی بارش کا جاری رہنے والا سلسلہ اب تھم چکا تھا' نرم چمکتی دھوپ ان پہاڑوں کی ہیبت اور جلال کے سامنے پھیکی پڑ رہی تھی' مخصوص یونیفارم میں ملبوس عرش کی سیاہ گلاسز میں چھپی نگاہیں آسمان کو چھوتی چوٹیوں سے اتر کر دور کھڑے ہیلی کاپٹر زپر رکی تھیں' آج پھر اسے

itsurdu.blogspot.com

ملٹری کی ایمرجنسی ریسکیو ٹیم کے ہمراہ سرچ آپریشن شروع کرنا تھا۔ تین پیسنجرز سمیت ایک ایئر کرافٹ ان پہاڑوں میں کہیں غائب ہو گیا تھا جس کی تلاش میں مقامی ریسکیو ٹیمیں ناکام رہی تھیں۔ ایئر ٹریفک کنٹرول ٹاور کی انفارمیشن کے مطابق کریش کسی فنی خرابی کے باعث پہاڑوں پر ہوا تھا جس کا ملبہ بھی نہ مل سکا۔ گمشدہ تین افراد کے فیملی ممبرز کی ساری امیدیں اب اس کی ٹیم سے وابستہ تھیں' تین زندگیوں کا سوال تھا اور پھر یہ تھا بھی اس کا پہلا آفیشل پروجیکٹ' پریشر میں ہونا فطری بات تھی۔ پچھلی ناکامیوں کے باوجود آج وہ بہت پُر امید تھا تو بہت فکر مند بھی کہ وہ تین' تین لاشوں کے ساتھ واپس نہیں آنا چاہتا تھا۔

ہیلی کاپٹر کے ساکت روٹر بلیڈرز کو دیکھتے ہوئے اس کا دھیان گھر کی طرف گیا' اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ واپس جا کر شہرام کو کنوینس کرے گا کہ فلائٹ اس کی زندگی کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ ایک بار آسمان میں اڑنے کے بعد دوبارہ نہ اڑنے کا عہد کرنا ناممکن ہوتا ہے' اسے یقین تھا کہ شہرام سمجھ جائیں گے اور فلائٹ کو پروفیشن بنا لینے کے اس فیصلے کو قبول کریں گے۔

موسم بالکل صاف ہے' ہم یقیناً آج کامیاب لوٹیں گے۔'' کاک پٹ میں داخل ہوتے ہوئے اس نے اپنے ساتھی'' پائلٹ سے کہا' مائیکرو فون سے لیس ہیڈ سیٹ پہن کر اس نے باقی دونوں ہیلی کاپٹرز پر نگاہ ڈالی جو ٹیک آف کے لیے ریڈی تھے' اپنے رائٹ ہینڈ سے سائکلک لیول ایڈجسٹ کر کے اس نے اپنے بھاری بوٹ تلے موجود پیڈلز پر پریشر ڈالتے ہوئے لیور کو پش کرنا شروع کیا' ہیلی کی روپر ہیوی روٹر بلیڈز پہلے ہی حرکت میں آ چکے تھے' اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر نے ٹیک آف کیا تھا' آسمان کی اونچائیوں سے پہاڑوں کا ہیبت ناک تاثر مٹ گیا مگر ان پہاڑوں کے درمیان تلاش کو جاری رکھنے سے زیادہ اہم اور کٹھن تھا ہیلی کاپٹر کو ان پہاڑوں سے بچا کر نکلنا' درحقیقت کسی کو موت کے منہ سے نکالنے کے لیے موت کے دہانے تک تو جانا ہی پڑتا ہے... پہاڑوں پر موسم کے تیور کب بگڑ جائیں کچھ پتہ نہیں چلتا' بارش کا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو گیا' ہتھیار ڈال کر' ان پہاڑوں کی بھول بھلیوں کے سامنے پسپا ہو کر وہ واپسی کا فیصلہ لینا نہیں چاہتا تھا تب ہی اس کا ساتھی پائلٹ چیخا۔

وہ دیکھو... وہ وہاں موجود ہیں۔'' اس کے اشارے پر عرش نے بھی دیکھا' کوئی سرخ چیز لہراتا اپنی طرف متوجہ کر رہا'' تھا' سگنل ملتے ہی باقی دونوں ہیلی کاپٹرز بھی اس مخصوص پہاڑ کے اوپر چکر کاٹنے لگے' لینڈ کرنا ناممکن تھا' وہ پہاڑ کے

itsurdu.blogspot.com

درمیان ایک کھوہ تھی جس کے قریب ہیلی کاپٹر لے جانا اور تیز ہواؤں میں روکے رکھنا بہت مشکل تھا۔ وقت ضائع کیے بغیر عرش نے کنٹرول اور کمانڈ دوسرے پائلٹ کے حوالے کر کے پہاڑ پر اترنے کا تہیہ کیا۔

ہیلی کاپٹر اس ناہموار حصے کے جس حد تک بھی قریب ہو سکا کر دیا مگر ہیلی کاپٹر سے اس حصے تک جمپ کے لیے فاصلہ بہت تھا' سیفٹی بیلٹ باندھ کر وہ لینڈنگ Skids پر اتر آیا' جوش کے ساتھ دل کی دھڑکن بھی بڑھ رہی تھی' تقریباً چار دن سے بھوکے پیاسے اور زخمی افراد میں سے دو اسے بے حس و حرکت دکھائی دے رہے تھے جبکہ سرخ جیکٹ سے متوجہ کرنے والا شخص یقیناً اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل نہ تھا' زندہ رہنے کی آس' پیاس اور حسرت تھی اس شخص کے چہرے پر... عرش کو سب کچھ بھول گیا تھا.. گہری سانس بھر کر اس نے ایک نگاہ اوپر منڈلاتے دونوں ہیلی کاپٹرز کو دیکھا اور پھر پوری قوت سے اس کھوہ کی طرف جمپ لگائی مگر ہوا میں لہراتے بے توازن ہیلی نے اس کی طویل جمپ کو بری طرح ناکام بنا دیا' پتھریلی سطح سے اس کا سر ٹکرایا ناہموار نم کناروں پر اس کی گرفت ٹھیک طرح جم نہ سکی۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا۔ گرفت چھوٹتے ہی اسے اپنا وجود نیچے گرتا محسوس ہو رہا تھا۔ سائیں سائیں کرتے کانوں میں بس ایک ہی مانوس آواز گونج رہی تھی' آنکھوں کے سامنے جو چہرہ ایک دم روشن ہوا وہ زنانشہ کا ہی تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

ایک دم نیند سے جاگتی وہ خوف سے لرزتے دل کو سنبھالے اٹھ بیٹھی۔ بہت اونچائی سے اس نے خود کو گرتا دیکھا تھا' چند لمحوں تک تو وہ سن بیٹھی رہی' آج صبح سے ہی وہ عرش کی طرف سے بہت فکر مند اور گھبراہٹ میں مبتلا تھی۔ عرش کے جانے کے بعد سے ہی گھر کے ماحول میں اسے عجیب سناٹا محسوس ہو رہا تھا۔ شہرام یقیناً عرش کے اس طرح غائب ہونے کی وجہ سے بگڑے تیوروں میں تھے۔ سحر جانے کیوں بہت چپ چپ اور فکر مند سی دکھائی دے رہی تھیں۔ شفران بھی بہت سنجیدہ اور گم صم تھا' اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ سب کو ہوا کیا ہے؟ عرش کو گئے آج تین دن ہو گئے تھے۔ اس کا صبر و ضبط ختم ہو رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ شفران بے خبر نہیں ہے' آج اسے ہر صورت شفران سے پتہ کرنا تھا کہ عرش کہاں غائب ہے۔ وہ چونک اٹھی تھی باہر سے آتی سحر کی تیز پکار پر' فوراً ہی وہ کمرے سے باہر نکلی۔

ابھی ندا کی کال آئی ہے' راسب بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔'' سحر کی اطلاع پر اس کا دل حلق میں آیا۔''

شہرام ابھی آ رہے ہیں' مجھے ان کے ساتھ ہاسپٹل پہنچنا ہو گا۔'' سحر کی بات مکمل سنے بغیر وہ زرق کو کال کرنے دوڑی''

itsurdu.blogspot.com

تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ ہاسپٹل نہ جاتی' زرق کو ہی نہیں رجاب کو بھی اس کی ضرورت تھی' رجاب اور ندا کی بکھری حالت نے معاملے کی سنگینی کا احساس دلایا تھا' زرق جو بہت ہمت و حوصلے سے کام لے رہا تھا' زنائشہ کو سامنے دیکھ کر آب دیدہ ہونے لگا مگر وہ جانتی تھی کہ اس نازک وقت میں زرق سمیت رجاب اور ندا کو بھی اس کی ڈھارس اور تسلی کی ضرورت ہے سوا سے خود کو مضبوط رکھنا تھا۔ زرق سے ہی معلوم ہوا کہ دوپہر میں راسب خود ہی ڈرائیو کرتے آفس سے گھر جا رہے تھے جب یہ حادثہ رونما ہوا' زرق اس وقت کمپنی کے وزٹ پر آنے والے وفد کو لینے ایئرپورٹ گیا ہوا تھا۔ وہیں ہاسپٹل سے اسے ایکسیڈنٹ کی اطلاع ملی ایکسیڈنٹ کافی خطرناک نوعیت کا تھا' راسب کی گاڑی مکمل تباہ ہو گئی تھی۔ خود راسب کی حالت بہت نازک تھی' اس وقت وہ آپریشن تھیٹر میں تھے' ہاسپٹل بر وقت نہ پہنچنے کے باعث راسب کا خون بہت ضائع ہو چکا تھا۔ اب مسئلہ یہ درپیش تھا کہ ان کا بلڈ گروپ بہت نایاب تھا اور فی الوقت کم یاب بھی... آپریشن جاری تھا' سو بلڈ کا بندوبست بھی فوراً کرنا تھا... ندا کے بھائی' زرق اور شہرام بھی بلڈ کی فراہمی کے لیے کوشش میں لگے ہوئے تھے' تو دوسری جانب زنائشہ کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا زرق اور بلکتی رجاب کو سنبھالنا... آخر اسے قرار بھی کیسے آ سکتا تھا' اس کا بس چلتا تو ہر رکاوٹ عبور کر کے راسب تک پہنچ جاتی' ایک وہی تو اس کا سائبان تھے اس زمین پر' انہیں وہ کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتی تھی۔ انہیں اگر کچھ ہو گیا تو اسے ایک بار پھر زندہ لاش بن کر رہ جانا تھا' اس کی بگڑتی حالت کے باوجود شہرام کو اس سے بات تو کرنی تھی سو موقع دیکھ کر وہ رجاب کو ایک طرف لے گئے تھے۔

رجاب' ہمت رکھو' یقین رکھو کہ راسب کو کچھ نہیں ہو گا' ہم سب یہاں تمہارے ساتھ موجود ہیں' راسب کے لیے دعا گو ہیں۔'' اسے تسلی دے کر وہ ایک پل رکے۔ ''مزید بلڈ کا انتظام بھی ہو گیا ہے' شفران کا بلڈ گروپ بھی وہی ہے جو راسب کا ہے۔'' رجاب کے یک دم بدلتے تاثرات نے شہرام کو خاموش کر دیا تھا۔

نہیں... ایسا ہرگز نہیں ہو گا' وہ یہاں قدم بھی نہیں رکھے گا...'' رجاب کا لہجہ ہذیانی ہوا۔''

میں نے اسے بلا لیا ہے' وہ پہنچنے والا ہے' انکار کرنے سے پہلے اتنا یاد رکھو کہ راسب کو اس وقت خون کی اشد ضرورت ہے۔'' شہرام بولے۔

itsurdu.blogspot.com

میری اجازت کے بغیر آپ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔" سرخ نگاہوں سے اس نے شہرام کو دیکھا۔"

رجاب' بس یہ یاد رکھو کہ راسب کی زندگی کا سوال ہے' ان کے لیے ایک 'ایک لمحہ قیمتی ہے' میں جانتا ہوں' تمہارے "

"... لیے یہ ناقابل برداشت ہے لیکن

ناقابل برداشت... آپ کے بھائی کا خون میرے بھائی کی رگوں میں بہنے کے قابل نہیں ہے' آپ کو پتہ ہونا چاہیے۔"""

وہ درمیان میں بولی۔

مجھے سب پتہ ہے رجاب... تم بھی اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہو کہ تمہارے بھائی کو اسی خون کی اشد ضرورت "

ہے... تم سوچ لو کہ تمہیں راسب کی زندگی زیادہ عزیز ہے یا اپنی نفرت اور سوچنے کے لیے تمہارے پاس بالکل وقت

نہیں ہے اب۔" شہرام کے قطعی لہجے پر وہ ساکت نظروں سے انہیں دیکھتی کچھ کہہ نہیں سکی۔

کچھ فیصلے ہمیں خود پر جبر کر کے کرنے پڑتے ہیں لیکن کرنے ہی پڑتے ہیں... بھروسہ رکھو اس کا نتیجہ بھی بہت مثبت "

ہو گا۔" دھندلائی نظروں سے وہ شہرام کو دیکھتی رہی جو اس کا سر تھپتھپاتے سامنے سے ہٹ گئے تھے۔ ان کے ہٹتے ہی

رجاب کے سامنے زرق تھا جو پتہ نہیں کب شہرام کے عقب میں آ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں سے چھلکتی

الجھن سے نگاہ ہٹا کر رجاب نے دائیں سمت دیکھا اور پتھرا گئی تھی۔ کاریڈور میں آتے شفران کا اٹھتا ایک ایک قدم اسے

اپنی گردن پر پڑتا محسوس ہو رہا تھا۔

رجاب..." اس کی آنکھوں سے بہتا سیلاب اور متغیر چہرہ زرق کی تشویش اور الجھن کو بڑھا رہا تھا۔ اس کے متوجہ کرنے "

پر رجاب سسکتی ہوئی اس کا ہاتھ تھام گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

تم بڑی ہو شندرا' شزا سے زیادہ سمجھدار اور معاملہ فہم ہو' شزا کو سمجھاؤ کہ اب وہ ایک بیٹی کی ماں بن چکی ہے' مزاج "

"... میں اب ٹھہراؤ لے آئے' ہر معاملے میں جذباتی ہو جانا ٹھیک نہیں

آخر اس نے ایسا کیا کر دیا جذبات میں' کس حق سے' کس رشتے سے دراج نے اسے کال کر کے بیٹی کی مبارکباد دی..."

جب ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں تو کیوں ہم اسے اپنی خوشی میں شامل کریں۔ شزا نے اسے برا بھلا کہا ہے تو ٹھیک کہا...

زرکاش بھائی سمیت اسے جو کچھ چاہیے تھا وہ حاصل تو کر چکی ہے۔ اب کیا اپنی ہوس میں ہماری خوشیاں بھی کھانا چاہتی

itsurdu.blogspot.com

ہے۔اس کی وجہ سے اتنی اہم خوشی کے موقع پر شنزا اور احمد کے درمیان تکرار ہوئی۔" شنذرا تیز لہجے میں بولی۔

"زرکاش بھائی کی طرح اس نے احمد کو بھی جانے کیا گھول کر پلایا ہے' زرکاش بھائی اور اس کی طرف داری میں احمد' شنزا کا کوئی ایک لفظ ان دونوں کے خلاف نہیں سنتا۔

"احمد میں لحاظ' مروت ہے' حالانکہ اس کا مظاہرہ تم دونوں بہنوں کو زرکاش کے لیے کرنا چاہیے تھا' کیا کچھ نہیں کیا زرکاش نے تم تینوں بھائی بہنوں کی خوشیوں کی خاطر' دنیاداری کی خاطر ہی تم دونوں اس کی رضا میں راضی ہو کر شادی میں شریک ہو جاتیں تو خاندان میں طرح طرح کی آج باتیں نہ بن رہی ہوتیں۔ بھائیوں کے لیے تو بہنیں اپنی خوشیاں تک قربان کر دیتی ہیں مگر تم دونوں نے زرکاش کی طرف سے آنکھیں اور دل ایسا پھیرا کہ مجھے سوچنا پڑتا ہے میری تربیت میں کہاں کمی رہ گئی تھی۔" صبغہ شدید تاسف سے بولیں۔

"معاف کیجیے گا امی' زرکاش بھائی کے بعد آپ کے سر پر بھی اس فتنہ پرور کا جادو چڑھ گیا ہے' ظاہر ہے بیٹے اور بہو کی محبت تو غالب آنی ہی تھی' آپ کے جھکاؤ نے زرکاش بھائی کو ہم بھائی بہنوں کی طرف سے بے نیاز کر دیا ہے' سامنا ہونے پر خیر خیریت بھی جانے وہ کیسے دریافت کر لیتے ہیں' وہ بھول چکے ہیں ہمیں' شیراز کس قدر رویا تھا ان کی اس لاتعلقی پر کیا آپ نہیں جانتیں۔" شنذرا کا لہجہ نمناک ہوا۔

"لاتعلق تم تینوں ہوئے تھے زرکاش سے' کیسے کیسے جتن نہ کیے تھے اس نے تم بھائی بہنوں کو راضی کرنے کے لیے' تم تینوں کی ضد اور انا نے اسے بھی تم تینوں سے دور ہو جانے پر مجبور کیا' تم لوگ یہ چاہتے تھے کہ میں بھی اپنا مقام بھول کر زرکاش کو مجبور کر دیتی کہ وہ میری اجازت کے بغیر اپنا گھر آباد کر لیتا... کیا عزت رہ جاتی میری' ابھی بھی وقت ہے عقل کے ناخن پکڑو اور شیراز کے کانوں میں بھی زہر انڈیلنا بند کرو' جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے' کل کو میری آنکھیں بند ہو گئیں تو ایک زرکاش کی وجہ سے ہی تمہارا میکہ آباد رہے گا' جس طرح چھوٹے بھائی' بہن کی خاطر تم نے بڑے بھائی کے خلاف محاذ کھولا تھا' اب اسی طرح تم ان دونوں کو سمجھاؤ کہ تمہارے کہنے پر ہی گھٹنے ٹیک دیں' اس خوش فہمی سے نکل آؤ کہ زرکاش ساری زندگی تم سب کی منت سماجت کرتا رہے گا۔" شنذرا کو خبردار کرتیں صبغہ اس وقت خاموش ہو گئیں جب زرکاش کی آمد ہوئی۔

"کیا بات ہے آپ دونوں خاموش کیوں ہیں... سب خیریت تو ہے؟" زرکاش نے تشویش سے ان دونوں کے ہی

itsurdu.blogspot.com

تاثرات دیکھے۔

بتاؤ اب۔" صبغہ نے سخت خفگی سے شذرا کو دیکھا۔ "

وہ... دراج نے آج شزا کو کال کی تھی بیٹی کی مبارک باد دینے کے لیے... غصے میں شزا نے اسے جانے کیا کچھ کہہ ڈالا۔" احمد کے روکنے پر شزا اور اس کے درمیان بھی جھگڑا ہوا..." شذرا ہچکچائے لہجے میں تفصیل بتانے لگی۔

زرکاش... دراج کو کچھ مت کہنا' اس نے وہی کیا جو اسے کرنا چاہیے تھا۔" زرکاش کے تاثرات کچھ ایسے ضرور تھے کہ " صبغہ کو کہنا پڑا۔

نہیں' اسے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا' جو لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں' اسے عزت کے لائق نہیں سمجھتے ان کی خوشی " میں خوش ہونے کا حق نہیں ہے اسے۔" سخت برہم لہجے میں کہتا وہ پھر رکا نہیں تھا جبکہ سناٹے میں گھری شذرا تاسف سے اسے جاتا دیکھتی رہ گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

تیزی سے نیچے جاتے اس کے وجود کو ہیلی ایک اونچی اڑان بھرتا ساتھ لیتا چلا گیا ورنہ سنگلاخ پہاڑ کا کوئی بھی حصہ اسے توڑ پھوڑ دیتا۔ سیفٹی بیلٹ نے اسے ہوا میں معلق رکھا ہوا تھا۔ زیادہ وقت نہیں لیا تھا اس نے سنبھلنے میں' ہیلی سے لٹکتی تک وہ پہنچا تب تک ہیلی ایک لمبا چکر کاٹ کر واپس اسی جگہ آ گیا skids مضبوط رسی کے ذریعے جب تک لینڈنگ کو تھام کر آگے پیچھے جھولتے ہوئے اس نے جمپ کے لیے خود کو تیار کیا اور آخر کار skids تھا۔ اس بار مضبوطی سے کامیاب ہو گیا' بگڑتا موسم بھی اس کے راستے میں نہیں آیا۔ دو افراد کی حالت بہت تشویشناک تھی مگر وہ زندہ تھے عرش کے لیے یہ اطمینان کا باعث تھا' کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ تینوں ہیلی کاپٹر سیفٹی بیگز میں بندھے تینوں افراد کو ساتھ لیے منزل کی طرف رواں دواں ہو گئے تھے۔ جیسے جیسے وہ ان پہاڑوں سے دور ہو رہا تھا' قدرت کے اور زیادہ قریب خود کو محسوس کرتا شدت سے زنائشہ کو یاد کر رہا تھا' ایک وہی تو تھی کہ جس کی بدولت وہ اس جہان میں رہتے ہوئے جانے کتنے جہانوں سے روشناس ہو چکا تھا۔ جس سے محبت ہو لگتا ہے جیسے سارے جہان اس ایک وجود میں سمٹ آئے ہوں مگر اس کی محبت انوکھی تھی جس نے کئی جہان اس کے سامنے کھول کر انہیں سر کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیے تھے۔

www.PakDigestNovels.Com

''میری سمجھ سے باہر ہے کہ تم کیوں اسی کام کو کرنے پر بضد ہو جس میں تمہارے لیے کوئی عزت نہیں' صرف نفرت و ذلت ہے' میرے روکنے کے باوجود تم نے وہی کام کیا۔'' شدید برہم ہوتا زرکاش اس سے مخاطب تھا جو سر جھکائے بالکل چپ کھڑی تھی۔

''میں اب یہ کسی طور برداشت نہیں کر سکتا کہ مجھ سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی فرد تمہارے خلاف ایک لفظ بھی کہے... تمہیں میری تاکید بھلا کر اپنی من مانی کرنے سے پہلے یہ یاد رکھنا چاہیے تھا کہ تم میری عزت ہو' تمہاری بے عزتی میری بے عزتی ہے' مجھے بتاؤ ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ تم سب نے مل کر ایک دوسرے کی جڑوں میں نفرت اور عداوت کا جو زہر بھرا ہے اس کا اثر چند دنوں میں ہی ختم ہو جائے...؟ میں سب کی زبانوں کو زہر اگلنے سے روک سکتا ہوں مگر تمہیں کیسے روکوں...؟''

''مجھ سے غلطی ہو گئی... آپ کو ہر طرف سے مطمئن اور پر سکون دیکھنے کی خواہش میں آپ کی لگائی گئی حد بھی توڑ دی... مجھے معاف کر دیں' اس معاملے میں اب میری طرف سے آپ کو کبھی کوئی شکایت نہیں ہو گی۔'' سر جھکائے وہ دھیمے لہجے میں بولی' چند لمحوں تک زرکاش اس کے اترے چہرے کو دیکھتا رہا پھر نرمی سے اسے شانوں سے تھام کر قریب کیا۔

''دراج میں اپنے لیے تمہاری خواہش کا اور تمہارے جذبات کا احترام کرتا ہوں' جانتا ہوں کہ تم میرے لیے ہر تلخ بات برداشت کرنے کا ظرف رکھتی ہو مگر میں یہ کیسے گوارا کر سکتا ہوں کہ تم اس طرح سب کے سامنے جھکو... کچھ صبر کے ساتھ تم مجھ پر بھی بھروسہ رکھو' میں سب کے درمیان رہتے ہوئے تمہیں یوں الگ تھلگ نہیں رکھنا چاہتا مگر ابھی وقت اور حالات کا تقاضا یہی ہے کہ تم میری ذات تک محدود رہو' میں تم سے راضی ہوں' امی تم سے خوش ہیں' میری طرح تمہارے لیے بھی فی الحال یہ کافی ہونا چاہیے' سمجھ رہی ہو تم؟'' زرکاش کے نرم لہجے پر اس نے بس سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

تھکے ہوئے قدموں سے کمرے میں آتی وہ بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔ شدید تھکاوٹ اور ذہنی دباؤ نے اسے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا' آج کا دن بھی ہاسپٹل میں ہلکان ہوتے گزرا۔ راسب مستقل آئی سی یو میں تھے' سر پر کسی اندرونی چوٹ کے باعث

itsurdu.blogspot.com

وہ ہوش میں نہیں آرہے تھے اسے خدشہ تھا کہ اگر ایک دو دن اور اسی طرح گزرے تو کہیں رجاب کو بھی ہاسپٹل میں ایڈمٹ نہ ہونا پڑ جائے' اس کی حالت بہت قابل رحم تھی مگر وہ چند لمحوں کے لیے بھی گھر جاکر آرام کرنے کے لیے تیار نہ تھی' چار دن سے وہ مستقل جاگ رہی تھی' سب اسے سمجھا کر تھک گئے تھے' البتہ ندا اور زرق بہت ہمت اور حوصلے کے ساتھ اس مشکل وقت کا سامنا کررہے تھے۔ شہرام اور شفران کی وہ دل سے شکر گزار تھی کہ وہ دونوں سائے کی طرح زرق کے ساتھ ساتھ تھے' سحر بھی کسی طور پیچھے نہیں تھیں... اس سب کے باوجود وہ عرش کی طرف سے فکر مند تھی۔ شفران سے وہ سخت ناراض تھی کہ جو عرش سے متعلق اس کے ہر سوال پر انجان بن رہا تھا' ان سب سوچوں کے درمیان جانے کس وقت اس پر نیند کا غلبہ طاری ہوگیا تھا' مستقل دستک نے بالآخر اسے بیدار کیا۔ چند لمحوں تک وہ سن دماغ اور خالی نظروں سے دروازے کو تکتی رہی مگر پھر ابھرتی دستک پر وہ فوراً بیڈ سے اٹھی اور دروازہ کھول دیا تھا۔

زنائشہ... اب بھائی کی طرح تم بھی بغیر کوما' فل اسٹاپ کے شروع مت ہوجانا... میں ایک' ایک لمحہ گن کر گزار رہا تھا'' کہ کب تم تک پہنچ کر تمہیں بتاؤں گا کہ تمہارے چہرے پر خوشی دیکھنے کے لیے' تمہیں اتنا اہم سرپرائز دینے کے لیے میں کس حد تک جاسکتا ہوں' عملی طور پر تمہیں دکھاؤں گا کہ تمہاری دیرینہ خواہش پوری کرنے کے لیے میں کتنی محنت کرتا رہا ہوں مگر عین وقت پر پتہ چلا کہ تم سب راسب بھائی کی وجہ سے کس قدر پریشان ہو' رہی سہی کسر گھر آتے ہی بھائی نے پوری کردی۔'' عرش اس کے کچھ بھی کہنے سے پہلے بولا جبکہ زنائشہ اس کے چہرے پر زخم دیکھ کر ایک لمحے کو چونکی تھی۔

جہنم میں گیا ایسا سرپرائز اور ایسی خواہش جس کی وجہ سے تمہاری یہ حالت ہوگئی۔'' زنائشہ غم و غصے کے سے بولی۔''

ایسا نہیں ہے زنائشہ... کسی کی زندگی بچانے کے لیے میں ہزاروں بار ایسی حالت کے لیے تیار ہوں' تمہاری کسی خواہش'' کی وجہ سے مجھے چوٹ نہیں لگی' بعد میں سب بتادوں گا' ابھی بس کوئی سوال جواب شروع مت کرنا۔'' وہ التجائی لہجے میں بولا۔

''فکر مت کرو میں تو بات ہی نہیں کرنا چاہتی تم سے اب۔''

بڑی مہربانی... ایک پین کلر کے ساتھ ایک کپ چائے مل جائے اگر زحمت نہ ہو تو...؟'' اس کے کہنے پر زنائشہ چپ'' چاپ کمرے سے نکل گئی' سامنے سے آتے شفران کی مسکراہٹ اسے دیکھ کر گہری ہوئی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

ویسے بہت شرم کی بات ہے کسی کی پریشانی اور کسی کی زخمی حالت سے لطف اندوز ہونا۔" زنائشہ کے ناگواری سے "
جتانے پر وہ ڈھٹائی سے مسکراتا آگے بڑھا۔

چائے تیار ہونے تک اس نے جلدی' جلدی کچھ سینڈوچز بھی تیار کیے تھے' واپس جب وہ کمرے میں پہنچی تو عرش شاور لے کر کافی حد تک اپنی حالت سدھار چکا تھا' ڈریسنگ کے آئینے کے سامنے لائٹ گرے آرام دہ لباس میں وہ اپنے چہرے کی چوٹ کا جائزہ لیتا ایک پل کے لیے زنائشہ کی طرف متوجہ ہوا' جو بیڈ کے کنارے بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اتنی گہری چوٹ نہیں ہے' نشان بھی چلا جائے گا' نہ بھی گیا تو غم نہیں' تمہیں تو پتہ ہے' پاپا کہتے تھے کہ لڑکوں کے " چہرے پر ایسی چوٹ کے نشان لڑکیوں کو بہت اٹریکٹ کرتے ہیں لہٰذا چہرہ بگڑنے پر غمگیں نہیں ہونا چاہیے۔" مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا وہ کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

تمہاری تسلی کے لیے وہ ایسا کہتے ہوں گے۔" خفت سے زنائشہ نے چائے کا مگ اسے تھمایا۔ "

ناراضگی دور کر لو زنائشہ... میں کوشش کے باوجود جلدی نہ آسکا' تمہاری پریشانی کا مجھے اندازہ تھا سوچا تھا گھر پہنچتے ہی "
"... تمہاری ساری شکایت دور کروں گا مگر

تم نے کہا تھا کہ تم ایک اچھے مقصد سے جا رہے ہو' وہ پورا ہو گیا اور تم واپس آگئے میرے لیے یہی بہت ہے۔" زنائشہ " نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"... میں کل ہی ہاسپٹل جاؤں گا' زرق کیسا ہے؟ بہت پریشان ہو گا راسب بھائی کے لیے "

ہاں مگر شہرام بھائی اور شفران مسلسل اس کے ساتھ ہیں' آج زرق کے اصرار پر ہی دونوں گھر آئے ہیں ورنہ پچھلی کئی " راتیں ان کی ہاسپٹل میں ہی گزری ہیں۔" زنائشہ کے بتانے پر وہ خاموش رہا۔

تم ٹیبلیٹ کھا کر سو جاؤ تھکے ہوئے لگ رہے ہو... ویسے اتنی رازداری کا اب کوئی فائدہ نہیں' مجھے سب پتہ چل گیا ہے " "... تمہارے سرپرائز کا

کس نے جرأت کی تمہیں بتانے کی؟" عرش چونکا۔ "

کسی نے نہیں' میں نے خود اندازہ لگایا اور تم بھی تو رکھ گئے تھے میرے ہاتھ پر ہیلی کاپٹر' یہ بتاؤ اور یجنل ہیلی کاپٹر تو اتنا " بڑا ہوتا ہے' ہم اسے کہاں رکھیں گے؟" اس کے سوال پر عرش کے لیے ٹیبلیٹ نگلنا مشکل ہو گیا' خالی گلاس زنائشہ کو

itsurdu.blogspot.com

تھما کر سر سے پیر تک چادر تان کر سو جانے میں ہی عافیت جانی۔

"یعنی تم میرے لیے ہیلی کاپٹر خرید کر نہیں لائے لیکن میں تو یقین کیے بیٹھی تھی کہ ..." صدمے سے وہ بات مکمل نہ کر سکی۔

"اب میں سو رہا ہوں ..." تکیہ چہرے پر رکھتا وہ مزید اس کے تیور بگاڑ گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

ہاسپٹل کے گراؤنڈ فلور پر وہ آئی' جب شتقران کو دیکھ کر اس کے قدم رک گئے تھے۔

"ڈاکٹر کے پاس جا رہی ہو؟" رپورٹس اس سے لیتا اس نے پوچھا۔

"ہاں' یہ رپورٹس ابھی ملی ہیں' چیک کروانے لے جا رہی تھی۔" رجاب کے جواب پر وہ رپورٹس کا جائزہ لیتا اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"رجاب ... اب وہ پہلے سے بہت بہتر ہیں' ان کی ہمت اور حوصلہ اس وقت مزید بڑھے گا جب وہ تمہیں پُرسکون اور خوش دیکھیں گے مگر ابھی تو وہ جب جب تمہیں دیکھتے ہوں گے خود کو بہت بے بس محسوس کرتے ہوں گے' میری بات مان کر صرف ایک دن اور ایک رات کے لیے زنائشہ کے ساتھ گھر چلی جاؤ' بے فکر ہو کر نیند پوری کرو کچھ وقت ہاسپٹل کے اس ماحول سے دور رہو گی تو ذہنی دباؤ سے نکلو گی فریش ہو کر اور زیادہ ایکٹو ہو کر تم راسب بھائی کی تیمارداری کر سکو گی۔" اس کے زرد کملائے چہرے کو بغور دیکھتا وہ بولا۔

"یہ میں زیادہ بہتر جانتی ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے' کیا نہیں' تمہیں اس معاملے سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"مگر مجھے تو ہر اس معاملے سے سروکار رہے گا جس کا تعلق تم سے ہو۔" شتقران بلا جھجک بولا۔

"میں نہیں چاہتا کہ راسب بھائی کے صحت یاب ہونے سے پہلے خدانخواستہ تمہاری صحت خراب ہو جائے ... بھائی اور بھابی کو بس انتظار ہے کہ کس دن راسب بھائی ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر گھر جائیں اور وہ دونوں ان سے میرے اور تمہارے سلسلے میں بات کریں۔"

"رپورٹس مجھے دو۔" رجاب کا لہجہ سپاٹ ہوا۔

itsurdu.blogspot.com

میں امید رکھوں کہ تم زنائشہ کے ساتھ گھر آؤ گی... "رپورٹس اس کے حوالے کرتا اس نے کہا۔"

"میں کسی کی امیدوں اور ہدایتوں کا پاس رکھنے کی پابند نہیں' میں نے پہلے ہی زنائشہ سے کہہ دیا تھا کہ آج یا کل اس کے ساتھ گھر جاؤں گی۔" اس کے روکھے لہجے پر شثران کے چہرے پر دھیمی مسکراہٹ ابھری۔

"چلو' میں بھی تمہارے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلتا ہوں۔" شثران کی ہمراہی میں آگے بڑھتے ہوئے یک لخت دونوں ہی ٹھٹک کر رکے کہ کچھ ہی فاصلے پر حاذق جانے کب سے کھڑا تھا۔ شثران نے بے اختیار رجاب کو دیکھا جو غیر متوقع طور پر پُر سکون نظر آ رہی تھی۔

"تم یہ رپورٹس ڈاکٹر کو چیک کراؤ' میں آتی ہوں۔" رجاب کے کہنے پر اس نے خاموشی سے رپورٹس لیں اور ایک آخری نگاہ تذبذب میں کھڑے حاذق پر ڈالتا آگے بڑھ گیا۔ گہری سانس بھرتی رجاب اسے ہی دیکھ رہی تھی جو جھجکتے ہوئے مقابل آ رکا تھا۔

"اب کیسے ہیں راسب بھائی؟"

"کافی بہتر ہیں... آپ کو ان کے بارے میں کیسے خبر ہوئی؟" وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

"کل اتفاق سے یہاں ندا بھابی سے سامنا ہوا تھا حالانکہ میں اس قابل نہیں کہ ان کا سامنا کرتا مگر یہاں ان کی موجودگی کی وجہ جانے بغیر نہ رہ سکا' میں ان کا احسان مند ہوں کہ انہوں نے مجھے راسب بھائی کے بارے میں بتایا... میری کم ظرفی نے مجھے تم سب سے کاٹ دیا مگر راسب بھائی سے جو محبت اور احترام کا رشتہ تھا' وہ مجھے بار بار ان کی طرف کھینچ رہا ہے' میں کل سے یہی دعا کر رہا ہوں کہ وہ جلد صحت یاب ہو کر گھر جائیں' مجھے اندازہ ہے کہ تم سب کس مشکل وقت سے گزر رہے ہو... رجاب مجھے کسی خدمت کے لائق سمجھو یا راسب بھائی کے لیے میری کہیں ضرورت ہو تو ایک موقع ضرور دینا۔"

"بہت شکریہ آپ کا..." وہ دھیمی آواز میں بولی۔ "آپ مجھ سے جو کچھ کہنا چاہتے تھے' آج کہہ دیں' میں سن رہی ہوں۔" رجاب کے کہنے پر حاذق نے سر جھکا کر کچھ سوچا۔

"کہنا تو بہت کچھ ہے تم سے... مگر یہ وقت مناسب نہیں۔"

"ٹھیک ہے... ایک التجا ہے کہ آغا جان کی خیریت پتہ کرنا ہو تو مجھ سے ہی پوچھ لیجیے گا... آغا جان یا زرق کو یہاں آپ کی

itsurdu.blogspot.com

"موجودگی کی خبر نہ ہو تو اچھا ہے۔

"التجا نہیں حکم کرو، میں خیال رکھوں گا۔ میں خود نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تمہیں یا راسب بھائی کو مزید کوئی دکھ اذیت پہنچے۔"

"مجھے ڈاکٹر سے ملنا ہے۔" اس کے لہجے اور آنکھوں سے چھلکتے حزن وملال سے کتراتی وہ سامنے سے ہٹ گئی تھی۔

"رجاب..." حاذق کی پکار پر وہ رکی۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ شخص کون ہے جو ابھی تمہارے ساتھ تھا؟"

"کیا بتانا ضروری ہے؟" وہ جواباً سوال کر گئی۔

"نہیں...اب تو بالکل بھی ضروری نہیں۔" حاذق بغور اسے دیکھتے بولا جبکہ وہ نظر چراتی تیز قدموں سے آگے بڑھ گئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

گرین ایریا میں تمام لائٹس آن تھیں، رونق بہت زیادہ نہیں تھی سو پُر سکون ماحول، کھلی فضا میں ٹریک پر واک کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

"تائی امی کہہ رہی تھیں کہ میں نے شمزا کی بیٹی اور شنذرا آپی کے بچوں کے لیے جو تحائف بھیجے انہیں دیکھ کر شنذرا آپی تو بہت خوش ہوئی ہیں، میں نے تائی امی سے کہا ہے کہ شنذرا آپی اور بچوں کو میرے پاس ضرور بھیجیں، ابھی تو وہ اپنے سسرال کی طرف ہونے والی دو شادیوں میں مصروف ہیں پر مجھے یقین ہے کہ واپس جانے سے پہلے وہ گھر نہ بھی آئیں تو کال ضرور کریں گی مجھے۔"

"ہاں، امی نے مجھے تاکید کی ہے کہ شنذرا اگر تمہاری خیر خیریت مجھ سے دریافت کرے تو میں اسے ضرور گھر ساتھ چلنے کا کہوں۔" زرکاش نے بتایا۔

"اب آپ شنذرا آپی کے پہل کرنے کا انتظار مت کیجیے گا، ہچکچاہٹ میں شاید وہ آپ کے سامنے میرا نام بھی نہ لے سکیں۔"

"نہیں، میں خود سے تو نہیں کہوں گا کہ گھر چل کر دراج سے ملو۔ شنذرا کو ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیے وہ اچھی طرح جانتی

itsurdu.blogspot.com

"ہے کہ میں گزری تلخیوں کو بار بار دہرا کر بحث کرنے والا انسان نہیں ہوں۔

"ٹھیک ہے اور ہاں تائی امی بتا رہی تھیں کہ شیراز جلد ہی واپس آنے والا ہے 'اس کے آتے ہی تائی امی اس کی شادی کے لیے تیار بیٹھی ہیں۔ تائی امی نے پہلے ہی مجھے تاکید کردی ہے کہ شیراز کے آنے سے پہلے رشتہ پکا کرنے جائیں گے تو مجھے ہر صورت ساتھ جانا ہے۔"

"شیراز نے اگر کوئی اعتراض اٹھایا تمہارے معاملے میں تو امی سے میں خود بات کرلوں گا۔" زرکاش بولا۔

"تائی امی کسی اعتراض کی نوبت ہی نہیں آنے دیں گی 'بے فکر رہیں... ویسے شکر ہے کہ آپ کے بھائی نے پردیس جاکر بھی ایک ہی لڑکی پر اکتفا کیے رکھا' حالانکہ مجھے اس سے یہ امید نہیں تھی۔" دراج نے مسکراتی ہوئے کہا۔

"کون ہے وہ لڑکی... تم جانتی ہو اسے؟" زرکاش نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"میں کیا' آپ کی بہنیں بھی جانتی ہیں اسے... پرانے محلے میں ہی رہائش ہے ان لوگوں کی' بہت اچھی ہے وہ لڑکی' میری تو دوستی رہی ہے اس سے 'مجھے تو بہت بعد میں پتہ چلا شیراز اور ضوفشاں کے تعلق کا' میں یہ سوچ کر رہ گئی تھی کہ اتنی اچھی لڑکی' آخر کہاں اپنی قسمت پھوڑ رہی ہے۔" متاسف سے بولتی وہ زرکاش کی خشمناک نظروں پر اپنی ہنسی نہیں چھپا سکی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

اسے اندازہ نہیں تھا کہ کاریڈور میں رک کر زرکاش سے بات کرنا عرش کو اتنا ناگوار گزرے گا کہ شہرام بھی اس ناگواری سے بے خبر نہیں رہیں گے۔ آج وہ شہرام کے ساتھ ہاسپٹل گئی تو رجاب کو اپنے ساتھ گھر لے آئی' دراج رجاب کی وجہ سے ہی کافی دیر تک ساتھ رہی جب وہ گھر جانے کے لیے اٹھی تو زنائشہ بھی ساتھ تھی کیونکہ اسے دراج کی شادی کے البم لینے تھے' رجاب دیکھنا چاہتی تھی' واپس اپنے فلور پر وہ آئی کہ اتفاق سے زرکاش سے ٹکراؤ ہو گیا زرق کا ذکر نکلا تو ساتھ ہی راسب کے ایکسیڈنٹ اور ان کی انجریز کا بھی ذکر نکل آیا' زرکاش سے وہ ایک معروف آرتھوپیڈک ڈاکٹر کی تفصیلات لے رہی تھی اور اتنا منہمک تھی کہ اسے کاریڈور میں عرش کی آمد کا پتہ بھی نہیں چلا' عجلت میں ہی وہ زرکاش سے سلام دعا کرتا آگے بڑھ گیا۔ عرش کی اس عجلت نے زنائشہ کو زرکاش کے سامنے عجیب شرمندگی سے دوچار کیا تھا۔ عرش کے جاتے ہی وہ بھی زرکاش سے اجازت لیتی گھر کی سمت بڑھ گئی۔ لاؤنج میں ہی اسے وہ شہرام سے کوئی

itsurdu.blogspot.com

بات کرتا نظر آیا۔

عرش، دو منٹ رک کر تم پوچھ تو لیتے زرکاش بھائی سے کہ انہیں کیا کام ہے تم سے...؟" وہ بولے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔

میں کہہ آیا ہوں کہ میں اسے کال کروں گا، تمہیں زیادہ فکر ہے تو تم پوچھ لیتیں اس سے کیا کام ہے۔" عرش کے سرد لہجے پر اس نے ایک نظر حیران کھڑے شہرام کو دیکھا۔

زرکاش کو کام تم سے ہے، زنائشہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے، ہو سکتا ہے اسے کوئی ایمرجنسی ہو۔" شہرام بولے۔

جس فرصت اور اطمینان سے باہر وہ گفتگو میں مصروف تھے اس سے تو نہیں لگ رہا تھا کہ کوئی ایمرجنسی ہو گی۔""

عرش کے طنزیہ لہجے پر زنائشہ نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔

آئندہ کوئی طویل ڈسکشن زرکاش سے کرنی ہو تو گھر بلا لینا کاریڈور میں رکنا ضروری نہیں ہے۔" عرش کے سپاٹ لہجے میں دی گئی ہدایت پر وہ ضبط کیے خاموشی سے ٹیرس کی طرف چلی گئی، صرف شہرام کی وجہ سے وہ بات بڑھانا نہیں چاہتی تھی۔ ٹیرس پر رجاب اور سحر کو اس نے اپنے بگڑے مزاج کی بھنک بھی نہ لگنے دی، کچھ دیر بعد شہرام اور عرش بھی آگئے رجاء اپنے ٹیرس سے ہی ان سب کی گفتگو میں شامل تھی جبکہ زنائشہ کو لگ رہا تھا کہ سب کے درمیان ہوتے ہوئے بھی وہ شاید کہیں نہیں، عرش مکمل طور پر رجاب کی طرف متوجہ اس سے باتوں میں مگن تھا کافی دیر تک وہ اس طرح نظرانداز ہونا برداشت کرتی رہی، غنیمت تھا کہ شہرام نے اس سے کافی بنانے کی فرمائش کر کے وہاں سے جانے کا موقع دیا، سب کے لیے کافی تیار کر کے اس نے سحر کے حوالے کی اور خود عشاء کی نماز کی ادائیگی کے لیے اپنے کمرے میں آگئی، ویسے بھی وہ وقت پر نماز نہیں پڑھ سکی تھی، ٹیرس پر رک کر دل جلانے سے بہتر تھا کہ وہ نماز میں اور دیر نہ کرے۔ اس نے سلام پھیرا جب سحر کی آمد ہوئی۔

زنائشہ، نماز سے فارغ ہو جاؤ تو نیچے چلی جانا، رجاء بضد تھی عرش کو جانا ہی پڑا اس کی ضد پر آئسکریم لینے، رجاب بھی پہنچ گئی ہو گی۔" سحر کے بتانے پر وہ بس اثبات میں سر ہلاتی مزید رکعتوں کے لیے نیت باندھ چکی تھی جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا سو بہت اطمینان کے ساتھ اس نے اپنی نماز کو طویل کیا، اس دوران کئی بار اس کے فون پر کالز آتی رہیں لیکن نماز کے بعد دعا اور تسبیحات میں مشغول ہو گئی۔ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی وہ بالوں میں برش پھیر رہی تھی جب اس کے فون

itsurdu.blogspot.com

پر ایک بار پھر عرش کی کال آئی۔

"یہ کون سی نماز تھی تمہاری جو اتنی دیر تک جاری رہی؟"

میں جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔" ناگواری ضبط کیے وہ بولی' دوسری جانب چند لمحوں کے لیے خاموشی چھاگئی تھی۔

"تمہارے لیے آئس کریم لے آیا ہوں۔"

ضرورت نہیں تھی' خیر' بچے کھالیں گے۔" وہ فوراً بولی۔

زنائشہ' مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی کہ میں نے زرکاش کو ٹال دیا' میں ابھی اسے کال کر کے پوچھ لیتا ہوں کہ اسے کیا کام ہے مجھ سے؟"

تمہاری مرضی ہے۔" وہ بے نیازی سے بولی۔

"بھائی کے سامنے اس کی طرف داری میں بول کر مجھے شرمندہ کرنے کے بعد اب تم یوں غیر جانبدار نہ بنو۔"

شہرام بھائی کے سامنے تم نے مجھے شرمندہ کیا تھا میں نے تمہیں نہیں..." وہ بگڑی۔

مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تم ایک طرف تو زرکاش بھائی کی بہت عزت کرتے ہو' ان کے معاملے میں تنگ نظر بھی نہیں اور دوسری طرف تمہیں میرا ان سے بات تک کرنا ناگوار گزرتا ہے' ان کے لیے میرا ایک جملہ تک سننا تمہیں کوفت میں مبتلا کر دیتا ہے۔"

زنائشہ... میں اپنی غلطی مان رہا ہوں لہٰذا اب اس بحث کو ختم کرو اور کمرے سے باہر آئو۔" وہ بات ختم کرنے والے انداز میں ہی بولا۔

میں باہر آکر کیا کروں گی؟ ویسے بھی اندازہ ہو رہا ہے کہ رجاب کے ساتھ تمہاری کتنی ذہنی ہم آہنگی ہے' اس کے سامنے میری کتنی اہمیت ہے تمہاری نظر میں' میں دیکھ چکی ہوں' کباب میں ہڈی بننے کا شوق نہیں ہے مجھے... میرا کاریڈور میں کھڑے ہو کر زرکاش بھائی سے بات کرنا غلط ہے مگر تمہارا رجاب کے ساتھ باہر واک کرنا' اس کے لیے آئس کریم لانا بالکل جائز ہے جیسے..."

صرف رجاء کی وجہ سے مجھے آئسکریم کے لیے نکلنا پڑا... رجاب کو بھی اس نے ہی باہر واک کے لیے بلایا تھا' تمہیں مجھ"

itsurdu.blogspot.com

پر غصہ ہے مگر یہ غصہ تم رجاب پر نہ نکالو' پہلے ہی وہ اپنے بھائی کی وجہ سے ڈسٹرب ہے' تم کم از کم اسے تو درمیان میں نہ لاؤ۔'' عرش نے ناراضگی سے ٹوکا۔

''تمہاری یہ ہمدردی اس کی طبیعت پر اچھا اثر ڈالے گی' تمہاری طرح میں بالکل تنگ نظر' تنگ دل نہیں' میری بلا سے تم ساری رات ٹیرس پر بیٹھ کر اس سے باتیں کرو مگر اب مجھے کال مت کرنا... میرے کمرے تک آنے میں تمہاری انا کو ٹھیس پہنچ رہی ہے تو فون پر بھی گلے شکوے کرنے کا تکلف مت کرو۔

''مجھے انا کا طعنہ دے رہی ہو... یہ جانتے ہوئے بھی کہ جہاں محبت ہو وہاں انا کی کوئی رمق بھی نہیں ہوتی... غصے میں اتنا بھی دور مت چلی جایا کرو زنائشہ کہ میری آواز تک تمہیں سنائی نہ دے سکے' کتنا آسان ہوتا ہے تمہارے لیے میرے اور اپنے درمیان اجنبیت کی دیواریں کھڑی کر لینا... کوئی تیسرا ہمارے درمیان تب ہی آئے گا جب ہم خود اسے آنے کی جگہ دیں گے... غور کرنا اس بات پر۔'' بات ختم کرتا وہ کال منقطع کر گیا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

وال کلاک پر ایک نگاہ ڈال کر اس نے گہری نیند سوئی زنائشہ کو دیکھا اور پھر دھیرے سے اٹھ بیٹھی تھی کچھ سوچتے ہوئے اس نے ایک بار پھر اپنے فون میں شفران کے میسج کو پڑھا' وہ نہیں جانتی تھی کہ ایسی کون سی ضروری باتیں ہیں جن کی وجہ سے شفران نے اسے رات کے اس پہر ٹیرس پر بلایا ہے مگر خود اس کے پاس کچھ باتیں ایسی ضرور تھیں جو وہ شفران کو بتانا چاہتی تھی... وہ شدید تذبذب میں مبتلا تھی' شہرام آج رات راسب کے ساتھ ہاسپٹل میں تھے مگر باقی سب تو گھر میں تھے' کوئی اس وقت اسے ٹیرس پر شفران سے بات کرتا دیکھ کر جانے کیا سوچے... یہ وقت مناسب نہیں تھا مگر وہ جانتی تھی کہ شفران سے تفصیلی بات کرنے کا یہ موقع اسے دوبارہ نہیں مل سکتا... ہمت کر کے اس نے جانے کا فیصلہ کر ہی لیا' ایک آخری نگاہ بے خبر سوئی زنائشہ پر ڈال کر وہ دبے قدموں کمرے سے نکل گئی۔ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی وہ اس کے مقابل جا رکی جو پتہ نہیں کب سے وہاں اس کا منتظر تھا۔

''شکریہ کا لفظ بہت معمولی ہے اس اعتبار کے سامنے جو مجھ پر کر کے تم یہاں تک آئی ہو۔'' شفران کے دھیمے لہجے پر رجاب نے اسے دیکھا' چاند کی روشنی اس حد تک ضرور تھی کہ وہ بخوبی اس کے تاثرات دیکھ سکتی تھی۔

''میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔'' اس کا لرزتا لہجہ شفران کو ساکت کر گیا' رگوں میں خون کی گردش بھی جیسے تھم

itsurdu.blogspot.com

گئی تھی۔

"میں جانتی ہوں کہ کسی کو اذیت سے دوچار کرنے والا خود بھی کسی نہ کسی صورت میں اس اذیت کو جھیل رہا ہوتا ہے' تمہیں معاف کر کے میں نے صرف تمہیں نہیں خود کو بھی اذیت سے نجات دی ہے... مجھے کوئی حق' کوئی اختیار نہیں جزا و سزا کا... میں نہیں چاہتی کہ اذیت پر اذیت پہنچانے کا سلسلہ جاری رہے' نہیں چاہتی کہ میں کسی کی اذیت کا سبب بنوں اور اس کا خمیازہ میرے کسی بہت اپنے کو ادا کرنا پڑے... آغا جان کی زندگی کو خطرے میں دیکھنے کے بعد میں بہت سی خوش فہمیوں سے نکل آئی ہوں' مجھے یاد آگیا ہے کہ میں ایک انسان ہوں' تم سے بھی زیادہ گناہ گار انسان... جسے طیش میں' بدلہ لینے کی ضد میں اللہ کا خوف یاد نہ رہے' وہ انسان کہلانے کے لائق نہیں ہو سکتا... مجھے لگتا ہے کہ آغا جان آج میری ہی وجہ سے..." روندھے لہجے میں بولتی وہ بات مکمل نہ کر سکی' شفران سانس روکے بس اسے دیکھ رہا تھا جو سر جھکائے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔

"میں اللہ سے دعا کرتی رہوں گی کہ روز آخرت تم سے اس گناہ کے بارے میں کوئی سوال نہ کیا جائے جس کے لیے میں تمہیں معاف کر چکی ہوں۔ تمہاری ندامت' پچھتاوا اور اعتراف جرم' یہ سب کافی تھا معاف کر دینے کے لیے..."

لرزتے لہجے کو سنتے ہوئے شفران کو پہاڑ جیسا بوجھ اپنے کاندھوں سے سرکتا محسوس ہوا' رواں رواں سماعت بنا ہوا تھا۔ صدیوں سے بھڑکتی آگ گلستاں میں ڈھلتی جا رہی تھی۔

"تمہیں جو اعتراف کرنے تھے تم کر چکے ہو' آج میں اپنی حقیقت' اپنا سچ تمہیں بتانا چاہتی ہوں' اس حادثے کی وجہ سے آغا جان نے میرے لیے اتنی تکلیفیں اٹھائی تھیں کہ مجھے اپنے زندہ ہونے پر شرمساری ہوتی تھی' میری وجہ سے انہیں جو کچھ برداشت کرنا پڑا تھا وہ سب بیان سے باہر ہے' میری وجہ سے ان کی اپنی زندگی کی خوشیاں اور سکون بھی ختم ہو گیا' میں نے یہ قبول کر لیا تھا کہ کوئی مستقبل نہیں ہے میرا' میرے لیے کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو میرا ہاتھ آغا جان سے مانگ کر مجھے شاد و آباد دیکھنے کی ان کی آرزو پوری کرتا... جس کی روح تک دنیا کی نظروں میں داغدار ہو اس لڑکی کو کون اپنانا چاہے گا... میں اپنے نصیب کے اس سیاہ سچ سے سمجھوتا کر چکی تھی لیکن پھر قدرت تمہیں میرے سامنے لے آئی... مجھے احساس ہوا کہ وقت انسان کو کس قدر لاچار کر دیتا ہے کہ دلدل سے نکلنے کے لیے وہ اسی شخص کا سہارا لینے پر بھی مجبور ہو جاتا ہے جو اسے دلدل میں دھکیلنے کا سبب رہا ہو... کیسے نجات کے راستے' کیسی سزائیں' سب کچھ بے معنی تھا'

itsurdu.blogspot.com

تمہیں اذیت میں مبتلا رکھ کر تمہیں سزا دے کر میں کیا حاصل کر لیتی...؟ کچھ بھی تو نہیں... راستہ تو مجھے چاہیے تھا' اپنی ذات سے آغا جان کو ایک خوشی دینے کا جو ایک راستہ مجھے دکھائی دیا وہ تم تھے... آغا جان کی خواہش پوری کرنے کے لیے میں سب کچھ بھول کر کسی بھی حد تک جانے کے لیے تیار تھی... اس دنیا میں لوگ بڑے سے بڑا گناہ کر کے بھی تن کر چلتے ہیں' گناہ قبول کرنا نہیں گوارا نہیں ہوتا... مگر تم ان میں سے نہیں تھے' مجھے معلوم تھا کہ تم کسی ناکردہ گناہ کا بوجھ کندھوں پر اٹھانے کے بجائے مجھ سے شادی پر تیار ہو جاؤ گے' پہلے میں اس لیے یہ نہیں چاہتی تھی کہ تم آغا جان کے سامنے کوئی اعتراف کرو کیونکہ تمہاری حقیقت ایک بار پھر ان کے زخم تازہ کر دیتے وہ تمہیں ختم کر ڈالتے یا خود کو... دونوں ہی صورتوں میں' میں انہیں کھو دیتی... بعد میں مزید ایک وجہ اور بن گئی' تمہارے علاوہ میں کسی کو مجبور کر کے اس پر مسلط نہیں ہو سکتی تھی... مگر میں نے غلط کیا... مجھے کوئی حق نہیں تھا تمہاری زندگی کے فیصلے اپنے ہاتھ میں لینے کا' کوئی حق نہیں خود کو آباد کرنے کے لیے دوسروں کی زندگی تباہ کرنے کا... تم شہرام بھائی اور بھابی کو روک دو کہ وہ میرے اور تمہارے سلسلے میں کوئی بات آغا جان اور بھابی سے نہ کریں' میری طرف سے تم میری ہر شرط سے آزاد ہو' تمہارے دل پر اب کوئی بوجھ نہیں ہونا چاہیے' میرے اور تمہارے درمیان جو تھا وہ میں آج اور ابھی ختم کر کے جا رہی ہوں' میں اب پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھنا چاہتی' تم بھی ماضی کے اندھیروں سے نکل کر اب آگے بڑھ جاؤ تو اچھا ہے۔''

''سب کچھ ختم کر دینا کیا اتنا آسان ہے رجاب؟'' وہ جو جانے کے لیے پلٹ رہی تھی شفقران کی آواز نے اس کے قدم روک لیے۔

''برسوں سے بنپتے جذبوں کی جڑیں اس حد تک پھیل چکی ہیں کہ انہیں ختم تو کیا کمزور بھی نہیں جا سکتا... تم اپنے دل سے پوچھو کیا واقعی میں کسی خوف کا شکار ہو کر مجبور ہوا تھا' کیا واقعی تم مجھ پر مسلط ہو رہی تھیں؟'' اس کے سوال پر رجاب کچھ کہہ نہ سکی۔

''حقیقت کیا ہے یہ تم اچھی طرح جانتی ہو' برسوں سے میں تمہارے حصار میں جکڑا ہوا ہوں' اس حصار سے نکل کر میرے لیے سانس لینا بھی ناممکن ہے' میرے لیے یہ معجزہ ہی کافی ہے کہ اب تمہارا وہم نہیں بلکہ مجسم حقیقت تم میری زندگی میں ہو' میرے دل' میری سوچ کے ساتھ اب تم میری نظروں کے سامنے بھی ہو' مجھے اپنے لیے اب کچھ بھی نہیں چاہیے' مجھے اب جو حاصل کرنا ہے تمہارے لیے حاصل کرنا ہے' تمہاری خوشیاں' تمہاری مسکراہٹ اور وہ

itsurdu.blogspot.com

سب کچھ جو میرے ہاتھوں تہس نہس ہو چکا تھا۔ یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے رجاب، میں اپنی ساری زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔" شقران کا لہجہ قطعی اور مضبوط تھا۔

"شقران، میں تمہیں معاف کر کے ہر بوجھ سے نجات دے چکی ہوں، پھر بھی تم ماضی کی اس تاریک رات سے جڑے رہنا چاہتے ہو... اپنے جذبوں سے مجبور ہو کر تم یہ فیصلہ نہ کرو، آدھی رات میں نیند ٹوٹنے پر کیا تم ایک ایسی عورت کو اپنے پہلو میں دیکھنا چاہو گے جس کا چہرہ تمہیں خوف میں مبتلا کر دے؟" وہ سپاٹ لہجے میں اسے دنگ کر گئی۔

"میں نہیں جانتا کہ تمہیں کس چیز نے یہ سوال کرنے پر مجبور کیا، بس اتنا جانتا ہوں کہ آدھی رات میں نیند ٹوٹنے پر جب میں تمہارا چہرہ دیکھوں گا تو سب سے پہلے اللہ کا شکر ادا کروں گا کہ میرے گناہ کو معاف کر دیا اور میری دعا مقبول ہو کر تمہاری صورت عطا ہو گئی..."

"اور اگر تمہیں اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہوا تو تب کیا کرو گے تم اور کیا کروں گی میں؟ بوجھ بن کر رہنے کے بجائے میں ساری زندگی اپنے بھائی کے سینے کا زخم بن گزارنا بہتر سمجھتی ہوں۔" تلخ لہجے میں وہ بات کاٹ گئی۔

"رجاب... مجھ سے محبت کر سکتی ہو تو مجھ پر بھروسہ بھی کرو۔" بغور اس کے تاثرات دیکھتا اس نے کہا۔

"میرے دل میں کسی محبت کے لیے کوئی گنجائش نہیں، کم از کم تمہاری تو ہرگز نہیں۔" سرد لہجے میں کہتی وہ سرعت سے جانے کے لیے پلٹ گئی مگر اگلے ہی پل وہ دھک سے رہ گئی جب شقران نے اس کا ہاتھ تھام کر روکتے ہوئے اپنے قریب کیا اتنا کہ وہ اس کی دھڑکنوں کو سن سکتی تھی، اس کی پُرحدت سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔

"اب کہو کہ میری محبت تمہارے دل میں نہیں، تمہاری دھڑکنوں کے ساتھ نہیں..." مدھم گمبھیر لہجے پر رجاب کے لرزتے ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسیج گئی تھیں۔

"میں آغا جان کو اندھیرے میں رکھ کر تمہارے ساتھ زندگی گزارنے کے فیصلے پر عمل نہیں کر سکتی، میں ان پر یہ ظلم مزید نہیں کر سکتی اور انہیں اندھیرے سے نکال کر تم میرے سائے تک بھی نہیں پہنچ سکو گے۔" اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ لرزتے لہجے میں بولی۔

"اندھیرے میں، میں بھی راسب بھائی کو نہیں رکھنا چاہتا، مجھے ہر صورت اعتراف جرم ان کے سامنے کرنا ہے، تم مجھے معاف کر کے ہر سزا، ہر پچھتاوے سے نجات دے سکتی ہو مگر گناہ گار تو میں ان کا بھی ہوں، میں بھی انہیں دھوکے میں

itsurdu.blogspot.com
itsurdu.blogspot.com

رکھ کر تمہیں حاصل نہیں کر سکتا... میں ان کا سامنا کروں گا۔ان کی ہر سزا برداشت کروں گا، تم میرا ساتھ دو گی تو میں انہیں پگھلنے پر مجبور کر دوں گا' مجھ پر بھروسہ کرو رجاب... میرا یقین کرو...'' اسے قائل کرتا وہ یک لخت چپ ہوا جب اس کی نگاہ عرش پر پڑی' رجاب کا ہاتھ چھوڑتا وہ پیچھے ہٹا۔

''اگر کوئی مسئلہ ہے تو میں کوئی مدد کر سکتا ہوں۔'' عرش نے ان دونوں کو ہی مخاطب کیا۔

''عرش... اسے سمجھاؤ' یہ آخر کیوں خود کو مشکل میں ڈالنا چاہتا ہے' آغا جان کے سامنے اس کا اعتراف دو گھرانوں کو ہمیشہ کے لیے الگ کر دے گا' آغا جان کبھی وہ سب نہیں ہونے دیں گے جو یہ چاہتا ہے' سچ پر پردہ پڑے رہنے میں ہی سب کی بھلائی ہے۔'' رجاب مضطرب ہو کر بولی۔

''سچ کو چھپائے رکھنا میرا ضمیر گوارا نہیں کر سکتا رجاب... اپنے لیے نہ سہی مگر تمہارے لیے مجھے راسب بھائی کے سامنے سچ بولنا ہی ہے' تم میرا ساتھ دو یا نہ دو' میرا یقین کرو یا نہ کرو لیکن میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گا۔'' شقران قطعی انداز میں کہتا وہاں مزید رکا نہیں تیز قدموں سے چلا گیا۔

''وہ اپنا فیصلہ نہیں بدلے گا' راسب بھائی کو شقران کی حقیقت سے بے خبر رکھنا ان کے ساتھ زیادتی ہے جسے تم بھی گوارا نہیں کرو گی۔''

''عرش... مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو گا کہ آغا جان ایک بار پھر اذیت میں مبتلا ہوں' اب اس مقام پر آکر جہاں وہ شقران کو بہت پسند کرتے ہیں' اس کی موجودگی پر خوشی محسوس کرتے ہیں۔'' رجاب تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔

''راسب بھائی اور شقران کے اتنے اچھے تعلقات شقران کے حق میں بہتر ہیں... ان کے قریب رہ کر سچ کہنا شقران کے لیے آسان ہو گا۔ بے شک اس کا سچ راسب بھائی کے لیے اذیت ناک ہو گا مگر تمہارے اور اپنے گناہ گار کو اپنے سامنے دیکھ کر کہیں نہ کہیں انہیں قرار بھی ملے گا... شقران جو کر رہا ہے اور جو کرے گا اس میں ہم سب کی مرضی بھی شامل ہے۔ فکر مت کرو کسی کا کسی سے کوئی تعلق نہیں ٹوٹے گا' ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہونے دے گا' راسب بھائی کو راضی کرنے کے لیے اور تمہیں شقران کی زندگی میں لانے کے لیے جس حد تک بھی جھکنا پڑا ہم سب جھکیں گے' تمہاری اور شقران کی خوشیوں کے لیے ہم میں سے کوئی بھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔'' عرش کے سامنے وہ بس سر جھکائے خاموش تھی' تب ہی عرش کی نگاہ لاؤنج کے کھلے دروازے سے باہر آتی زنانشہ پر گئی جس کے قدم ساکت

itsurdu.blogspot.com

ہوئے تھے' دور سے اس کے تاثرات جاننا عرش کے لیے ناممکن تھا مگر جس طرح وہ وہیں سے خاموشی سے پلٹ کر واپس گئی' یہ عرش کو چونکا گیا۔ رجاب کی پشت اس جانب تھی لہٰذا ازنائشہ کا آنا اور واپس جانا اس کی نظروں میں نہیں آسکا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

''مجھے تو لگا تھا تائی امی شنذرا آپی کے آنے کا انتظار کریں گی مگر ان کے بچوں کے ایگزامز اسٹارٹ ہو چکے ہیں اور پھر اتنی جلدی دوسرے شہر سے آنا بھی آسان نہیں' مجھے بہت اچھا لگا جب شنذرا آپی نے مجھے کال کر کے کہا کہ تم سب سنبھال لینا' شیراز کا تو تمہیں پتہ ہے کس حد تک جذباتی ہے بات تقریباً پکی کر کے ہی اٹھنا۔'' ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی وہ زرکاش سے مخاطب تھی۔ ''ضوفشاں مجھ سے اتنی محبت اور گرمجوشی سے ملی کہ میں خود حیران رہ گئی ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ شیراز نے ضرور میرا امیج خراب کر رکھا ہوگا۔ پتہ نہیں بات کرنا بھی پسند کرتی یا نہیں مگر میرے خدشے غلط ثابت ہوئے اور یقیناً یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا' شیراز نے ضرور ضوفشاں کو سمجھا دیا ہوگا کہ میں اب صرف اس کی ناپسند کزن نہیں بلکہ اس کے بھائی کی بیوی بھی ہوں۔'' مسکراتی نظروں سے دراج نے آئینے میں اس کے عکس کو دیکھا جو لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ تھا۔

''آپ میری بات سن بھی رہے ہیں یا نہیں؟'' کلینزنگ کرتی وہ اسے ٹوک گئی۔

''آپ کو ہی سن رہے ہیں بیگم صاحبہ' جب سے گھر میں داخل ہوئے ہیں تب سے ہی آپ کی چہچہاہٹیں سن رہے ہیں''

''مجال ہے جو اس کے علاوہ کوئی اور کام کریں۔

''حد کرتے ہیں آپ' کھلی مبالغہ آرائی۔'' وہ خشمگیں لہجے میں بولی۔ صبغہ کی تائید پر وہ اب زرکاش سے آپ جناب سے بات کرتی تھی۔ اب اس کا نام لینے پر بھی اجتناب برت رہی تھی۔

''یہ بتاؤ' شنزا کا رویہ کیسا تھا' تم سے کوئی بات کی اس نے؟''

''بس نارمل تھی' مجھ سے تو خیر اس نے کوئی بات نہیں کی' میں نے خیر خیریت پوچھی تو جواب ضرور دیا اس نے۔'

''اور باقی سب ٹھیک طرح ملے؟'' بغور اسے دیکھتے ہوئے زرکاش نے مزید پوچھا۔

''باقی سب تو بہت اچھی طرح ملے آپ کی ممانی اور ان کی بڑی بہو بھی' پر سب سے زیادہ خوش تو مجھے دیکھ کر تائی امی''

itsurdu.blogspot.com

ہوئی تھیں، ضوفشاں کے گھر کی ساری خواتین تائی امی سے میری تعریفیں کررہی تھیں کہ بڑی پیاری ہے آپ کی بہو، بہت خوش اخلاق ہے۔" وہ تفاخر سے بتارہی تھی۔

"باقی سب تو ٹھیک ہے مگر تم خوش اخلاق کب سے ہوگئیں؟" زرکاش نے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔

"آپ سے تو کچھ اچھا سننے کی کوئی امید ہی نہ رکھے۔" وہ جل کر بولی۔

"اب یہ مبالغہ آرائی نہیں ہے؟" زرکاش نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"آج اتنا اہم موقع ہاتھ سے نکل گیا۔" بیڈ کے کنارے بیٹھتی وہ تاسف سے بولی۔ "مجھے کیا پتہ تھا کہ احمد بھائی تائی امی وغیرہ کو ساتھ لے کر مجھے گیٹ پر پک کرنے آئیں گے ورنہ سب کو پہلے اپنے گھر لے آتی۔"

"مگر جس کام کے لیے تم سب کو جانا تھا پہلے وہاں پہنچنا ضروری تھا، امی اور شہزاز یادہ دیر یہاں پر ٹھہرتی بھی نہیں، تمہیں بھی افسوس ہوتا کہ خاطر مدارات کا وقت نہیں ملا۔"

"ہاں، یہ بھی ٹھیک ہے۔" اس نے تائید کی۔

"تمہارا کیا خیال ہے ضوفشاں کے گھر والے شیراز کے لیے راضی ہوجائیں گے؟" زرکاش نے پوچھا۔

"ضوفشاں کافی ہے اپنے گھر والوں کو راضی کرنے کے لیے، برسوں ایک ہی محلے میں رہ رہے ہیں، کوئی اجنبیت بھی نہیں شیراز ان کا دیکھا بھالا ہے، کوئی کمی نہیں اس میں، بس یہ کنفرم کرلیجیے گا اپنے بھائی سے کہ یورپ میں آپ کی طرح وہ بھی کہیں کسی گرل فرینڈ کے زیر سایہ تو نہیں، روانی سے کہتی وہ یک لخت زبان دانتوں تلے دبا گئی مگر دیر تو ہو گئی تھی، دم بخود بیٹھی وہ زرکاش کو دیکھ رہی تھی جو گہرے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ تھا۔ شرمندگی اور ندامت نے دراج کو سن کردیا تھا۔

"ایم سوری، میں بھی جانے کیا، کیا بک جاتی ہوں۔" اس کے بمشکل کہنے پر زرکاش نے بس ایک نگاہ اس کے بجھے چہرے پر ڈالی۔ دراج منتظر ہی رہی مگر وہ بالکل خاموش رہا، خود سے عہد کرنے کے باوجود کہ وہ کبھی زرکاش کے یورپ میں گزرے ان پانچ برسوں کے بارے میں کبھی ایک لفظ تک زبان پر نہیں لائے گی۔ آج بے خیالی میں اس عہد کو توڑنے کے بعد اسے زرکاش سے زیادہ تکلیف پہنچی تھی، جھلائے انداز میں چوڑیاں ہاتھوں سے اتارتی وہ ٹوٹ کر چبھتی چوڑی پر کراہ اٹھی۔

itsurdu.blogspot.com

کیا کر رہی ہو تم؟" زرکاش نے ڈپٹنے والے انداز میں ٹوٹی چوڑیوں کو احتیاط سے اس کی کلائی سے الگ کیا۔"

مت اتارنا انہیں، مجھے اچھی لگتی ہیں تمہارے ہاتھوں میں چوڑیاں۔" زرکاش کے نرم لہجے پر وہ اس کی جانب دیکھ نہیں" سکی۔

www.PakDigestNovels.Com

سوئی ہوئی ہنی کو دھیرے سے تھپکتیں وہ اسٹڈی سے باہر آتے شہرام کی طرف متوجہ ہوئیں۔

شہرام... میں پچھلے ایک ہفتے سے یہ دیکھ رہی ہوں کہ زنائشہ بہت خاموش اور اداس ہے دوسری طرف عرش بھی" جانے سارا دن کہاں مصروف رہتا ہے، جب سے زنائشہ آئی ہے، عرش نے سارا دن غائب رہنا ترک کر دیا تھا لیکن اب ایک ہفتے سے اس نے ہم سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی نہیں کھایا، رات بہت دیر سے واپسی ہوتی ہے اس کی... مجھے یقین ہے کہ زنائشہ اور اس کے درمیان کوئی ناراضگی ہے۔"

میں بھی یہ محسوس کر رہا ہوں، تم نے زنائشہ سے کچھ پوچھا اس بارے میں؟" شہرام نے بغور ان کا چہرہ دیکھا نجانے کیا" جاننا چاہ رہے تھے۔

"ہاں پوچھا تھا مگر وہ کہہ رہی ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں... ظاہر ہے وہ کچھ بتانا نہیں چاہ رہی ہو گی۔"

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں زنائشہ کی رخصتی میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

میں بھی یہی کہنے والی تھی، ساری تیاری تو مکمل ہے، امید ہے کہ اسی ہفتے میں راسب بھائی ہاسپٹل سے ڈسچارج" ہو جائیں گے، ان کے گھر پر ہی زرق کی موجودگی میں ہم اپنے ارادے سے انہیں آگاہ کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی شفران اور رجاب کی بات بھی کر لیں گے۔" سحر کی بات کے اختتام پر شہرام، عرش کے کمرے کی طرف بڑھ گئے اور چند لمحے بعد ہی واپس آ کر زنائشہ کو عرش کی آمد کی اطلاع کے ساتھ اس کے لیے کھانا گرم کرنے کے لیے کہا۔

اسے اندازہ بھی ہو گیا تھا کہ سحر کی طرح شہرام بھی اس کے اور عرش کے درمیان تناؤ کو محسوس کر گئے ہیں۔ عرش سے ناراضگی اپنی جگہ مگر گزرے ایک ہفتے میں عرش کے کھانے کے وقت موجود نہ ہونے پر وہ رات گئے تک انتظار کرتی رہی تھی کہ کب عرش آئے اور وہ اس کے لیے کھانا لگائے مگر اس کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا۔ یقیناً عرش کا یہ ردعمل اس لیے تھا کہ وہ اس کی کالز کو اگنور کر رہی تھی، ٹیبل پر پلیٹیں رکھتی وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی جو کچن میں آیا۔

itsurdu.blogspot.com

"بھائی نے یوں ہی تمہیں زحمت دی' مجھے بھوک نہیں۔"

یعنی مجھے آج رات بھی کھانا کھائے بغیر سونا ہوگا۔" زنائشہ درمیان میں بول اٹھی۔ "تم جانتے بھی ہو کہ جب تم "کھانے کے وقت موجود نہیں ہوتے تو میں سب کے ساتھ بیٹھ کر صرف چند لقمے ہی لے پاتی ہوں۔

"یہ جتانا تمہیں ایک ہفتے بعد یاد آیا ہے؟"

ہاتھ واش کرو جلدی' کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔" جواباً اسے ہدایت دیتی وہ کاؤنٹر کی طرف چلی گئی۔"

کبھی کبھی تو دل چاہتا ہے کہ یہ سیل فون ایجاد کرنے والا کہیں مل جائے تو پہلی فرصت میں اسے دوسرے جہاں پہنچا" دوں۔" زنائشہ کی بڑبڑاہٹ وہ بخوبی سن چکا تھا۔

وہ جو بھی ہے اسے بخش دو' میں کافی ہوں ہر روز کے لیے۔" ٹشو سے ہاتھ خشک کرتا وہ ٹیبل کے گرد بیٹھا۔"

ایک چھت کے نیچے رہتے ہوئے بھی رابطے کے لیے فون کا محتاج رہنے والوں کے ساتھ یہی ہونا چاہیے۔" وہ نخوت" سے بولی۔

زرکاش کا کام کر دیا تھا میں نے' اپنے ایک دوست کے لیے انہیں ہیوی جیپ درکار تھی طویل سفر کے لیے۔" عرش" کے بتانے پر وہ بس سر ہلاتی کھانے کی طرف متوجہ ہوئی۔

تم رجاب کے بارے میں مجھ سے کوئی سوال نہیں کرو گی؟" کچھ دیر بعد عرش نے بہت سنبھل کر پوچھا۔"

میں ایسا کوئی سوال تم سے نہیں کرنا چاہتی جو تمہیں اتنے دن سے میرے کمرے تک آنے سے بھی روکے ہوئے" تھا۔" زنائشہ سنجیدگی سے بولی۔

ایسا نہیں ہے' میں کئی بار تمہارے کمرے تک آیا پر دستک نہ دے سکا' دراصل میں خوف زدہ تھا یہ سوچ کر کہ جانے تم" کتنی بڑی غلط فہمی کا شکار ہو گئی ہو۔ مجھے اپنے آپ پر غصہ تھا کہ رات کے اس پہر ضرورت ہی کیا تھی مجھے شتران اور رجاب کے درمیان جانے کی... تمہارا خاموشی سے چلے جانا میں نے بہت محسوس کیا تھا۔ میرے لیے بہت مشکل تھا "تمہارا سامنا کرنا۔

اور مجھے غصہ اس بات پر تھا کہ تم میری طرف سے کتنے بے یقین ہو۔" زنائشہ خفت سے بولی۔"

شتران پہلے ہی مجھے رجاب کے لیے اپنے جذبات سے آگاہ کر چکا تھا' میں جانتی تھی کہ اس رات شتران اور رجاب کے "

itsurdu.blogspot.com

درمیان بات ہوگی، تمہیں ٹیرس پر رجاب کے ساتھ دیکھ کر میں پریشان ہوگئی کہ شفران نے بات بنانے کے بجائے بگاڑ تو نہیں دی، میں سیدھا شفران کے پاس گئی تو پتہ چلا سب ٹھیک ہے اور تم اسی معاملے میں رجاب کو کنوینس کررہے ہو۔" زنائشہ کے تفصیل بتانے پر عرش نے یوں گہرا سانس لے کر اسے دیکھا جیسے بھاری بوجھ سے نجات ملی ہو۔

"زنائشہ... بات بے یقینی کی نہیں، میں پہلے ہی رجاب کے سامنے تمہیں اگنور کرنے کی غلطی کرکے ناراض کر چکا تھا اور پھر وہ صورت حال... اب تک اسی پریشانی میں تھا کہ کیسے سامنا کروں تمہارا جبکہ تم اتنا بدظن ہو مجھ سے کہ فون پر آواز تک سننا نہیں چاہتی۔"

"عرش، یہ تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ ہم دونوں کو ایک دوسرے پر جو بھروسہ ہے وہ کسی کی غلط فہمی بھی اس بھروسے کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی... بات بس اتنی ہے کہ کبھی کبھی ہم محبت کے موضوع میں یہ برداشت نہیں کرپاتے کہ ہم سے زیادہ کسی اور کو اہمیت کیوں دی گئی، یہ اہمیت ہی ناراضگی کی وجہ بن جاتی ہے اور لپیٹ میں کبھی بے چارے زرکاش آجاتے ہیں اور کبھی رجاب۔" اس کے مسکراتے لہجے پر عرش چند لمحوں کے لیے ہی اس کے چہرے سے نگاہ نہ ہٹا سکا تھا۔

"زنائشہ، تم نے کتنی بڑی الجھن کو کتنی آسانی سے سلجھا دیا، جو بات میرے لیے مشکل تھی وہ تم نے کتنی آسانی سے مجھے سمجھا دی۔" عرش کے رشک اور حیرت پر وہ بے ساختہ مسکرائی۔

"اگر دوبارہ کبھی ہمیں ایک دوسرے سے ایسا کوئی گلہ ہوا تو کم از کم میں یہ دہرانے میں دیر نہیں کروں گا کہ میرے دل میں تمہاری اہمیت کس قدر ہے۔"

"مگر میں بار بار اتنی آسانی سے یہ نہیں دہراؤں گی۔" وہ عرش کی بات کاٹتی شرارت سے مسکرائی۔

"نخرے دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے مت دینا۔" عرش کے کہنے پر وہ بے ساختہ ہنس دی۔

"اچھا، میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں، شاید مجھے پہلے ہی تم سے یہ بات کہہ دینی چاہیے تھی۔" زنائشہ کے اچانک سنجیدہ ہونے پر وہ چونکا۔

"بے شک دراج اور زرکاش کی میں احسان مند ہوں، دراج اور میں ایک دوسرے کے ہمراز اور غم گسار رہے ہیں مگر وہ تمہارے اور میرے ماضی کے بارے میں صرف اتنا ہی جانتی ہے جتنا کہ اسے بتانا مجھے مناسب لگا تھا... تم نے اور میں نے

itsurdu.blogspot.com

اپنی اپنی جنت کو بچائے رکھنے کے لیے کون کون سی صعوبتیں اٹھائیں۔ تم کس دلدل میں اتر کر باہر نکلے یہ سب میرے اور تمہارے درمیان کے سچ ہیں' ہمارے سچ ہیں' باقی دنیا کے لیے ان پر پردہ پڑا رہنا چاہیے۔" گہرے سنجیدہ لہجے میں وہ عرش کو بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔

زنائشہ... یہ مجھ پر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں میرا پردہ بنایا' جو کچھ تم نے کہا' وہ تم نہ کہتیں تو بھی میں جانتا تھا کہ بدگمانیوں اور جدائی کے کٹھن دور میں بھی تمہاری محبت نے کسی سچ کو دنیا کے سامنے بے پردہ نہیں ہونے دیا ہوگا مگر پھر بھی جو تم نے کہا وہ مجھے مزید پُرسکون اور تمہارا اسیر کر گیا ہے۔" اس کا محبت پاش لہجہ اور نگاہیں زنائشہ کو مجوب زدہ کر گئی تھیں۔

میں نے یہ بات تمہیں اپنا اسیر کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے بتائیں کہ تم کبھی کسی شخص کے سامنے خود کو الگ یا" ڈی گریڈ نہ سمجھو' مجھے یقین ہے کہ تم ہمیشہ سر اٹھا کر زندگی کے ہر سچ کو اپنے سامنے جھکائے رکھو گے' تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کو تم اور زیادہ عزیز ہوتے ہو جب جب تم سجدہ کرتے ہو۔ سجدوں میں سر جھکانے والے ہی تو سر اٹھا کر "جیتے ہیں۔

ہاں زنائشہ' میں یہ سچ بھی جانتا ہوں اب کہ عشق حقیقی کا راستہ عشق مجازی سے ہو کر گزرتا ہے۔" عرش نے بہت" جذب کے عالم میں کہا تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

پیچھے بھاگتے مناظر پر نگاہ جمائے وہ گزرے تین دنوں کے بارے میں سوچ رہی تھی... تین دن پہلے جو خوشی اسے ملی وہ اسے سرشار کر گئی تھی۔ اس کی طبیعت کے پیش نظر رائمہ نے اسے اپنے پاس ہی روک لیا تھا لہٰذا وہ ہاسپٹل سے سیدھا گھر جا کر یہ جاننے سے قاصر رہی کہ زرکاش کے جذبات اور احساسات کیا ہیں مگر اس کے چہرے سے دراج کو بخوبی اندازہ تھا کہ وہ کتنا خوش ہے۔

دراج... امی سے کیا باتیں ہوئیں تمہاری؟" زرکاش نے متوجہ کیا۔"

زرکاش' میں تو تائی امی اور شزا کو بجیا کے گھر میں اپنے سامنے دیکھ کر سب کچھ بھول گئی' مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ" دونوں میرے لیے مجھ سے ملنے بجیا کے گھر تک آئی ہیں... خون کی کشش کتنی طاقت ور ہوتی ہے' زرکاش... اس کشش

itsurdu.blogspot.com

"کے سامنے کوئی نفرت، کوئی رنجش برقرار نہیں رہ سکتی۔

تم ٹھیک کہتی ہو اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ تم سے جو خوشی امی کو ملی ہے وہ کافی تھی انہیں تم تک لانے کے لیے۔"" زرکاشں نے مسکراتی ہوئی محبت سے لبریز نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"میرے لیے یہ اطمینان بخش ہے کہ میں اس قابل تو ہوں کہ آپ کو ایک خوشی دے سکوں۔"

میری تو بات ہی نہ کرو، پہلے دل پر تم قابض تھیں اور اب تو تمہارے سحر میں مبتلا ہوں۔ میری خوشی کا تم اندازہ بھی" نہیں کر سکتیں، مجھے تو ابھی سے یہ سمجھ نہیں آرہا کہ باپ بننے کے بعد میں اپنے بچے کے لیے اتنی زیادہ محبت کیسے سنبھالوں گا... وراج تم نے سچ میں مجھے بہت بڑی خوشی دی ہے۔ مجھے ہی نہیں تم نے میری زندگی کو بھی ہر طرح سے سجا کر مکمل کر دیا ہے... لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم صرف اس ایک خوشی پر ہی اکتفا کر لیں گے..."زرکاش کے کہنے پر وہ حیرت سے اسے دیکھتی کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

آدھے گھنٹے سے وہ ہاسپٹل کے گیٹ کے قریب ٹہلتی زرق کا انتظار کر رہی تھی، آج راسب کو ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونا تھا مگر اس سے پہلے راسب کی فائل نکلوا کر ڈاکٹر کے سائن کروانے ضروری تھے۔ راسب اب ایک منٹ بھی رکنے کے لیے تیار نہ تھے ان کی بے چینی کو دیکھتی وہ زرق کو بار بار کال کرتی جلدی پہنچنے کی تاکید کر رہی تھی مگر زرق کی گاڑی بھی راستے میں ہی خراب ہو گئی تھی، راسب کے ساتھ ساتھ اس کا صبر بھی جواب دینے لگا تھا... رجاب کی ساری کوفت اس وقت دور ہوئی جب شفران اچانک پہنچا۔

رجاب، تم مجھے کال کرتیں یا بھائی کو بلاتیں اور فائل تو تم بھی ڈاکٹر کے پاس لے جا کر سائن لے سکتی تھیں۔" رجاب" کی پریشان صورت کی وجہ جان کر شفران کو اس کی عقل پر افسوس ہوا۔

آغا جان اتنا غصہ کر رہے ہیں زرق کے ابھی تک نہ آنے پر کہ میرے ذہن سے سب کچھ نکل گیا۔ ڈاکٹر کے پاس میں" اس لیے نہیں گئی کہ کہیں وہ آج بھی آغا جان کو ہاسپٹل سے ڈسچارج کرنے سے انکار نہ کر دیں۔"وہ تشویش سے بولی۔

پہلے مجھے شک تھا لیکن اب تو ثابت ہو چکا ہے کہ آپ احمقانہ حد تک ڈرپوک خاتون ہیں۔" شفران کی مسکراتی نظروں" پر وہ چونکی۔

itsurdu.blogspot.com

ٹھیک ہے اگر تم اتنے ہی صاحب بہادر ہو تو جاؤ بات' بات پر جھڑکنے والے اس آدم بیزار ڈاکٹر سے آغا جان کی آزادی کا پروانہ لے آئو۔" رجاب نے جیسے چیلنج دیا۔

"ابھی لے آتے ہیں آزادی کا پروانہ'اس آدم بیزار ڈاکٹر کو خبر نہیں کہ ہم بھی دنیا سے بیزار لوگ ہیں۔"اس کے فخریہ انداز پر رجاب بے ساختہ ہنس دی۔

"پھر میں جا کر آغا جان کو بھی آزادی کی خوش خبری سناتی ہوں اور تم اپنے سن گلاس آنکھوں سے اتار کر ڈاکٹر سے ملنا ورنہ انہیں تمہارے گلاسز پر بھی اعتراض ہو سکتا ہے۔" جاتے ہوئے رجاب نے تاکید کی۔

"فکر نہ کرو میری وجہ سے راسب بھائی کی آزادی ضبط نہیں ہوگی' ویسے بھی یہ سن گلاسز تو میں نے تمہیں امپریس "کرنے کے لیے لگا رکھے ہیں۔

"میں تمہارے سچ بولنے سے ضرور امپریس ہوئی ہوں۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔ کاریڈور میں آتے ہی وہ ٹھٹک گئی کہ سامنے سے اسے حاذق آتا دکھائی دیا۔

"اچھا ہوا تم مل گئیں' میں یہاں تمہیں ہی ڈھونڈ رہا تھا۔" حاذق نے کہا جبکہ رجاب کی نظریں اس کے کندھے سے لگی چار سال کی بچی پر ٹھہر گئیں۔ کچھ عجیب سا احساس ہوا رجاب کو مگر پھر یک دم اس پر ایک حقیقت آشکار ہوئی کہ وہ بچی نارمل نہیں ہے' اس کا شمار اسپیشل چائلڈ میں ہوتا ہے۔

"یہ میری بیٹی ہے۔" حاذق نے بتایا۔

"بہت پیاری ہے۔" رجاب نے ذرا سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"رجاب' جانتی ہو کہ جس دن یہ دنیا میں آئی مجھے احساس ہوا کہ یہی مکافات عمل ہے۔ اس دن میری آنکھوں کے سامنے تمہارا چہرہ آگیا' اس دن مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ نے مجھے اس وقت بھی سنبھلنے کا موقع دیا تھا جب میں تمہیں بے یار و مددگار سڑک پر چھوڑ کر بھاگ رہا تھا' موقع اس وقت بھی دیا جب تم سے جان چھڑانے کے لیے میں تمہارے کسی سچ پر یقین کرنے کے لیے راضی نہ تھا' موقع اس وقت بھی دیا گیا جب میں نے اپنا دامن بچانے کے لیے تمہارے بے داغ دامن پر غلاظت اچھالی تھی۔" حاذق کا چہرہ ضبط کی شدت سے سرخ تھا' آواز لرز رہی تھی۔ اس کے لہجے کی اذیت کو محسوس کرتی رجاب بس ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

"...رجاب! میری بیٹی بھی میرے گناہ کی زد میں آ کر میرے ساتھ سزا کاٹ رہی ہے۔"

"ایسا مت کہیں، یہ تو بہت معصوم ہے، مجھے شرمسار نہ کریں، میں نے کبھی اللہ سے آپ کے لیے برا نہیں چاہا نہ کوئی بد دعا کی کبھی، جو گزر چکا ہے اسے بھول جائیں، میں نے آپ کو معاف کر دیا ہے، اللہ جانتا ہے کہ میرے دل میں آپ کے لیے کوئی عداوت اور نفرت نہیں ہے۔" وہ بے اختیار کہہ اٹھی جبکہ حاذق گنگ نظروں سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

معاف کر کے وہ اس کے دل کو بھی اپنے سامنے جھکا گئی تھی۔ یہ ایک اذیت ناک سچ تھا کہ رجاب کی پاکیزگی اور معصومیت کا نور آج بھی اس کے دل کے ہر گوشے میں پھیلا ہوا تھا۔

"میں آغا جان سے بات کروں گی، وہ بھی یقیناً ساری تلخیاں بھلا کر آپ کو معاف کر دیں گے۔"

"رجاب! میں تمہارا یہ احسان و قرض زندگی بھر نہیں اتار سکوں گا... میں واقعی تمہارے قابل نہ تھا، تم خوش نصیب ہو کہ تمہیں مجھ سے نجات مل گئی... دعا کرنا اس بار اللہ مجھے صحت مند اولاد سے نوازے... اگلے ماہ میں اپنی فیملی کے ساتھ واپس اٹلی جا رہا ہوں، زندگی رہی تو دوبارہ ملیں گے... اللہ حافظ۔" گھٹے لہجے میں حاذق ایک آخری نگاہ اس پر ڈالتا سامنے سے ہٹ گیا جبکہ رجاب نے بس ایک نگاہ پلٹ کر جاتے ہوئے حاذق کو دیکھا، اس کے دل میں نہ سہی مگر زندگی میں آنے والا وہ پہلا ہی شخص تھا، اس سچ کو وہ جھٹلا نہیں سکتی تھی مگر مضبوط قدموں کے ساتھ راسب کے روم کی سمت بڑھتے ہوئے وہ چونک کر متوجہ ہوئی، شقران کے چہرے نے اس کے دل کے بوجھل پن کو دور کر دیا تھا۔

"حاذق ملا تھا تم سے؟" شقران کے سوال پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہیں نہیں لگتا کہ اس نے مجھے پہچان لیا ہے؟" شقران کے سوال پر وہ کچھ کہہ نہ سکی۔

"کیا وہ تمہاری غیر موجودگی میں راسب بھائی سے ملا ہے؟" شقران کے سوال پر اس کا رنگ فق ہوا۔

"پتہ نہیں، میں نے پوچھا نہیں۔" وہ گھبرا کر بولی اور پھر تیز قدموں سے راسب کے روم کی طرف آئی۔ اخبار سے نگاہ ہٹا کر راسب نے بغور ان دونوں کو دیکھا جو ایک ساتھ روم میں داخل ہوئے تھے۔

"شقران بہت اچھا ہوا تم آ گئے، اب میں مزید یہاں رکنا نہیں چاہتا۔"

"اب آپ کے یہاں رکنے کی کوئی وجہ بھی نہیں، میں ڈاکٹر سے اجازت لے آیا ہوں... ویسے وہ آپ کے گرویدہ ہیں بہت، بڑی مشکل سے آپ کو خود سے جدا کرنے پر راضی ہوئے ہیں۔" شقران کے بتانے پر وہ دھیرے سے ہنسے۔

itsurdu.blogspot.com

معاف رکھو مجھے کسی ڈاکٹر کو اپنا گرویدہ نہیں کرنا۔۔ ”راسب کے خوشگوار لہجے پر بغور ان کے تاثرات دیکھتی رجاب مطمئن ہوئی‘ کچھ ہی دیر میں زرق بھی آ پہنچا تھا۔ پھر وہ ان کے ساتھ ہی راسب کو گھر لے آئی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

کال بیل پر یہ یقین کرنے کے بعد کہ باہر کون موجود ہے اس نے گیٹ کھولنے کے بجائے پھرتی سے بیڈ روم میں آ کر زنائشہ کو کال کی۔

”زنائشہ۔۔۔ شیراز آیا ہے‘ میں گیٹ کھولنے جا رہی ہوں تم کوشش کرنا کہ اس کی نظر میں نہ آؤ‘ آ بھی جاؤ تو چپ چاپ بیڈ روم میں چلی جانا۔“ زنائشہ کو ہدایت دے کر وہ گیٹ کھولنے آئی‘ حیرت و بے یقینی کے تاثرات چہرے پر سجائے مسکرائی۔

”شیراز۔۔۔! تم اتنی اچانک۔۔۔ اندر آؤ۔“ خوشگوار لہجے میں اس نے اندر آنے کا راستہ دیا‘ شیراز چند لمحوں تک سپاٹ چہرے اور چبھتی نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا مگر پھر اندر داخل ہو گیا۔ دروازے کو مکمل بند کیے بغیر دراج اس کے پیچھے ہی آ گئی جو ارد گرد نگاہ ڈالتا لاؤنج کی سمت آیا تھا۔

”تم کب واپس آئے اور کیسے ہو؟“ اس کے سامنے آ کر وہ اسے مخاطب کر گئی تھی۔

”اس غلط فہمی سے نکل آؤ کہ میری ماں اور بہنوں کے بعد تم مجھے بھی اپنی اپنائیت میں چھپی عیاری کے سامنے گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور کر دو گی‘ میرے سامنے اپنائیت اور خوش اخلاقی کا نقاب اپنے چہرے پر سجا کر وہ بدبودار سچ مت چھپاؤ جس سے میں بخوبی واقف ہوں۔“ شیراز کے چبھتے لہجے پر دراج سنجیدہ ہوئی۔

”میں نے ماضی کی تمام تلخیوں کو بھلا کر تمہارا استقبال کیا ہے شیراز۔۔۔ میرے اور تمہارے درمیان اب ایک ایسا رشتہ موجود ہے جس کے لیے ہم دونوں پر ایک دوسرے کا احترام واجب ہے‘ میں تو سمجھ چکی ہوں کہ کچھ نہیں رکھا نفرتوں اور کدورتوں کی اس جنگ میں۔۔۔ لیکن تم اگر آج بھی اپنے عہد پر قائم ہو جو جانے سے پہلے تم نے کیے تھے تو یقین کرو میں تمہیں نہیں روکوں گی‘ تم ابھی مجھے زمین میں اتار دو یا مجھے صفحہ ہستی سے مٹا دو‘ میں تمہیں نہیں روکوں گی۔“ دھیمے لہجے میں کہتی دراج نے بس ایک نگاہ شیراز کے عقب میں اندر داخل ہوئی اور دبے قدموں بیڈ روم میں جاتی زنائشہ پر ڈالی۔

itsurdu.blogspot.com

چاہتا تو یہی ہوں کہ جو کہا تھا اس پر عمل کروں کیونکہ تم اس ہی کی مستحق ہو لیکن میں صرف اپنے بھائی کی وجہ سے مجبور ہو چکا ہوں جن کی سادگی اور خلوص کو بخوبی استعمال کرتے ہوئے تم ان کی آنکھوں میں دھول جھونکتی رہی ہو... مگر اس بھول میں مت رہنا کہ تم جیت گئی ہو۔'' شیراز کے تند و تیز لہجے کو سنتی، وہ اس کی جانب نہیں دیکھ سکی۔

''میں چاہوں تو آج تمہیں بھی اس مقام پہ لے جاؤں جہاں تم نے مجھے لے جا کر میرے بھائی کے سامنے میری تذلیل کی تھی' مجھے ان کی جھوٹی قسم اٹھانے پر مجبور کیا تھا... مجھے بتاؤ کہ آج کیا تم ان کے سر کی جھوٹی قسم اٹھا کر اس سچ کو جھٹلا دوگی کہ تم نے روپے پیسے کے لیے' عیش و عشرت کے لیے ان کو اپنے جال میں پھنسایا تھا؟ میں جانتا ہوں کہ تم ان کی سر کی جھوٹی قسم نہیں اٹھا سکتیں مگر اس غلیظ سچ کو آخر کب تک چھپا کر ان کی نظر میں نیک پروین بنی رہو گی؟ جس طرح میں ان کے سامنے سچ کو قبول کرنے پر مجبور ہو گیا تھا ایک دن تم بھی مجبور ہو جاؤ گی کیونکہ سچ کو چھپانا آسان نہیں ہوتا' سچ اک روز سامنے آ کر رہتا ہے... میں صرف اس لیے خاموش رہوں گا کہ میں اپنے بھائی سے بہت محبت کرتا ہوں...'' اپنی بات ختم کر کے سرخ چہرے کے ساتھ وہ جانے کے لیے پلٹا تھا۔

''شیراز... ایک بات سنتے جاؤ۔'' دراج کی آواز پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رکا تھا۔

''مجھے خوشی ہوئی یہ جان کر کہ میں جس قدر بھی بری سہی مگر کم از کم تمہیں یہ یقین تو ہے مجھ پر کہ میں زرکاش کی جھوٹی قسم نہیں اٹھا سکتی۔'' وہ سنجیدگی سے بولی۔ ''میں جانتی ہوں کہ تمہیں اپنے بھائی سے بہت محبت ہے' بس ایک بار یہ اقرار ان کے سامنے بھی کر لینا' وہ بہت خوش ہوں گے' ہر گلہ شکوہ بھول جائیں گے۔'' اس کی تاکید پر شیراز کچھ بولے بغیر تیز قدموں سے لاؤنج سے نکل گیا تھا۔ بند ہوتے دروازے سے نگاہ ہٹا کر اس نے بیڈ روم سے باہر آتی زنانشہ کو دیکھا اور تھکے ہوئے انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

زرکاش سے شیراز کی آمد کا سن کر ہی اس نے زنانشہ کو بھی ہوشیار کر دیا تھا' اسے معلوم تھا کہ شیراز ضرور آئے گا' اسے خدشہ تھا کہ جانے شیراز کن جارحانہ تیوروں کے ساتھ سامنے آئے اس لیے احتیاطاً زنانشہ کو اسے بلانا پڑا تھا کہ پہلے کی بات اور تھی مگر اب سب کچھ بدل چکا تھا۔

''اب کیا سوچ رہی ہو دراج؟'' قریب بیٹھی زنانشہ نے اسے متوجہ کیا۔

''شیراز نے کچھ غلط نہیں کہا زنانشہ... اب وقت آ گیا ہے کہ میں اپنے سچ کو زرکاش کے سامنے قبول کر لوں۔''

itsurdu.blogspot.com

بے وقوفی مت کرو دراج... اس سچ کی اب کوئی اہمیت نہیں، شیراز کی وجہ سے تم اپنے اور زرکاش بھائی کے درمیان فاصلے مت پیدا کرنا۔''

''شیراز کی وجہ سے نہیں... زنائشہ، ہر دن میرا ضمیر مجھے کچوکے لگاتا ہے، مجھے آئینہ دکھاتا ہے، وہ ٹھیک کہتا ہے کہ میں کب تک اس سچ کو چھپا سکوں گی کہ پُر آسائش زندگی کے لیے میں نے محبت کے نام پر زرکاش کو دھوکا دیا تھا، انجام کچھ بھی ہو مگر اب مجھے سچ بولنا ہی ہوگا، میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں کہ ماضی میں بولے گئے میرے جھوٹ زیادہ طاقتور ہیں یا وہ محبت جو آج میرے دل کے ہر گوشے میں زرکاش کے لیے موجود ہے۔'' دراج کے قطعی لہجے پر زنائشہ کچھ کہہ نہیں سکی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

''اس دنیا میں ایسے کتنی ہی لوگ ہیں جو بھیانک حادثات کا شکار ہوتے ہیں مگر سروائیو کرتے ہیں، ان کی زندگی رک نہیں جاتی، وہ آگے بڑھتے جاتے ہیں لیکن آپ سب کی قربانیوں اور اپنی کوشش کے باوجود میں بہت زیادہ آگے نہیں جا سکی، دنیا کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہے، مگر میں آج تک اسی رات کی تاریکی میں، اسی سڑک پر چل رہی ہوں، نہ رات ختم ہوتی نہ سڑک... میں اس سب سے نکلنا چاہتی ہوں بھابی... میں تھک چکی ہوں اپنے گزارے کل اور آج کے درمیان خود کو کھینچتے، گھسیٹتے... میں نے حاذق کو معاف کر دیا، صرف اسے ہی نہیں خود کو بھی نجات دینے کے لیے... شقران کو میں معاف نہیں کرنا چاہتی تھی، اس سے اپنی نفرت کبھی ختم نہیں کرنا چاہتی تھی مگر میرے سارے ارادے اللہ کی مرضی کے آگے گم ہو گئے، میں نہیں جانتی کب، کس لمحے اللہ نے اس کی محبت میرے دل میں ڈال دی، اس محبت نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں بھول جاؤں ان تمام اذیتوں کو جو اس کی وجہ سے آپ کو اور آغا جان کو سہنی پڑی تھیں... آغا جان میرے اس عمل اور جرأت کے لیے کبھی معاف نہیں کریں گے مگر یہ سچ کبھی نہیں بدل سکتا کہ میں نے شقران کو معاف کر دیا ہے، میں اس کے ساتھ چلنا چاہتی ہوں، اس کے ہم قدم ہو کر زندگی میں آگے بڑھنا چاہتی ہوں، اسے میری زندگی میں یوں ہی آنا تھا، جب اس کا آنا میری قسمت میں طے تھا تو حاذق کیسے میری زندگی میں رہ سکتا تھا؟ وہ جو ہے، جیسا ہے، اس نے جو کچھ بھی کیا، وہ سب بے معنی ہو کر رہ گیا، اس حقیقت کے سامنے کہ میرے دل، میری زندگی میں ایک اس کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی۔'' رجاب نے اپنی بات کے اختتام پر آنسوؤں

itsurdu.blogspot.com

سے تر چہرہ جھکایا۔ گم صم بیٹھی ندا جو کچھ رجاب سے سن چکی تھیں اسے قبول کرنے میں وقت تو لگنا تھا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اسپتال میں گزارا تمام عرصہ تھا۔ اس مشکل گھڑی میں شہرم کے گھر کے ہر فرد نے جتنا ساتھ دیا اس کے لیے وہ ممنون تھیں۔

زرق اور شقران کے بغیر راسب کے لیے اتنی راتیں اسپتال میں بیڈ تک محدود رہ کر گزارنا ناممکن تھا۔ راسب کا شقران سے مانوس اور قریب ہو جانا کوئی حیرت کی بات نہ تھی۔ ہمہ وقت شقران کا زرق اور رجاب کے لیے موجود ہونا معمول بن چکا تھا۔ شقران اور رجاب کے درمیان وہ جو کچھ محسوس کر رہی تھیں، وہ سب ان کا وہم نہ تھا۔ ان کے کانوں میں سحر کی ذو معنی باتیں گونج رہی تھیں۔ اسپتال میں ہی وہ سمجھ گئی تھیں کہ سحر اور شہرام یقیناً رجاب کے حوالے سے کوئی خوش کن ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ اس خوشی کو دل میں چھپائے خود بھی انجان رہنا چاہتی تھیں، اس خوف کے تحت کہ کہیں یہ سب ان کا وہم یا خوش فہمی نہ ہو... مگر اب جو کچھ رجاب سے سنا اس کے بعد کوئی شک نہیں رہ گیا تھا کہ ان کا اندازہ غلط نہ تھا لیکن اس کے باوجود ان کے دل میں بڑھتا خوف اپنی صورت بھی بدل گیا تھا اور وجہ بھی اور وجہ راسب ہی تھے۔

رجاب... تم نے اپنے لیے جو فیصلے کیے ہیں ان سے مطمئن ہو تو تمام خدشے دل سے نکال دو۔ تمہیں حق ہے اپنے مجرم کو سزا دینے یا معاف کرنے کا۔ تمہیں حق ہے ایک نارمل زندگی گزارنے کا۔ تمہیں یہ حق ہے کہ تم اس شخص کا انتخاب کرو جس کے ساتھ تم زندگی گزارنا چاہتی ہو۔ جو تم چاہتی ہو اب وہی ہوگا۔ بھائی کو راضی کرنے کے لیے مجھے اپنی جان سے بھی گزرنا پڑا تو گزر جاؤں گا۔ شقران تو بہت پہلے ہی تمہاری زندگی میں آچکا تھا۔ حاذق کی موجودگی کے باوجود یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ زبردستی تم پر حاذق کو مسلط کرنا ایک غلط فیصلہ تھا جس کا خمیازہ تم سمیت کئی لوگوں نے بھگتا۔ یہ بھائی بھی یقیناً سمجھیں گے...'' زرق کے گہرے سنجیدہ لہجے پر ندا نے پہلے اسے اور پھر رجاب کی جل تھل آنکھوں کو دیکھا۔

''رجاب... ہاسپٹل میں حاذق نے تمہارے ساتھ شقران کو دیکھا تھا؟'' ندا کے اس اچانک سوال پر چونکتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ ندا کا زرد ہوتا چہرہ زرق اور رجاب کی نظروں سے چھپ نہیں سکا تھا۔

''ہم سب یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہاسپٹل سے آنے کے بعد راسب بالکل خاموش اور اپنے آپ میں گم رہتے ہیں... میری سمجھ میں اب آرہا ہے کہ ایسا کیوں ہے۔

itsurdu.blogspot.com

بھابی... صاف صاف کہیے بات کیا ہے؟" زرق کی تشویش بڑھی۔ "

حاذق ہاسپٹل میں راسب سے مل چکا ہے۔" ندا کے انکشاف نے اسے خوف زدہ کر دیا۔ "

کب' کس دن...! آپ نے پوچھا؟" زرق نے سوال کیا۔ "

کچھ نہیں بتا رہے' بہت پوچھا' بس مجھے تاکید کی کہ حاذق سے ان کی ملاقات کا ذکر کسی سے نہ کروں' رجاب سے تو" ہرگز نہیں..." ندا کے کہنے پر زرق نے تشویش ناک نظروں سے رجاب کو دیکھا جس کے زرد چہرے پر تاریک سائے منڈلا رہے تھے۔

www.PakDigestNovels.Com

بلند آوازوں پر وہ حیران ہوتی ٹیرس کی طرف آئی تو سامنے ہی غصہ سے آگ بگولہ ہوتی رجاء کو برستے پایا' وجہ بھی فوراً سمجھ میں آ گئی' بالآخر آج امام زد میں آ ہی گیا تھا۔

ایمبسیڈر کیا بن گئے ہو' تمہارے تو تیور ہی بدل گئے ہیں' میں یہاں دل پر پتھر رکھے تمہاری بہن کی کڑوی باتیں بھی" تمہاری خاطر برداشت کرتے ہوئے ان کو راضی کرتے کرتے نڈھال ہو چکی ہوں اور تمہیں اتنی توفیق نہیں کہ پلٹ کر "میرا حال ہی پوچھ لو۔

اس سے کچھ کہنے کا فائدہ نہیں' دراج تمہاری دوست ہے' اس سے بات کر کے نکلوا دو اس شخص کو زرکاش کی کمپنی" سے۔" عرش نے مشورہ دیا۔

زنائشہ... کیا تم نے بھی وہی سنا جو میں سن رہا ہوں؟" شفران نے مسکراتی نظروں سے زنائشہ کے تاثرات دیکھے۔ "

بجائے ان دونوں کا جھگڑا ختم کروانے کے اور معاملہ بگاڑنے والے مشورے دے رہے ہو۔" زنائشہ نے طنزیہ لہجے" میں کہا۔

معاملہ میرا جو ہے' ایسے ہی مشورے ملیں گے جلنے والوں سے۔" امام نے کینہ توز نظروں سے ناک سے مکھی اڑاتے" عرش کو گھورا۔

"زنائشہ... خود دیکھ لو اس لڑکی کے تیور' اس کی وجہ سے زرکاش کی نظر میں میرا امیج اور تمہاری زبان خراب ہو گی۔"

تم نے جاب ملتے ہی اپنے گھر والوں کو میرے گھر بھیجنے کا وعدہ پورا نہیں کیا تو میں ضرور عرش کے مشورے پر عمل"

itsurdu.blogspot.com

کروں گی۔" رجاء نے غصے سے کہا۔

"بالکل رجاء... تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیے' کسی کا میچ خراب ہو یا زبان۔"

عرش... کیوں انکسار ہے ہو اسے' وہ پہلے ہی غصے میں ہے۔" عرش کو ٹوکتے ہوئے زنائشہ کو ہنسی بھی آئی۔"

زنائشہ... تم تو اب اس بے مروت شخص کے لیے مجھے کچھ بھی مت سمجھانا' نہ یہ کچھ کر سکتا ہے نہ تم سے کچھ ہو گا۔"

رجاء نے بھڑک کر کہا۔

توبہ... تو بہ ایسی دوست ہو تو دشمن کی ضرورت ہی کیا ہے۔" عرش نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

رجاء' تمہیں مجھ پر بھروسا نہیں ہے؟" زنائشہ کو صدمہ ہوا۔"

وہ بے چاری آخر کہاں تک بھروسا رکھے' تم تو کچھ دن میں رخصت ہو جاؤ گی' وہ یہیں ٹیرس پر کتابیں پڑھتی رہ جائے گی۔" شقران نے مزید رجاء کو چڑھایا۔"

ٹھیک ہے' ایک گھنٹے کے اندر میں امام کے گھر والوں کے ساتھ مٹھائی لے کر نہ پہنچی تو میرا نام بھی زنائشہ نہیں' بے شک میری شادی آگے بڑھ جائے مگر آج تمہاری شادی کی تاریخ پکی کر کے رہوں گی۔" جذباتی ہو کر زنائشہ نے رجاء کو جتایا اور اگلے ہی پل سحر کو پکارتی وہ ٹیرس سے چلی گئی۔"

اب منہ کیا تک رہی ہو' وہ جو کہہ گئی ہے اس پر عمل بھی کرے گی' جلدی جا کر ان کے استقبال کی تیاریاں کرو۔" امام کے گھر کنے پر حیران کھڑی رجاء بھی فوراً ٹیرس سے چلی گئی۔"

عرش... زنائشہ نے جذبات میں اپنی شادی آگے بڑھا دی تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا؟" امام کے معصوم سوال پر عرش جس تیزی سے کرسی سے اٹھا تھا' امام کے فرار ہونے کی رفتار بھی قابل دید تھی جبکہ ان دونوں کے پیچھے ہی جاتے شقران کے قدم رکے تھے۔ چہرے پر پھیلی گہری سنجیدگی کے ساتھ اس نے رجاب کی کال ریسیو کی تھی۔"

رجاب... خاموش کیوں ہو' سب خیریت تو ہے؟" اس کی تشویش بڑھی۔"

شقران... تمہارا شک درست تھا' حاذق آغا جان سے ہاسپٹل میں اسی آخری دن ملا ہے کوریڈور میں مجھ سے بات کرنے سے پہلے... آغا جان کی اس سے کیا بات ہوئی' میں نہیں جانتی مگر آغا جان کی مکمل خاموشی میرے لیے تو قیامت کی نشانی ہے' مجھے اندازہ نہیں تھا حاذق میں ان کا سامنا کرنے کی جرأت بھی ہو سکتی ہے' میرے منع کرنے کے باوجود وہ"

itsurdu.blogspot.com

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَةُ اللہِ وَبَرَکاتُہ

www.PakDigestNovels.Com پر خُوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

آغا جان کے پاس گیا' غلطی میری ہے' مجھے نہیں بھولنا چاہیے تھا کہ دغا بازی اس کی فطرت میں ہے... اگر اس نے تمہارے بارے میں ..."

"رجاب... میری بات سنو۔" اس کے لرزتے لہجے اور بڑھتے اضطراب کو محسوس کرتے ہوئے شقران نے اسے ٹوکا۔ "تم حاذق کو معاف کر چکی ہو اور دوسری بات یہ کہ تم نہیں جانتی کہ راسب بھائی سے اس نے کیا کہا' انہیں کیا بتایا' لہٰذا اس کے بارے میں خود ساختہ اندازے لگا کر اپنے اچھے عمل کو خطرے میں نہ ڈالو... حاذق نے مجھے پہچان کر اگر میرے بارے میں راسب بھائی سے کچھ کہا بھی ہے تو اس نے میرے لیے راستہ ہموار کیا ہے' میں اب پہلے سے زیادہ بے چینی کے ساتھ ان کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوں... بھروسا رکھو' وہ مجھے کڑی سے کڑی سزا دیں یا اپنے ہاتھوں سے میری جان لے لیں... لیکن وہ تمہیں مجھ سے الگ نہیں کر سکیں گے..." ایسا کچھ ضرور تھا اس کے لہجے میں کہ رجاب مزید کچھ بول نہ سکی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

حیرت سے زرکاش نے اسے دیکھا جو کاؤنٹر کے پاس کھڑی جانے کہاں گم تھی۔ دراج... اپنے نام کی پکار پر وہ چونک کر پلٹی تھی۔

"میں تمہارا انتظار کرتے ہوئے یہاں آیا ہوں' شاید تم میرے لیے کافی لینے آئی تھیں۔" اس کی غائب دماغی نے زرکاش کو مزید حیران کیا۔

"بس' ابھی لائی۔" اس کی گھبراہٹ پر زرکاش نے گہری سانس لی۔

"اب رہنے دو کافی کی مجھے خواہش نہیں رہی' آجاؤ بات کرنی ہے تم سے۔" اسے روک کے وہ اسے کچن سے ساتھ لے کر ہی نکلا' جو اپنا اعتماد بحال کرنے اور زرکاش کا سامنا کرنے کی کوشش اور ہمت میں شدید مضطرب اور زرد پڑ گئی تھی۔ زرکاش کے اشارے پر صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ اس کی جانب نہیں دیکھ سکی تھی۔

"دراج... تم نے مجھے بتایا تھا کہ شیراز نے یہاں آکر کسی بدتمیزی کا مظاہرہ نہیں کیا اور یہ بھی کہ تم سے میرے تعلق کے احترام میں وہ اپنے اور تمہارے درمیان موجود ساری تلخیوں کو ختم کر کے گیا ہے... میں بہت مطمئن تھا تم سے یہ سن کر لیکن میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تم ڈسٹرب بھی ہو' کھوئی کھوئی رہتی ہو' پہلے کی طرح ہنستی مسکراتی بھی نہیں' میں ابھی

itsurdu.blogspot.com

شیراز کو یہاں بلا کر باز پرس کروں گا' اگر اس نے تمہاری دل آزاری کی ہے تو میں صرف اس لیے خاموش نہیں رہوں
"... گا کہ وہ میرا بھائی ہے جبکہ تم مجھ سے اسی لیے سب چھپا رہی ہو کہ وہ
نہیں زرکاش... اگر شیراز نے مجھ سے کوئی غلط بات کی ہوتی تو میں صرف اس لیے آپ سے یہ نہیں چھپاتی کہ وہ آپ کا"
بھائی ہے۔" دراج نے درمیان میں اسے ٹوکا۔ "آپ جو محسوس کر رہے ہیں اس کی وجہ شیراز نہیں ہے' سچ تو یہ ہے کہ
شیراز نے جس اعلیٰ ظرفی کے ساتھ سب کچھ ختم کیا اس نے نہ صرف مجھے میری نظروں میں شرمندہ کیا بلکہ بہت کچھ
سوچنے پر بھی مجبور کر دیا۔" دھیمے لہجے میں بولتی ہوئی وہ ایک پل کو رکی۔
میں غلط تھی' آپ کے بھائی' بہنیں خود غرض نہیں' غصے اور ناراضی میں وہ سب وقتی طور پر آپ سے منہ پھیر کر دور"
ضرور جا سکتے ہیں مگر آپ کے قریب آنے کے لیے ہر بری بھلی بات بھی برداشت کر سکتے ہیں' مجھے قبول کر سکتے ہیں'
"مجھ سے اپنی نفرت اور عداوت کو ختم کر سکتے ہیں صرف آپ کی خاطر۔
میں بھی یہ سب جانتا ہوں دراج' مجھے یقین ہے کہ تمہاری خوبیاں ان سب کے دل میں بھی تمہاری جگہ بنا دیں گی"
لیکن یہ سب تمہارے لیے خوشی کا باعث ہونا چاہیے مگر وہ کیا بات ہے جو تمہیں خوش ہونے سے روک رہی ہے؟
تمہارے دل میں جو کچھ ہے' جو بات تمہیں پریشان کر رہی ہے وہ کم سے کم مجھ سے مت چھپاؤ' مجھے وہ سب بتا دو جو
تمہیں بے سکون کر رہا ہے۔" اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے وہ نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔
مجھے آپ سے کچھ چھپانا بھی نہیں ہے' کچھ اعتراف کرنے ہیں' بہت ہمت اور جرأت چاہیے تھی اس کے لیے' اسی وجہ"
سے اب تک دل میں جو ہے وہ زبان پر لا نہ سکی... پتا نہیں سب کچھ کہہ دینے کے بعد آپ کے دل میں' آپ کی زندگی
میں میری کوئی جگہ باقی رہے گی بھی یا نہیں... ہر خوف و خدشے کے برعکس مجھے اب چپ نہیں رہنا' آج اگر سب کچھ نہ
کہا تو پھر شاید کبھی نہیں کہہ سکوں..." سر جھکائے ہوئے وہ لرزتے لہجے میں بولی۔
پہلے میرے لیے یہ سمجھنا بہت مشکل تھا کہ اس دنیا کی ہر نعمت' ہر انسان کے حصے میں آنا ممکن نہیں... پر جسے اللہ چاہے"
نواز دے لیکن غربت میں گھٹ گھٹ کر سانس لیتے ہوئے میں اس بات پر غور کرنے کے قابل نہ رہی تھی کہ کسی انسان
کو ملنے والی آسائشیں' دھن دولت اس کی انتھک محنت کا پھل ہو سکتی ہے یا اس کے بڑوں کی ریاضتوں اور قربانیوں کا
صلہ جو نسل در نسل منتقل بھی ہو سکتا ہے مگر حسد و رقابت نے شاید مجھے مفلوج کر دیا تھا... میں ایک ہی چھت تلے
itsurdu.blogspot.com

زندگی کے دو الگ' الگ رخ دیکھتی رہی تھی' کبھی کبھی دل چاہتا تھا کہ آپ کے گھر والوں سے ہر آسائش' ہر خوشی چھین لوں... وہ سب بھی ایک بار تو اس تاریک غار میں اتر کر میری اذیت کو محسوس کریں' اس درد کی حد پر جا کر دیکھیں کہ دل کس طرح سینے میں تڑپتا ہے' اپنے بیمار ماں باپ کو بغیر دوا' بغیر علاج کے بستر مرگ پر بے یار و مددگار پڑے دیکھنا' اس گھر میں ایک طرف تو انواع واقسام کے کھانوں سے دستر خوان سجے ہوتے تو دوسری طرف خالی برتن... ان سب کو کبھی میرے اور بجیا کے فاقوں سے نڈھال چہرے نظر نہیں آئے... ان سب کے پاس ہمارے لیے تسلی اور ہمدردی کے چند لفظ بھی نہ تھے... مگر غلطی ان سب کی نہیں تھی' ہماری خستہ حالی کے ذمہ دار وہ سب تو نہیں تھے' وہ سب تو اپنے حصے کی خوشیاں سمیٹ رہے تھے' مجھے بھی اپنے حصے کی سانس لیتے ہوئے صبر شکر کرنا چاہیے تھا' جو کچھ میرے پاس آج ہے وہ مجھے ملنا ہی تھا' غربت کسی سے اس کا نصیب نہیں چھینتی... اس سے جان چھڑانے کے لیے مجھے جھوٹ اور دھوکے کا سہارا نہیں لینا چاہیے تھا۔'' سر جھکائے وہ رندھی آواز میں بول رہی تھی' زرکاش بس بغور اسے سن رہا تھا۔

آپ اچھی طرح ان حالات سے واقف ہیں جن کے درمیان آپ نے مجھے اور بجیا کو دیکھا تھا' دیکھا تو میں نے بھی تھا'' آپ کو اور اسی دن سوچ لیا تھا کہ آپ کی وجہ سے جو راحتیں و سہولتیں آپ کے بھائی بہنوں کو حاصل ہیں' وہ سب میں بھی حاصل کروں گی مگر صلہ رحمی کے نام پر دنیا سے چھپ کر نہیں... میں نے سوچ لیا تھا کہ مجھے کس طرح اور کیسے آپ کے دل میں جگہ بنانی ہے' کس مقام تک پہنچنا ہے' کامیاب ہونے کے لیے میں آپ سے بڑے سے بڑا جھوٹ بھی بولنے کے لیے تیار تھی' جھوٹ اور دھوکے کی بدولت میں اپنے مقاصد میں کامیاب بھی ہوگئی... پہلی بار آپ سے محبت کا جھوٹا اعتراف کرتے ہوئے مجھے کوئی شرمساری نہیں تھی' اس وقت اپنی محرومیوں اور مفلسی سے بھری زندگی سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ایک واحد حل آپ ہی تھے' ایک پُر آسائش زندگی کے لیے میں ہر دھوکا دینے کا حوصلہ رکھتی تھی... آپ کے بھائی بہنوں کے مجھ پر لگائے گئے الزامات غلط نہ تھے' روپے پیسے کے لالچ نے مجھے آپ کی طرف مائل کیا تھا...'' وہ خاموش ہو کر زرکاش کے کچھ کہنے کی منتظر تھی مگر نظر اٹھا کر اس کے تاثرات دیکھنے کا بالکل حوصلہ نہیں تھا۔

کل کے یہ سارے بھیانک سچ اپنی جگہ مگر آج کا سچ یہ ہے کہ آپ سے زیادہ اہم اور قیمتی میرے لیے اور کوئی نہیں...'' اب اگر سزا کے طور پر مجھ سے ہر آسائش چھین کر آپ مجھے کسی ٹوٹے کچے مکان میں بھی بھیج دیں تو مجھے کوئی غم نہ ہوگا'

itsurdu.blogspot.com

میں محرومیوں اور مفلسی میں زندہ رہ سکتی ہوں مگر آپ کے بغیر نہیں..." یک دم چپ ہوتی وہ سن ہو گئی زرکاش خاموشی کے ساتھ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا' بے حس و حرکت بیٹھی دراج کو لگا کہ شاید اب کبھی وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل نہ ہو سکے گی۔

www.PakDigestNovels.Com

شہرام نے خاص طور پر زرق کو گھر بلایا تھا تاکہ وہ اسے پہلے سے آگاہ کر دیں کہ زنائشہ کی رخصتی اب جلد از جلد کر دینا چاہتے ہیں' چائے وغیرہ کے اہتمام کے بہانے وہ کچن میں آ گئی تاکہ زرق اور شہرام کھل کر بات کر سکیں' اس وقت وہ ٹرالی میں لوازمات سجا رہی تھی جب سحر کچن میں آئیں۔

"زرق جا چکا ہے زنائشہ... ایک کال آ گئی تھی اور اسے جلدی جانا پڑا۔"

وہ اس طرح کیسے جا سکتا ہے مجھے بتائے بغیر...!" سحر کی اطلاع پر اس نے حیران ہو کر وہاں آتے شہرام کو بھی دیکھا۔"

زرق چاہ رہا تھا کہ زنائشہ کی رخصتی کی ساری ذمہ داریاں اسے دے دی جائیں مگر آپ نے مل کر ذمہ داری سنبھالنے" اور زنائشہ کو اسی گھر سے رخصت کرنے کی بات کی... کہیں ایسا تو نہیں کہ اسے اعتراض ہو اسی لیے وہ رکا نہیں۔" سحر نے تشویش ظاہر کی۔

اصولاً تو میں نے غلط نہیں کہا لیکن اگر اسے کوئی اعتراض تھا تو وہ ضرور اظہار کرتا... مجھے تو یوں لگ رہا ہے کہ شفران کا" آنا اسے ناگوار گزرا ہے' اس کے آتے ہی وہ جانے کے لیے اٹھ گیا۔" شہرام کے کہنے پر زنائشہ چونکی۔

ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ شفران کی طرف سے بھی سب کچھ واضح ہے اور رجاب کیا چاہتی ہے اس سے بھی زرق" "اچھی طرح واقف ہے' آپ نے ایسا کچھ محسوس کیا ہے تو میں ابھی زرق سے بات کرتی ہوں۔

میرا خیال ہے کہ ابھی اس سے کوئی بات نہ کرو' کل ہم جا رہے ہیں راسب کی طرف شفران اور رجاب کے سلسلے میں" بات کرنے' تم چاہو تو کل ہی رمیشہ کا ذکر بھی وہاں کر دینا ویسے بھی رجاء کے گھر والے چاہتے ہیں کہ رجاء کے ساتھ ساتھ رمیشہ کی شادی کے فرض سے بھی سبکدوش ہو جائیں۔" رجاء کی بہن رمیشہ سے زنائشہ زرق کی شادی کرنا چاہتی تھی اور اسی حوالے سے وہ زرق سے بات بھی کرنا چاہتی تھی۔ شہرام یہ بات جانتے تھے سو اس وقت انہوں نے زنائشہ کی مشکل ایک طرح سے حل کر دی تھی۔

itsurdu.blogspot.com

"ٹھیک ہے شہرام بھائی... لیکن مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا کہ میرا بھائی ہو کر زرق سب کچھ جانتے ہوئے بھی شقران سے بیر رکھے ہوئے ہے۔" وہ تاسف سے بولی۔

"یاد رکھو کہ وہ صرف تمہارا ہی نہیں رجاب کا بھی بھائی ہے' ہمارے یا شقران کے ارادے رجاب کے لیے کتنے ہی نیک ہوں مگر ماضی میں جو کچھ ہوا اس کا کچھ نہ کچھ رد عمل تو زرق کی طرف سے بھی آنا ہے' ہمیں اس سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہونا چاہیے۔" شہرام کی تاکید پر وہ خاموش رہی تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

سحر' شہرام اور زنائشہ کو رخصت کر کے ندا' زرق کے ہمراہ واپس ڈرائنگ روم میں آئیں جہاں راسب بدستور کسی سوچ میں گم تھے۔

"راسب... اتنی خوشیاں خود چل کر ہماری دہلیز تک آئی ہیں مگر آپ کی خاموشی نہیں ٹوٹ رہی... کیا یہ خوشی کی بات نہیں کہ شقران کے لیے رجاب کا ہاتھ مانگا گیا ہے؟ آپ کی اور میری شدید خواہش یہی تو تھی کہ سحر اور شہرام بھائی کے جیسے ہی گھرانے سے رجاب کا تعلق جڑے' زنائشہ نے زرق کے لیے جس لڑکی کا ذکر کیا' وہ منتظر ہی رہ گئی مگر آپ نے اس پر اپنی کوئی رائے نہیں دی... میں ہی ہر بات کا جواب دیتی رہی مگر راسب... کیا یہ آپ کا فرض نہیں تھا کہ زرق کی خاطر ہی سہی آپ سحر اور شہرام بھائی سے کہتے کہ آپ زنائشہ کو بڑے بھائی کی حیثیت سے اپنے گھر سے رخصت کرنا چاہتے ہیں' کیا زرق اور زنائشہ آپ کی ذمہ داری نہیں؟ یا پھر زنائشہ کو آپ نے صرف زرق کے حوالے سے قبول کیا ہے اور بس..." ندا کے کہنے پر راسب نے کچھ فاصلے پر کھڑے زرق کو دیکھا اور پھر ان کی نگاہ دروازے کے پاس جا رکی۔

"ندا... جو شخص دو قدم چلنے کے لیے بھی سہارے کا محتاج ہو کر رہ گیا ہو تم اس سے کون سی ذمہ داری پوری کرنے کی توقع رکھتی ہو۔" راسب کا لہجہ سرد ہوا۔

"ایسا مت کہیں بھائی... آپ کچھ ہی عرصے میں خود اپنے پیروں پر چلیں گے اتنے مایوس تو آپ ہاسپٹل میں بھی نہیں تھے۔" زرق تڑپ کر ان کی قریب آیا۔

"زرق... اس ایکسیڈنٹ نے ہی تو مجھے ہاسپٹل پہنچا کر مجھے بتایا ہے کہ میری حیثیت کیا ہے' میری اس وقتی معذوری نے ہی تو مجھ پر یہ راز کھولا ہے کہ میری کیا وقعت ہے۔" راسب کی نظریں بولتے ہوئے رجاب کے چہرے پر جمی تھیں۔

itsurdu.blogspot.com

راسب... آپ کے دل میں کیا ہے' آپ کیا سوچ رہے ہیں آخر آپ ہم سب کو بتا کیوں نہیں دیتے' کیوں اس طرح چپ رہ کر خود کو اور ہم سب کو اذیت میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں؟" ندا وجہ جاننا چاہتی تھیں مگر راسب نے جیسے سنا ہی نہ تھا' ان کی ساری توجہ سر جھکائے ساکت کھڑی رجاب پر مرکوز تھی۔

یہاں آؤ رجاب..." راسب کے خطرناک حد تک سنجیدہ لہجے پر رجاب کا دل کانپ اٹھا' نظر اٹھائے بغیر وہ بمشکل بے جان قدموں کو کھینچتی راسب کے سامنے آ رکی۔

تمہیں پتا ہوگا کہ شہرام کی فیملی آج کس مقصد سے آئے تھی... مجھے بتاؤ کہ کیا جواب دینا چاہیے مجھے؟" راسب کھوجتی نظروں سے رجاب کو دیکھ رہے تھے اور وہ ان سے نگاہ ملانے کا حوصلہ بھی نہیں رکھتی تھی گو کہ اس نے جرم نہیں کیا تھا لیکن سوال و انداز ایسے تھے کہ وہ مزید سر جھکا گئی۔

آغا جان... میرے لیے وہی فیصلہ اہم ہے جو آپ کا ہوگا... میرے لیے ہر فیصلہ کرنے کا حق اور اختیار صرف آپ کو حاصل ہے۔" وہ کانپتے لہجے میں بولی۔

میری حیثیت' میرے مقام کو مٹی میں ملانے کے باوجود بھی تم یہ سب کہہ رہی ہو۔" راسب کی گرجتی آواز نے اس کی سانس روک دی۔ "کیا میں مر چکا تھا جو میری اجازت کے بغیر تم نے حاذق کو معاف کر دیا' کیا وہ صرف تمہارا گناہ گار تھا؟" راسب کا چہرہ طیش سے تمتما رہا تھا' ان کی دھاڑ رجاب کو مزید خوفزدہ کر گئی۔

مجھے جواب چاہیے رجاب... کس طرح میری آنکھوں میں دھول جھونک کر تم نے شفران کی حقیقت مجھ سے چھپائی؟" کس نے حق دیا تھا تمہیں کہ تم اسے معاف کر دو؟" راسب چاہتا تو اسے جھنجوڑ کر سوال کرتا لیکن اس وقت وہ مجبور تھا اس لیے غصہ سے بے قابو ہوتی آواز اور لفظوں سے وار کر رہا تھا۔

رجاب..." ندا دہل کر چیختیں اس کی طرف بھاگیں جس کے گرتے نیم جاں وجود کو زرق نے سرعت سے سنبھالا تھا" مگر تب تک وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

اس نے صرف اپنے لیے نہیں آپ کے لیے بھی ان دونوں کو معاف کیا' آخر یہ کب تک ماضی کی خاک چھانتی رہے گی؟ وہ اذیتوں کے شکنجے سے آزاد ہو کر جینا چاہتی ہیں' اسے جینے دیں' آپ بے شک کسی کو معاف نہ کریں مگر اسے اپنا حق استعمال کرنے دیں۔" زرق نے کہا جبکہ راسب کی نظریں ارد گرد سے غافل پڑی رجاب کے سفید چہرے پر جمی

itsurdu.blogspot.com

ہوئی تھیں۔

www.PakDigestNovels.Com

آج کا دن بہت اہم تھا مگر آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے‘ آج اسے ابٹن لگنا تھا‘ سحر کی والدہ اور بھابیاں شام سے پہلے ہی آ گئیں‘ رجاء اور اس کی بہنوں سمیت دیگر قریبی رشتے دار خواتین بھی رسم میں شریک تھیں‘ رونق اور چہل پہل عروج پر تھی‘ رائمہ خاص طور پر اس کے لیے صبح سے دراج کی طرف آ گئی تھی۔

زرد رنگ کے چوڑی دار پاجامے اور چوڑی دار آستینوں کی دیدہ زیب لمبی سی فراک میں ملبوس زرد جھلملاتا زرتار دوپٹا سر پر رکھے سب کے سامنے آنسوئوں سے دھلے چہرے کے ساتھ وہ آئی تو سب سے پہلے سحر ہی انگشت بدنداں رہ گئیں کہ ابٹن نے ابھی اسے چھوا بھی نہ تھا اور اس کا رنگ روپ ہی بدل گیا تھا‘ زرد رنگ نے اس کے سوگوار روپ کو عجیب فسوں بخش دیا تھا‘ اس پر غضب زرد خوشنما پھولوں کا زیور جو دراج اس کے لیے لائی تھی‘ بڑی محبت سے اس نے زنائشہ کے سیاہ خم دار بالوں کو زرد پھولوں سے سجایا تھا۔

ابٹن لگنے کی رسم کے دوران سب کے درمیان سر جھکائے بیٹھی وہ بس اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹنے کی ناکام کوشش میں تھی‘ سب اس کے مسلسل رونے کو فطری سمجھ کر اہمیت نہیں دے رہے تھے۔ دراج اور رجاء اس کے لیے مضطرب تھیں‘ سرگوشیوں میں اسے تسلی دے رہی تھیں مگر اسے قرار کہاں آنے والا تھا‘ سحر بھی اس کے درد کو سمجھ رہی تھیں مگر فی الوقت وہ بھی اس کے لیے کچھ نہیں کر پا رہی تھیں‘ جانے کون کون سی رسمیں ہوتی رہیں‘ جانے کتنی بار سحر نے انجانے خدشوں سے ہول کر اس کی نظر اتاری مگر اسے کچھ خبر نہ تھی اس ایک غم کی سامنے کہ زرق وہاں کہیں نہ تھا حالانکہ وہ چاہتی تھی کہ آج زرق بس اسے یاد رکھے‘ اس کے سامنے‘ اس کے ارد گرد رہے لیکن زرق کا انتظار اب حسرت ہی بن گیا تھا‘ رجاب اور ندا کا رسم میں شریک نہ ہونا سمجھ آتا تھا مگر زرق کا نہ آنا اسے زار زار رلا رہا تھا۔

اس نے کئی بار کال کی مگر زرق سمیت ندا اور رجاب کے فون بھی آف تھے‘ شہرام کا خیال تھا کہ شاید ان سب کے رخصت ہونے کے بعد رجاب کے لیے مشکل ہو گیا ہو شفران کے بارے میں سب چھپانا اور اب ہو سکتا ہے کہ شفران کے لیے کسی حتمی فیصلے تک پہنچنے میں راسب کو وقت لگ رہا ہو‘ اسی لیے زرق نے بھی کوئی رابطہ نہیں کیا‘ شہرام کی یہی تاکید تھی کہ دو چار دن مزید صبر اور خاموشی سے راسب کی طرف سے کسی پیش قدمی کا انتظار کیا جائے ورنہ پھر وہی

itsurdu.blogspot.com

کوئی قدم اٹھائیں گے۔

مسلسل خاموش گریہ وزاری اس کی طبیعت پر بھی اثر انداز ہوئی تھی' رسمیں مکمل ہوتے ہی جب اسے کمرے میں پہنچایا گیا تو سر پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا اور وجود آگ کی طرح تپ رہا تھا۔ رات کا جانے کون سا پہر تھا' دوا کے زیر اثر وہ بھی غافل سوئی ہوئی تھی' جب دھیرے سے اس کے کمرے میں کوئی دبے قدموں داخل ہوا' لائٹس آن تھیں' سامنے ہی سوگوار حسن محو خواب، دھڑکن روکنے کے لیے کافی تھا۔ ابٹن' چنبیلی اور دیگر پھولوں کی ملی جلی خوشبوئوں سے اس کا نازک وجود ہی نہیں سارا ماحول مہک رہا تھا' دل میں اس کے قریب جانے کی ہمت نہیں تھی' نہ لا رہا تھا، کوئی اور وقت ہوتا تو وہ گھبرا کر الٹے قدموں واپس چلا جاتا مگر ابھی تو خود کو ہمت دلاتے ہوئے حواس مجتمع کر کے آگے بڑھنا تھا۔

دھیرے سے اس کے ہاتھ کی پشت کو تھپتھپاتے ہوئے عرش نے اسے پکارا' کوئی تیسری پکار پر اس کی خم دار پلکوں میں جنبش ہوئی' کھلتی خمار آلود آنکھوں کی سرخی نے عرش کو یہ تک بھلا دیا کہ وہ یہاں موجود کیوں ہے؟ وہ دم بخود اور ساکت رہا مگر دل موم کی طرح پگھل رہا تھا' دوسری جانب خود پر جھکے چہرے کو پہچانتے ہوئے زنائشہ کی آنکھوں میں بے یقینی اور حیرانی نمایاں ہوئی' عرش کے بے حد سنجیدہ چہرے اور گہری آنکھوں میں کچھ ایسا ضرور تھا جو وہ بوکھلاہٹ میں دوپٹا ٹھیک کرتی سرعت سے اٹھ بیٹھی۔

''تم یہاں کیوں آئے ہو...؟ فوراً باہر جائو''

فوراً ہی جانا ہے مگر تمہیں ساتھ لے کر' اب جلدی کرو۔'' عجلت میں اسے شانوں سے تھام کر عرش نے بیڈ سے اترنے پر مجبور کر دیا اور پھر خود ہی وارڈروب سے ایک چادر نکال لایا اور حیران پریشان کھڑی زنائشہ کے گرد لپیٹ دی' اس سے پہلے کہ وہ اس کے سلیپرز بھی اٹھا لاتا' زنائشہ نے آگے بڑھ کر اپنی فینسی سلیپرز پائوں میں اڑس لیے' زنائشہ کو کوئی سوال کرنے کا موقع دیے بغیر وہ اس کا ہاتھ پکڑے کمرے سے نکلا۔

فکر مت کرو' ہمارے جانے اور آنے کی کسی کو خبر نہیں ہوگی۔'' گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے عرش نے اس کے حواس باختہ چہرے کو دیکھا۔

''مگر یہ غلط ہے۔''

تمہاری خوشی کے سامنے سب ٹھیک' سب جائز ہے۔'' عرش کے فوراً کہنے پر وہ الجھی نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گئی''

itsurdu.blogspot.com

تھی۔

www.PakDigestNovels.Com

ساحل کی نم آلود خنک تیز ہوائیں' مکمل روشن چاند کی تیز' خیرہ کن چاندنی میں حد نگاہ تک پھیلے سمندر کی لہریں بالکل بھی بپھری ہوئی نہیں تھیں' اس سے پہلے اسے سمندر کبھی اتنا پرسکون نظر نہیں آیا تھا' اٹھتی گرتی' ساحل سے آکر ٹکراتی لہروں کی آواز فضاء میں جادو جگا رہی تھی' اس کی ساری الجھن' گھبراہٹ اور سوال ساحل پر عرش کی ہمقدم چلتے کہیں گم ہو گئے تھے۔

عرش... تم مجھے پہلے کبھی یہاں کیوں نہیں لے کر آئے؟ ذرا دیکھو تو چاندنی رات میں سمندر کس قدر خوب صورت دکھائی دیتا ہے' چاند اپنے جوبن پر ہے تو سمندر کا سحر بھی عروج پر ہے۔" اس کے خوش کن مگر ٹھٹھرتے لہجے کو سنتے ہوئے عرش کے قدم رکے۔

سچ کہوں تو میری نظر میں یہاں تم سے زیادہ اہم اور خوب صورت کچھ بھی نہیں اور تم یہ جانتی ہو۔" اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا وہ گہرے لہجے میں بولا جبکہ زنائشہ اس کے چہرے پر سجی دلکش مسکراہٹ سے نگاہ نہ ہٹا سکی' تب ہی عرش نے اسے بری طرح چونکتے دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے خود بھی آسمان کی جانب دیکھنے لگا' روشنیاں لٹاتے چاند اور جھلملاتے ستاروں سے روشن آسمان پر نمایاں ہوتا ہیلی کاپٹر ہمیشہ کی طرح زنائشہ کو ارد گرد سے غافل کر گیا تھا' اس لمحے وہ بس دنگ تھی جب دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر ساحل پر اترا تھا۔

"!... عرش... وہ ہیلی کاپٹر"

ہاں' دیکھ رہا ہوں' یہی تو ہے تمہارا سرپرائز' یہ تمہارے لیے ہی یہاں موجود ہے۔" عرش کی اطلاع نے اسے حیرت و مسرت سے گنگ کر دیا' کسی ٹرانس میں وہ اس کے ساتھ کھنچتی چلی گئی' چاند کی تیز دودھیا روشنی میں دیوہیکل ہیلی کاپٹر کی سیاہ باڈی چمک رہی تھی' روٹر بلیڈز مخصوص شور کے ساتھ مستقل حرکت میں تھے' اس کی ششدر نگاہیں کبھی عرش پر ٹھہرتیں کبھی کاک پٹ میں گھومتیں جو نظر آرہا تھا' اس پر یقین کرنے کے لیے تیار نہیں تھیں' اس کا دل حلق میں تھا جب ہیلی کاپٹر فضاء میں بلند ہوتا ہی چلا گیا' خوابناک سی کیفیت میں وہ سانس روکے آسمان کو دیکھ رہی تھی جو بہت قریب تھا شاید ستاروں کے بے شمار جھرمٹ کچھ اور نمایاں ہو رہے تھے' دمکتا چاند پاس آتا جا رہا تھا' اونچائی سے سمندر

itsurdu.blogspot.com

کی وسعت اور مدو جزر ہیبت ناک نہیں لگ رہے تھے' عجیب اسرار تھے جو بس کھلتے جا رہے تھے' اس کی کیفیت کو سمجھنا عرش کے لیے مشکل نہ تھا۔

قبول کرلو زنائشہ... یہ سب حقیقت ہے... تمہاری اس دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے لیے میں شدت سے انتظار کرتا رہا ہوں۔" جانے کتنی دیر بعد عرش کی آواز نے اس پر طاری سحر کو توڑا' رگوں میں تیزی سے گردش کرتا لہو اس کے چہرے پر سمٹ آیا' حواس قابو میں آتے جا رہے تھے۔

مجھے یقین نہیں آ رہا...!" برف جیسے سرد ہاتھ اپنے چہرے کے گرد رکھے وہ کانپتے لہجے میں بولی۔ "یہ سب کیا کوئی خواب ہے' عرش یہ سب کیسے ہوا؟ مجھے خبر ہی نہیں اور تم...!" حیرت اور رشک سے اسے دیکھتی فرط مسرت سے کھلکھلا اٹھی۔

تمہیں پہلے سے سب خبر ہوتی تو مجھے تمہارے چہرے پر یہ خوشی کیسے نظر آتی۔" عرش نے محبت سے لبریز نگاہوں سے اس کے دمکتے چہرے کو دیکھا۔

دیکھو... تمہارے لیے ہیلی کاپٹر اڑانا بھی سیکھ لیا... تمہارے لیے سر دھڑ کی بازی لگا کر بھی خوشی حاصل کرنے کا کوئی موقع میں ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتا۔" عرش کے مزید کہنے پر خوشی سے بے حال ہوتی اپنی نظریں کسی ایک جگہ روک نہیں پا رہی تھی... قدرت کے خزانے اس کے سامنے پھیلے ہوئے تھے' عجیب کیف وانبساط کا عالم تھا۔

تمہیں ڈر تو نہیں لگ رہا؟" عرش کے سوال نے پھر اسی گنگ ہوتی کیفیت سے نکالا۔

ڈر...؟ عرش' میں حیرت اور خوشی سے پاگل ہو رہی ہوں اور تم کتنے اچھے لگ رہے ہو... دنیا کا کوئی ہیلی کاپٹر پائلٹ تم سے زیادہ بہادر' تم سے زیادہ خوب صورت اور تم سے زیادہ جینئس ہو ہی نہیں سکتا۔" وہ خوشی سے پاگل ہوتی جس طرح قطعی انداز میں بولی، عرش بے ساختہ ایک قہقہہ لگا کے ہنسنے لگا۔

یقین کرو تمہاری اس تعریف کے بعد اب مجھے آسمان تک آنے کے لیے ہیلی کاپٹر کی ضرورت نہیں' مجھے ہی پر لگ گئے ہیں۔" عرش کی بات پر وہ پھر کھلکھلائی۔

"تمہیں میری خواہش اتنی شدت سے یاد رہی اور مجھے یہ صدمہ تھا کہ تم بہت کچھ بھول چکے ہو۔"

میں خود کو بھول سکتا ہوں مگر تمہاری کسی خواہش کو کبھی نہیں۔" عرش نے درمیان میں کہا۔ "تم خوش ہو' مجھے

itsurdu.blogspot.com

میری ساری محنت، ریاضت کا صلہ مل گیا اور میرے لیے اس سے بڑھ کر خوش کن احساس اس لمحے اور کوئی نہیں کہ میں نے تمہیں بلاآخر مایوس نہیں کیا۔" عرش خوشی سے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ بولا جبکہ وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی، بعض اوقات کچھ بولنے کی ضرورت نہیں رہتی، جذبے آنکھوں سے دل تک کا سفر خود ہی طے کر لیتے ہیں۔

www.PakDigestNovels.Com

اسٹڈی روم کی گہری خاموشی میں ندا بھی زرق کی تقلید میں چلی آئیں، ہاتھ میں موجود کتاب کو بند کرتے راسب نے بس ایک پُر سوچ نگاہ اپنے سامنے بیٹھے زرق پر ڈالی۔

ایک بار آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ زندگی میں بہت کچھ انسان کی مرضی کے مطابق ہو سکتا ہے مگر سب کچھ، ہرگز نہیں... سب کچھ تو بس اللہ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے جس میں انسان کے لیے وہ بھلائی چھپی ہوتی ہے جس کا اندازہ اور احساس قبل از وقت نہیں ہو پاتا... آپ جس کڑی مشکل سے گزر رہے ہیں، میں اسے اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں بھائی، یہ وہی وقت ہے، رجاب کے لیے جو بہت کچھ ہم سب چاہتے ہیں، اس کے لیے ہمیں وہ سب کچھ قبول کرنا ہی ہو گا جو تکلیف دہ تو ہے مگر اس میں سب سے زیادہ رجاب کے لیے ہی راحتیں اور ساری زندگی کی آسودگی موجود ہے۔"

زرق کی بات سنتے راسب کا چہرہ ہر تاثر سے عاری تھا۔

شفران آپ سے ملنا چاہتا ہے، میں اور بھابی دونوں یہی چاہتے ہیں کہ بس آپ اسے ایک بار گھر تک آنے کی اجازت دے دیں، وہ آپ کی اجازت کا ہی منتظر ہے۔"

زرق... کیا تمہیں یہ خدشہ ہے کہ میری وجہ سے کہیں پھر زنائشہ تم سے دور نہ ہو جائے؟ کیا تم اپنی بہن کی خاطر یہ چاہتے ہو کہ میں سب کچھ بھلا کر اس انسان کے لیے دل میں جگہ بناؤں جس نے رجاب کا چہرہ ہی نہیں اس کی زندگی تک بگاڑ دی تھی؟" راسب کے سرد لہجے پر ندا نے شدید تاسف زدہ نظروں سے پہلے راسب اور پھر زرق کو دیکھا۔

آپ کا ایسا سوچنا حیرت انگیز نہیں مگر سچ یہ ہے کہ اس وقت میرے لیے سب سے اہم صرف رجاب ہے، اس کی مرضی اس کی چاہت کیا ہے، میرے لیے یہ معنی رکھتا ہے، میں زنائشہ کے قریب رہوں یا دور اس سے میرا رشتہ نہ پہلے ختم ہو سکتا تھا نہ اب ہو سکتا ہے، میرے بغیر بھی اس کی زندگی آباد ہو جائے گی کیونکہ اس کے ارد گرد ایسے بہت سے

itsurdu.blogspot.com

لوگ ہیں جو اسے میری کمی محسوس نہیں ہونے دیں گے... مگر اس وقت رجاب کے احساسات کو سب سے بہتر طور پر سمجھنے والا صرف میں ہوں.. چند لمحوں کے لیے آپ شقران کے اس عمل کو بھول کر رجاب کے بارے میں سوچیں' اس نے یونہی شقران کو معاف نہیں کیا' وہ اپنی زندگی شقران کے ساتھ گزارنا چاہتی ہے تو اس کی وجہ بھی ہوگی۔ آپ ایک بار اس وجہ کو سمجھنے کے لیے اس پر غور کریں' آپ یہ جان جائیں گے کہ میں کیوں چاہتا ہوں آپ شقران سے ملنے کے لیے راضی ہو جائیں' اس کے لیے دل میں نرمی لے آئیں' میں اس سے زیادہ اور کھل کر کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

خاموش ہو کر زرق نے ایک نگاہ ندا کو دیکھا اور پھر خاموشی سے ہی اٹھتا اسٹڈی سے نکل گیا کچھ دیر تک ندا ان کے چہرے پر پھیلے سوچ کے جال کو بغور دیکھتی رہیں پھر گہری سانس بھر کر ان کے مقابل آبیٹھیں۔

کیا زرق اس کا مستحق تھا جو آپ نے اس پر یوں شک کیا؟" ندا کے سوال پر وہ کچھ بول نہ سکے۔"

جس حادثے کی اذیت اور اشتعال آپ کو شقران کا چہرہ تک دیکھنے سے روک رہا ہے' اس حادثے کی اذیت سے رجاب گزری ہے... زرق کھل کر کچھ نہیں کہہ سکتا مگر وہ سمجھتا ہے کہ کیوں رجاب نے بے ہوشی کے عالم میں شقران کا نام لیا ہے' اسے پکارا ہے' ایک بار نہیں کئی بار..." ندا اپنے لفظوں پر زور دیتیں راسب کے متغیر ہوتے چہرے کو بھی دیکھ رہی تھیں۔

شقران وہی شخص ہے جس نے اس کا چہرہ، اس کی زندگی بگاڑی مگر پھر بھی رجاب اس کی حقیقت آپ سے چھپاتی رہی" اسے بھی آپ کے سامنے سچ کا اعتراف کرنے سے روکتی رہی... وہ رجاب کا مجرم تھا مگر کچھ تو ایسا تھا اس میں کہ رجاب نے اسے نہ صرف معاف کر دیا بلکہ... وہ کہتی ہے کہ اللہ نے اس کی محبت دل میں ڈالی جس پر وہ کوئی اختیار نہیں رکھتی... اس نے اللہ کے لیے پہلے شقران کو معاف کیا تو پھر حاذق کو معاف نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں رہ جاتی تھی... وہ کہتی ہے کہ شقران کو یوں ہی اس کی زندگی میں آنا تھا' حاذق کو یوں ہی اس کی زندگی سے نکلنا تھا اور میں یہ کہتی ہوں کہ برسوں پہلے رجاب کو جبراً حاذق کے لیے راضی کرنے کا آپ کا فیصلہ غلط تھا' یہ آپ بھی جانتے ہیں' میں آپ کو اس غلط فیصلے کا احساس بار بار دلا کر تکلیف آپ کو نہیں دینا چاہتی لیکن یہ ضرور بتانا چاہتی ہوں کہ اس فیصلے کی وجہ سے جو خسارے رجاب سمیت ہم سب کے حصے میں آئے وہ ہرگز نہ آتے اگر رجاب کے انکار کے بعد آپ کا وہ فیصلہ بدل جاتا... شقران پہلے سے زیادہ اچھے انداز میں رجاب کی زندگی میں آتا اپنے غلط فیصلوں کو اور ان کے نقصانات کو ہمیشہ قسمت کا لکھا کہہ

itsurdu.blogspot.com

کر خود کو بری نہیں کیا جا سکتا... جب شروعات ہی غلط ہے تو انجام ٹھیک کیسے ہو سکتا ہے، مگر اللہ بہت مہربان ہے یہ ہم سب کا صبر ہے جو ہمیں انجام سے پہلے ہی سب کچھ ٹھیک کرنے کا موقع مل رہا ہے... اللہ کی رضا کیا ہے' یہ تو واضح ہے... اب اس سے احتراز کر کے ایک بار پھر کہیں ہم رجاب کو اذیتوں میں نہ ڈال دیں... رجاب کی خوشیوں کے لیے آپ کو سمجھوتا کرنا پڑے گا' جس نے سب کچھ بگاڑا ہے وہی سنوارنے آ گیا ہے' اس پر دروازے بند کرنے کا مطلب ہے رجاب پر خوشیوں کے دروازے بند کرنا... جہاں اتنا کچھ رجاب کے لیے برداشت کیا ہے آپ نے، وہاں یہ ایک آخری کڑوا گھونٹ بھی پی لیں... اس کے بعد مجھے یقین ہے کہ آپ کو اپنے اس فیصلے پر ماضی کے فیصلے کی طرح پچھتانا نہیں پڑے گا۔'' وزدیدہ نظروں سے ندا ان کے چہرے پر اذیت کو دیکھتیں بول رہی تھیں۔

اسے ماضی سے دامن چھڑا کر نئی زندگی کا آغاز کرنا ہے راسب... وہ ہم سب کو اپنی طرف سے مطمئن اور خوش دیکھنا چاہتی ہے' شقران کے گھر میں اسے جو عزت اور مقام ملے گا وہ کہیں اور نہیں مل سکتا' آپ کو زندگی کی طرف لانے کے لیے شقران سمیت اس کے گھر کا ہر فرد ایک پیر پر کھڑا رہا' وہ سب اپنوں سے بڑھ کر ثابت ہوئے' وہ اس کے حق دار ہیں کہ ان کے لیے شقران کے معاملے میں لچک لائی جائے' تلافی کا موقع دیا جائے۔'' قائل کرتے ہوئے وہ ایک پل کے لیے خاموش ہوئیں۔

زرق نے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ رجاب اور ہم سب کے بغیر وہ زنائشہ کی رخصتی میں شامل ہی نہیں ہو گا... اگر ایسا ہوا'' تو زنائشہ سے اس کا رشتہ تو ختم نہیں ہو جائے گا مگر اس کی نظروں میں وہ اپنا مقام ہمیشہ کے لیے کھو دے گا' وہی مقام جس کے لیے اس نے دن' رات انتھک محنت کی... اگر یہ وقت ہاتھ سے نکل گیا تو ہم اس کے نقصان کا ازالہ کبھی نہیں کر سکیں گے... راسب آپ کے قریب رجاب کے علاوہ بھی کچھ لوگ موجود ہیں جو ایک طویل عرصے سے مسلسل نظر انداز ہوتے چلے آ رہے ہیں' زندگی کے بہت سے سنہری سال میں نے چپ چاپ اپنا فرض نبھاتے ہوئے گزارے ہیں لیکن اب میں بہت تھک چکی ہوں... اب مجھے آپ کے سہارے کی ضرورت ہے... آخر کب تک میں اور بچے آپ کو اس طرح اذیت میں دیکھتے رہیں گے؟ کیا آپ کی اولاد کو یہ حق کبھی نہیں مل سکے گا کہ آپ مکمل ان کو مل جائیں؟ کیا مجھے آج بھی یہ حق نہیں کہ میرا شوہر کبھی تو مکمل میرا ہو کر رہے؟ رجاب کے علاوہ بھی کچھ لوگ ہیں آپ کے قریب جو زندہ ہیں مردہ نہیں...'' ندا کا لہجہ ہی نہیں چہرہ بھی تھکن زدہ تھا۔

itsurdu.blogspot.com

لاؤنج میں آتے شیراز نے حیرت سے زرکاش سمیت سب کے سنجیدہ چہروں کو دیکھا۔

"اچھا ہوا تم بھی آ گئے' آؤ بیٹھو' میں اپنی بات دہرا دیتا ہوں۔" زرکاش نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "میں چاہتا ہوں اب جلد از جلد تمہاری شادی ہو جائے تاکہ پھر میں اور دراج کسی اور ملک میں جا کر سیٹل ہو جائیں' کاروباری معاملات میں باہر سے بھی ہینڈل کر سکتا ہوں اور پھر سب سنبھالنے کے لیے تم بھی یہاں موجود ہو گے۔"

"مگر کیوں...آپ یہاں سے کیوں جانا چاہتے ہیں؟" شیراز چونکا۔

"تو اور کیا کرنا چاہیے مجھے؟ جب یہاں رہتے ہوئے بھی مجھے اور میری بیوی کو سب سے الگ اور کٹ کر رہنا ہے تو ہم یہاں رہیں یا دنیا میں کہیں بھی' کیا فرق پڑتا ہے' کیا میں یہاں رہ کر اس دن کا انتظار کروں کہ جب میری بیوی کے ساتھ ساتھ میری اولاد کو بھی حقارت سے دیکھا جائے گا' ان کی بھی حیثیت دو کوڑی کی نہ ہو گی' کسی کی نظر میں' جب میری بیوی کو اس گھر میں کوئی مقام نہیں مل سکا تو میری اولاد کو کیسے یہاں قبول کیا جائے گا' ان کی بھی تذلیل کی جائے گی..."

زرکاش کے تلخ لہجے پر شندرا اور شمزا کے درمیان خاموش نظروں کا تبادلہ ہوا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بھائی...ہم میں سے کوئی ایسا سلوک کیسے کر سکتا ہے' آپ کی اولاد کے ساتھ وہ ہمارا خون ہو گی' ہم کیسے اسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔"

"شیراز...دراج سے شادی کرنے تک اور اس کے بعد بھی تم سب کا جو رویہ رہا ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو اس سے زیادہ بھی برا سلوک ہو سکتا ہے میری اولاد کے ساتھ کیونکہ اس کا جرم یہ ہو گا کہ وہ اس عورت کی بھی اولاد ہے جسے میرے گھر میں کوئی مقام' کوئی عزت نہیں ملی' جس عورت کو میری بیوی کی حیثیت سے بھی قبول نہیں کیا گیا' جسے ہمیشہ برے القابات دیے گئے' جس کے لیے تم سب کے دل میں آج بھی جگہ نہیں' صرف نفرت ہے تو کیا اس کی اولاد کو سر آنکھوں پر بٹھا کر رکھا جائے گا؟"

"بھائی...ہم میں سے کوئی دراج کے خلاف اب کچھ نہیں کہتا...وہ آپ کی بیوی ہے یہ ہمیں قبول کرنا ہی تھا اور ہم کر چکے ہیں۔" شمزا بولی۔

"دنیاداری کی خاطر اسے کس حد تک قبول کیا گیا ہے' یہ میں اچھی طرح جانتا ہوں لہٰذا میری زبان بند ہی رہنے دو تو اچھا

itsurdu.blogspot.com

ہے۔" زرکاش کے ناگوار لہجے پر شمزا نے اترے چہرے کے ساتھ صبغہ کو دیکھا جو خاموش تھیں۔

"اسے قبول کیا گیا ہوتا تو وہ آج اس گھر میں بہو کی حیثیت سے موجود ہوتی' کسی کو اس کا مجھ سے تعلق ہونے کا پاس ہوتا تو کوئی ایک بار تو اس کے پاس جاتا... یہاں قدم رکھنے کی تو اسے اجازت نہیں ہے تم تینوں کی جانب سے... کل کو شیراز کی بیوی نے یہاں آنا ہے' ایک نہ ایک دن اسے سوال کرنا ہی ہے کہ میری بیوی کو کس جرم میں مجھ سمیت اس گھر سے دور رکھا گیا۔" سرخ چہرے کے ساتھ بولتے ہوئے اس نے شیراز کو دیکھا۔

"میرا خیال ہے تم اچھا جواب دے کر مطمئن کر سکتے ہو اپنی بیوی کو... دراج کو بھی تو بتا کر آئے ہو تم کہ اس نے کس لالچ کے تحت مجھ سے شادی کی تھی۔" زرکاش کے چبھتے لہجے پر شیراز نگاہ نہیں اٹھا سکا تھا۔

"ایک بات تم بھی جان لو' ایسا وقت اگر کبھی آیا جب میرے پاس کچھ نہ رہے اور میں سڑک پر آجاؤں تو ایک دراج ہی ہو گی جو میرے ساتھ ہو گی' مجھے کڑے وقت میں تنہا چھوڑ کر وہ نہیں جائے گی... آئندہ دراج کو آئینہ دکھانے سے پہلے تم خود بھی آئینہ دیکھ لینا۔" کچھ تھا زرکاش کے تنبیہی لہجے میں کہ شیراز کو سانپ سونگھ گیا۔

"بھائی... گزری باتوں کو اور ہماری غلطیوں کو ہماری نادانی سمجھ کر درگزر کر دیں' اس گھر میں دراج کو اس کا پورا حق بھی ملے گا اور وہ عزت اور مقام بھی جس کی وہ مستحق ہے' بس آپ ہم سے دور جانے کی بات نہ کریں' ہماری غلطیوں کی سزا امی کو نہ دیں' وہ اب آپ کی جدائی برداشت نہیں کر سکیں گی' نہ ہم تینوں آپ سے دور رہ سکیں گے۔" شذرا رونے لگی۔

"امی کو درمیان میں مت لاؤ شذرا... تم تینوں کی ضد کی وجہ سے وہ میری زندگی کے اتنے اہم موقع پر بھی میرے قریب نہیں تھیں' اس کی خلش میرے دل میں ہمیشہ رہے گی' امی جب چاہیں گی میں ان سے ملنے آجاؤں گا۔ میرے ساتھ جانا چاہیں گی تو یہ میری خوش نصیبی ہو گی' دور میں تم تینوں سے بھی نہیں رہوں گا بے فکر رہو' میرے لیے رشتوں کی قدر و اہمیت کسی طور کم نہیں ہو سکتی' اس گھر میں شیراز ہو گا' اس کے بیوی بچوں سے رونق ہو گی' میرے جانے کے بعد زیادہ کچھ نہیں بدلے گا۔"

"امی... آپ ہی کچھ کہیں' سمجھائیے بھائی کو۔" شمزا کو ماں کی خاموشی گراں گزر رہی تھی۔

"جب تم تینوں ہی میری کوئی بات سمجھنے کے لیے تیار نہ تھے تو اب میں کیا کہہ کر زرکاش کو سمجھاؤں' تم تینوں نے ہی

itsurdu.blogspot.com

اسے ٹھیس پہنچائی اب وہ اپنی بیوی کے ساتھ یہاں سے جانا چاہتا ہے تو اس کے ذمہ دار تم بھائی بہن ہو۔'' صبغہ سخت برہمی سے بولیں جبکہ زرکاش مزید کچھ بولے بغیر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

بھائی... ہمیں معاف کردیں ہمیں اس طرح چھوڑ کر مت جائیں۔'' شمزا اور شنذرا برستی آنکھوں سے آکر اس سے لپٹ گئیں' شیراز کے لیے بھی اب خاموش رہنا ممکن ہو گیا تھا۔

بھائی... سب سے زیادہ قصور وار میں ہوں' مجھے جو چاہیں سزا دیں مگر ہم سے دور مت جائیں' یہ گھر آپ کا ہے' اس گھر پر ہم سے زیادہ حق بھابی کا ہے' میری شادی تب ہی ہوگی جب وہ اس گھر میں آئیں گی' میں آپ کے سامنے ان سے معافی مانگوں گا' ان کو خود اس گھر میں لے کر آؤں گا... امی کم از کم اب تو بھائی سے کہیں کہ وہ جانے کی بات نہ کریں۔'' شدید اضطراب میں شیراز نے صبغہ سے بھی مدد مانگی۔

زرکاش... تمہیں اپنے فیصلے کو بدلنا ہی ہوگا کیونکہ یہ تینوں اب تمہیں کہیں دور جانے دیں گے نہ دراج کو۔'' صبغہ نے آسودہ سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

www.PakDigestNovels.Com

اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتے دل کے ساتھ وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی یک دم ساکت ہوئی' نگاہیں اس پر جم کر رہ گئیں جس کے چہرے پر رتجگوں کے آثار تھے' فگار سینے کا دھواں آنکھوں میں سرخی بن کر نمایاں تھا' زرق کے ہمراہ آتے شفران کے قدموں میں لرزش تھی' ساکت کھڑی رجاب کے زرد چہرے پر سنگین خدشات اور خوف کے سائے لہراتے وہ بخوبی دیکھ سکتا تھا' کانچ جیسی سبز آنکھوں میں امید کی رمق ماند تھی' اس کی بکھری ابتر حالت نے شفران کے دل کو آہنی شکنجے میں جکڑا تھا۔

یہ محبت بڑی ظالم ہوتی ہے بس ہو جاتی ہے' پلک جھپکنے کی دیر بھی نہیں لگتی اور یہ خود رو پھلتی پھولتی سبز بیل کی طرح وجود سے لپٹتی لہو کی ایک' ایک بوند نچوڑتی روح تک کو اپنے حصار میں قید کر لیتی ہے' وہ بھی تو بس ایک کمزور لمحے کی زد میں آکر لڑکھڑایا تھا اور سنبھلنے سے پہلے ہی اندر باہر کی کایا پلٹ گئی تھی... اور آج بالآخر وہ دن آگیا تھا کہ جس کا آنا طے تھا' جس سے وہ فرار ہونا بھی نہیں چاہتا تھا مگر یہاں تک آنے کے لیے بہت ہمت چاہیے تھی' آج نہ صرف اسے ایک مجرم کی حیثیت سے راسب کے سامنے پیش ہونا تھا بلکہ رجاب کے لیے بھی ان کا سامنا کرنا تھا' اپنے جرم کی ہر سزا اسے قبول

itsurdu.blogspot.com

تھی مگر رجاب سے دستبرداری کسی صورت نہیں۔

ان کی سپاٹ نظریں اس پر جمی تھیں جو دوبارہ ان سے نظر نہ ملا سکا تھا' بس چپ چاپ ان کے سامنے آ کر کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ رات بھی اپنی تمام قیامت خیزیوں کے ساتھ ان کی نظروں کے سامنے آ ٹھہری تھی' چہرے پر سنگلاخ چٹانوں جیسی سختی در آئی تھی' سینے پر لگے زخم ایک بار پھر رسنے لگے تھے' وہ چاہتے تھے کہ اٹھ کر اس کا گریبان پکڑ لیں' سارے حساب کتاب برابر کر دیں' ہر اس قسم کو پورا کر دیں جو انہوں نے اس بھیانک رات میں کھائی تھیں' وہ چاہتے تھے کہ اپنے سامنے سر جھکائے کھڑے شخص کی ساری کائنات تہس نہس کر دیں جو بے خبری میں ان کے دل کے بہت قریب آ گیا تھا' مگر کوئی انجانی طاقت تھی جو ان کے لبوں پر قفل ڈالے ہوئے تھی' ان کے ذہن میں وہ منظر بھی تازہ تھا جب اسپتال میں وہ اس سے پہلی بار روبرو ملے تھے' سرخی مائل گندمی رنگت' ذہانت سے چمکتی آنکھوں اور اپنی منفرد شخصیت کے ساتھ وہ اس لیے بھی ان کے دل میں جگہ بنا گیا تھا کہ وہ ان کا محسن تھا' اس کا لہو ان کی رگوں میں زندگی بن کر دوڑ رہا تھا اور وہ اس کے احسان مند تھے مگر اس وقت انہیں اندازہ بھی نہ تھا کہ تصویر کا دوسرا رخ اس قدر بھیانک بھی ہوگا۔

گہری خاموشی میں گزرتا ایک ایک لمحہ شفر ان پر بھاری پڑ رہا تھا' بالآخر اسے نگاہ اٹھانے کی جرأت کرنی پڑی' ضبط اشتعال اور اذیت سے راسب کی آنکھیں سرخ اور چہرہ تمتما رہا تھا۔ راسب اسٹک کے سہارے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بہت سر پٹخا' بہت کوشش کی تھی میں نے تم تک پہنچنے کی' اسی سڑک پر تمہیں گھسیٹنے کی' تمہیں دار پر اپنے ہاتھوں سے چڑھانے کی جہاں تم نے...'' ضبط کی شدت سے راسب کی آواز گھٹ گئی۔ ''مگر قدرت نے تمہیں بچائے رکھا... لیکن گناہ تو میری بہن نے بھی ایسا کوئی نہیں کیا تھا کہ جس کے عوض اسے انگاروں پر چلنا پڑا تھا۔'' غیظ و غضب میں بھنچے لہجے میں بولتے راسب یک دم اس لمحے خاموش ہوئے جب ان کی نگاہ ندا پر پڑی۔ ان کے پیچھے ہی زرق' رجاب کا ہاتھ پکڑے اندر آیا تھا' جلتی نظروں سے چند لمحے وہ رجاب کو دیکھتے رہے جو سر جھکائے زرق کے عقب میں چھپی ہوئی تھی۔

قدرت آج بھی تمہارے ساتھ ہے' یہ تمہاری خوش نصیبی ہے اور میری بدنصیبی کہ تم ایسے وقت میں میرے سامنے'' آئے ہو کہ جس میں قدرت نے مجھے تمہارے احسان کے بوجھ تلے دبا دیا ہے' تم سمیت تمہارے گھر کے ہر فرد کے احسانوں کی زنجیروں سے مجھے جکڑ لیا ہے اور گھٹنے ٹیک دینے پر مجھے مجبور کر دیا ہے اس لڑکی نے...'' گرجتے لہجے میں

itsurdu.blogspot.com

انہوں نے رجاب کی سمت اشارہ کیا جو خوف واذیت سے دہری ہوتی سسک اٹھی' اس کے لاغر کانپتے وجود کو اپنے بازو کے حصار میں لیے زرق نے جیسے ڈھارس بندھائی جبکہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے روتی رجاب کو دیکھتے ہوئے شقران کا اضطراب اور بے چینی حد سے تجاوز کر گئی تھی۔

اس کا قصور صرف اتنا ہے کہ میں نے اس سے محبت کی اور اللہ نے میری محبت اس کے دل میں ڈال دی... اسی محبت کی خاطر اس نے مجھے معاف کر دیا' مجبور آپ نہیں' مجبور وہ تھی۔'' ان کی شعلہ بار آنکھوں میں دیکھتا شقران دھیمے مگر مضبوط لہجے میں بولا۔

''اللہ کو درمیان میں لا کر تم نے رجاب سے معاملہ ٹھیک کر لیا' اس کے لیے پیغام بھیج دیا' تو آگے بھی مجھے دھوکے میں رکھ کر اسے اپنے ساتھ لے جاتے... جب میری اپنی بہن مجھے اندھیرے میں رکھنے پر تیار تھی تو پھر تمہیں کس چیز نے اپنے گناہ کا تحریری اعتراف نامہ مجھ تک پہنچانے پر مجبور کیا؟'' راسب کے اس سوال پر رجاب رونا بھول کر شقران کی طرف دیکھنے پر مجبور ہوئی۔

''یہ سچ ہے کہ رجاب نے مجھے آپ کے سامنے حقیقت عیاں کرنے سے روکا لیکن اس کی طرح میں بھی آپ کو اندھیرے میں رکھنا نہیں چاہتا تھا' یہ بوجھ میں نہیں اٹھا سکتا تھا' نہ ہی رجاب اس طرح میری زندگی میں کبھی شامل ہو سکتی تھی... رجاب کے روکنے کی وجہ اس کا خوف تھا' وہ ذہنی طور پر کسی سنگین صورت حال کے لیے تیار نہیں تھی' میں وقتی طور پر یہ سوچ کر خاموش رہا کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے' جس دن آپ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہوئے اور وہاں میں نے حاذق کو اس کی بیٹی کے ساتھ دیکھا' میں سمجھ گیا کہ ایسا ہو نہیں سکتا کہ وہ آپ سے ملا نہ ہو اور پھر جب آپ نے حاذق کی آمد کا کوئی ذکر نہ کیا مگر آپ کا چہرہ اس حقیقت کو میری نظروں سے نہ چھپا سکا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اب وقت آ چکا ہے کہ اب مجھے خاموش نہیں رہنا... میں نہیں جانتا تھا کہ آپ کے اور حاذق کے درمیان کیا بات ہوئی یا یہ کہ میرے بارے میں اس نے آپ سے کیا کہا... مجھے ہر صورت اپنی حقیقت سے آپ کو آگاہ کرنا تھا' آپ کی صحت اور اعصاب کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے یہی مناسب لگا کہ اپنے جرم کا اعتراف لکھ کر آپ تک پہنچاؤں' اس کے بعد میرا انتظار شروع ہو گیا کہ کب آپ مجھے اپنے سامنے آنے کی اجازت دیتے ہیں۔'' ایک پل کے لیے خاموش ہو کر شقران نے رجاب کے آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو دیکھا۔ ''رجاب نے مجھے معاف کر دیا' میں اس فخر اور زعم میں آپ کے

itsurdu.blogspot.com

سامنے موجود نہیں، میں آپ کے سامنے اس لیے موجود ہوں کیونکہ میں آپ کا بھی گناہ گار ہوں، میں آپ سے اور بھابی سے بھی ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں، بے شک آپ مجھے قانون کے حوالے کر دیں، یا خود کوئی سزا دے دیں لیکن رجاب سے الگ ہو جانے کی سزا مت دیجیے گا کیونکہ یہ سزا میرے ساتھ ساتھ رجاب کو بھی جھیلنا پڑے گی، وہ کسی سزا کی مستحق نہیں۔" شقران کے لہجے میں ہی نہیں اس کی آنکھوں میں بھی راسب کو التجا دکھائی دے رہی تھی۔

"شقران... حاذق تم سے بڑھ کر ہمارا گناہ گار تھا، اس کے حمایتیوں نے بھی ہمارے دل کو زخموں سے چور کر دیا تھا، جب رجاب نے اور میں نے اسے معاف کر دیا تو پھر تمہیں کیوں نہیں... تمہارے گھر والوں کی رجاب سے محبت اور خلوص بھی میرے سامنے ہے، کسی کے لیے نہ سہی مگر رجاب کے لیے میں نے دل سے تمہیں معاف کر دیا ہے۔" ندا مستحکم لہجے میں مخاطب ہوئیں۔

"مجھے یقین ہے کہ تم ہی وہ انسان ہو جس کے ساتھ رجاب کی زندگی میں خوشیاں اور سکھ ہی سکھ ہوں گے، تمہارے علاوہ ہمیں کسی اور شخص پر یہ بھروسا نہیں کہ وہ رجاب کے ساتھ اسی کم ظرفی کا مظاہرہ نہیں کرے گا جو ماضی میں حاذق نے کی، ویسے ہی گھناؤنے الزامات لگا کر رجاب کی پاک دامنی پر کیچڑ نہیں اچھالے گا... تمہیں معاف کر دینے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم یہاں تک صرف اپنی نجات کے لیے نہیں بلکہ رجاب کے لیے آئے ہو۔" ندا نے راسب کے دھواں دھواں ہوتے چہرے کو دیکھا اور یہی وہ وقت تھا جب رجاب کو لگا کہ راسب مشکل میں ہیں اور وہ انہیں اس مشکل سے نکالنا چاہتی تھی۔

"آغا جان... میں اپنی وجہ سے آپ کو مجبور ہوتا دیکھ سکتی ہوں نہ یہ کہ آپ مجھ سے بدظن ہوں... میری خاطر بہت کچھ قربان کر چکے ہیں آپ... میرے لیے ہمیشہ آپ کی مرضی آپ کی خوشی اہم رہی ہے اور آج بھی ہے، میرے لیے ہر فیصلہ کرنے کا حق اور اختیار آج بھی صرف آپ کو ہے۔" دھیرے سے راسب کے قریب آتی اس نے لرزتے لہجے میں کہا۔ "آپ کے لیے مجھے اپنی زبان کی بھی پروا نہیں جو میں نے حاذق کو دی تھی... آپ اسے معاف نہیں کر سکتے، شقران کو معاف نہیں کرنا چاہتے تو بھی مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی، میرے لیے نہ آپ خود پر جبر کیجیے نہ سمجھوتا بس اس سچ کو قبول کر لیجیے کہ میں نے شقران اور حاذق کو معاف کر دیا ہے۔" پُر امید نظروں سے راسب کو دیکھتی وہ اس وقت خاموش ہوئی جب ان کے تاثرات میں اذیت اور آنکھوں کی سرخی بڑھتی چلی گئی۔

itsurdu.blogspot.com

معاف تو حاذق کو میں نے بھی کر دیا رجاب۔ ''راسب کا بہت دھیما مگر ٹوٹا بکھرا لہجہ اسے دنگ کر گیا' اس کی پچھلی '' آنکھوں میں سارے جہاں کی بے یقینی سمٹ آئی۔ راسب پھر اس سے نظر نہیں ملا پائے۔

وہ میرے دل کے بہت قریب رہا ہے اس لیے مجھے زیر کرنے کے حربے بھی جانتا تھا اور آخر... اسے موقع مل ہی گیا '' حربہ آزما کر مجھے کمزور کرنے کا... وہ تنہا میرے پاس آتا تو کبھی بامراد نہ ہوتا' اسے خالی ہاتھ ہی لوٹنا پڑتا مگر... مگر وہ ظالم انسان اپنی بچی کو درمیان میں لے آیا... میں اس معصوم کو کیسے اپنے قدموں میں برداشت کر لیتا؟ میں لرز اٹھا... میں نے موت کو بہت قریب سے دیکھا تھا' میرے دل میں اس وقت اللہ کا خوف تھا جو اس حد تک غالب تھا کہ مجھے تمہارا خیال تک نہ آیا... سارے عہد' ساری قسمیں' سیلابی ریلے کی طرح بہہ گئیں... میں نے بہت کوشش کی دل کو سخت رکھوں... مگر میں ایک انسان ہی تو ہوں... ایک کمزور انسان' جس کے عہد' ارادے' قدرت کے سامنے ریت کے ذرے کے برابر بھی وزن نہیں رکھتے۔'' گھٹے لہجے میں کہتے راسب کی آنکھوں میں بڑھتی نمی رجاب کی آنکھوں کو جل تھل کر رہی تھی۔

تم جاننا چاہو گے کہ حاذق نے مجھ سے تمہارے بارے میں کیا کہا تھا؟'' راسب اس سے مخاطب تھے جو کسی سناٹے میں '' گھرا کھڑا تھا۔ ''اس نے مجھ سے کہا کہ وہ رجاب کے ساتھ' ساتھ ایک ایسے شخص کو دیکھ رہا ہے جس کی پیشانی پر اس نے رجاب کا نصیب چمکتا دیکھا ہے' اس نے مجھ سے کہا کہ قدرت نے تمہیں رجاب کے لیے چھ برس پہلے یا پھر اس سے بھی بہت پہلے چن رکھا تھا اور یہ کہ اگر میں تمہاری حقیقت سے واقف ہو جاؤں تو تمہیں معاف کرنے میں دیر نہ کروں ورنہ خدشہ ہے کہ ایک بار پھر بگاڑ پیدا ہوگا' اس کے چند جملوں نے مجھ پر بہت کچھ واضح کر دیا تھا جسے فوری طور پر قبول کرنا میرے لیے ناممکن تھا' تمہارا اعتراف نامہ پڑھنے کے بعد بھی... میں نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ مجھے کس ردعمل کا اظہار '' کرنا چاہیے۔

بھائی... بڑا آدمی وہی ہے جسے طیش میں بھی اللہ کا خوف نہ بھولے' حاذق کو معاف کر کے آپ نے کسی کمزوری کا '' مظاہرہ نہیں کیا' اللہ کے لیے معاف کر دینے والا کمزور نہیں ہوتا۔'' زرق نے کہا۔

راسب... حاذق نے جو کچھ آپ سے کہا میں اس سے متفق ہوں' اسے معاف کر دینے سے لے کر شفران کے اعتراف '' تک کی تمام حقیقت کو قبول کر لیجیے' قدرت کے فیصلوں کے سامنے انسان کے فیصلے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔'' ندا بولیں

itsurdu.blogspot.com

جس پر راسب نے ایک نظر رجاب کے جھکے سر کو دیکھا اور پھر زرق کو۔

"زنائشہ کو ناراض کر کے تم نے برا کیا' میں چاہتا ہوں تم اس کے پاس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ تم سے زیادہ اب وہ ہمارے لیے اہم ہے اور اسے یہ بھی بتادینا کہ اسے رخصت کرنے میں خود آؤں گا۔" راسب کی تاکید پر زرق پہلے حیران ہوا اور پھر خوشی سے بے حال ہوتا ان کے گلے سے جالگا۔

"اب جاؤ جلدی، وہ تمہاری راہ دیکھ رہی ہوگی۔" ندا نے مسکراتے ہوئے کہا مگر شقران کی موجودگی میں وہاں سے جانا زرق کو مخمصے میں ڈال رہا تھا۔

"شقران کو میں چائے پر روک رہی ہوں' اس کے انتظار میں مت رکو ورنہ اور دیر ہو جائے گی۔" ندا کے مزید کہنے پر زرق نے جانے میں پھر دیر نہیں کی۔

"شقران... میں نے قدرت کے فیصلے کو قبول کرلیا' کرنا ہی تھا لیکن میں نہیں جانتا کہ زندگی میں دوبارہ کبھی تم سے وہ تعلق استوار ہو سکے گا بھی یا نہیں جو پہلے تم سے تھا۔" راسب کے سپاٹ لہجے کو سنتی سر جھکائے کھڑی رجاب کے دل میں امیدوں کے روشن ہوتے دیے بجھنے سے لگے تھے۔

"یقین رکھیے' بے لوث تعلق کسی حال میں ختم نہیں ہوتا' میں اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کردوں گا' آپ کے دل میں میری جو جگہ ہے' میں اس جگہ سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹنے والا۔" شقران کے پُراعتماد لہجے پر راسب نے ندا کی جانب دیکھا جو اپنی گہری ہوتی مسکراہٹ چھپانے کے لیے سر جھکا گئی تھیں۔

www.PakDigestNovels.Com

آج وہ زنائشہ کے لیے بہت خوش تھی اور اسے خود حجلہ عروسی میں پہنچا کر آئی تھی مگر اس کے بعد جانے کیوں اسے اپنے آنسوؤں پر کوئی اختیار نہ رہا' یہ خوشی کے آنسو تھے اور ان یادگار بے شمار لمحوں کے بھی جو اس نے ہاسٹل میں زنائشہ کے ساتھ ایک دوسرے کے دکھ سکھ بانٹتے ہوئے گزارے تھے۔ کمرے میں داخل ہوتے زرکاش نے گہری سانس بھر کر اسے دیکھا' جو سرخ رنگ کی ساڑھی میں شعلہ جوالہ بنی بیٹھی آنسو بہا رہی تھی' سارا راستہ وہ اسے یونہی غمگین اور آنسو بہاتے دیکھتا رہا تھا' اس کی کیفیت سے واقف تھا اس لیے ٹوکا نہیں مگر اب اس سے رہا نہ گیا۔

"بس کرو دراج... تمہارے یہ آنسو میرے لیے اذیت کا باعث بن رہے ہیں' خوشی کے موقع پر اس طرح رونا اچھی بات

itsurdu.blogspot.com

نہیں۔" اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے کہا جبکہ دراج نے شدید بے یقینی سے' اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اسے دیکھا' اس کے لیے واقعی یقین کرنا مشکل تھا کیونکہ وہ تو اسے مخاطب کرنا ہی ترک کر چکا تھا۔

"کیا ہوا' میں نے کچھ غلط کہا؟" اس کی سرخ بھیگی آنکھوں میں زرکاش نے دیکھا... نفی میں سر ہلاتی وہ سر جھکائے اس کے مقابل کھڑی تھی۔

"...آپ نے ٹھیک کہا' میں جانتی ہوں کہ اب مجھ سے بڑھ کر کوئی چیز آپ کے لیے اذیت کا باعث نہیں ہو سکتی"

تمہاری اس بے سروپا بات سے اندازہ لگا سکتا ہوں کہ تم میری طرف سے کتنی بدگمان ہو۔" زرکاش نے بات کاٹی۔"

"آپ پر پورا یقین ہے اسی لیے تو ہر سچ کہنے کی ہمت کی تھی میں نے... لیکن آپ نے مجھے معافی تک مانگنے کا موقع نہیں دیا.. آپ کو اندازہ بھی نہیں کہ آپ کی خاموشی تازیانے کی طرح لگتی رہی ہے مجھے' میرے سچ نے مجھے آپ کے دل سے اتار دیا ہے تو میرے بوجھ کو بھی خود سے اور اس گھر سے الگ کر دیں' تنہائی میں یہاں دیواروں سے سر ٹکرانے سے تو بہتر ہے کہ میں آپ کی نظروں سے ہی کہیں دور چلی جاؤں... مگر آپ فکر مت کریں' آپ کی امانت آپ کے حوالے کر کے ہی جاؤں گی' آخر اپنی اولاد کی خاطر ہی تو مجھے برداشت کرنا پر مجبور ہیں آپ۔" سر جھکائے وہ آنسو ضبط کرتی لرزتے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"بس یہیں تک سوچ سکتی تھیں تم..." زرکاش نے شدید تاسف سے کہا۔

"دراج... مجھے لگتا تھا کہ اس دنیا میں سب سے زیادہ اعتبار اور بھروسا تمہیں صرف مجھ پر ہے' ایک میں ہی ہوں جس کے سامنے تم اپنے دل کی ہر بات بلا جھجک کر سکتی ہو۔"

"ایسا ہی ہے ہمیشہ سے۔" وہ فوری بولی۔

"نہیں ہے ایسا دراج... اگر ایسا ہوتا تو تم مجھ سے یہ نہ چھپاتیں کہ شیراز نے کس حد تک تمہارے ساتھ بدتہذیبی کا مظاہرہ کیا تھا' اس کے ہی چلائے گئے نشتروں سے دلبرداشتہ ہو کر تم میرے سامنے سچ بولنے پر مجبور ہوئیں... تم نے پردہ رکھا مگر زنائشہ نے مجھے سب کچھ بتا دیا تھا۔" زرکاش کے سخت ناگوار لہجے پر وہ نگاہ نہیں اٹھا سکی۔ "تمہاری بے اعتباری نے مجھے کچھ کہنے کے قابل نہیں چھوڑا' میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میری محبت میں کہاں کوئی کسر رہ گئی کہ تمہیں یہ لگنے لگا تمہارا کوئی سچ' کوئی جھوٹ تمہیں میرے دل سے اتار بھی سکتا ہے' دراج سچ صرف یہ ہے کہ تمہارے کسی سچ' کسی

itsurdu.blogspot.com

اعتراف میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ میرے دل کو تم سے بدظن کر دے... جس سچ کا اعتراف تم نے کیا وہ روزِ اول سے مجھ پر آشکار تھا' ایک دنیا دیکھ رکھی ہے میں نے' ایک کیا ہزاروں دراج مل کر بھی محبت کے نام پر میری آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتی تھیں' خاموش اس لیے رہا کہ کہیں تم مجھ سے مایوس ہو کر کسی غلط راستے پر نہ چلی جاؤ مگر میں نے خود سے عہد ضرور کیا تھا کہ تمہیں ہر آسائش مہیا کروں گا' تمام محرومیوں کو تم سے دور کر دوں گا تاکہ ایک اچھی زندگی کے حصول کے لیے تمہیں مجھ سے محبت کے جھوٹے اعتراف نہ کرنے پڑیں مگر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری محبت اتنی شدت کے ساتھ ایک واضح حقیقت بن کر تمہارے ہی ہر جھوٹ پر غالب آ جائے گی۔" سانس روکے دراج دھندلائی نظروں سے بس اسے سن رہی تھی۔

"مجھ سے تمہارا جھوٹ نہیں چھپ سکا تھا تو سچ کیسے چھپ سکتا تھا... جھوٹے اظہارِ محبت مجھے تم سے کبھی بیزار نہیں کر سکے تھے تو تمہارے سچے جذبے کیسے میرے دل پر اثر نہ کرتے... جو سچ میں بہت پہلے سے جانتا تھا اسے میرے سامنے قبول کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں تھی دراج... تم نے میرے پانچ برسوں پر محیط بھاری گناہ سمیت مجھے قبول کیا تھا... کیا میں تمہیں صرف اس ایک جھوٹ کے لیے خود سے دور کر سکتا ہوں جس کی میری نظر میں کوئی اہمیت نہیں' مجھے اس وقت بھی پتا تھا کہ تم اپنی نادانی میں جذباتی ہو چکی ہو' تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم میری بڑی سے بڑی غلطیوں سے درگزر کر سکتی ہو' بہت اعلیٰ ظرف ہو اور میں اتنا کم ظرف ہوں کہ اپنی انا کے لیے تم سے اپنی محبت اور تعلق دونوں کو شرمسار کر دوں گا؟" دزدیدہ نظروں سے اسے دیکھتا وہ پوچھ رہا تھا مگر دراج کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہ تھا' بس بہت سارے آنسو تھے۔ اس کے مہربان سینے سے سر ٹکائے وہ سسک اٹھی۔

"کبھی کبھی غلطی پر بس نادم ہونا ہی کافی ہوتا ہے' اس کا اعتراف کرنا ضروری نہیں ہوتا کم از کم اس انسان کے سامنے تو بالکل نہیں جس سے کوئی سچ' کوئی حقیقت نہیں چھپی ہوتی۔" اس کے آنسو پوروں سے سمیٹتا وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

"اب ایک خوش خبری سنو اور مسکراتی ہوئی نظر آؤ... کل شیراز سمیت سب آ رہے ہیں تمہارے پاس' تمہیں اسی عزت و احترام کے ساتھ یہاں سے لے جانے جس کی تم مستحق ہو' تمہارا مقام نہ میرے دل سے کسی طور کم ہو سکتا ہے اور نہ ہی مجھ سے تعلق رکھنے والوں کے دل سے۔" زرکاش کے قطعی لہجے پر ایک دھیمی سی پُرسکون مسکراہٹ دراج کے چہرے پر بکھری' بھلا ایثار و محبت کے جذبے بھی کبھی رائیگاں گئے ہیں... نیت خالص اور جذبے سچے کھرے ہوں تو

itsurdu.blogspot.com

کتنی ہی کٹھنائیاں کیوں نہ درپیش ہوں یہ آخر کار خود کو منوا ہی لیتے ہیں۔

www.PakDigestNovels.Com

تیز اسٹریٹ لائٹ میں اس کا سراپا ہر منظر سے زیادہ نمایاں تھا گہرے سبز لبادے میں ملبوس وہ دور تک پھیلی تاریکی میں جانے کیا تلاش کر رہی تھی کہ عقب میں کھڑی گاڑی سے پشت ٹکا کر اس نے قریب آتے شفران کو دیکھا اور مسکرا دی۔

"کبھی خیال بھی نہیں آیا کہ میں دوبارہ کبھی زندگی میں اس سڑک 'اس مقام تک آؤں گی... بس اچانک میں نے چاہا کہ تمہارے ساتھ یہاں تک آنا چاہیے 'کوئی خاص مقصد نہیں تھا میرا 'کچھ منفی مت سوچنا..." رجاب کے اچانک ہی کچھ شرمندہ ہونے پر وہ مسکرایا۔

"میں جانتا ہوں 'کوئی وضاحت مت دو 'اس مقام تک دوبارہ آنے کی خواہش کا دل میں جاگنا 'فطری سی بات ہے... میں بارہا یہاں آتا رہا ہوں 'کبھی پچھتاوؤں کی گھٹن سے گھبرا کر اور کبھی تمہارے وہم سے فرار حاصل کرنے۔" سامنے تاریکی میں نظر جمائے اس نے کہا۔

"پھر... فرار ہونے کا راستہ ملا؟" رجاب کے سوال پر شفران نے اس کی گہری چمکتی سبز آنکھوں میں دیکھا۔

"راستے بہت ملے مگر ہر راستے میں تم موجود تھیں۔" اس کے گہرے لہجے اور نظروں پر رجاب جھینپ گئی۔

"تمہیں یہاں کوئی خوف کوئی وحشت محسوس نہیں ہو رہی؟" شفران نے پوچھا۔

"نہیں... کیونکہ تم میرے ساتھ ہو۔" وہ مسکرا کر بولی جبکہ شفران چند لمحوں تک کچھ بول نہیں سکا نہ اس کے چہرے سے نگاہ ہٹا سکا تھا۔

"کوئی اپنے مجرم پر اس طرح بھروسا کیسے کر سکتا ہے 'کیسے اسے دل میں داخل ہونے کی اجازت دے سکتا ہے؟"

"محبت کے لیے سب کچھ ممکن ہے 'یہ جذبہ اپنی منطق کے سامنے دنیا کی ہر منطق کو مسترد کر دیتا ہے۔" مسکراتی نظروں سے رجاب نے اس کے بے حد سنجیدہ چہرے کو دیکھا۔

"شاید یہی سچ ہو..." اس نے کہا۔ "محبت کے درد جھیلنے سے فرصت ملتی تو ضرور اس کی منطق کو سمجھنے کی کوشش کرتا۔" اس نے گہری سانس لے کر کہا۔

itsurdu.blogspot.com

میں سمجھ سکتی ہوں... دراصل محبت دانت کا وہ درد ہے جو مزید کسی درد' کسی منطق کی طرف متوجہ ہونے ہی نہیں دیتا۔" رجاب کے بہت سنجیدگی سے کہنے پر وہ بے ساختہ مسکرایا۔

تم واقعی ایک بہت اچھی ڈینٹسٹ ہو۔" اس کی تعریف پر وہ دھیرے سے ہنس دی تب ہی سڑک پر گونجتے بے ہنگم سے شور نے ان دونوں کو ہی چونکایا' رجاب کی نظریں دور سے آتیں ان بائیکس پر جمی تھیں' جن کی بڑھتی چنگھاڑ وجود کو سرد کر رہی تھیں' شفران اس کے چہرے کے بدلتے رنگ کو دیکھ رہا تھا جو نامحسوس انداز میں اس کے قریب ہو گئی تھی' بے ہنگم شور کے ساتھ اسی جانب آتیں ان بائیکس سے نگاہ ہٹاتی وہ چہرہ دوسری طرف پھیر گئی' اس طرح کہ اس کا سر شفران کے سینے سے مس ہوا تھا' بالکل سر پر آ جانے والی ان تمام بائیکس کے شور میں اسے اپنے لرزتے وجود کے گرد مضبوط بازو کا حصار بہت ڈھارس دے رہا تھا۔

اوئے ہوئے... رومانس ہو رہا ہے..." سیٹیوں کے شور میں بلند ہوتی شوخ آوازوں نے رجاب کو سر اٹھانے پر مجبور کر دیا... بائیکس رکے بغیر آگے بڑھ گئیں مگر ان پر سوار لڑکوں کی سیٹیاں' شوخ جملے رجاب کو ہوش میں لے آئے۔ کرنٹ کھا کر شفران سے دور ہوتی وہ دوبارہ نگاہ نہ اٹھا سکی۔

سر عام رومانس کرنے کا الزام لگ گیا جبکہ یہاں تو دور' دور تک رومانس کا کوئی موقع نظر نہیں آ رہا۔" شفران نے مسکراتی نظروں سے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا جو شرمندگی کے باوجود اپنی نقرئی ہنسی کو فضاء میں بکھرنے سے نہ روک سکی تھی۔ طویل چمکتی سڑک پر ایک خوشگوار سفر کا آغاز ہو چکا تھا۔ تاریکی دور بہت پیچھے کہیں رہ گئی تھی۔ اب سامنے ایک روشن' شفاف اور ہموار راستہ تھا۔

www.PakDigestNovels.Com

اپنے حنائی ہاتھوں پر نظر جمائے وہ ہتھیلیوں کی لکیروں میں الجھ رہی تھی مگر وہ جانتی تھی کہ اس کا نصیب اس کا آج اور آنے والا کل ان لکیروں کا محتاج نہیں ہے۔

گزرے وقت میں اسے کبھی یہ گمان تک نہ ہوا تھا کہ تپتے' جلتے لق دق صحرا کو عبور کرنے میں وہ کامیاب ہو جائے گی' مایوسی' ناامیدی اور تنہائی کا عفریت سب کچھ کہیں بہت پیچھے رہ جائے گا اور اتنے مہربان لوگوں کے درمیان اسے اپنا مقام مل جائے گا' بہت سے مخلص رشتے اس کی سمت کھنچے چلے آئیں گے' گہری سانس لے کر اس نے سامنے دیوار پر سجی

itsurdu.blogspot.com

اس خوب صورت پینٹنگ کو دیکھا جو اپنی جگہ سے کچھ سرک کر ترچھی ہو گئی تھی حالانکہ یہ پینٹنگ اس نے اپنے سامنے اس دیوار پر لگوائی تھی تب تو ٹھیک تھی' یہ بے ترتیبی وہ زیادہ دیر نظرانداز نہیں کر سکتی تھی' اگلے چند لمحوں میں وہ اپنا عروسی لباس سنبھالے کر پینٹنگ کو ٹھیک کر رہی تھی اس نے تنقیدی نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا' سب کچھ اپنی جگہ پرفیکٹ تھا' اس کی خواہش پر عرش نے گھر کے بالائی حصے میں اس کمرے کو سیٹ کیا تھا۔

ایک وجہ تو یہ تھی کہ یہ کمرہ ٹیرس سے منسلک تھا' دوسری وجہ یہ کہ مشرقی دیوار کی قدآدم کھڑکیوں سے وہ طلوع ہوتے سورج کی روپہلی کرنیں بہ آسانی دیکھ سکتی تھی' مشرقی دیوار تک آ کر اس نے ذرا پردہ ہٹا کر گلاس کے پار اس روشن اور پختہ سڑک کو دیکھا... سڑک کبھی نہیں بدلتی بس اس پر چلنے والے بدلتے رہتے ہیں' اسٹریٹ لائٹ میں سڑک کی چمکتی سطح پر نظر جمائے سوچتے ہوئے وہ اردگرد سے غافل ہو گئی تھی۔

سامنے اسٹریٹ لائٹ کی تیز روشنی میں اسے کچھ چہرے دکھائی دے رہے تھے' بہت شناسا' بہت مانوس' ان چہروں میں ایک چہرہ اس کا اپنا بھی تو تھا... شاید وہ سب اس سڑک پر کچھ وقت کے لیے پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے یا پھر کچھ نئی آرزوؤں' نئی چاہتوں کے بیدار ہونے تک کا قیام تھا کہ بھلا کبھی چاہتیں بھی ختم ہو سکی ہیں' کبھی آرزوؤں کی شب کا اختتام ہو سکا ہے۔

ختم شد

itsurdu.blogspot.com